ظالم مظلوم
علیم الحق حقی

شمالی آئر لینڈ

''چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔'' شیلا میلون نے اپنی پیالی نیچے رکھتے ہوئے کہا اور متوقع نگاہوں سے سامنے بیٹھے دو جوان آدمیوں کو دیکھنے لگی کہ وہ بھی اپنی اپنی پیالیاں رکھ دیں۔ وہ دونوں خاکی نیکر پہنے ہوئے تھے۔

ان میں جو کم عمر تھا' وہ پرائیویٹ ہارڈنگ تھا۔ اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور بولا۔ ''ہمیں اپنی یونیفارم پہن لینی چاہیے۔''

شیلا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

دوسرا سارجنٹ شیلبی تھا۔ اس نے اپنی پیالی رکھ دی۔ ''اب کام نمٹا لیا جائے۔'' اس نے کہا۔ اس کی آواز میں لرزش نہیں تھی لیکن اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور چہرے سے جیسے کسی نے خون نچوڑ لیا تھا۔ وہ اُٹھنے لگا۔

شیلا میلون نے کہا۔ ''کیوں نہ چہل قدمی کی جائے۔''

سارجنٹ اٹھ کھڑا ہوا لیکن ہارڈنگ بیٹھا میز پر بکھرے تاشوں کے پتوں کو دیکھتا رہا۔ صبح سے وہ وقت گزاری کے لیے برج کھیلتے رہے تھے۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''نہیں.....''

سارجنٹ شیلبی نے اس کا بازو تھامنے کی کوشش کی لیکن اس کا ہاتھ بے جان ہو رہا تھا۔ ''چلو..... اٹھو بھی۔ تازہ ہوا بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔''

شیلا میلون نے ہاتھ تاپنے والوں کو اشارہ کیا۔ وہ اٹھے اور دونوں برطانوی فوجیوں کے پیچھے آ کھڑے ہوئے۔ ان میں ایک لئیم کوگان تھا۔ اس نے بے حد اکھڑ پن سے کہا۔ ''چلو اٹھ جاؤ۔ ہمارے پاس بہت زیادہ وقت نہیں ہے۔''

سارجنٹ شیلبی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ ''اسے کچھ مہلت دو۔'' پھر اس نے ہارڈنگ کا بازو

تھام کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ''کھڑے ہو جاؤ۔ یہی اس کھیل کا سب سے سخت مرحلہ ہے۔''

نوجوان فوجی اٹھ کر کھڑا ہونے لگا لیکن اسی لمحے اس کا جسم بری طرح لرزنے لگا اور وہ دوبارہ کرسی پر ڈھے گیا۔

کوگان نے بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اسے کھڑا کیا اور اسے دروازے کی طرف لے چلا۔ اس کے دوسرے ساتھی جارج سلیوان نے دروازہ کھولا اور ہارڈنگ کو باہر گھسیٹا۔

سب جانتے تھے کہ اب رفتار کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ کام جلدی نمٹانے ہی میں عافیت تھی۔ اس سے پہلے کہ کسی کا بھی حوصلہ جواب دے جائے' کام نمٹا لیا جائے۔

باہر جنوری کی سرد ہوا چل رہی تھی۔ وہ گزشتہ دو ہفتوں سے اسی راستے پر صبح و شام چلتے رہے تھے مگر آج وہ انھیں اجنبی نہیں لگ رہا تھا۔ وہ کاٹیج سے کچھ دور واقع گھاٹی کی طرف بڑھتے رہے۔

شیلا میلون نے اپنے سوئیٹر کے نیچے ہاتھ ڈالا اور کمر پٹی میں اڑسا ہوا چھوٹا سا ریوالور نکال لیا۔ اس نے ان لوگوں کے ساتھ کئی ہفتے گزارے تھے۔ اس کے نتیجے میں وہ انھیں پسند کرنے لگی تھی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ انھیں قتل کرنے کے لیے کسی اور کو بھیجا جاتا لیکن اتنا خیال کون کرتا ہے..... اور وہ بھی غیر انسانی افعال میں۔ اس فیلڈ میں لوگ بے حس ہو جاتے ہیں۔

دونوں فوجی گھاٹی کے کنارے پہنچ چکے تھے اور اب گھاٹی میں داخل ہو رہے تھے۔

کوگان نے شیلا کے پہلو میں کہنی مارتے ہوئے کہا۔ ''کیا کر رہی ہو! اب ختم بھی کرو۔''

شیلا نے دونوں قیدیوں کو پکارا۔ ''رک جاؤ!''

وہ دونوں یوں رک گئے جیسے مشین ہوں..... ان کی اپنے قاتلوں کی طرف پیٹھ تھی۔

شیلا میلوان ایک لمحے کو ہچکچائی پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے پستول تھام کر بلند کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اتنے فاصلے سے بس ان کی پیٹھ کا نشانہ لے سکے گی۔ سر کا نشانہ لینے کے لیے اسے آگے بڑھنا تھا لیکن آگے اس سے بڑھا نہیں جا رہا تھا۔

اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور پہلا فائر کیا۔ پھر پستول کا رخ تبدیل کرتے ہوئے دوسرا فائر کیا.....

دونوں فوجی آگے کی طرف گرے اور زمین سے ٹکرائے۔ فائروں کی بازگشت سنائی دی اور پھر دونوں خاک پر تڑپتے نظر آئے.....

''لعنت ہو۔'' کوگان نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ گھاٹی کی طرف لپکا۔ اس نے ریوالور نکالا اور شیلبی کے سر کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ اس کے بعد وہ ہارڈنگ کی طرف متوجہ ہوا جو پہلو کے بل گرا ہوا تھا۔ وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اس کی آنکھوں کے عین درمیان پیشانی پر فائر کیا۔ پھر وہ اٹھا' ریوالور اپنی جیب میں رکھا اور پلٹ کر شیلا کو دیکھا۔ ''احمق ملعون عورت..... عورت کو تو کوئی کام سونپنا ہے ہی حماقت.....''

شیلا نے اس پر ریوالور تان لیا۔ کوگان پیچھے ہٹا اور شیلبی کی لاش سے ٹکرایا اور دونوں لاشوں کے درمیان جا گرا۔ لیٹے ہی لیٹے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ ''نہیں..... پلیز' نہیں.....'' وہ گڑگڑانے لگا۔ ''میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ گولی مت چلانا..... پلیز!''

شیلا نے پستول جھکا لیا۔ ''اگر تم نے آئندہ کبھی مجھے چھوا..... یا مجھے کچھ الٹا سیدھا کہا تو میں تمھارا بھیجا بکھیر دوں گی۔''

سلیوان محتاط انداز میں اس کی طرف بڑھا۔ ''سب ٹھیک ہے شیلا! اب یہاں سے نکلنے کی فکر کرو۔''

''اسے کہو' یہ خود اپنا کوئی بندوبست کرے۔ میں اس کے ساتھ گاڑی میں نہیں بیٹھوں گی۔'' شیلا نے کوگان کی طرف اشارہ کیا۔

سلیوان نے پلٹ کر کوگان کو دیکھا۔ ''تم جنگل کے راستے نکل لیئم! ہائی وے سے بس پکڑ لینا۔ اب بلفاسٹ میں ملاقات ہو گی۔''

شیلا اور سلیوان کچھ دور کھڑی کار کی طرف چل دیے۔ روری ڈیوین اور ٹومی فٹز جیرالڈ ڈرائیور کے ساتھ تھے۔ وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

''چلو..... اب نکل لو۔'' سلیوان نے کہا۔

''لیئم کہاں ہے؟'' ڈیوین نے پوچھا۔ وہ کچھ نروس لگ رہا تھا۔

''تم سے کہا ہے کہ گاڑی چلاؤ۔'' شیلا نے ڈرائیور کو ڈپٹا۔

گاڑی چل دی۔ اس کا رخ جنوب میں بلفاسٹ کی طرف تھا۔

شیلا نے اپنی جیب سے دو خط نکالے جو مقتول فوجیوں نے اپنے گھر والوں کے لیے لکھے تھے اور پوسٹ کرنے کی التجا کی تھی مگر اب وہ سوچ رہی تھی کہ اگر راستے میں کہیں چیکنگ ہو گئی تو یہ خط

مصیبت بن جائیں گے- اس نے پہلے تو اپنا پستول کار کی کھڑکی سے باہر اُچھالا اور پھر وہ دونوں خط بھی ہوا کے سپرد کر دیے.....

☆☆☆

شیلا میلون اپنے بستر سے اچھل کر اٹھی- باہر سڑک کی طرف سے کئی کاروں کی آواز اور بجریلے راستے پر بھاری بوٹوں کی آہٹیں سنائی دے رہی تھیں پھر کھڑکی سے سر باہر نکال کر چلاتے ہوئے گلی کے مکینوں کی آوازیں بھی سنائی دیں- پھر کوڑے کے ڈبے پیٹے جانے لگے- انھیں خطرے کے موقع پر الارم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا-

وہ اس وقت شب خوابی کے لباس میں تھی- وہ کپڑے ڈھونڈ رہی تھی کہ بیڈ روم کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور دو فوجی جھپٹتے ہوئے اندر آئے- دروازے سے تیز روشنی اندر آئی تو شیلا کو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنے پڑے-

دونوں فوجیوں نے اسے دیوار سے لگا دیا- ایک شب خوابی کے لباس کے نیچے ٹٹولنے لگا کہ کہیں اس نے کوئی ہتھیار تو نہیں چھپا رکھا ہے- اس نے گھوم کر اسے گھونسا مارا- ''اے..... اپنے گندے ہاتھ مت لگاؤ مجھے-''

جواب میں دوسرے فوجی نے پوری قوت سے اس کے پیٹ میں گھونسا مارا- وہ دہری ہو گئی اور فرش پر گر گئی- فوجی نے اس کے ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کیا- ''شیلا میلون! یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ تمھیں اسپیشل پاورز ایکٹ کے تحت گرفتار کیا جا رہا ہے- اس لمحے سے ٹرک میں ڈالے جانے تک تمھارے منہ سے آواز نہ نکلے ورنہ میں تمھیں پچکا دوں گا-''

دونوں فوجی اسے گھسیٹتے ہوئے نیچے سڑک پر لے گئے- باہر سڑک پر بے شمار لوگ چیخ چلا رہے تھے مگر اس کے لیے تو سب کچھ دھندلایا ہوا تھا- کچھ فاصلے پر ٹرک کھڑے تھے- اس کی منزل ان میں سے کوئی ٹرک ہی تھا- رائل کانسٹیبلری والے برطانوی فوجیوں کی مدد کر رہے تھے- جن لوگوں کو پکڑ کر لایا جا رہا تھا' انھیں بلاتفریق جنس بدترین بدکلامی سے نوازا جا رہا تھا- اسی وقت ایک لڑکے کی آواز گونجی- ''ملکہ کی ماں کی..... '' ادھر عورتیں اور بچے رو رہے تھے اور کتے بھونک رہے تھے- شیلا نے ایک پادری کو دیکھا جو لوگوں کو صبر کی تلقین کر رہا تھا- اس کے سامنے ایک بے ہوش شخص کو گھسیٹ کر لے جایا گیا جس کا سر لہولہان تھا- سپاہیوں نے اسے اٹھایا اور ایک ٹرک میں اچھال دیا' جہاں

پہلے ہی دس بارہ قیدی موجود تھے- ٹرک کے پاس ایک گارڈ ڈنڈا لیے کھڑا تھا-

سپاہیوں نے شیلا کو بھی اٹھایا اور ایک ٹرک میں پھینک دیا- ''منہ بند کر کے لیٹ جا کتیا!'' گارڈ نے اسے للکارا-

شیلا چپ چاپ پڑی رہی- اسے صرف اپنی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی' ورنہ ٹرک میں خاموشی تھی-

چند منٹ بعد ٹرک روانہ ہو گیا.....

شیلا ٹرک کے عقبی گیٹ کے پاس پڑی خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتی رہی- ٹرک میں اور لوگ بھی تھے- وہ یا تو سو رہے تھے یا بے ہوش تھے- ان میں سے چند ایک گھٹی گھٹی آواز میں رو رہے تھے- گارڈ بے حد غیر رسمی اور بے تکلفانہ انداز میں اپنی لاتوں سے کبھی کسی کی' کبھی کسی کی تواضع کیے جا رہا تھا-

بالآخر ٹرک کا عقبی دروازہ کھلا- وہ ایک بہت بڑا اور غیر معمولی طور پر روشن احاطہ تھا جس کے اطراف میں خاردار تاروں کی باڑھ تھی- مختلف سمتوں میں چار مشین گن ٹاورز تھے-

ایک سپاہی نے قیدیوں کو چیخ کر حکم دیا- ''چلو..... باہر نکلو- جلدی کرو-''

شیلا کو اچانک اپنے گرد نقل و حرکت کا احساس ہونے لگا- اس کے ساتھ ہی لاتوں' گھونسوں اور کراہوں کی ملی جلی آوازیں بھی تھیں- لوگ ٹرک سے اترنے لگے- ایک آواز ابھری- ''ذرا آرام سے..... میں بوڑھا آدمی ہوں-''

پھر ایک کم عمر لڑکا اس کے پاس سے رینگتے ہوئے گزرا اور باہر کود گیا- ٹرک خالی ہوا تو ایک بھنگی ٹرک کی صفائی کے لیے آ گیا- قیدی بنائے جانے والے اپنا کچھ بھی تو نہیں روک سکے تھے- اب ٹرک سے اُلٹیوں' پیشاب' پاخانے اور خون کی بو آ رہی تھی-

شیلا نے اٹھنے کی کوشش کی مگر کسی نے اس کی ٹانگ گھسیٹ لی- وہ نرم گیلی زمین پر گری- اس نے پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے پھر گرا دیا گیا-

''رینگ کر چلو..... گھسٹ کر چلو حرامیو!'' کسی نے گرج کر کہا-

شیلا نے لیٹے لیٹے تھوڑا سا سر اٹھا کر دیکھا- وہاں بوٹ ہی بوٹ تھے- وہ گھٹنوں کے بل' ممکنہ

تیزی کے ساتھ ان کے درمیان سے گزری- اس کی کمر اور کولہوں پر کتنی لاتیں پڑیں' یہ یاد رکھنے کی فرصت ہی نہیں تھی- جو تبصرے سنائی دیئے' وہ ان لاتوں سے بڑھ کر اذیت ناک تھے-

یہ مرحلہ ختم ہوا تو دو سپاہیوں نے اسے اٹھایا اور نالی دار جستی چھت والی سرنگ نما جھونپڑی میں دھکیل دیا- اندر سیمنٹ کا فرش تھا- وہاں لمبی چھڑی لیے ایک افسر کھڑا تھا- اس کے اشارہ کرنے پر شیلا ایسے ہی ایک خانے میں گھس گئی- دروازہ بند کر لیا گیا- وہ وہاں پڑی رہی-

''اٹھ چڑیل..... اپنے کپڑے اتار..... کھڑی ہو جا-'' ایک نسوانی آواز نے اسے ڈانٹا-

اس نے دیکھا- ایک کیمپ میبل کے پیچھے میٹرن کھڑی تھی-

کپڑے اتارتے ہی اس کی تلاشی لی گئی اور پھر اسے قیدیوں کا گرے ڈریس اور انڈرویئر پہننے کے لیے دیا گیا- ڈربے کے باہر سے اب مار پیٹ کی آوازیں' پٹنے والوں کی چیخیں سنائی دے رہی تھیں- نیند سے جگائے ہوئے شہریوں کو گرے کلر کے دہشت زدہ قیدیوں میں تبدیل کیا جا رہا تھا- انسانیت ان لوگوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہو رہی تھی' جو ساری دنیا سے بڑھ کر بنیادی انسانی حقوق کے داعی بھی ہیں اور مبلغ بھی-

شیلا کو یقین تھا کہ ان میں سے بیشتر حکومت کے خلاف..... بلکہ سرکار انگلشیہ کے خلاف کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہوں گے لیکن ان میں آئی آر اے کے اراکین چند ایک ہی ہوں گے- ان میں کسی نے کہیں آگ لگائی ہو گی' کسی نے کہیں پٹاخے کی طرح بم چلایا ہو گا اور کسی نے اُس کی طرح قتل کیا ہو گا- آئندہ نوے دن کے اندر ان میں سے جو سخت جان ثابت ہوں گے اور کوئی جرم نہیں قبولیں گے' ان کے اس قید خانے سے زندہ نکلنے کا پچاس فیصد امکان ہو گا لیکن جن کے بارے میں وہ یقینی طور پر جانتے ہیں' وہ.....

سوچوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا- کسی نے اس کے سر پر لمبی سیاہ ٹوپی چڑھا دی جس نے آنکھیں تک ڈھانپ دیں- پھر اسے ایک دروازے کی طرف دھکیلا گیا- اگلے ہی لمحے اس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی-

''میں نے کہا' اپنا نام بتا کتیا!'' کوئی عین اس کے کان کے پاس چلایا- وہ اچھل پڑی-

اس نے کوشش کی مگر اسے خود بھی حیرت تھی کہ وہ اپنے نام کے ہجے نہیں بتا پا رہی ہے-

کوئی ہنسنے لگا- دوسری آواز نے کہا- ''حرافہ..... فاحشہ!''

تیسری آواز اس کے دوسرے کان میں گونجی- ''تو نے ہمارے دو آدمیوں کو شوٹ کیا تھا- ہے نا؟''

شیلا کی ٹانگیں لرزنے لگیں- گویا انھیں اس کے بارے میں معلوم ہے-

''مجھے جواب دے.....'' آگے گالیوں کا طوفان تھا-

''نن..... نہیں-'' اس نے بہ مشکل کہا-

''ہم سے جھوٹ بولتی ہے- بزدل' قاتل کتیا! تو نے ان کی پیٹھ میں گولی ماری تھی- بھول گئی؟ اب تیری باری ہے-''

اس کے سر میں کوئی چیز گڑو دی گئی- پھر گھوڑا چڑھانے کی آواز! وہ خوف سے اچھل پڑی-

کوئی بے رحمی سے ہنسا- ''اگلی بار یہ خالی نہیں ہو گا-''

سیاہ ٹوپی کے نیچے اس کا چہرہ پسینے میں تر ہو گیا تھا-

''چلو..... کپڑے اتارو..... جلدی سے..... شاباش-''

اس کے پاس تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا-

وہ اذیت' توہین اور بے آبروئی کی ایک طویل ساعت تھی..... بے حد طویل- پھر تینوں تفتیش کنندہ اس کھیل سے اکتا گئے- اسے یقین ہو گیا کہ انھوں نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا- انھیں یقینی طور پر کچھ نہیں معلوم- ممکن ہے صبح تک اسے آزاد کر دیا جائے-

''اب کپڑے پہن لو-''

وہ کپڑے پہن ہی رہی تھی کہ وہ تینوں کمرے سے چلے گئے- ساتھ ہی اسے دو اور افراد کے قدموں کی چاپ سنائی دی- اس کے چہرے سے سیاہ ٹوپی کھینچ لی گئی- تیز روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیا گئیں- جس شخص نے ٹوپی ہٹائی تھی وہ اس کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا-

اب وہ اسے دیکھ رہی تھی-

وہ ایک جوان فوجی افسر تھا..... عہدے کے لحاظ سے میجر- وہ کمرے کے وسط میں پڑی میز کے سامنے بیٹھا تھا-

''بیٹھ جاؤ مس میلون!'' اس نے کہا-

شیلا دھیرے دھیرے ڈیسک کے پاس رکھے اسٹول کی طرف بڑھی اور اس پر بیٹھ گئی- اس

کے کولہے بری طرح دکھ رہے تھے' ایسے کہ بیٹھنے کے مقابلے میں کھڑا رہنا ہی اس کے لیے بہتر تھا- اس کے منہ سے سسکی نکل گئی-

''یہ معاملہ نمٹ جائے تو تمھیں بیڈ بھی مل سکتا ہے-'' میجر نے مسکراتے ہوئے کہا- ''میرا نام مارٹن ہے..... بارٹ مارٹن-''

''جی ہاں..... آپ کا نام سن چکی ہوں میں-''

''واقعی..... ؟ امید ہے کہ کچھ اچھا ہی سنا ہوگا-''

وہ آگے کی طرف جھکی اور میجر کی آنکھوں میں دیکھا- ''سنو میجر مارٹن! مجھ پر تشدد بھی کیا گیا ہے..... اور میرے ساتھ زیادتی بھی کی گئی ہے-''

میجر نے بے پروائی سے میز پر رکھے کاغذات اِدھر اُدھر کیے- ''اس تفتیش کے مکمل ہونے کے بعد ہم اس پر بھی بات کریں گے-'' اس نے ایک کاغذ اٹھا کر اسے لہرایا- ''ہاں..... یہ رہا- تمھارے کمرے سے ایک پستول اور کچھ آتش گیر مادہ برآمد ہوا..... اتنا کہ اس سے پورے بلاک کو اڑایا جا سکتا تھا- اب ایسا سامان آنٹی کے گھر میں رکھنا..... یہ تو کوئی اچھی بات نہیں- مجھے ڈر ہے کہ تمہاری آنٹی پر بھی مصیبت آئے گی..... تمہاری وجہ سے-''

''میرے کمرے میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی اور یہ بات تم بھی جانتے ہو-''

میجر مضطربانہ انداز میں انگلیوں سے میز کو تھپ تھپانے لگا- ''وہ سب کچھ وہاں تھا یا نہیں' اس کی کوئی اہمیت نہیں مس میلون! اہمیت اس رپورٹ کی ہے جو یہ بتاتی ہے- اور قانون میں الزام اور حقیقت میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے' بلکہ سچ پوچھو تو ملزم مجرم ہی ہوتا ہے- میری بات سمجھ رہی ہو نا؟''

شیلا نے جواب نہیں دیا-

''چلو ٹھیک ہے-'' میجر نے چند لمحے انتظار کرنے کے بعد کہا- ''یہ طے کر لیا جائے کہ دراصل اہمیت کس بات کی ہے- تو سنو' سارجنٹ شیلی اور پرائیویٹ ہارڈنگ کے قتل کی اہمیت مسلم ہے-''

شیلا پلکیں جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی- اس کا چہرہ بے تاثر تھا لیکن اس کے پیٹ میں اینٹھن شروع ہو گئی- یہ طے تھا کہ انھوں نے تکا نہیں لگایا ہے بلکہ وہ جانتے ہیں- اور وہ یہ بھی سمجھ گئی کہ انھیں کیسے معلوم ہوا.....

''میرا خیال ہے میلون کہ تم لئیم کوگان نامی شخص کو جانتی ہو- وہ تمھارا ہی ساتھی تھا- اب وہ سلطانی گواہ بن گیا ہے-'' میجر بارٹن کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھرکنے لگی- ''اب تم سمجھ گئیں نا کہ تم پھنس چکی ہو-''

''اگر تم واقعی اتنا کچھ جانتے ہو تو پھر تمھارے آدمیوں نے میرے ساتھ زیادتی کیوں..... ؟''

''ارے نہیں' وہ میرے آدمی نہیں-'' میجر بارٹن نے اس کی بات کاٹ دی- ''وہ پیراٹروپر ہیں..... شیلی اور ہارڈنگ کے ساتھی- میں تو انٹیلی جنس میں ہوں-'' اس کا لہجہ اچانک دوستانہ ہو گیا- ''خود کو خوش قسمت سمجھو کہ انھوں نے تمھیں قتل نہیں کیا-''

شیلا میلون چند لمحے اس صورتِ حال پر غور کرتی رہی- عام برطانوی قانون کے تحت بھی کوگان کی گواہی اسے مجرم ثابت کر دیتی- تو پھر سوال یہ ہے کہ اسے اسپیشل پاورز ایکٹ کے تحت کیوں گرفتار کیا گیا- اس کے کمرے سے پستول اور ڈائنامائٹ برآمد کرانے کی زحمت کیوں کی گئی- نہیں..... بات اتنی سیدھی نہیں- یہ میجر بارٹن کسی اور ہی چکر میں ہے-

مارٹن اسے گھور رہا تھا- وہ اسے متوجہ کرنے کے لیے کھنکھارا- ''بدقسمتی سے ہماری عظیم مملکت میں قتل پر سزائے موت نہیں دی جاتی- اس لیے ہم نے کوئی نیا طریقہ وضع کرنے کا سوچا- غداری کی سزا موت ہے اور تم آئرش ری پبلک آرمی یعنی آئی آر اے کی رکن ہو- اس حیثیت میں تم تاجِ برطانیہ سے غداری کی مرتکب ثابت ہوتی ہو-'' اس نے توقف کیا اور سامنے رکھی کتاب کی ورق گردانی کرنے لگا- ''وہ کام جو غداری کے ذیل میں آتے ہیں پیراگراف نمبر ۸۱۱ کے مطابق ریاست کے خلاف جنگ غداری ہے- میرا خیال ہے' یہ قانون تم پر بہ آسانی لاگو ہوگا اور پیراگراف نمبر ۸۱۲ کہتا ہے..... جو وفاداری ریاست کا حق ہے' اسے کسی اور کو سونپنا بھی غداری ہے اور پیراگراف نمبر ۸۱۳ تو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے- وہ کہتا ہے کہ..... '' اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی اور اپنی بات جاری رکھی- ''..... غداری کی سزا موت ہے..... بہ ذریعہ پھانسی-''

اس نے شیلا کو غور سے دیکھا لیکن اس کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا- ''اور پھانسی گھاٹ پر تم اکیلی نہیں ہوگی- وہاں تمہاری بہن مورین بھی ہوگی-''

شیلا سیدھی ہو کر بیٹھ گئی- ''میری بہن' لیکن کیوں..... ؟''

"کوگان کا کہنا ہے کہ وہ بھی وہاں موجود تھی۔" میجر مارٹن نے چٹخارہ لے کر کہا۔ "وہ بھی اور اس کا عاشق برائن فلائن بھی۔"

"یہ سراسر جھوٹ ہے۔"

"جو شخص سرکاری گواہ بن گیا ہو وہ جھوٹ کیوں بولے گا۔"

"کیونکہ درحقیقت اس نے ہی تمھارے دونوں فوجیوں کو شوٹ کیا تھا۔"

"ہمیں لاشوں میں سے دو طرح کی گولیاں ملی ہیں یعنی ہم دو افراد پر مقدمہ چلا سکتے ہیں..... کوئی سے بھی دو افراد۔ اور یہ فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ کس نے کیا کیا.....؟"

"تمھیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس نے تمھارے دو فوجیوں کو قتل کیا تھا۔ صرف اس لیے کہ تم فلائن کو لٹکانا چاہتے ہو۔"

"کسی کو تو لٹکنا ہی ہے۔" میجر مارٹن نے کہا۔ درحقیقت وہ کسی کو لٹکانا نہیں چاہتا تھا۔ آئرش شہدا کی تعداد میں اضافہ اسے قبول نہیں تھا۔ وہ تو برائن فلائن کو لانگ کیش جیل میں لے جا کر اس سے آئی آر اے کے بارے میں تمام ممکنہ معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ تمام معلومات اگلوا کر ٹوٹے ہوئے گلاس سے اس کا گلا کاٹ کر خودکشی کا کیس بنا دے گا۔ "فرض کرو کہ تم پھانسی کے پھندے سے بچ نکلتی ہو۔ فرض کرو کہ ہم تمھاری بہن کو پکڑ لیتے ہیں جو کہ تقریباً ناممکن ہے۔ اب سوچو مس میلون کہ تمھیں اور تمھاری بہن کو جیل کی کوٹھڑی میں طبعی عمر پوری کرنے کا موقع ملے تو تمھیں عمر قید کیسی لگے گی۔ کیا عمر ہے تمھاری؟ شاید بیس سال بھی نہیں اور جوانی میں قید کا وقت بہت سست رفتاری سے گزرتا ہے۔ دو جوان لڑکیوں کی عمر اور جوانی ضائع ہو گی..... اور وہ بھی کس لیے۔ صرف احمقانہ نظریے کے لیے۔ دنیا ویسی ہی رہے گی۔ آزاد لوگ جئیں گے..... محبت کریں گے..... اور تم لوگ..... اور ستم یہ کہ بے چاری مورین نے تو کچھ ہی نہیں ہے۔ وہ تو تمھاری وجہ سے پھنسے گی، صرف اس لیے کہ تم اس کے عاشق کا نام نہیں لے رہی ہو۔ اور لطف یہ کہ برائن فلائن کو فوراً ہی کوئی نئی محبوبہ مل جائے گی اور کوگان، وہ لندن یا نیویارک چلا جائے گا اور سکون سے زندگی گزارے گا....."

"بند کرو یہ بکواس..... خدا کے لیے بند کرو۔" شیلا اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے چلائی۔

"مگر ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہو۔" میجر مارٹن نے کہا۔ "متبادل راستہ بھی ہے۔ وہ تو ہمیشہ ہی موجود ہوتا ہے نا۔ تم ایسا کرو کہ بیان لکھوا دو۔ اس میں برائن فلائن کو تم آئی آر اے کا آفیسر لکھواؤ جو کہ جھوٹ بھی نہیں ہے۔ اور تم کہو کہ سارجنٹ شیلبی اور پرائیویٹ ہارڈنگ کو اس نے شوٹ کیا تھا۔ تم پر اعانت جرم کا الزام آئے گا۔ اور میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ سات سال کی سزا ہو گی....."

"اور میری بہن؟"

"ہم اعانتِ جرم کے سلسلے میں اس کا بھی وارنٹ جاری کریں گے لیکن اسے ملک چھوڑنے کا موقع بھی دیں گے مگر یہ سب صرف برائن فلائن کے بدلے مل سکتا ہے۔" میجر مارٹن آگے کی طرف جھکا۔ "بتاؤ..... برائن فلائن کہاں ہے؟"

"یہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے؟"

"قانون کے مطابق ہمیں نوے دن کے اندر تم پر کوئی چارج لگانا ہے۔ اگر ۹۰ دن کے اندر ہمیں برائن فلائن نہیں ملا ہم تم پر دوہرے قتل کا..... اور شاید غداری کا بھی کیس ڈال دیں گے۔ اس لیے میرا مشورہ ہے کہ تمھیں کسی بھی وقت برائن فلائن کے بارے میں کچھ بھی یاد آ جائے تو بلا جھجک ہمیں بتا دینا۔" میجر نے چند لمحے توقف کیا پھر بولا۔ "تم یہ سوچنے کی کوشش کرو گی نا کہ برائن فلائن کہاں ہو سکتا ہے۔"

شیلا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"سچی بات بتاؤں۔ اگر تمھیں برائن فلائن کا کچھ پتا نہیں تو تم ہمارے لیے بالکل بے کار ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ تمھاری بہن تمھیں چھڑانے کی کوشش کرے اور فلائن بھی اس کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں شاید....."

"تم مجھے چارے کے طور پر استعمال کرو گے..... یو باسٹرڈ.....!"

"کیا نہیں کر سکتا؟" میجر کے انداز میں چیلنج تھا۔ "چلو دیکھ لیں گے۔ وقت بتا دے گا۔"

"مجھے بیڈ ملے گا؟" شیلا نے رخ بدلا۔

"یقیناً! اب تم کھڑی ہو سکتی ہو۔"

شیلا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ "اب تم نازیوں والے حربے تو نہیں استعمال کرو گے؟"

''سوری' میں تمہاری بات سمجھا نہیں-'' میجر بھی کرسی سے کھڑا ہو گیا- ''میٹرن تمھیں تمہاری کوٹھڑی میں لے جائے گی- گڈ نائٹ-''

شیلا پلٹی اور اس نے دروازہ کھولا- اسی وقت کسی نے وہی سیاہ ٹوپی دوبارہ اسے پہنا دی مگر ٹوپی آنکھوں تک آنے سے پہلے اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہاں میٹرن موجود نہیں ہے- وہاں رائل کانسٹیبلری کے دو جوان اور وہی تینوں پیراٹروپرز کھڑے تھے جنھوں نے یہاں آتے ہی اسے پامال کیا تھا اور وہ سب یوں مسکرا رہے تھے جیسے انھیں ان کا من پسند کھلونا مل گیا ہو-

☆☆☆

برائن فلائن نے کوئین برج کو دیکھا' جو ماہ مارچ کی دھند اور تاریکی کو کمبل کی طرح اوڑھے ہوئے تھا- بینک روڈ نیم روشن تھا اور وہاں کی عمارتیں بھی دھند کی وجہ سے سائے کی طرح نظر آ رہی تھیں- علاقے میں کرفیو نافذ تھا اس لیے ٹریفک بھی بالکل نہیں تھا-

مورین میلون نے اسے غور سے دیکھا- اندھیرے میں اس کے خوب صورت خدوخال ہمیشہ ڈروانے لگتے تھے- اس نے اپنے کوٹ کی آستین اوپر سرکائی اور کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا- ''چار بج گئے ہیں- وہ لوگ کہاں.....؟''

''خاموش..... ذرا دھیان سے سنو-''

مورین نے سماعت پر زور دیا- آکسفورڈ اسٹریٹ کی طرف سے آتے ہوئے قدموں کی چاپیں سنائی دے رہی تھیں- پھر رائل کانسٹیبلری کا ایک دستہ نمودار ہوا- وہ اسی طرف آ رہا تھا- مورین اور برائن نے خود کو تیل کے ڈرموں کی آڑ میں چھپا لیا-

وہ لوگ دبک کر انتظار کرتے رہے- ان کی سانسیں ان کے سر..... سر کے اوپر دھند سی بنا رہی تھیں- دستہ گزر گیا اور اس کے ذرا دیر بعد ایک ٹرک کے گیئر بدلنے کی آواز سنائی دی اور پھر اس ہیڈ لائٹس دھند کا پردہ چاک کر کے جھانکتی نظر آئیں- چند لمحے بعد بلفاسٹ گیس ورکس کا وہ ٹرک ان کے پاس آ کر روک دیا گیا- ٹرک کا بغلی دروازہ کھول دیا گیا اور وہ دونوں ٹرک میں بیٹھ گئے-

ٹرک روری ڈیوین ڈرائیو کر رہا تھا- اس نے ٹرک کا رخ شمال کی طرف کیا اور برج کی طرف کم رفتار سے دوڑانے لگا- ''ہاں شیلا آدھے گھنٹے پہلے لانگ کیش جیل سے ایک آر یو سی وین میں روانہ کی گئی ہے- وین کا رخ روٹ A-23 کی طرف تھا- ابھی بمشکل دس منٹ پہلے اس وین کو کیسل ریگ سے گزرتے دیکھا گیا ہے- اب وہ کوئنز برج پر پہنچنے ہی والی ہوگی-''

''ساتھ میں محافظوں کا دستہ بھی ہے؟'' برائن نے سگریٹ سلگاتے ہوئے پوچھا-

''نہیں-'' روری ڈیوین نے جواب دیا- ''ایک ڈرائیور اور عقبی حصے میں دو گارڈز ہیں- ہمارے ذرائع نے تو یہی اطلاع دی ہے-''

''اور قیدی؟''

''شاید دس کے لگ بھگ- وہ سب کرملن روڈ کی جیل میں لے جائے جا رہے ہیں- سوائے دو عورتوں کے جنھیں ارماغ بھیجا جا رہا ہے-'' روری کہتے کہتے رکا- ''تم کس مقام پر ان پر وار کرنا چاہتے ہو؟''

برائن نے ٹرک کی عقبی کھڑکی سے پیچھے دیکھا- برج پر کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس نمودار ہو رہی تھیں- ''کولنز کے آدمی وارنگ اسٹریٹ پر تیار بیٹھے ہیں- قیدیوں کی گاڑی کو کرملن روڈ جانے کے لیے وہیں سے گزرنا ہوگا-'' اس نے شیشے پر چھائی ہوئی دھند کو ہاتھ سے صاف کیا اور اس کے پار دیکھا- ''یہ آر یو سی وین آ گئی-''

روری ڈیوین نے انجن بند کیا اور روشنیاں بجھا دیں-

سیاہ آر یو سی وین پر نہ کوئی نشان تھا' نہ کوئی تحریر- وہ پل سے اتری اور ارین اسٹریٹ کی طرف بڑھی- ڈیوین چند لمحے انتظار کرتا رہا پھر اس نے ٹرک اسٹارٹ کیا اور روشنی کے بغیر مناسب فاصلہ رکھ کر وین کا پیچھا کرنے لگا-

''چکر لگا کر ہائی اسٹریٹ کی طرف چلو-'' برائن نے روری سے کہا-

ٹرک سنسان سڑک پر رواں تھا- سب لوگ خاموش تھے- وہ وارنگ اسٹریٹ پر پہنچ گئے- ٹامی فٹز جیرالڈ نے اپنی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈالا اور دو ہتھیار باہر کھینچ لیے- ایک تو پرانی امریکی ساخت کی تھامپسن سب مشین گن تھی اور دوسری جدید طرز کی آرمالائٹ خودکار رائفل- ''یہ ٹامی گن تمھارے لیے ہے برائن اور ہلکی رائفل خاتون کے لیے-'' پھر اس نے گتے کی ایک چھوٹی ٹیوب برائن کی طرف بڑھائی- ''اور یہ ہنگامی صورتِ حال کے لیے..... اگر خدانخواستہ.....'' اس نے جملہ پورا نہیں کیا-

برائن فلائن نے خاموشی سے اس ٹیوب کو اپنے اوورکوٹ کے اندر چھپالیا-

وہ مغرب کی سمت، رائل ایونیو کی جانب سے وارنگ اسٹریٹ پہنچے- آر یو سی وین اسی لمحے مشرق کی سمت سے وکٹوریہ اسٹریٹ کی طرف سے وارنگ اسٹریٹ پر آئی- دونوں گاڑیاں آہستگی سے ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہی تھیں- ادھر آر یو سی وین کے عقب میں ایک سیاہ سیڈان نمودار ہوئی- ''یہ کولنز اور اس کے ساتھی ہیں-'' ٹامی فٹزجیرالڈ نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا-

برائن فلائن نے دیکھا کہ وین کی رفتار اور کم ہوگئی ہے- ڈرائیور کو گھیرے جانے کا احساس ہوگیا تھا اور وہ راہِ فرار کی تلاش میں تھا-

''ہاں..... اب!'' برائن نے چیخ کر کہا- روری نے ٹرک کو گھمایا اور سڑک پر ترچھا کرکے روک دیا- سڑک بلاک ہوگئی تھی- آر یو سی وین کے بریک چرچرائے اور وہ بھی رک گئی کولنز اپنے تین ساتھیوں کے ہمراہ سیاہ سیڈان سے اترا اور وین کے عقبی حصے کی طرف لپکا- انھوں نے دروازے پر گنیں تان لی تھیں-

وین اور ٹرک کے درمیان ۲۵ گز کا فاصلہ تھا- برائن فلائن اور مورین ٹرک سے اترے اور وین کی طرف بڑھنے لگے- وہ نپے تلے قدم اٹھا رہے تھے- ان کے انداز میں گھبراہٹ کا شائبہ بھی نہیں تھا-

وین کا ڈرائیور اور اس میں موجود آر یو سی گارڈ ونڈ شیلڈ کے نیچے دبک گئے-

برائن فلائن نے ٹامی گن تانتے ہوئے پکارا- ''اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے باہر آجاؤ-''

لیکن باہر کوئی نہیں آیا- برائن جانتا تھا کہ قیدیوں سے بھری وین پر وہ فائرنگ نہیں کرسکتا- اس نے چیخ کر کولنز سے کہا- ''میں نے انھیں کور کررکھا ہے- تم آگے بڑھ کر اپنا کام کرو-''

کولنز وین کے عقبی حصے کی طرف بڑھا اور مشین گن کے دستے سے عقبی دروازے کو کھٹکھٹایا-

''اے گارڈز..... تمھیں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے- دروازہ کھول کر باہر آجاؤ- تمھیں کوئی ضرر نہیں پہنچے گا-''

مورین گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی- رائفل اس نے گھٹنے پر لٹکائی ہوئی تھی- اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا کہ لگتا تھا سینہ پھاڑ کر باہر نکل آئے گا- گزشتہ چند مہینوں میں اپنی بہن کو رہائی دلانا اس کے لیے ایک ضد سی بن گئی تھی- اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس ضد نے اس کی قوت تجزیہ کو دھندلا دیا تھا اور اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ معاملہ گڑبڑ ہے- ان کی منصوبہ بندی میں بھی

جھول تھے جو اسے اب نظر آرہے تھے- اب جبکہ کچھ ہو بھی نہیں سکتا تھا' اس نے غور کیا کہ وین زیادہ جھکی ہوئی ہے جیسے کہ اس میں بہت بھاری بوجھ ہو- دوسری طرف اس کو کور نہیں دیا گیا تھا' یہ بھی معنی خیز تھا- تیسرے اس رکاوٹ جس کے بارے میں سب کو معلوم تھا- یہ تو لگتا تھا کہ انھیں پھانسا گیا ہے.....

''کولنز..... بھاگو!'' وہ اچانک چلائی-

مگر اسی لمحے اسٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں اسے کولنز کے چہرے پر حیرت کا واضح تاثر نظر آیا- آر سی وین کا دروازہ کھل گیا تھا-

کولنز کھلے دروازے کے سامنے اس کبوتر کی طرح ساکت وصامت کھڑا تھا جس نے خلافِ توقع اپنے بہت قریب کسی خونخوار بلی کو دیکھ لیا ہو- دروازہ کھلنے کے بعد ریت سے بھری بوریوں کی ایک مورچا نما دیوار نظر آئی اور اس کے درمیان سے جھانکتی ہوئی برطانوی فوجیوں کی رائفلوں کی نالیں.....!

پھر ان نالوں سے آگ برسنے لگی-

برائن نے اپنے چار آدمیوں کو ڈھیر ہوتے دیکھا- ایک مشین گن ان پر مرنے کے بعد بھی گولیاں برسائے جارہی تھی جبکہ دوسری نے گھوم کر سیاہ سیڈان کو اپنا ہدف بنالیا- گولیوں نے سیاہ سیڈان کو چھلنی کرڈالا- پھر ایک گولی اس کے فیول ٹینک سے ٹکرائی..... اور اگلے ہی لمحے جلتی ہوئی سیاہ سیڈان پندرہ فٹ اوپر اچھل گئی- دھماکے نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا- دور دور تک کا علاقہ جگمگا اٹھا-

مورین نے برائن کا بازو تھاما اور اسے ٹرک کی طرف کھینچنے لگی- وین کی طرف سے پستول کے فائر ہو رہے تھے- اس نے فائرنگ کی سمت پورا میگزین چلادیا- اس کے نتیجے میں خاموشی چھاگئی-

مگر اگلے ہی لمحے پورا علاقہ سیٹیوں کی آواز سے گونج اٹھا- پھر آوازیں ہی آوازیں اور بھاگتے قدموں کی چاپیں..... ساتھ ہی کئی گاڑیوں کے انجنوں کا شور بھی سنائی دیا-

برائن نے پلٹ کر ٹرک کی سمت دیکھا- ٹرک کا ونڈ شیلڈ چکنا چور ہوچکا تھا اور ٹائر پچکے ہوئے تھے- ٹومی اور روری ایک طرف اندھا دھند بھاگے جارہے تھے- پھر ٹومی کے جسم کو جھٹکا لگا اور وہ سڑک پر گر گیا- روری بھاگتا رہا اور بمباری سے شکستہ ایک عمارت میں گھس گیا-

آوازوں سے برائن کو اندازہ ہوا کہ وین کے عقب سے فوجی کود کر باہر آئے ہیں اور اسی طرف آ رہے ہیں- اس نے مورین کا ہاتھ تھاما اور بھاگنے لگا- اسی لمحے ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی-

وہ وارنگ اسٹریٹ سے ڈونیگل اسٹریٹ میں داخل ہوئے- عقب میں گولیاں سنسنا رہی تھیں- پھر مورین کا پاؤں پھسلا اور وہ گر گئی- اس کے ہاتھ سے رائفل چھوٹی اور پھسلتی ہوئی کہیں اندھیرے میں گم ہوگئی- برائن نے سہارا دے کر اسے اٹھایا اور وہ دونوں قریبی گلی میں گھس گئے-

اسی لمحے دوسری طرف سے ایک برطانوی فوجی گاڑی گلی میں گھسی- اس پر اسپاٹ لائٹ بھی نصب تھی- اسپاٹ لائٹ کی روشنی ان دونوں پر پڑی- گاڑی کا رخ ان کی طرف ہوا- ساتھ ہی لاؤڈ اسپیکر پر آواز گونجی- ''ہتھیار پھینک دو اور دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر ٹھہر جاؤ-''

عقب سے بھاگ کر آتے ہوئے پیراٹروپرز کی چاپیں سنائی دے رہی تھیں- برائن گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اس نے کوٹ کی جیب سے گتے کی ٹیوب نکالی- سیل توڑ کر اس نے ٹیوب میں سے امریکی ساخت کے ایم ۷۲ اینٹی ٹینک نکالا اور فوجی گاڑی کو ٹیلسکوپک سائٹ میں فوکس کیا-

اسی لمحے فوجی گاڑی سے دو مشین گنیں گرجیں- برسٹ قریبی دیوار سے ٹکرایا- دیوار کے ٹکڑے اڑے اور ایک ٹکڑا برائن کے سینے سے ٹکرایا- برائن نے نشانہ سیدھ رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اگنیشن سوئچ پر انگلی کا دباؤ بڑھایا- اسے یقین نہیں تھا کہ یہ ہتھیار کام دکھائے گا- یہ ایک بار استعمال ہونے والا راکٹ لانچر تھا..... ڈسپوزیبل راکٹ لانچر جیسے ڈسپوزیبل سرنج!

''ہاتھ کو ساکت رکھو برائن.....'' اس نے خود کو تلقین کی..... ''سانس روکو' شاباش.....''

فوجی گاڑی سے پھر فائر ہوا- اسے عقب سے مورین کی گھٹی گھٹی چیخ سنائی دی..... اور مورین لڑھکی- اس نے سوئچ دبایا اور دہکتا ہوا راکٹ فائر ہوا.....

ایک لمحے میں فوجی گاڑی دہکتی ہوئی نارنجی رنگ کی گیند میں تبدیل ہو کر فضا میں اچھلی- برائن نے پلٹ کر مورین کو دیکھا- وہ گری ہوئی تھی لیکن حرکت کر رہی تھی- اس نے مورین کے سر کے نیچے ہاتھ رکھا- ''تم زیادہ زخمی ہوئی ہو؟'' اس نے پوچھا-

مورین نے آنکھیں کھولیں اور اس کے سہارے سے اٹھ بیٹھی- ''پتا نہیں..... ویسے گولی میرے سینے میں لگی ہے-''

''بھاگ سکو گی؟''

مورین نے سر کو اثباتی جنبش دی- برائن نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا- گرد و پیش میں اب شور ہی شور تھا- عقب سے آنے والے فوجی' گاڑی کا حشر دیکھ کر ڈر گئے تھے اور گلی میں نہیں گھسے تھے- برائن نے بڑی احتیاط سے رائفل کے دستے سے اپنی انگلیوں کے نشان مٹائے اور اسے تباہ شدہ عمارت کی طرف اُچھال دیا-

اب وہ شمال کی سمت نیولاج روڈ کی طرف بڑھ رہے تھے- وہ رہائشی علاقے میں داخل ہوئے- ان کے عقب میں جو گلیاں تھیں' وہاں سے فوجیوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی آوازیں اور مکینوں کے خفگی بھرے جملے سنائی دے رہے تھے-

مورین ایک دیوار سے ٹک کر کھڑی ہوگئی- اس کے زخم سے خون کا جریان بڑھ گیا تھا- اس نے اپنا ہاتھ سوئٹر کے نیچے زخم پر رکھا- ''آہ.....'' وہ کراہی-

''زیادہ خراب ہے زخم؟'' برائن نے پوچھا-

''کچھ پتا نہیں-'' اس نے زخم سے ہٹا کر خون آلود ہاتھ کو دیکھا- ''ہمیں پھانسا گیا تھا-''

''یہ تو اس کھیل میں ہوتا ہی رہتا ہے-''

''غداری کس نے کی؟''

''شاید کوگان نے- ویسے تو کوئی بھی ہوسکتا ہے-'' برائن نے کہا لیکن اسے لگتا تھا کہ وہ یقینی طور پر جانتا ہے- ''مجھے شیلا کے لیے افسوس ہے-''

مورین نے نفی میں سر ہلایا- ''مجھے سمجھ لینا چاہیے تھا کہ وہ شیلا کو چارے کے طور پر استعمال کریں گے- سنو..... تمھارے خیال میں کہیں شیلا تو.....'' اس نے جملہ مکمل کیے بغیر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپالیا- ''آج ہم نے کچھ قیمتی لوگ گنوا دیے-''

وہ اس وقت ایک گارڈن کی دیوار کے ساتھ کھڑے تھے- برائن نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر مورین کو سہارا دے کر لے چلا- ذرا آگے پروٹسٹنٹ لوگوں کا علاقہ تھا- وہاں بہتر مکانات تھے- برائن اس علاقے کو بچپن سے جانتا تھا- یہاں اس کا لڑکپن گزرا تھا- ہمجولیوں کے ساتھ پتھر چلا کر کھڑکیاں توڑنا اور بھاگنا..... اور اب بھی وہ بھاگ ہی رہا تھا- ان گلیوں' ان آنگنوں سے گزر کر! پرانی یادیں متحرک ہوگئی تھیں-

وہ مغرب کی سمت چلتے رہے۔فوجی ان علاقوں کی تلاشی لے رہے تھے جن سے وہ گزر آئے تھے۔ وہ تھک گئے تو کوڑے کے ڈرموں کے پیچھے دبک گئے۔''آج ہم نے بہت لوگوں کی نیند خراب کردی۔'' برائن نے خوش دلی سے کہا۔

مورین نے غور سے اسے دیکھا۔اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔''تم محظوظ ہو رہے ہو؟''

''ہاں۔ جمود ٹوٹتا ہے تو خوشی ہوتی ہے۔فوجیوں کا بھی یہی حال ہوگا۔ یہ سب مردوں کے مشغلے ہیں۔''

مورین نے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی۔ سینے سے اٹھنے والا درد پھیل کر بازو تک آرہا تھا۔ کندھا تو جیسے سن ہوگیا تھا۔''میں نہیں سمجھتی کہ ہمارا بلفاسٹ سے نکلنے کا کوئی امکان ہے۔''

''تمام شکاری یہاں جنگل میں موجود ہیں۔ شکاریوں کا گاؤں خالی پڑا ہوگا۔''

''اس کا مطلب؟''

''ہم اس وقت پروٹسٹنٹ لوگوں کے علاقے کے قلب میں ہیں اور شانکل روڈ زیادہ دور نہیں ہے۔''

وہ جنوب کی طرف مڑے اور پانچ منٹ میں شانکل روڈ پہنچ گئے۔سڑک سنسان تھی۔ وہ ایک کارنر پر رکے۔ یہاں دھند نہیں تھی اور اسٹریٹ لائٹس بھی روشن تھیں۔ برائن نے جائزہ لیا۔ مورین کے سیاہ اوورکوٹ پر خون کا کوئی داغ نہیں تھا لیکن اس کا چہرہ بے رنگ ہو رہا تھا۔ برائن کے اپنے زخم سے بھی خون رسنا بند ہوگیا تھا۔

یہاں سے ہمیں بس مل جائے گی۔تھوڑی دیر میں۔ پھر ہم کسی اناج گودام میں سوئیں گے اور صبح ڈیری کا رخ کریں گے۔''

''وہ تو ٹھیک ہے برائن لیکن ہم اس چکر سے کب نکلیں گے۔'' مورین نے بس اسٹاپ کی سائن سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

برائن نے دھیمی روشنی میں اسے بہت غور سے دیکھا۔''آئی آر اے کا اصول مت بھولو۔ داخل ہونے کے ہزار راستے ہیں، باہر نکلنے کا ایک بھی نہیں۔ سمجھ رہی ہو نا؟''

مورین نے جواب نہیں دیا۔

''مشرق کی سمت سے سرخ رنگ کی ایک بس آتی دکھائی دی۔ برائن نے مورین کو خود سے قریب کرلیا۔ بس رکی تو اس نے مورین کو سہارا دے کر سوار کرایا اور ڈرائیور کو معذرت طلب مسکراہٹ سے نوازا۔''خاتون کچھ زیادہ ہی پی گئی ہے۔ہمیں کیڈی جانا ہے۔''

ڈرائیور بھاری بھرکم آدمی تھا۔ اس نے بے پروائی سے سر جھٹکا۔''تمھارے پاس کرفیو کارڈ ہے۔''

برائن نے بس کا جائزہ لیا۔ وہاں دس گیارہ مسافر تھے۔ان میں سے بیشتر پبلک سروس محکموں سے تعلق رکھتے تھے اور اس کا اندازہ تھا کہ بیشتر پروٹسٹنٹ ہیں لیکن ان میں پولیس والا بہرحال کوئی نہیں تھا۔''ہاں..... یہ رہا میرا کرفیو پاس۔'' اس نے اپنا والٹ ڈرائیور کے سامنے لہرایا۔

ڈرائیور نے ایک نظر پاس کو دیکھا پھر بس کا دروازہ بند کیا اور بس آگے بڑھا دی۔

برائن مورین کو سہارا دے کر بس کے عقبی حصے کی طرف لے گیا۔ چند مسافروں کی نگاہوں میں تجسس تھا اور چند انھیں ناپسندیدگی سے دیکھ رہے تھے۔لندن یا ڈبلن میں تو انھیں شرابی سمجھ کر نظرانداز کر دیا جاتا لیکن بلفاسٹ میں لوگوں کا سوچنے کا انداز مختلف تھا۔ برائن جانتا تھا کہ جلد ہی بس خالی ہو جائے گی۔

وہ دونوں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔''کچھ بہتر محسوس کر رہی ہو؟'' برائن نے سرگوشی میں مورین سے پوچھا۔

''ہاں ہاں، بہت بہتر۔ کیوں نہ دوبارہ یہی سب کچھ کریں۔''

''اوہ مورین.....''

ان سے آگے والی سیٹ پر بیٹھی بوڑھی عورت نے پلٹ کر مورین کو دیکھا۔''تم کیسی ہو ڈیئر؟ اب تو کچھ بہتر محسوس کر رہی ہو نا؟''

مورین نے اسے دیکھا لیکن جواب میں کچھ نہیں کہا۔ بلفاسٹ کے شہری کچھ بھی کر سکتے تھے..... قتل اور غداری سے لے کر مہربانی تک۔

بوڑھی عورت مسکرائی۔ اس کا پوپلا منہ دانتوں سے محروم تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ ''اسکوائر ہل اور میکوان ہل کے درمیان ایک چھوٹی سی وادی ہے جو فلش کہلاتی ہے۔ وہاں ایک گرجا ہے..... دائنٹ ہورن گرجا۔ فادر ڈونیلی تمہاری مدد کرے گا۔ وہ تمھیں رات گزارنے کے لیے جگہ دے گا۔''

برائن نے بوڑھی عورت کو سرد نگاہوں سے گھورا۔ ''تم نے یہ کیوں سوچا کہ ہم کسی ٹھکانے کی تلاش میں ہیں؟ بات یہ ہے خاتون کہ ہم گھر جا رہے ہیں۔''

بس رکی۔ بوڑھی عورت بغیر کچھ کہے کھڑی ہوئی اور آگے کی طرف چل دی۔ اس کے اترنے کے بعد بس دوبارہ چل دی۔

برائن اب بے چین ہو رہا تھا۔ اس نے مورین سے کہا۔ ''اگلے اسٹاپ پر اترنے کی ہمت ہے تم میں؟''

''میں اب اس بس پر ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتی۔'' مورین نے کہا۔ پھر پُرخیال لہجے میں بولی۔ ''وہ بوڑھی عورت.....''

برائن نے نفی میں سر ہلایا۔

''میرا خیال ہے، ہم اس پر اعتبار کر سکتے ہیں۔''

''میں کبھی کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔''

''یہ ہم کس طرح کے ملک میں رہ رہے ہیں۔''

برائن ہذیانی ہنسی ہنسنے لگا۔ ''کیسی احمقانہ بات کی ہے تم نے۔ ارے ہم لوگوں نے ہی تو اسے ایسا بنایا ہے۔''

مورین نے سر جھکا لیا۔ ''تم ٹھیک کہہ رہے ہو..... ہمیشہ کی طرح۔''

''اب تمھیں خود کو اس حیثیت میں قبول کر لینا چاہیے..... میری طرح۔'' برائن نے کہا۔

مورین نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ برائن منطق کے زور پر سیاہ کو سفید ثابت کر سکتا تھا۔ وہ نارمل آدمی تھا جبکہ وہ خود نارمل نہیں تھی۔ ''میں ذائٹ ہورن گرجا جاؤں گی۔'' وہ بولی۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے امید ہے کہ اناج گودام کے مقابلے میں وہ زیادہ آرام دہ ہوگا۔'' برائن نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''تمھیں طبی امداد کی بھی ضرورت ہے لیکن اگر وہاں کے پادری نے ہماری مخبری کر دی تو.....؟''

مورین نے کچھ نہیں کہا البتہ منہ پھیر لیا۔

برائن نے اسے کندھے سے تھام کر خود سے قریب کر لیا۔ ''میں تم سے محبت کرتا ہوں، جانتی ہو نا؟''

مورین نے نظریں جھکائیں اور اثبات میں سر ہلایا۔

کوئی آدھا میل آگے جا کر بس پھر رکی۔ برائن اور مورین دروازے کی طرف بڑھے ڈرائیور نے کہا۔ ''کلیڈی ابھی نہیں آیا ہے۔''

''کوئی بات نہیں۔'' برائن نے مورین کو اترنے میں مدد دی۔ پھر وہ خود بھی نیچے اتر گیا۔ اس نے مورین کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ ''یہ خبیث اگلے ہی اسٹاپ پر ہمارے بارے میں پولیس کو مطلع کر دے گا۔''

انھوں نے سڑک پار کی اور شمال کی سمت درختوں کے درمیان ایک کچی پگڈنڈی پر چلنے لگے۔ برائن نے گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر مشرقی افق کی طرف۔ ''صبح ہونے ہی والی ہے۔ ہمیں کسانوں کے جاگنے سے پہلے وہاں پہنچنا ہے۔''

مورین نے گہری سانس لی۔ ہلکی ہلکی پھوار اب بھی پڑ رہی تھی۔ بلفاسٹ کی بدصورتی اور آلودگی پیچھے..... بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ شاید اس وجہ سے بھی وہ خود کو پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔ بلفاسٹ اس سرسبز ملک پر راکھ کے ایک بڑے اور بدنما دھبے کی طرح تھا۔ کبھی کبھی تو اس کے دل سے دعا نکلتی تھی کہ دھند اس شہر کو ایسے نگلے کہ کبھی ابھرنے ہی نہ دے۔

وہ سرسبز کھیتوں اور چراگاہوں کے پاس سے گزرے۔ پرندوں کے چہچہے شروع ہو گئے تھے۔

''میں اب بلفاسٹ واپس نہیں جاؤں گی۔''

برائن نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے چھوا۔ اسے یقیناً بخار ہو رہا تھا۔ ''میں سمجھتا ہوں۔ ایک دو ہفتے دیکھو کہ کیسا لگتا ہے۔''

''میں جنوب میں رہنا چاہتی ہوں..... کسی گاؤں میں۔''

''گڈ! ویری گڈ! اور یہ بتاؤ، تم وہاں کرو گی کیا؟ مویشی پالو گی..... یا زرعی زمین خریدو گی؟''

''تمھیں ساحل سمندر پر وہ کاٹیج یاد ہے؟ تم کہتے تھے کہ کبھی ہم وہاں جا کر رہیں گے اور پرسکون زندگی گزاریں گے۔''

''ہاں..... کبھی تو ایسا ہوگا۔''

''تو سنو! میں ڈبلن چلی جاؤں گی اور وہاں کوئی ملازمت تلاش کروں گی۔''

''ٹھیک ہے۔ ڈبلن میں اچھی ملازمتوں کی کمی نہیں..... خاص طور پر ویٹریس کی۔ ایک سال

بعد وہ تمھیں کھڑکی کے ساتھ والی میزوں پر لگا دیں گے جہاں امریکی سیاح بیٹھتے ہیں- یوں تمھیں دھوپ اور تازہ ہوا بھی ملتی رہے گی-''

چند لمحے خاموشی رہی پھر مورین نے کہا- ''تو کیوں نہ کلین.....''

''نہیں..... تم اپنے گاؤں کبھی واپس نہیں جاسکتیں- تم جانتی ہو یہ بات-''

''تو امریکا چلے چلتے ہیں.....''

''نہیں.....'' اس کے اپنے لہجے کی تیزی نے خود اسے بھی حیران کر دیا- ''نہیں، جو کچھ وہ سب کرتے ہیں، میں وہ نہیں کروں گا-'' اسے اپنے گھر کے لوگ، اپنے دوست یاد آئے جو امریکا چلے گئے تھے- اور جو امریکا نہیں گئے تھے، انھوں نے کینیڈا اور آسٹریلیا کا رخ کیا تھا- اس کے لیے تو وہ بھی اس کے ماں باپ کی طرح بچھڑ گئے تھے..... ماں باپ جنھیں اس نے دفنا دیا تھا- آئرلینڈ کا یہ المیہ عام تھا..... ترکِ وطن کے سبب سے بچھڑنے کا المیہ- ماں باپ بچوں سے، بیوی شوہر سے، دوست دوستوں سے اور حبیب محبوب سے بچھڑ گئے تھے-'' یہ میرا وطن ہے-'' اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے تند لہجے میں کہا- ''میں اسے چھوڑ کر مزدوری کرنے کے لیے امریکا کبھی نہیں جاؤں گا-''

''تو میں اکیلی چلی جاؤں گی-'' مورین نے سر ہلاتے ہوئے کہا-

''ہاں..... یہ ممکن ہے-''

وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے خاموشی سے چلتے رہے- دونوں کو احساس تھا کہ اس رات انھوں نے صرف اپنا اپنا خون ہی نہیں گنوایا، کچھ اور بھی کھو دیا ہے-

☆☆☆

اب وہ پگڈنڈی درختوں سے محروم تھی اور دو پہاڑیوں کے درمیان ایک تنگ وادی میں داخل ہو رہی تھی- دور انھیں وہ گرجا نظر آ رہا تھا- دھند اور چاندنی میں لپٹی ہوئی سفید سنگی عمارت پراسرار لگ رہی تھی-

وہ بہت محتاط انداز میں گرجا کی طرف بڑھتے رہے- گرجا سے ملحق ایک چھوٹا سا قبرستان تھا- اس کی چوحدی سرسبز جھاڑیوں کی تھی- برائن، مورین کا ہاتھ تھام کر اسے قبرستان میں لے گیا-

قبرستان میں بے ترتیبی تھی- قبروں کے درمیان جنگلی گھاس اور جھاڑیاں اگ گئی تھیں- وہاں

وائٹ ہورن کے بے شمار پودے تھے- انھی کی وجہ سے اس گرجا کا نام وائٹ ہورن پڑا تھا- وہ تنگ راستے پر چلتے دروازے کی طرف بڑھے- برائن نے دروازہ دھکیلا اور وہ صحن میں داخل ہوئے-

''تم اس بنچ پر بیٹھو- میں راہبوں کی اقامت گاہ تلاش کرتا ہوں-''

مورین بنچ پر بیٹھ گئی- چند ہی لمحوں میں اس کا سر اپنے سینے پر جا ٹکا- پھر اس کی آنکھ کھلی تو برائن اس کے سامنے کھڑا تھا- اس کے ساتھ ایک پادری بھی تھا- ''مورین! یہ فادر ڈونیلی ہیں-''

مورین نے غور سے فادر کو دیکھا- وہ بوڑھا اور دبلا پتلا تھا- اس کے چہرے پر زردی تھی-

''ہیلو فادر!'' وہ بولی-

فادر نے اس کا ہاتھ تھام لیا جیسے وہ کوئی گڈریا ہو اور مورین اس کی بھیڑ ہو- ''میرے ساتھ آؤ- میرا ہاتھ تھامے رہو-'' اس نے کہا-

وہ تینوں ایک محرابی دروازے کی طرف بڑھنے لگے- وہ اس کثیر الاضلاع عمارت کے ایک روایتی قسم کے چیپٹر ہاؤس میں داخل ہوئے- یہ وہ کمرا تھا جس میں راہبوں کی میٹنگ ہوتی ہے- مورین کو لگا کہ وہاں بہت سے راہب ہوں گے- لیکن کمرا بالکل خالی تھا- میز پر ایک روشن لیمپ رکھا تھا-

فادر ڈونیلی کمرے میں پہنچ کر رکا اور پھر ایک دم سے پلٹا- ''یہاں ایک شفا خانہ بھی ہے- لیکن میرے خیال میں تم لوگوں کو چھپانا ضروری ہے- پولیس والے اور فوجی تمھاری تلاش میں ضرور آئیں گے-''

برائن نے کوئی تبصرہ نہیں کیا-

تم مجھ پر بھروسا کر سکتے ہو- فادر نے کہا-

برائن کسی پر بھروسا کرنے کا قائل نہیں تھا لیکن ایک تو کوئی چارہ نہیں تھا، دوسرے سابقہ ایک پادری سے پڑا تھا اور کسی پادری سے جھوٹ اور فریب کی توقع نہیں رکھی جاتی- ''کہاں چھپائیں گے؟'' اس نے فادر سے پوچھا- ''اس لیے کہ میرے خیال میں وقت کم ہے-''

فادر انھیں ایک راہداری میں لے گیا- راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا- فادر نے اس دروازے کو کھولا- وہاں ایک شمع روشن تھی- وہ گرجا کے اندر کا چھوٹا چرچ تھا-

فادر ڈونیلی نے ایک طاق میں رکھی شمع جلائی پھر شمع دان اٹھاتے ہوئے برائن سے کہا۔
''میرے ساتھ قربان گاہ پر چلو..... ذرا احتیاط سے۔''

برائن نے بڑھ کر مورین کو سہارا دیا اور قربان گاہ کی طرف لے چلا۔ فادر چابیوں کا گچھا ٹٹول رہا تھا۔ پھر قربان گاہ کی عقبی دیوار کے آرائشی پردے کے پیچھے اوجھل ہو گیا۔

برائن نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں ہر طرف گہری خاموشی تھی اور بہ ظاہر کہیں خطرے کی کوئی علامت نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہاں نہ لوبان کی خوشبو تھی نہ موم کی چراند۔ وہاں تازہ ہوا کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ فادر نے اسے بتایا تھا کہ اب یہ گرجا متروک ہے۔

''آؤ میرے ساتھ۔'' فادر نے قربان گاہ کے عقب میں لوہے کے ایک دروازے کو کھولتے ہوئے کہا۔ ''تمھیں یہاں چھپنا ہے۔''

فادر نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ دونوں اپنی جگہ کھڑے تھے۔ جیسے دروازے کی طرف بڑھنے کا ان کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ ''یہ تہ خانہ ہے۔'' اس نے وضاحت کی۔

''بتانے کی ضرورت نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ صدر چبوترے کے نیچے تہ خانہ ہوتا ہے۔'' برائن نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تلاشی لینے والے سب سے پہلے یہیں دیکھتے ہیں مگر تم چلے آؤ۔'' فادر ڈونیلی نے کہا۔

برائن نے جھانک کر تنگی زینے کو دیکھا۔ وہاں گہرے رنگ کے شیشے میں موم بتی جھلملا رہی تھی۔ وہ شاید ہر وقت جلتی رہتی ہوگی۔ ''یہ کیا بات ہے کہ آج رات سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا کہ یہ گرجا اتنا محفوظ ہے؟'' اس نے معترضانہ لہجے میں کہا۔

''اس لیے کہ اس سے پہلے تمھیں اس کی ضروت نہیں پڑی تھی۔'' فادر نے پر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

یہ پادریوں کا اسٹائل ہوتا ہے بات کرنے کا..... برائن نے سوچا۔ وہ مورین کی طرف مڑا جو زینے کا جائزہ لے رہی تھی۔ انداز سے لگتا تھا کہ اس کی چھٹی حس بھی اسے تہ خانے میں اترنے سے روک رہی ہے لیکن دوسری طرف اس کی حالت دیکھ کر ہی فادر اصرار کر رہا تھا۔

بالآخر مورین آگے بڑھی اور اس نے سیڑھیوں پر قدم رکھ دیا۔ برائن نے ایک نظر فادر کو دیکھا اور پھر مورین کے پیچھے تہ خانے میں اترنے لگا۔

نیچے گرجا کے سابق متولیوں کے مقبرے تھے۔ فادر ڈونیلی انھیں قبروں کے پاس سے گزار کر آگے لے گیا پھر اس نے ایک مقبرے کے کانسی کے بھاری دروازے کو کھولا۔ دروازے پر بس کاہل کا نام لکھا تھا۔ فادر مقبرے میں داخل ہو گیا۔

مقبرے میں کنکریٹ کا بنا ہوا ایک چکور پایہ تھا جس پر لکڑی کا ایک تابوت رکھا تھا۔

فادر ڈونیلی نے شمع دان برائن کو تھمایا اور آگے بڑھ کر تابوت کا ڈھکن اٹھایا۔ اندر کپڑے میں لپٹا ایک ڈھیر تھا۔ ''اس میں گھاس پھوس اور لکڑی کھپچیاں ہیں۔'' اس نے وضاحت کی پھر اس نے جھک کر کہیں پوشیدہ ایک کھٹکا دبا دیا۔ اس کے نتیجے میں تابوت کا نچلا حصہ دو پٹوں کی صورت نیچے کی طرف کھلا۔ کپڑے میں لپٹا ہوا ڈھیر اپنی جگہ رکھا رہا۔ ''یہ ڈرامائی لگتا ہے نا۔'' فادر نے کہا۔ ''لیکن جب یہ بنایا گیا تھا تو اس عہد میں اس کی ضرورت تھی۔ چلو نیچے اترو۔ یہاں زینہ بھی ہے۔ نظر آ رہا ہے نا۔ نیچے اور شمعیں بھی ہیں۔ اس شمع سے انھیں روشن کر لینا۔''

برائن نے چبوترے کی دیوار پر بیٹھ کر پاؤں لٹکائے اور انھیں جھلانے لگا۔ بالاخر اس کا پاؤں اوپری سیڑھی پر ٹک گیا۔ اس اندھیرے خلا میں سیلن کی بو رچی ہوئی تھی۔ اس نے فادر ڈونیلی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''ڈرو مت۔ یہ جہنم کا دروازہ ہے بیٹے۔ نیچے تمھیں دوست ہی ملیں گے۔'' فادر نے کہا۔

برائن نے اس مذاق پر مسکرانے کی کوشش کی لیکن درحقیقت اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔ ''میرا خیال ہے، ہمیں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔''

''ہاں، لیکن اس کی اتنی جلدی کیا ہے۔ مجھے واپس جانا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ آئیں تو میں طعام گاہ میں ناشتا کر رہا ہوں۔''

برائن زینے سے اترنے لگا۔ فادر نے سہارا دے کر مورین کو پہلی سیڑھی پر کھڑا کیا۔ برائن شمع دان اونچا کر کے اسے روشن دکھا رہا تھا۔ پھر برائن ایک کھلے حصے میں داخل ہوا۔ وہاں جا بہ جا قندیلیں تھیں۔ وہ انھیں روشن کرتا آگے بڑھنے لگا۔

اب وہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ کافی کشادہ کمرا تھا۔ وہاں خنکی تھی اور وہ اپنی سانس کو بھی دیکھ سکتا تھا۔ اس نے کمرے کا جائزہ لیا اور بولا۔ ''کچھ عجیب سی، پراسراری جگہ ہے یہ.....''

مورین کو ایک اسٹول پر رکھا سرمئی رنگ کا کمبل نظر آیا- وہ اس نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیا- ''تو برائن' تم یہاں کیا توقع کر رہے تھے..... یہ کہ کوئی گیم روم ملے گا؟'' اس نے ذرا تیز لہجے میں کہا-

''واہ..... گویا تم پہلے سے بہتر محسوس کر رہی ہو-''

''جی نہیں- میرا بہت برا حال ہے-''

برائن ٹہل کر کمرے کا جائزہ لے رہا تھا- وہ شش پہلو کمرا تھا- ایک دیوار پر ایک بڑی صلیب نصب تھی- صلیب کے نیچے چوبی اسٹینڈ پر ایک چھوٹا سا چیسٹ رکھا تھا- اس نے چیسٹ کے گرد سے الٹے ڈھکنے پر ہاتھ رکھا لیکن اس کو اٹھایا نہیں- پھر اس نے پلٹ کر مورین کو دیکھا- ''تمھیں اس پر اعتبار ہے؟'' اس نے پوچھا-

''وہ ایک پادری ہے-''

''پادری بھی انسان ہی ہوتے ہیں-''

''اس سے کون انکار کر سکتا ہے-''

''چلو..... دیکھیں گے-'' یہ کہتے کہتے برائن کو بے پناہ تھکن کا احساس ہوا اس تھکن سے وہ اب تک لڑتا رہا تھا- وہ وہیں فرش پر بیٹھ گیا- چیسٹ کے برابر والی دیوار سے اس نے ٹیک لگالی تھی- وہ اس طرح بیٹھا تھا کہ سنگی زینہ اس کے سامنے تھا- ''کیا پتا' اب آنکھ کھلے تو ہم لانگ کیش جیل میں ہوں.....''

''میں مانتی ہوں- یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے- اچھا اب سو جاؤ-''

برائن کو نیند آ گئی- مگر وہ ہذیانی نیند تھی..... تسلسل اور لذت سے محروم نیند! بار بار وہ آنکھ کھول کر مورین کو دیکھتا جو کمبل میں لپٹی' اس کے قریب ہی فرش پر سمٹی ہوئی لیٹی تھی-

پھر اس کی آنکھ کھلی تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا- تابوت کے پیندے میں کھلنے والا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس سے روشنی تہ خانے میں آ رہی تھی-

چند لمحے بعد اسے فادر ڈونیلی زینے سے اترتا نظر آیا- اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جسے اس نے سر سے اوپر اٹھا رکھا تھا- ''وہ تمھیں ڈھونڈتے ہوئے آئے تھے مگر اب جا چکے ہیں-'' فادر نے کہا-

''برائن نے آگے بڑھ کر اس سے ٹرے لے لی- فادر نے تابوت کا ڈھکنا بند کیا اور نیچے اتر آیا- برائن نے ٹرے کو لکڑی کی چھوٹی میز پر رکھ دیا تھا-

فادر نے کمرے کا جائزہ لیا- انداز ایسا تھا جیسے کوئی میزبان مہمانوں کا معائنہ کرتا ہے- اس نے مورین کو دیکھا جو کمبل میں لپٹی بے سدھ سو رہی تھی- پھر وہ برائن کی طرف مڑا- ''تم نے چھکا لگایا ہے- میں تمھارے حوصلے کو داد دیتا ہوں-''

برائن نے جواب میں کچھ نہیں کہا-

''بہر حال' انھیں میکوان ہل کے فارم تک تمھارا سراغ ملا تھا- اسی لیے وہ ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آ گئے- یہ میکوان ہل کے فارم والے اسکاٹش ہیں- کراموِیل کی فوج کے ساتھ یہاں آئے تھے- برطانویوں کے وفادار ہیں اس لیے مخبری کو اپنا فرض سمجھتے ہیں- دو تین صدیاں یہاں اور گزار لیں تو اس ملک کو اپنی جاگیر ہی سمجھنے لگیں گے- خیر چھوڑو' یہ بتاؤ خاتون کا کیا حال ہے؟''

برائن' مورین کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا- ''سو رہی ہے-'' اس نے کہا اور مورین کی پیشانی کو چھوا- ''بخار تیز ہے-''

''چائے اور ٹوسٹ کے ساتھ پنسلین کی ٹکیاں اور آرمی کی فرسٹ ایڈ کٹ بھی لایا ہوں-'' اس نے جیب سے ایک چھوٹی بوتل نکالی-

برائن نے بوتل لی اور اسے کھول کر ایک طویل گھونٹ لیا- ''اس کی تو مجھے ضرورت تھی-''

فادر ڈونیلی نے دو اسٹول کھینچ کر میز کے ساتھ لگا دیے- ''خاتون کو سونے دو- چائے پر میں تمھارا ساتھ دوں گا-'' اس نے ایک اسٹول پر بیٹھتے ہوئے کہا-

برائن اس کے ساتھ جا بیٹھا- فادر بڑے انہماک سے ٹوسٹ پر مکھن لگا رہا تھا- ''یہاں کون لوگ آئے تھے؟'' اس نے فادر سے پوچھا-

''برطانوی فوجی اور رائل کانسٹیبلری والے- کانسٹیبلری والے تو تلاشی لینے پر مصر تھے مگر فوجیوں نے انھیں روک دیا- ایک میجر مارٹن تھا- تم تو جانتے ہونا- وہ بڑا بدنام آدمی ہے- بہر حال ان سبھوں نے اپنے اپنے کردار بخوبی نبھائے-''

''مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر مگر اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے بہت لوگوں کی نیند خراب کی-''

''ایک بات بتاؤں بیٹے- اس جنگ میں شریک سب لوگ ایک دوسرے کو سراہتے ہیں- کارروائی کے بعد کے ہیجان سے سب لطف اندوز ہوتے ہیں-''

برائن نے فادر کو غور سے دیکھا- اس نے گرم چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا- ''اب ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں-''

''ابھی تمھیں انتظار کرنا ہوگا..... کم از کم دو دن- ابھی تو وہ جھاڑیوں میں چھپے دوربین لگائے بیٹھے ہوں گے اور تمھیں رات کے وقت نکلنا ہوگا-''

''ہمارے کام میں لوگ رات کے وقت ہی سفر کرتے ہیں-''

فادر ہنسنے لگا- ''تم مزے کی باتیں کرتے ہو مسٹر.....؟''

''کوچران-''

''نہیں بتانا چاہتے تو کوئی بات نہیں- اچھا..... یہ بتاؤ' یہ سلسلہ کب ختم ہوگا؟''

''برطانوی فوجوں کے انخلا کے بعد اور شمال کے چھ کاؤنٹیوں کے جنوب کی ۲۶ کاؤنٹیوں سے انضمام کے بعد-''

فادر نے اپنی پیالی میز پر رکھ دی- ''یہ سچ نہیں ہے بیٹے! آئی آر اے کی چھپی ہوئی مذموم خواہش میں جانتا ہوں- وہ کتنی ہی امن وسکون کی بات کریں لیکن تمام پروٹسٹنٹس کو برطانیہ واپس بھیجے بغیر انھیں سکون نہیں آئے گا-''

''یہ تو آپ خلافِ واقعہ بات کر رہے ہیں-'' برائن نے احتجاج کیا-

فادر نے کندھے جھٹک دیے- ''ذاتی طور پر مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں- میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنا دل ٹٹولو.....''

برائن میز پر آگے کی طرف جھک گیا- ''آپ اس میں کیوں شامل ہیں فادر! کیتھولک فرقے کے کسی پادری نے برطانیہ کے خلاف آئرش بغاوت کا کبھی ساتھ نہیں دیا تو آپ نے یہ خطرہ کیوں مول لیا؟''

فادر اپنی پیالی میں دیکھنے لگا جیسے برائن کے سوال کا جواب وہاں موجود ہو- پھر اس نے سر اٹھا کر برائن کو دیکھا- ''میں تمھارے کاز کی خاطر اس میں ملوث ہوا ہوں- مجھے تمھاری پالیسی سے کوئی دلچسپی ہے نہ چرچ کی پالیسی سے- یہاں میرا کام تو بس پناہ فراہم کرنا ہے..... یہ چرچ دیوانگی سے بھری اس دنیا میں ضرورت مندوں کے لیے ایک جنت ہے اور بس-''

''ہر ایک کے لیے؟ مجھ جیسے قاتل کے لیے بھی؟ برطانوی فوجیوں کے لیے بھی؟ پروٹسٹنٹس

کے لیے بھی؟''

''ہاں..... ہر اس شخص کے لیے جو مدد طلب کرے-'' فادر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا- ''یہ کبھی اس گرجا کے پچاس راہبوں کا راہنما اصول تھا- اب صرف میں رہ گیا ہوں مگر اصول اب بھی نہیں بدلا ہے-'' اس نے برائن فلائن کو بہت غور سے دیکھا- ''اس گرجا کا مستقبل بہت محدود ہے مسٹر کوچران! لیکن اس کا ماضی بے حد درخشاں تھا-''

''یہ بات مجھ پر اور آپ پر بھی صادق آتی ہے فادر- لیکن مجھے امید ہے کہ ہمارے وطن پر اس کا اطلاق کبھی نہیں ہوگا-''

پادری نے شاید اس کی بات نہیں سنی- وہ اپنی کہتا رہا- ''یہ کمرا کبھی پریشان حالوں کی پناہ گاہ ہوا کرتا تھا..... شش ضلعی کمرا جہاں چھ راستے آ کر ملتے ہیں- تمھیں معلوم ہے کہ روایتی طور پر چیٹر ہاؤس شش ضلعی ہوتے ہیں- ہم جس چیٹر ہاؤس سے گزر کر یہاں آئے ہیں وہ انھی بنیادوں پر قائم کیا گیا تھا- یہاں کسی مفرور کو یا کسی قیدی کو سردی اور تاریکی سے بچانے کے لیے لازمی طور پر پناہ دی جاتی ہے- یہ روایت بھی ہے اور بادشاہ کا قانون بھی- قدیم دور کے کیلٹی اتنے وحشی نہیں تھے جتنا کہ انھیں سمجھا جاتا ہے- اب تم سمجھے کہ تم درست مقام پر چلے آئے ہو-''

''اور آپ نے ذاتی طور پر مسیحی مخیر پن میں بدھ ازم کا بگھار لگانے کی ذمے داری قبول کر لی ہے-''

فادر مسکرایا- ''آئرش مسیحیت ابتدا ہی سے ایسی ہے- مسیحیت اور بدھ ازم کا امتزاج! پیٹرک کے بعد ابتدائی کرسچنوں نے چرچ بطور خاص مقدس مقامات پر تعمیر کیے- یہ گرجا اس کی ایک مثال ہے- پہلی بار ابتدائی دور کے کرسچنوں نے یہاں موجود چرچ کو جلایا اور اس کے ملبے پر یہ گرجا تعمیر کیا- یہاں تمھیں بنیادوں میں اسی آتش زنی کے آثار ملیں گے پھر وائی کنگز نے اصل خانقاہ کو تباہ کیا- اس کے بعد یہاں جو گرجا تعمیر ہوا- اسے کرامویل کے دور میں برطانوی فوجوں نے تباہ کیا- یہ یہاں تعمیر ہونے والا آخری گرجا ہے- آئرلینڈ کی بہترین زمینوں پر پروٹسٹنٹ قابض ہو گئے- لیکن کیتھولک فرقے نے عبادت گاہوں کے بہترین مقامات دبائے رکھے-''

''اور آپ اس سے زیادہ کیا چاہتے ہیں-'' برائن نے تلخ لہجے میں کہا-

پادری خاصی دیر تک اسے بغور دیکھتا رہا پھر نرم لہجے میں بولا- ''بہتر ہے کہ چائے ٹھنڈی ہو

جانے سے پہلے خاتون کو جگا دو۔“

برائن اٹھ کر اس کی طرف گیا جہاں مورین سو رہی تھی۔ اس نے جھک کر نرمی سے اسے ہلایا۔

”اٹھو..... چائے پی لو۔“

مورین نے آنکھیں کھول دیں۔

”لو..... میرا ہاتھ تھام کر اٹھو۔“ اس نے سہارا دے کر اسے اٹھایا اور اسٹول پر بٹھا دیا۔

”اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟“

مورین نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”خاصا بہتر۔“

برائن نے اس کے لیے پیالی میں چائے انڈیلی پھر پنسلین کی ایک ٹکیہ نکال کر اسے دی۔ ”یہ لے لو۔“

مورین نے چائے کی مدد سے ٹکیہ حلق میں اتار لی۔ ”انگریز آئے تھے یہاں؟“

فادر نے اس کی پیشانی کو چھو کر دیکھا۔ ”آئے اور چلے بھی گئے۔ چند روز بعد تم بھی جا سکو گی۔“

مورین نے فادر کو غور سے دیکھا۔ وہ ان کی حقیقت جاننے کے باوجود ان کی مدد کر رہا تھا۔ مورین کو اپنا آپ برا لگنے لگا۔ آئی آر اے میں شامل ہونے کے بعد جب بھی وہ تنظیم کے باہر کے لوگوں سے ملتی تھی تو اسے فخر کی بجائے شرمندگی ہوتی تھی۔ حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہیے تھا۔ ”آپ ہماری مدد کریں گے؟“ اس نے فادر سے پوچھا۔

”میں تمہاری مدد کر رہا ہوں۔ تم چائے پیو.....“

”میرا مطلب ہے، ہمیں اس خرابی سے نکالنے میں.....؟“

فادر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”ہاں..... کر سکتا ہوں، بشرطیکہ تم چاہو۔ یہ کچھ ایسا مشکل بھی نہیں ہے۔“

برائن نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ ”فادر! ہمیں روحانی فیض ہمارے وقت میں نہیں، اپنے وقت میں پہنچانا۔ اس وقت تو مجھے نیند آ رہی ہے۔ جو کچھ آپ نے ہمارے لیے کیا، اس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔“

”شکریے کی کوئی بات نہیں۔“

”ہو سکے تو ہم پر ایک مہربانی اور کر دیں۔ میں آپ کو ایک فون نمبر دیتا ہوں۔ اس پر کال کر دیں۔ ریسیو کرنے والے کو بتا دیں کہ اس وقت ہم کہاں ہیں۔ اس سے کہیے گا برائن اور مورین کو مدد کی ضرورت ہے اور جو جواب ملے، وہ مجھے بتا دیجئے گا۔“

”ٹھیک ہے میں۔ احتیاطاً یہاں سے فون کرنے کی بجائے گاؤں جا کر فون کروں گا۔“ فادر نے کہا۔ ”کون جانے، یہاں کا فون ٹیپ کیا جا رہا ہو۔“

فادر نے اس سے فون نمبر لیا اور اوپر کی طرف چل دیا۔

برائن نے شراب کی بوتل اٹھائی اور مورین کی پیالی میں انڈیلی۔ مورین نے نفی میں سر ہلایا۔

”پنسلین کے ساتھ یہ مناسب نہیں ہے برائن!“

برائن نے غور سے اسے دیکھا۔ ”ہمارے درمیان اتفاقِ رائے کا فقدان ہوتا جا رہا ہے؟“

”اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔“

”اچھا..... اب اپنا زخم دکھاؤ۔“

مورین آہستہ سے اٹھی۔ اس نے سوئیٹر اتار کر اسٹول پر رکھ دیا پھر اس نے بلاؤز اٹھایا۔ اس کے چہرے سے شدید تکلیف ہویدا تھی۔ برائن شمع دان لے آیا اور قریب سے زخم کا جائزہ لینے لگا۔ گولی صرف ایک انچ دائیں جانب اور ہوتی تو مورین مر چکی ہوتی۔ ”گولی صرف چھلتی ہوئی لگی ہے۔“ اس نے کہا۔

”جانتی ہوں۔“

”اہم بات یہ ہے کہ ڈاکٹر کو دکھانا ضروری نہیں ہے۔“

کپڑے اتارنے کی وجہ سے خون پھر جاری ہو گیا تھا اور برائن کو اندازہ تھا کہ ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔ اس نے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر مرہم پٹی کا سامان نکالا۔ ”تمہیں تکلیف اچھی خاصی ہو گی۔ تم لیٹ جاؤ اور خود کو کمبل میں لپیٹ لو۔“

مورین لیٹ گئی۔ وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ سردی کے ساتھ بخار چڑھ رہا تھا اور اس کا پہلو بری طرح دکھ رہا تھا۔ اس کے علاوہ پیاس سے اس کا گلا خشک ہو رہا تھا۔ متلی کا احساس الگ تھا۔ ”ہم جانوروں کی طرح جی رہے ہیں برائن! زخم لگا تو اسے چاٹ کر ٹھیک کر لیا۔ ہم

انسانوں سے انسانیت سے پوری طرح کٹ چکے ہیں۔ اور ہم.....''

''خدا کی پناہ..... تم دوسرے درجے کے عام لوگوں کی طرح بول رہی ہو مورین! بہتر ہوگا کہ چرچ آف انگلینڈ سے رجوع کرو۔ یوں تمھیں خدا بھی مل جائے گا اور عزت بھی۔ پھر تم معزز خواتین کے ساتھ بیٹھ کر چائے بھی پی سکوگی اور آئی آر اے کو اس کی تازہ ترین کارروائی پر مطعون بھی کر سکوگی۔''

مورین نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنسو بہتے ہوئے اس کے رخساروں پر ڈھلک آئے۔

برائن نے دیکھا کہ وہ سو گئی ہے تو اس نے اس کی پیالی والی شراب حلق سے اتار لی۔ پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ دیواروں کے قریب سے دیکھنے پر فادر کی تصدیق ہو گئی۔ دیواروں پر جلنے کے نشانات واضح تھے۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ چرچ کتنی بار جلا ہوگا۔ اور ایسی کون سی بات ہے کہ یہ مقام دونوں فریقوں کے لیے مقدس اور متبرک ہے۔ یہاں زمین کے زینے میں کون سی روحیں رہتی ہیں۔

ذرا دیر بعد اس نے شمع دان اٹھایا اور چیسٹ کی طرف گیا۔ چند لمحے وہ اس کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے کھول لیا۔

اندر چونے کے پتھروں کے کچھ ٹکڑے تھے جن پر کیلٹی عبارات تحریر تھیں۔ اس کے علاوہ چند دھاتی ٹکڑے تھے..... لوہے اور کانسی کے جن کی کوئی واضح شکل نہیں تھی۔ اس نے انھیں اِدھر اُدھر کیا تو بیضوی ساخت کی ایک انگوٹھی نظر آئی۔ اس پر سبز رنگ غالب نظر آ رہا تھا اس نے انگوٹھی کو درمیانی انگلی میں ڈال لیا۔ وہ قدرے ڈھیلی تھی۔ لیکن ایسی بھی نہیں کہ انگلی سے آسانی سے نکل جائے۔ اس نے مٹھی بند کی اور انگوٹھی کا جائزہ لینے لگا۔ زنگار کے نیچے انگوٹھی پر واضح طور پر ایک باریش شخص کی ابھری ہوئی شبیہہ اور اس کے گرد کندہ کیلٹی حروف نظر آ رہے تھے۔

اس نے انگوٹھی کو اپنے کوٹ پر رگڑ رگڑ کر زنگار کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ چہرہ اور واضح ہو گیا..... اور وہ بڑا بارعب چہرا تھا۔ اچانک برائن کو چکر سا آیا۔ اس کی ٹانگیں بے جان ہو کر خمیدہ ہوئیں۔ اسے یہ احساس ہوا کہ وہ فرش پر گرا ہے لیکن اس کے بعد اسے ہوش نہیں رہا۔

☆☆☆

برائن فلائن کی آنکھ کھلی تو ایک باریش چہرہ اس پر جھکا ہوا تھا۔

''دوپہر ہو گئی۔'' فادر ڈونیلی نے کہا۔ ''میں تمھارے لیے کھانے کو کچھ لایا ہوں۔''

برائن نے دیکھا کہ فادر اس کی انگلی میں موجود انگوٹھی کو گھور رہا ہے۔ وہ اٹھا اور اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ مورین میز پر بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا جس سے بھاپ اٹھ رہی تھی اور وہ کھا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ پادری وہاں خاصی دیر سے موجود تھا۔

وہ گیا اور مورین کے سامنے بیٹھ گیا۔ ''اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟''

''بہت بہتر۔''

فادر ڈونیلی نے بھی اسٹول گھسیٹا اور وہیں بیٹھ گیا۔ ''میں بھی تمھارے ساتھ شامل ہو جاؤں تو تمھیں اعتراض تو نہیں ہوگا۔''

''یہ میز بھی آپ کی ہے اور کھانا بھی آپ ہی کا ہے۔'' برائن نے کہا۔

فادر مسکرایا۔ ''اصل میں اکیلے کھانا کبھی اچھا نہیں لگتا۔ مجبوری ہو تو اور بات ہے۔''

''تو وہ یہاں کسی راہب کو کیوں نہیں بھیج دیتے۔'' برائن نے چمچے سے شوربا لیتے ہوئے کہا۔

''ایک برادر ہے یہاں دیکھ بھال کے لیے مگر ان دنوں وہ چھٹی پر گیا ہوا ہے۔'' فادر نے کہا پھر آگے کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔ ''تو تم وہائٹ ہورن گرجا کے خزانے تک جا پہنچے؟''

''سوری..... ترغیب ایسی تھی کہ میں خود کو روک نہیں سکا۔''

''کوئی حرج نہیں۔''

مورین نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ ''آپ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟''

برائن نے انگوٹھی اتار کر اس کی طرف بڑھائی پھر اس نے اسے چیسٹ کے بارے میں بتایا۔

مورین نے چند لمحے انگوٹھی کا معائنہ کیا اور پھر فادر ڈونیلی کی طرف بڑھا دی۔ ''غیر معمولی انگوٹھی ہے یہ۔''

فادر اسے گھما پھرا کر دیکھتا رہا۔ ''کم از کم سائز کے اعتبار سے تو غیر معمولی ہی ہے۔''

''یہ آئی کہاں سے؟'' برائن نے فادر سے پوچھا۔

''پچھلے ایبٹ کا کہنا تھا کہ یہ شروع ہی سے باکس میں موجود تھی۔ شاید کسی موقع پر گرجا کی تعمیر نو کے دوران یہ کسی کو ملی ہوگی..... کھدائی کے دوران۔''

برائن انگوٹھی کو گھور رہا تھا۔ ''قبل از مسیح کی ہے؟''

"ہاں..... شاید بے دینی کے دور کی ہے۔ اس سے ایک رومینٹک اسٹوری وابستہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک جنگجو بادشاہ کی ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ یہ فیبیان کی انگوٹھی ہے اب اس کے مردانہ ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں۔ اور اس کا مالک یقیناً قوی الجثہ رہا ہوگا۔"

برائن نے اثبات میں سر ہلایا۔ "لیکن یہ میک کومیل یا ڈرموٹ کی کیوں نہیں ہو سکتی۔"

"کیوں نہیں۔ بالکل ہو سکتی ہے۔" فادر نے کہا پھر وہ آگے کی طرف جھک آیا۔ "فن میک کوئیسل کا بیٹا اوائسن جب ابدی جوانی کی سرزمین سے لوٹ کر آئرلینڈ آیا اور وہاں عیسائیت کا غلبہ دیکھا تو وہ بہت الجھا اور اداس بھی ہوا۔ اس کو عیسائیت کا مرتب معاشرہ قبول نہیں تھا۔ وہ وہی پرانے زمانے کا جنگل کا قانون نافذ دیکھنا چاہتا تھا۔ میں سوچتا ہوں اب وہ یا اس کا باپ فن میک کومیل آئرلینڈ آئیں تو عیسائیت کی یہ رزم آرائی دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور انھیں ہمارے ابتدائی عہد کے بے دین لوگوں کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔"

"آپ کا اشارہ میری طرف ہے؟" برائن نے کہا۔

مورین نے تینوں پیالیوں میں چائے انڈیلتے ہوئے کہا۔ "بچوں کی سی باتیں مت کرو برائن! فادر تم سے ہی تو بات کر رہے ہیں۔"

فادر ڈونیلی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ "میں اپنی چائے اوپر ہی پی لوں گا۔"

مورین میلون بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ "پلیز..... آپ نہ جائیں۔"

"مجھے جانا ہے۔" فادر ڈونیلی کے لہجے میں اب شفقت کی جگہ رکھائی تھی۔ اس نے برائن کو دیکھا۔ "تمھارے دوستوں نے تمھیں یہاں دو دن اور رکنے کو کہا ہے۔ وہ مجھ سے رابطہ کر کے اپنے منصوبے کے بارے میں بتائیں گے۔ تم کوئی جواب دینا چاہتے ہو؟"

برائن نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں۔"

مورین نے برائن کو اور پھر فادر ڈونیلی کو دیکھا۔ "میں جواب دوں گی۔" بالآخر وہ بولی۔ "ان سے کہو مجھے سو پاؤنڈ، ڈبلن جانے کی اجازت اور جنوبی علاقوں کے لیے ورک ویزا چاہیے۔"

فادر نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور جانے کے لیے مڑا مگر اس کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ پھر وہ

پلٹ کر آیا اور اس نے انگوٹھی میز پر رکھ دی۔ "مسٹر کوچران انگوٹھی تم رکھ لو۔"

"کیوں؟....."

"کیونکہ تم اسے رکھنا چاہتے ہو اور میں نہیں رکھنا چاہتا۔"

"یہ ایک بیش بہا یادگار چیز ہے۔"

"وہ تو تم بھی ہو۔"

"میں تم سے اس بات کا مطلب نہیں پوچھوں گا فادر!" برائن اٹھا اس نے فادر ڈونیلی کو سخت نگاہوں سے دیکھا اور میز سے انگوٹھی اٹھا کر اپنی درمیانی انگلی میں پہن لی۔ اس کے ذہن میں بیک وقت کئی خیال سر اٹھا رہے تھے لیکن وہ ان میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ "شکریہ فادر!" اس نے آہستہ سے کہا۔ "اگر اس سے کوئی نحوست وابستہ ہو تو مجھے بتا دیں۔"

"تمھیں تو معلوم ہونا چاہیے۔" اس نے برائن اور مورین کو باری باری دیکھا۔ "میں تم دونوں کی طرز زندگی کو پسند نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود محبت کو مرتے دیکھنا میرے لیے اذیت ناک ہے۔ اور وہ بھی اس ملک میں جہاں کوئی کسی سے محبت نہیں کرتا۔ یہاں تو محبت بہت بڑی نعمت ہے۔ مجھے افسوس ہے۔" یہ کہہ کر وہ پلٹا اور اوپر لے جانے والے زینے کی طرف چل دیا۔

برائن جانتا تھا کہ جس دوران وہ سو رہا تھا، مورین نے فادر سے گفتگو کی تھی۔ اس نے ہی فادر کو اپنے اور اس کے بارے میں بتایا ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ جتنی تیزی سے ہوا تھا، وہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ بس میں ایک بوڑھی عورت نے انھیں اس گرجے کا راستہ دکھایا تھا۔ یہاں وہ پادری ملا جو زمانہ بے دین کے دیومالائی کرداروں کے حوالے سے عیسائیت کی تبلیغ کر رہا تھا اور مورین بالکل بدل گئی تھی۔ وہ خود بھی پوری طرح اپنے قابو میں نہیں تھا۔

وہ چند لمحے ساکت و صامت کھڑا یہ سب سوچتا رہا۔ پھر مورین کی طرف مڑا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ڈبلن جانے کے ارادے پر نظر ثانی کرو۔"

مورین نے نظریں جھکا لیں اور نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں تمھیں صرف اس وجہ سے نہیں روک..... تنظیم کی وجہ سے بھی..... میں تم..... میرا

مطلب ہے کہ میں تم سے.....''

''میں تمہاری بات سمجھ رہی ہوں- اندر آنے کے بے شمار دروازے ہیں لیکن باہر جانے کا کوئی نہیں- میں ان سے خوفزدہ نہیں ہوں-'' مورین نے کہا-

''تمھیں خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے..... میں تمھیں تحفظ نہیں دے.....''

''میں تم سے تحفظ طلب کر بھی نہیں رہی ہوں-'' مورین نے سر اٹھا کر دیکھا- ''اب بہتر ہوگا کہ ہم الگ ہو جائیں-''

''شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو- ان معاملات کو تم زیادہ سمجھتی ہو-''

مورین اس لہجے کو پہچانتی تھی- اس میں بے رخی تھی، مغائرت تھی اور زہریلا پن تھا- تہ خانے میں ہوا بوجھل ہو رہی تھی اور گھٹن کا احساس ہو رہا تھا- وہ یہاں گھبراہٹ محسوس کر رہی تھی- وہ یہ کیسے بھول سکتی تھی کہ وہ ایک تابوت سے گزر کر اس تہ خانے میں پہنچی ہے- یہ اپنی جگہ ایک اعتبار سے مرنے کے مترادف تھا- ایسا تھا کہ یہ ایک زندگی کا اختتام تھا اور دوسری زندگی کا آغاز- اب وہ باہر نکلے گی تو اس جنگ سے دست کش ہو چکی ہوگی جو وہ لڑ رہی تھی-

اس نے برائن کی انگلی میں موجود انگوٹھی کو غور سے دیکھا- ''اس منحوس انگوٹھی کو یہیں چھوڑ دو برائن!''

''میں یہاں سے صرف یہ انگوٹھی نہیں لے جا رہا ہوں- اس کے ساتھ نام بھی ہے-''

''کیسا نام؟''

''مجھے کوڈ نیم کی ضرورت ہے..... اور وہ مجھے مل گیا ہے- فن میک کومیل-''

مورین کو ہنسی آ گئی- ''تم کسی اور ملک میں یہ بات کرتے تو دیوانے کہلاتے- مگر یہاں آئرلینڈ میں سب کچھ نارمل کہلاتا ہے-''

''تو میں نارمل ہوں بھی-'' برائن کے لہجے میں چیلنج تھا-

''سوال ہی نہیں پیدا ہوتا-''

برائن نے شمع کی مدھم روشنی میں اسے غور سے دیکھا- اس نے زندگی میں مورین سے خوب

صورت کوئی لڑکی نہیں دیکھی تھی- اور اسے احساس ہوا کہ بہت طویل عرصے سے اس نے مورین کے بارے میں اس انداز میں نہیں سوچا تھا- ''شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو-''

''تمہاری دیوانگی کے بارے میں؟''

''ہاں، اس بارے میں بھی-'' وہ مسکرایا- ''لیکن اصل میں، میں تمہارے ڈبلن جانے کے بارے میں کہہ رہا ہوں-''

''آئی ایم سوری!''

''ایسے نہ کہو- افسوس تو مجھے ہے کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکوں گا-''

''لیکن برائن، ممکن ہے کبھی تم تھک جاؤ..... بیزار ہو جاؤ تو پھر.....''

''اس کا کوئی امکان نہیں ہے-'' برائن نے اس کی بات کاٹ دی- ''میں بہر حال تمھیں، مس کروں گا-''

''مجھے بھی یہی امید ہے-''

برائن چند لمحے خاموش رہا پھر بولا- ''میں اب بھی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ہم فادر پر بھروسا کر سکتے ہیں-''

''خدا کے لیے برائن، وہ خدا کا ولی ہے- اسے اس کے ظاہر پر ہی قیاس کرنا چاہیے-''

''مجھے وہ مختلف لگتا ہے- کوئی عجیب سی بات ہے اس میں- بہر کیف ابھی تو ہم آزاد بھی نہیں ہیں-''

''میں جانتی ہوں-''

''کون جانے، ہمیں ٹھیک سے جدا ہونے کا موقع بھی ملے گا یا.....''

''تم جو کچھ محسوس کرتے تھے، اس کے اظہار کے لیے تمھیں کم وقت تو نہیں ملا بلکہ وقت تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا- خیر..... چائے لو گے؟''

''ہاں پلیز-''

دونوں خاموش بیٹھے چائے کی چسکیاں لیتے رہے پھر برائن نے اپنی پیالی میز پر رکھ دی- ''تمہاری بہن.....''

"شیلا اب ہماری مدد سے بے نیاز ہو چکی ہے۔"

"ممکن ہے ایسا نہ ہو۔"

"بہرحال اب میں کسی کو مرتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی....."

"اور طریقے بھی ہیں۔" برائن نے کہا اور کسی سوچ میں کھو گیا۔ پھر اس نے کہا۔ "السٹر کی جیلوں کی چابیاں امریکا میں ہیں۔"

☆☆☆

ایک ماہ بعد جبکہ موسم بہار سرسبز علاقے میں اپنے قدم پوری طرح جما چکا تھا..... اور مورین میلون کو ڈبلن روانہ ہوئے تین ہفتے ہو چکے تھے، برائن فلائن نے ایک کار کرائے پر لی اور فادر ڈونیلی کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے وائٹ ہورن گرجا گیا۔ وہ اس سے مستقبل میں ممکنہ مدد کے لیے بھی درخواست کرنا چاہتا تھا لیکن اسے گرجا کے تمام دروازے مقفل ملے۔ وہ گھنٹی بجاتا رہا لیکن کوئی نہیں آیا پھر قریب سے گزارنے والے ایک کسان نے اسے بتایا کہ اس گرجا کی دیکھ بھال تو مقامی کسان ہی کے ذمے ہے۔ اس نے بتایا کہ گرجا تو برسوں سے غیر آباد پڑا ہے.....!

☆☆☆

نیویارک

برائن فلائن اس وقت ایک رومن کیتھولک پادری کے روپ میں تھا۔ صبح کی نرم دھوپ میں وہ سینٹ پیٹرک چرچ کے جنوبی پہلو والے داخلی دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سفید کاغذ میں لپٹا ہوا ایک چھوٹا پارسل تھا۔ اس کے قریب نچلی سیڑھی پر چند بوڑھی عورتیں اور دو مرد کھڑے تھے۔

چرچ کا دروازہ کھلا۔ چوکیدار باہر آیا اور اس نے خیر مقدمی انداز میں سر جھکایا۔ سیڑھیوں پر کھڑے افراد گرجا کی بغلی پیش دہلیز سے گزر کر چرچ میں داخل ہوئے۔ برائن فلائن ان کے پیچھے تھا۔

چرچ کے اندر عشائے ربانی کی ریلنگ کے سامنے برائن نے گھٹنوں کے بل جھک کر تعظیم دی۔ قربان گاہ کو سبز کارنیشن سے سجایا گیا تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا جائزہ لیتا رہا۔ وائٹ ہورن گرجا سے وہ چار سال پہلے نکلا تھا۔ یعنی مورین کو دیکھے ہوئے چار برس ہو چکے تھے۔ بلفاسٹ بہت پیچھے رہ گیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ آج وہ پھر مورین کو دیکھے گا..... آخری بار!

وہ اٹھا اور اس نے پلٹ کر چرچ کے سامنے والے حصے کا رخ کیا۔ اس کا داہنا ہاتھ اپنے سیاہ اوور کوٹ کی جیب میں رینگ گیا۔ آٹومیٹک پستول کا سرد آہنی لمس اس کے لیے اعتماد بخش تھا۔

☆☆☆

چرچ کا نگراں پادری ٹموتھی مرفی اپنے اقامتی کمرے سے نکلا اور ریکٹری اور چرچ کے درمیان زمین دوز راستے پر چلنے لگا۔ راہداری کے آخر میں اس نے پیتل سے بنے ایک بڑے دروازے کو کھولا اور ایک تاریک کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے دیوار پر ٹٹول کر سوئچ دبایا۔ کمرے میں روشنی ہوگئی۔ وہ کلیسا کا وہ حجرہ تھا جہاں مقدس چیزوں کو محفوظ رکھا جاتا تھا۔

وہ حجرے کے عقبی حصے میں اسقفی کلیسا کی طرف بڑھا۔ وہاں گھٹنوں کے بل جھک کر اس

نے سینٹ پیٹرک کے لیے دعا کی کہ یہ انھی کے تہوار کا دن تھا- پھر اُس نے شمالی آئیر لینڈ کے لیے امن کی دعا کی جو کہ اس کا وطن تھا- اس کے بعد اس نے پریڈ کے لیے موسم خوشگوار رہنے اور اپنے اس شہر کے لیے خاص طور پر دعا کی-

وہ اٹھا- حجرے سے نکل کر سنگ مرمر کے مختصر زینے پر چڑھا- زینے کے اختتام پر دو پٹ کا پیتل کا دروازہ تھا- اس نے اسے کھول دیا- آگے محرابی ساخت کا زینہ تھا وہ زینہ چڑھنے لگا-

پہلی لینڈنگ پر وہ رکا- اس نے سلاخوں والے دروازے سے زمین دوز کوٹھری میں جھانکا- میتوں کی تدفین والی کوٹھری میں نیویارک کے پچھلے آرچ بشپ کی باقیات موجود تھیں- کوٹھری میں دھیمی زرد روشنی ہو رہی تھی-

یہاں سے زینہ دو شاخہ ہو رہا تھا اور دو مختلف لینڈنگز کی طرف جا رہا تھا- وہ بائیں جانب والے زینے پر چل دیا- گھوم کر وہ قربان گاہ کی طرف آیا اور پھر منبر کی طرف بڑھ گیا- ترشی ہوئی سنگی سیڑھیاں چڑھ کر وہ سنہرے سائبان تلے کھڑا ہو گیا-

پورا چرچ اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا- وہ شہر کے پورے ایک بلاک پر محیط تھا- اس کی نظر چرچ کی بڑی بڑی کھڑکیوں پر پڑی- صبح کی نرم دھوپ ان کے شیشوں پر موجود دھبوں کو اجاگر کر رہی تھی- اس نے سر گھما کر دیکھا- بھاری اور بلند و بالا ستونوں کی مدد سے کھڑے معبد میں اس وقت کوئی درجن بھر افراد موجود تھے- وہ اپنی اپنی جگہ اکیلے تھے- ان میں سے ہر ایک کے ساتھ صرف خدا تھا- اس نے نظریں اٹھا کر چرچ کے عظیم الشان دروازں کے سامنے والی غلام گردش کو دیکھا- وہ ارغنون گاہ تھی- وہاں نلکیوں والا عظیم الشان ارغن کھڑا تھا جو اپنی جگہ ایک چھوٹا سا چرچ معلوم ہو رہا تھا- اس کی پیتل کی ہزاروں نلکیاں مخروطی شکل میں پھیلی ہوئی تھیں-

فادر مرفی نے اپنی جیب سے وعظ کے ٹائپ شدہ صفحات نکالے اور انھیں لیکٹرن پر رکھی ہوئی کتابِ مقدس کے کھلے ہوئے منتخب صفحات پر رکھ دیا- پھر اس نے مائیکروفون کو تھوڑا سا اونچا کیا- یہاں تک کہ وہ اس کے ہونٹوں کے عین مقابل آ گیا- پھر اس نے گھڑی میں وقت دیکھا..... چھ بج کر چالیس منٹ! عبادت شروع ہونے میں ابھی بیس منٹ تھے-

ان چھوٹی چھوٹی تیاریوں سے نمٹ کر اس نے پھر سر اٹھایا- سینٹ بریجڈ کی قربان گاہ کے پاس اسے ایک دراز قد پادری کھڑا نظر آیا- وہ اسے پہچان نہیں سکا- یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی-

یہ دن ہی ایسا تھا کہ بے شمار پادری اس چرچ میں آتے تھے- وہ چرچ کا جس طرح جائزہ لے رہا تھا' اس سے فادر مرفی کو یہی اندازہ ہوا کہ وہ کسی دیہات سے آیا ہوگا- برسوں پہلے فادر مرفی خود بھی دیہاتی ہی تھا لیکن اس کے باوجود اس پادری کے انداز اور چال ڈھال میں بلا کی خود اعتمادی تھی- اس کی نظروں میں تعجب نہیں تھا بلکہ وہ ناقدانہ نظروں سے چرچ کا جائزہ لے رہا تھا- اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس جگہ کو خریدنے آیا ہو مگر اس کی کچھ چیزیں اُسے پسند نہیں آ رہی ہوں-

فادر مرفی منبر سے اتر آیا- اس نے سبز کارنیشن کے گچھوں کو سیدھا کیا جو ٹیڑھے ہو گئے تھے- پھر اس نے کارنیشن گچھے سے علیحدہ کر کے اپنے کوٹ کے کالر میں سجا لیا- قربان گاہ کے صدر چبوترے سے ہوتا ہوا وہ نشستوں کے درمیانی راستے پر چلا آیا- مینارِ جرس کے نیچے والے بڑے پیش والان میں پہنچ کر وہ رکا- دراز قد پادری اب اس سے صرف دس بارہ قدم دور تھا- وہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے مسکرایا- ''گڈ مارننگ فادر!''

دراز قد پادری نے اسے غور سے دیکھا- ''مارننگ!''

فادر مرفی اس سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا لیکن دراز قد پادری کا داہنا ہاتھ اس کے اوور کوٹ کی جیب میں تھا اور اس کے بائیں ہاتھ میں ایک گفٹ پیک تھا اس لیے فادر مرفی نے اسے زحمت دینا مناسب نہیں سمجھا اور آگے بڑھ گیا- پیش دہلیز سے گزر کر وہ دروازے پر رکا- فرش میں دھنسے ہوئے بولٹ کو اوپر کھینچتے ہوئے اس نے دروازے کو کھولا اور باہر نکل گیا- اس نے اپنی شفاف نیلی آنکھوں سے ففتھ ایونیو کا جائزہ لیا- پھر اس کی نظریں راک فیلر سینٹر کی انٹرنیشنل بلڈنگ کی آخری منزل تک اٹھیں- عمارت کا کانسی کا فریم دھوپ میں جگمگا رہا تھا- آئرش قوم کے لیے وہ ایک بڑا دن تھا- اور خدا کی مہربانی سے وہ ایک روشن اور چمک دار دن کا آغاز معلوم ہو رہا تھا-

فادر مرفی نے داہنی سمت دیکھا- شمال کی طرف سے ایک گاڑی زرد روشنی چمکاتی ہوئی آ رہی تھی- فادر کی نظریں انٹرنیشنل بلڈنگ کے سامنے نصب کانسی کے بنے اٹلس کے عظیم الجثہ مجسمے پر جم گئیں- اس کے ہاتھوں میں زمین تھی- لادینیت کا مظہر مجسمہ! اس نے کبھی اس مجسمے کو پسند نہیں کیا تھا- ایسا لگتا تھا کہ وہ چرچ کا مذاق اڑا رہا ہے- ویسے تو راک فیلر سینٹر بھی چرچ کے ساتھ تمسخر کرتا معلوم ہوتا تھا- سرمئی رنگ کی عظیم الشان عمارت جو ایک فردِ واحد کی انا کی علامت تھی' چرچ کے

مقابلے میں کہیں زیادہ بلند تھی۔

اس عمارت کی اونچائی دیکھ کر اس وقت اسے دراز قد پادری کا خیال آیا جسے چند لمحے پہلے اس نے چرچ میں دیکھا تھا۔

برائن فلائن مینارِ جرس کے نیچے بڑے پیش دالان کی طرف بڑھا۔ وہاں دیوار میں شاہ بلوط کا ایک محرابی دروازہ تھا۔ اس نے دروازے کو کھولا۔ وہ چھوٹی سی ایک لفٹ تھی۔ وہ لفٹ میں داخل ہو گیا۔ لفٹ میں پینل پر ایک ہی بٹن تھا۔ اس نے بٹن دبایا تو لفٹ اوپر اٹھنے لگی۔

وہ لفٹ سے نکلا۔ وہ حمد گانے والے طائفے کے ریاض کا کمرا تھا۔ وہاں سے وہ ارغنون گاہ میں گیا اور حفاظتی جنگلے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ وہاں سے عبادت کرنے والوں کی بنچیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں مدھم روشنی تھی لیکن روشنی کا منبع نظر نہیں آ رہا تھا۔ مجسموں سے روشنی منعکس ہو رہی تھی۔ اس کے نتیجے میں وہ روشنی ماورائی لگ رہی تھی یہ تاثر دینے کے لیے خاص طور پر روشنی کے ذریعے کو بااہتمام پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ اس روشنی کا ہی کرشمہ تھا کہ منبر کے مقابل نصب سینٹ پیٹرک کا مجسمہ اسے سر اٹھا کر اپنی طرف دیکھتا محسوس ہو رہا تھا۔ قربان گاہ کے عقب میں حضرت مریم سے منسوب گوشے کے پیچھے منقش شیشے والی کھڑکی سر ابھارتے سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ چرچ کے احاطے میں پندرہ قربان گاہیں تھیں۔ ان سبھوں پر منت کی شمعیں روشن تھیں۔

اگر اس چرچ کی تعمیر کا مقصد مرعوب کرنا‘ عقیدت مندی کو فروغ دینا اور انسان کو خدا کے مقابلے میں بے بضاعت ثابت کرنا تھا تو گاتھک تعمیر کا یہ نمونہ سو فیصد کامیاب تھا۔ یہ کیتھولک لوگ کتنے چالاک ہوتے ہیں۔ کچھ تاثر ان مٹ ہوتے ہیں۔ اس وقت اس چرچ کی فضا نے اسے اس کے بچپن میں پہنچا دیا تھا۔ بچپن کی یادیں اور بھولے بسرے جذبے ذہن میں سر اٹھا رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ چرچ کے باہر جو دنیا ہے‘ وہ نہ تو اسے حقیر ثابت کرتی ہے اور نہ ہی اس کے ذہن اور اس کی آنکھوں کو چرچ کی طرح شعبدے دکھاتی ہے۔

اس نے چرچ کے ہال پر آخری نظر ڈالی اور پلٹ کر ارغنون گاہ میں واپس آیا۔ وہاں اس نے ایک چھوٹے دروازے کو کھولا۔

تازہ سرد ہوا کا جھونکا اس کے جسم سے ٹکرایا۔ اس کے جسم میں تھرتھری سی دوڑ گئی۔ وہ مینارِ جرس میں داخل ہو گیا۔

اس کی آنکھیں اندر کے اندھیرے سے ہم آہنگ ہوئیں تو وہ مینار کے وسط میں چکر دار زینے کی طرف بڑھا۔ زینہ چڑھتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ ریلنگ پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے بدستور پارسل تھاما ہوا تھا۔

مینار میں اندھیرا تھا لیکن نیم شفاف شیشے سے گزر کر آنے والی ملگجی روشنی نے اندھیرے کو قدرے کم کر دیا تھا۔ پھر زینہ ختم ہوا اور سیڑھیاں آ گئیں۔ ہر اگلا قدمچہ پچھلے قدمچے کے مقابلے میں زیادہ لرز رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا‘ کون یہاں چڑھتا ہو گا..... شاید کوئی نہیں اور چڑھنے کی کوئی وجہ بھی نہیں۔

اپنی دانست میں پہلے بیل روم سے نچلی لینڈنگ پر وہ سانس لینے کے لیے رکا۔

اچانک اسے اپنے دائیں جانب تحرک کا احساس ہوا۔ اس نے جلدی سے پستول نکالا اور جھک کر محتاط انداز میں چلتا ہوا اس سمت بڑھا لیکن وہ صرف تسمے تھے جن سے گھنٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ تسمے لینڈنگ میں مختلف سوراخوں سے بندھے ہوئے تھے اور ہوا کی وجہ سے ہل رہے تھے۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ جگہ خاصی ڈراؤنی تھی۔ ملگجی روشنی اس تاثر کو اور بڑھا رہی تھی۔ پھر باہر کے گرد و پیش کی آوازیں بھی عجیب اور نامانوس سی لگ رہی تھیں۔ اسے یہاں تقدس سے زیادہ شیطنت محسوس ہو رہی تھیں۔ یہی کچھ اس نے بلفاسٹ کے وائٹ ہورن گرجا میں محسوس کیا تھا۔ اب اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ جہاں ایمان والوں کو روح القدس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے‘ وہیں ایمان سے محروم لوگوں کو اس سے یکسر مختلف موجودگی محسوس ہوتی ہے۔

اس نے سگریٹ سلگانے کی کوشش کی۔ لیکن ماچس کی تیلی اتنی دیر نہیں جل پا رہی تھی۔ مینار کا چھوٹا کمرا کم روشنی میں بھی جگمگاتا معلوم ہو رہا تھا۔ وہ بھی کثیر الاضلاع کمرا تھا۔ اسے وائٹ ہورن گرجا کے چیپٹر ہاؤس کے تہ خانے کا خیال آ گیا۔ اس کی انگلی میں اب بھی وہ انگوٹھی موجود تھی۔ وہ اسے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی سے رگڑنے لگا۔ اسے مورین کا خیال آیا..... وہ تصور جب وہ اس کے ساتھ تہ خانے میں تھی..... خوفزدہ‘ بخار زدہ اور اس کی جدائی کی وجہ سے افسردہ۔ اس نے تصور کرنے کی کوشش کی کہ اب وہ چار سال بعد اسے دیکھے گی تو اس کے ابتدائی الفاظ کیا ہوں گے۔

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی دس منٹ بعد گھنٹیاں بجیں گی..... اور اگر وہ قریب

ہی کہیں ہوا تو بہرا ہو جائے گا- وہ اترنے لگا- وہ اس نیم تاریک مینار میں اس ڈراؤنے ماحول کی ذمے دار روحوں کو للکارنا چاہتا تھا..... ہٹو..... راستہ دو' فن میک کو میل آ رہا ہے-

وہ پہلے بیل روم میں پہنچا- وہاں چرچ کی انیس گھنٹیوں میں سے تین لیٹواں بلیوں سے لٹکی ہوئی تھیں- اس نے پھر گھڑی میں وقت دیکھا..... بیل بجنے میں آٹھ منٹ- اس نے بلیوں سے ایک فلیش لائٹ باندھ دی- پھر اس نے اپنا پارسل کھولا- اس میں سے ایک سیاہ دھاتی باکس برآمد ہوا- وہاں سے بجلی کے جو تار بلیوں کی طرف جا رہے تھے' اس نے انھیں کاٹا اور دھاتی باکس کے دونوں اطراف کے سروں سے جوڑ دیا- باکس پر لگے ہوئے برقی ٹائمر کو اس نے شام پانچ بجے کے وقت پر سیٹ کر دیا- اس نے یوٹیلیٹی لائٹ کی زنجیر کھینچی اور بیل روم جزوی طور پر روشن ہو گیا- ادھر ٹائمر کی ٹک ٹک شروع ہو گئی تھی-

اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک گھنٹی کو چھوا- وہ سرد ہو رہی تھی- اس نے سوچا' شاید نیو یارک والے آج آخری بار اس گھنٹی کی آواز سنیں گے-

☆☆☆

مورین میلوں قدِ آدم آئینے کے سامنے کھڑی تھی- اس نے اپنی داہنی چھاتی پر زخم کے اس نشان کو چھوا- اس کی رنگت اودی تھی اور جلد اس مقام پر سرد ہو رہی تھی- خدایا..... ننھی سی ایک گولی کتنی تباہی مچا سکتی ہے- اس نے گھاؤ کو سہلاتے ہوئے سوچا- ایک وقت تھا کہ اس نے پلاسٹک سرجری کرانے کے بارے میں سوچا تھا لیکن وہ زخم درحقیقت اس کی روح تک میں اترا ہوا تھا اور روح تک کسی سرجن کی رسائی نہیں- اس لیے اس نے ارادہ ترک کر دیا تھا-

اس نے ہوٹل کے باتھ ٹاول میں خود کو لپیٹا اور باتھ روم سے نکل آئی- وہ اس وقت والڈورف کے شمالی ٹاور کی ۴۲ ویں منزل پر ایک کمرے میں تھی- پیروں کے نیچے دبیز قالین گدگدیاں کر رہا تھا-

اس نے کھڑکی سے باہر شہر کو دیکھا- وہاں ناقابلِ یقین حد تک اونچی عمارتیں تھیں- اس کی نگاہیں ٹٹولتی رہیں- بالآخر اسے سینٹ پیٹرک چرچ نظر آ گیا- اسے صلیب کی شکل میں تعمیر کیا گیا تھا- گرجا کی مسقف محرابی کھوہ اب اس کے سامنے تھی..... اور وہ کشادہ خیابان جس پر گرجا کے داخلی دروازے تھے..... اور جڑواں گنبد- وہاں سے اسے شہر کی بیشتر سڑکوں کا ٹریفک صاف دکھائی دے رہا تھا- اتنے سویرے' اتنا ٹریفک حیرت انگیز لگ رہا تھا-

شہری روشنیوں نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا- اس کے ذہن کی رو دوبارہ نیچے ہوٹل کے ایمپائر روم میں ہوئے ڈنر کی طرف مڑ گئی جہاں اس نے تقریر کی تھی- ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ان خواتین و حضرات کو اس نے کیا بتایا تھا..... کیا کہا تھا ان سے؟ کہ وہ یہاں آئرلینڈ کے زندہ لوگوں اور مر جانے والوں کی نمائندگی کر رہی ہے- انھوں نے اس سے پوچھا..... تمھارا مشن کیا ہے؟ برطانوی حکومت کو اس امر پر قائل کرنا کہ انھوں نے شمالی آئرلینڈ میں اسپیشل پاور ایکٹ کے تحت جن لوگوں کو گرفتار کر رکھا ہے' ان کی رہائی- اس کے بعد ہی..... صرف اور صرف اس صورت میں اس کے سابقہ کامریڈ امن کے لیے مذاکرات کر سکیں گے-

اخباروں نے لکھا تھا کہ سینٹ پیٹرک سے منسوب اس تہوار کے موقع پر سینٹ پیٹرک گرجا کی سیڑھیوں پر اس کا برٹش قونصل جنرل ہیرالڈ بیکسٹر کے ساتھ کھڑا ہونا ایک تاریخی اقدام ثابت ہوگا- اس سے پہلے کبھی کارڈینل نے کسی ایسے شخص کو اس تہوار پر اپنے ساتھ کھڑے نہیں ہونے دیا جس کا سیاسیات سے دور دراز کا بھی تعلق رہا ہو- اسے بتایا گیا تھا کہ سیاسی یا نیم سیاسی لوگ بس اتنا ہی کر سکتے تھے کہ سیڑھیاں چڑھ کر پرنس آف چرچ اور اس کے وفد کو سیلوٹ کر لیتے اور پھر سڑک پر ہونے والی پریڈ میں شامل ہو جاتے لیکن آئی آر اے کی سابق دہشت گرد مورین میلون کو اس تقریب میں مدعو کیا گیا تھا- آخر جیزز نے بھی تو میری میگوالین کو معاف کر دیا تھا- کارڈینل نے مدعو کرتے ہوئے اسے یہ حوالہ دیا تھا اور کیا مسیح کا مشن درگزر کا فروغ نہیں ہے؟ مورین نہیں کہہ سکتی تھی کہ اسے اپنا اس بدنام طوائف سے موازنہ اچھا لگا تھا' تاہم کارڈینل کے لہجے میں بلا کا خلوص تھا-

وہ جانتی تھی کہ تہوار کے لیے جو انتظامات کیے گئے ہیں' ان پر صرف وہی چیں بہ جبیں نہیں' سر ہیرالڈ بیکسٹر بھی ان پر مضطرب ہو گا لیکن اس نے فارن آفس کی اجازت کے بغیر وہ دعوت قبول نہیں کی ہو گی- اس اعتبار سے یہ امن کی طرف پیش رفت تھی..... چھوٹی ہی سہی- ویسے بھی جنگ کی پیش رفت کے مقابلے میں امن کی پیش رفت ہمیشہ چھوٹی ہی کہلاتی ہے-

کھڑکی کے پاس کھڑے اچانک اسے سردی لگنے لگی- جسم میں تھرتھری سی دوڑ گئی- اس کی نگاہیں اب پھر گرجا پر تھیں- وہ اس دن کے اختتام کا تصور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نہیں کر پا

رہی تھی- اس بات نے اسے خوفزدہ کر دیا- جسم میں سرد لہر سی دوڑ گئی- لیکن یہ باہر کی ٹھنڈک سے مختلف تھی- اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی- اس کے کانوں میں الفاظ گونجے.....

اندر آنے کے ہزار دروازے ہیں' باہر جانے کا کوئی نہیں-

نجانے کیسے مگر اسے یقین تھا کہ برائن فلائن قریب..... بہت قریب ہے..... اور یہ کہ وہ اسے یہ سب کچھ کرنے نہیں دے گا-

☆☆☆

صبح کے ٹریفک کے شور سے ٹیری اونیل کی آنکھ کھلی- وہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی- دوسری منزل کی کھڑکی سے کمرے میں آنے والی دھوپ نے کمرے کی تاریکی کو خاصی حد تک کم کر دیا تھا-

بستر پر اس کے برابر لیٹے ہوئے ڈین نے سر گھما کر اسے دیکھا- ان آنکھوں میں کہیں کوئی دھندلاہٹ نہیں تھی..... نہ نیند سے جاگنے والی اور نہ ٹوٹتے نشے والی- ان صاف آنکھوں کو دیکھ کر اسے شبہ ہونے لگا کہ وہ خاصی دیر پہلے سے جاگا ہوا ہے اور اس خیال نے نجانے کیوں اسے کچھ مضطرب کر دیا- ''اب مجھے اٹھنا ہے- آج کام کا دن ہے نا-'' وہ بولی-

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے ٹیری کا بازو تھام لیا- ''یاد نہیں' آج تمھیں پریڈ میں جانا ہے- آج کوئی کام نہیں ہوگا-''

اس کی آواز میں بھی وہ بھاری پن نہیں تھا جو سو کر اٹھنے والوں کی آواز میں جاگنے کے کچھ دیر بعد تک رہتا ہے- بات پکی ہوگئی کہ وہ پہلے سے جاگا ہوا ہے- اور اسے کیسے معلوم کہ آج وہ کام پر نہیں جائے گی- وہ اپنے عارضی مہمانوں کو کبھی اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ نہیں بتاتی تھی..... احتیاطاً! ''تم کام پر جاؤ گے؟'' اس نے پوچھا-

''میں تو اس وقت بھی کام پر ہی ہوں-'' ڈین نے ہنستے ہوئے کہا اور نائٹ ٹیبل سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھا لیا-

ٹیری زبردستی مسکرائی- اس نے پاؤں بستر سے جھلائے اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی- وہ بڑی کھڑکی کی طرف گئی- اسے احساس تھا کہ ڈین اسے بہت غور سے دیکھ رہا ہے- اس نے باہر دیکھا- یہ سڑک اسے بہت اچھی لگتی تھی-

اس نے مغرب کی سمت دیکھا- ففتھ ایونیو کے کارنر پر پولیس کی ایک بڑی وین کھڑی تھی-

سڑک کے پار ٹیلی وژن کمپنی کا ایک ٹرک موجود تھا- ایونیو کے اس طرف پارک کے سامنے پریڈ دیکھنے والوں کے لیے اسٹینڈ بنائے گئے تھے-

اس نے عین نیچے دیکھا- وہاں ترچھا کر کے کھڑے کیے گئے پولیس اسکوٹرز کی طویل قطار تھی- ہیلمٹ لگائے ہوئے درجنوں پولیس والے مٹر گشت کر رہے تھے- ان کے ہاتھ میں کافی سے بھرے ہوئے گتے کے کپ تھے- انھیں دیکھ کر ٹیری کا اضطراب کچھ کم ہوا-

وہ پلٹی اور بیڈ کے سامنے رخ کر کے بیٹھ گئی- اس نے نوٹ کیا کہ ڈین جینز پہنے ہوئے تھا- اس کے باوجود وہ بیڈ پر بیٹھا تھا جیسے اس کا اترنے کا کوئی ارادہ نہ ہو- وہ پھر مضطرب ہوگئی- اب وہ بولی تو اس کی آواز میں لرزش تھی- ''تم..... تم کون ہو؟''

وہ بیڈ سے اترا اور اس کی طرف آیا- ''میں تمھارا شب گزشتہ کا محبوب ہوں مسز اونیل!''

وہ اب اس کے سامنے کھڑا تھا- اس کے چہرے کو دیکھنے کے لیے ٹیری کو سر اٹھانا پڑا- اور جو کچھ اس نے دیکھا اس کے نتیجے میں وہ خوفزدہ ہوگئی- یہ شخص نہ تو دیکھنے میں پاگل لگتا تھا' نہ ہی اپنی حرکات و سکنات اور گفتار سے- اس کے باوجود ٹیری کو یقین تھا کہ وہ اس کے ساتھ کچھ ایسا کرے گا جو اسے اچھا نہیں لگے گا- اس نے نظریں ہٹائیں اور بڑی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی- وہ سوچ رہی تھی' نیچے پولیس کی بھاری نفری موجود ہے- اگر وہ پوری قوت سے چلائے تو شاید بات بن جائے- کاش ایسا ہو جائے- اس کے دل سے دعا نکلی-

ڈین نے باہر نہیں دیکھا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ باہر کیا ہوگا- اس نے سرد لہجے میں کہا- ''گڑیا!..... اب نہ جھانکنے کی غلطی کرنا اور نہ منہ سے آواز نکالنے کی.....''

ٹیری نے ہچکچاتے ہوئے نظریں کھڑکی سے ہٹائیں- اس نے سر گھمایا تو اسے سائیلنسر لگے پستول کی بڑی سیاہ نال نظر آئی- اس کا گلا ایک دم خشک ہوگیا-

''ورنہ میں تمھارے خوبصورت گھٹنوں میں جن میں خوبصورت ننھے سے گڑھے پڑتے ہیں- گولی اتار دوں گا-'' ڈین نے اپنا جملہ مکمل کیا-

چند لمحے تو دہشت زدہ ٹیری کے لیے کچھ کہنا تو دور کی بات' سوچنا بھی ممکن نہیں رہا- بالآخر اس نے مہین سی آواز میں پوچھا- ''تم کیا چاہتے ہو؟''

''صرف کچھ دیر کے لیے تمھارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔''

''ساتھ رہنے کا مطلب؟''

''یہ سمجھ لو ڈارلنگ کہ تمھیں اغوا کرلیا گیا ہے۔ اغوا کرنے کا مطلب سمجھتی ہو نا؟''

☆☆☆

کیپٹن پیٹرک برک صبح کی خنکی میں تماشائیوں کے سٹینڈ کی آخری سیڑھی پر سینے پر ہاتھ باندھے سمٹا ہوا بیٹھا تھا۔ صبح کی نرم دھوپ میں سڑک پر تازہ تازہ پینٹ کی گئی سبز لائن چمک رہی تھی۔ سڑک پار کرنے کے دوران پولیس والے احتیاط کر رہے تھے کہ اس پر ان کا پاؤں نہ پڑے۔

بم اسکواڈ والے سڑک پر بکھری ہوئی مختلف چیزیں سمیٹ رہے تھے۔ وہاں بیئر کے ڈبوں سے زیادہ خطرناک کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ پیٹرک سے ذرا نیچے ایک آوارہ گرد اخبار اوڑھے سو رہا تھا۔ پولیس کی سرگرمیاں بھی اس کی گہری نیند میں حارج نہیں ہوئی تھیں۔

پیٹرک نے سر گھما کر ۶۴ویں اسٹریٹ کی طرف دیکھا۔ سڑک پر پولیس اسکوٹرز قطار میں کھڑی کر دی گئی تھیں۔ دوسری طرف ٹی وی والوں کی ایک وین کھڑی تھی۔ جنوبی کارنر پر ایک پولیس موبائل ہیڈ کوارٹر وین بھی کھڑی تھی دو پولیس والے اسٹریٹ لیمپ کے تاروں سے وین کو برقی سپلائی کے لیے کیبلز منسلک کرنے میں مصروف تھے۔

پیٹرک نے سگریٹ سلگائی۔ پچھلے بیس برسوں میں اس کی زندگی میں ان گنت تبدیلیاں آئی تھیں لیکن یہ منظر نہیں بدلا تھا جو اس کی انٹیلی جنس ڈیوٹی کا حصہ تھا بلکہ اسے تو شبہ تھا کہ یہ آوارہ گرد بھی نہیں بدلا ہے۔ ہر سال یہ یہی سوتا ہوگا۔

پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی پانچ منٹ کی وقت گزاری اور تھی۔ گشتی پولیس کے باوردی سپاہی پی بی اے کے کینٹین ٹرک کے سامنے کافی کے لیے قطار لگا رہے تھے۔ ان بے چاروں کے لیے وہ ایک طویل تھکا دینے والے دن کا آغاز تھا۔ ففتھ ایونیو کے فٹ پاتھ سے دس لاکھ سے زیادہ افراد کو گزرنا۔ ان میں صرف آئرش ہی نہیں، اور قومیتوں کے لوگ بھی ہوں گے۔ اسی حساب سے مین ہٹن کے بار اور ریستورانوں میں بھی ہجوم ہوگا۔ سیاسی اعتبار سے یہ بڑا گرم دن تھا۔ لیکن گزشتہ دو تین صدیوں میں اس تہوار کے موقع پر بھی کوئی سنگین واقعہ رونما نہیں ہوا تھا مگر پیٹرک کو ہر سال لگتا تھا کہ اس بار کچھ نہ کچھ ہوگا۔ یہ الگ بات کہ ہوتا کچھ نہیں تھا۔

لیکن اس بار اس موقع پر نیویارک میں مورین میلون کی موجودگی اسے ڈسٹرب کر رہی تھی۔ گزشتہ شب والڈورف کے ایمپائر روم میں اس نے مورین سے مختصر سی بات چیت کی تھی۔ وہ اسے اچھی لگی تھی۔ اس نے مورین سے کہا تھا کہ کل کوئی اسے قتل کرنے کی کوشش بھی کرسکتا ہے۔ لیکن مورین نے اس خیال کو اہمیت نہیں دی تھی۔ شاید وہ اپنی زندگی کو لاحق خطرات کی عادی ہو چکی تھی۔

پیٹرک برک آئرش اسپیشلسٹ تھا۔ اس کے خیال میں آئرش گروپ تمام گروپوں سے خطرناک تھا۔ سوال یہ تھا کہ اگر وہ کسی کارروائی کا ارادہ کرتے ہیں تو کیا اس کے لیے وہ اس دن کا انتخاب کریں گے۔ یہ تو دن ہی آئرش لوگوں کا تھا..... بڑا دن! اس پریڈ کے ذریعے ہی تو وہ اپنے رنگ کو نمایاں کرتے تھے..... سبز رنگ کو! عرصے سے جب انھیں امریکا میں ناپسندیدہ غیر ملکی قرار دیا جاتا تھا اور وہ امریکا کی تاریخ کے پہلے ناپسندیدہ غیر ملکی تھے۔

اسے یاد آیا۔ اس کے دادا مذاق میں کہا کرتے تھے۔ جانتے ہو سینٹ پیٹرک کا تہوار کیا ہے؟ یہ پروٹسٹنٹس اور یہودیوں کے لیے وہ دن ہے جب وہ اپنے گھروں کی کھڑکیوں سے اپنے ملازمین کو ففتھ ایونیو پر مارچ کرتے دیکھتے ہیں۔

یہ پریڈ امریکا میں شہری حقوق کے پہلے مظاہرے کی حیثیت سے شروع ہوئی تھی لیکن اب یہ اس شہر کو..... پوری قوم کو یہ یاد دلاتی تھی کہ آئرش لوگ ایک بڑی اور اہم قوت ہیں۔ یہ وہ دن تھا جب آئرش نیویارک میں زندگی کو معطل کر دیتے تھے۔ مین ہٹن اس دن سر کے بل کھڑا ہو جاتا تھا۔

پیٹرک کھڑا ہوا اور اس نے انگڑائی لی۔ پھر وہ نیچے اتر آیا اور اسٹینڈ کے عقبی حصے کی طرف چل دیا۔ وہاں سینٹرل پارک کی دیوار تھی پھر ایک قلعے جیسی عمارت دکھائی دی۔ وہ پارک کی انتظامی عمارت تھی۔ وہاں اس وقت امریکی پرچم کے ساتھ سبز آئرش پرچم بھی لہرا رہا تھا۔ وہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ پارک کے آہنی گیٹ تک پہنچ گیا۔ گیٹ بند تھا۔ وہ اس پر چڑھ کر دوسری طرف چڑیا گھر میں کود گیا۔

چڑیا گھر اس وقت سنسان تھا اور ایونیو کے مقابلے میں وہاں زیادہ اندھیرا تھا۔ لیمپ روشن تھے۔ ان کی مدھم روشنی بہت کمزور لگ رہی تھی۔ وہ سایوں میں چلتا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ چلنے کے دوران اس نے ہولسٹر سے اپنا ریوالور نکالا اور اسے کوٹ کی جیب میں منتقل کرلیا۔ یہ عمل محض احتیاط پر مبنی تھا کیونکہ پارک میں لوٹنے کی وارداتیں ہوتی رہتی تھیں۔

راستے پر میپل کے درختوں کے سائے تھے اور گیلی گھاس اور جانوروں کی ملی جلی بو- بائیں جانب سیل مچھلیوں کے تالاب تھے پھر پرندوں کے پنجرے تھے- بے شمار پرندے آزاد بھی تھے- فضا ان کے چہچہوں سے معمور تھی-

محرابی دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے ادھر دیکھا- وہاں کوئی موجود نہیں تھا- اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- فرگوسن لیٹ تھا..... اور ممکن ہے مرچکا ہو- اس نے گھنٹا گھر کی دیوار سے ٹیک لگا کر ایک اور سگریٹ سلگائی- اس نے مشرق' مغرب اور جنوب کی سمت جائزہ لیا- ہر طرف آسمان کو چھوتی ہوئی' دھندلائی ہوئی عمارتیں نظر آرہی تھیں-

عقب سے اسے قدموں کی نرم چاپ سنائی دی- وہ پلٹا اور اس نے بچوں کے چڑیا گھر کو جانے والے راستے کو دیکھا- فرگوسن لنگڑاتا چلا آرہا تھا-

جیک فرگوسن اس کے پاس آکر رکا- ''ہیلو برک!'' اس نے ہاتھ ملایا اور مسکرانے لگا- ''تم سے مل کر خوشی ہوئی' پیٹرک!''

''تمہاری بیوی کا کیا حال ہے جیک؟''

''اچھا نہیں ہے- خدا رحم کرے-''

''مجھے افسوس ہے- ویسے جیک تم بھی کچھ زرد لگ رہے ہو-''

''اچھا!'' فرگوسن نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا- ''دھوپ میں نکلنا کم ہوتا ہے نا-''

''سورج نکلنے کے بعد پارک میں چہل قدمی کیا کرو- خیر یہ بتاؤ' اس وقت ہم یہاں کیوں مل رہے ہیں-''

''شہر بڑے بڑے پنٹروں سے بھرا ہوا ہے- ہم کہیں بھی دیکھے جاسکتے تھے- اس لیے میں نے سوچا' یہاں مل لیا جائے-''

پیٹرک نے جیب سے وھسکی کا فلاسک نکال کر اس کی طرف بڑھایا- ''یہ چائے اور آئرش وھسکی کا مرکب ہے-''

''خدا تمہیں خوش رکھے-'' فرگوسن نے فلاسک کا ڈھکن کھول کر چند گھونٹ لیے اور فلاسک پیٹرک کو واپس دے کر ادھر ادھر ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھا- ''تم اکیلے ہی ہونا؟''

''یہاں میرے' تمہارے اور بندروں کے سوا کوئی نہیں ہے-'' پیٹرک نے فلاسک سے ایک

گھونٹ لیا اور فرگوسن کو غور سے دیکھا- فرگوسن ۱۹۳۰ء کا حقیقی مارکسسٹ تھا- وہ طبقاتی انقلاب کے لیے کام کرتا رہا تھا- بنیادی طور پر وہ شریف اور امن پسند تھا- پیٹرک نے دوبارہ فلاسک اس کی طرف بڑھایا- ''اور لوگے؟''

''نہیں' فی الحال نہیں-''

پیٹرک برک نے فلاسک کا ڈھکنا دوبارہ بند کیا اور فرگوسن کو بغور دیکھتا رہا جو بڑے نروس انداز میں ادھر ادھر دیکھے جارہا تھا- وہ نیویارک میں آئرش ری پبلکن آرمی کی باقیات کا ایک اچھے رینک کا افسر تھا لیکن اب وہ سب لوگ تیل سے محروم چراغ کی طرح تھے- ''آج کیا ہونے والا ہے جیک؟'' پیٹرک نے پوچھا-

فرگوسن نے اس کا ہاتھ تھاما اور براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھا- ''فینیان آج پھر گھڑ سواری کرے گا-''

''واقعی؟ مگر یہ تو بتاؤ کہ انسے گھوڑے کہاں سے ملیں گے؟''

''میں مذاق نہیں کررہا ہوں پیٹرک! یہ السٹر کے انقلابیوں کا ایک گروہ ہے جو خود کو فینیان کہتا ہے-''

پیٹرک برک نے سر کو تفہیمی جنبش دی- اس نے بھی ان کے بارے میں سنا تھا- ''وہ یہاں موجود ہیں؟ نیویارک میں؟'' اس نے پوچھا-

''مجھے ڈر ہے کہ یہ سچ ہے-''

''ان کی یہاں موجودگی کا مقصد؟''

''میں حتمی طور پر نہیں بتا سکتا- لیکن وہ کوئی کارروائی کریں گے-''

''تمہارے ذرائع باوثوق ہیں؟''

''بہت زیادہ-''

''یہ لوگ متشدد ہیں-''

''ہاں' ایسا ہی ہے..... اور خاص طور پر آج کے دن-'' فرگوسن نے کہا- ''ان میں قاتل بھی ہیں' دھماکا ساز بھی اور مختلف فنونِ حرب کے ماہر بھی- ان میں مقامی آئی آر اے کی کریم شامل ہے- وہ برے لوگ ہیں- بلفاسٹ میں سینکڑوں اموات کے ذمے دار-''

''لگتے تو وہ برے ہی ہیں۔'' پیٹرک نے بات کی سنگینی کو کم کرنے کی کوشش کی۔ ''یہ بتاؤ' ویک اینڈ زپر وہ کیا کرتے ہیں؟''

فرگوسن نے سگریٹ سلگائی۔ اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی۔ ''آؤ..... یہیں بیٹھتے ہیں۔''

پیٹرک فرگوسن کے پیچھے بندروں والے حصے کی طرف چل دیا۔ وہاں بنچیں پڑی تھیں۔ فرگوسن سے بڑا رومان پسند اور پرانی روایتوں اور دیو مالا کو موجودہ عہد میں دیکھنے والا کوئی آدمی اس کی نظر سے نہیں گزرا تھا۔ اپنے قدیم ملک کی بائیں بازو کی سیاست سے وہ نجانے کیسے بچ نکلا تھا۔ ایک بار تو اس پر قاتلانہ حملہ بھی ہو چکا تھا۔ اس کی اطلاعات عام طور پر مستند ہوتی تھیں۔ مارکسی لوگ انقلابیوں کے کیمپ میں موجود ہوتے تھے اور انقلابی مارکیسوں کے کیمپ میں اور دونوں طرف سے کام کی اطلاعات ملتی رہتی تھیں۔ ان کے درمیان قدر مشترک بس یہ تھا کہ انگریزوں سے دونوں نفرت کرتے تھے اور امریکا میں خود کو منظم کرنا چاہتے تھے۔

''آئی آر اے نے دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکا میں کبھی کوئی پر تشدد کارروائی نہیں کی ہے۔'' پیٹرک نے کہا۔

''اور میں نہیں سمجھتا کہ اب بھی وہ ایسا کچھ کریں گے۔''

''ان کے سرکاری عمال کی حد تک یہ درست ہے لیکن یہ فینیان مختلف لوگ ہیں۔''

پیٹرک برک کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا۔ ''ان کی تعداد کیا ہوگی؟''

جیک فرگوسن نے سگریٹ سے دوسری سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ ''کم از کم بیس۔ زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔''

''مسلح ہیں؟''

''بلفاسٹ سے وہ نہتے نکلے تھے۔ لیکن تم جانتے ہو' یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو ہر طرح کا اسلحہ فراہم کر سکتے ہیں۔''

''ہدف کے بارے میں کچھ بتاؤ۔''

''کون جانے۔ آج کے دن تو ہر طرف ہدف ہی ہدف ہیں۔ اسٹینڈز میں سینکڑوں سیاست داں پریڈ دیکھ رہے ہوں گے۔ چرچ کی سیڑھیوں پر لاتعداد لوگ موجود ہوں گے۔ پھر برطانوی قونصل خانہ ہے' برٹس ائرویز کے دفاتر ہیں' آئرش سیاحتی بورڈ ہے' السٹر کا تجارتی وفد ہے۔ کہاں تک

سنو گے۔''

''ٹھیک ہے' ٹھیک ہے۔ فہرست تو میرے پاس بھی موجود ہے۔'' پیٹرک نے اس گوریلے کو دیکھا جو بہت بڑے پنجرے کی سلاخوں سے تھوتھنی ٹکا کر انھیں دیکھ رہا تھا۔ ''یہ جو فینیان ہیں' ان کا لیڈر کون ہے؟''

''ایک شخص جو خود کو فن میک کومیل کہتا ہے۔''

''اس کا اصل نام؟''

''شاید سہ پہر تک مجھے معلوم ہو جائے۔ میک کومیل کا نائب جان کیکے ہے۔ اس کا کوڈ نیم ڈرموٹ ہے۔''

''جان کیکے تو مر چکا ہے۔''

''نہیں' وہ زندہ ہے۔ یہاں نیوجرسی میں رہتا ہے۔ اب تو اس کی عمر ۸۰ کے لگ بھگ ہوگی۔''

پیٹرک' جان کیکے سے کبھی نہیں ملا تھا لیکن آئی آر اے سے اس کا تعلق بہت طویل..... اور خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ اس حد تک کہ اب تو وہ تاریخ کا حصہ بن چکا تھا۔ ''اور کوئی اہم بات؟''

''نہیں..... فی الحال تو بس اتنا ہی ہے۔''

''بعد میں ہماری ملاقات کہاں ہوگی؟''

''دوپہر کے بعد تم ہر ایک گھنٹے بعد میرے گھر فون کرنا۔ اگر مجھ سے بات نہ ہو سکے تو ساڑھے چار بجے یہاں ریسٹورنٹ کی ٹیرس پر ملنا۔ لیکن اگر ہونی ہو گئی تو پھر ملاقات کی ضرورت نہیں۔ اس صورت میں' میں کچھ عرصے کے لیے شہر چھوڑ چکا ہوں گا۔''

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ ''میرے لائق کوئی خدمت؟''

فرگوسن کے انداز میں حیرت بھی تھی اور بے نیازی بھی۔ اس موقع پر ہمیشہ اس کا یہی انداز ہوتا تھا۔ ''وہ..... دیکھو..... اچھا' یہ بتاؤ تمھارے اسپیشل فنڈ کی اس وقت کیا پوزیشن ہے۔''

''چند سو ڈالر تمھیں مل سکتے ہیں۔''

''تو ٹھیک ہے۔ ان دنوں ہماری پوزیشن کچھ ٹائٹ ہے۔''

پیٹرک کو نہیں معلوم تھا کہ وہ اپنا اور اپنی بیوی کا حوالہ دے رہا ہے یا اپنی تنظیم کا۔ اور ممکن ہے دونوں ہی کی پوزیشن خراب ہو۔ ''میں کوشش کروں گا کہ کچھ زیادہ ہی مل جائے۔'' وہ بولا۔

''تمہاری مرضی۔ پیسے کی زیادہ اہمیت نہیں ہے۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ خونریزی نہ ہو اور تمھارے محکمے کے علم میں رہے کہ ہم تمہاری مدد کر رہے ہیں اور یہ کہ غیر متعلق لوگوں کو اس کا پتا نہ چلے۔''

''تم جانتے ہو کہ ہم شروع ہی سے اسی انداز میں کام کر رہے ہیں۔''

فرگوسن اٹھا اور اس نے پیٹرک کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''گڈ بائی پیٹرک۔''

پیٹرک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ''جو کر سکتے ہو' کرو جیک..... لیکن محتاط رہنا۔''

فرگوسن لنگڑاتا ہوا واپس چل دیا۔ پیٹرک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے فلاسک کھول کر ایک گھونٹ لیا۔ فنیز کی واپسی! اس نے سوچا۔ اسے یقین تھا کہ اس بار کے سینٹ پیٹرک ڈے کو کبھی بھلایا نہیں جا سکے گا۔

☆☆☆

مورین میلون نے چائے کی پیالی نیچے رکھی اور ہوٹل کے بریک فاسٹ روم کا جائزہ لیا۔ اس کے سامنے بیٹھی ہوئی ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سیکرٹری مارگریٹ سنگر اسے دیکھ کر مسکرائی۔ ''کچھ اور لوگی؟''

''جی نہیں' شکریہ..... ''مورین میڈم کہتے کہتے رک گئی۔ وہ تین برس انقلابی رہی تھی۔ تین برس کے اثرات زندگی بھر نہیں جاتے۔

مارگریٹ کے برابر میلکم ہل بیٹھا تھا۔ اس کا تعلق بھی ایمنسٹی انٹرنیشنل سے تھا۔ گول میز کے دوسری طرف دیوار سے ٹیک لگا کر جو شخص بیٹھا تھا' اسے پیٹر کے نام سے متعارف کرایا گیا تھا۔ وہ ایسے بیٹھا کہ ڈرائنگ روم کا داخلی دروازہ اس کے عین سامنے تھا۔ اس نے نہ کچھ کھایا تھا' نہ ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نظر آئی تھی۔ وہ خاموش بیٹھا سیاہ کافی کے گھونٹ لیتا رہتا تھا۔ مورین اس ٹائپ کے لوگوں کو خوب پہچانتی تھی۔

وہاں موجود پانچواں شخص ابھی آیا تھا اور اس کی آمد قطعاً خلافِ توقع تھی۔ وہ برٹش قونصل جنرل سر ہیرالڈ بیکسٹر تھا۔ اس نے بڑی صاف گوئی سے کہا تھا کہ وہ اجنبیت کی دیوار گرانے آیا ہے تاکہ جب وہ چرچ کی سیڑھیوں پر یکجا ہوں تو ان کے درمیان کھنچاؤ نہ ہو۔ مورین سوچ رہی تھی کہ یہ برطانوی لوگ

بھی بہت مہذب' نرم خو اور عملی لوگ ہوتے ہیں اور یہ سوچ کر آدمی کی طبیعت بگڑنے لگتی ہے۔

سر ہیرالڈ نے اپنی پیالی میں کافی انڈیلی اور اسے مسکرا کر دیکھا۔ ''آپ یہاں کچھ عرصہ ٹھہریں گی نا؟''

مورین نے پوری کوشش کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی عمر چالیس سے زیادہ نہیں لگتی تھی لیکن کنپٹیوں پر اس کے بیشتر بال سفید تھے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ایک خوبرو آدمی تھا۔ ''میرا خیال ہے کہ آج رات میں بلفاسٹ واپس جاؤں گی۔'' وہ بولی۔

''میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا۔'' سر ہیرالڈ اب بھی مسکرا رہا تھا۔ ''لندن.. بلکہ ڈبلن جانا بہتر رہے گا۔''

مورین مسکرائی۔ وہ اس کا مطلب سمجھ رہی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا..... آج کے بعد تم کبھی بلفاسٹ گئیں تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ لیکن ذاتی طور پر قونصل جنرل کو اس بات کی پروا نہیں تھی۔ ہاں' اس کی حکومت کا خیال ہوگا کہ مورین ان کے لیے کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ بولی تو اس کی آواز پرسکون تھی۔ ''آئرش تو ہر جگہ موجود ہیں۔ وہاں بھی ہیں۔ مجھے ان کی گولیوں سے ہی مرنا ہے تو میں کہیں اور مرنے پر بلفاسٹ میں موت کو ترجیح دوں گی۔''

چند لمحے خاموشی رہی پھر سر ہیرالڈ نے کہا۔ ''تم ان لوگوں کو زیادہ ہی اہمیت دیتی ہو۔ السٹر کے باہر تم ان کی طاقت کا غلط اندازہ لگاتی ہو۔ سوچو جنوب میں ڈبلن کی حکومت نے بھی آئی آر اے کے خلاف قانون قرار.....''

''سر ہیرالڈ! ڈبلن کی نام نہاد حکومت برطانوی چمچوں کی ہے۔'' مورین نے اس کی بات کاٹ دی۔ ''چھ کاؤنٹیوں یعنی السٹر کے کیتھولکس کے لیے واحد امید ڈبلن ہے نہ لندن اور نہ ہی واشنگٹن۔ ان کی واحد امید آئی آر اے ہے۔ شمالی آئیرلینڈ کو آئی آر اے کے متبادل کی ضرورت ہے۔ اس لیے مجھے شمالی آئیرلینڈ ہی ہونا چاہیے۔''

ہیرالڈ بکسٹر کی آنکھوں سے سرد مہری جھلکنے لگی۔ وہ اس مسئلے سے پہلے ہی اکتایا ہوا تھا لیکن جواب دینا اس کا سرکاری فرض تھا۔ ''اور تم سمجھتی ہو کہ تم آئی آر اے کا متبادل ہو؟''

''میں معصوم شہریوں کے قتل کا متبادل تلاش کر رہی ہوں۔''

ہیرالڈ بکسٹر نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔ ''اور برطانوی فوجیوں کی تمھیں پروا نہیں۔ اور ایک بات تو بتاؤ۔ السٹر کے کیتھولک ایک ایسی قوم سے الحاق کیوں چاہتے ہیں جس پر برطانیہ کے چمچے حکمراں ہیں۔''

اس کی طرح مورین کا ردعمل بھی تیز تھا۔ دونوں اس مسئلے سے پوری طرح آگاہ تھے۔ ''میں اس بات کی قائل ہوں کہ ملک پر اس کے اپنے لوگوں کی حکومت ہونی چاہیے' خواہ وہ نااہل ہی کیوں نہ ہوں۔ اہل غیر ملکیوں سے زیادہ کسی ملک پر اس کے اپنے لوگوں کو حکومت کا حق ہوتا ہے۔''

''یہ مت بھولو کہ السٹر کی دو تہائی پروٹسٹنٹ آبادی لندن کو نہیں' ڈبلن کو غیر ملکی دارالحکومت سمجھتی ہے۔''

مورین میلون کا چہرہ تمتما اٹھا۔ ''بائبل کا کاروبار کرنے والے کٹر لوگ صرف اور صرف دولت کو پہچانتے ہیں۔ اگر وہ کیتھولکس سے خود نمٹنے کے قابل ہو جائیں تو تمھیں بھی اٹھا کر کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیں۔ وہ آئرش کیتھولکس کو نکما اور شرابی سمجھتے ہیں تو تمھیں عیاش اور مائل بہ زوال قرار دیتے ہیں۔ وہ خود کو تم سے افضل سمجھتے ہیں۔ وہ تمھیں اپنی وفاداری کا یقین دلا کر استعمال کرتے ہیں۔ در پردہ وہ تمھارا مذاق اڑاتے ہیں۔'' وہ کہتے کہتے رکی۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کی آواز بلند ہو گئی ہے۔ اس نے گہری سانس لی اور بکسٹر کو سرد نگاہوں سے دیکھا۔ ''بلفاسٹ کی انڈسٹری انگریزوں کی دولت اور ان کے خون کے زور پر چلتی ہے۔ تمھیں اپنی بے وقوفی کا احساس نہیں ہوتا سر بکسٹر؟''

سر ہیرالڈ نے اپنا نیپکن میز پر پھیلا دیا۔ ''ملکہ معظمہ کی حکومت السٹر میں اپنے دس لاکھ افراد کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتی۔ خواہ وہ وفادار ہوں یا بے وفا'' وہ کھڑا ہو گیا۔ ''اگر یہ بے وقوفی ہے تو ہم بے وقوف ہیں۔ ایکسکیوزمی!'' اُس نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مورین اسے جاتا دیکھتی رہی پھر ایمنسٹی والوں کی طرف مڑی۔ ''سوری..... مجھے اختلافی گفتگو سے گریز کرنا چاہیے تھا۔''

مارگریٹ سنگر مسکرائی۔ ''کوئی بات نہیں لیکن میرا مشورہ ہے کہ فریق سے بحث کبھی مت کیا کرو۔ اگر ہم پہلے روسیوں کو برا بھلا کہیں اور اس کے بعد کسی روسی یہودی کو کیمپ سے رہائی دلانے کی کوشش کریں تو میں نہیں سمجھتی کہ کامیابی کا کوئی امکان ہو گا۔''

ہل نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''تم شاید اتفاق نہ کرو لیکن میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ الجھنوں سے بھری اس دنیا میں انگریز سب سے زیادہ معقول لوگ ہیں۔ اگر تم اپنے لوگوں کی

رہائی اور بھلائی چاہتی ہو تو تمھیں ان کی معقولیت پسندی تک راہ بنانی ہو گی۔ سوچو تو' تم نے یہ راستہ اپنانے کے لیے آئی آر اے سے ناتا توڑا ہے تو اسے رائیگاں کیوں کرتی ہو۔''

''ہم سب کو اپنے اندر کے شیطان سے لڑنا ہوتا ہے..... اور ہم لڑتے ہیں۔'' مارگریٹ نے کہا پھر چند لمحوں کے توقف کے بعد بولی۔ ''عقوبتی کیمپوں کی چابیاں ان کے ہی پاس ہیں۔''

اس ہلکی سی سرزنش کے جواب میں مورین نے کچھ نہیں کہا۔ وہ جانتی تھی کہ اس دنیا میں برے لوگوں کے مقابلے میں اچھے لوگوں سے معاملات نمٹانا نسبتاً زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ ''ناشتے کا شکریہ! اب مجھے اجازت دیجیے۔'' اس نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسی وقت ہوٹل کا ایک پورٹر اس کی طرف آیا۔ ''مس میلون؟''

مورین نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ آپ کے لیے ہے مس!'' پورٹر نے کارنیشن کی سبز کلیوں کا چھوٹا سا دستہ اسے دکھایا۔ ''میں انھیں آپ کے کمرے میں کسی اچھے سے گلدان میں سجا دوں گا۔ البتہ آپ چاہیں تو اس کے ساتھ جو کارڈ ہے' وہ آپ کو ابھی دے دوں۔''

مورین چند لمحے چھوٹے سے لفافے کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور لفافہ لے لیا۔ لفافے پر کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ مورین نے سوالیہ نظروں سے مارگریٹ سنگر اور ہل کو دیکھا۔ انھوں نے سر ہلائے تو مورین نے لفافے پر لگی سیل توڑ دی۔

مورین کا ذہن پانچ سال پیچھے چلا گیا۔ وہ اور شیلا ایسٹ اینڈ کے آئرش رہائشیوں کے علاقے میں ایک مکان میں چھپی ہوئی تھیں۔ وہ ایک خفیہ مشن کے سلسلے میں آئی ہوئی تھیں۔ ان کی وہاں موجودگی کا علم آئی آر اے کی عبوری وار کونسل کے علاوہ کسی کو نہیں تھا۔

ایک صبح ایک پھول والا دروازے پر آیا اور لیونڈر اور فوکس گلوو کے پھولوں کا دستہ مالکان کو دے گیا۔ مکان کی آئرش مالکن غصے میں بھری ان کے کمرے میں آئی اور گلدستے کو بیڈ پر پٹخ دیا۔ ''خفیہ مشن..... ہونہہ!'' اس نے نفرت سے کہا اور فرش پر تھوک دیا۔ ''کتنی بے وقوف ہو تم لوگ۔''

گلدستے کے ساتھ جو کارڈ تھا اس پر لکھا تھا۔ لندن میں خوش آمدید ملکہ معظمہ کی حکومت کی دعا ہے کہ آپ یہاں قیام کے دوران خوب انجوائے کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ انگریزوں کی مہمان

نوازی آپ کے لیے باعث مسرت ہوگی- وہ پوری عبارت محکمۂ فروغ سیاحت کے بروشر کی تھی- فرق صرف یہ تھا کہ نیچے دستخط ٹورسٹ بورڈ کے نہیں بلکہ ملٹری انٹیلی جنس کے تھے-

مورین اس سے پہلے نہ کبھی اتنی خوفزدہ ہوئی تھی اور نہ ہی اسے توہین کا اتنا شدید احساس کبھی ہوا تھا- وہ اور شیلا جن کپڑوں میں تھیں، انھی میں اس مکان سے نکل کھڑی ہوئیں- اگلے کئی دن انھوں نے صرف باغیچوں میں یا لندن انڈر گراؤنڈ میں گزارے- انھیں کسی سے رابطہ کرنے کی جرات نہیں ہوئی- کیونکہ انھیں یقین تھا کہ ان پر نظر رکھی جارہی ہے- زندگی کے بدترین دو ہفتے جیسے تیسے گزار کر وہ لندن لوٹ گئیں-

مورین نے سر جھٹکا اور لفافے میں سے کارڈ کھینچا- کارڈ پر لکھا تھا..... ''نیویارک میں خوش آمدید- ہمیں امید ہے کہ یہاں تمھارا قیام خوشگوار ہوگا اور یہ کہ تم اس جزیرے پر میسر خوشیوں کو اور لوگوں کی مہمان نوازی کو انجوائے کروگی.....''

مورین کو پورا کارڈ نکال کر دیکھنے کی ہرگز ضرورت نہیں تھی- پھر بھی اس نے کارڈ کو باہر نکال کر دیکھا- نیچے فن میک کومیل کے دستخط موجود تھے-

☆☆☆

مورین نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور چٹخنی چڑھادی- ڈریسر پر گلدان رکھا تھا جس میں وہ پھول موجود تھے- اس نے انھیں گلدان سے نکالا اور باتھ روم میں لے گئی- وہاں اس نے انھیں نوچا کھسوٹا اور ٹوائلٹ میں ڈال کر پانی کے ساتھ بہادیا- آئینے میں اسے اپنے بیڈروم کا منظر نظر آرہا تھا- بیڈروم سے ملحق سٹنگ روم کا دروازہ معمولی سا کھلا ہوا تھا- اس نے تیزی سے گھوم کر دیکھا- الماری کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا- جبکہ اسے یاد تھا کہ یہ دونوں دروازے اس نے نہیں کھولے ہیں- اس نے اپنی آواز کی ممکنہ لرزش پر قابو پانے کے لیے کئی گہری گہری سانس لیں اور پھر پکارا-

''برائن؟''

سٹنگ روم میں اسے آہٹ سنائی دی- اس کے گھٹنے لرزنے لگے- لرزش پر قابو پانے کے لیے اس نے دونوں گھٹنوں کو ملالیا- ''منحوس آدمی..... تم پر لعنت ہو برائن!'' وہ منمنائی-

بیڈروم اور سٹنگ روم کو ملانے والا دروازہ کھلا اور خادمہ نے جھانک کر اسے دیکھا- ''جی مادام؟''

مورین نے ایک اور طویل اور گہری سانس لی- ''یہاں کوئی موجود ہے؟''

''جی نہیں مادام!''

''کوئی آیا تھا یہاں؟''

''بس پورٹر پھول لے کر آیا تھا-''

''ٹھیک ہے- اب پلیز، تم جاؤ-''

''جی مادام!'' خادمہ میلی چادروں کی ٹرالی دھکیل کر باہر لے گئی- مورین اس کے پیچھے دروازے تک گئی اور دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھادی- پھر وہ آرام سے کرسی پر بیٹھ گئی اور پھول دار وال پیپر کو گھورنے لگی-

اسے اپنے سکون پر حیرت ہورہی تھی- اس کا جی چاہتا تھا کہ اچانک برائن لڑھکتا ہوا بیڈ کے نیچے سے نکل آئے، اسے دیکھ کر مسکرائے..... وہی عجیب سی مسکراہٹ جسے مسکراہٹ ہرگز نہیں کہا جاسکتا تھا- اس نے تصور کیا کہ برائن اس کے سامنے کھڑا ہے- اب وہ کہے گا..... بہت طویل عرصہ ہوگیا مورین..... یا پھر وہ کہے گا..... میرے لیے پھول کہاں ہیں مورین؟ کیا تم نے انھیں کسی خاص جگہ رکھ دیا ہے؟

''ہاں..... بہت ہی خاص جگہ-'' مورین نے بلند آواز میں کہا- وہ اپنے تصور کے ساتھ بے اختیار بہہ نکلی تھی- ''میں نے انھیں فلش میں بہادیا-''

وہ کئی منٹ تک اسی طرح بیٹھی برائن سے خیالی گفتگو کرتی رہی- اسے احساس ہورہا تھا کہ وہ اسے بہت زیادہ مس کر رہی ہے- وہ اس کی آواز سننے کے لیے تڑپ رہی تھی- عجیب کیفیت تھی اس کی- وہ بہ یک وقت ہیجان اور خوف سے دوچار تھی- اور دونوں کا سبب ایک ہی تھا، یہ احساس کہ وہ اس کے بہت قریب ہے اور کسی بھی لمحہ اس تک پہنچ سکتا ہے-

اسی وقت برابر میں رکھے فون کی گھنٹی بجی- اس نے دیر تک اسے بجنے دیا- پھر بالآخر اس نے ریسیور اٹھالیا-

''مورین..... سب ٹھیک ہے نا؟'' دوسری طرف مارگریٹ سنگر تھی- ''میں تمھیں لینے کے لیے آؤں؟ آئرش پویلین پر ہمارا انتظار ہورہا ہوگا-''

"میں ابھی آتی ہوں۔" مورین نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

وہ آہستہ سے کرسی سے اٹھی۔ ابھی اسے آئرش پولیلین جانا تھا اور اس کے بعد سینٹ پیٹرک گرجا کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر پریڈ دیکھنی تھی۔ دن کے اختتام پر اسے تماشائیوں کے اسٹینڈز پر موجود رہنا تھا اور پھر آئرلینڈ کے بچوں کی امداد کے لیے دیے جانے والے آئرش کلچرک سوسائٹی کے عشائیے میں شرکت کرنی تھی..... اور اس کے بعد کینیڈی ائیرپورٹ۔ وہ حیران تھی کہ لوگوں کے دکھ دور کرنے کے لیے امداد جمع کرنے کے نام پر کیسی مسرت بھری، چہکتی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ امریکا بھی عجیب ملک ہے۔ ایسا صرف امریکا میں ہی ہوتا ہے۔ یہ امریکی لوگ کسی بھی تباہی کو ڈنر ڈانس میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سٹنگ روم سے ہوتی ہوئی وہ بیڈروم میں گئی۔ وہاں فرش پر اسے سبز کارنیشن کا ایک پھول پڑا نظر آیا۔ وہ اسے اٹھانے کے لیے جھک گئی۔

☆☆☆

پیٹرک برک نے ٹیلی فون سے باہر تھرڈ ریونیو پر بلارنی اسٹون کے اندر کی نیم تاریکی میں جھانکا۔ بار کے آئینے پر گتے کے بنے ہوئے پھول چپکا دیے گئے تھے۔ یہ آئرلینڈ کا قومی نشان تھا۔ چھت سے پلاسٹک کا ایک ہیٹ لٹکا دیا گیا تھا جو آئرستانی کہانیوں کی شریر روح سے منسوب تھا۔ پیٹرک فوج کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے پولیس پلازا کا ڈائریکٹ نمبر ڈائل کیا۔

دوسری طرف گھنٹی بجی پھر فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو لینگلے!" پیٹرک نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

نیویارک پولیس ڈیپارٹمنٹ کے انٹیلی جنس ڈویژن کا سربراہ انسپکٹر فلپ لینگلے اس وقت کافی کے گھونٹ لے رہا تھا۔ "مجھے فرگوسن پر تمہاری رپورٹ مل گئی ہے برک!" لینگلے نے تیرہویں منزل کی کھڑکی سے بروک لین برج کی طرف دیکھا۔ سمندر سے اٹھنے والی دھند چھٹ رہی تھی۔ "بات یہ ہے پیٹ کہ تصویری معمے کے کچھ ٹکڑے ہمارے پاس بھی موجود ہیں۔ اور جو تصویر ابھرتی نظر آ رہی ہے وہ کچھ خوشگوار نہیں ہے۔ ایف بی آئی کو آئی آر اے کے مخبروں سے پتا چلا ہے کہ آئی آر اے کا کوئی باغی گروپ نیویارک اور بوسٹن میں سرگرم ہے۔ انھوں نے دونوں جگہ مقامی آئی آر اے سے رابطہ کیا ہے۔ وہ یہاں کچھ کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں انھوں نے دونوں شہروں میں مقامی

آئی آر کو ٹٹولا ہے۔"

پیٹرک نے اپنے پسینے میں تر گردن کو رومال سے پونچھا۔ "یعنی ایک پرانی کہاوت کے مطابق اندر جانے والے قدموں کے نشانات دکھائی دے رہے ہیں لیکن باہر آنے والے نشانات نظر نہیں آ رہے ہیں۔"

"ہاں، ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا ہے کہ نیویارک میں سینٹ پیٹرک ڈے کے موقع پر....."

"منطق کہتی ہے کہ اگر آپ بدترین لمحوں میں کوئی بدترین واقعہ ہونے کا تصور قائم کریں تو وہ واقعی سچ مچ رونما ہو جائے گا۔ سینٹ پیٹرک ڈے تو اچھے حالات میں بھی ایک ڈراؤنے خواب کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بہت بری بلا ہے۔ میں بتاؤں، اگر میں آئی آر کے کسی باغی گروپ کا سربراہ ہوتا اور امریکا میں ہلچل مچانا میرا مقصد ہوتا تو میں اس کے لیے نیویارک میں سترہ مارچ کا ہی انتخاب کرتا۔"

"میں تمہاری بات توجہ سے سن رہا ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم اس سے کیسے نمٹنا چاہتے ہو؟"

"میں اپنے تمام رابطوں کو ٹٹولوں گا۔ ایک بار سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں جاؤں گا اور شراب خانوں میں ہونے والی محب وطن لوگوں کی باتیں سنوں گا۔ لوگوں کو پلاؤں گا اور کام کی معلومات خریدنے کی کوشش کروں گا۔"

"محتاط رہنا۔"

پیٹرک برک نے ریسیور لٹکایا اور بوتھ سے نکل کر بار کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا پیش کروں؟" بارمین نے پوچھا۔

پیٹرک نے بیس ڈالر کا نوٹ کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے مشروب کا نام بتایا۔ مائیک نامی اس بارمین کو وہ جانتا تھا۔ پیٹرک نے جام اٹھایا لیکن باقی رقم نہیں اٹھائی۔ "تمھیں بھی پلاؤں؟"

"میرا تو ابھی پینے کا وقت نہیں ہوا ہے۔" بارمین نے کہا اور اگلی بات کا منتظر رہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ گاہک کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔

"میں دوستوں کی تلاش میں ہوں۔" پیٹرک نے کہا۔

"تو چرچ جاؤ۔"

"وہ مجھے وہاں نہیں ملیں گے۔ مجھے فلینیگن، ایڈی، بوب اور جان کیے کی تلاش ہے۔"

"تم دوست ہو ان کے؟"

"ہر سال سترہ مارچ کو ان سے ملاقات ہوتی ہے۔"

"تب تو تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ جان کیے مر چکا ہے۔ خدا اسے ابدی سکون عطا فرمائے۔ فلینیگن کو وطن واپس گئے ایک سال ہونے والا ہے۔ اب پیو اور یہاں سے کھسک لو۔ یہاں تمھیں وہ دوست نہیں ملیں گے۔"

"یہ وہی بار ہے نا جہاں پر سینٹ پیٹرک ڈے پر نشے میں دھت لوگوں کو کھڑکی سے باہر پھینکا جاتا ہے؟"

"اگر تم کھسک نہیں لیے تو تمھارے ساتھ یہی کچھ ہوگا۔" قوی الجثہ بارمین پیٹرک کو گھورنے لگا۔

اچانک ایک بوتھ سے ایک شخص نکلا اور پیٹرک کے برابر آ کھڑا ہوا۔ وہ بہت قیمتی ٹاپ کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اس نے برطانوی لہجے میں سرگوشی میں پیٹرک سے کہا۔ "مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

پیٹرک نے اسے غور سے دیکھا۔ اس شخص نے سر سے باہر کی سمت اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں بار سے نکل آئے۔ وہ شخص پیٹرک کو سڑک کے اس طرف لے گیا۔ وہاں کارنر پر وہ رک گیا۔ "میں میجر بارٹ مارٹن ہوں۔ فرام برٹش ملٹری انٹیلی جنس۔" اس نے کہا اور اپنا سفارتی پاسپورٹ اور شناختی کارڈ نکال کر پیٹرک کو دکھایا۔

پیٹرک نے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں۔ "میرے لیے اس کی کیا اہمیت ہے؟"

مارٹن نے بلاک کے وسط میں ایک اونچی بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا۔ "میرے ساتھ وہاں چلو۔"

وہ اس طرف چل دیے۔ بلڈنگ کے دروازے پر چند گز دور خفیہ پولیس کے دو جسیم آدمی کھڑے تھے۔ مارٹن نے پیٹرک کے لیے دروازہ کھولا۔ وہ ماربل کی لابی میں داخل ہوئے۔ اندر بھی پیٹرک کو چار پولیس والے کلیدی مقامات پر چوکنا کھڑے نظر آئے۔ مارٹن، پیٹرک کو لے کر لابی کے عقبی حصے کی طرف بڑھا جہاں ایلی ویٹرز تھیں۔ وہ دونوں لفٹ میں بیٹھے۔ پیٹرک نے نویں منزل کا بٹن دبا دیا۔

مارٹن مسکرایا۔ "شکریہ!"

اب پیٹرک نے اسے غور سے دیکھا۔ اپنے رینک کے باوجود مارٹن فوجی کہیں سے نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ تو ایک ایسا اداکار لگ رہا تھا جو خود کو کسی مشکل کردار میں ڈھالنے کی تیاری کر رہا ہو۔ اس

کے چہرے پر مسکراہٹ کے باوجود سختی اور درشتی تھی۔ شاید وہی اس کی اصل شخصیت تھی۔

لفٹ رکی اور پیٹرک، مارٹن کے پیچھے چلتا راہداری میں آ گیا۔ وہاں نیلی وردی پہنے ایک شخص کھڑا تھا۔ مارٹن کے اشارے پر اس نے ایک طرف ہٹ کر انھیں راستہ دیا۔ سامنے والی دیوار پر کانسی کی ایک پلیٹ نصب تھی جس پر "برٹش انفارمیشن سروسز" لکھا تھا۔ پیٹرک جانتا تھا کہ وہ جاسوسوں کا مسکن ہے۔

دروازے سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔ وہاں سنہرے بالوں والی ایک حسینہ نیلا سوٹ پہنے ریسیپشن پر بیٹھی تھی۔ اس نے بے حد لہک کر میٹھی آواز میں کہا۔ "گڈ مارننگ میجر!"

مارٹن، پیٹرک کو ایک اور دروازے سے گزار کر ایک مائیکرو فلم ریڈنگ روم میں لے گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سٹنگ روم بھی تھا..... روایتی انداز کا جو باقی دفتر سے یکسر مختلف تھا۔ وہاں ایک بڑا ٹریول پوسٹر لگا تھا جس میں دھوپ میں نہائے ہوئے ایک مرغ زار کا منظر تھا، نیچے لکھا تھا..... انگلستانی دیہات کے سکون اور پُر مسرت ماحول کو انجوائے کیجیے۔ وہاں وہ پوسٹر نہ ہوتا تو اس کمرے کو ہرگز کوئی سرکاری دفتر نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔

مارٹن نے دروازہ لاک کیا۔ اپنا ٹاپ کوٹ اسٹینڈ پر لٹکایا اور پیٹرک سے کہا۔ "بیٹھو کیپٹن!"

پیٹرک سائیڈ بورڈ کی طرف بڑھا، ایک مشروب کی صراحی اٹھائی اور اسے کھول کر سونگھا پھر اس نے اپنے لیے ایک جام بنایا اور کمرے کا جائزہ لیا۔ "ہاں تو اب بتاؤ کہ تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو؟"

میجر مارٹن مسکرایا۔ "میرا خیال ہے بہت کچھ۔"

"گڈ!"

"میں انسپکٹر لینگلے کو پہلے ہی آئرش دہشت گردوں کے ایک گروہ کے بارے میں اطلاع دے چکا ہوں جو خود کو فینیان کہتے ہیں۔ ان کی قیادت کرنے والا کوئی فن میک کومیل ہے۔ رپورٹ تم نے دیکھی ہوگی۔"

"ہاں، اور اس کی تفصیل میرے لیے حیران کن تھی۔"

"بہت خوب! تو تم جانتے ہو کہ آج کچھ ہو سکتا ہے۔" میجر مارٹن آگے کی طرف جھکا۔

''میں ایف بی آئی اور سی آئی اے کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہوں لیکن میں تم لوگوں کے ساتھ بھی قریبی تعاون کا تعلق چاہتا ہوں- ایف بی آئی اے اور سی آئی اے والے ہمیں وہ کچھ بتا دیتے ہیں جو تمھیں نہیں بتاتے- میں تمھیں نہ صرف اپنی بلکہ ان کی کارگزاری سے بھی باخبر رکھ سکتا ہوں- تمہاری ملٹری انٹیلی جنس کو میں نے ہی آئی آر اے پر فائلیں تیار کر کے دی ہیں- اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی انٹیلی جنس سروس کی آئی آر اے کی آگہی بھی میری ہی مرہون منت ہے-

''بہت مصروف آدمی ہو تم-''

''سیدھی سی بات ہے- میں اس معاملے میں اتھارٹی ہوں- آئرش انقلابیوں کے بارے میں ہم جتنا جانتے ہیں- تم جان ہی نہیں سکتے- اب مجھے لگتا ہے کہ تمھیں اہم معلومات درکار ہیں تو میں تمھارے بھی کام آؤں گا-''

''قیمت تو بتاؤ-''

میجر مارٹن چند لمحے کافی ٹیبل پر پڑے لائٹر سے کھیلتا رہا پھر اس نے کہا- ''معلومات کے بدلے معلومات..... مقامی آئی آر اے کے بارے میں معلومات- سمجھ رہے ہو نا؟''

''معقول قیمت ہے-'' پیٹرک نے کہا- ''مگر کچھ تخصیص بھی تو ہوگی-''

میجر مارٹن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا- ''اصل میں تو میں تم سے براہ راست رابطہ چاہتا تھا..... اور تم سے ملنا چاہتا تھا-'' وہ اٹھ کھڑا ہوا- ''تمھیں اگر مجھے کچھ بتانا ہو تو یہاں فون کرو اور کہو کہ مسٹر جیمز سے بات کرنی ہے- یہاں کوئی تمھارا پیغام نوٹ کرے گا اور مجھے پہنچا دے گا- میں بھی یہاں اسی طرح تمھارے لیے پیغام چھوڑ دوں گا- وہ ایسی معلومات ہوں گی جو لینگلے کے لیے نئی ہوں گی- ان سے تمھارا قد کچھ بڑھے گا- تمھیں بھی فائدہ اور مجھے بھی-''

پیٹرک برک اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا- دروازے پر پہنچ کر وہ پلٹا- ''میرا خیال ہے کہ وہ شاید مورین میلون کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ تمھارا کونسل جنرل بھی ان کا ہدف ہو-''

میجر مارٹن نے نفی میں سر ہلایا- ''میں ایسا نہیں سمجھتا- سر ہیرالڈ بیکسٹر کا آئرش معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جہاں تک مورین میلون کا تعلق ہے تو میں اس کی بہن شیلا سے واقف ہوں- بلفاسٹ میں اتفاقاً اس سے ملاقات ہوئی تھی- وہ جیل میں ہے..... آئی آر اے کی حریت پسند کارکن بہرحال وہ الگ کہانی ہے- ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا.....؟ ہاں، مورین میلون- آئی آر اے

سے اس کا تعلق اور طرح کا ہے- آئی آر اے کا ایک عبوری ٹریبونل اسے موت کی سزا سنا چکا ہے..... اس کی عدم موجودگی میں- وہ بس بونس میں جی رہی ہے..... ادھار کے لمحے لیکن وہ اسے سڑک پر شوٹ نہیں کریں گے- وہ اسے آئرلینڈ میں کہیں پکڑیں گے- چاہے شمال میں پکڑیں یا جنوب میں اور اس بار وہ اس کی موجودگی میں اس پر مقدمہ چلائیں گے اور یہ فینیان جو کوئی بھی ہیں، یہ اس کیس کو بھی خراب نہیں کریں گے- اور ہاں یہ نہ بھولو کہ مورین میلون اور سر بیکسٹر آج دن کا بیشتر حصہ گرجا کی سیڑھیوں پر موجود رہیں گے- اور آئرش لوگ اپنے سیاسی نظریات اور مذہبی عقائد سے قطع نظر گرجا کے تقدس کا بہرحال احترام کرتے ہیں- اس لیے مجھے ان دونوں کی کوئی فکر نہیں- تم کسی اور ممکنہ ہدف کے بارے میں سوچو- وہ ضرور کوئی برطانوی پراپرٹی ہوگی جسے وہ نشانہ بنائیں گے- السٹر کا تجارتی وفد بھی ان کا ہدف ہو سکتا ہے- یاد رکھو آئرش چونکا دینے والا کام کبھی نہیں کرتے- ان کے اقدامات کو پہلے سے سمجھا جا سکتا ہے-''

''واقعی؟ اور..... شاید اسی لیے میری بیوی مجھے چھوڑ گئی-'' پیٹرک نے کہا-

''اوہ..... تم بھی آئرش ہو..... ارے ہاں، حیرت کی کیا بات ہے- سوری دوست!''

پیٹرک برک نے دروازہ کھولا اور کمرے سے نکل آیا-

کمرے میں میجر مارٹن نے سر پیچھے کی طرف جھٹکا اور ہنسنے لگا- وہ سائیڈ بورڈ کی طرف بڑھا اور اپنے لیے مارٹینی کا جام بنایا- وہ پیٹرک سے اپنی گفتگو تول رہا تھا- آخر میں وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ برک اس کی توقع سے زیادہ چالاک ہے- اس کے باوجود کھیل اتنا آگے بڑھ جانے کے باعث وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا-

☆☆☆

پریڈ

ففتھ ایونیو کے وسط میں' ۴۴ ویں اسٹریٹ پر ۶۹ ویں انفنٹری رجمنٹ کا کمانڈر کرنل ڈینس لوگن بے صبری سے اپنی چھڑی سے اپنی پنڈلیاں تھپتھپا رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا' ہوا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کی اور پھر ساتھ کھڑے میجر میتھیو کول سے پوچھا۔ ''آج کے لیے موسم کی کیا رپورٹ ہے؟''

ہر ایڈ جوئنٹ کی طرح میجر کول کے پاس بھی ہر سوال کا جواب موجود ہوتا تھا۔ ''سردی ہوگی جناب! اور رات تک برف باری کا امکان ہے۔''

کرنل نے اثبات میں سر ہلایا۔

''مگر اس وقت تک پریڈ ختم ہو چکی ہوگی سر!''

کرنل نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر اسے سامنے والی بلڈنگ کے گھنٹا گھر سے ملایا۔ گھنٹا تین منٹ آگے تھا لیکن پریڈ کو اسی کے حساب سے شروع ہونا تھا۔ کرنل نے اچانک میجر سے پوچھا۔ ''تم کیا محسوس کر رہے ہو میجر؟''

میجر نے کوشش کی لیکن بات اس کے پلے نہیں پڑی۔ ''میں سمجھا نہیں سر!''

''محسوس کرنے کی کوشش کرو میجر..... میدانِ جنگ کی طرح۔''

''جی..... مجھے تو سب ٹھیک لگ رہا ہے۔'' میجر کول نے کہا۔

کرنل نے میجر کے سینے پر سجے رنگ برنگے ربن دیکھے۔ ان میں سب سے نمایاں اودے رنگ کا ربن تھا۔ وہ جنگ میں لگنے والے زخم کی طرح تھا کیونکہ اسی کے صلے میں تھا۔ ''ویت نام میں کبھی تمھیں اس بات کا احساس ہوا تھا کہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔'' اس نے میجر سے پوچھا۔

میجر نے پُرخیال انداز میں سر کو اثباتی جنبش دی۔

کرنل لوگن میجر کے جواب کا منتظر تھا۔ خود اسے احساس ہو رہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ کہیں کوئی گڑبڑ ہے اور وہ چاہتا تھا کہ میجر اس کی تائید کرے لیکن میجر کولنز جوان آدمی تھا اور اس کی چھٹی حس جنگل میں تو اس کا ساتھ دے سکتی تھی لیکن مین ہٹن میں وہ پوری طرح سوئی ہوئی تھی۔

''میجر! آج اپنی آنکھیں پوری طرح کھلی رکھنا۔'' اس نے مایوس ہو کر للکارنے والے انداز میں کہا۔ ''یہ پریڈ نہیں ہے۔ یہ ایک مہم ہے..... اہم آپریشن ہے۔ اپنے بھیجے کو سر سے پھسل کر گھٹنوں تک نہ آنے دینا۔''

''یس سر!'' میجر نے سر جھکا کر اپنے گھٹنوں کو غور سے دیکھتے ہوئے بے حد سعادت مندی سے کہا۔

کرنل لوگن نے رجمنٹ کا جائزہ لیا۔ سپاہیوں کے ہیلمٹ چمک رہے تھے۔ کندھوں سے M16 رائفلیں لٹک رہی تھیں۔

۴۴ ویں اسٹریٹ پر لوگوں کا ہجوم بڑھ گیا تھا۔ منظر کو ٹھیک سے دیکھنے کے شوق میں بعض لوگ پوسٹ بکسوں پر اور مختلف اونچی جگہوں پر چڑھ گئے تھے۔ کچھ لوگ اِدھر اُدھر درختوں پر بھی چڑھے ہوئے تھے۔

کرنل لوگن کے آس پاس لوگ جمع تھے۔ ان میں صحافی' سیاست داں اور پریڈ کے عمال شامل تھے۔ پریڈ کا چیئرمین بوڑھا جج ڈرسکول سب لوگوں کی پیٹھ تھپک رہا تھا۔ گزشتہ ۴۰ سال سے وہ یہ کام باقاعدگی سے کرتا آیا تھا۔ وہاں گورنر بھی موجود تھا اور بے حد فراخ دلی سے سب لوگوں سے بلاتفریق ہاتھ ملا رہا تھا۔ اس کے نزدیک یہ پریڈ اگلے انتخابات کے لیے ووٹ پکے کرنے کا ذریعہ تھی۔ وہاں احمقانہ گرین ڈربی پہنے ہوئے میئر کلائن بھی تھا۔

لوگوں نے ففتھ ایونیو کی طرف دیکھا۔ چوڑی سڑک کو ٹریفک اور راہ گیروں سے خالی کرا لیا گیا تھا۔ دور تک میدان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ لوگن کو اپنی دور کی نظر پر پیار آنے لگا۔ اس صبح وہی ایک حوصلہ افزا چیز تھی اس کے لیے۔ اسے چرچ نظر نہیں آ رہا تھا جو ۵۰ ویں اور ۵۱ ویں اسٹریٹ کے درمیان واقع تھا۔ تاہم اسے پولیس کی جابجا کھڑی کی ہوئی رکاوٹیں اور چرچ کی نچلی سیڑھیوں پر کھڑے لوگ نظر آ رہے تھے۔

منٹ کی سوئی جیسے جیسے بارہ کی طرف بڑھ رہی تھی' ماحول کا سکوت اور گہرا ہوتا جا رہا تھا- رجمنٹ کے ساتھ جو فوجی بینڈ تھا' اس کے اراکین اپنے اپنے سازوں کو چیک کر چکے تھے- ایمرالڈ سوسائٹی والوں نے اپنے بیگ پائپوں کی مشق روک دی تھی- اسٹینڈز پر معززین اپنے لیے مخصوص سیٹوں پر بیٹھنے لگے تھے- جج ڈرسکول پورے منظر کا جائزہ لینے کے بعد ستائشی انداز میں سر ہلا رہا تھا-

اب صرف چند منٹ رہ گئے تھے- کرنل لوگن کے دل کی رفتار بڑھ گئی تھی- اسے احساس تھا کہ پریڈ کے راستے میں لاکھوں تماشائی موجود ہوں گے- ٹی وی والوں کے کیمرے اور اخبار والے بھی کثرت سے موجود ہوں گے- یہ دن جذباتی شدت اور اداسی کے ساتھ منایا جاتا تھا- نیویارک میں اس دن کی سب سے بڑی خصوصیت پریڈ تھی- ۱۷۶۲ء سے یہ پریڈ نیویارک میں سینٹ پیٹرک ڈے کے معمولات میں شامل تھی- عرصۂ جنگ ہو یا کساد بازاری یا خانہ جنگی' یہ پریڈ ہر حال میں ہوتی رہی تھی- درحقیقت اس نئی دنیا میں وہ آئرش ثقافت کی علامت تھی اور یہ معمول جاری رہنے والا تھا-

کرنل لوگن میجر کولنز کی طرف مڑا- ''ہم تیار ہیں میجر؟''

''جنگجو آئرش ہمیشہ تیار رہتے ہیں کرنل-''

لوگن نے اثبات میں سر ہلایا- آئرش ہمیشہ ہر بات' ہر صورت حال کے لیے تیار رہتے تھے لیکن اس کے لیے تیاری کبھی نہیں کرتے تھے-

☆☆☆

فادر مرفی نے اِدھر اُدھر دیکھا- چرچ کی سیڑھیوں پر ہزاروں مہمان جمع تھے- چرچ کے صدر دروازے سے لے کر نچلی سیڑھی تک دورویہ پیتل کی ریلنگ کے درمیان بہت بڑا سبز رنگ کا قالین بچھا دیا گیا تھا- اس کے آگے ریلنگ کے درمیان کارڈینل اور پاپائے اعظم کا نمائندہ کھڑا تھا- کارڈینل کے برابر برطانوی قونصل جنرل اور اسقفی نمائندے کے برابر مورین میلون کھڑی تھی فادر مرفی مسکرایا یہ انتظام پرٹوکوں کے عین مطابق تھا- یہ فاصلہ اس کی ضمانت تھا کہ فریقین کو ایک دوسرے پر جھپٹنے کا موقع نہیں ملے گا-

کارڈینل کے گروپ میں پادری اور ننیں بھی تھیں اور چرچ کو نوازنے والے مخیّر حضرات بھی- انھی میں کم از کم دو افراد فادر مرفی کو ایسے نظر آئے جو یقینی طور پر خفیہ پولیس کے آدمی تھے-

فادر نے ہجوم کا جائزہ لیا- لڑکے لڑکیاں اٹلس کے مجسمے کے پلیٹ فارم پر چڑھتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بوتلیں بڑھا رہے تھے- فادر کی نظریں ایک جانے پہچانے چہرے پر جم گئیں- اٹلس کے پلیٹ فارم کے عین سامنے پولیس کی کھڑی کی ہوئی رکاوٹ پر دونوں ہاتھ لٹکائے پیٹرک برک کھڑا تھا- اسے دیکھ کر فادر کو طمانیت اور خوداعتمادی کا احساس ہوا- اس کی سمجھ میں البتہ اس سے پہلے کی عدم خوداعتمادی کی وجہ نہیں آئی- بہر حال کوئی نہ کوئی تو ضرور رہی ہوگی-

☆☆☆

کارڈینل نے سر گھما کر سر بیکسٹر کو دیکھا اور غیر جانبدارانہ انداز میں پوچھا- ''مسٹر بیکسٹر! کیا آپ ہمارے ساتھ پورے دن رہیں گے؟''

بیکسٹر مسٹر کہہ کر پکارے جانے کا عادی نہیں تھا لیکن جانتا تھا کہ کارڈینل کے اس تخاطب کا مقصد اس کی اہانت نہیں ہے- اس نے سر گھما کر کارڈینل کو دیکھا اور بولا- ''جی تقدس مآب! سوچا تو یہی ہے-''

''ہمیں بہت خوشی ہوگی-''

''شکریہ!'' سر ہیرالڈ نے کہا اور کارڈینل کو دیکھنے لگا جو دوسری طرف متوجہ ہو گیا تھا- کارڈینل بوڑھا آدمی تھا لیکن اس کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی- اس نے کھنکھارتے ہوئے اسے مخاطب کیا- ''معاف کیجیے تقدس مآب! میں سوچتا ہوں کہ کچھ دیر منظر کی مرکزیت سے ذرا دور ہٹ جاؤں-''

کارڈینل نے اپنے مداحوں کی سمت ہاتھ لہراتے ہوئے اس سے کہا- ''مسٹر بیکسٹر! آج کے دن تو آپ ہی مرکز توجہ ہیں..... آپ اور مس میلون- آج ہمارے اس مظاہرے پر سیاسی مبصرین کی پوری توجہ مبذول ہے- درحقیقت یہ ایک بہت بڑی خبر ہے- ماضی سے یہ انقطاع اور پرامن مستقبل کی یہ پیشرفت سبھی کو اچھی لگی ہے-''

''آپ نے بجا فرمایا لیکن میرے پیش نظر اس معاملے کا حفاظتی زاویۂ نظر بھی ہے- میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کوئی زخمی ہو یا.....''

''خدا ہم سب کا نگہباں ہے مسٹر بیکسٹر اور کمشنر ڈوائرز نے مجھے یقین دلایا ہے کہ پولیس بھی پوری طرح چوکس ہے-''

"چلیں، یہ تو بہت اچھا ہے۔ ویسے کمشنر سے کیا آپ کی حال ہی میں بات ہوئی ہے؟" سر بیکسٹر نے پوچھا۔

کارڈینل مسکرایا لیکن اس نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔ بیکسٹر نے سر گھمایا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سامنے پہاڑ سا دن کھڑا ہے۔ وقت ہمیشہ آدمی کی خواہش کے برعکس رفتار اپناتا ہے۔ آپ چاہیں کہ جلدی سے شام ہو جائے تو ایک لمحہ ساعت بن کر گزرتا ہے۔

☆☆☆

پیٹرک برک نے گرجا کی سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔ اس کا دوست فادر مرفی، کارڈینل کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے سوچا، مذہبی لوگوں کی زندگی بھی عجیب ہوتی ہے۔ تجرد کی زندگی کو آسان تو نہیں کہا جا سکتا۔ اسے یاد تھا، اس کی ماں اسے پادری بنانا چاہتی تھی لیکن وہ پولیس والا بن گیا۔ اور اس میں بھی مایوسی کسی کو نہیں ہوئی تھی۔ سب سے بڑی بات یہ کہ وہ خود اس میں خوش تھا۔

اس نے اسقفِ اعظم کے نمائندے کو آئی آر اے کی منحرف کمانڈو عورت سے مسکرا کر باتیں کرتے دیکھا۔ اس نے مورین میلون کو غور سے دیکھا۔ اتنے فاصلے سے بھی وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر معصومیت اور پاکیزگی تھی۔ اس کے سنہری بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔ وہ بار بار چہرے پر آئے بالوں کو ہاتھ سے ہٹاتی تھی۔

پیٹرک برک نے سوچا کہ اگر وہ سر بیکسٹر یا مورین میلون کی جگہ ہوتا تو ہرگز ان سیڑھیوں پر کھڑا ہونا قبول نہ کرتا۔ اور اگر وہ کارڈینل کی جگہ ہوتا تو ان دونوں کو گرجا کی سیڑھیوں پر گزشتہ روز کھڑا کرتا جبکہ کبوتروں کے سوا ان کو دیکھنے والا کوئی نہ ہوتا۔ نجانے یہ احمقانہ آئیڈیا کس کا ہے۔ یہ تو ایسا تھا جیسے بپھرے ہوئے سانڈ کی آنکھوں کے سامنے سرخ رومال لہرایا جا رہا ہو۔ اور ان لوگوں کا خیال تھا کہ یہ امن کی طرف پیش قدمی ہے لیکن جس نے بھی یہ سوچا تھا، بہت غلط سوچا تھا۔ اس کا اچھا نتیجہ تو نکل ہی نہیں سکتا تھا۔

اُس نے ایونیو کے دونوں طرف دیکھا۔ وہاں مزدوروں اور اسکول کے طلبا کی اکثریت تھی۔ ان کے علاوہ وہاں بڑی تعداد میں پھیری والے بھی تھے۔ ان کے لیے وہ کمائی کا دن تھا۔ بڑی عمر کے جتنے لوگ تھے وہ بڑھ چڑھ کر سبز کارنیشن خرید رہے تھے۔

☆☆☆

مورین میلون نے کبھی اتنا بڑا مجمع نہیں دیکھا تھا۔ جدھر دیکھو، سر ہی سر نظر آتے تھے۔ تقریباً تمام عمارتوں پر امریکی اور آئرش جھنڈے ساتھ ساتھ لہرا رہے تھے۔ برٹش ایمپائر بلڈنگ کے سامنے ایک گروہ ہرے رنگ کا ایک بہت بڑا بینر پھیلائے کھڑا تھا۔ بینر پر لکھا تھا..... "انگریزو! آئرلینڈ سے نکل جاؤ۔" مارگریٹ سنگر نے اسے بتایا تھا کہ اسے صرف یہی ایک نعرہ دکھائی دے گا کیونکہ گرینڈ مارشل نے بس اسی کی اجازت دی ہے۔ ہرے بینر پر وہ عبارت سفید حروف میں لکھی گئی تھی۔ پولیس کو اجازت دی گئی تھی کہ اس کے علاوہ ہر بینر کو وہ چھین لیں۔ مورین کو امید تھی کہ سر ہیرالڈ بیکسٹر کو وہ بینر نظر آئے گا اور اس پر وہ شرمندہ بھی ہوگا۔"

وہ اسقفی نمائندے ڈاؤنز کی طرف مڑی۔ "یہ تمام لوگ آئرش تو نہیں ہو سکتے؟"

ڈاؤنز مسکرایا۔ "یہاں نیویارک میں ایک کہاوت مشہور ہے۔ سینٹ پیٹرک ڈے کے موقع پر ہر شخص آئرش ہوتا ہے۔"

مورین پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ اس کے انداز میں حیرت اور بے یقینی تھی۔ آئرلینڈ چھوٹا سا، غریب ملک جس کی آبادی بھی بہت کم تھی، جس کی عیسائی دنیا میں کوئی وقعت نہیں تھی، آج خود کو کیسے نمایاں کر رہا ہے۔ خوشی سے اس کا دل بھر آیا۔ اس کا گلا رندھ گیا۔ آئرلینڈ کے بارے میں ایک بڑی تلخ بات کہی جاتی تھی۔ آئرلینڈ کی برآمدات میں بہترین برآمد اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ لیکن اب مورین سوچ رہی تھی کہ اس میں شرمندگی کا کوئی پہلو نہیں۔ آئرلینڈ کے بیٹے اور بیٹیاں امریکا میں بھی اپنے عقیدے پر قائم ہیں۔

اچانک مجمع میں سے شور بلند ہوا۔ اس نے شور کی سمت دیکھا۔ وہ تقریباً پندرہ مرد اور عورتوں کا ایک گروپ تھا جو ایک بہت بڑے بینر کو کھول رہا تھا۔ ہرے رنگ کے اس بینر پر لکھا تھا۔ "برطانویوں کی قید و بند اور عقوبتوں کے شکار" اور ان میں اسے اپنی بہن کی ایک سہیلی بھی نظر آئی۔

پولیس کا ایک گھڑ سوار دستہ جنوب کی سمت سے ایونیو میں داخل ہوا۔ ان کے سروں پر ہیلمٹ تھے اور انھوں نے ڈنڈے اپنے سروں سے اوپر بلند کر رکھے تھے۔ چرچ کی شمالی سمت، ۵۱ ویں اسٹریٹ سے اسکوٹر پر سوار پولیس والے نمودار ہوئے اور موبائل ہیڈ کوارٹرز ٹرک کے پاس سے گزرتے ہوئے فٹافٹ ایونیو کی طرف چلے گئے۔

ایک شخص نے جس کے ہاتھ میں میگافون تھا چلا کر کہا۔ ''لانگ کیش' ارماغ جیل' کرملن روڈ جیل اور نازیوں کی طرز کے عقوبتی کیمپ اور حرامی بیکسٹر ..... او غدار مورین میلون!''

مورین نے سر گھما کر سرہیرالڈ بیکسٹر کو دیکھا۔ اب ان کے درمیان کوئی حائل نہیں تھا کیونکہ سیکورٹی والے کارڈینل اور ڈاؤنز کو بالائی سیڑھی پر لے گئے تھے۔ سرہیرالڈ کا چہرہ سخت اور بے تاثر تھا اور وہ تنا ہوا کھڑا سامنے کی سمت دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس وقت بے شمار کیمرے سر بیکسٹر کے چہرے پر مرکوز ہوں گے کہ شاید اس کے چہرے پر کوئی تاثراتی ردعمل بے ساختہ ابھرے..... خوف یا غصہ لیکن وہ اپنا وقت ضائع کر رہے تھے۔ انگریز اپنے جذبات کبھی عیاں نہیں کرتے۔

پھر اسے احساس ہوا کہ کیمروں کا ہدف وہ خود بھی ہے۔ اس نے جلدی سے سر بیکسٹر کی طرف سے رخ پھیرا اور اسٹریٹ کی طرف دیکھنے لگی۔ بینر اب سرنگوں ہو چکا تھا اور چند مظاہرین پولیس کی تحویل میں تھے لیکن ان میں سے کچھ پولیس کی کھڑی کی ہوئی رکاوٹیں عبور کر کے سیڑھیوں کی طرف لپک رہے تھے۔ لیکن وہاں پولیس کا گھڑسوار دستہ پرسکون انداز میں ان سے نمٹنے کے لیے تیار تھا۔

مورین نے نفی میں سر جھٹکا یہ اس کی قوم کی تاریخ تھی۔ وہ ہمیشہ ناقابلِ تسخیر ہدف پر جھپٹتے تھے اور پھر انھیں پتا چلتا تھا کہ وہ ان کے بس کا نہیں۔ یہی تو اس قوم کا المیہ تھا۔

مورین سحر زدہ سی دیکھتی رہی۔ ان میں سے آخری آدمی نے ہاتھ گھما کر سیڑھیوں کی طرف کچھ اچھالا۔ وہ چیز ہوا میں تیرتی ہوئی اس طرف آ رہی تھی۔ ایک دو لمحوں کے لیے جیسے مورین کا دل دھڑکنا بھی بھول گیا۔ وہ چیز آہستہ آہستہ نیچے گر رہی تھی لیکن تیز دھوپ اس پر منعکس ہونے کی وجہ سے اس کی شناخت نہیں ہو رہی تھی۔

''او گاڈ!'' اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گئی۔ اس دوران اس نے کن انکھوں سے سرہیرالڈ بیکسٹر کو دیکھا۔ اس نے اپنی جگہ سے ذرا سی بھی جنبش نہیں کی تھی۔ وہ اپنی جگہ بڑی بے نیازی سے جما کھڑا تھا جیسے اسے اس بات کی کوئی پروا نہ ہو کہ اس کی طرف جو کچھ اچھالا گیا ہے وہ پھول ہے یا بم۔

سیڑھیوں سے ٹکرا کر ٹوٹنے والی وہ چیز ایک بوتل تھی۔ مورین ہچکچاتے ہوئے سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔ اب بھی وہ دھماکے کی توقع کر رہی تھی۔ اس کے خیال میں وہ نائٹرو یا پیٹرول بم تھا لیکن ایک لمحے بعد اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ خالی بوتل تھی۔ اس نے سکون کی سانس لی لیکن اس کی ٹانگیں

لرز رہی تھیں اور گلا خشک ہو رہا تھا۔

سرہیرالڈ نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ ''کیا یہ بھی روایت کے مطابق ہے؟''

اس لمحے اسے اپنی آواز پر قابو نہیں تھا' تاہم وہ سرہیرالڈ کو گھورتی رہی۔

بیکسٹر اس کی طرف بڑھا۔ یہاں تک کہ دونوں کے کندھے چھونے لگے۔ وہ اس سے دور ہٹنا چاہتی تھی لیکن ہٹی نہیں۔ بیکسٹر نے سر گھما کر اسے دیکھا۔ ''کیا تم اس تقریب میں باقی وقت میرے ساتھ کھڑا رہنا پسند کرو گی؟''

مورین نے جواباً اسے دیکھا۔ اسے احساس تھا کہ کیمرے ان لمحوں کو سلولائیڈ پر محفوظ کر رہے ہیں۔ اس نے نرم لہجے میں کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ یہیں کہیں وہ شخص موجود ہے جو آج کا دن ختم ہونے سے پہلے مجھے قتل کر دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔''

بیکسٹر نے اس اطلاع پر حیرت ظاہر نہیں کی۔ ''امکان یہ ہے کہ میری گھات میں بھی ایسے کئی افراد ہوں گے۔ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ ایسا وقت آنے پر میرے لیے ڈھال بننے کی کوشش نہیں کرو گی تو میں بھی تم سے یہی وعدہ کر سکتا ہوں۔''

مورین کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری۔ ''میرا خیال ہے کہ بالآخر ہم کسی ایک نکتے پر متفق ہو گئے ہیں۔''

☆☆☆

پیٹرک برک ہجوم کی دھکم پیل میں مضبوطی سے اپنے پاؤں جمائے کھڑا تھا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ یہ پورا معاملہ صرف دو منٹ چلا تھا..... اور وہ سمجھا تھا کہ کام ہو گیا مگر اگلے پندرہ سیکنڈ میں اس نے سمجھ لیا کہ وہ لوگ فنینان نہیں ہیں۔

سیڑھیوں پر موجود سیکورٹی پولیس کا دستہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا تھا لیکن اس مجمع کے سامنے وہ فیصلہ کن انداز میں کام نہیں کر سکے تھے۔ اگر وہ بوتل کے بجائے بم ہوتا تو ساری حفاظتی تدابیر دھری رہ جاتیں۔ پیٹرک برک نے اپنے فلاسک سے ایک بھرپور گھونٹ لے کر اس معاملے کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ پورا دن ہی اتنا بڑا سیکیورٹی پرابلم ہے کہ اس کے بارے میں سوچنا خود کو نڈھال اور کمزور کرنا ہے۔

پیٹرک کو فینیان کے بارے میں جو بہت تھوڑی سی معلومات تھیں، وہ ان پر غور کرنے لگا۔ فرگوسن کا کہنا تھا کہ وہ بہت تجربہ کار لوگ ہیں۔ ان میں خودکشی کے رجحانات نہیں ہیں۔ وہ دیوانے نہیں ہیں۔ وہ اپنے تحفظ کا خیال رکھنے والے، اس کی فکر کرنے والے ہیں۔ ان کا جو بھی مشن ہے، وہ اسے پورا کرنے کے بعد زندہ وسلامت بچ نکلنے کی کوشش کریں گے۔ پیٹرک کا خیال تھا کہ یہ نکتہ ان کے مشن کو دشوار تر اور اس کے کام کو آسان تر بنانے والا ہے۔

کاش ایسا ہی ہو۔ اس نے گہری سانس لے کر سوچا۔

☆☆☆

کرنل ڈینس لوگن بھڑکے ہوئے کتوں کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا جنھیں اچانک ہونے والے شور شرابے نے مشتعل کر دیا تھا۔

وہ سیدھا کھڑا ہوا اور اس نے گھنٹا گھر کے کلاک کو دیکھا۔ بارہ بج کر ایک منٹ ہو چکا تھا۔ ''او شٹ!'' وہ غراتے ہوئے اپنے ایڈ جوئنٹ میجر کولنز کی طرف مڑا۔ ''پریڈ شروع کراؤ فوراً۔''

''بہتر جناب!'' میجر بیری ڈوگان کی طرف مڑا۔ بیری وہ پولیس افسر تھا جو گزشتہ ۲۵ سال سے پریڈ کے آغاز کے لیے ہرے رنگ کی وسل بجاتا رہا تھا۔ ''آفیسر ڈوگان! وسل بجاؤ۔''

ڈوگان نے وسل ہونٹوں سے لگائی، اپنے پھیپھڑوں میں ہوا بھری اور طویل ترین وسل بجائی۔ اسے معلوم تھا کہ اس نے پچھلے ۲۵ برسوں کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔

کرنل لوگن سب سے آگے تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور چھ بلاک آگے تک دیکھا۔ وہاں اسے اخبار نویسوں، فوٹوگرافروں اور نیلی وردی والوں کی فوج کی فوج نظر آئی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ بھی اپنے کیمرے اسٹارٹ کرنے میں ذرا سا وقت ضرور لیں گے۔

اس نے اپنے ہاتھ نیچے کیے، اپنے سر کو داہنے کندھے کی طرف موڑا اور بلند آواز میں کہا۔

''فارورڈ مارچ!''

اور رجمنٹ حرکت میں آ گئی۔

آرمی بینڈ نے روایتی دھن چھیڑی اور ۲۲۳ ویں سینٹ پیٹرک ڈے کی پریڈ شروع ہو گئی۔

☆☆☆

پیٹرک برک سینٹ چرچ کی طرف بڑھا اور پولیس کی کھڑی کی ہوئی ایک رکاوٹ کے

سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحے بعد انہترویں رجمنٹ چرچ کے سامنے پہنچی۔ کرنل لوگن نے چیخ کر ہالٹ کہا اور رجمنٹ رک گیا۔

رکاوٹوں کے درمیان وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی۔ جہاں جہاں سبز قالین سیڑھیوں سے اتر کر سڑک تک چلا آیا تھا۔ صبح کا ڈریس پہنے کچھ لوگ وہاں سے گزر کر چرچ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔

پیٹرک کو یاد آیا کہ گزشتہ روز کارڈینل نے سرسری انداز میں اخبار نویسوں کو بتایا تھا کہ اس کا پسندیدہ نغمہ ''ڈینی بوائے'' ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ آرمی کے بینڈ لیڈر نے اس بیان کو حکم کا درجہ دیا تھا کیونکہ اس لمحے بینڈ نے ڈینی بوائے کی دھن چھیڑ دی۔ اگلے ہی لمحے سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے لوگوں میں سے بھی اور فٹ پاتھ پر کھڑے مجمع میں سے بھی بہت سے لوگ بینڈ کے ساتھ ساتھ بلند آواز میں وہ نغمہ گانے لگے۔ برک نے سوچا، اس نغمے کے سحر سے تو کوئی آئرش بھی نہیں بچ سکتا۔

وہ چرچ کی سیڑھیوں پر کھڑے معززین کو دیکھتا رہا۔ تمام مارشل، میئر کلائن، گورنر ڈوائل، کئی سینیٹرز اور کانگریس مین..... وہ اس شہر اور ریاست کی سیکولر طاقت تھے بلکہ ان میں کئی تو قومی سطح کے اہم لوگ تھے۔ وہ سب رکاوٹوں کے درمیانی رخنوں سے قالین پر سے گزرتے ہوئے کارڈینل کے پاس پہنچے۔ ان میں جو مذہبی لوگ تھے، انھوں نے گھٹنوں کے بل جھک کر کارڈینل کو تعظیم دی اور سبز نگینے والی انگوٹھی کو بوسہ دیا۔ باقی لوگوں نے احتراماً سر جھکا کر کارڈینل سے ہاتھ ملایا اور پھر پروٹوکول کے مطابق اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔

سیڑھیوں پر کھڑی مورین کی کیفیت ہیجانی تھی۔ بڑے بڑے لوگ آ رہے تھے۔ کارڈینل کو تعظیم دے رہے تھے پھر اس سے، اسقفی نمائندے اور بیکسٹر سے ہاتھ ملا رہے تھے، مسکرا رہے تھے۔ اس نے سوچا، امریکیوں کے دانت بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مسکرانا انھیں زیب دیتا ہے اور وہ یہ بات جانتے بھی ہیں۔

اسے اپنے قریب اسٹیل جیسی آنکھوں والے کئی لوگ نظر آئے جن کے چہروں سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ اپنی تشویش چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیڑھیوں کے نیچے ایک رکاوٹ کے پاس اسے والڈورف کا کیپٹن برک کھڑا نظر آیا۔ وہ چونکنے پن سے اوپر جا کر کارڈینل سے ملنے والے

تمام لوگوں کو دیکھ رہا تھا- اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے نزدیک وہ معززین نہیں بلکہ ممکنہ قاتل ہوں- عجیب بات یہ تھی کہ اس کے انداز سے مورین کو اطمینان کا احساس ہوا-

اِدھر اُدھر لوگ اب بھی دھن کے ساتھ گا رہے تھے- جنھیں بول یاد نہیں تھے، وہ گنگنا رہے تھے-

جب تم چلے جاؤ گے
سب پھول مرجھا جائیں گے
اور میں جدائی میں تمہاری سرحدِ جاں سے گزر جاؤں گی
تب کیا تم میری خاطر پلٹ کر آؤ گے
میری لحد پر پھول رکھو گے
دعائے مغفرت فرماؤ گے؟

مورین نے سر جھٹکا- یہ گیت آئرش مزاج کا عکاس تھا..... وہی مخصوص سوگواری، وہی اداسی، وہی قنوطیت- اس نے دھیان ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس گیت نے اسے اپنا ماضی یاد دلا دیا تھا..... اس کی اپنی محبت کا المیہ- ڈینی بوائے..... گیت کا ڈینی بوائے اس کا برائن تھا..... برائن فلائن- کیونکہ ہر آئرش لڑکی کا محبوب ڈینی بوائے ہے- اسے لگا کہ اس گیت میں اس کے لیے ایک پیغام چھپا ہے- اس کی آنکھیں نم ہو گئیں- حلق میں گولا سا پھنسنے لگا-

تم مری قبر پر پاؤں رکھ کر گزر جاؤ
میں چاپ سن کر تمہاری بہل جاؤں گی
قبر میں روشنی میری ہو جائے گی
اور تم قبر پر میری جھک کر کہو..... میں تمھیں پیار کرتا ہوں جانم
یہ سن کر مجھے چین آ جائے گا
اور سکون سے میں سو جاؤں گی
حشر کے روز تو ہم کو ملنا ہی ہے

مورین نے سر جھکا لیا- اداسی نے اس کے باطنی وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا-

☆☆☆

برک ۶۹ ویں رجمنٹ کو آگے بڑھتا دیکھتا رہا- جب آخری یونٹ بھی چرچ کی حد سے گزر گیا

تو اس نے سکون کی سانس لی- ممکنہ اہداف اب منتشر ہو گئے تھے- وہ چرچ کی سیڑھیوں سے ہٹ آئے تھے اور اِدھر اُدھر ہو رہے تھے..... کچھ رجمنٹ کی طرف بڑھ رہے تھے- کچھ لوگ اپنے گھروں اور کچھ ایئرپورٹ کی طرف چل دیے تھے اور کچھ کا رخ تماشائیوں کے اسٹینڈز کی طرف تھا-

پیٹرک برک نے دیکھا، ۶۹ ویں رجمنٹ کے آخر میں رجمنٹ کے پختہ کار اور ریٹائرڈ فوجی عام کپڑے پہنے ایک یونٹ کی شکل میں مارچ کر رہے تھے- ان کے پیچھے پولیس ایمرالڈ سوسائٹی کا سازندوں کا دستہ تھا- چرچ کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ ڈینی بوائے کی دھن بجا رہے تھے- یہ سب کارڈینل کے لیے تھا- پریس والوں کی مہربانی سے سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کارڈینل کا پسندیدہ نغمہ ہے- پیٹرک کو یقین تھا کہ آج یہ دھن سن سن کر کارڈینل کا جی اس دھن سے اس حد تک اوب جائے گا کہ اب وہ باقی زندگی کبھی یہ دھن نہیں سننا چاہے گا..... اور اس سلسلے میں خدا سے دعا کرتا رہے گا-

پیٹرک ریٹائرڈ فوجیوں کے یونٹ کے ساتھ آگے بڑھنے لگا- اس کے نزدیک اگلا حساس پوائنٹ تماشائیوں کے اسٹینڈز تھے جو ۶۴ ویں اسٹریٹ پر واقع تھے- اہداف اب وہاں اکٹھا ہوں گے..... اور سینٹ پیٹرک ڈے کے موقع پر اپ ٹاؤن جانے کا آسان ترین طریقہ یہی ہے کہ آدمی پریڈ میں شامل ہو جائے-

☆☆☆

سینٹرل پارک کے ٹیلوں پر تماشائی ہی تماشائی تھے- بھری ہوئی چٹانوں پر بھی لوگ بیٹھے تھے- کچھ لوگ درختوں پر بھی چڑھے ہوئے تھے-

کرنل لوگن جانتا تھا کہ اب اس کے پیچھے مارچ کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے- وہ اس برقی رو کو محسوس کر سکتا تھا جو اس وقت اس کی رجمنٹ اور اس کے گرد موجود تماشائیوں کے اور عقب میں مارچ کرنے والے عام لوگوں کے درمیان دوڑ رہی تھی- آخری یونٹ یعنی آئی آر اے کے آزمودہ کار اور ریٹائرڈ فوجیوں کے جوش و خروش کو وہ محسوس کر رہا تھا- تماشائیوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ ہاتھ لہراتے-

لوگن نے مارچ کرتے ہوئے سیاست دان کو دیکھا- پھر وہ پریڈ چھوڑ کر تماشائیوں کے اسٹینڈز کی طرف بڑھنے لگے- وہاں ان کے لیے نشستیں پہلے ہی مخصوص کر دی گئی تھیں- اسٹینڈز کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے چیخ کر روایتی حکم دیا..... نظریں بائیں طرف اور پریڈ کرنے والوں کے چہرے اس حکم کی تعمیل میں اسٹینڈز کی طرف مڑ گئے- وہ سب سیلوٹ کر رہے تھے-

☆☆☆

۶۴ ویں اسٹریٹ پر پیٹرک پریڈی فارمیشن سے نکل کر تماشائیوں کے درمیان راستہ بناتا پولیس موبائل ہیڈ کوارٹرز وین کے عقبی دروازے کی طرف بڑھا- وہ وین میں داخل ہوا' جہاں ایک ٹیلی وژن سیٹ موجود تھا- اس پر اس وقت ایک نیوز پروگرام چل رہا تھا جس میں پریڈ کی کوریج کی جا رہی تھی- لکڑی کے تختوں پر مختلف رنگوں کے بلب روشن تھے- وہاں تین ریڈیو تھے اور تینوں پر مختلف چینلز کی نشریات جاری تھیں- نیم تاریک وین میں وہ ملی جلی آوازیں عجیب الجھن پیدا کر رہی تھیں- وہاں اسٹولوں پر بیٹھے کچھ لوگ کاغذی اور کچھ الیکٹرونک کاموں میں مصروف تھے-

پیٹرک برک نے اسپیشل سروسز بیورو کے جارج بائرڈ کو پہچان لیا- ''ہیلو بائرڈ-''

بائرڈ نے ریڈیو سے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرایا- ''اوہ پیٹرک برک! ایمان کا رکھوالا..... آئرش انقلابیوں کا جانی دشمن-''

''کیا بات کرتے ہو جارج!'' پیٹرک نے سگریٹ سلگائی-

''تم نے آج صبح جو رپورٹ فائل کی ہے' وہ میری نظر سے گزری- یہ فینیگان کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟''

پیٹرک نے ایک چھوٹی سی جمپ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا- ''فینگان نہیں فینیان-''

''کچھ بھی ہوں' یہ بتاؤ وہ چاہتے کیا ہیں؟''

''تیسری صدی عیسوی میں یہ آئرش جنگجوؤں اور شاعروں کا ایک گروپ تھا- انیسویں صدی میں یہ اینٹی برٹش گوریلا آدمی تھے- وہ بھی خود کو فینیان کہتے تھے-''

جارج بائرڈ ہنسنے لگا- ''یہ تو سب پرانی باتیں ہیں..... پرانی طرز کی انٹیلی جنس-''

''لیکن اس میں تمھارے پروموشن کا چانس بھی ہے-''

بائرڈ کراہتے ہوئے عقبی دیوار سے ٹک گیا- ''اور وہ کون ہے فن میک..... کیا نام

ہے.....؟''

''فن میک کومیل..... وہ اصلی فینیان گروپ کا لیڈر تھا- اسے مرے ہوئے سترہ سو سال ہو چکے ہیں-''

''تو اب یہ کوڈ نیم ہے؟''

''میرا خیال تو یہی ہے اور میں کم از کم اصل میک کومیل سے تو نہیں ملنا چاہوں گا-''

جارج بائرڈ ریڈیو کی طرف متوجہ ہو گیا- ایونیو کے دونوں جانب قائم کی گئی کمانڈ پوسٹس رپورٹ دے رہی تھیں- ۵۴ ویں اسٹریٹ میں سب خیریت تھی- جنرل موٹرز بلڈنگ کی بیسویں منزل پر قائم پوسٹ بھی..... سب کچھ معمول کے مطابق ہے..... سب کچھ معمول کے مطابق..... کا راگ الاپ رہی تھیں- چرچ کے سامنے موجود موبائل ہیڈ کوارٹرز کی رپورٹ بھی عافیت کی تھی- جارج بائرڈ نے ریڈیو فون اٹھایا اور چند لمحوں کی ہچکچاہٹ کے بعد دھیمی آواز میں بولا- ''میں ۶۴ ویں اسٹریٹ کی موبائل سے بول رہا ہوں- یہاں تماشائیوں کے اسٹینڈز پر سکون ہیں-'' یہ کہہ کر اس نے فون رکھا اور پیٹرک کی طرف مڑا- ''ہر طرف سکون اور عافیت ہے؟''

''مجھے یہ کہانیاں مت سناؤ-'' پیٹرک نے چڑ کر کہا اور فون اٹھا کر ایک نمبر ملایا- ''ہیلو جیک!''

جیک فرگوسن نے بیڈ روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا جہاں اس کی بیمار بیوی بے چین نیند سو رہی تھی- اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا- ''پیٹرک!'' پھر اس نے کچن کی دیوار پر آویزاں کلاک کو دیکھا- ''ساڑھے بارہ ہوئے ہیں- تمھیں تو ایک بجے فون کرنا تھا-''

''یہ بتاؤ تمھارے پاس کوئی خبر ہے؟''

جیک نے ٹیلی فون کے پاس رکھے ہوئے پیڈ پر نگاہ ڈالی اور بولا- ''آج کے دن کسی سے بھی رابطہ کرنا آسان نہیں ہے-''

''میں جانتا ہوں جیک اسی لیے تو آج کے دن کی اتنی اہمیت ہے-''

''ٹھیک کہتے ہو- مجھے پتا چلا ہے کہ جس شخص کو میک کومیل کہا جاتا ہے اس نے بوسٹن کے آئی آر اے سے کچھ جنونیوں کو بھرتی کیا ہے-''

"دلچسپ خبر ہے۔ان کے اسلحے ..... خصوصاً دھماکا خیز مواد کے بارے میں کوئی اطلاع؟"

"نہیں' لیکن تم جانتے ہو کہ اس ملک میں پستول سے ٹینک تک کچھ بھی خریدا جا سکتا ہے۔"

"اور کچھ؟"

"میک کومیل کا حلیہ..... وہ دراز قد' دبلا پتلا' سنولائی ہوئی رنگت....."

"اس حلیے پر تو میری ماں بھی پورا اترتی ہے۔"

"اس کے بعد ایک بے حد منفرد انگوٹھی ہے اور وہ اسے ہر وقت پہنے تیار رہتا ہے۔"

"یہ تو بے وقوفی کی علامت ہوئی۔"

"نہیں وہ اس کے نزدیک اچھے شگون کی علامت ہے۔تم تو جانتے ہی ہو کہ آئرش کتنے ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست ہوتے ہیں۔مذکورہ انگوٹھی بہت بڑی اور بے حد قدیم ہے۔اور ہاں..... مجھے اس میک کومیل کے بارے میں ایک اور دلچسپ بات معلوم ہوئی ہے۔معلوم ہوا ہے..... لیکن مصدقہ طور پر نہیں۔بہر حال پتا چلا ہے کہ ایک بار وہ پکڑا گیا تھا..... اور برٹش انٹیلی جنس سے سودے بازی کے بعد اسے رہائی ملی تھی۔"

"ایک منٹ۔" پیٹرک نے کہا۔اس اطلاع نے اسے ذہنی طور پر منتشر کر دیا تھا..... اور اب وہ اپنے خیالات کو پھر سے مرتب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔یہ کوئی پہلا موقع نہیں تھا کہ ایسی کوئی صورتِ حال سامنے آئی ہو۔ڈبل گیم اکثر کھیلے جاتے تھے۔جب بھی کہیں آئرش سازش ہوتی تھی تو اس کے پہلو بہ پہلو برطانوی سازش بھی ہوتی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ آٹھ سو سال پرانے ان دونوں دشمنوں کو ابد تک کے لیے گرہ لگا کر جوڑ دیا گیا ہے اور ان سے متعلق معاملات پیچیدہ' عجیب اور ناقابلِ فہم ہوتے تھے۔یہ بات طے تھی کہ اگر آئرش جنگ امریکا درآمد کی جا رہی ہے تو انگریز بھی یہاں وہ جنگ لڑنے کو تیار ہوں گے۔اب جیک گرفوسن کی بات کی روشنی میں میجر ہارٹ مارٹن کی امریکا میں موجودگی معنی خیز تھی۔وہ اس بات کی علامت تھی کہ کوئی جنگ چھڑنے والی ہے۔وہ سوچ رہا تھا کہ میجر مارٹن نے اسے جتنا بتایا' وہ اس سے کہیں زیادہ جانتا ہوگا' اور جو کچھ اس نے بتایا' اس کا کوئی پسِ پردہ مقصد بھی ہوگا۔

اس نے سر جھٹکا اور ماؤتھ پیس میں کہا۔"اور کوئی خبر..... کوئی اطلاع؟"

"نہیں' اب مجھے کچھ بھاگ دوڑ کرنی ہوگی۔کوئی کام کی بات معلوم ہوئی تو میں پولیس پلازہ

میں پیغام چھوڑ دوں گا اور اگر سب کچھ معمول کے مطابق رہا تو تم سے ساڑھے چار بجے چڑیا گھر میں ملوں گا۔"

"وقت کم ہے جیک۔" پیٹرک نے کہا۔

"میں جو کر سکتا ہوں' ضرور کروں گا۔میں نہیں چاہتا کہ خون خرابا ہو۔لیکن اگر لڑکے پکڑے جائیں تو میری درخواست ہے کہ ہاتھ ذرا ہلکا رکھنا۔وہ آخر میرے بھائی ہی ہیں۔"

"ٹھیک ہے' بھائیوں کو سلام۔" پیٹرک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔پھر وہ جارج بائرڈ کی طرف مڑا۔"یہ میرے انفارمرز میں سے ایک تھا۔یہ بے چارہ منقسم آدمی ہے۔بنیادی طور پر امن پسند اور محبت والا ہے لیکن پر تشدد سیاست میں الجھا ہوا ہے۔"

پیٹرک برک وین سے نکل آیا۔اب وہ ۶۴ ویں اسٹریٹ کے کارنر پر لوگوں کی بھیڑ میں کھڑا تھا۔اس نے ففتھ ایونیو کے اس طرف تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرے اسٹینڈز کا جائزہ لیا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو وہ اسی طرف سے ہوگی۔میجر مارٹن نے جن امکانات کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائی ان میں بینک' قونصل خانے اور ائر لائنز کے دفاتر تھے..... ایسے اہداف جو لندن' ڈبلن یا بلفاسٹ سے تعلق رکھتے ہوں۔لیکن پیٹرک کے خیال میں تماشائیوں کے اسٹینڈز ہی ممکن مسائل کا منبع ثابت ہونا تھے۔وہاں امریکی اور برطانوی بھی تھے اور آئرش بھی اور وی آئی پی شخصیات علیحدہ تھیں۔

پیٹرک کے نزدیک چرچ کی بھی اہمیت بہت زیادہ تھی لیکن اس کا خیال تھا کہ کوئی بھی آئرش گروپ چرچ پر حملہ کرنے کی جسارت نہیں کرے گا۔جیک فرگوسن کی سرکاری آئی آر اے تو متشدد تھی بھی نہیں مگر جو لوگ متشدد تھے ان میں بھی اکثریت کیتھولک عقیدے والوں کی تھی اور کوئی رومن کیتھولک چرچ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔لیکن کوئی آئرش کیمونسٹ ہو تو اس سے یہ بعید بھی نہیں۔

پیٹرک اپنی تھکی ہوئی آنکھوں کو ہتھیلیوں سے ملنے لگا۔اسے یقین تھا کہ گڑبڑ شروع ہوئی تو تماشائیوں کے اسٹینڈز سے ہی شروع ہوگی۔

☆☆☆

ٹیری اونیل بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ٹی وی اسکرین پر پریڈ کا منظر دکھایا جا رہا تھا۔ڈین مورگن

کھڑکی کے سامنے کرسی پر بیٹھا نیچے ۶۴ ویں اسٹریٹ کا جائزہ لے رہا تھا- اس نے ایک دراز قد آدمی کو پولیس وین سے نکلتے دیکھا- وہ سادہ لباس میں تھا- وین سے نکل کر اس نے سگریٹ سلگائی اور اسٹریٹ کا جائزہ لیا- اس کی نگاہیں عمارتوں کو ٹٹول رہی تھیں-

ڈین نے سوچا کہ پولیس اور ایف بی آئی بلکہ سی آئی اے اور برٹش انٹیلی جنس والے بھی معمولی سا سراغ پا کر ان کی راہ پر لگ جائیں گے- یہ خلافِ توقع نہیں تھا- آئرش تاریخ مخبروں اور غداروں کے تذکروں سے بھری تھی- یہ ان کی روایت تھی- ان کے قومی کردار میں یہ کمزوری نہ ہوتی تو وہ صدیوں پہلے انگریزوں سے جان چھڑا چکے ہوتے' آزادی حاصل کر چکے ہوتے-

لیکن اس بار معاملہ مختلف تھا- میک کومیل ایسا آدمی نہیں تھا جس سے غداری کرنا آسان ہو اور فینیان نامی یہ گروپ بہت بھروسے کے کارکنوں پر مشتمل تھا- یہ ایسا گروپ تھا جیسے کوئی قدیم..... بہت ہی قدیم گھرانا جسے حد درجہ نفرت اور حد درجہ سوگواری نے ایک دوسرے سے جوڑ رکھا تھا-

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی- ڈین مورگن نشست گاہ کی طرف چلا گیا- اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور ریسیور اٹھا لیا- ''یس؟'' اس نے ماؤتھ پیس میں کہا-

دوسری طرف فن میک کومیل تھا- ڈین مورگن اس کی بات دھیان سے سنتا رہا پھر اس نے ریسیور رکھ دیا اور بڑھ کر دروازہ کھولا- وہاں کھڑا ہو کر وہ چند لمحے ٹیری اونیل کو دیکھتا رہا- کسی عورت کو قتل کرنا ہرگز آسان کام نہیں تھا لیکن میک کومیل اس سے کسی ایسے کام کے لیے نہیں کہہ رہا تھا جو وہ خود انجام نہ دے سکے- ٹیری اونیل اس کے حصے میں آئی تھی اور مورین میلون' میک کومیل کے حصے میں-

مورین میلون اور ٹیری اونیل..... ان دونوں عورتوں کے درمیان اس کے سوا کوئی قدر مشترک نہیں تھی کہ دونوں آئرش نسل تھیں اور دونوں کے اگلی صبح کے سورج کا نظارہ کرنے کا امکان ففٹی ففٹی تھا-

☆☆☆

پیٹرک برک تھرڈ ایونیو پر رواں تھا- راستے میں جو بھی آئرش شراب خانہ نظر آتا' وہ وہاں رکتا- فٹ پاتھ ایسے لوگوں سے بھرے پڑے تھے' ہر شراب خانے میں بیٹھ کر دو ایک پیگ پینا جن کی روایت تھی- سینٹ پیٹرک ڈے کے بارے میں ایک قدیم کہاوت تھی- آئرش لوگ ففتھ ایونیو

پر مارچ کرتے ہیں اور اسکے بعد تھرڈ ریونیو پر لڑکھڑاتے ہیں- پیٹرک نے دیکھا کہ مرد اور عورتوں کے قدم تو نہیں مگر لہجے ابھی سے لڑکھڑا رہے ہیں- سب ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہے تھے- یہ بھی ایک طرح کی روایت تھی- یہ ایسا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں..... ایک دوسرے کے آئرش ہونے پر..... اور اس حد تک ہوش مند ہونے پر کہ وہ بڑھا ہوا ہاتھ تھام بھی رہے ہیں-

پیٹرک ۵۵ ویں اسٹریٹ پر پی جے کلارک کی طرف بڑھا- وہ انیسویں صدی کا ایک قدیم بار تھا- اس کے برابر ہی میرین مڈ لینڈ بینک کی جدید طرز کی فلک بوس عمارت تھی- بار کی قدیم عمارت اس کے سامنے ایک یادگار لگتی تھی-

پیٹرک شیشے کا دروازہ کھول کر اندر گیا- بار میں لوگوں کا ہجوم تھا- وہ جگہ بناتا ہوا آگے بڑھا- کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے بیئر کا آرڈر دیا اور جانے پہچانے چہروں کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا..... کوئی مخبر' کوئی پرانا دوست' اس کا کوئی احسان مند' لیکن وہاں سب چہرے اجنبی تھے- ایسا لگتا تھا کہ اس سہ پہر سب جانے پہچانے لوگ کہیں کوچ کر گئے ہیں-

حلق تر کر کے وہ باہر نکل آیا- شمال کی طرف سے چلنے والی ٹھنڈی ہوا میں اس نے گہری گہری سانسیں لیں' یہاں تک کہ اس کے دماغ سے دھند چھٹ گئی- وہ چلنے لگا- لوگ فٹ پاتھ پر چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیٹے خوش گپیاں کر رہے تھے- لوگوں کا ایک ریلا آگے بڑھ رہا تھا- وہ انھی میں شامل ہو گیا لیکن اس کی رفتار تیز تھی- وہ ان سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا-

یہ دن عجیب انداز میں شروع ہوا تھا' اور ہر بات' ہر گفتگو اور ہر چھوٹا سا واقعہ اسے غیر حقیقی ثابت کر رہا تھا یا یہ اس کے ذہن کا کرشمہ تھا- اس نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا' ایک سگریٹ سلگائی اور بدستور جنوب کی سمت بڑھتا رہا-

☆☆☆

۴۷ ویں اسٹریٹ پر وہ ایک چھوٹا سا' غیر نمایاں پب تھا- چھوٹے سے بورڈ پر پی جے ڈون ویلی لکھا تھا- وہ آئرش لوگوں کا پسندیدہ شراب خانہ تھا- آئی آر اے کے اراکین اکثر وہاں دیکھے جاتے تھے- ان کی پہچان یہ تھی کہ وہ کاؤنٹر پر کم ہی کھڑے ہوتے تھے- زیادہ تر وہ کسی بوتھ میں

اکیلے بیٹھے نظر آتے تھے- ان کی ایک اور پہچان ان کی زرد رنگت ہوتی تھی- اس سے پیلے پن کا سبب یا تو آئرلینڈ کی دھند ہوتی تھی یا کسی جیل میں گزرا ہوا وقت- نیویارک اور بوسٹن ان کے لیے پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے تھے- ان دونوں شہروں میں آئرش شراب خانوں کی بھی کمی نہیں تھی اور آئرش کلچر بھی خاصا نمایاں تھا-

پیٹرک پب میں داخل ہوا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھا- وہاں دو آدمی گفتگو میں مصروف تھے- پیٹرک نے اپنا روایتی اسٹارٹ لیا- ''حضرات!..... میری طرف سے ڈرنکس کا ایک راؤنڈ ہو جائے- اے بارکیپر، پلیز!'' پھر وہ بائیں جانب والے آدمی کی طرف مڑا جو جوان تھا اور دیکھنے میں مزدور لگتا تھا- اس کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ اس بے جا مداخلت پر چڑ گیا ہے-

پیٹرک اسے دیکھ کر مسکرایا- ''مجھے کچھ دوستوں سے پی جے میں ملنا تھا-'' وہ بولا- ''اب مجھے یہ یاد نہیں آ رہا ہے کہ انھوں نے پی جے کلارک کہا تھا، پی جے او ہارا کہا تھا یا پی جے ڈون ویلی- میں بھی کیسا احمق ہوں، دھیان سے سنتا ہی نہیں ہوں-''

بارکیپر نے انھیں بیئر لا کر دی- پیٹرک نے فوراً ہی بل ادا کر دیا-

''تم لوگ کیون مائیکل، جم میلوئے یا لائم کونیلی سے واقف ہو؟ انھیں آج کہیں دیکھا ہے؟'' اس نے پوچھا-

دائیں جانب شخص نے کہا- ''یہ ناموں کی بے حد دلچسپ فہرست ہے- اگر تم ان کی تلاش میں ہو تو یقین رکھو وہ خود ہی تمھیں تلاش کر لیں گے-''

پیٹرک نے اس کی آنکھوں میں دیکھا- ''میں بھی اسی پر انحصار کر رہا ہوں-''

جواب میں اس شخص نے بھی اسے گھورا لیکن بولا کچھ نہیں-

''اور مجھے جان کیکے کی بھی تلاش ہے-''

وہ دونوں خاموش رہے-

پیٹرک نے ایک طویل گھونٹ لیا اور جام خالی کر کے کاؤنٹر پر رکھ دیا- ''شکریہ جنٹل مین! میں چلتا ہوں- بائے-'' یہ کہہ کر وہ پلٹا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا- سامنے لگے ہوئے ترچھے آئینے میں اس نے دیکھا- وہ دونوں بہت غور سے اسے جاتا دیکھ رہے تھے-

اس کے بعد اس نے کئی اور شراب خانوں میں یہ کہانی آزمائی- ایک پب میں اس نے سینڈوچ

اور کافی سے شغل کیا- اس سے کچھ سکون ملا ورنہ مسلسل مے نوشی سے اس کا حال تباہ ہونے لگا تھا-

وہ جنوب کی طرف بڑھتا رہا مگر کہیں بات نہیں بنی- بڑھتے ہوئے وہ عقب میں قدموں کی متوقع چاپ پر کان دھرے تھا لیکن وہ چاپ بھی اسے سنائی نہیں دی- اب وہ خود کو چارے کے طور پر استعمال کر رہا تھا لیکن ایسا لگتا تھا کہ فٹ پاتھ کے سمندر میں کوئی مچھلی ہے ہی نہیں-

اس نے اپنی رفتار بڑھا دی- وقت ہاتھ سے پھسلا جا رہا تھا- اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- چار بج چکے تھے اور ساڑھے چار بجے اسے چڑیا گھر پہنچنا تھا- ایک فون بوتھ پر رک کر اس نے لینیگلے کو فون کیا- ''مجھے جیک فرگوسن کو دینے کے لیے پانچ سو ڈالر درکار ہیں-'' اس نے کہا-

''یہ کام بعد میں ہو سکے گا- ویسے بھی اس وقت تم نے اس بات کے لیے تو فون نہیں کیا ہے-'' دوسری طرف سے جواب ملا-

پیٹرک نے سگریٹ سلگائی- ''کسی میجر بارٹ مارٹن کو جانتے ہو؟'' اس نے پوچھا-

فون پر خاصی دیر خاموشی رہی- پھر لینیگلے نے کہا- ''اوہ..... تم اس برٹش انٹیلی جنس والے کی بات کر رہے ہو- اس کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت نہیں-''

''کیوں بھلا؟''

''اس لیے کہ میں کہہ رہا ہوں-'' لینیگلے نے چند لمحے توقف کیا- ''یہ بہت پیچیدہ معاملہ ہے..... سی آئی اے.....''

''کوئی ایسی بات جو مجھے معلوم ہونی چاہیے؟''

''ایف بی آئی نے بالآخر ہم پر اعتماد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے-'' لینیگلے نے کہا- ''انہوں نے اطلاع دی ہے کہ نیوجرسی میں اسلحے کی ایک ڈیل ہوئی ہے- سودا ایک درجن ایم ۱۶ رائفلوں، چند دور مار رائفلوں، پستولوں اور آتش گیر مادے کا ہوا ہے..... پلاسٹک ایکسپلوزیو- اس کے علاوہ امریکی آرمی ساخت کے چھ عدد ڈسپوزیبل راکٹ لانچر بھی خریدے گئے ہیں-''

''خریدار کے بارے میں بھی کچھ معلوم ہوا؟''

''صرف اتنا کہ خریدار لہجے سے آئرش لگتے تھے اور عام طور پر وہ ہتھیاروں کی ڈیلوری آئرلینڈ میں چاہتے ہیں لیکن اس معاملے میں ایسا نہیں ہوا-''

"گویا وہ یہ سب کچھ یہیں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔"

"میں تو اس پر حیران ہوں کہ اب تک انھوں نے کچھ کیا کیوں نہیں۔"

پیٹرک نے سر جھٹکا۔ "پریڈ ختم ہونے میں لگ بھگ پون گھنٹا باقی ہے۔ ویسے ان ہتھیاروں سے واردات کی نوعیت کے بارے میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔"

"میجر مارٹن کا خیال ہے کہ وہ وال اسٹریٹ کے علاقے میں کوئی برٹش بینک لوٹنے کی کوشش کریں گے۔ پولیس کمشنر نے اس علاقے میں بھاری نفری تعینات کردی ہے۔" لینگلے نے کہا۔

"کوئی برٹش بینک لوٹنے کے لیے اتنی دور سے یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے انھیں۔ نہیں وہ کسی ایسے ہدف کے چکر میں ہیں جو صرف اور صرف نیویارک میں ہی مل سکتا ہے۔"

"ممکن ہے۔ لیکن ابھی تک تو ہم اندھیرے میں ہی ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔"

"ممکنہ اہداف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہم کس کس کو کور کریں گے۔ اسی لیے تو اٹیک کرنے والوں کو ہمیشہ فوقیت حاصل ہوتی ہے۔"

"میں تمھارا یہ مکالمہ یاد کرنے کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ بوقت ضرورت پولیس کمشنر کے سامنے اسے دہرا سکوں۔"

پیٹرک نے اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا۔ "اب مجھے جیک فرگوسن سے ملنا ہے۔ وہی میرا آخری پتا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا اور نکل آیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا.....

☆☆☆

اسلحہ خانہ کے برابر والے گیٹ سے اندر داخل ہونے کے بعد پیٹرک نے چڑیا گھر کا جائزہ لیا۔ دن کی روشنی میں چڑیا گھر اتنا خطرناک نہیں لگ رہا تھا۔ ہاتھوں میں کینڈی، غبارے اور ایسی ہی دوسری چیزیں لیے ہوئے بچے اپنے والدین یا آیاؤں کے ساتھ روشوں پر آجا رہے تھے۔ کلاک میں ساڑھے چار بجے تھے۔

جیک فرگوسن ٹیرس ریسٹورنٹ میں بیٹھا ملا۔ اس کا چہرہ نیویارک ٹائمز کی اوٹ میں تھا۔ میز پر بھاپ اڑاتی چائے کی دو پیالیاں رکھی تھیں۔

اس کے بیٹھتے ہی جیک نے چہرے کے سامنے سے اخبار ہٹا لیا۔ "خبر گرم ہے کہ وال

اسٹریٹ کے علاقے میں کوئی بڑا برٹش بینک لوٹا جانا والا ہے۔" اس نے کہا۔

"یہ کس نے بتایا تمھیں؟" پیٹرک نے پوچھا۔

جیک نے جواب نہیں دیا۔

پیٹرک کی نگاہیں چڑیا گھر میں بنچوں پر بیٹھے لوگوں کے چہرے ٹٹولنے لگیں۔ پھر اس نے سر گھمایا اور تیز نظروں سے جیک فرگوسن کو دیکھا۔

جیک اب بھی خاموش تھا۔

"میجر مارٹن مجھے ایک شاطر ایجنٹ لگتا ہے۔ ابھی تک میں اس کا کھیل نہیں سمجھ سکا ہوں لیکن یہ طے ہے کہ جتنے پتے وہ دکھا رہا ہے، اس سے زیادہ چھپا رہا ہے۔" پیٹرک نے سگریٹ کے جلتے ہوئے سرے کو ایش ٹرے میں رگڑ دیا۔ "سنو..... میجر مارٹن کے کہے ہوئے کو بھول جاؤ۔ تم یہ بتاؤ کہ تمھارا کیا خیال ہے۔ وقت تیزی سے نکلا....."

ہوا سرد تھی۔ جیک نے اپنے کوٹ کا کالر کھڑا کرلیا۔ "وقت کے بارے میں میں سمجھتا ہوں۔ جب آدمی کو شوٹ کرنے کی بجائے اس کے گھٹنے کو برقی ڈرل سے چھیدا جارہا ہو تو وقت کی رفتار بہت سست ہوتی ہے اور جب تمھیں غروبِ آفتاب سے پہلے کوئی اہم بات معلوم کرنی ہو تو وقت کے پر لگ جاتے ہیں۔ وہ بات دس منٹ کی تاخیر سے معلوم ہونے کی بجائے دس منٹ پہلے معلوم ہوجائے تو کچھ کرنے کی مہلت مل جاتی ہے۔" اس نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

"کیا کرنے کی؟"

جیک فرگوسن آگے کی طرف جھک آیا۔ "میں ابھی چرچ سے آرہا ہوں۔ جان کیے جو ڈبلن میں سینٹ پیٹرک میں ڈاکا ڈالنے کے بعد سے کبھی کسی چرچ میں نہیں دیکھا گیا، وہاں سب سے اگلی بنچ پر سو رہا تھا۔ اب اس نے داڑھی رکھ لی ہے لیکن اس کے باوجود مجھ سے تو وہ نہیں چھپ سکتا۔"

"کہتے رہو۔"

"چار بجے والی عبادت اب ختم ہونے والی ہوگی۔ تب چرچ سے ہزاروں افراد نکل رہے ہوں گے اور پانچ بجے ہی بیشتر شہری پریڈ چھوڑ دیں گے۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وہ رش ٹائم ہوگا....."

''آئی آر اے اور کاؤنٹیوں کے لوگ اس وقت مارچ کر رہے ہیں- یہ دونوں گروپ سادہ لباس میں ہیں اور دونوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے- ان کے درمیان کوئی بھی گھس سکتا ہے- کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا-''

''میں سن رہا ہوں- تم جلد از جلد بات مکمل کرنے کی کوشش کرو-''

''میں تو صرف اپنے خیالات تمھیں منتقل کر رہا ہوں- ان پر غور کرنا اور ان سے نتائج اخذ کرنا تمھارا کام ہے-''

''ٹھیک ہے- بولتے رہو-''

''دیکھو! یہ وقت ہے کہ پولیس والے تھکے ہوئے ہیں- کچھ یونٹس کی ڈیوٹی آف ہو رہی ہوگی اور لوگ بے چین بھی ہیں اور کسی حد تک نشے میں بھی-''

''میں سمجھ رہا ہوں-'' پیٹرک نے آہ بھر کے کہا-

''واقعات اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں- طوفان کی آمد آمد ہے.....''

''پلیز..... شاعری سے پرہیز کرو-''

''فن میک کومیل دراصل برائن فلائن ہے- آئی آر اے چھوڑنے سے پہلے مورین میلون' برائن فلائن کی محبوبہ تھی- تعلق دو طرفہ تھا-''

پیٹرک برک اٹھ کھڑا ہوا- ''مورین' برائن کا ہدف ہے-''

''جس دیوانگی کے ساتھ وہ برائن فلائن سے فینیان گروپ کا سربراہ فن میک کومیل بنا ہے اس کا تقاضا تو یہی ہے اور وہ اُسے چرچ کی سیڑھیوں پر نشانہ بنائے گا''

''اس سے بہتر جگہ کون سی ہو سکتی ہے- آئرش لوگوں کو شاندار نظاروں سے' عظیم ناموں سے محبت ہے- ان کے نزدیک ہار جیت کی کوئی اہمیت نہیں- آئرلینڈ اپنے شہیدوں' اپنے ہیروز کے اسٹائل کو یاد رکھتا ہے' ان کی کامیابی سے محرومی کو نہیں- اگر خود ساختہ فن میک کومیل اپنے گروہ فینیان کے ساتھ اپنی بے وفا محبوبہ کو سینٹ پیٹرک ڈے کے یادگار موقع پر سینٹ پیٹرک چرچ کی سیڑھیوں پر قتل کر دیتا ہے یا اسے اغوا کر لیتا ہے تو یہ ایسا کارنامہ نہیں ہوگا جسے آئرش جلد بھلا سکیں-''

پیٹرک کا ذہن فراٹے بھر رہا تھا- ''بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ چرچ کا

نشانہ.....''

''حقائق کو جہنم میں ڈالو کیپٹن! یہ سوچو کہ یہ ان کے کیریکٹر کے عین مطابق ہے- اسی میں تاریخ اور تقدیر کا تسلسل ہے' یہ.....''

''تاریخ کو جہنم میں جھونکو-'' پیٹرک اٹھ کر ٹیرس کے زینے کی طرف لپکا- ''اور تقدیر کو بھی.....''

''تمھیں دیر ہو گئی کیپٹن..... بہت دیر ہو گئی-'' جیک فرگوسن نے اسے پکارا-

مگر اس وقت تک پیٹرک برک ففتھ ایونیو پر پہنچ چکا تھا-

☆☆☆

ٹیری اونیل ٹی وی اسکرین پر آئی اے آر کے آزمودہ کاروں کو پریڈ کرتے دیکھ رہی تھی- پھر اسکرین پر منظر تبدیل ہوا اور ۶۴ ویں اسٹریٹ کی جگہ راک فیلر سینٹر کی چھت کا منظر ابھر آیا- ٹائرون کاؤنٹی کا یونٹ چرچ کے سامنے سے گزر رہا تھا- کیمرے نے زوم ان کیا..... اور ٹیری اٹھ کر بیٹھ گئی- اسکرین اچانک اس کے باپ کے چہرے سے بھر گیا تھا اور اناؤنسر اس کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا- اب ٹیری کی سمجھ میں آیا کہ اس کے ساتھ' اس کے باپ کے ساتھ اور تمام لوگوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے- اس کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا تھا- صورتِ حال کی خوفناکی پوری طرح واضح ہو گئی تھی- اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے منہ کی طرف گیا- ''اوہ نو..... ڈیڈ اوہ ڈیڈ..... انھیں یہ سب کچھ کر کے بچ نکلنے کا موقع نہ دینا.....''

ڈین مورگن نے اسے غور سے دیکھا- ''اگر اس تک تمہاری آواز پہنچ بھی جائے' تب بھی وہ کچھ نہیں کر سکے گا-''

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی- ڈین مورگن نے ریسیور اٹھایا اور چند لمحے سنتا رہا پھر بولا- ''میں تیار ہوں..... پوری طرح تیار-'' پھر اس نے ریسیور رکھا' اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا اور ساٹھ سیکنڈ شمار کرتے ہوئے بیڈ روم میں داخل ہوا-

ٹیری اونیل نے ٹی وی اسکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا- ''کیا وقت آ گیا؟''

ڈین نے اسکرین پر گزرتی ہوئی پریڈ کو اور پھر ٹیری کو دیکھا- ''ہاں' اگر ہم سے اندازے کی

غلطی ہوئی ہے تو خدا ہماری مدد کرے.....''

''تمھیں ہر حال میں خدا کی مدد کی ضرورت ہے۔''

ٹیری نے کہا۔

ڈین نے کھڑکی کھولی اور ایک سبز رنگ کا جھنڈا لہرانے لگا.....

☆☆☆

برینڈن اوکونر ففتھ ایونیو پُر ہجوم کے درمیان تھا۔ اس نے ۶۴ ویں اسٹریٹ کی ایک کھڑکی سے وہ جھنڈا لہراتے دیکھا تو ایک گہری سانس لی اور تماشائیوں کے اسٹینڈز کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں پھیری والوں کو نقل وحرکت کی اجازت دی گئی تھی وہاں کھڑے ہو کر اس نے سگریٹ سلگائی وہ ہجوم اس کے کندھے کے پیچھے جنوب کی سمت جا رہا تھا۔

برینڈن نے اپنے اوورکوٹ کی جیب میں داہنا ہاتھ ڈالا اور بم کے ہینڈل کو الاسٹک کی بندش سے آزاد کر دیا۔ اس بم کی پن پہلے ہی ہٹی ہوئی تھی۔ فٹ پاتھ پر ہجوم کے درمیان چلتے ہوئے اس نے انگوٹھے کی مدد سے بم کے ہینڈل کو نیچے کیا اور اپنی جیب کے پہلو میں بنے چاک کے نیچے گرا دیا۔ بم ڈیٹونیٹر ہینڈل اس کے ٹخنے سے ٹکرا کر دور اچھلا۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے بائیں جیب میں رکھے بم کے ساتھ بھی وہی کارروائی دہرائی اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

بموں کے فیوز سات سیکنڈ پر سیٹ تھے۔ پہلا بم ایک سی ایس گیس کینسٹر تھا جس سے ہلکی سی پھنکار خارج ہو رہی تھی۔ دوسرا بم سبز دھوئیں کا تھا۔ وہ آگے بڑھ گیا۔ عقب میں دھواں جب لوگوں کے چہروں کی سطح تک پہنچا تو حیرت بھری بے ساختہ آوازیں ابھریں۔ اس کے بعد شوروغل..... اور پھر بھگدڑ مچ گئی۔ برینڈن اوکونر کی جیبوں سے ایسے چار مزید بم پھسلے..... اور پھر وہ پارک میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆

پیٹرک برک نے پارک کی دیوار پھلانگی اور تماشائیوں کے اسٹینڈز کے سامنے والے پر ہجوم فٹ پاتھ کی طرف لپکا۔ قریبی اسٹینڈ کی طرف سے سبز دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ دھواں ابھی تک اس تک پہنچا بھی نہیں تھا مگر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ''شٹ'' وہ غرایا۔ جیب سے رومال نکال کر اس نے چہرے پر رکھا اور ایونیو کی طرف بھاگا۔ لیکن مارچ کرنے والے ہراساں

ہو چکے تھے اور اس افراتفری میں آگے بڑھنا آسان نہیں تھا۔ پریڈ کرنے والے یونٹ کا پرچم سڑک پر گر گیا تھا اور بھاگتے ہوئے لوگوں کے پیروں تلے روندا جا رہا تھا۔

پیٹرک بڑھنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس دوران اس نے دیکھ لیا تھا کہ مارچ کرنے والوں میں کچھ لوگ دانستہ چیخ پکار کر کے اور نعرے لگا کر خوف و ہراس میں اضافہ کر رہے تھے۔ وہ یقیناً پروفیشنل لوگ تھے اور منصوبے کے تحت کام کر رہے تھے۔ منصوبہ بندی اتنی اعلیٰ تھی کہ وہ اسے سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ سب کچھ منصوبے کے عین مطابق ہو رہا تھا۔

☆☆☆

جیمز سوینے نے ۶۴ ویں اسٹریٹ پر اسٹریٹ لائٹ کے کھمبے سے ٹیک لگائی اور مضبوطی سے قدم جما کر کھڑا ہو گیا۔ لوگوں کا دباؤ بہت شدید تھا۔ اس نے اپنے اوورکوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور لمبے ہینڈل والے بولٹ کٹر کو تھام لیا۔ کھمبے کے نیچے فون اور بجلی کے کنکشن موجود تھے جو موبائل ہیڈ کوارٹرز وین کو پاور اور فون کی لائنیں فراہم کر رہے تھے۔ اس نے اپنے کوٹ کے دامن سے انھیں ڈھانپا اور کٹر نکال کر بڑی آہستگی اور پیار سے دونوں کنکشن کاٹ دیے۔

پھر وہ تین قدم آگے بڑھا اور بولٹ کٹر کو اس نے گٹر میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ لوگوں کے ریلے میں بہتا ہوا ففتھ ایونیو سے دور ۶۴ ویں اسٹریٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

☆☆☆

موبائل ہیڈ کوارٹرز وین میں ٹیلی فون آپریٹر کو وہ عجیب سی آواز سنائی دی..... اور اگلے ہی لمحے چاروں ٹیلی فون ڈیڈ ہو گئے۔ ایک سیکنڈ بعد وین روشنی سے بھی محروم ہو گئی۔ آپریٹر نے کھڑکی میں کھڑے جارج بائرڈ کو دیکھا جو ہیولا سا لگ رہا تھا۔ ''فون ڈیڈ ہو گئے ہیں۔'' اس نے جارج کو اطلاع دی۔

جارج نے کھڑکی سے اس کھمبے کی طرف دیکھا جہاں سے کنکشن لیے گئے تھے۔ وہاں کا منظر دیکھ کر اس کے منہ سے بے ساختہ گالی نکلی پھر اس نے جھپٹ کر ریڈیو اٹھا لیا۔ اس دوران وین کے ڈرائیور نے انجن اسٹارٹ کیا اور اندرونی پاور کا سوئچ بھی آن کر دیا۔

''آل اسٹیشنز۔'' جارج بائرڈ ریڈیو پر پکار رہا تھا۔ ''۶۴ ویں اسٹریٹ پر موجود موبائل

ہیڈکوارٹرز کی پاور اور مواصلاتی سلسلہ منقطع ہو گیا ہے- اب ہمیں ریڈیو کو جنریٹر کی مدد سے آپریٹ کرنا پڑ رہا ہے- صورتِ حال قطعاً غیر واضح ہے.....“

اسی لمحے وین کے کھلے دروازے سے پیٹرک برک جھپٹتا ہوا داخل ہوا- اس نے جارج کے ہاتھ سے ریڈیو جھپٹ لیا- ”موبائل ایٹ ففٹی فرسٹ اسٹریٹ! کیا تم میری آواز سن رہے ہو-“

چرچ کے سامنے موبائل سے جواب دیا گیا- ”راجر..... یہاں سب ٹھیک ہے- گھڑ سوار اور اسکوٹر یونٹ تمہاری طرف آ رہے ہیں.....“

”ارے نہیں..... میری بات سنو.....“

☆☆☆

شام کے پانچ بجے تو سینٹ پیٹرک گرجا کے شمالی کلس میں کانسی کی ۱۹ بہت بڑی گھنٹیاں ایک ساتھ بجیں- اس کے ساتھ ہی گھنٹیوں کے عین اوپر آہنی شہتیر پر موجود باکس پر رکھے ٹائمر نے اپنا برقی سرکٹ پورا کر لیا- باکس سے جو درحقیقت ایک براڈ بینڈ ٹرانسمیٹر تھا، سگنل نشر ہونے لگے- اس کا ٹرانسمٹنگ پوائنٹ باہر سڑک پر کافی بلندی پر تھا- یوں اس ٹرانسمیٹر نے مڈ ٹاؤن کے علاقے میں استعمال ہونے والے تمام دو طرفہ ریڈیوز کو جام کر دیا.....

☆☆☆

پیٹرک کا ائیرفون ایک اونچی، کان میں سوراخ کر دینے والی آواز سے بھر گیا- ”موبائل ایٹ ففٹی فرسٹ..... تم میری آواز سن رہے ہو؟ ایکشن کا نشانہ گرجا ہو گا.....“ اونچی تیز آواز کا حجم بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا- رپورٹ کے الفاظ اس میں دب رہے تھے- ”..... موبائل ایٹ ففٹی فرسٹ اسٹریٹ.....“

سننا ناممکن ہو گیا تو پیٹرک نے ائرفون نکال دیا اور جارج بائرڈ کی طرف مڑا- ”نشریات جام کر دی گئی ہیں-“ وہ بڑبڑایا-

”ہاں..... مجھے بھی سنائی دے رہا ہے- شٹ..... بلڈی شٹ-“ جارج نے جھنجھلا کر کہا- پھر اس نے ریڈیو تھاما اور متبادل کمانڈ چینل ٹرائی کرانے لگا لیکن وہ بھی جام تھے-

”سالے حرامی!“ وہ غرایا-

پیٹرک نے اس کا بازو تھام لیا- ”سنو..... کسی کو پبلک ٹیلی فون کی طرف بھیجو- پولیس پلازہ

اور ریکٹری سے رابطہ کرو اور ان کے ذریعے چرچ کے اطراف میں موجود پولیس والوں سے رابطے کی کوشش کرو- وہاں موجود موبائل وین کا شاید ٹیلی فون کمیونی کیشن کام کر رہا ہو-“

”میں نہیں سمجھتا کہ یہ ممکن ہے-“

”ان سے کہو.....“

”میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کہنا ہے- سن لیا ہے میں نے-“ جارج بائرڈ نے چار آدمیوں کو ہدایات دے کر وین سے باہر بھیجا اور خود کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا- اس کے آدمی لوگوں کے ہجوم میں راستہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے- اس نے پلٹ کر پیٹرک سے کچھ کہنا چاہا لیکن پیٹرک جا چکا تھا-

☆☆☆

چرچ کی سیڑھیوں پر کھڑی مورین نے اپنے سامنے کھڑے سادہ لباس پولیس مین کو اپنے ہاتھ میں موجود ریڈیو سے الجھتے دیکھا- کچھ اور پولیس والے بھاگ دوڑ میں مصروف تھے- انداز ایسا تھا جیسے کہیں سے احکامات لے کر کہیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہوں- انھیں دیکھ کر مورین کو اندازہ ہو گیا کہ ان کے درمیان کوئی بڑا کنفیوژن پھیلا ہوا ہے- دائیں جانب والے کارنر پر کھڑی موبائل وین سے پولیس والوں کے آنے جانے کا سلسلہ چل رہا تھا- اس نے فٹ پاتھ پر کھڑے تماشائیوں کو بھی غور سے دیکھا- انھیں دیکھ کر لگتا تھا کہ انھیں کوئی ایسا پیغام مل چکا ہے جو سیڑھیوں پر کھڑے لوگوں تک نہیں پہنچ سکا ہے- مجمع میں بھنبھناہٹ سی ابھر رہی تھی جو بلند آہنگ ہوتی جا رہی تھی اور سر یوں شمال کی سمت اٹھ رہے تھے جیسے پیغام اس طرف سے آ رہا ہو..... ایک سے دوسرے، دوسرے سے تیسرے اور یونہی منتقل ہوتا ہوا- اس نے شمال کی سمت دیکھا مگر وہاں کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی، سوائے اس کے کہ مجمع بے چین معلوم ہو رہا تھا پھر اسے ایک اور تبدیلی نظر آئی- مارچ کرنے والوں کے قدم سست ہو گئے تھے-

اس نے سر گھما کر ہیرالڈ بیکسٹر کو دیکھا اور دھیرے سے بولی- ”کوئی گڑبڑ ہوئی ہے-“

اچانک گرجا کی گھنٹیاں بجنے لگیں اور پھر گھنٹا گھر نے پانچ بجنے کا موسیقی بھرا اعلان کیا-

بیکسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا- ”چوکنا رہو-“

کاؤنٹی کورک یونٹ سست روی سے گرجا کے سامنے سے گزرا- اس کے پیچھے کاؤنٹی

مایو یونٹ تھا- یہ یونٹ چرچ کے سامنے رک گیا- پریڈ مارشل اور فارمیشن مارشل رک کر پولیس والوں سے بات کرنے لگے- مورین کو کارڈینل کے انداز میں ہلکی سی خفگی نظر آئی' تاہم وہ مجمع کی بے چینی کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دے رہا تھا' اس لیے فکر مند بھی نہیں لگ رہا تھا-

چھٹی کا وقت ہو گیا تھا- راک فیلر سینٹر کی لابیوں سے آفس ورکرز اور اسٹور کلرک جوق در جوق نکلتے نظر آئے- یوں فٹ پاتھ پر ہجوم بہت زیادہ ہو گیا- کام سے فارغ ہونے والوں کو وہاں سے نکلنے کی جلدی تھی- ان میں سے کچھ اُچک اُچک کر پریڈ کا منظر دیکھنے کی کوشش کرنے لگے-

اچانک مجمع کی جانب سے ایک تیز چیخ سنائی دی- مورین نے سر گھما کر بائیں جانب دیکھا- ففتھ ایونیو کی جانب سے سیاہ سوٹ پہنے کوئی درجن بھر افراد بھیڑ چیرتے ہوئے باہر؟ آئے- ان کے ہاتھوں میں سفید دستانے اور کمر پر نارنجی رنگ کے پٹکے بندھے تھے- سینے پر نارنجی رنگ کی کراس بیلٹس تھیں اور ان میں سے بیشتر کے ہاتھوں میں چھڑیاں تھیں- انھوں نے پولیس کی کھڑی کی ہوئی ایک رکاوٹ کو لاتیں مار کر ہٹا دیا پھر انھوں نے ایک بہت بڑے بینر کو کھول کر پھیلایا- بینر پر لکھا تھا-''خدا ملکہ کو سلامت رکھے- السٹر ہمیشہ برٹش رہے گا-''

مورین کی دھڑکن تیز ہو گئی- اس کے تصور میں السٹر کا وہ موسم گرما لہرایا جب اورنج مین شہروں اور دیہاتوں میں مارچ کرتے پھر رہے تھے- وہ خدا اور ملکہ سے اپنی وفاداری کا اعلان کرتے اور اپنے کیتھولک پڑوسیوں کے خلاف نفرت کا اظہار-

مجمع میں ان لوگوں کو دیکھ کر غیظ و غضب کی لہر دوڑ گئی- نفرت بھری غراہٹیں اور پھنکاریں ابھریں- آئی آر اے کا ایک بوڑھا سپاہی رکاوٹ عبور کر کے اورنج مین کی طرف لپکتا دکھائی دیا- وہ حلق کے بل چیخ رہا تھا-''کمینو' حرامیو...... میں تمھیں قتل کر دوں گا-''

چھ سات اورنج مین بھونپو سنبھال کر بلند آواز میں گانے لگے-

رسی لاؤ' رسی لاؤ...... پوپ کو پھر لٹکاؤ
اس کے منہ کو پنیر ٹھونس کر بند کر دو
اور پھر اس کو تیل پلا دو
تاکہ وہ صحیح طرح سے روسٹ ہو سکے

فٹ پاتھ پر کھڑے ہجوم میں سے چند افراد مشتعل ہو کر دوڑے- اچانک ہی چند اور افراد

لیڈرانہ انداز میں آگے بڑھے اور برطانیہ کے خلاف نعرے لگانے لگے- لمحوں میں پورا مجمع مشتعل ہو گیا- رکاوٹیں روند ڈالی گئیں-

گھڑ سوار دستے کے کچھ جوان جو تماشائیوں کے اسٹینڈز کی طرف نہیں جا سکے تھے' نارنجی پٹی پٹکے والوں کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑے ہو گئے- ادھر پچاسویں اسٹریٹ سے ایک پیڈی ویگن چند گشتی گاڑیوں کو لے کر نارنجی پٹی پٹکے والوں کو مجمع کے غیظ و غضب سے بچانے کی غرض سے گرجا کی جانب روانہ ہوئی-

نارنجی پٹی پٹکے والے بے پروائی سے گائے جا رہے تھے- پولیس مجمع کو ان پر حملہ کرنے سے روکنے کے لیے زبردست لاٹھی چارج پر مجبور ہو گئی- بپھرے ہوئے مجمع پر قابو پانے کی جو ترکیبیں پولیس اکیڈمی میں سکھائی جاتی ہیں اور جن کی مشق سڑکوں پر کی جاتی ہے' نارنجیوں کو بچانے کے لیے آزمائی جا رہی تھیں-

پھر اچانک نارنجی پٹی پٹکی والوں کو بھی صورتِ حال کی سنگینی کا احساس ہو گیا- انھوں نے بھونپو پھینکے' گانا موقوف کیا اور چھڑیوں سے اپنا دفاع کرنے لگے- اتنی دیر میں پیڈی ویگن وہاں پہنچ گئی اور پولیس والے انھیں ویگن کی طرف لے جانے لگے تاکہ وہ محفوظ ہو جائیں-

☆☆☆

پیٹرک برک ففتھ ایونیو پر جنوب کی سمت دوڑ رہا تھا مگر سڑک پر مارچ کرنے والوں اور تماشائیوں کے ہجوم کی وجہ سے اس کو دشواری پیش آ رہی تھی- وہ ایک پیٹرول کار کے سامنے رکا اور اپنا شناختی بیج لہرایا-''تم گرجا کے سامنے کھڑی موبائل سے رابطہ کر سکتے ہو؟'' اس نے اکھڑی ہوئی سانسوں کے درمیان پوچھا-

گشتی پولیس کے سپاہی نے نفی میں سر ہلایا-''ریڈیو جام ہو چکے ہیں-'' وہ بولا-

''تو پھر مجھے گرجا لے چلو...... جلدی ہے-'' پیٹرک نے ڈور ہینڈل تھامتے ہوئے کہا-

ڈرائیو کے برابر بیٹھے ہوئے سارجنٹ نے کہا-''یہ ناممکن ہے- اس ہجوم میں گاڑی چلانا مذاق نہیں اور اگر گاڑی کے نیچے کوئی آ گیا تو یہ مجمع ہمارے چیتھڑے اڑا دے گا-''

''شٹ!'' پیٹرک نے پاؤں پٹخے اور دروازے کو چھوڑ دیا- پھر اس نے سڑک پار کی اور

دیوار پھلانگ کر پارک میں داخل ہو گیا- وہاں وہ سڑک کے متوازی دوڑتا رہا- گرانڈ آرمی پلازا
کے مقام پر وہ پارک سے باہر آیا- سڑک پر اب بھی ہجوم تھا اور افراتفری بڑھ گئی تھی- گرجا تک تو
بلاک کا فاصلہ بہت تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ فاصلہ پیدل طے کرنے میں اسے کم از کم آدھا گھنٹا لگے گا
اور اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہوگی-

اچانک ایک سیاہ گھوڑا اس کے سامنے نمودار ہوا- اس پر ایک جوان پولیس والی سوار تھی- اس
نے اپنے سنہری بالوں کو سمیٹ کر اوپر کر کے ہیلمٹ کے نیچے دبا رکھا تھا- پیٹرک نے اسے رکنے کا
اشارہ کیا- گھوڑا رکا تو اس نے اپنا بیج لہراتے ہوئے کہا- ''پیٹرک برک فرام انٹیلی جنس ڈویژن-
مجھے جلد از جلد سینٹ پیٹرک گرجا گھر پہنچنا ہے- کیا تم مجھے اس ٹٹو پر بٹھا کر اس مجمع کے درمیان سے
دوڑا سکتی ہو؟''

وہ پیٹرک کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر ہوائیاں
اڑ رہی تھیں- ''کیپٹن، یہ ٹٹو نہیں، گھوڑا ہے- بہر حال اگر تمھیں اتنی ہی جلدی ہے تو اس پر سوار ہو
جاؤ..... اور ذرا پھرتی دکھاؤ-'' یہ کہہ کر اس نے ہاتھ بڑھایا- پیٹرک نے اس کا ہاتھ تھاما، رکاب
میں پاؤں ڈال کر اچھلا اور لڑکی کے پیچھے بیٹھ گیا-

پولیس والی نے گھوڑے کو ایڑھ لگاتے ہوئے ہشکارا- ''چلو بھئی کمشنر، شاباش!''

''میں کمشنر نہیں، کیپٹن ہوں-'' پیٹرک نے تصحیح کی-

گھوڑا تیر کی طرح آگے بڑھا- پولیس والی نے پلٹ کر پیٹرک کو دیکھا- ''میں تمھیں نہیں کہہ
رہی ہوں- کمشنر تو میرے گھوڑے کا نام ہے-''

''اوہ..... اور تمھارا کیا نام ہے؟''

''پولیس آفیسر بینی فوسٹر-''

''دونوں نام اچھے لگے- اب پلیز اس ٹٹو کو..... میرا مطلب ہے، گھوڑے کو دوڑا دو-''

چند ہی لمحوں میں پیٹرک کو گھوڑے کی برق رفتاری اور بینی فوسٹر کی گھڑ سواری میں مہارت کا
اندازہ ہو گیا- گھوڑا مجمع میں سے یوں گزر رہا تھا جیسے چھری مکھن میں جگہ بناتی ہے-

پیٹرک نے مضبوطی سے بینی کی کمر تھام لی- اس نے پہلو سے جھانک کر دیکھا- وہ ۵۷ ویں
اسٹریٹ کے انٹرسیکشن کے قریب پہنچ گئے تھے- پیٹرک نے بینی کے کان میں چیخ کر کہا- ''تم تو

کمال کی گھڑ سوار ہو بینی!''

''سنو کیپٹن! یہ معاملہ اہم ثابت نہیں ہوا تو اچھا نہیں ہوگا-'' بینی کے لہجے میں دھمکی
تھی- ''میں ڈیوٹی کے دوران تفریح کی قائل نہیں ہوں-''

''بے فکر رہو- یہ معاملہ اہم ہی نہیں، تمھارے تصور سے بڑھ کر سنگین ہے-''

☆☆☆

میجر بارٹ مارٹن فیلر سینٹر میں برٹش ایمپائر بلڈنگ کی دسویں منزل کے اس چھوٹے سے
کمرے کی کھڑکی میں کھڑا تھا- کچھ دیر وہ گرجا کے اردگرد ہونے والے ہنگامے کو دیکھتا رہا پھر وہ
اپنے ساتھ کھڑے ہوئے شخص کی طرف مڑا- ''کروگر..... ایسا لگتا ہے کہ فینیان کھیل شروع
کر چکے ہیں-''

دوسرے شخص نے جو کہ امریکی تھا، کہا- ''ہاں، اب انجام چاہے کچھ بھی ہو-'' پھر چند لمحوں
کے توقف کے بعد اس نے پوچھا- ''تمھیں معلوم تھا کہ یہ ہوگا-''

''بالتفصیل تو معلوم نہیں تھا- برائن فلائن نے مجھے اعتماد میں نہیں لیا تھا- میں نے اسے کچھ
آئیڈیے دیے تھے اور اس کے سامنے چند آپشن رکھے تھے- پابندی اس پر صرف ایک عائد کی تھی،
یہ کہ وہ برٹش پراپرٹی یا کسی برٹش عمال کو نشانہ نہیں بنائے گا..... مثلاً یہ عمارت لیکن تم جانتے ہو کہ اس
طرح کے لوگ قطعاً ناقابلِ اعتبار ہوتے ہیں-'' میجر مارٹن چند لمحے خلاؤں میں گھورتا رہا پھر بولا-
''ایک بات بتاؤں کروگر بالآخر جب گزشتہ موسم سرما میں وہ میرے ہاتھ لگا تو اس وقت وہ ایک ٹوٹا
پھوٹا آدمی تھا، جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی- وہ بس یہ چاہتا تھا کہ میں اسے فوراً ہی ختم کر
دوں- اور یقین کرو، میں خود بھی یہی چاہتا تھا لیکن پھر میں نے سوچا، یہ لاحاصل ہوگا- میں نے اس
کا دماغ پلٹایا اور اس کا رخ امریکا کی طرف کر دیا پھر میں نے اسے آزاد کر دیا- میں جانتا ہوں کہ یہ
خطرناک کھیل ہے- یہ ایسا ہے جیسے شیر کو دم سے پکڑا جائے لیکن میرا خیال ہے، بات بن گئی- میں
کامیاب رہا-''

کروگر خاصی دیر اسے غور سے دیکھتا رہا پھر بولا- ''کاش امریکا میں عوامی ردعمل ہماری توقع
کے مطابق ہو-''

مارٹن مسکرایا۔ ''اگر امریکی آئرش لوگوں کے بارے میں کل تک متضاد جذبوں کا شکار تھے تو میرا خیال ہے' آج صورت حال بدل جائے گی۔'' اس نے کروگر کو دیکھتے ہوئے چند لمحے بعد بات آگے بڑھائی۔ ''مجھے یقین ہے کہ اس سے تمھیں مدد ملے گی۔''

''اوہ' بہت دلچسپ! کیوں نہیں۔ مجھے ضرور بتانا اس سلسلے مین۔ مگر ابھی نہیں۔ ابھی تو پریڈ کو انجوائے کرو۔'' اس نے کھڑکی کھولی۔ باہر سے لوگوں کے نعرے لگانے کی آوازیں آرہی تھیں اور پولیس کے سائرن چیخ رہے تھے۔

کسی نے مورین میلون کے کندھے پر تھپکی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ شخص اس کے سامنے ایک بیج لہرا رہا تھا۔ ''میرا تعلق بیورو آف اسپیشل سروسز سے ہے مس میلون! مجمع میں سے کچھ لوگوں کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے۔ ہمیں آپ کو چرچ میں لے جانا ہے..... اور مسٹر بیکسٹر آپ کو بھی۔ پلیز..... آپ دونوں میرے ساتھ آیئے۔''

ہیرالڈ بیکسٹر نے سڑک پر موجود ہجوم کو اور پھر پولیس والوں کی قطار کو دیکھا' جو ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے دیوار بنے کھڑے تھے۔ ''میرا خیال ہے' فی الوقت ہم لوگ یہاں بالکل محفوظ ہیں۔''

''ہمیں سیڑھیوں پر کھڑے دوسرے لوگوں کے تحفظ کی خاطر آپ کو یہاں سے ہٹانا ہے۔ پلیز آیئے..... '' اس نے کہا۔

''ٹھیک ہے' میں سمجھ رہا ہوں تمہاری بات۔ آل رائٹ' مس میلون! یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔'' ہیرالڈ بیکسٹر نے میلون کی طرف دیکھا۔

مورین اور بیکسٹر پلٹے اور سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ سامنے کارڈینل اپنے سرخ لبادے میں پرہجوم سیڑھیوں پر دو افراد کے درمیان نظر آرہا تھا۔ سیڑھیوں پر کھڑے بی ایس ایس کے دوسرے لوگ اسقف کے گرد کھڑے ہو گئے تھے۔ تمام پادری اور چرچ کے دوسرے لوگ مجمع کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

بی ایس ایس کے دو آدمیوں نے یہ بات محسوس کر لی کہ کارڈینل' مورین اور بیکسٹر کو کچھ نامعلوم افراد اپنے ساتھ چرچ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو اِدھر اُدھر ہٹاتے ہوئے ان کے پیچھے چلنے لگے۔ ان کا رخ چرچ کے عظیم الشان دروازے کی طرف تھا۔

آخری سیڑھی پر دو پادری کھڑے تھے۔ وہ ان دونوں کے پیچھے چلنے لگے۔ پھر بی ایس ایس کے دونوں آدمیوں کو محسوس ہوا کہ ان کی پیٹھ سے کوئی سخت چیز لگا دی گئی ہے۔ ''فریز۔'' پادریوں میں سے ایک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ''ورنہ تمہاری ریڑھ کی ہڈی کے سب مہرے بکھر جائیں گے۔''

☆☆☆

گرجا کے ساتھ کھڑی موبائل ہیڈکوارٹرز کی وین میں موجود پولیس والے اپنے ریڈیائی رابطے سے محروم ہو چکے تھے۔ ہر فریکوینسی پر کھڑکھڑاہٹ کے سوا کوئی آواز نہیں تھی۔ تاہم ابھی تک وہ فون کے ذریعے رپورٹ دے رہے تھے لیکن بالکل اچانک ۵۱ ویں اسٹریٹ سے آنے والی ایک ایمبولینس نے وین کو ٹکر ماری۔ وین آگے کی طرف بڑھی اور اسٹریٹ لیمپ سے انھوں نے جتنی لائنیں لی ہوئی تھیں سب کی سب منقطع ہو گئیں۔ ایمبولینس وین سے ٹکرانے کے بعد ان کے پہلو سے جوڑ کر روک دی گئی۔ ایمبولینس کا ڈرائیور تیزی سے اپنی گاڑی سے اترا اور اولمپک ٹاور کی پرہجوم لابی میں غائب ہو گیا۔

☆☆☆

مورین میلون' ہیرالڈ بیکسٹر اور کارڈینل پرہجوم گرجا میں درمیانی راستے پر قدم بڑھا رہے تھے۔ دو آدمی ان کے آگے چل رہے تھے اور دو پیچھے تھے۔ منبر کے پاس کھڑے پادری کو مورین نے پہچان لیا۔ وہ فادر مرفی تھا۔ عشائے ربانی کی ریلنگ پر ایک اور پادری دعا کرنے کے انداز میں جھکا ہوا تھا۔ اس کے قریب سے گزرتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ وہ اسے کچھ جانا پہچانا لگ رہا ہے۔

کارڈینل نے پلٹ کر درمیانی راستے کا جائزہ لیا اور اپنے ساتھ چلنے والے شخص سے پوچھا۔ ''کلیسائی عہدیدار مسٹر ڈاؤنز کہاں ہے؟ وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہے؟''

ان میں سے ایک نے کہا۔ ''وہ آتے ہی ہوں گے تقدس مآب' آپ چلتے رہیے۔''

☆☆☆

فادر مرفی مناجات جاری رکھنا چاہتا تھا لیکن باہر سے سنائی دینے والی سائرن کی اور انسانی چیخوں کی آوازیں اس کے دھیان میں خلل ڈال رہی تھیں۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ نشستوں پر اور درمیانی راستے میں دو ہزار عبادت کرنے والے موجود تھے۔ پھر اسے مرکزی راستے میں چمک

دار سرخ رنگ متحرک نظر آیا۔ وہ کارڈینل تھا جو قربان گاہ کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے دائیں بائیں مورین میلون اور ہیرالڈ بیکسٹر تھے اور آگے پیچھے سیکورٹی والے چل رہے تھے۔ اس خیال نے کہ باہر ایسا کچھ ہو رہا ہے جو اس مبارک دن پر داغ لگا سکتا ہے' اس کو ارتکاز سے محروم کر دیا۔ وہ بھول گیا کہ وہ کیا پڑھ رہا تھا۔ اس نے ایک دم سے کہا۔ ''تقریب عبادت ختم کی جاتی ہے۔ خدا ہم سب پر رحم فرمائے۔'' پھر اس نے جلدی سے کہا۔ ''نہیں..... آپ سب ٹھہرے رہیں۔ جب تک ہمیں معلوم نہیں ہو جاتا کہ باہر کیا ہو رہا ہے' آپ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں۔''

فادر مرفی نے سر گھما کر دیکھا تو جو پادری ابھی تھوڑی دیر پہلے ریلنگ پر جھکا ہوا تھا' اب منبر پر کھڑا نظر آیا۔ اس نے گہری سبز آنکھوں والے دراز قد پادری کو پہچان لیا لیکن عجیب بات یہ تھی کہ وہ حیران نہیں ہوا۔ اس نے کھنکھارتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہا۔ ''یس؟''

دراز قد پادری نے جو برائن فلائن تھا' اپنے سیاہ کوٹ کی جیب سے ریوالور نکالا اور اس کے پہلو سے لگا دیا۔ ''پیچھے ہٹ جاؤ۔''

مرفی نے ایک گہری سانس لی۔ ''تم آخر ہو کون؟''

''میں نیا آرچ بشپ ہوں۔'' برائن نے کہا اور اسے منبر کے عقب کی طرف دھکیل کر مائیکروفون سنبھال لیا۔ اس نے کارڈینل کو دیکھا جو قربان گاہ کے پاس پہنچ چکا تھا۔ ''خواتین و حضرات!'' اس نے سنگین لہجے میں کہا۔ ''میں آپ کی توجہ کا درخواست گار ہوں.....''

مورین میلون ایک دم سے رک گئی۔ اس وقت وہ قربان گاہ کی ریلنگ سے محض چند فٹ دور تھی۔ اس نے سر اٹھا کر منبر کی طرف دیکھا۔ مدھم روشنی میں وہ منبر پر کھڑے شخص کو دیکھ کر بت بن کر رہ گئی۔

اس کے عقب میں آنے والے نے اسے آگے کی طرف دھکیلا۔

وہ آگے بڑھنے کی بجائے دھیرے سے پلٹی۔ ''کون ہو تم؟''

اس شخص نے اپنا کوٹ ہٹا کر دکھایا۔ اس کی پیٹی میں ریوالور اڑسا ہوا تھا۔ ''یہ یقین کر لو کہ میرا تعلق پولیس سے ہرگز نہیں ہے۔'' اب اس کے لہجے میں نیویارک والی جھلک بھی نہیں تھی۔ وہ تو خالص آئرش لہجہ تھا۔ ''پلیز آگے بڑھتی رہو..... اور آپ بھی مسٹر بیکسٹر..... اور آپ بھی تقدس مآب۔ بڑھتے رہیے۔''

☆☆☆

پیٹرک برک گھوڑے کی پیٹھ پر بے حد بے آرام ہو رہا تھا۔ وہ لوگوں کے سروں کے اوپر سے آگے کی طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دو بلاک آگے کوئی بہت بڑی گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی' اس سے کہیں بڑی جو اس وقت اس کے اردگرد تھی۔ ایونیو کی بیشتر دکانوں کی کھڑکیاں توڑ دی گئی تھیں۔ اکثر دکانوں کے شوکیسوں کے آگے باوردی پولیس کھڑی تھی لیکن بظاہر لوٹ مار کے تو کوئی آثار نہیں تھے۔ البتہ کہیں کہیں جھگڑے اور مار پیٹ کے واقعات پیش آئے تھے۔ آئرش لوگ تو اسے اظہار محبت کہتے تھے۔

اب پیٹرک کو گرجا نظر آنے لگا تھا اور صاف پتا چل رہا تھا کہ یہ جو بھی فساد ہے' اس کی جڑ گرجا کے قریب ہی کہیں ہے۔

اس کے اردگرد جو ہجوم تھا وہ مارچ کرنے والے یونٹس کا تھا جو ایک دوسرے سے دور نہیں ہوئے تھے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف بوتلیں بڑھا رہے تھے اور گا رہے تھے۔ بینڈ نے ''ایسٹ اینڈ'' کی دھن چھیڑی ہوئی تھی۔ تماشائیوں میں سے کچھ جوشیلے لوگ بینڈ کے ساتھ بلند آواز میں گا رہے تھے۔

پولیس والی نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی۔

گرجا سے آدھے بلاک کے فاصلے پر لوگوں کا ہجوم اتنا زیادہ تھا کہ گھوڑے کو بھی آگے بڑھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ لوگوں کے جسم گھوڑے کی ٹانگوں سے رگڑ کھا رہے تھے۔ کچھ لوگ گھوڑے کے زور سے اِدھر اُدھر بھی جا گرتے تھے۔

''دوڑاؤ اسے..... رکنے نہ دو۔ دوڑاتی رہو۔'' پیٹرک نے پولیس والی کو بڑھاوا دیا۔

''او گاڈ..... یہاں تو چلنا بھی دوبھر ہے۔'' وہ چلائی۔ اس نے باگیں کھینچیں اور گھوڑا پیچھے ہٹا۔ لوگ گھبرا کے چھٹے کھلی جگہ پا کر پولیس والی نے گھوڑے کو دوڑا دیا۔ پھر وہ بار بار اس ترکیب سے کام چلاتی رہی۔

پیٹرک کو اپنے پیٹ میں گڑبڑ ہوتی محسوس ہوئی۔ تاہم اس نے لڑکی کو داد دینے میں ذرا بھی کنجوسی نہیں کی۔ ''واہ..... بہت خوب' شاباش! تم واقعی بہت اچھی گھڑ سوار ہو۔''

"یہ بتاؤ، ہمیں کہاں تک جانا ہے۔"

"جہاں کمشنر عشائے ربانی کی رلنگ پر جھکا نظر آئے۔ تم فکر نہ کرو میں تمھیں بتا دوں گا۔"

☆☆☆

برائن فلائن اس بات کا منتظر تھا کہ کارڈینل اور اس کے ساتھ کے لوگ اونچی قربان گاہ تک پہنچ جائیں۔ ان کی طرف سے مطمئن ہو کر اس نے مائیکروفون میں کہا۔ "خواتین و حضرات! یہاں بیسمنٹ میں آگ لگ گئی ہے۔ آپ لوگوں سے التماس ہے کہ پرسکون رہیں۔ یہاں سے نکلیں لیکن نظم وضبط کے ساتھ۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔"

اس تلقین نے لوگوں کو اور نروس کر دیا۔ ایسے میں کسی نے چیخ کر کہا۔ "آگ..... آگ..... بھاگو!"

لمحوں میں ہال خالی ہو گیا اور باہر جانے کے تمام راستے لوگوں سے بھر گئے۔ ہر شخص اپنے قریب تر دروازے سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ننھی موم بتیوں کے ریک گر گئے۔ ہر طرف موم بتیاں بکھر گئیں۔ جنوبی مینار کے پاس کتابوں کی جو دکان تھی، آناً فاناً خالی ہو گئی۔ لوگوں کی پہلی موج نے گرجا کی پیش دہلیز کو بھر دیا۔ سامنے کے دروازے کے تین سیٹ تھے۔ لوگوں کا پہلا ریلا ان سے نکلا تو باہر افراتفری کا سماں پیدا ہو گیا۔

سیڑھیوں پر جو تماشائی تھے ان کے لیے تو یہ ناگہانی سیلاب تھا۔ وہ بے چارے ایک ہی ہلے میں سیڑھیوں سے فٹ پاتھ پر جا پہنچے۔ پولیس کی کھڑی کی ہوئی تمام رکاوٹیں خود پولیس والوں کے ساتھ ریلے میں بہہ گئیں۔

اسقف ڈاوئنز نے خود کو سنبھالا۔ اور گرجا میں داخل ہونے کی بڑی کوشش کی لیکن ہوش بحال ہونے پر اس نے خود کو سڑک پر پایا۔ اس کے ایک طرف ایک بھاری عورت تھی تو دوسری طرف ریچھ جیسا ایک پولیس آفیسر۔

دونوں جعلی پادری جنھوں نے بی ایس ایس کے دو آدمیوں کی پیٹھ سے گنیں لگائی ہوئی تھیں، اس افراتفری میں باہر نکلنے والوں کے ساتھ گھل مل کر سڑک پر چلے آئے ان سے نجات پا کر بی ایس ایس کے دونوں آدمیوں نے گرجا میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن اب وہاں ٹریفک ون وے ہو چکا تھا۔ اندر جانے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ وہ بھی باہر نکلنے والوں کے ساتھ ایونیو پر آ پہنچے۔

پولیس کے اسکوٹر الٹ گئے۔ پیٹرول کاریں ان لوگوں سے بھر گئیں جو اس ریلے میں کچلے جانے سے بچنے کے لیے وہاں گھس گئے تھے۔ مارچ کرنے والے یونٹس تتر بتر ہو گئے۔ پولیس نے اس افراتفری کو محدود رکھنے کی کوشش کی لیکن مواصلاتی رابطے نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اقدامات مؤثر ثابت نہیں ہو سکے۔

ٹی وی نیوز کا عملہ یہ سب کچھ ریکارڈ کرتا رہا مگر پھر وہ بھی اس انسانی سیلاب کی لپیٹ میں آ گیا۔

☆☆☆

انسپکٹر فلپ لینگلے اس وقت پولیس کے ہیلی کاپٹر میں تھا جو اس علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر سے نیچے جھانکا اور پھر ڈپٹی پولیس کمشنر رورک کی طرف مڑا۔ "میرا خیال ہے، سینٹ پیٹرک ڈے کی تقریبات ختم ہوئیں۔" ہیلی کاپٹر کے شور کی وجہ سے اسے چیخنا پڑا۔

ڈپٹی پولیس کمشنر نے اس پر ایک طویل نگاہ ڈالی پھر نیچے کے ناقابلِ یقین منظر کو دیکھا۔ یہ رش کا وقت تھا اور ٹریفک میلوں تک بالکل رکا ہوا تھا۔ جنوب میں ۴۲ ویں اسٹریٹ تک اور شمال میں ۷۲ ویں اسٹریٹ تک سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر انسانوں کا سمندر نظر آ رہا تھا۔ اس وقت اس چھوٹے سے علاقے میں کم از کم دس لاکھ افراد کا ہجوم تھا۔ ان میں سے کوئی ایک بھی کھانے کے صحیح وقت پر اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ "نہیں فلپ..... نیچے ناخوش شہریوں کا جمِ غفیر ہے۔" اس نے انسپکٹر سے کہا۔

فلپ لینگلے نے سگریٹ سلگایا اور بولا۔ "ٹھیک ہے۔ آج رات میں آپ کو اپنا تحریری استعفیٰ پیش کر دوں گا۔"

ڈپٹی کمشنر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ "کاش وہاں کوئی ایسا موجود ہو اس وقت جو اسے منظور کر سکے مگر مجھے اس میں شک ہے۔" یہ کہہ کر اس نے پھر نیچے کا جائزہ لیا۔ "نیویارک کا ہر افسر اس وقت وہاں مصروف ہے۔ رابطے منقطع ہو چکے ہیں۔ سب کو اپنے فیصلے آپ کرنے ہیں۔ یہ اب تک کی بدترین صورتِ حال ہے۔"

"مگر میرے خیال میں بدترین وہ ہے جو اب ہونے والا ہے۔" فلپ لینگلے نے کہا۔

☆☆☆

ففتھ اسٹریٹ کے انٹرسیکشن پر پیٹرک برک کو وہ نارنجی پٹکے والے نظر آئے جنھیں ویگن میں بٹھایا جا رہا تھا۔ اسے ایک آئرش کہاوت یاد آئی..... اپنی طرف توجہ چاہو تو لڑائی شروع کر دو۔ نارنجی پٹکے والے سب کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے تھے اور یہ بات پیٹرک جانتا تھا کہ کیوں۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اصل میں یہ نارنجی پٹکے والے نہیں ہیں۔ یہ بوسٹن میں بھرتی کیے گئے آئرش ری پبلک آرمی کے لوگ ہیں جنھیں یہاں اصل منظر سے توجہ ہٹانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ان کے پاس ذہانت کی کمی لیکن حوصلے کی زیادتی ہے۔

پولیس والی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ ''یہ اورنج پٹکے والے کون ہیں؟''

''یہ ایک بہت طویل کہانی ہے۔ تم گھوڑے کو آگے بڑھاتی رہو۔ دیکھو، ہم پہنچنے ہی والے ہیں.....''

☆☆☆

برائن فلائن منبر سے اترا اور مورین کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ ''بہت..... بہت لمبا عرصہ بیت گیا مورین!''

مورین نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہموار لہجے میں جواب دیا۔ ''کچھ اتنا زیادہ بھی نہیں۔''

وہ مسکرایا۔ ''میرے پھول مل گئے تھے تمھیں؟''

''ہاں! اور میں نے انھیں فلش میں بہا دیا تھا۔''

''لیکن ان میں سے ایک تمھارے کوٹ کے کالر میں لگا ہے۔''

مورین کا چہرہ تمتما اٹھا۔ ''تو بالآخر تم امریکا آ ہی گئے برائن!'' اس نے چوٹ کی۔

''ہاں! لیکن تم دیکھ ہی رہی ہو..... میں اپنے انداز میں یہاں آیا ہوں..... اپنی شرائط پر۔''

اس نے گرجا کے باہر دیکھا۔ گرجا سے نکلنے والوں کا آخری ریلا درمیانی پیش دہلیز پر زور کر رہا تھا۔ وہاں دو فینیان بھی موجود تھے..... پادری کے بھیس میں آرتھر نلسٹی اور پریڈ مارشل کے بھیس میں فرینک گیلا گھر۔ وہ انھیں جلد از جلد دروازے سے نکلنے کی تلقین کر رہے تھے لیکن وہاں رش بڑھ رہا تھا کیونکہ دیگر دروازے بند کر دیے گئے تھے۔

برائن فلائن نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ یہ کام اس کی توقع سے زیادہ طویل ثابت ہو رہا

تھا۔ وہ پھر مورین کی طرف مڑا۔ ''میں آزاد آدمی ہوں۔ ہر کام اپنی شرائط پر کرتا ہوں۔ تم دیکھ رہی ہو کہ میں نے کیا کیا ہے۔ آدھے گھنٹے کے اندر سارا امریکا دیکھ اور سن لے گا۔ ہم ان کے لیے ایک شاندار آئرش ڈراما پیش کر رہے ہیں۔''

مورین کو اس کی آنکھوں میں وہی جانا پہچانا تاثر نظر آ رہا تھا جو اس وقت آتا تھا جب وہ کہیں فتح یاب ہوتا تھا لیکن اس بار اس میں خوف کا امتزاج بھی تھا جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مورین نے سوچا کہ اس وقت یہ ایک چھوٹے سے لڑکے کی طرح لگ رہا ہے۔ جس نے کسی دکان سے چوری کی ہو اور اب ڈر رہا ہو کہ تھوڑی دیر بعد اسے جواب دہی کرنی ہوگی۔ ''تم جانتے ہو کہ تم یہاں سے بچ کر نہیں نکل سکو گے۔'' مورین نے کہا۔

وہ مسکرایا تو آنکھوں میں خوف کا رنگ کہیں تحلیل ہو گیا۔ ''میں جانتا ہوں کہ یہاں سے زندہ سلامت ہی نکلوں گا دیکھ لینا۔''

وہ دو فینیان جو سیکورٹی والے بنے ہوئے تھے، قربان گاہ کے پہلو والے زینے سے اترے جو مقدس اشیاء کے حجرے کی طرف جاتا تھا۔ حجرے کی بائیں دیوار کے ساتھ کھلے ہوئے محرابی دروازے کی طرف سے قدموں کی آہٹ ابھری..... ریکٹری کی راہداری کی جانب بڑھتے ہوئے قدموں کی آہٹ۔ اس کی مخالف سمت میں کارڈینل کی اقامت گاہ تھی۔ وہاں سے ہیجانی آوازیں سنائی دیں۔ پھر بیک وقت دونوں جانب سے پادری اور پولیس والے نمودار ہوئے۔

دونوں فینیان جو پادری کے بھیس میں تھے، سلائیڈنگ گیٹ پر زور لگانے لگے، یہاں تک کہ وہ بند ہو گیا۔ حجرے میں موجود لوگوں نے سر اٹھا کر زینے کی طرف دیکھا۔

ایک باوردی سارجنٹ نے پکار کر کہا۔ ''اے..... یہ گیٹ کھولو۔'' یہ کہہ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

پادریوں نے دروازے میں زنجیر ڈال دی جس میں پیڈ لاک بھی موجود تھا۔

سارجنٹ نے پستول نکال لیا۔ اسی وقت اس کے عقب میں ایک اور پولیس والا نمودار ہوا۔ اس نے بھی پستول نکال لیا تھا۔

پادریوں نے ان کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی اور زنجیر کو تالا لگا دیا۔ ان میں سے ایک نے

سر اٹھا کر پولیس والوں کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے مسخرے پن سے سلیوٹ کیا۔ ''سوری، تم لوگوں کو گھوم کر آنا ہوگا۔''

دونوں فینیان سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ ان میں سے ایک پیڈ رفٹز جیرالڈز مین دوز کوٹھری کے دروازے کے پاس بیٹھ گیا جہاں سے وہ گیٹ پر نظر رکھ سکتا تھا۔ دوسرا ایمن فیرل قربان گاہ میں چلا آیا اور برائن کو دیکھتے ہوئے سر کو تفہیمی جنبش دی۔

برائن فلائن پہلی بار بیکسٹر کی طرف مڑا۔ ''سر ہیرالڈ بیکسٹر؟''

''ہاں..... میں ہی ہوں۔''

وہ اسے گھورتا رہا۔ ''ہاں! تمھیں قتل کرتے ہوئے مجھے لطف آئے گا۔''

''تمھارے قبیل کے لوگوں کو قتل کرتے ہوئے ہر حال میں لطف ہی آتا ہے۔'' ہیرالڈ بیکسٹر نے ہچکچائے بغیر کہا۔

برائن فلائن نے پلٹ کر کارڈینل کو دیکھا۔ ''تقدس مآب!'' اس نے کہا۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ وہ کارڈینل کا مذاق اڑا رہا ہے یا سنجیدہ ہے۔ ''میرا نام فن میک کومیل ہے۔ میں نیوفینیان آرمی کا چیف ہوں۔ یہ چرچ اب میرا ہے۔ میری پناہ گاہ! آپ سمجھ رہے ہیں نا؟''

کارڈینل نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ اس نے بے تابی سے پوچھا۔ ''کیا چرچ میں آگ لگی ہے؟''

''اگلے چند منٹوں میں جو کچھ ہوگا' اس پر یہ سب منحصر ہے۔''

کارڈینل اسے گھورتا رہا۔ دونوں پلکیں جھپکائے بغیر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ پھر کارڈینل نے سخت لہجے میں کہا۔ ''تم یہاں سے نکل جاؤ۔ ابھی یہ ممکن ہے۔''

''میں نہیں نکل سکتا اور نکلنا بھی نہیں چاہتا۔'' برائن نے کہا اور مرکزی دروازے کے اوپر ارغنون گاہ کی دو چھتی کی طرف دیکھا۔ وہاں جیک لیری فوجی لباس میں رائفل لیے کھڑا تھا۔ پھر اس نے نیچے دیکھا۔ صدر دروازہ کوئی ایک بلاک کے فاصلے پر تھا۔ پیش دہلیز میں لوگ اب بھی پھنسے ہوئے تھے۔ کھلے دروازوں سے روشنی اور آوازیں آرہی تھیں۔ وہ فادر مرفی جو اس کے برابر کھڑا تھا۔ ''فادر! آپ جاسکتے ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ دروازے بند ہونے سے پہلے آپ نکل جائیں۔''

مرفی نے نپے تلے قدم اٹھائے اور کارڈینل کے پہلو میں جا کھڑا ہوا۔ ''ہم دونوں باہر جائیں گے۔'' وہ بولا۔

''نہیں..... ناممکن بلکہ اب تو مجھے خیال آیا ہے کہ بعد میں' میں تمھیں بھی استعمال کرسکتا ہوں۔'' برائن نے کہا۔ پھر وہ مورین کی طرف مڑا اور اس کے قریب ہوگیا۔ بہت دھیمی آواز میں اس نے کہا۔ ''تم جانتی تھیں نا؟ تمھیں پھول ملنے سے پہلے ہی معلوم تھا نا؟''

''ہاں..... میں جانتی تھی۔''

''گڈ! ہم اب بھی ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں..... محسوس کرسکتے ہیں۔ اتنے برسوں اور اتنے میلوں کی دوری کے باوجود ہم ایک دوسرے سے بات کرتے رہے ہیں۔ ہے نا مورین؟''

مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک جوان عورت نن کا لباس پہنے' ہاتھ میں ایک بڑا پستول لیے قربان گاہ کی ریلنگ کے پاس آئی۔ سب سے اگلی نشست میں ایک بوڑھا آدمی سو رہا تھا۔ وہ اٹھا اور اس نے انگڑائی لی اور عورت کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر قربان گاہ کے صدر چبوترے کی طرف آرہے تھے۔ سب لوگ ان کی طرف متوجہ تھے۔

بوڑھے آدمی نے سر کے اشارے سے یرغمالیوں کو سلام کیا۔ پھر وہ صاف اور گونجتی آواز میں بولا۔ ''تقدس مآب! فادر مرفی' مس میلون اور سر ہیرالڈ! میں جان بکے ہوں۔ میرا کوڈ نیم ڈرموٹ ہے۔ یہ نام ہمارے لیڈر فن میک کومیل کا تجویز کردہ ہے۔'' وہ بڑے احترام سے برائن فلائن کے سامنے جھکا۔ ''میں بیک وقت شاعر' عالم' سپاہی اور محب وطن ہوں..... اصلی فینیان کی طرح۔ آپ نے میرے بارے میں یقیناً سن رکھا ہوگا۔'' اس نے ردعمل کا جائزہ لینے کے لیے باری باری چاروں یرغمالیوں کے چہروں کو دیکھا۔ ''نہیں نہیں..... میں مرا نہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میں زندہ ہوں لیکن ہوسکتا ہے کہ اگلا سورج طلوع ہونے سے پہلے میں مرچکا ہوں۔ اس گرجا کے جلتے سلگتے ملبے تلے دب کر۔ وہ یقیناً ایک زبردست چتا ہوگی امجھ جیسے آدمی کے شایانِ شان لیکن سنیں' آپ لوگوں کو اتنا سوگوار اور دل گرفتہ نظر آنے کی ضرورت نہیں۔ کارڈینل! اگر ہم لوگ عقل وشعور سے کام لیں تو بچت کی ایک صورت ہے۔'' وہ اپنے ساتھ کھڑی جوان عورت کی طرف

مڑا۔ ''میں آپ کا گرینیا سے تعارف کرادوں..... لیکن نہیں' یہ اپنے اصل نام کو زیادہ پسند کرتی ہے..... میگا فٹز جیرالڈ۔''

میگان نے کچھ کہا نہیں۔ بس ہر یرغمالی کے چہرے کو بہت غور سے دیکھا۔ پھر اس کی نظریں مورین میلون پر ٹھہر گئیں۔ وہ اسے سر سے پاؤں تک دیکھ رہی تھی۔

مورین بھی اسے دیکھتی رہی۔ وہ پہلے سے جانتی تھی کہ کوئی عورت ضرور ہوگی۔ برائن فلائن کے ساتھ ہمیشہ کوئی نہ کوئی عورت ہوتی ہے۔ برائن اس طرح کا آدمی تھا کہ کوئی عورت اسے دیکھتی سراہتی رہے تو اس سے اس کا حوصلہ بڑھتا تھا۔ جیسے بہت سے لوگوں کو اپنا حوصلہ بڑھانے کے لیے شراب پینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

مورین نے میگان کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔ آنکھیں خوب صورت ہوں گی لیکن سختی اور درشتی کے تاثر نے اس خوبصورتی کو دبا دیا تھا۔ وہ بہت کم عمر تھی اور برائن فلائن کے ساتھ اس کا تعلق اس بات کا ضامن تھا کہ وہ لمبی عمر نہیں پا سکے گی۔ شاید دس سال پہلے میں بھی ایسی ہی تھی۔ مورین نے سوچا۔

میگان بے پروائی سے پستول لہراتی مورین کی طرف بڑھی اور اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر سرگوشی میں بولی۔ ''میرا خیال ہے تم جانتی ہو کہ تمھیں قتل کرنے کے لیے محض معمولی سا ایک بہانہ چاہیے۔''

''مجھے امید ہے کہ میرا حوصلہ تمھیں وہ بہانہ ضرور فراہم کرے گا۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ تم میں حوصلہ کتنا ہے۔''

میگان کے جسم میں پیدا ہونے والا تناؤ بے حد واضح تھا۔ چند لمحوں کے بعد وہ پیچھے ہٹی' قربان گاہ کی طرف دیکھا اور وہاں کھڑے لوگوں کا جائزہ لیا۔ برائن فلائن کے چہرے پر اسے ناپسندیدگی کا تاثر نظر آیا۔ وہ پلٹی اور سیڑھیاں اتر کر ناف گرجا کی طرف چل دی۔

برائن فلائن اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے پیش دہلیز کی طرف دیکھا۔ دروازے اب بھی کھلے تھے۔ اصل میں اسے اندازہ نہیں تھا کہ گرجا میں عبادت کے لیے لوگ اتنی بڑی تعداد میں آئیں گے۔ اب اگر دروازے بند کر کے مقفل نہیں کیے گئے تو پولیس اندر آ جائے گی اور فائرنگ کا تبادلہ ہوگا۔

وہ دیکھتا رہا۔ میگان پیش دہلیز کے پاس پہنچی اور اس نے پستول بلند کیا۔ اگلے ہی لمحے اس

کے پستول سے دھواں نکلتا نظر آیا اور فائر کی آواز چرچ کی دیوار سے ٹکرا کر بار بار گونجتی رہی۔ مجمع میں کوئی چیخ اور بھگدڑ مچ گئی۔ اس فائر نے وہ کام کر دکھایا جو اور کسی طرح نہیں ہو سکتا تھا۔ لوگ باہر نکلنے کے لیے ایک دوسرے کو پوری طاقت سے دھکیلنے لگے۔

میگان نے اب ریوالور سیدھا کر کے تان لیا تھا۔ غلٹی اور گیلا صدر دروازے کے دونوں جانب آ کھڑے ہوئے۔ لوگ بہت تیزی سے بھاگ رہے تھے۔ پیش دہلیز خالی ہو رہی تھی۔

میگان گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ پستول اس نے دونوں ہاتھوں میں تھاما اور نشست باندھنے لگی.....

☆☆☆

پیٹرک برک نے چیخ کر پولیس والی سے کہا۔ ''گھوڑے کو سیڑھیوں پر دوڑا دو۔ صدر دروازے کی طرف چلو۔''

بنی فوسٹر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ گھوڑا لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا مرکزی دروازے کی طرف دوڑ رہا تھا۔

پیٹرک نے چرچ سے باہر آنے والے آخری گروپ کو دیکھا۔ اس دوران گھوڑا دروازے تک پہنچ گیا تھا۔ بنی فوسٹر نے لگام میں ڈھیلی چھوڑتے ہوئے گھوڑے کے پہلوؤں پر اپنی ایڑیاں ماریں۔ ''کم آن کمشنر..... چڑھ جاؤ..... جلدی۔''

پیٹرک نے اپنا سروس ریوالور نکالا اور چلایا۔ ''ریوالور نکالو اپنا۔ ہمیں دروازے سے گزرنا ہے..... اندر جانا ہے۔''

بنی فوسٹر نے لگام بائیں ہاتھ میں منتقل کیں اور ریوالور نکال لیا۔

وہ دروازے سے کچھ دور تھے کہ سولہ فٹ چوڑے اور دو منزلہ اونچائی والے کانسی کے بھاری دروازے بند ہونے لگے۔ ایک پٹ کا وزن دس ہزار پونڈ سے کم نہیں تھا۔ پیٹرک جانتا تھا کہ سائیڈ میں کھڑے دو افراد جو اسے نظر نہیں آ رہے ہیں' ان دروازوں کو دھکیل رہے ہیں۔ اب نیم روشن پیش دہلیز اسے نظر آ رہی تھی۔ اس نے وہاں ایک نن کو گھٹنوں کے بل بیٹھے دیکھا۔ اس کے عقب میں سو گز دور تک سنسان گرجا تھا..... سنگی ستون کا جنگل۔ اوپر قربان گاہ کا صدر چبوترہ تھا۔ اس پر

کچھ لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ سفید ماربل کے پس منظر میں کارڈینل کا سرخ لباس بے حد نمایاں تھا۔

دروازے آدھے بند ہو چکے تھے اور گھوڑے کا سر اس خلا سے صرف ایک گز دور تھا۔ پیٹرک جانتا تھا کہ اب وہ اندر پہنچ جائیں گے لیکن اچانک..... یہ کیا؟''

اسے جھکی ہوئی نن کا خیال آیا۔ اس نے نن کو دیکھا۔ اسی لمحے نن کے ہاتھ میں موجود کسی چیز سے شعلہ سے لپکا' ایک زبردست گونج پیدا ہوئی اور گھوڑے کی اگلی ٹانگیں مڑیں اور وہ گرنے لگا۔

بینی فوسٹر فضا میں اچھلی۔ پیٹرک برک کا جسم جھٹکے سے آگے کی طرف گیا۔ وہ بھی اچھلا۔ اس کا سر دروازے سے ایک فٹ پیچھے ایک سنگی سیڑھی سے ٹکرایا۔ اس کے باوجود وہ جھک کر چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا مگر اسی لمحے دروازے کے دونوں پٹ آپس میں مل گئے۔ اس کی ناک دروازے کو چھو رہی تھی۔ اسی لمحے اندر بھاری بولٹ چڑھائے اور گرائے جانے کی آواز سنائی دی۔

پیٹرک نے کروٹ بدلی اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پولیس والی کی طرف دیکھا۔ وہ سیڑھیوں پر گری ہوئی تھی اور اس کی پیشانی سے خون بہہ رہا تھا۔ پھر بڑی آہستگی سے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

پیٹرک اٹھا' اس نے اس کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن وہ اس کی مدد کے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنے گھوڑے کو دیکھا۔ کمشنر کے سینے پر ایک چھوٹا سا زخم تھا جس سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے علاوہ گھوڑے کے منہ سے بھی خون کے بلبلے خارج ہو رہے تھے۔ وہاں خون کا ایک چھوٹا سا تالاب سا بن گیا تھا۔

گھوڑے نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن اس سے اٹھا نہیں گیا۔ وہ دوبارہ ڈھیر ہو گیا۔ بینی فوسٹر نے اپنے ہاتھ میں موجود ریوالور کا رخ اس کے سر کی طرف کیا اور فائر کر دیا۔ پھر اس نے گھوڑے کے نتھنوں کے نیچے ہاتھ رکھ کر چیک کیا کہ وہ واقعی مر چکا ہے۔ اپنے ریوالور کو ہولسٹر میں رکھ کر اس نے پیٹرک کی طرف دیکھا اور پھر اپنے گھوڑے کو۔ پھر آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی وہ مجمع میں غائب ہو گئی جو تماشا دیکھ رہا تھا۔

پیٹرک نے ایونیو کا جائزہ لیا۔ پولیس کی گاڑیوں پر نصب سرخ و سفید روشنیاں گھوم رہی تھیں۔ گرد و پیش کی عمارتیں اس متحرک روشنی میں نہا رہی تھیں۔ پھر کہیں کسی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا' ایک سیٹی بجی اور ایک چیخ سنائی دی۔

اس نے پلٹ کر گرجا کی طرف دیکھا۔ کانسی کے بھاری دروازے کے ایک پٹ پر سینٹ الزبتھ سیٹن کے چہرے کے اوپر گتے کا ایک ٹکڑا چپکا دیا گیا تھا جس پر ہاتھ سے کچھ لکھا گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور مدھم ہوتی روشنی میں اس عبارت کو پڑھا.....

یہ چرچ اب آئرش فینیان آرمی کے کنٹرول میں ہے۔

اور نیچے فن میک کومیل کے دستخط تھے!

☆☆☆

پیٹرک برک سینٹ پیٹرکس کیتھیڈرل کے داخلی دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ جیبوں میں تھے اور ہونٹوں کے درمیان جلتا ہوا سگریٹ دبا تھا۔ ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی جو مردہ گھوڑے کے پہلوؤں پر اور سنگی زمینوں پر جم رہی تھی۔

اردگرد کی سڑکوں پر موجود لوگوں کے ہجوم پر ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا تھا لیکن پولیس نے مارچ کرنے والے دستوں کے جو یونٹس باقی تھے ان کا روٹ جنوب میں سکستھ ایونیو تک دوبارہ ترتیب دیا تھا۔ پیٹرک کو باجوں کی آواز اور لوگوں کا شور یہاں بھی سنائی دے رہا تھا۔ ۲۲۳ ویں سینٹ پیٹرک ڈے کی پریڈ کو بہرحال اس وقت تک جاری رہنا تھا جب تک مارچ کرنے والا آخری آدمی بھی ۸۴ ویں اسٹریٹ تک نہیں پہنچ جاتا' چاہے اسے سینٹرل پارک سے ہو کر وہاں پہنچنا پڑے۔

مارچ کی جھٹ پٹے کی سرد ہوا میں کاروں کے ہارن اور پولیس کی سیٹیوں اور سائرنوں کی آواز گونج رہی تھی کتنی بڑی آفت ہے یہ۔ پیٹرک نے سوچا۔ یہ جو لوگ سڑکوں پر پھر رہے ہیں' انھیں اندازہ بھی نہیں ہوگا کہ سینٹ پیٹرک کا گرجا گھر اس وقت مسلح دہشت گردوں کے قبضے میں ہے۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی ساڑھے پانچ نہیں بجے تھے۔ چھ بجے کی خبریں شاید قبل از وقت شروع ہوں گی اور اس وقت تک نہیں ختم ہوں گی جب تک یہ معاملہ نہیں نمٹ جاتا۔

وہ پلٹا اور اس نے کانسی کے بھاری بھرکم دروازوں کو بہت غور سے دیکھا۔ پھر اس نے دروازے پر اپنا کندھا رکھ کر زور لگایا۔ یہ بھی بڑی بات تھی کہ دروازہ خفیف سا پیچھے ہٹا مگر فوراً ہی یوں واپس آیا جیسے اس میں اسپرنگ لگے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک الارم کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''بہت تیز ہیں سالے۔'' وہ بڑبڑایا۔ اس کی سمجھ میں آ گیا کہ اس فن میک کومیل

سے گرجا کا قبضہ لینا آسان نہیں ہوگا۔

اسی وقت اندر سے کسی نے پکارا۔ بھاری دروازہ درمیان میں ہونے کی وجہ سے وہ گھٹی گھٹی آواز تھی۔ ''دور ہٹ جاؤ۔ ہم دروازے سے بارودی سرنگیں منسلک کر رہے ہیں۔''

پیٹرک پیچھے ہٹا اور دروازے کو گھورنے لگا۔ بیس برس میں پہلی بار اس نے غور کیا کہ داہنی جانب والے پٹ پر سینٹ پیٹرک کی ابھری ہوئی شبیہہ بنی ہے۔ ایک ہاتھ میں ایک خمیدہ لاٹھی اور دوسری میں اژدھا۔۔ سینٹ کی داہنی جانب ایک کیلٹی بربط ابھرا ہوا تھا اور بائیں جانب دیومالائی ققنس، جس کے بارے میں روایت ہے کہ پانچ سو سال بعد وہ خود کو بھسم کر لیتا ہے اور پھر اس آگ میں سے نیا ہو کر نکلتا ہے۔

وہ پلٹا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ ''ٹھیک ہے فن..... یا فلائن..... یا جس نام سے بھی تم خود کو پکارو، یاد رکھنا۔ اس وقت تو تم سر اونچا کیے کھڑے ہو لیکن جب تم اس دروازے سے باہر آؤ گے تو سر اونچا نہیں رکھ سکو گے۔'' اس نے..... خود کلامی کی۔

☆☆☆

برائن فلائن ارغنون گاہ کی ریلنگ کے ساتھ کھڑا بہت بڑے گرجا کا جائزہ لے رہا تھا جو اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔ اس کا رقبہ فٹ بال کے میدان سے کہیں بڑا تھا۔ وہاں منقش شیشے کی ۷۰ بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں جو شہر کی روشنیوں کے پڑنے سے یوں چمکتی تھی جیسے ان میں نگینے جڑے ہیں۔ وہاں درجنوں فانوس لٹک رہے تھے جن کی نور افشاں روشنی نیچے بنچوں کو منور کرتی تھی۔ دور تک اونچے ستونوں کی قطار تھی جو گرجا کی گنبد نما ستواں چھت کو سہارا دے رہے تھے۔

برائن، جان بکے کی طرف مڑا۔ ''اس عمارت کو پوری طرح اڑانا آسان نہیں ہے۔''

''یہ تم مجھ پر چھوڑ دو برائن!''

برائن نے کہا۔ ''پولیس کی پہلی ترجیح باہر سڑکوں پر موجود لوگ ہیں۔ یوں ہمیں اپنی دفاعی تیاریوں کے لیے مہلت مل جائے گی۔'' اس نے آنکھوں سے دوربین لگائی اور مورین کی طرف دیکھا۔ اتنی دور سے بھی نظر آ رہا تھا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اس کا جبڑا سختی سے بھینچا ہوا تھا۔

پھر اس نے میگان کو دیکھا۔ وہ تین مردوں اور دو عورتوں کے ساتھ اپنے دفاعی نظام کو چیک کر رہی تھی۔ ننوں والا لباس اس نے اتار دیا تھا۔ اس کے سرخ کھلے بال اس کے کندھوں سے نیچے جھول

رہے تھے۔ اب وہ ننوں کی طرح آہستہ آہستہ چلنے کے بجائے تیز تیز چل رہی تھی۔ اب وہ جینز اور ٹی شرٹ میں تھی۔ ٹی شرٹ پر ایک بڑا سرخ رنگ کا سیب بنا تھا اور اس کے اطراف میں لکھا تھا..... آئی لو نیویارک۔ وہ گرجا کے شمالی ضلع کے دروازے پر رکی۔ اس نے جنوب مشرق کی طرف بالائی غلام گردش کو دیکھا اور پکارا۔ ''گیلاگھر۔''

پریڈ مارشل کا مخصوص مارننگ کوٹ اور دھاری دار پینٹ پہنے فرینک گیلاگھر غلام گردش میں نمودار ہوا۔ بالکنی کے جنگلے سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے پنی اسنائپر رائفل کا رخ میگان کی طرف کیا اور دوربین میں اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے چیخ کر کہا۔ ''چیک۔''

میگان آگے بڑھ گئی۔

برائن فلائن نے عمارت کے رول کیے ہوئے نقشوں کو کھولا اور ارغنون گاہ کی ریلنگ پر پھیلا دیا۔ اس نے گرجا کے نقشے کو ہاتھ سے تھپتھپایا اور یوں کہا جیسے پہلی بار اس بات کا احساس ہوا ہو۔

''اوہ..... تو ہم گرجا پر قابض ہو چکے ہیں۔''

جان بکے نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی داڑھی میں خلال کرنے لگا۔ ''ہاں، لیکن اہمیت اس بات کی ہے کہ کیا ہم اپنا قبضہ برقرار بھی رکھ سکتے ہیں۔ باہر بیس ہزار جوان ہیں۔ پولیس کے اور ہم صرف درجن بھر۔''

برائن ارغنون کے کی بورڈ کے پاس کھڑے جیک لیری کی طرف متوجہ ہوا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے جیک؟''

''کس بارے میں؟''

''ہم قبضہ برقرار رکھ سکتے ہیں؟''

جیک لیری نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔ ''وہ چاہے بیس ہزار ہوں یا بیس لاکھ۔ ایک ساتھ تو اندر نہیں آ سکتے۔ تھوڑے تھوڑے ہی کر کے آئیں گے نا۔'' اس نے اپنی اصلاح شدہ MI4 رائفل کو تھپتھپایا جس سے دوربین بھی منسلک تھی۔ ''بارودی سرنگوں سے بچ کر جو بھی اندر آئے گا، تین قدم آگے بڑھنے سے پہلے مر چکا ہوگا۔''

برائن فلائن نے ملگجی روشنی میں اسے بہت غور سے دیکھا۔ مارچ کرنے والوں کی وردی میں وہ

اچھا خاصا مسخرا لگ رہا تھا اور اس کی ہرے رنگ کی رائفل بھی اصلی نہیں لگ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے کے تاثر میں کوئی چیز مزاحیہ نہیں تھی۔

برائن نے پلٹ کر ایک نظر گرجا کو دیکھا اور پھر نقشوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ گرجا کی عمارت صلیب کی شکل میں تعمیر کی گئی تھی۔ جہاں صلیب کا نچلا حصہ تھا' وہاں گرجا کا مرکزی حصہ تھا۔ وہاں مرکزی عبادت گاہ تھی۔ عبادت کرنے والوں کی بنچیں تھیں۔ نشستوں کی قطاروں کے درمیان پانچ راستے تھے۔ پانچ اندرونی ضلعے جو ستونوں کے ذریعے نافِ کلیسا سے جدا کیے گئے تھے۔ صلیب کے دونوں بازو بھی ضلع تھے۔ وہاں بھی نشستیں تھیں اور دونوں جانب باہر نکلنے کے دروازے تھے۔ وہاں دو محرابی غلام گردشیں تھیں' طویل تاریک گیلریاں' جنھیں ستونوں نے سہارا دیا ہوا تھا۔ دو چھوٹی غلام گردشیں مخالف سمت میں تھیں۔ وہ قربان گاہ کے مقابل تھیں۔ یہ اس اسٹرکچر کا بنیادی لے آؤٹ تھا' جس کا انھیں دفاع کرنا تھا۔

برائن نے بلیو پرنٹس کے ٹاپ کو دیکھا۔ وہاں پانچ منزلہ ریکٹری تھی۔ وہ چرچ کے باہر صلیب کے بالائی ربع میں شمال مشرق میں واقع تھی۔ ریکٹری ٹیرس کے نیچے بیسمنٹ کے علاقے میں گرجا سے ملی ہوئی تھی مگر اوپر سے دیکھا جائے تو وہ ایک الگ عمارت تھی۔ اس کے مقابل جنوب مشرق میں یہی پوزیشن کارڈینل کی اقامت گاہ کی تھی۔ اس کے بھی ٹیرس اور گارڈن گرجا سے الگ تھے لیکن تہ خانے میں گرجا سے منسلک تھی۔

برائن فلائن کے خیال میں ریکٹری اور کارڈینل کی اقامت گاہ کا گرجا سے منسلک ہونا دفاعی نکتۂ نظر سے ایک کمزوری تھا۔ ''میرا خیال ہے' ہم دونوں بیرونی عمارتوں پر قابض ہوتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔''

جان ہکے مسکرایا۔ ''کوئی بات نہیں۔ اگلی بار سہی۔''

برائن فلائن بھی جواباً مسکرایا۔ بڈھا ہکے اس کے لیے ایک معما تھا۔ وہ ہر وقت مسخرے پن اور سنگینی کی حد کو پہنچی ہوئی سنجیدگی کے درمیان جھولتا رہتا تھا۔

اس نے دوبارہ نقشے کا جائزہ لیا۔ صلیبی ساخت کے بالائی حصے میں وہ مسقف محرابی شکل کی کھوہ تھی۔ وہیں حضرت مریم سے منسوب علاقہ تھا۔ وہ خاموش اور پرسکون علاقہ..... طویل مگر تنگ..... جسے حجرۂ مریم کہا جاتا ہے۔

برائن نے نقشے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''لیڈی چیپل کا باہر کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں اس لیے میں وہاں کسی کو تعینات نہیں کر رہا ہوں۔ ہمارے پاس فالتو آدمی ہے ہی نہیں۔''

جان ہکے بھی نقشے پر جھک گیا۔ ''میں بھی دیکھوں کہ یہاں خفیہ راستے اور راہداریاں تو نہیں ہیں۔ اگر یہاں کھوکھلی دیواریں اور خفیہ دروازے نہ ہوں تو پھر چرچ ہی کیا ہوا۔ اسقفِ اعظم کی بھاگ دوڑ کے لیے میدان بھی تو ضروری ہے۔ خفیہ راستوں سے' خفیہ دروازوں سے پادری اچانک نمودار ہو کر سرگوشی میں آپ کو پکارے تو دم نکلے گا یا نہیں۔''

''تم نے بلفاسٹ کے مضافات میں وائٹ ہورن چرچ کا نام سنا ہے؟'' برائن نے پوچھا۔

''ایک بار میں نے وہاں ایک رات گزاری تھی۔'' جان ہکے نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''یہ بتاؤ وہاں تمھیں ڈر لگا تھا؟''

برائن نے ایک بار پھر گرجا کا جائزہ لیا۔ وہ اس وقت سیاہ اور سفید ماربل کے بنے اس بلند مقام پر توجہ مرکوز کر رہا تھا۔ جسے قربان گاہ کا صدر چبوترہ کہا جاتا ہے۔ صدر چبوترے کے وسط میں چبوترے سے بھی بلند قربان گاہ تھی۔ اس مقام کی ماربل اور کانسی کے امتزاج کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سختی کو سبز کارنیشن کے ذریعے نرمی میں تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

چبوترے کے دونوں طرف نشستیں تھیں جو اہالیانِ کلیسا کے لیے مخصوص تھیں۔ اس وقت داہنی جانب والی نشستوں پر مورین' ہیرالڈ بیکسٹر اور فادر مرفی بیٹھے تھے۔ اتنی دور سے وہ سب ساکت لگ رہے تھے۔ برائن نے دوربین لگا کر اس طرف دیکھا۔ ایک بار پھر اس نے مورین کو ہی فوکس کیا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے اچھا لگا کہ وہ ذرا بھی خوفزدہ نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس کے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں اور وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ کیا وہ دعا کر رہی ہے؟ اس نے سوچا۔ پھر اس نے خود ہی اس کی تردید کر دی۔ مورین کہاں دعا مانگنے والی ہے۔ پھر اس نے بیکسٹر کے ہونٹ بھی ہلتے دیکھے اور فادر مرفی کے بھی۔ ''وہ ہمارے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں جان!'' اس نے مزاحیہ لہجے میں جان ہکے سے کہا۔

''گڈ! یہ بہت ضروری ہے ورنہ ہم بوریت سے مر جائیں گے۔''

برائن فلائن نے دوربین کو بائیں جانب گھمایا۔ ماربل کے شطرنج کی بساط جیسے فرش کے پار

کارڈینل اپنی سرخ مخملی مسند پر بڑی تمکنت سے بیٹھا تھا لیکن اس کے جسم میں جنبش بھی نہیں تھی۔

''پناہ گاہ میں بھی پناہ نہیں ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔

جیک لیری نے اس کی بات سن لی۔ اس نے پکار کر کہا۔ ''نہیں، پناہ تو ہے۔ وہ وہاں سے نکلیں گے تو پناہ سے محروم ہو جائیں گے۔ میں انھیں اڑا دوں گا۔''

برائن فلائن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قربان گاہ سے آگے مقدس اشیاء کے حجرے کی سیڑھیوں کو دیکھا مگر دور چھتی سے وہاں کا منظر صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہاں میگان کا بھائی پیڈر فٹز جیرالڈ لینڈنگ پر ایک سب مشین گن لیے کھڑا ہے۔ پیڈر اچھا آدمی تھا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ دروازے کی چوکسی بہت ضروری ہے۔ پیڈر میں اپنی بہن کا سا حوصلہ بھی موجود تھا۔ البتہ بہن میں جو وحشت تھی، وہ اس سے پاک تھا۔

''ابھی تک ہمیں حتمی طور پر یہ نہیں معلوم کہ باہر سے انڈر گراؤنڈ کے ذریعے پیڈر کے عقب تک پہنچنے کا راستہ موجود نہیں ہے۔'' برائن نے کہا۔

جان ہکے نے پھر بلیو پرنٹس پر نگاہ ڈالی۔ ''پہلے ہمیں زمین دوز کوٹھری کی چابیاں پکڑنی ہیں..... اور اس کے بعد پوری عمارت کی۔ پھر ہم اس عمارت کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ ہمیں اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے مہلت درکار ہے۔ برائن! اور ان نقشوں کو اہمیت نہ دو۔ یہ تفصیلی نہیں ہیں اور یہ گرجا..... یہ چھلنی کی طرح ہے جس میں سوراخ ہی سوراخ ہیں.....''

''بس اس کا معمار پولیس کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔''

''تمھیں رات ٹیری اونیل کے ساتھ اسے بھی اغوا کر لینا چاہیے تھا۔''

''اس سے بات کھل جانے کا ڈر تھا۔ اسے سراغ بنا کر انٹیلی جنس والے اس کے پیچھے لگ جاتے اور ہمارا منصوبہ عمل درآمد سے پہلے ہی خطرے میں پڑ جاتا۔''

''تو اسے اس طرح قتل کر دیتے کہ اس پر حادثے کا گمان ہوتا۔''

برائن فلائن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''آدمی کو کہیں نہ کہیں تو خطِ فاصل کھینچنا پڑتا ہے۔ یہ بات نہیں سمجھتے تم؟''

''تم اچھے انقلابی نہیں ہو۔'' جان ہکے نے جھنجھلا کر کہا۔ ''یہ بات حیران کن ہے کہ تم اتنا آگے آ سکے.....''

''میں بیشتر لوگوں سے آگے آ چکا ہوں۔ دیکھ لو میں یہاں موجود ہوں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔''

☆☆☆

میجر بارٹ مارٹن نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور ایک گہری سانس لی۔ ''تو انھوں نے کام کر دکھایا۔ ایک گھوڑے کے سوا کوئی جانی نقصان بھی نہیں ہوا۔'' اس نے کھڑکی بند کی کیونکہ اب برف کے ذرات بھی اندر آ رہے تھے اور سرد ہوا بھی۔ ''تاہم پیٹرک برک نے خود کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام رہا۔''

کروگر نے کندھے جھٹک دیے۔ وہ سمجھتا تھا کہ ایسے معاملات کا تجزیہ کرنا لاحاصل ہوتا ہے۔

میجر مارٹن اپنا ٹاپ کوٹ پہننے لگا۔ ''سر ہیرالڈ بھی بہت اچھے رہے۔ ایک طرح سے انھوں نے برج کا بہت اچھا گیم کھیلا اور ہاں..... برائن فلائن بھی زبان سے پھر گیا ہے۔ اب اگر معاملات ان کی خواہش کے مطابق نہیں چلائے گئے تو وہ بے چارے سر ہیرالڈ کو ختم کر دیں گے۔''

کروگر نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرا تو خیال ہے کہ سر ہیرالڈ بیکسٹر کا اغوا تمھارے منصوبے میں شامل تھا۔''

میجر مارٹن دروازے کی طرف بڑھا۔ ''میں نے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی تھی کروگر! میں نے تو صرف موقع اور بساط فراہم کی تھی۔ جو کچھ ہوا ہے، اس کا بیشتر حصہ میرے لیے اتنا ہی حیران کن ہے جتنا تمھارے لیے..... اور پولیس کے لیے۔'' اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ''قونصلیٹ میں میرا انتظار ہو رہا ہوگا اور تمھارے لوگ تمھاری تلاش میں ہوں گے۔ میری بات یاد رکھنا کروگر! ایک کامیاب جھوٹ کے لیے بہت اچھی یادداشت بہت ضروری ہوتی ہے۔ یہ نہ بھولنا کہ کیا کچھ ایسا ہے جو تمھیں معلوم ہی نہیں ہے اور پلیز وہ بھی یاد رکھنا جو تمھیں معلوم ہونا چاہیے۔ کھیل اب شروع ہو چکا ہے۔'' اس نے ہاتھوں میں دستانے پہنے اور کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆

میگان نے اپنے ساتھ موجود تین مردوں اور دو عورتوں کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور گرجا کے سامنے والے حصے کی طرف بڑھی۔ وہ پانچوں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ ان کے کندھوں سے رائفلیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ہاتھوں میں سوٹ کیس اور راکٹ ٹیوبز تھے۔ وہ شمالی مینار کی پیش دہلیز پر

پہنچے۔ وہاں چھوٹی سی لفٹ تھی۔ وہ اس میں بیٹھ گئے۔ لفٹ کے ذریعے وہ ارغنون گاہ کے پریکٹس روم میں اترے۔ میگان ارغنون گاہ میں چلی گئی۔

جیک لیری وہاں برائن فلائن اور جان ہکے سے کچھ دور افتادہ تر گوشے میں کھڑا اپنی فائرنگ فیلڈ چیک کر رہا تھا۔ میگان نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ ''لیری! اپنے احکامات تمھیں یاد ہیں؟''

اسنائپر نے سر گھمایا اور اسے گھورنے لگا۔

میگان بھی اسے گھورتی رہی۔ وہ نرم آنکھیں تھی مگر وہ جانتی تھی کہ جب رائفل اس کے کندھے سے ٹکتی ہے تو وہ آنکھیں سخت ہو جاتی ہیں۔ یہ وہ آنکھیں تھیں جو حرکت کرتی ہوئی چیزوں کو بہتے ہوئے تحرک کے ساتھ نہیں دیکھتی تھیں بلکہ ساکت تصویروں کی سیریز کے روپ میں دیکھتی تھیں جیسے وہ آنکھیں نہ ہوں، کسی کیمرے کا لینس ہوں۔ اس نے اسے بہت بار مشق کرتے دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں اور ہاتھوں کے درمیان کمال کی ہم آہنگی تھی۔ وہ اسے عضلات کی یادداشت کہتا تھا جو جبلت سے صرف ایک درجہ کم ہوتی ہے۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ لگتا تھا دماغ کا اس پورے کھیل میں کوئی دخل نہیں۔ آنکھ تصدیق کرتی اور اسی ثانیے انگلی ٹریگر پر دباؤ ڈالتی۔ دماغ بے چارے کو علم ہی نہ ہو پاتا کہ کیا ہو گیا ہے۔ دوسرے لوگ جیک لیری سے دور ہی رہتے تھے مگر میگان کے لیے اس کی شخصیت مسحور کن تھی۔

''میری بات کا جواب دو لیری! تمھیں اپنے احکامات یاد ہیں نا؟'' میگان نے دہرایا۔

جیک لیری کی نگاہیں میگان کو ٹٹولتی رہیں۔ اس نے..... بے ساختہ اثبات میں سر ہلایا۔

میگان ریلنگ کے ساتھ آگے بڑھی اور برائن فلائن اور جان ہکے کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے فیلڈ فون ریلنگ پر رکھا اور پھر ارغنون پر رکھے ٹیلی فون کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس فون پر باہر والوں سے رابطہ ہو سکتا تھا۔ ''پولیس کو کال کرو۔'' وہ بولی۔

برائن نے نقشے سے سر نہیں اٹھایا۔ ''وہ خود ہمیں کال کریں گے۔'' اس نے نظریں جھکائے جھکائے کہا۔

جان ہکے نے میگان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میری نصیحت ہے کہ مسٹر لیری کو پریشان مت کرو۔ وہ ذہانت بھری چھیڑ خانی سے محظوظ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور اس کے پاس کہنے کو کچھ نہ ہو تو وہ گولی چلا دیتا ہے، خواہ اس کے سامنے کوئی بھی ہے۔''

میگان نے پلٹ کر لیری کو دیکھا۔ پھر جان ہکے سے کہا۔ ''ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔''

ہکے مسکرایا۔ ''ہاں..... میں نے محسوس کیا ہے کہ تم دونوں کے درمیان ایک خاموش رابطہ موجود ہے اور شاید تم ہی اسے سمجھ سکتی ہو کیونکہ اس کا ذخیرۂ الفاظ صرف ۱۴ الفاظ پر مشتمل ہے جس میں سے آٹھ رائفل سے متعلق ہیں۔''

میگان پلٹی اور پریکٹس روم کے دروازے کی طرف چل دی۔ وہاں اس کے پانچ ساتھی موجود تھے۔ وہ انھیں لے کر لوہے کے چکر دار زینے کی طرف چل دی۔ پریکٹس روم کے اوپر والے لیول پر ایک دروازہ تھا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور ایبی بولینڈ کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم میرے ساتھ آؤ۔''

وہ غلام گردش گرجا کے شمالی حصے کے ساتھ ساتھ پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں ایک گیلری تھی جس میں ائر کنڈیشننگ کی نلکیاں تھیں۔ حفاظتی دیوار کے ساتھ ایک فلیگ اسٹون تھا جس پر سفید اور زرد رنگ کا پاپائی پرچم لہرا رہا تھا۔

ایبی بولینڈ سلک کا بلاؤز اور مختصر اسکرٹ پہنے تھی۔ وہ ایک ہائی اسکول کی یونیفارم تھی۔ اب سے ایک ہفتے پہلے تک ان میں سے کسی نے اس اسکول کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

میگان نے ایبی سے کہا۔ ''یہ تمھارا مورچا ہے۔ یاد رکھو۔ دشمن کو دیکھتے ہی تمھیں راکٹ چلانا ہو گا اور یہ اسنائپر رائفل کم فاصلے کے دفاع کے لیے ہے۔ اگر مینار کے دروازے سے کوئی حملہ آور ہو تو رائفل استعمال کرنا اور رائفل کا آخری استعمال خودکشی کے لیے ہے اور کچھ پوچھنا ہے تمھیں؟ کوئی سوال؟''

ایبی نے نفی میں سر ہلایا۔ میگان نے سرتاپا اس کا جائزہ لیا۔ ''تمھیں اپنے ساتھ کوئی معقول لباس لانا چاہیے تھا۔ یہاں رات کو بہت ٹھنڈ ہو گی۔'' یہ کہہ کر وہ پلٹ گی۔

ایبی بولینڈ نے راکٹ ایک طرف رکھا۔ پھر کندھے سے رائفل اتار کر اسے بھی راکٹ کے ساتھ رکھ دیا۔ اپنے جوتے اتارنے اور بلاؤز کے چند بٹن کھولنے کے بعد اس نے رائفل اٹھائی اور اس سے منسلک دوربین سے دیکھنے لگی۔ پھر اس نے رائفل جھکالی اور اِدھر اُدھر دیکھا۔ پہلی بار اسے معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا۔ وہ اپنے شوہر جوناتھن کو رہا کرانے کی غرض سے اس مہم میں

شامل ہوئی تھی مگر اب وہ سوچ رہی تھی کہ جوتھان کی رہائی تو ایک طرف' الٹا وہ خود بھی پردیس میں جیل میں سڑ سکتی ہے- یہی نہیں' وہ مر بھی سکتی ہے لیکن بہرحال مرنا زیادہ بہتر ہے..... اس کے لیے بھی اور جوناتھن کے لیے بھی!

☆☆☆

میگان فٹز جیرالڈ بیل ٹاور کی سیڑھیوں پر چڑھتی رہی- پھر وہ ایک بغلی راہداری میں مڑ گئی- وہاں اسے ایک زنجیر نظر آئی- اس نے اسے کھینچا تو چھوٹا سا ایک بلب روشن ہو گیا- اس مدھم روشنی میں اسے وسیع و عریض' اٹاری کا ایک حصہ نظر آیا- نیچے لکڑی کے چوکھٹوں اور پلاسٹر سے چنی ہوئی قبہ نما چھت پر لکڑی کے منڈیر نما پتلے راستے نظر آ رہے تھے جو آگے جا کر اندھیرے میں گم ہو جاتے تھے- اس کے چاروں ساتھی تیز قدموں سے ان راستوں پر چلنے لگے- وہ سب لائٹس آن کر رہے تھے- سیلن زدہ اٹاری میں اس وقت بھی ماحول سرد تھا-

میگان کو ستواں چھت میں باہر کو نکلی ہوئی دس عمودی کھڑکیاں نظر آئیں- وہ درحقیقت فرشی دروازے تھے- ان کے ذریعے اوپر سنگ لوح سے بنی چھت پر پہنچ جا سکتا تھا- نیچے فرش پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھوٹی چرخیاں تھیں- جب بھی فانوسوں کی صفائی کرنی ہوتی تو ان چرخیوں کی مدد سے فانوس کو نچلی منزل تک اتارا جاتا تھا-

وہ پلٹی اور اٹاری کے سامنے والے حصے میں لگی بڑی محرابی کھڑکیوں کی طرف بڑھ گئی- گرجا کے باہر جو سنگی نقش و نگار کا کام کیا گیا تھا' اس کی وجہ سے باہر کا منظر جزوی طور پر اوجھل ہو گیا تھا- کھڑکی کے شیشے میلے ہو رہے تھے- اس نے انھیں اپنے ہاتھ سے رگڑ کر صاف کیا اور سامنے ففتھ ایونیو کو دیکھا- گرجا کے سامنے والا بلاک تقریباً سنسان تھا لیکن دونوں اطراف کے انٹرسیکشن پولیس ابھی تک خالی نہیں کرا سکی تھی- اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں آسمان سے گرتے ہوئے برف کے ذرات صاف دکھائی دے رہے تھے- سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر برف جمتی جا رہی تھی-

میگان نے سامنے راک فیلر سینٹر کی انٹرنیشنل بلڈنگ کو دیکھا- بلڈنگ کے دونوں جانب کے ونگ اس اٹاری کے مقابلے میں نیچے تھے- ان کی چھت پر لوگ چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے- باوردی پولیس والے بھی تھے لیکن ان کے پاس رائفلیں نہیں تھیں- گویا ابھی نیویارک کے ایمرجنسی سروس ڈویژن والوں نے گرجا کا محاصرہ نہیں کیا تھا- اسے کہیں فوجی بھی نظر نہیں آئے مگر پھر اسے

یاد آیا کہ امریکا میں فوج کو شاذ و نادر ہی ملک کے اندر زحمت دی جاتی ہے-

وہ پلٹی تو اس کے چاروں ساتھی سوٹ کیس کھول چکے تھے اور لکڑی کے منڈیر نما راستوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے منتی موم بتیاں لگا رہے تھے- میگان نے جین کیرنی اور آرتھر نلسٹی کو آواز دی- ''کلہاڑیاں تلاش کرو- کیٹ وائس سے لکڑیاں کاٹو اور موم بتیوں کے اطراف میں انھیں چن دو- یہاں آگ بجھانے کے جو آلے موجود ہیں' ان کے پائپ کاٹ دو- فیلڈ ٹیلی فون کے لیے تار تان دو اور تیزی دکھاؤ- ملنز اور ڈیوین' تم کلہاڑیاں لے کر میرے ساتھ چلو-''

میگان اٹاری سے نکلی- ملنز اور ڈیوین اس کے پیچھے تھے- وہ دونوں بی ایس ایس والوں کی وردی میں تھے..... ڈونالڈ ملنز' روری ڈیوین اور میگان اٹاری سے نکل کر پھر بیل ٹاور پر چڑھ رہے تھے- ڈونالڈ ملنز کے ہاتھ میں مواصلاتی تاروں کا گچھا تھا- روری ڈیوین کے ہاتھوں میں اسلحہ اور کلہاڑی تھی-

☆☆☆

آرتھر نلسٹی نے جین کیرنی کی طرف سگریٹ بڑھایا- وہ ہوسٹس کے یونیفارم میں تھی- ''تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو..... بے قابو کر دینے والی- یہ بتاؤ' اگر ہم یہاں محبت کریں تو کیا یہ گرجا کی بے حرمتی ہوگی-''

''تم جسے محبت کہتے ہو' اس میں تو بے حرمتی ہی ہوگی-'' جین نے اترا کر کہا-

''اچھا تو تمھیں بھی وہی محبت لگتی ہے-''

''مگر ہمیں مہلت ہی کہاں ہوگی-''

''یہاں وقت ہی وقت ہے لیکن یہاں سردی بہت ہے- خود کو گرم رکھنے کے لیے کیا کریں گے- پینے کی تو یہاں اجازت ہے نہیں- تو اب گرمی پانے کا بس ایک یہی راستہ.....''

''دیکھا جائے گا-'' جین نے کہا- ''لیکن آرتھر! اگر ہم کامیاب ہو گئے اور تمھاری بیوی جیل سے رہا ہو گئی تو کیا ہوگا؟''

آرتھر گڑبڑا گیا- چند لمحے تو وہ خاموش رہا پھر بولا- ''سنو جین! معاملات کو ایک ایک کر کے نمٹانا ہوتا ہے' بیک وقت نہیں- اس وقت تو ہمیں یہاں کی سوچنی ہے-'' یہ کہہ کر اس نے کلہاڑی

اٹھائی اور کیٹ واک سے لکڑیاں کاٹنے لگا- کٹی ہوئی لکڑیوں کو وہ موم بتیوں کے ڈھیر پر پھینکتا جا رہا تھا- ''یہاں تو سب کچھ لکڑی کا ہے-'' چند لمحے بعد اس نے کہا- میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہمیں کبھی گرجا کو آگ لگانی پڑے گی- اگر اس وقت فادر فلیزی ہمیں دیکھ لے تو..... '' اس نے جملہ ادھورا چھوڑا اور جھرجھری لی- ''کاش یہ نوبت ہی نہ آئے- میرا خیال ہے' گرجا کو بچانے کے لیے وہ لوگ ہمارے تمام مطالبات مان لیں گے- چوبیس گھنٹے میں تمھارے بھائیوں کو آزادی مل جائے گی- تمھارے بوڑھے باپ کو کتنی خوشی ہوگی- ہے نا جین؟ وہ تو سوچتے ہوں گے کہ اب کبھی اپنے بیٹوں کی صورت نہیں دیکھ سکیں گے-'' اس نے مزید لکڑی موم بتیوں پر اچھالی- ''میگان اسے چِتا کہتی ہے- اسے شاید معلوم ہی نہیں کہ چِتا اس آگ کو کہتے ہیں جس میں لاشیں جلائی جاتی ہیں-''

جین نے کچھ نہیں کہا.....

☆☆☆

پیٹرک برک نے گرجا کے دونوں بغلی دروازوں پر دو پولیس والے تعینات کیے اور انھیں خبردار کر دیا کہ دروازے کے ساتھ بارود منسلک کر دیا گیا ہے پھر وہ سیڑھیوں سے اترا اور سڑک پر پارک کی گئی ایک گشتی پولیس کار کی طرف بڑھا- ''کوئی رابطہ ہوا؟''

''جی نہیں سر!'' گشتی پولیس کے جوان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا- ''یہاں ہو کیا رہا ہے جناب؟''

''گرجا میں مسلح لوگ موجود ہیں اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہجوم کو یہاں سے دور رکھو اور آفیسر انچارج سے کہو کہ حفاظتی حصار قائم کر لیں-''

''بہت بہتر سر!''

گشتی پولیس کی گاڑی تقریباً سنسان ایونیو پر آگے بڑھ گئی-

پیٹرک پھر سیڑھیاں چڑھنے لگا- اس کی نظر پولیس آفیسر بینی فوٹر پر پڑی جو اپنے مردہ گھوڑے پر جھکی ہوئی تھی- اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور بولی- ''مجھے زین نکالنی ہے-'' وہ تسمے کھولنے لگی- ''مگر یہ بتاؤ کہ یہاں کیا ہو رہا ہے- تم نے تو مجھے مرا ہی دیا تھا- بال بال بچی ہوں میں-''

پیٹرک اس کا ہاتھ بٹانے لگا لیکن زین کسی طرح نکل ہی نہیں رہی تھی- ''اسے یہیں چھوڑ دو-''

وہ بولا-

''نہیں' یہ پولیس کی ملکیت ہے- میں اسے نہیں چھوڑ سکتی-''

''ففتھ ایونیو میں یہاں سے وہاں تک جا بجا پولیس کی پراپرٹی بکھری پڑی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں-'' اس نے زین چھوڑی اور سر اٹھا کر بیل ٹاور کو دیکھا- ''عنقریب میناروں پر لوگ آ جائیں بلکہ ممکن ہے کہ اس وقت بھی موجود ہوں- یہ زین اس وقت نکال لی جائے گی جب یہاں سے گھوڑے کو اٹھایا جائے گا-''

وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی- ''بے چارہ کمشنر..... دونوں بے چارے-'' وہ بڑبڑائی-

''کیا مطلب؟''

''دونوں ہی بے چارے ہیں- میرے کمشنر کو گولی لگ گئی اور پولیس کمشنر ڈوائر تماشائیوں کے اسٹینڈ میں ہارٹ اٹیک سے چل بسا-''

''جیز ز کرائسٹ-'' پیٹرک کے منہ سے بے ساختہ نکلا-

اسی وقت بیل ٹاور کی طرف سے آواز سنائی دی- پیٹرک نے بینی کو جلدی سے صدر دروازے کی محراب کے نیچے کھینچ لیا- ''اوپر کوئی ہے-'' وہ بولا-

''کیا تم یہیں رکو گے؟''

''معاملات سیدھے ہونے تک یہ ضروری ہے-''

اس نے اسے غور سے دیکھا- ''کیا تم بہادر آدمی ہو کیپٹن برک؟''

''نہیں' بالکل نہیں- البتہ احمق ضرور ہوں-''

''میں بھی یہی سوچ رہی تھی-'' بینی ہنسنے لگی- ''خدا کی پناہ! میں نے جب اس نن کو دیکھا تو مجھے لگا کہ میں بے ہوش ہو جاؤں گی- میرا تو خیال ہے کہ وہ نن نہیں تھی.....''

''تمھارا خیال درست ہو سکتا ہے-''

''کیا تم بہت محتاط گفتگو کے عادی ہو؟''

''یہ خیال کیوں آیا تمھیں؟''

''ارے..... اس نن نے ہم پر گن تانی ہوئی تھی اور تم کہہ رہے ہو کہ ممکن ہے وہ نن نہ ہو- نن

کے ہاتھ میں گن کا کیا کام؟''

''ٹھیک کہہ رہی ہو- بہرحال تمہاری کارکردگی بہت اچھی تھی-''

''واقعی؟ ہاں شاید اچھی ہی تھی-'' بینی نے کہا اور ادھر ادھر دیکھا- ''مجھے لگتا ہے آج چھٹی نصیب نہیں ہوگی مجھے- اب میں ویرک اسٹریٹ جاؤں گی اور دوسرا گھوڑا لے کر آؤں گی-''

''واپس آؤ گی..... گھوڑے پر سوار ہو کر؟'' پیٹرک نے حیرت سے کہا اور تصور میں اسے گھوڑ سواری کرتے دیکھا- وہ بہت سیکسی لگ رہی تھی- ''تو سنو' دیوار کے ساتھ ساتھ چلنا مجھے درست نہیں لگتا کہ اوپر موجود لوگ بلاجواز فائرنگ کریں گے لیکن بہرحال احتیاط ضروری ہے-''

وہ ایک لمحے کو ہچکچائی- ''پھر ملیں گے-'' اس نے آہستہ سے کہا اور محراب کی اوٹ سے نکل گئی- وہ دیوار سے چپک کر آگے بڑھ رہی تھی- پھر اس نے پلٹ کر دیکھا اور پکار کر کہا- ''سنو کیپٹن! میں زین کے لیے واپس نہیں آئی تھی- میں یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ تم خیریت سے ہو-''

پیٹرک اسے جاتے دیکھتا رہا- اگر صبح کے وقت وہ ملے ہوتے تو انھوں نے ایک دوسرے پر دوسری نظر ڈالنے کی زحمت بھی نہ کی ہوتی لیکن جن حالات میں وہ ملے تھے' اس میں ان کے درمیان ایک انجانا تعلق قائم ہو گیا تھا-

☆☆☆

میگان فٹز جیرالڈ بیل روم میں پہنچ گئی تھی اور اب وہاں کھڑی سانسیں درست کر رہی تھی- وہ کمرا بے حد سرد تھا- اس نے اِدھر اُدھر دیکھا- وہاں صرف ایک بلب تھا جس کے باعث وہاں روشنی بہت کم تھی- اس نے برائن فلاین کی ریڈیو جام کرنے والی ڈیوائس کو دیکھا جو شہتیر پر رکھی تھی- اس شہتیر سے تین بڑی گھنٹیاں لٹک رہی تھیں- ہر ایک کے ساتھ ایک ڈوری ایک ٹرننگ وھیل تھا- اس ہشت پہلو کمرے میں تانبے کی آٹھ چمنیاں تھیں جن سے گزر کر مارچ کی سرد ہوا کے جھونکے آ رہے تھے- نیچے..... اٹھارہ منزل نیچے سے پولیس کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی-

میگان نے روری ڈیوین سے اسٹیل کاٹ دینے والی کلہاڑی لی اور اسے ایک چمنی پر گھمایا- چمنی کٹی..... اور شہر کی روشنی کمرے میں در آئی- روری ڈیوین نے باقی سات چمنیوں کو اسی طرح کاٹ ڈالا- پھر وہ فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر فیلڈ ٹیلی فون کے تار جوڑنے لگا-

میگان نے سر گھما کر ڈونالڈ ملنز کو دیکھا جو ففتھ ایونیو کی جانب والی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا-

''یاد رکھنا ڈونلڈ' کوئی غیر معمولی چیز بھی دیکھو تو رپورٹ کرو- ہیلی کاپٹرز پر خاص طور پر نظر رکھنی ہوگی اور ہاں' جب تک حکم نہ دیا جائے' فائرنگ نہیں کرنی ہے-''

ڈونلڈ روک فیلر سینٹر کا جائزہ لے رہا تھا- اس کے سامنے والی کھڑکیوں سے لوگ دیکھ رہے تھے- کچھ لوگ ٹوٹی ہوئی چمنیوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے- پھر سڑک پر پولیس کی ایک اسپاٹ لائٹ روشن ہوئی- اس کی سفید روشنی کا متحرک دائرہ اس جگہ آ کر رک گیا جہاں وہ کھڑا تھا-

ڈونلڈ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پلکیں جھپکانے لگا- ''اجازت دو تو اس روشنی کو گل کر دوں-'' اس نے کہا-

میگان نے اثبات میں سر ہلایا- ''ٹھیک ہے- یوں وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوں گے- دماغ درست رہے گا ان کا-''

ڈونلڈ نے کھڑکی کے خلا میں سے اسنائپر رائفل باہر نکالی اور دوربین میں دیکھنے لگا- اسپاٹ لائٹ کے دائرے کے پیش منظر میں چلتے پھرتے لوگ دکھائی دے رہے تھے..... مگر دائرے کے اردگرد' دائرے میں نہیں- اس نے سانس روکی' نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا- بیل روم میں رائفل کی آواز دھماکے سے کم نہیں تھی- اسپاٹ لائٹ پہلے سفید سے سرخ ہوئی' پھر سیاہ اور بالآخر بجھ گئی- ساتھ ہی شور کی آواز ابھری-

ڈونلڈ پیچھے ہٹا اور رومال میں اپنی ناک چھنکی- ''بہت سردی ہے یہاں-''

روری ڈیوین فرش پر بیٹھا فیلڈ ٹیلی فون سیٹ کر رہا تھا پھر اس نے ماؤتھ پیس میں کہا- ''ہیلو اٹاری! میں بیل ٹاور سے بول رہا ہوں- تمھیں میری آواز سنائی دے رہی ہے؟''

دوسری طرف سے جین کی صاف اور واضح آواز سنائی دی- ''یس بیل ٹاور' میں تمہاری آواز سن رہی ہوں- یہ دھماکا کیسا تھا؟''

ڈیوین نے کہا- ''کوئی بڑا مسئلہ نہیں- ملنز نے ایک اسپاٹ لائٹ بجھائی ہے-''

''راجر..... اب ذرا رکو- ہم ارغنون گاہ سے رابطہ کر کے دیکھتے ہیں- ہیلو ارغنون گاہ' کیا تم بیل ٹاور اور اٹاری کو سن سکتے ہو؟''

لائن پر جان ہکے کی آواز ابھری- ''ہاں..... دونوں کی آواز آ رہی ہے- رابطہ قائم ہو چکا

ہے- اب مجھے یہ بتاؤ کہ تمھیں اسپاٹ لائٹ کو اڑانے کی اجازت کس نے دی؟''

میگان نے فون روری ڈیوین سے لے لیا- ''میں نے دی تھی-''

بکے کی آواز میں غصہ بھی تھا اور تمسخر بھی- ''آہ میگان..... لڑکی‘ میں نے بس یونہی پوچھ لیا تھا ورنہ مجھے معلوم تھا کہ جواب کیا ملے گا‘ مگر سنو‘ آج ذرا خود کو قابو میں رکھنا-''

میگان نے فیلڈ فون فرش پر گرا دیا اور روری ڈیوین کو دیکھا- ''تم نیچے جاؤ اور ارغنون گاہ سے تار جنوبی مینار تک لے جاؤ- وہاں کی ساری چمنیاں توڑ دو- وہ تمھارا مورچہ ہے-''

میگان کھڑکیوں کے خلاؤں کو دیکھتی پھری- گرجا کی دیواریں نیلگوں روشنی میں نہائی ہوئی تھیں- یہ گرجا کے باغیچوں کی فلڈ لائٹس کا کمال تھا- شمال کی سمت ۵۱ منزلہ اولمپک ٹاور کی عمارت تھی- اس کی بغلی دیواروں میں جو شیشے کی تھیں‘ گرجا کا عکس دکھائی دے رہا تھا- مشرق کی سمت آسٹوریا والڈورف کی روشن کھڑکیاں تھیں- جنوب میں جڑواں نادر ایستادہ تھے- انھوں نے ساکس کے منظر کو اوجھل کر رکھا تھا- ساکس کی چھت پر پولیس موجود تھی- سردی میں جسموں کو گرم رکھنے کے لیے وہ ہاتھ پاؤں چلا رہے تھے- اِدھر اُدھر کی سڑکوں پر ہجوم کو ایک ایک بلاک کر کے پیچھے دھکیلا جا رہا تھا- یوں گرجا کے اطراف میں سنسان علاقے کا رقبہ بڑھتا جا رہا تھا-

میگان نے ڈونلڈ ملنز کی طرف دیکھا جس کی ناک مسلسل بہہ رہی تھی- سردی کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا- ہونٹوں پر ہلکی نیلاہٹ دکھائی دے رہی تھی- اس نے سیڑھی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا- ''چوکنا رہو-''

وہ میگان کو سیڑھی پر چڑھ کر اوجھل ہوتے دیکھتا رہا- اب اسے اچانک تنہائی کا احساس ہو رہا تھا- ''کتیا!'' وہ زیرِ لب غرایا- میگان عمر میں اس سے کچھ زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن اپنی چال ڈھال‘ اپنی آواز اور اپنے اندازِ واطوار سے وہ بڑی عمر کی لگتی تھی- اپنے چہرے اور اپنے جسم کے سوا اس نے ہر چیز سے کم عمری کو جھٹک دیا تھا-

ڈونلڈ ملنز نے اپنی آبزرویشن پوسٹ کا جائزہ لیا- پھر اس نے ففتھ ایونیو کی طرف دیکھا- اس کی کمر پر ایک پرچم لپٹا ہوا تھا- اس نے اسے کھولا اور ایک چمنی کے کنارے پر باندھ دیا- چند لمحے بعد جگمگاتے ہوئے گرجا کے پیش منظر میں وہ پرچم لہرانے لگا-

سڑک اور اردگرد کی چھتوں پر بھنبھناہٹ سی دوڑ گئی- وہاں اخبار رپورٹرز بھی تھے- کچھ لوگ تو

تالیاں بھی بجانے لگے اور کچھ لوگ ایسے تھے جو تضحیکی نعرے لگا رہے تھے-

ڈونلڈ ملنز اس ملے جلے ردِعمل کو سنتا رہا- اتنی دیر باہر جھانکنے کے نتیجے میں اس کے چہرے پر برف کے ذرات جم گئے تھے- اس نے چہرہ اندر کرتے ہوئے اسے صاف کیا- اب اسے اس پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ یہاں موجود ہے- اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ ایک دن سینٹ پیٹرک گرجا کے بیل ٹاور میں رائفل لیے کھڑا ہوگا- پھر اسے اپنی بیوہ بہن پیگی کا خیال آیا جس کے تین بچے تھے اور اس وقت وہ ارماگ کی جیل کی کسی کوٹھڑی میں ہوگی- جبر واستبداد کی سیاست‘ ساری دنیا پر قبضہ کرنے کا کسی قوم کا شوق اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کے انسانوں کو کچلنے کی خواہش معصوم اور بے ضرر انسانوں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے-

ڈونلڈ کو وہ رات یاد آئی جب اس کے بہنوئی بیری کولنز نے جیل کی اس وین پر حملہ میں حصہ لیا تھا جس میں ان کے خیال میں مورین میلون کی بہن شیلا میلون موجود تھی تاکہ شیلا کو چھڑایا جا سکے لیکن درحقیقت وہ ان کے لیے جال بچھایا گیا تھا- اس ناکام مہم کے دوران بیری کولنز مارا گیا- پھر سیاہ کوٹ پہنے درشت چہرے والے آدمی آئے اور پیگی کو پکڑ کر لے گئے- پیگی کے تینوں بچے روتے رہے..... ماں کے غم میں- اس وقت انھیں یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ ان کا باپ مر چکا ہے- اس کے بعد سے ڈونلڈ کی ماں نے ان بچوں کی نگہداشت کی تھی اور اسے وہ رات بھی یاد تھی جب بلفاسٹ کی سڑکوں پر وہ برائن فلائن اور اس کے فینیان گروپ کو ڈھونڈتا پھرا- اسے یاد تھا کہ جب وہ گھر سے اس ارادے سے نکلا تھا تو اس کی ماں نے اسے کتنا کوسا تھا-

اسے یاد تھا- وہ بچپن ہی سے بلفاسٹ کی سڑکوں پر گولیوں کی سنسناہٹ اور بم دھماکوں کی آوازیں سنتا رہا تھا- سو اس نے یہ رستہ منتخب کیا اور یہاں تک آ پہنچا تو اس میں حیرت کیا بات ہے- جو کچھ اس نے دیکھا اور سہا تھا اس کے بعد وہ یہی کچھ تو کر سکتا تھا-

☆☆☆

پیٹرک برک نے سر اٹھا کر دیکھا تو چمنی سے بندھا ہوا وہ آئرش پرچم لہرا رہا تھا- کھڑکی کے خلا میں ایک آدمی ہاتھ میں رائفل لیے کھڑا نظر آیا- اس نے سر گھما کر انٹرسیکشن کی طرف دیکھا- وہاں پولیس والے سڑک پر بیٹھے ٹوٹی ہوئی اسپاٹ لائٹ کے شیشے سمیٹ رہے تھے- لوگ اب پہلے

سے بڑھ کر تعاون کر رہے تھے- انھوں نے سمجھ لیا تھا کہ اگر کوئی دو سو گز دور سے اسپاٹ لائٹ بجھا سکتا ہے تو ان کی زندگی کی روشنی گل کرنا اس کے لیے اور آسان ہے-

پیٹرک دروازے کی محراب کی طرف گیا اور وہاں موجود پولیس والے سے کہا- ''کچھ دیر یہیں کھڑے رہو- کھلے میں نہ آنا- اوپر جو آدمی ہے فی الوقت بہت زیادہ ہیجان زدہ لگ رہا ہے-''

''جی ہاں' مجھے بھی یہی محسوس ہوا ہے-''

پیٹرک نے گرجا کی سیڑھیوں کا جائزہ لیا- سبز قالین اب برف سے ڈھک چکا تھا- اس کے علاوہ وہاں کارنیشن کی سبز کلیاں' لوگوں کے گرے ہوئے ہیٹ' کاغذ کے گلاس اور پرزے اور خالی بوتلیں بکھری ہوئی تھیں- فٹ پاتھ اور سڑکوں کا بھی یہی حال تھا- ۵۰ ویں اسٹریٹ کے انٹرسیکشن میں تاریخی لباس والوں کی نشانیاں' ان کے ہیٹ' ان کی بیلٹس اِدھر اُدھر اڑ رہی تھیں- راک فیلر سینٹر کی عمارت سے ٹی وی نیوز والے بڑے محتاط انداز میں اردگرد کے علاقوں کو عکس بند کر رہے تھے-

پیٹرک نے تصور کیا کہ دنیا والوں کو ٹی وی اسکرین پر یہ سب کچھ کیسا نظر آئے گا اور ساتھ میں کمنٹری بھی ہوگی..... آج انگریزوں اور آئرش لوگوں کے درمیان صدیوں سے جاری جنگ ففتھ ایونیو تک آ پہنچی ہے.....

یہ ایک حقیقت ہے کہ آئرش لوگ حقیقی زندگی میں بے حد پاور فل ڈراما پیش کرتے ہیں.....

☆☆☆

برائن فلائن نے ارغنون گاہ کی ریلنگ پر آگے کی طرف جھکتے ہوئے دیکھا اور مقدس اشیا کے حجرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جان ہکے سے کہا- ''ہم بشپ کے حجرے کے بیرونی دروازے کو دیکھ سکتے ہیں نہ لفٹ کے دروازے کو- تو نظریاتی طور پر یہ عین ممکن ہے کہ پولیس ہمارے الارم اور بارودی سرنگوں کے دفاعی نظام کو ناکام بنا دے- وہ اس حجرے کے راستے اندر آ سکتے ہیں-''

جیک لیری بڑ کنا تھا- دور کی آوازیں سن لینے کی اس میں قدرتی صلاحیت تھی- اس نے پکار کر کہا- ''انھوں نے اگر جھانکنے کی بھی کوشش کی تو یقین کرو' میں انھیں اڑا.....''

''شکریہ لیری!'' ہکے نے چیخ کر کہا- ''ہم جانتے ہیں کہ تم ایسا ہی کرو گے-'' پھر اس نے دھیمی آواز میں برائن سے کہا- ''خدا کی پناہ! اس بے دماغ عفریت کو کہاں سے پکڑ لائے تم- اس کی

وجہ سے تو مجھے اپنی کمر کھجانے کی ہمت بھی نہیں ہوتی- ڈر لگتا ہے کہ آہٹ پر گولی چلا دے گا اور یہ بھی نہیں دیکھے گا کہ مرنے والا حلیف ہے یا کوئی دشمن-''

''ہاں- اس کی آنکھ اور کان دونوں بہت تیز ہیں-'' برائن نے کہا-

''یہ تو امریکی ہے- ہے نا؟''

''آئرشی امریکن- ویت نام میں میرین اسنائپر تھا-''

''اسے معلوم ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ بلکہ یہ بتاؤ اسے معلوم ہے کہ یہ جگہ کون سی ہے-''

''یہ ایک بلند مورچے پر موجود ہے جس کے سامنے فائر زون ہے- بس یہ اتنا ہی جانتا ہے اور اس سے زیادہ جاننا بھی نہیں چاہتا- اسے اس کی خدمات کا خاطر خواہ معاوضہ ادا کیا گیا ہے- تمھارے اور میرے علاوہ یہ واحد آدمی ہے جس کا کوئی رشتے دار برطانوی جیل میں قید نہیں ہے- دراصل میں اس مقام پر کسی ایسے آدمی کو تعینات نہیں کرنا چاہتا تھا جس کی اس مہم میں شمولیت کا کوئی جذباتی محرک ہو- اب یہ شخص کسی کو قتل کرے گا تو صرف ہمارے حکم پر بلکہ میرے حکم پر اور اگر ہم پر حملہ ہوا اور ہم مغلوب ہو گئے تو ہم میں سے جو بھی بچا' یہ اسے ختم کر دے گا- بشرطیکہ یہ خود زندہ ہوا- یہ موت کا فرشتہ ہے جان..... یہ ہماری آخری عدالت ہے اور اسے صرف سزائے موت کا فیصلہ دینا آتا ہے-''

''دوسرے لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟''

''نہیں-''

جان ہکے مسکرایا..... دانتوں سے محروم مسکراہٹ- اس کے مسوڑھے نمایاں ہو گئے-

''سوری برائن' میں نے تمھارا تخمینہ لگانے میں غلطی کی تھی-''

''ہاں' مجھے معلوم ہے مگر مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ میرے نکتۂ نظر سے یہ بہتر ہی ہے- خیر' میں بات کر رہا تھا بشپ کے حجرے کی.....

''کاش' تم زیادہ لوگوں کو ساتھ لائے ہوتے-''

''گرجا کے باہر بھی میرے معاونین موجود ہیں-'' برائن کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی- ''لیکن یہاں مرنے کے لیے آنے والوں کی تعداد کو کیسے بڑھایا جا سکتا ہے- تمھارا کیا خیال ہے'

ایسے لوگ آسانی سے مل جاتے ہیں؟''

بڈھے جان کیکے کے چہرے پر سایہ سا لہرا گیا۔ آنکھیں جیسے کہیں بہت دور دیکھ رہی ہوں۔

''۱۹۱۶ء کے ایسٹر کے موقع پر ڈبلن میں ایسے مرد اور عورتوں کی کمی نہیں تھی۔ اس زمانے میں عمارتیں کم تھیں اور یرغمال بنانے والے زیادہ۔'' اس نے نیچے گرجا کا جائزہ لیا۔ ''اس وقت رضا کاروں کی کمی نہیں تھی اور یقین..... ہمارے پاس بس یقین اور ایمان ہی تو تھا۔ ایسٹر کی بغاوت سے پہلے پہلی جنگِ عظیم کے ابتدائی عرصے میں میرا بھائی برٹش آرمی میں تھا۔ بے شمار آئرش تھے برطانوی فوج میں۔ اب بھی ہیں۔ تم نے مونز کے فرشتوں کے بارے میں سنا ہے؟ نہیں سنا ہوگا۔ بہرحال میرا بھائی باب برطانوی فوج کے ساتھ فرانس میں تھا اور جرمن انھیں مٹانے ہی والے تھے۔ پھر مونز کے مقام پر آسمان سے فرشتوں کا ایک دستہ اترا اور ان کے اور جرمنوں کے درمیان حائل ہوگیا۔ جرمن پریشان ہوگئے۔ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اس وقت کے تمام اخباروں میں یہ کہانی شائع ہوئی تھی اور لوگ اس پر یقین کرتے تھے۔ انھیں یقین تھا کہ خدا برطانوی فوج کی پشت پناہی کرتا ہے۔ آسمان سے فرشتے بھیج کر ان کی مدد کرتا ہے۔

برائن فلائن نے اسے بہت غور سے دیکھا۔ ''مجھے تو یہ اجتماعی فریب خیال اور فریب نظر کا کیس لگتا ہے۔ مایوسی کی آخری حد کو پہنچے ہوئے لوگوں کو فرشتے نظر آنے لگیں تو سمجھو کہ.....'' اس نے بات ادھوری چھوڑ دی اور پھر جان کو غور سے دیکھا۔ ایک لمحے کو اسے ایسا لگا کہ وہ وائٹ ہورن کے گرجا میں کھڑا ہے اور بڈھا پادری اسے پرانی کہانیاں سنا رہا ہے۔

''کیا بات ہے لڑکے؟''

''کچھ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ آدمی کو مافوق الفطرت مداخلت میں نفی نہیں کرنی چاہیے۔'' میں تمھیں اس کے بارے میں کل بتاؤں گا۔''

جان کیکے نے قہقہہ لگایا۔ ''اگر تم کل کچھ بتا سکے تو میں یقین بھی کرلوں گا۔''

برائن زبردستی مسکرایا۔ ''اور شاید کہیں اور..... کسی اور مقام پر بتاؤں گا۔''

''اور میں یقیناً اس پر یقین کرلوں گا۔''

☆☆☆

میگان فٹز جیرالڈ جارج سیلون کے عقب میں پہنچی۔ وہ اس وقت جنوبی ضلع کے دروازے

سے بارود منسلک کر رہا تھا۔

''تمھارا کام ختم ہوگیا؟'' میگان نے پوچھا۔

جارج چونکا اور اس نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ ''جیزز..... آئندہ کبھی ایسا نہ کرنا میگان! جب میں آتش گیر مادے پر کام کر رہا ہوں تو مجھے کبھی نہ پکارنا۔ ایک ثانیے میں سب کچھ اڑ سکتا ہے۔''

میگان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''اپنا سامان اٹھاؤ اور میرے پیچھے آؤ۔ اپنے بیگ پائپس بھی ساتھ لانا۔''

جان سلیوان نیویارک کے پولیس بینڈ والوں کے بھیس میں تھا۔ اس کے پاس بیگ پائپ نامی ساز بھی تھا۔

میگان اسے جنوبی ضلع کے دروازے کے قریب کارنر میں ایک چھوٹے دروازے کے پاس لے گئی۔ وہاں سے وہ ایک چکردار سنگی زینے پر چڑھے اور جنوبی حصے کی ایک طویل غلام گردش میں پہنچے۔ وہاں فلیگ پول پر ایک بڑا امریکی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ سامنے والی غلام گردش کے فلیگ پول پر پاپائی جھنڈا تھا۔ میگان نے بائیں جانب نیچے کی سمت دیکھا جہاں ارغنون گاہ تھی۔ وہاں برائن اور جان کیکے بدستور دو جرنیلوں کی طرح نقشوں پر جھکے ہوئے غور و فکر میں مصروف تھے۔ اسے یہ بات بہت عجیب لگی کہ دو بے حد مختلف مزاج کے افراد کے درمیان اتنی ہم آہنگی نظر آ رہی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس نے اس مہم میں جان کیکے کو شامل کرنے کی مخالفت کی تھی..... اور وہ بھی آخری لمحوں میں لیکن دوسروں کا خیال تھا کہ ایک پرانے ہیرو کی شمولیت اس کے گروہ کی ساکھ کو بڑھائے گی ورنہ ان لوگوں کو کون جانتا ہے۔ جان کیکے ۱۹۱۸ء کی بغاوت کا ہیرو تھا۔

میگان کے خیال میں ماضی ایسی چیز نہیں تھا کہ اسے حال میں کھینچ لایا جائے۔ اس کے نزدیک تو دنیا کا آغاز ۱۹۷۳ء میں ہوا تھا جب اس نے اسکول سے گھر جاتے ہوئے بم دھماکے میں ہلاک ہونے والوں کو دیکھا تھا۔ پھر اس زندگی کی معنویت اور مقصد اس پر اس وقت اجاگر ہوا جب شیلا میلون کو پولیس سے چھڑانے کی مہم میں اس کا بھائی ٹامی زخمی حالت میں گرفتار ہوا تھا۔ اس کے نزدیک ماضی بس وہ تھا جو اس کے حافظے میں تھا۔ ماضی بعید سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی اور مستقبل

قریب بھی اس کے نزدیک بے معنی تھا۔

برائن فلائن اشارے کرتا...... کسی بات پر زور دیتا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں کی حرکت کو سمجھ سکتی تھی۔ اس وقت وہ اپنے ساتھ کھڑے بڈھے جان بکے سے کچھ مختلف نہیں لگ رہا تھا لیکن کبھی وہ مختلف ہوتا تھا۔ وہ اس کے بھائی ٹامی فٹز جیرالڈ کا آئیڈیل تھا۔ ٹامی کہتا تھا' یہ شخص آگے جا کر روایت بنے گا..... امر ہو جائے گا۔ اس کے بعد برائن گرفتار ہوا اور پھر اسے رہائی ملی۔ ایسا آدمی تو مشتبہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ پھر برائن نے آئی آر اے سے تعلق توڑ لیا اور نئی فنییان آرمی قائم کی۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی پیڈر کے ساتھ اس میں شامل ہو گئی اور بالاخر وہ ہوا جو ہونا تھا۔ وہ برائن سے پہلے ہی متاثر تھی۔ وہ دل و جان سے اس کی ہو گئی۔ محبوب کی حیثیت میں تو وہ اس کے لیے کبھی مایوس کن نہیں رہا لیکن ایک انقلابی کی حیثیت میں اس میں کمزوریاں اور خامیاں تھیں۔ وہ جانتی تھی کہ گرجا کو تباہ کرنے کا معاملہ سامنے آیا تو وہ ہچکچائے گا مگر وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اس وقت معاملات کو اس کے ہاتھ میں رہنے ہی نہیں دے گی۔

جارج سلیوان نے غلام گردش کے دور افتادہ حصے سے اسے پکارا۔ ''نظارہ تو زبردست ہے۔ کھانا بھی ہے؟''

میگان نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ ''اگر تم خونخوار ہو تو تمھارے لیے اشیائے خوردونوش کی کمی نہیں ہو گی۔''

جارج نے رائفل کی دوربین میں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''درندگی کی باتیں نہ کرو میگان۔'' اس نے رائفل اٹھائی اور دوربین میں ایبی بولینڈ کو دیکھا۔ ایبی کا بلاؤز کھلا دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ ایبی کو دیکھے جانے کا احساس ہوا تو وہ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلانے لگی۔ ''واہ..... اتنے نزدیک..... اور پھر بھی اتنا دور۔'' جارج نے بھی ہاتھ ہلایا۔

''اسے رکھ دو جارج! یہ تمھارے استعمال کے لیے نہیں ہے۔ ہاں تھوڑی سی تاک جھانک میں کوئی حرج نہیں۔'' میگان نے کہا اور اسے غور سے دیکھنے لگی۔ جارج سلیوان ایسا آدمی نہیں تھا کہ وہ اس کے ساتھ اوروں کا سا سلوک کرتی۔ وہ ذہین اور حاضر جواب بھی تھا اور اپنے کام میں ماہر ہونے کی وجہ سے اس کے انداز میں خود اعتمادی اور بے پروائی کا بڑا عجیب امتزاج بھی تھا۔ وہ ایکسپلوزیوز کا ماہر تھا اور اپنی اس صلاحیت کو خدا کا دیا ہوا تحفہ قرار دیتا تھا۔ ''ایک بات سنو! تمھارے خیال میں

جان بکے کو بم سیٹ کرنا آتا ہے۔ تمھیں یقین ہے اس پر؟''

جارج سلیوان نے بیگ پائپ اٹھایا اور اسے بجانے لگا۔ پھر اس نے ساز سے منہ ہٹایا اور بولا۔ ''ہاں ہاں..... یہی نہیں' وہ اس کام میں ماہر ہے۔ وہ دوسری جنگِ عظیم کی ٹیلیکس سے خوب واقف ہے اور اس کے اعصاب بھی مضبوط ہیں۔''

''مجھے اس کے اعصاب میں نہیں' اس کی صلاحیت میں دلچسپی ہے کیونکہ مجھے اس کے اسسٹنٹ کی حیثیت سے کام کرنا ہے۔''

''یہ تو تمھارے لیے اچھا ہی ہے۔ اگر کوئی گڑبڑ ہو گئی تو موت تمھیں کچھ محسوس کرنے کی فرصت بھی نہیں دے گی۔ ہاں ہم بے چارے تڑپ تڑپ کر مریں گے۔ ذرا سوچو تو میگان' یہ تو فلم سیمسن اینڈ ڈیلائلا کا سا سین ہو گا' بڑے بڑے ستون گرتے ہوئے۔ ارے یہاں تو مووی کیمرا لے کر آنا چاہیے تھا۔''

''کوئی بات نہیں۔ اگلی بار سہی۔'' میگان نے کہا۔ ''اور سنو جارج! یہ شمالی ضلعے کا دروازہ تمھاری ذمے داری ہے۔ اگر وہ یہاں سے گھسنے کی کوشش کریں تو فائرنگ کرنا لیکن اگر وہ اس دروازے سے بکتر بند گاڑی گزاریں تو شمالی غلام گردش سے ایبی اس پر راکٹ فائر کرے گی۔ پھر وہ تمھیں کور دے گی اور تم رائفل کے فائر سے اسے کور دو گے۔''

''اور اگر ہم میں سے کوئی ایک مر گیا تو؟''

''تو یہ سیکٹر گیلاگھر اور فیرل کی ذمے داری ہو گا۔''

''اور اگر ہم سب مر گئے تو؟''

''تو پھر کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ دفاع کا جھگڑا ہی ختم۔ ویسے جیک لیری پھر بھی موجود ہو گا۔ تمھیں پتا ہے' وہ لافانی ہے۔''

''ہاں' سنا تو ہے۔'' جارج نے کہا اور پھر بیگ پائپ ہونٹوں سے لگا لیا۔

''تم 'لوٹ کے آنا'..... کی دھن بجا سکتے ہو اس پر؟''

جارج سیلون نے اقرار میں سر ہلایا اور بیگ پائپ میں گہری سانس لی۔

''ہمیں سناؤ نا۔''

جارج نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ بیگ پائپ کا معاوضہ تم نے ادا نہیں کیا ہے اس لیے تمھیں دھن منتخب کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ میں تمہاری پاوری بچہ سناؤں گا اور وہ تمھیں پسند بھی آئے گی۔ اب تم یہاں سے جاؤ اور مجھے تنہا چھوڑ دو۔''

میگان نے ایک نظر اسے دیکھا' غصے سے پلٹی اور چھوٹے دروازے سے چکر دار زینے میں اترنے لگی۔

جارج بیگ پائپ کی ٹیوننگ کرنے لگا' پھر اس نے بیگ پائپ کو منہ سے لگایا اور بجانے لگا۔ وہ آواز پورے گرجا میں گونج رہی تھی۔ یہ سنگی دیواروں سے ٹکرا کر بازگشت کے روپ میں پلٹ رہی تھی۔ جارج نے سوچا' ارغن کی آواز کے لیے تو یہ منڈیر اور جنگلے کی رکاوٹ اچھی نہیں لیکن پائپ کی آواز کے لیے بے حد سازگار ہے۔ یہاں ان رکاوٹوں کی وجہ سے اس میں گونج پیدا ہوتی ہے۔ بیگ پائپ بجانا اتنا اچھا اسے کبھی نہیں لگا تھا۔

اس کی نظر ابی بولینڈ پر پڑی جو منڈیر سے ٹیک لگائے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بجاتا رہا۔ پھر اس نے اپنا رخ مشرق کی طرف کیا..... ارماگ جیل کی طرف جہاں اس کی بیوی قید تھی۔ اب وہ اپنی بیوی کے لیے بجا رہا تھا۔

چند لمحے بعد اس نے اپنا رخ عقبی دیوار کی طرف کر لیا۔ اب وہ اپنے لیے بجا رہا تھا۔

☆☆☆

برائن فلائن چند لمحے غور سے سنتا رہا پھر سر ہلاتے ہوئے بولا۔ ''یہ لڑکا اچھا بجا لیتا ہے۔''

جان ہکے نے اپنا پائپ نکالا اور اس کی پاؤچ میں تمباکو بھرنے لگا۔ ''اس نے مجھے پہلی جنگ عظیم کے دوران اسکاٹش اور آئرش رجمنٹوں کی یاد دلا دی۔ اس زمانے میں میدانِ جنگ میں بیگ پائپ ساتھ ہوتے تھے۔ اس سے حوصلہ بلند ہوتا تھا' جوش پیدا ہوتا تھا۔'' وہ سر جھکا کر بلیو پرنٹس کو دیکھنے لگا۔ ''مجھے تو اب یہ لگتا ہے کہ اس چرچ کو جس نے بھی ڈیزائن کیا ہے' قدیم مصری مقبرے بھی اس نے ہی ڈیزائن کیے ہوں گے۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ایک سی ذہنی اپج ہے۔ وہی پتھروں پر ذہانت استعمال ہوئی ہے' تکنیکیں اور کرتب بلکہ مجھے زین وک کا خیال آتا ہے۔ یہاں جو منقش شیشوں والی کھڑکیاں ہیں' ان میں مجھے رین وک کے کام کی جھلک نظر آتی ہے۔ ذرا دیکھو تو..... دور سے دیکھیے تو آدمی کتنے دھوکے کھاتا

ہے۔''

''منقش شیشوں میں تو خدا بھی پُر فریب ہی لگے گا برائن!''

برائن بھی نقشوں پر جھک گیا۔ ''یہ پوری عمارت چھ پلیٹ فارمز پر کھڑی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''اصل میں وہ مینار ہیں۔ ان سب میں دروازے ہیں' کچھ میں چرچ کے باہر اور کچھ میں چرچ کے اندر کھلنے والے۔ اور ان سب میں چکر دار زینے ہیں جو غلام گردشوں میں لے جاتے ہیں لیکن ایک مینار میں دروازہ نہیں ہے..... نہ نقشے کے مطابق اور نہ ہی درحقیقت۔ وہ مینار ہے جس کی غلام گردش فیرل کے سپرد ہے۔''

''تو فیرل وہاں پہنچا کیسے؟''

''برابر والے مینار کے ذریعے جس کا دروازہ باہر کی طرف کھلتا ہے۔'' برائن نے سر اٹھا کر یمون فیرل کو دیکھا اور میں نے اس سے کہا تھا کہ وہاں دروازہ تلاش کرے لیکن وہ اب تک تلاش نہیں کر سکا ہے۔''

''اور شاید تلاش کر بھی نہیں سکے گا۔ ممکن ہے' یہی وہ خفیہ راستہ' خفیہ دروازہ ہو..... وہ جگہ جہاں بدعتیوں کو جلایا جاتا ہوگا..... یا جہاں سونا چھپایا جاتا ہوگا۔''

''تمھارے نزدیک' ممکن ہے یہ مذاق کا معاملہ ہو لیکن میں اس طرف سے بہت فکرمند ہوں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ کوئی آرکیٹیکٹ بھی وقت اور پیسا ضائع نہیں کرتا' خواہ وہ کوئی چرچ تعمیر کر رہا ہو۔ بیسمنٹ سے چھت تک ایک مینار بلاوجہ تعمیر نہیں کیا جاسکتا' جس کا کوئی استعمال ہی نہ ہو۔ یہ تو وقت اور پیسے دونوں کا زیاں ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں زینہ بھی ہوگا اور دروازہ بھی اور ہمیں اسے تلاش کرنا ہے۔''

''دیکھ لینا' وہ ہمیں غیر متوقع طور پر مل جائے گا۔'' ہکے نے کہا۔

''مگر کب؟''

''بعد میں..... کبھی بھی۔ کہو تو میں رین وک کے بھوت کو فون کر کے اس سے مدد مانگوں۔''

''اس کے بجائے میں اس چرچ کے زندہ آرکیٹیکٹ سے رابطہ کرنا چاہوں گا۔'' برائن نے

انگلی سے فنگر پرنٹس کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے یہاں اتنی بڑی تعداد میں کھوکھلی دیواریں موجود ہیں کہ رین وک کے تصور میں بھی نہیں ہوں گی اور یہاں چھپے ہوئے راستے بھی ہوں گے راج مستریوں اور مزدوروں کے لیے شارٹ کٹ۔ اتنا بڑا چرچ تعمیر کرنا آسان تو نہیں ہوتا۔''

''بہرحال برائن، تم نے زبردست کام کیا ہے۔ داد دینی پڑتی ہے تمھیں۔ پولیس کو اپنے حملے کے لیے حکمتِ عملی ترتیب دینے میں بھی بہت وقت لگے گا۔''

''لیکن اگر انھوں نے چرچ کے آرکیٹیکٹ اسٹل وے کو ہمارے آدمیوں سے پہلے تلاش کرلیا تو صورتِ حال بدل جائے گی۔'' برائن نے کہا اور سر گھما کر ارغن پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کو دیکھا۔ ''آخر پولیس نے اب تک ہمیں کال کیوں نہیں کیا؟'' اس کے لہجے میں تشویش تھی۔

جان ہکے نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور بولا۔ ''فون تو کام کر رہا ہے۔'' پھر وہ دوبارہ ریلنگ کے پاس آ گیا۔ ''وہ لوگ ابھی تک الجھے ہوئے ہوں گے۔ تم نے ان کے مواصلاتی رابطے کو منقطع کر کے انھیں قوتِ فیصلہ سے..... بلکہ مشاورت سے محروم کر دیا ہے۔ وہ تم سے اس کارروائی پر اتنا خفا نہیں ہوں گے جتنا کہ رابطہ منقطع کیے جانے پر ہوں گے۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وہ اس وقت ایک بہت بڑی مشین کی طرح ہیں جو چلتے چلتے رک گئی ہو لیکن جان، جب یہ مشین دوبارہ کام کرنے لگے گی تو وہ ہمیں پیس ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ تب ہم اس مشین کو دوبارہ روک نہیں سکیں گے۔''

☆☆☆

ایمون فیرل فینیان کا سب سے معمر رکن تھا۔ وہ ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔ اگر جان ہکے فینیان کا باقاعدہ رکن ہوتا تو ایمون اعزاز سے محروم ہو جاتا۔

ایمون نے شمال مشرقی غلام گردش سے نیچے دیکھا۔ اس غلام گردش کی اونچائی چھ منزلوں کے برابر تھی۔ اس نے برائن فلائن اور جان ہکے کو بیل ٹاور کی لابی سے باہر آتے دیکھا۔ برائن پادریوں والے سیاہ سوٹ میں تھا جبکہ جان نے ٹوِڈ کی پرانی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ کوئی انجان آدمی انھیں دیکھتا تو یہی خیال کرتا کہ کوئی پادری آرکیٹیکٹ سے چرچ کی تزئینِ نو کے سلسلے میں تبادلہ خیال کر رہا ہے۔

ایمون نے ان سے نظر ہٹائی اور صدر چبوترے پر بیٹھے ہوئے یرغمالیوں کی طرف توجہ کی۔ وہ بے چارے شاید اپنی قسمت کے بارے میں کسی اشارے کے منتظر تھے۔ اسے ان پر ترس آنے

لیکن ترس تو اسے اپنے اکلوتے بیٹے ایمون جونیئر پر بھی آتا تھا جو لانگ کیش کی جیل میں تھا۔ ان دنوں وہ ساتھی قیدیوں کے ساتھ بھوک ہڑتال پر تھا..... اور امکان یہی تھا کہ اب وہ زیادہ دن نہیں جیے گا۔''

ایمون نے اپنا پولیس والا لبادہ اتار کر اسے منڈیر پر لٹکا دیا۔ پھر وہ پلٹا اور پیچھے موجود چوبی دیوار کی طرف چل دیا۔ اس دیوار میں چھوٹا سا دروازہ تھا۔ اس نے اسے کھولا اور گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے اس نے فلیش لائٹ کی روشنی میں نیچے لکڑی کے چوکھٹوں اور پلاستر سے تعمیر کی گئی چھت کو دیکھا۔ اس چھت کے نیچے عروسی کمرا تھا۔ گھٹنوں کے بل جھکے جھکے وہ سلامی چھت کی اریبی کڑیوں کی طرف بڑھا۔ فلیش لائٹ کا رخ اس طرف کر کے اس نے کڑیوں کی درمیانی جگہ کو دیکھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ لکڑی کے شہتیر پر آگے بڑھتا گیا۔ اس کے اردگرد بہت بڑی جگہ تھی۔ ایک طرح سے وہ اصل اٹاری کے نیچے ایک اور اٹاری تھی جو غلام گردش کی چھت کے نچلے حصے کے بیرونی دیوار کے پشتے سے اتصال کے نتیجے میں بنی تھی۔

اس نے داہنی سمت والی بلی پر پاؤں رکھا اور روشنی کا رخ اس طرف کیا جہاں دونوں دیواریں مل رہی تھیں۔ وہاں کارنر میں اینٹوں اور سیمنٹ کے سیاہ پلستر سے بنے مینار کا ایک گول حصہ نظر آ رہا تھا۔ وہ اس طرف بڑھا۔ شہتیر پر پاؤں رکھ کر اس نے آگے جھکتے ہوئے دیکھا تو اسے لوہے کا وہ بہت چھوٹا اور سیاہ دروازہ نظر آیا۔ وہ اینٹوں ہی کے رنگ کا تھا۔

دروازے کی چٹخنی زنگ آلود تھی۔ اس نے زور لگا کر اسے سرکایا اور دروازے کو کھولا۔ اس تاریک خلا سے اسے جانی پہچانی بو آتی محسوس ہوئی۔ اس نے اندر ہاتھ ڈالا اور سائیڈ کی اینٹ کو چھوا۔ پھر اس نے ہاتھ باہر نکال کر اسے سونگھا۔ وہ کالک کی تہ تھی جو چمنیوں میں اکثر جم جاتی ہے۔

اس نے فلیش لائٹ کی روشنی کا رخ دروازے کی طرف کیا۔ وہ کھوکھلی گول جگہ ایک سے دوسری طرف کم از کم چھ فٹ کی تھی۔ اس نے فلیش لائٹ کو گھما کر روشنی ڈالی اور نیچے دیکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ بھی نہیں دیکھ سکا۔ اس نے اپنے سر کو ڈھیلا چھوڑا اور سر اور کندھوں کو دروازے سے گزارا اور اوپر کی طرف دیکھا وہ دیکھ تو نہیں سکا لیکن شہر کی روشنیوں کو وہ بہرحال محسوس کر سکتا تھا۔ سرد ہوا کے نیچے کی طرف نزول سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ چمنی ہے۔

پھراس کی نگاہ کسی چیز پر پڑی-اس نے فلیش کی روشنی اس طرف ڈالی-وہ لوہے کا ایک ڈنڈا تھا' جس کے اردگرد اینٹوں کی چنائی کی گئی تھی-اس نے فلیش کی روشنی کو چمنی میں نیچے اور اوپر اوپر سے نیچے کیا تو اسے لوہے کے ایسے بہت سے ڈنڈے نظر آئے جو نیچے سے اوپر جارہے تھے۔

اس نے سر باہر نکالا اور دروازے کو بند کر کے مضبوطی سے چٹخنی لگا دی- پھر وہ جھک کر شہتیر پر چلتے ہوئے اس چھوٹی سی اٹاری سے نکل آیا-منڈیر پر پہنچ کر وہ برائن کو آواز دینے لگا-

برائن فلائن غلام گردش میں چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا-''تمھیں کچھ ملا ایمون؟'' اس نے سر اٹھا کر پوچھا-

''میں نے غلام گردش کے عقب میں مینار کے بیرونی حصے کو پوری طرح چیک کیا ہے-وہاں کوئی دروازہ نہیں ہے-''

برائن کچھ مضطرب ہو گیا-''تم میرے لیے رسی کی سیڑھی لٹکاؤ-میں خود آ کر دیکھ لوں گا-''

''نہیں...... نہیں..... تم زحمت نہ کرو-میں تلاش کر کے رہوں گا-''

برائن چند لمحے غور کرتا رہا- پھر اس نے کہا-''دیکھو' یہ مینار بے مصرف نہیں-اس کا کوئی مصرف ہے اور وہ تمھیں معلوم کرنا ہے-''

''میں کرلوں گا-'' ایمون نے سر ہلاتے ہوئے کہا حالانکہ وہ دریافت کر چکا تھا-وہ اس کے لیے..... اس کے اپنے لیے فرار کا راستہ تھا-اگر مذاکرات ناکام ہو گئے تو وہ اس راستے سے زندہ سلامت نکل سکے گا-

☆☆☆

فرینک گیلا گھر نے جنوب مشرقی غلام گردش سے باہر دیکھا-سب کچھ معلوم کے مطابق تھا-اس کے سامنے والی غلام گردش میں ایمون فیرل تھا-اس نے سر گھما کر دیکھا تو جارج سلیوان' اینا بولینڈ کے ساتھ نظر بازی کرتا نظر آیا-جین کیرنی اور آرتھر نلٹی اٹاری مین تھے-وہ وہاں آگ جلاتے ہوئے باتیں کر رہے تھے-فرینک سمجھ سکتا تھا کہ ان کے درمیان کیا بات ہو رہی تھی-وہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہاں مرنے سے پہلے آخری بار وصل کے چند لمحے ہی گزار لیے جائیں-میگان کا بھائی پیڈرز مین دوز کوٹھڑی کے زینے کی لینڈنگ پر کھڑا مقدس اشیاء کے حجرے پر نظر رکھے ہوگا-وہ ابھی لڑکا ہی تھا..... اٹھارہ سال کا بھی نہیں تھا لیکن اپنے ہاتھ پر اسے قابو تھا..... اس کے

ہاتھ چٹان جیسے تھا.....

فرینک کٹر رومن کیتھولک تھا-اسے کتاب مقدس سے اقتباس یاد آ گیا-اس چٹان پر میں اپنا چرچ تعمیر کروں گا-جہنم کے دروازے اس سمت کبھی نہیں کھلیں گے-فرینک نے سوچا..... تھامپسن مشین گن سے بھی کام چل جائے گا-

روری ڈیوین اور ڈونلڈ ملنز کو سب سے اچھے منظر ملے تھے-فرینک گیلا گھر نے سوچا لیکن وہاں سردی بہت زیادہ ہوگی-میگان' برائن اور کے متحرک افراد تھے-وہ ایسے میزبان تھے جن کے گھر پارٹی ہونے والی ہو اور وہ نروس انداز میں ادھر اُدھر چیک کرتے پھر رہے تھے-

فرینک نے اپنی کمر پر بندھی پریڈ مارشل والی سلک کی سفید پٹی کھولی اور اسے فرش پر گرا دیا-پھر اس نے رائفل سے منسلک دوربین کی مدد سے ارغنون کو دیکھا-جیسے ہی لیری فوکس میں آیا' اس نے جلدی سے رائفل جھکالی-لیری کی طرف رائفل کا رخ کرنا بہت خطرناک تھا بلکہ لیری سے تو آدمی دور ہی رہے..... ویسے ہی جیسے آدمی تاریک گلیوں سے اور متعدی بیماریوں کے وارڈ سے دور رہتا ہے-

فرینک نے یرغمالیوں کی طرف دیکھا-اس سلسلے میں اسے سادہ اور واضح احکام دیے گئے تھے-اگر وہ اکیلے صدر چبوتر سے باہر آنے کی کوشش کریں تو انھیں شوٹ کر دیا جائے-

وہ کارڈینل کو دیکھنے لگا-اسے خیال آیا کہ جو کچھ وہ اس وقت کر رہا ہے' اس کے سلسلے میں بعد میں اسے کارڈینل کے سامنے اعتراف گناہ کرنا ہوگا..... اور کارڈینل نہیں تو کوئی بھی پادری- مگر بعد میں..... اس معاملے کے نمٹ جانے کے بعد اور کون جانے' جب یہ معاملہ نمٹ جائے گا تو سب لوگ انھیں ہیرو مانیں..... کہیں کہ انھوں نے بہت اچھا کام کیا تھا!

☆☆☆

مورین' برائن کو گرجا میں نقل و حرکت کرتی دیکھتی رہی-اس کے انداز میں مقصدیت تھی-ہر قدم نپا تلا تھا-اس کی ہر حرکت میں ولولہ انگیزی تھی-وہ اس سے خوب واقف تھی-جانتی تھی کہ اس وقت وہ خود کو زندگی سے بھرپور اور بہت اچھا سمجھ رہا ہوگا-

اس نے کارڈینل کو دیکھا جو اس کے سامنے بیٹھا تھا-اسے اس پر رشک آنے لگا-وہ اسے

محسوس کر سکتی تھی- اپنی پوزیشن پر اسے پورا یقین تھا- اس کا غیر متزلزل ایمان تھا کہ اس وقت وہ زیادتی کا شکار ہے..... ایسا شکار جس سے سہواً بھی کوئی خطا سرزد نہیں ہوئی- اسے یقین تھا کہ اگر اس دوران وہ مر جائے تو شہید ہوگا-

لیکن اس کا معاملہ اور شاید بیکسٹر کا معاملہ اور تھا- تھوڑا سہی لیکن انھیں بہر حال احساسِ جرم تھا- ان کے ساتھ پچھتاوے تھے- جو کردار وہ اب تک ادا کرتے رہے تھے' اس کے بارے میں انھیں کچھ نہ کچھ افسوس ہوگا اور یہ احساسِ جرم آنے والے وقت کے دباؤ میں ان کی صلاحیتِ مزاحمت کو کمزور کرے گا-

اس نے غلام گردش اور ارغنون گاہ کی طرف دیکھا- بہت خواب برائن..... اس نے دل میں داد دی لیکن بہر حال تمھارے پاس افرادی قوت کی خطرناک حد تک کمی ہے- اس نے برائن کے ان ساتھیوں کے چہروں کا تصور کیا جنھیں یہاں اس نے قریب سے دیکھا تھا- اسے یقین تھا کہ فرینک گیلا گھر اور روری ڈیوین کے سوا اس نے ان میں سے کسی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا- وہ جانتی تھی کہ میگان اور پیڈر فٹز جیر الڈ اپنے بھائی ٹامی کے حوالے سے اس گروہ میں شامل ہیں- وہ سوچ رہی تھی اپنے ان پرانے ساتھیوں کے بارے میں جو اس کے لیے بہن بھائی تھے..... گھر کے افراد کی طرح تھے- کیا ہوا انھیں؟ کہاں گئے وہ؟ وہ جانتی تھی کہ وہ جیلوں میں ہوں گے یا پھر قبروں میں اور اب ان کے رشتے دار' ان کی اولادیں' ان کے بہن بھائی آئرش جنگِ آزادی کی اس آگ کو زندہ رکھنے کے لیے اپنے خون کا ایندھن پیش کر رہے ہوں گے- وہ جانتی تھی' یہ انتقام کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک روئے زمین پر ایک آئرش بھی موجود ہے-

اس نے سر گھمائے بغیر دھیمی آواز میں سر ہیرالڈ بیکسٹر سے کہا- "اگر ہم پوری رفتار سے جنوبی ضلع کے دروازے کی طرف بھاگیں تو ہم پیش دہلیز پر پہنچ جائیں گے..... اسنائپرز کی زد سے باہر اور ان کے ردعمل سے پہلے میں کسی بھی بارودی سرنگ کو محض چند لمحوں میں ناکارہ کر سکتی ہوں اور ان میں سے کسی کے پیش دہلیز پر پہنچنے تک ہم باہر سڑک پر پہنچ چکے ہوں گے-"

بیکسٹر نے اس کی طرف دیکھا- "یہ تم کہاں کی ہانک رہی ہو؟"

"میں یہاں سے زندہ سلامت نکلنے کی بات کر رہی ہوں-"

"ذرا سر اٹھا کر دیکھو- یہاں پانچ اسنائپر ہیں اور پھر کارڈینل اور فادر مرفی کو یہاں چھوڑ کر

فرار ہو جانا..... یہ ہم کیسے کر سکتے ہیں؟"

"وہ بھی ہمارا ساتھ دے سکتے ہیں-"

"پاگل ہو گئی ہو- یہ سب میں نہیں سنوں گا-"

"مجھے تو جو ٹھیک لگے گا' میں وہی کروں گی-"

ہیرالڈ بیکسٹر کو اس کے جسم میں واضح طور پر تناؤ محسوس ہوا- اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بازو تھام لیا- "نہیں..... تم ایسا نہیں کرو گی- میری بات سنو' ہمارے لیے اس بات کا امکان موجود ہے....."

"نہیں' ایسا کوئی امکان نہیں ہے- میں نے ان کی باتیں سنی ہیں- وہ جیل میں موجود قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کریں گے- تم کیا سمجھتے ہو' تمھاری حکومت اس پر راضی ہو جائے گی؟"

"مجھے..... مجھے یقین ہے..... یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی سمجھوتا ہو جائے....."

"تم ڈپلومیٹ لوگ ازلی احمق ہو- تم ان لوگوں سے واقف نہیں مگر میں انھیں جانتی ہوں اور میں آئرش دہشت گردوں کے بارے میں تمھاری حکومت کا موقف بھی سمجھتی ہوں- مذاکرات نہیں ہوں گے- بات چیت شروع ہوتے ختم ہو جائے گی-"

"لیکن پھر بھی ہمیں مناسب وقت کا انتظار کرنا ہوگا- ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم منصوبہ بنائیں-"

مورین نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی لیکن بیکسٹر کی گرفت بہت سخت تھی- "فائرنگ اسکواڈ کا سامنا کرنے والا ہر قیدی مناسب وقت کے انتظار میں ہی اس حال کو پہنچا ہوتا ہے- تمھارے اپنے سپاہیوں کے لیے تمھارا اپنا ضابطہ ہے کہ فرار کا بہترین وقت گرفتاری کے فوراً بعد کا ہوتا ہے- دشمن کے پوری طرح منظم ہونے سے پہلے کا وقت اور ہم تو پہلے ہی کافی وقت ضائع کر چکے ہیں- تم برائے مہربانی میرا ہاتھ چھوڑ دو-"

"نہیں..... مجھے کچھ سوچنے دو- کچھ ایسا جو اس یقینی خودکشی سے بہتر ہو-"

میری بات سنو بیکسٹر! ابھی ہم جسمانی طور پر آزاد ہیں- یہی وقت ہے عمل کا ورنہ یہ سمجھ لو کہ میں اور تم..... ہم دونوں تو بخشے ہی نہیں جائیں گے- کارڈینل اور فادر کو تو شاید وہ چھوڑ دیں لیکن ہمیں وہ ختم کر کے رہیں گے-"

ہیرالڈ بیکسٹر نے ایک گہری سانس لی اور بولا- ''ٹھیک ہے- چلو میں تو مر ہی جاؤں گا مگر اپنی بات کرو- یہ جو لیڈر ہے ان کا..... فلائن' تم آئی آر اے میں اس کے ساتھ رہی ہو نا؟''

''ہاں' ہم ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے- ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میں مزید ایک لمحہ بھی اس کے رحم وکرم پر نہیں رہنا چاہتی-''

''خیر..... دیکھو' تم خودکشی کرنا چاہو تو یہ تمھارا ذاتی معاملہ ہے لیکن مجھے یہ نہ بتاؤ کہ تم فرار ہو رہی ہو اور مجھ سے امید بھی نہ رکھنا کہ میں تمھارے ساتھ مرنا چاہوں گا-''

''بعد میں تم پچھتاؤ گے..... سوچو گے کہ گولی کی موت کتنی آسان ہوتی ہے-''

''اگر کوئی مناسب موقع ملا تو میں فرار ہونے کی کوشش ضرور کروں گا-'' سر ہیرالڈ بیکسٹر نے ہموار لہجے میں کہا- ''اور اگر ایسا نہیں ہوا تو وقت آنے پر میں عزت اور وقار کے ساتھ جان دینا چاہوں گا-''

''کاش ایسا ہی ہو- اچھا اب تم میرا ہاتھ چھوڑ دو- میں انتظار کر لوں گی لیکن اگر ہم زمین دوز کوٹھری میں یا ایسی ہی کسی جگہ قید کر دیے گئے تب تم بیٹھ کر سوچتے رہنا کہ ہم نے موقع گنوا دیا تھا اور یاد رکھنا' یہ لوگ دل میں گولی اتارنے سے پہلے دونوں گھٹنوں کو چھلنی کرتے ہیں-''

بیکسٹر نے گہری سانس لی- ''میرا تخیل اتنا زرخیز ہے ہی نہیں کہ بھاگنے کا ارادہ کرتے وقت میں اس بات سے ڈروں لیکن تم میرے تخیل کو خطرناک مواد فراہم کر رہی ہو-'' اس نے مورین کا ہاتھ چھوڑ دیا اور کن انکھیوں سے اسے دیکھتا رہا لیکن اب وہ پرسکون بیٹھی تھی- ''خود کو پرسکون رکھو-''

''یہ کام تم کرو تا کہ نہایت سکون سے جہنم رسید ہو سکو-''

ہیرالڈ بیکسٹر کو گرجا کی سیڑھیوں پر اس بہادری کی جرأت یاد آئی- اب اسے لگ رہا تھا کہ وہ محض دکھاوا تھا..... صرف اس کے لیے..... اس کی خاطر..... چاہے شعوری طور پر رہی ہو یا غیر شعوری طور پر- ان لوگوں کو دکھانے کے لیے جن کی وہ نمائندگی کر رہا تھا اور اسے یہ احساس بھی ہوا کہ یہاں کسی حد تک ان سب کی بقا اس کے ہاتھوں میں ہے- جہاں تک اس کا اپنا تعلق تھا' وہ اپنی اس صورتِ حال پر آزردہ اور برہم تھا لیکن اس کا وقار قائم تھا- یہ فرق چھوٹا نہیں تھا- اس پر فیصلہ ہونا تھا کہ مرتے وقت ان میں سے کس کا کیا ردِعمل ہوگا..... اور مرنا پڑا تو کون کس انداز میں مرے گا- اس نے گہری سانس لے کر کہا- ''ٹھیک ہے- جب تم ارادہ کر لو تو مجھے بتا دینا- میں تیار ہوں-''

☆☆☆

پیڈر فٹز جیرالڈ نے داہنی جانب والے زینے کو دیکھا- وہاں اسے اپنی بہن آتی نظر آئی- وہ اس کی طرف آ رہی تھی- وہ اٹھا اور اس نے مشین گن اپنی بغل میں دبالی- ''کیا حال ہے میگان؟''

''سب کچھ سیٹ ہے' سوائے بموں کے-'' اس نے مقدس اشیاء کے حجرے کی طرف دیکھا- ''اس طرف کوئی نقل وحرکت؟''

''نہیں' یہاں تو سناٹا ہے-'' وہ زبردستی مسکرایا- ''ممکن ہے' انھیں پتا ہی نہ ہو کہ ہم یہاں موجود ہے-''

میگان بھی مسکرائی- ''انھیں معلوم ہے پیڈر..... انھیں معلوم ہے-'' اس نے پستول ہاتھ میں لیا اور سیڑھیوں سے اترنے لگی- نیچے جا کر اس نے لاک کو چیک کیا اور پھر دروازے میں پڑی زنجیروں کو ٹٹولا- وہاں چار بغلی راہداریاں تھیں جو مقدس اشیا کے حجرے کی طرف جاتی تھیں- وہ ساعت پر زور دیتی رہی- قدموں کی آہٹ سنائی دی اور پھر کوئی کھانسا- وہ پلٹی اور اس نے بلند آواز میں اپنے بھائی کو پکارا- ''جب بھی فائر کرو تو سلاخوں کے درمیان کرنا- تالوں اور زنجیروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے- یہ تھامپسن مشین گن بڑی ظالم ہوتی ہے-''

پیڈر مسکرایا- ''تم بھول رہی ہو- میں انھیں بارہا استعمال کر چکا ہوں-''

میگان پھر سیڑھیاں چڑھنے لگی- اوپر پہنچ کر اس نے بھائی کے رخسار کو محبت سے تھپتھپایا- ''ہم نے اپنا سب کچھ اس مہم پر لگا دیا ہے پیڈر- ٹامی پہلے ہی عمر قید کاٹ رہا ہے- یہاں ہم مر بھی سکتے ہیں اور عمر بھر کسی امریکی جیل میں سڑ بھی سکتے ہیں- مما ہماری فکر میں گھل رہی ہوں گی- اگر ہم یہاں ناکام ہو گئے تو کبھی ایک دوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھ سکیں گے-''

پیڈر کی آنکھیں بھر آئیں مگر وہ اپنے آنسوؤں سے لڑ رہا تھا- چند لمحے تو وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں تھا- بولتا تو آنکھوں سے آنسو نکل آتے- پھر خود پہ قابو پانے کے بعد اس نے کہا- ''میگان..... ہمارا انحصار برائن پر ہے- کیا تمھیں..... تمھیں اس پر بھروسا ہے؟ کیا وہ کامیاب ہو سکتا ہے؟''

میگان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا- ''جب بھی ہم دیکھیں گے کہ وہ نااہل ثابت ہو رہا

ہے..... ناکام ہو رہا ہے تو ہم معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے..... اور تم اور میں پیڈز، ہم دونوں۔ یاد رکھوں..... پہلے فیملی' بعد میں کچھ اور۔'' یہ کہہ کر وہ دوسرا زینہ چڑھ کر قربان گاہ کی طرف چل دی۔ اس نے سر گھما کر صدر چبوترے کی ایک نشست پر بیٹھی مورین کو غور سے دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں ملیں اور وہ ایک دوسرے کو گھورتی رہیں۔ کوئی نظر جھکانے کو تیار نہیں تھا۔

برائن فلائن دور سے انھیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے آواز دے کر کہا۔ ''میگان' یہاں آؤ۔ کچھ دیر ٹہلیں گے۔''

میگان نے سر گھما کر برائن کو دیکھا۔ جان ہکے بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ درمیانی راستے پر چہل قدمی کر رہے تھے۔ وہ بھی ان سے جا ملی۔

''مقدس اشیا کے حجرے والی راہداری میں لوگ موجود ہیں۔'' اس نے برائن کو بتایا۔

برائن نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ ''جب تک انھیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ہم کون ہیں اور ہمارے مطالبات کیا ہیں وہ کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ ابھی خاصا وقت ہے ہمارے پاس۔''

وہ صدر دروازے پر پہنچے۔ برائن کانسی کے دروازے پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ ''شاندار! میرا بس چلے تو میں یہ دروازہ اپنے ساتھ لے جاؤں۔'' اس نے کہا اور پھر بارودی سرنگوں کا جائزہ لینے لگا۔ پھر وہ پلٹا اور اس نے ہاتھ پھیلا کر گرجا کی وسعت کی طرف اشارہ کیا۔ ''ہم نے حفاظتی دیواروں کے پیچھے چھپے ہوئے پانچ بلندیوں پر بہت خطرناک اور مئوثر مورچے بنائے ہیں جہاں سے دشمن پانچ سمتوں سے کراس فائر کی زد میں ہوگا۔ جب تک یہ مورچے ہمارے پاس ہیں' ہم گرجا پر قبضہ برقرار رکھ سکتے ہیں لیکن یہ مورچے چھن گئے اور ہمیں نیچے جنگ لڑنی پڑی تو یقیناً ہمیں مشکل پیش آئے گی۔''

جان ہکے نے اپنا بجھا ہوا پائپ سلگایا۔ ''بشرطیکہ بک اسٹور میں لڑائی نہ ہو۔''

میگان نے غور سے اسے دیکھا۔ ''مجھے اُمید ہے کہ جب گولیاں برس رہی ہوں گی اور تمھارے چہرے کے گرد دھواں ہی دھواں ہوگا' تب بھی تم اپنا یہ مسخرا پن برقرار رکھو گے۔''

جان نے اس کے چہرے کی طرف دھوئیں مرغولا مرغولا بنا کر چھوڑا۔ ''لڑکی..... جتنی تمہاری عمر ہے' اس سے زیادہ وقت میں نے گولیوں کی برسات میں قدم جما کر کھڑے ہوئے گزارا ہے۔''

برائن نے جلدی سے موضوع بدلا۔ ''جان! اگر تم پولیس کمشنر ہوتے تو اس صورتِ حال میں کیا کرتے؟''

جان ہکے چند لمحے سوچتا رہا پھر بولا۔ ''میں وہی کرتا جو ۱۹۱۶ء میں ڈبلن میں برٹش آرمی نے کیا تھا۔ میں توپ خانہ منگواتا اور اس گرجا کو زمین سے ملا دیتا اور اس کے بعد جاں بخشی کے لیے شرائط پیش کرتا۔''

''لیکن یہ ڈبلن ہے اور نہ ہی ۱۹۱۶ء۔'' برائن نے کہا۔ ''میرا خیال ہے' یہ لوگ جو باہر ہیں' متحمل مزاجی سے کام لینے کے عادی ہیں۔''

''تم اسے متحمل مزاجی کہہ لو مگر میں اسے چالاکی اور عیاری کہوں گا۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ہمیں زبانی طور پر نہیں بہلایا جا سکتا تو وہ حملے پر مجبور ہو جائیں گے لیکن وہ حملے میں بڑی گنیں استعمال نہیں کریں گے۔ وہ حکمتِ عملی پر زور دیں گے۔ گیس' ہیلی کاپٹر' دماغ کو ناکارہ بنانے والے بم اور ایسی ہی چیزیں جن سے عمارت کو نقصان نہ پہنچے۔ اب زمانہ ترقی کر چکا ہے۔ ان کے پاس بے حد جدید چیزیں ہیں۔'' وہ کہتے کہتے رکا اور اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ ''لیکن ہم یہاں قبضہ برقرار رکھ سکتے ہیں۔''

''اور ہمارا قبضہ برقرار رہے گا۔'' میگان نے کہا۔

برائن فلائن نے کہا۔ ''ہمارے پاس گیس ماسک موجود ہیں۔''

''اوہ..... واقعی؟ تم بے حد جزئیات بیں ہو برائن!'' جان نے ستائشی لہجے میں کہا۔ ''پرانی آئی آر اے میں ایک ہی خرابی تھی۔ پوری تیاری کے بغیر انگریزوں پر ٹوٹ پڑتے تھے وہ۔ انگریزوں کو وہ دعوت بہت اچھی لگتی تھی۔'' اس نے سر اٹھا کر غلام گردشوں کا جائزہ لیا اور نچلے حصے کو دیکھا۔ ''بس ایک کمی ہے۔ کاش تمھارے پاس آدمی زیادہ ہوتے۔''

برائن نے کہا۔ ''تعداد کم سہی لیکن ان کا جذبہ زبردست ہے۔ ان میں سے ہر ایک بیس پرانے لوگوں کے برابر ہے۔''

''واقعی؟ کیا عورتیں بھی؟''

میگان کا جسم تن گیا۔ وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ برائن بول پڑا۔ ''عورتوں میں کوئی خرابی نہیں ہوتی بڑے میاں! میں نے گزشتہ برسوں میں یہ بات اچھی طرح سمجھ لی ہے۔ وہ وفادار بھی ہوتی ہیں اور ان میں استقامت بھی ہوتی ہے۔''

جان بکے نے سر گھما کر صدر چبوترے کو دیکھا جہاں مورین بیٹھی تھی۔ ''ہاں..... بہت سی ایک ہی ہوتی ہیں۔'' اس نے کہا اور ایک نشست پر بیٹھ کر جماہی لی۔ ''لڑکی! میگان..... یہ نہ سمجھنا کہ عورتوں کے متعلق بات کرتے ہوئے میرے ذہن میں تم تھیں۔''

''تم جہنم میں جاؤ۔'' میگان نے کہا اور پلٹ کر چل دی۔

''تم اسے کیوں چھیڑتے ہو۔'' برائن کے لہجے میں بدمزگی تھی۔

جان بکے میگان کو قربان گاہ کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔ ''سرد..... برف کی سل..... اس کے ساتھ تمھیں کیا خاک لطف آتا ہوگا۔ یہ ریفریجریٹر ہے' ریفریجریٹر۔''

''بات سنو جان.....''

اسی وقت ارغن پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ سب اس طرف دیکھنے لگے۔

☆☆☆

برائن فلائن نے بجتے ہوئے ٹیلی فون پر ہاتھ رکھا اور جان بکے کی طرف دیکھا۔ ''میں تو اب یہ سمجھنے لگا کہ نہ کسی کو گرجا کی پروا ہے نہ یرغمالیوں کی۔ نیویارک والوں کی بے پروائی کی بہت کہانیاں سنی تھیں میں نے۔''

جان ہنسنے لگا۔ ''کسی آئرش انقلابی کے لیے یہ بات دنیا کے سب سے ڈراؤنے خواب کی حیثیت رکھتی ہے کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ چلو اب ریسیور تو اٹھاؤ اور اگر یہ کوئی ایلومونیم کا کام کرنے والا ہے جو ریکٹری میں کسی کام کا ٹھیکا مانگ رہا ہے تو میرا مشورہ ہے کہ فون رکھتے ہی اس مہم سے تائب ہو کر ہم سب اپنے اپنے گھر کا راستہ لیں۔''

برائن نے گہری سانس لی اور ریسیور اٹھالیا۔ ''میک کومیل اسپیکنگ!''

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی پھر ایک مردانہ آواز ابھری۔ ''کون؟''

''میں فن میک کومیل ہوں..... فینیان آرمی کا چیف' تم کون ہو؟''

دوسری طرف سے ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد کہا گیا۔ ''میں سارجنٹ ٹیزک ہوں۔ میں ریکٹری سے کال کر رہا ہوں۔ یہاں ہو کیا رہا ہے' کچھ بتاؤ گے؟''

''فی الوقت تو یہاں کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔''

''تو دروازے کیوں لاک ہیں؟''

''کیونکہ ہر دروازے سے بارودی سرنگیں منسلک کر دی گئی ہیں۔ درحقیقت یہ تم لوگوں کے تحفظ کے لیے ہی کیا گیا ہے۔''

''کیوں.....؟''

''بات سنو سارجنٹ ٹیزک..... اور بہت دھیان سے سنو۔ یہاں چار یرغمالی موجود ہیں۔ فادر ٹموتھی مرفی' مورین بیلون' سر ہیرالڈ بیکسٹر اور تقدس مآب کارڈینل۔ پولیس نے بہ زور اندر گھسنے کی کوشش کی تو بارودی سرنگیں پھٹ جائیں گی اور اس کے بعد بھی ان کی پیش قدمی جاری رہی تو ہم یرغمالیوں کو شوٹ کر دیں گے اور گرجا کو آگ لگا دی جائے گی۔ تم میری بات سمجھ گئے؟''

''جیز ز کرائسٹ.....''

''اب یہ پیغام جلد از جلد افسرانِ بالا تک پہنچا دو اور فون پر کسی بڑے افسر کو بلاؤ۔ جلدی کرو سارجنٹ۔''

''ہاں..... ٹھیک ہے..... سنو' یہاں افراتفری کا عالم ہے۔ تم جلد بازی نہ کرنا۔ مواصلاتی رابطے بحال ہوتے ہی تمہاری کسی بڑے افسر سے فون پر بات ہو گی۔ ٹھیک ہے؟''

''جلدی کرو۔'' برائن نے سخت لہجے میں کہا۔ ''اور کوئی حماقت کی تو جانی نقصان کی ذمے داری تم لوگوں پر ہو گی۔ اس علاقے میں کوئی ہیلی کاپٹر پرواز نہ کرے۔ سڑکوں پر کوئی بکتر بند گاڑی نظر نہ آئے۔ میرے آدمی تمام میناروں پر موجود ہیں اور وہ دور مار رائفلوں اور راکٹوں سے لیس ہیں اور اس وقت میری گن تقدس مآب کارڈینل کی کنپٹی سے لگی ہوئی ہے۔''

''او کے..... ٹیک اٹ ایزی' ڈونٹ.....''

برائن فلائن نے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ پھر وہ جان بکے اور میگان کی طرف مڑا جو اس کے پاس ہی کھڑے تھے۔ ''بتاؤ' ایک معمولی سارجنٹ مجھ سے بات کر رہا ہے اور اس کا انداز مجھے اچھا نہیں لگا۔''

''یہ ان ڈپلومیٹک یونٹ کا سارجنٹ ہو گا۔ انھیں ایسی ہی صورتِ حال کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ وہ احساسِ برتری دکھا کر مقابل کو احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' جان بکے مسکرایا۔ ''لیکن یقین کرو' وہ خود آسان ہدف ہوتے ہیں۔''

برائن فلائن نے دروازوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے انھیں کچھ زیادہ ہی الجھا دیا۔ ان کی چین آف کمانڈ ٹوٹ گئی ہے۔ اسے بحال ہونے میں وقت لگے گا۔ خدا کرے' یہ کام جلد ہو جائے۔ اس میں دیر ہوئی اور کسی گرم دماغ والے نے ہاتھ پاؤں چلانے شروع کر دیے تو مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ اگلے چند منٹ بہت خطرناک ہیں۔''

میگان' جان ہکے کی طرف مڑی۔ ''تم بم سیٹ کرنے کے لیے جارج سلیوان کی مدد چاہو گے؟''

''میگان' مائی لو' میں تو تمھیں چاہتا ہوں۔'' جان ہکے نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ''اور اب ہمیں تیزی سے حرکت میں آنا ہوگا۔ جلدی کرو۔''

میگان چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد جان' برائن کی طرف مڑا۔ ''ہمیں یرغمالیوں کے بارے میں ابھی فیصلہ کرنا ہوگا۔ یہ فیصلہ کہ کون کسے مارے گا۔''

برائن نے کارڈینل کو دیکھا جو اپنی مسند پر بڑے باوقار انداز میں بیٹھا تھا۔ اپنے ہر انداز سے وہ چرچ کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس وقار اور سکون کے پیچھے دو ہزار سال کی تاریخ اور تربیت کی قوت کام کر رہی ہے۔ کارڈینل یرغمالیوں میں دشوار ترین آدمی تھا۔ یہی نہیں' اسے قتل کرنا بھی بہت بھاری کام ہوگا۔'' کارڈینل کے جسم میں گولی اتارنے کے لیے کسی بہت سخت دل آدمی کی ضرورت ہوگی۔''

جان ہکے کی آنکھوں میں جن میں ہر وقت شرارت ناچتی تھی' اس لمحے شیطنت ابھر آئی۔ اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کارڈینل کو دیکھا۔ ''یہ کام میں کر سکتا ہوں بشرطیکہ.....'' اس نے سر ایک طرف جھکا کر مورین کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنا جملہ مکمل کیا۔ ''..... تم اپنی سابق محبوبہ کے لیے ہامی بھر لو۔''

برائن نے مورین کو دیکھا جو فادر مرفی اور ہیرالڈ بیکسٹر کے درمیان بیٹھی تھی۔ ایک لمحے کو وہ ہچکچایا۔ پھر اس نے کہا۔ ''ٹھیک ہے' مجھے منظور ہے۔ جاؤ..... اب بم سیٹ کر آؤ۔''

جان ہکے نے اس کی سنی ان سنی کر دی۔ ''جہاں تک ہیرالڈ بیکسٹر کا تعلق ہے تو اسے تو ہر کوئی بہ خوشی ختم کر دے گا۔ فادر مرفی کو تم میگان کے سپرد کر دو۔ اسے بھی کچھ لطف تو آئے۔ مورین کو قتل

کر کے تو اسے خوشی ہوگی۔''

برائن نے جان ہکے کو بہت غور سے دیکھا۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ یہ بات ثابت ہو رہی تھی کہ وہ جاتے جاتے اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لے جانا چاہتا ہے۔ ''ہاں..... تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہی مناسب ہے۔'' وہ بولا۔ پھر اس نے گرد و پیش پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی اور خود کلامی کے انداز میں بولا۔ ''خدایا..... کیسے گھسے ہیں ہم یہاں اور اب نہ جانے نکلیں گے کیسے؟''

جان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گرمجوشی سے دبایا۔ ''کیسی عجیب بات ہے۔ پیڈرک پیئرس نے جب ڈبلن میں جی پی او پر قبضہ کی ٹھانی تو لفظ بہ لفظ یہی بات کہی تھی۔ مجھے ایسٹر کا وہ سوموار آج بھی اچھی طرح یاد ہے۔ جواب آج بھی وہی ہے' جو اس دن تھا۔ سن لو' تم خوش قسمتی اور حوصلے سے گھسے ہو لیکن زندہ باہر نہیں نکل سکو گے.....'' اس نے برائن کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس کی پیٹھ پر تھپکی دی۔ ''خوش ہو جاؤ لڑکے! ہم اکیلے نہیں مریں گے۔ اپنے ساتھ انھیں بھی بڑی تعداد میں لے کر جائیں گے..... ۱۹۱۶ء کی طرح۔ اس گرجا کو ہم جلائیں گے اور اڑائیں گے بھی۔ میں یہ بم سیٹ کرنے میں کمال دکھاؤں گا۔''

برائن فلائن اسے دیکھتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا..... اگر میں نے پہلے ہی اسے ختم نہیں کر دیا تو یہ ہم سب کو مروا دے گا۔

☆☆☆

میگان فٹز جیرالڈ دو سوٹ کیس اٹھائے صدر چبوترے کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ وہ تیزی سے قربان گاہ کی دائیں جانب گئی اور ماربل کے فرش میں گڑی ہوئی کانسی کی پلیٹ پر دونوں سوٹ کیس رکھ دیے۔

جان ہکے اوپر آیا اور اس نے دونوں سوٹ کیس اٹھا لیے۔ ''ہاں' چلو۔''

میگان نے کانسی کی پلیٹ کو اوپر اٹھایا۔ ایک خلا نمودار ہوا۔ اس میں لوہے کا زینہ تھا۔ میگان اس سے نیچے اترنے لگی۔ پھر اسے ایک زنجیر نظر آئی۔ اس نے زنجیر کو کھینچا تو روشنی ہوگئی۔

جان ہکے نے سیڑھیوں پر قدم رکھا اور سوٹ کیس میگان کی طرف بڑھائے۔ میگان نے انھیں لے کر فرش پر رکھ دیا۔ ہکے بھی نیچے اتر گیا۔ دونوں نے اس جگہ کا معائنہ کیا۔ وہ اونچی نیچی

ناہموار جگہ تھی جہاں پورے قد سے کھڑا ہونا ممکن نہیں تھا- وہاں تعمیراتی سامان' پائپوں اور ڈکٹس کا ڈھیر تھا- وہاں نہ تو چلنا آسان تھا' نہ ہی آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا-

میگان نے پکار کر کہا- ''یہ ہے زمین دوز کوٹھری کی بیرونی دیوار-''

''ہاں اور یہ اس زینے کی دیوار ہے جو مقدس اشیاء کے حجرے کی طرف جاتی ہے-'' جان بکے نے جواب دیا- ''اس طرف آ جاؤ-'' پھر اس نے فلیش لائٹ آن کی اور سامنے کے ایریا کو چیک کرنے کے لیے بڑھنے لگا- اس کے پیچھے ایک سوٹ کیس گھسٹ رہا تھا-

وہ نیچے اترنے والے زینے کی دیوار کے متوازی جھکے جھکے آگے بڑھتے رہے- وہ مین ہٹن کی دریائی مٹی کے میدانوں کی چٹانی تہ تھی- ''ہاں..... اب نظر آ رہا ہے نا-'' بکے نے پکارا- وہ جھکا جھکا ایک ٹیلے کی طرف بڑھا جس کی جڑ کے پاس ایک بہت بڑا ستون کھڑا تھا- ''یہ رہا' آؤ' قریب آؤ-'' اس نے میگان سے کہا-

پھر اس نے فلیش لائٹ کو گھما کر اِدھر اُدھر کے تاریک گوشوں کا جائزہ لیا- ''دیکھو' یہ جگہ ہے جہاں انھوں نے پرانی بنیادوں کو کاٹ کر مقدس اشیا کے حجرے کے زینے کے لیے جگہ بنائی- اگر ہم یہاں کھدائی کریں تو حجرے کے نچلے بیسمنٹ میں پہنچ جائیں گے-''

''یہ جگہ تو الجھا دینے والی ہے-'' میگان نے کہا- ''مجھے تو اٹاری میں آگ لگانا زیادہ آسان اور مؤثر لگتا ہے-''

''تم ڈر رہی ہو- ڈرو مت میگان! میں تمھیں اڑاؤں گا نہیں- ایسا اناڑی نہیں ہوں-''

''مجھے صرف اس بات کی فکر ہے کہ بم صحیح مقامات پر ٹھیک ٹھیک سیٹ کر دیے جائیں-''

''اس کی تم فکر نہ کرو-'' جان بکے نے کہا اور ستون پر ہاتھ پھیرنے لگا- ''کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۴ء میں جب نیا زینہ تعمیر کرنے کے لیے انھوں نے یہاں چٹانوں کو اڑایا تو یہ ستون کمزور ہو گئے- آرکیٹیکٹ کی زبان میں ان پر دباؤ بڑھ گیا- جس نے یہاں بلاسٹ کیا تھا اس کے بیٹے کا کہنا ہے کہ آئرش مزدوروں کو یقین تھا کہ جب ڈائنامیٹ لگایا گیا تو صرف خدا کی عنایت سے گرجا بچ گیا ورنہ ڈھیر ہو جاتا- بہرحال اب خدا یہاں نہیں رہتا اس لیے ہمارا لگایا ہوا ڈائنامیٹ اڑے گا تو گرجا کی چھت قائم نہیں رہ سکے گی-''

''اور اگر قائم رہ گئی تو تم خدا پر ایمان لے آؤ گے؟''

''نہیں' میں یہ سمجھوں گا کہ ہم سے ڈائنامیٹ لگانے میں کوتاہی سرزد ہوئی ہے-'' جان بکے نے پھر کہا- پھر سوٹ کیس کھول کر سیلوفین میں لپٹی ہوئی بیس سفید اینٹیں نکالیں- اس نے سفید رنگ کی ایک سخت سی چیز سے سیلوفین کو کاٹا- پھر ایک سفید اینٹ کو نکال کر اس نے اس جگہ پھنسایا جہاں کٹی ہوئی چٹان کا باقی حصہ ستون کی بنیاد سے مل رہا تھا- وہاں مسالا جھڑ جانے کی وجہ سے خلا سا بن گیا تھا- میگان بھی اس کے پاس آ گئی- دونوں مل کر ستون کے گرد ان اینٹوں کو چننے لگے-

جان بکے نے فلیش لائٹ میگان کو دیتے ہوئے کہا- ''ذرا اسے سیدھا رکھنا-''

جان بکے نے چار ڈیٹونیٹر پلاسٹک میں نصب کیے- ان چاروں سے نکلے ہوئے تار ایک بیٹری سے منسلک تھے- پھر اس نے ایک الارم کلاک نکالا اور اپنی گھڑی میں وقت دیکھا- ''اس وقت چھ بج کر چار منٹ ہو گئے ہیں اور اس کلاک کو اے ایم اور پی ایم میں فرق کرنا نہیں آتا- چنانچہ میں زیادہ سے زیادہ گیارہ گھنٹے انسٹھ منٹ کا فرق دے سکتا ہوں-'' وہ کلاک کے ڈائل کو آہستہ آہستہ کاؤنٹر کلاک وائز پوزیشن میں گھمانے لگا- ساتھ ہی وہ باتیں بھی کرتا جا رہا تھا- ''تو اب میں الارم لگاتا ہوں چھ بج کر پانچ منٹ کا..... ارے نہیں' چھ بج کر تین منٹ کا- چھ پانچ کا لگاؤں گا تو ابھی چند سیکنڈ بعد ہی دھماکہ ہو جائے گا-'' وہ ہنسنے لگا جیسے یہ کوئی بے حد مزاحیہ بات ہو-

''مجھے یاد آیا- ایک لڑکا تھا گالوے میں جو یہ فرق نہیں سمجھتا تھا- اس نے بارہ بج کر ایک منٹ کا الارم آدھی رات کے وقت سیٹ کر دیا..... یہ سوچ کر کہ بم دوپہر کو بارہ بج کر ایک منٹ پر پھٹے گا- نتیجہ یہ نکلا کہ ایک منٹ بعد وہ ریزہ ریزہ حال میں اپنے خالق کے روبرو کھڑا تھا-'' وہ پھر ہنسا اور اس نے کلاک کے وائر کو بیٹری سے جوڑ دیا-

''خیال رکھنا' مرنے سے پہلے ہمیں کم از کم اس طرف بھی بم سیٹ کرنا ہے-'' میگان نے اپنی اعصابی کشیدگی چھپانے کی کوشش میں خوش دلی سے کہا-

''ٹھیک کہہ رہی ہو- خیر..... میں نے کام تو ٹھیک کیا ہے نا؟ ہاں بھئی امید تو یہی ہے-'' اس نے کلاک کا سوئچ دبایا اور ٹک ٹک کی آواز سنائی دینے لگی- سیلی ہوئی اس تنگ جگہ پر وہ آواز بہت بلند آہنگ لگ رہی تھی- اس نے سر اٹھا کر میگان کو دیکھا- ''اے تیز و طرار لڑکی! یہ نہ بھولنا کہ صرف میں اور تم..... صرف ہم دونوں ہی یہ جانتے ہیں کہ بم کہاں نصب کیا گیا ہے- اس طرح ہم

دونوں کو تمھارے دوست مسٹر فلائن پر فوقیت حاصل ہوگئی ہے- صرف ہم دونوں ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اپنے مطالبات پورے کرنے کے لیے ڈیڈ لائن آگے بڑھائی جائے یا نہیں-'' وہ پھر ہنسا- اس نے کلاک کو ایکسپلوزیوز کے درمیان رکھا اور اس پر پلاسٹک کو تھوپ دیا- اب کلاک نظر نہیں آ رہا تھا- ''لیکن اگر پولیس نے ہم پر قابو پالیا اور ہم ختم ہوگئے تب بھی چھ بج کر تین منٹ پر یہ پورا گرجا زمین بوس ہو جائے گا اور یاد رہے' اتفاق سے یہ نیویارک میں طلوع آفتاب کا وقت ہے- تب انھیں جہنم سے ہمارا پیغام موصول ہو جائے گا-'' اس نے زمین سے مٹی اٹھائی اور پلاسٹک پر ملنے لگا-

''اب دیکھو' کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہاں کوئی گڑبڑ ہے- کیسا کیموفلاج کیا ہے میں نے- اب بات یہ ہے کہ تم جوان ہو- میں جانتا ہوں' اتنی کم عمری میں مرنا نہیں چاہو گی لیکن تم اس معاملے میں ملوث ہوئی ہو تو تمھارے اندر خودکشی کا رجحان یقیناً ہوگا- تمھارے ساتھ کسی نے زبردستی نہیں کی- تم لوگ ایک سال سے یہ منصوبہ بنا رہے تھے-'' اس نے فلیش اٹھائی اور اس کا رخ میگان کے چہرے کی طرف کر دیا- میگان کی سبز آنکھیں چمک رہی تھیں- ''میری دعا ہے لڑکی کہ تم کل کے سورج کو طلوع ہوتے دیکھو..... بہت غور سے دیکھو کیونکہ امکان یہی ہے کہ اس کے بعد تم سورج طلوع ہوتے کبھی نہیں دیکھ سکو گی-''

☆☆☆

پیٹرک برک بڑی احتیاط سے کانسی کے دروازے کی محراب سے باہر آیا اور شمالی مینار کی طرف دیکھا- گرجا کی فلڈ لائٹ کی نیلگوں روشنی میں وہ آئرش پرچم لہراتا نظر آ رہا تھا- اس نے جنوبی مینار کی طرف دیکھا- وہاں بھی چمنیاں کاٹ ڈالی گئی تھیں اور ایک آدمی رائفل سے منسلک دوربین سے دیکھ رہا تھا- پیٹرک نے اس سمت دیکھا تو اسے ایک دراز قد باوردی پیٹرول مین اپنی طرف آتا دکھائی دیا-

قریب آ کر پیٹرول مین نے ذرا ہچکچاتے ہوئے کہا- ''تم سارجنٹ ہو یا اس سے بہتر.....؟''

''تم خود نہیں سمجھ سکتے؟''

''میں.....''

''میں انٹیلی جنس کا کیپٹن ہوں-''

پیٹرول مین نے بہت جلدی جلدی بولنا شروع کر دیا- ''سنو کیپٹن! میرا سارجنٹ ٹیزک اس وقت ریکٹری میں موجود ہے- مزاحمتی کمانڈو یونٹ کی ایک پوری پلاٹون گرجا پر دھاوا بولنے والی ہے- وہ ٹرکوں کو دروازوں سے ٹکرانے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں احکام ملنے تک ایسا کچھ کرنا چاہیے.....''

پیٹرک بہت تیزی سے سیڑھیاں پار کر کے گرجا کی شمالی دیوار کی طرف بڑھا- باغیچوں اور ٹیرس سے گزر کر وہ ریکٹری کے عقبی حصے میں پہنچا- وہ دروازے میں گھسا تو ایک بڑی پیش دہلیز نظر آئی- وہاں کئی ہال اور دفتر تھے جہاں کمانڈو یونٹ کے جوان بکھرے ہوئے تھے- کچھ سیڑھیوں پر بیٹھے تھے- ان کی تعداد تیس کے لگ بھگ تھی- وہ سب جوان قد آور' تازہ دم اور پرجوش لگ رہے تھے-

پیٹرک نے پلٹ کر اپنے پیچھے آنے والے پیٹرول مین کو دیکھا- ''ٹیزک کہاں ہے؟''

''ریکٹر کے آفس میں-'' پیٹرول مین نے کہا- ''لیکن سر..... اس وقت وہ..... میرا مطلب ہے' اس کا بلڈ پریشر بہت بڑھا ہوا ہے-''

پیٹرک نے اسے وہیں چھوڑا اور پیش دہلیز میں چلا گیا- وہ ان سیڑھیوں پر چڑھنے لگا جن پر مزاحمتی کمانڈو یونٹ کے جوان بیٹھے تھے- اوپر پہنچ کر اس نے وہ دروازہ کھولا جس پر ریکٹر کی تختی لگی تھی-

پرانے طرز کی آرائش کے اس بڑے کمرے کے وسط میں اسقف ڈاؤنز اپنی میز پر بیٹھا تھا- وہ اب بھی اپنا ٹاپ کوٹ پہنے ہوئے تھا اور سگریٹ پی رہا تھا- پیٹرک نے دروازے میں کھڑے کھڑے پوچھا- ''پولیس سارجنٹ کہاں ہے جناب؟''

ڈاؤنز نے اسے خالی خالی نظروں سے دیکھا- ''تم کون ہو؟''

''پیٹرک برک..... پولیس..... سارجنٹ کہاں.....''

''اوہ ہاں- میں تمھیں جانتا ہوں- تم فادر مرفی کے دوست ہو- گزشتہ رات میں نے تمھیں والڈورف میں دیکھا..... مورین میلون-'' ڈاؤنز کی بات تو سمجھ میں آ رہی تھی لیکن اس میں بہرحال بے ربطگی تھی-

''جی ہاں سر! مگر یہ بتائیے' سارجنٹ ٹیزک کہاں ہے؟''

دائیں جانب والے دو پٹ کے شیشے کے دروازے کے عقب سے آواز آئی۔ ''میں یہاں ہوں۔''

پیٹرک دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اندر والا دفتر باہر والے سے زیادہ بڑا تھا۔ وہاں آتش دان بھی تھا اور کئی بک شیلف بھی۔ سارجنٹ ٹیزک کمرے کے عقبی حصے میں ایک بہت بڑی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا۔ ''میں ہوں کیپٹن برک فرام انٹیلی جنس ڈویژن۔ تم اپنے آدمیوں کو ریکٹری سے نکالو اور سڑک پر لے جاؤ، جہاں کے لیے وہ ہیں اور مجمع کو کنٹرول کرنے کے کام میں مدد کرو۔''

سارجنٹ آہستگی سے اٹھا۔ اس کا قد ساڑھے چھ فٹ سے کم نہیں تھا۔ اس کا وزن ۲۷۵ پونڈ ہوگا۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔ ''ایسا کون تھا جو مر گیا اور ترکے میں تمھیں یہاں کا انچارج بنا گیا؟''

پیٹرک نے اپنے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ ''پولیس کمشنر ڈوائز..... موت کا سبب ہارٹ اٹیک۔''

''ہاں..... میں نے بھی سنا ہے مگر اس کی وجہ سے تم پولیس کمشنر تو نہیں بن گئے نا۔''

''نہیں۔ لیکن فی الوقت مجھے پولیس کمشنر ہی سمجھو۔'' پیٹرک اس کی میز کی طرف بڑھا۔ ''الجھی ہوئی صورتِ حال کا فائدہ اٹھانے کی کوشش مت کرو۔ تم یہاں دوسروں کی زندگیوں سے کھیلنے کا حق نہیں رکھتے۔ تم نے وہ کہاوت سنی ہے کہ کسی شہری پر وقت پڑتا ہے تو وہ پولیس کو پکارتا ہے اور پولیس پر وقت پڑتا ہے تو وہ ایمرجنسی سروس کو پکارتی ہے۔''

''سنو کیپٹن! یہ میں ہنگامی صورتِ حال میں اپنے فیصلے کرنے کا اختیار استعمال کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے قدم جمنے سے پہلے ہم ان پر حملہ کر دیں تو ان کے پاؤں اکھڑ جائیں.....''

''تم نے کس افسر کو فون کیا ہے؟ کہاں سے احکامات مل رہے ہیں تمھیں؟''

''میرے دماغ سے۔''

''یہ تو بہت بری خبر ہے۔''

''میں فون پر کسی سے بھی رابطہ نہیں کر پایا ہوں۔''

''تم نے پولیس پلازا سے رابطے کی کوشش کی؟''

''میں نے کہا نا، کسی سے رابطہ نہیں ہو سکا..... کوشش کے باوجود۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ ملک میں انقلاب آ گیا ہے۔ ارے ہاں..... '' وہ کہتے ہچکچایا مگر پھر سوچ کر اس نے اپنی بات

جاری رکھی۔ ''گرجا کے اندر ایک انٹر فون کام کر رہا ہے۔ کچھ دیر پہلے میں نے وہاں فوج پر کسی سے بات کی.....''

پیٹرک تیزی سے ڈیسک کی طرف بڑھا۔ ''کس سے بات ہوئی تمھاری؟''

''کوئی فن..... ہاں..... کیا نام ہے..... وہ اس کا نام گرجا کے دروازے پر لکھا ہے۔''

''کیا کہا اس نے؟''

''کچھ نہیں۔'' سارجنٹ ایک لمحے سوچتا رہا۔ ''ہاں..... اس نے کہا تھا کہ اس کے پاس چار یرغمالی ہیں۔''

''کون کون؟''

''ایک تو کارڈینل.....''

''شٹ۔'' پیٹرک غرایا۔

''اور ایک اور پادری بھی ہے..... فادر مرفی اور ایک عورت جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ وہ جو امن کے لیے کام کر رہی ہے اور چوتھا کوئی انگریز ہے..... خطاب یافتہ انگریز..... شاید بیکر ہے اس کا نام۔''

''جیزز کرائسٹ۔ یاد کرنے کی کوشش کرو ٹیزک۔ اور کیا کہا تھا اس نے۔''

سارجنٹ ذہن پر زور دے رہا تھا۔ ''ہاں..... اس نے وہی کہا تھا جو وہ ہمیشہ کہتے ہیں۔ کہہ رہا تھا ہم ان چاروں کو ختم کر دیں گے اور گرجا کو آگ لگا دیں گے۔ اب بتاؤ، گرجا کو کوئی جلا سکتا ہے۔''

''ہاں جلا سکتا ہے، ماچس سے۔''

''یہ ناممکن ہے۔ پتھر کبھی نہیں جلتا۔ اور ہاں، وہ کہہ رہا تھا کہ دروازوں پر..... پتا نہیں، کوئی کارروائی کی ہے انھوں نے دروازے کے ساتھ لیکن مجھے کوئی پروا نہیں۔ اس وقت یہاں ۳۵ کمانڈو ہیں میرے پاس اور ایک درجن اس ہال میں کھڑے ہیں جو مقدس اشیا کے حجرے کی طرف جاتا ہے۔ ہمارے پاس بھاری گاڑیاں بھی ہیں۔ ہم دروازے توڑ ڈالیں گے.....''

''بھول جاؤ یہ سب۔'' پیٹرک نے کہا۔

''دیکھو کیپٹن! جتنا تم انتظار کرو گے، اتنی ہی ان کی مضبوطی بڑھے گی۔ یہ حقیقت ہے۔''

''اور تم نے یہ حقیقت جانی کہاں سے؟''

''میں ویت نام میں تھا۔''

''تو میری بات غور سے سنو سارجنٹ! یہ ویت نام کا کوئی جنگل نہیں ہے۔ یہ مین ہٹن کا قلب ہے اور دشمنوں نے کسی مورچے پر قبضہ نہیں کیا ہے بلکہ وہ ایک گرجا ہے جہاں نوادرات کا خزانہ ہے اور ساتھ میں چار اہم افراد بھی یرغمال بنائے گئے ہیں۔ پولیس کی پالیسی ایسے میں توپ خانہ استعمال کرنے کی ہرگز نہیں ہے۔ سمجھ گئے۔''

''مگر کیپٹن! یہاں صورتِ حال مختلف ہے۔ ہمارا کمانڈ اسٹرکچر ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ ایک بار گوانگ ٹرائی کے علاقے میں.....''

سارجنٹ پھر ویت نام پہنچ گیا تھا۔ ''اسے دفع کرو سارجنٹ!''

ٹیزک کا جسم تن گیا۔ ''تم پہلے اپنی شناخت کراؤ۔''

پیٹرک نے اسے اپنا بیج دکھایا اور فوراً ہی جیب میں رکھ لیا۔ ''دیکھو ٹیزک! جن لوگوں نے گرجا پر قبضہ کیا ہے وہ گرجا کے باہر موجود لوگوں میں سے کسی کے لیے فوری نوعیت کا خطرہ نہیں ہیں.....''

''انھوں نے فائر کر کے ایک اسپاٹ لائٹ بجھا دی۔ انھوں نے گرجا پر ایک آئرش جھنڈا بھی لہرا دیا۔ وہ سرخے ہیں کیپٹن..... انقلابی ہیں۔ وہ فینیان..... ارے ہاں، یہ فینیان کیا ابلا ہیں؟''

''میری بات سنو۔ یہ دردِ سر ایمرجنسی سروسز کا اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے مذاکرات کرانے والے کا ہے۔ تم اس میں ٹانگ مت پھنساؤ۔''

''نہیں کیپٹن! اس سے پہلے کہ وہ باہر آ کر فائرنگ شروع کر دیں، میں گرجا میں گھسنے جا رہا ہوں.....''

''یہ خیال دل سے نکال دو۔''

''پیچھے ہٹو کیپٹن! جب تک کوئی افسر یہاں نہیں آتا میں ہی افسر ہوں اور فیصلہ بھی مجھے ہی کرنا ہے۔''

پیٹرن نے اپنے ٹاپ کوٹ کے بٹن کھول دیے اور اپنے دونوں انگوٹھے بیلٹ میں پھنسا لیے۔

''یہ نہیں ہو سکتا۔''

دونوں چند لمحے خاموش رہے پھر ٹیزک نے کہا۔ ''میں چرچ کے دروازے پر جا رہا ہوں۔''

''کوشش کر دیکھو۔'' پیٹرک نے چیلنج کیا۔

دفتر میں اب کلاک کی ٹک ٹک کے سوا کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ سارجنٹ ڈیسک کے عقب سے نکل آیا تھا اور تن کر کھڑا ہو گیا تھا۔ پیٹرک بھی اسی انداز میں کھڑا تھا۔ دونوں جانتے تھے کہ انھوں نے ایک دوسرے کو دیوار سے لگا دیا ہے اور دونوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کریں۔ کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔

☆☆☆

فادر مرفی نے مورین اور بیکسٹر سے کہا۔ ''میں تقدس مآب سے بات کرنے جا رہا ہوں۔ آپ لوگ چلیں گے میرے ساتھ؟''

مورین میلون نے نفی میں سر ہلا دیا۔

بیکسٹر نے کہا۔ آپ چلیں، میں آتا ہوں۔''

فادر مرفی اٹھ کر مسند کی طرف بڑھا۔ وہاں پہنچ کر وہ گھٹنوں کے بل جھکا۔ اس نے اسقفی انگوٹھوں کو بوسہ دیا اور پھر کھڑا ہو گیا۔ وہ دھیمی آواز میں کارڈینل سے بات کر رہا تھا۔

مورین انھیں دیکھتی رہی پھر بیکسٹر سے بولی۔ ''میں اب یہاں ایک پل بھی نہیں ٹھہر سکتی۔''

سر ہیرالڈ بیکسٹر بہت غور سے مورین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مورین کی آنکھوں میں وحشت تھی۔ اس کی آنکھوں کے ڈھیلے اضطراب کے عالم میں ادھر ادھر ڈول رہے تھے اور اس کا جسم اب پھر لرز رہا تھا۔ اس نے مورین کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ''خود کو سنبھالو مس مورین!''

''جہنم میں جاؤ۔ تم سمجھ بھی کیسے سکتے ہو۔ میرے لیے یہاں بیٹھنا ایسا ہے جیسے ڈراؤنے خواب متحرک ہو گئے ہوں۔''

''سنو..... میں تمھارے پینے کے لیے کچھ کرتا ہوں۔ ممکن ہے، ایک جام.....''

''میری بات سنو۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں خوفزدہ نہیں ہوں.....''

''اس بارے میں باتیں کرو گی تو بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔''

مورین نے اپنی ٹانگوں کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی۔ ''بہت ساری باتیں ہیں..... وہ، برائن فلائن..... اس کے پاس طاقت..... نہیں، طاقت نہیں، شکتی ہے۔ وہ تم سے

بہت کچھ کروا سکتا ہے..... تمہاری مرضی کے خلاف جس کے متعلق بعد میں تم سوچ کر پچھتاؤ گے کہ کاش تم نے ایسا نہ کیا ہوتا اور تم خود کو برا سمجھنے لگو- سمجھ رہے ہو نا میری بات-''

''میرا خیال ہے-''

''اور سنو' یہ لوگ..... یہ مرے اپنے ہیں لیکن دیکھ لو کہ اب یہ میرے بھی نہیں ہیں- میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے ساتھ کیا ردعمل اختیار کروں- یہ ایک طرح کی فیملی میٹنگ ہے اور مجھے اس میں اس لیے بلایا گیا ہے کہ میں نے ان کی دانست میں ایک بہت برا کام کیا ہے- اب وہ مجھ سے کچھ کہہ نہیں رہے ہیں- بس دیکھ رہے ہیں مجھے.....'' اس نے نفی میں سر ہلا دیا- وہ سوچ رہی تھی..... یاد کر رہی تھی..... اندر جانے کے سو راستے ہیں' باہر آنے کا کوئی راستہ نہیں- اب اس کی سمجھ میں یہ بات آ رہی تھی- یہ بات ان کے لیے نہیں تھی' اس کے لیے تھی- اس نے بیکسٹر کو غور سے دیکھا- ''اگر وہ ہمیں قتل نہ بھی کریں تو اس سے کہیں بدتر ممکنات بھی ہیں.....''

بیکسٹر نے نرمی سے اس کا بازو دبایا- ''ہاں..... میرا خیال ہے' میں سمجھ رہا ہوں-''

''دراصل میں ٹھیک سے سمجھا نہیں پا رہی ہوں-''

وہ جانتی تھی کہ یرغمالیوں کی انا اس طرح کچلی جاتی ہے کہ وہ سبزی ترکاری سے بدتر ہو جاتے ہیں- وہ کٹھ پتلی بن جاتے ہیں اور بعد میں وہ جذباتی خلفشار میں مبتلا ہو جاتے ہیں- انھیں احساسِ جرم بھی ڈستا ہے- انھیں لگتا ہے کہ انھوں نے خود کو ذلیل کرا کے پوری انسانیت کی تذلیل کی ہے- اسے یاد تھا' ایک ماہر نفسیات نے کہا تھا..... آپ اگر ایک بار یرغمال بن گئے تو زندگی بھر یرغمالی رہیں گے- اس نے نفی میں سر ہلایا- نہیں..... میں خود کو کبھی ایسا نہیں بننے دوں گی- ''نہیں..... نہیں-'' وہ بلند آواز میں بولی-

بیکسٹر نے اس کا ہاتھ تھام لیا- ''ادھر دیکھو- ممکن ہے' ہمیں مرنا پڑے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ انھیں تمہارے ساتھ زیادتی نہیں کرنے دوں گا- وہ تمہاری تذلیل نہیں کر سکیں گے..... نہ تمہاری نہ میری-'' وہ اس کے خوف کو سمجھ رہا تھا لیکن اس کے بارے میں بات کرنا مناسب نہیں تھا-

''وہ نہ تم پر ذہنی تشدد کر سکیں گے اور نہ ایذا رسانی.....''

مورین نے اس کے چہرے کو بہت غور سے دیکھا- وہ نہیں سمجھتی تھی کہ وہ ان معاملات کو اتنی گہرائی تک دیکھ اور سمجھ سکتا ہے-

بیکسٹر نے کھنکار کر گلا صاف کرتے ہوئے کہا- ''تم تو بے حد سر بلند عورت ہو- درحقیقت یہ میرے لیے بہت آسان ہے کیونکہ میں ان سے نفرت کرتا ہوں- وہ میرے ساتھ جو کچھ بھی کریں گے' اس سے ان کی اپنی تحقیر ہو گی' میری نہیں لیکن اگر تم ان سے مناسب تعلق قائم رکھو تو یہ زیادہ بہتر ہو گا-''

مورین نے نفی میں سر ہلایا- ''ہاں' یہ نفسیاتی مسئلہ ہے- میں محب وطن ہوں لیکن خود کو غدار سمجھ رہی ہوں- میں شکار ہوں' مظلوم ہوں لیکن خود کو ظالم اور مجرم محسوس کر رہی ہوں- ایسا کیوں ہے؟''

''جب ہمیں اس طرح کے سوالات کے جواب مل جائیں گے تو ہمیں برائن فلائن جیسے لوگوں سے نمٹنا بھی آ جائے گا-''

وہ کوشش کر کے مسکرائی- ''مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمھیں پریشان کیا-'' وہ بولی-

بیکسٹر کچھ وضاحت کرنا چاہتا تھا مگر مورین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا-

''میرے خیال میں تمھیں یہ جاننے کا حق ہے کہ پہلے میں.....''

بیکسٹر نے اس کا بازو تھام لیا لیکن وہ تیزی سے پچھلی نشست پر گئی- وہاں سے اچھل کر وہ نشستوں کی آخری قطار میں پہنچی اور دونوں چوبی ستونوں کو تھام کر جسم کو جھلاتے ہوئے چھ فٹ نیچے راہداری میں کودنے لگی-

فرینک گیلا نے غلام گردش کے جنگلے پر جھکتے ہوئے رائفل کو سیدھا کر کے اس کے سر کا نشانہ لیا لیکن رائفل اس بری طرح ہل رہی تھی کہ وہ فائر نہ کر سکا-

ایمون فیرل نے پہلے اس کی پیٹھ کا نشانہ لیا- پھر رائفل کو بائیں جانب حرکت دیتے ہوئے فائر کیا جس کی آواز پر سکوت گرجا میں گونج گئی-

گرجا کے سامنے والے حصے کی طویل غلام گردش میں جارج سلیوان اور ابی بولینڈ نے فائر کی آواز سن کر ادھر ادھر دیکھا- انھیں احساس ہوا کہ فائر ایمون نے کیا ہے لیکن کس پر' یہ سمجھ میں نہیں آیا- وہ دونوں اپنی جگہ سے ہلے بھی نہیں-

جیک لیری نے مورین کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی علامات دیکھ لی تھیں- مورین نے جیسے ہی نشست پھلانگی' وہ اپنی رائفل کی سائٹ میں اسے فوکس کرنے لگا اور جیسے ہی وہ راہداری

میں جانے کے لیے اچھلی' اس نے فائر کر دیا-

مورین نے پہلے فیرل کے فائر کی آواز سنی- دوسرے فائر سے پہلے ہی اسے احساس ہو گیا کہ یہ فائر ارغنون گاہ کی طرف سے ہو گا- فیرل کا فائر تو اس کے بائیں جانب گیا لیکن لیری کا فائر اس کے سر سے خطرناک حد تک قریب تھا- اسے لگا کہ گولی اس کے بالوں کو چھوتی ہوئی گزری ہے- اس کے ذرا سا بائیں جانب جو لکڑی کا ستون تھا' اس کے پرخچے اڑ گئے-

اس نے چھلانگ لگائی ہی تھی کہ دو مضبوط ہاتھوں نے کندھوں سے تھام کر اسے اپنے پیچھے کھینچ لیا- وہ آخری قطار کی نشست پر گری- سر اٹھا کر دیکھا تو بیکسٹر کا چہرہ نظر آیا- ''چھوڑ دو مجھے..... چھوڑ دو-'' وہ چلائی-

بیکسٹر پریشان اور متوحش تھا- وہ بار بار دہرا رہا تھا- ''حرکت مت کرو..... خدا کے لیے..... حرکت مت کرو-''

صدر چبوترے کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی- پھر مورین نے میگان کو اس نشست پر جھکتے دیکھا جس میں وہ گری ہوئی تھی- میگان نے پستول کا رخ اس کے چہرے کی طرف کرتے ہوئے بے حد نرم لہجے میں کہا- ''شکریہ-'' پھر اس نے سیفٹی کیچ ہٹا دیا-

بیکسٹر نے خود کو مورین کے اوپر گرا لیا- ''نہیں..... خدا کے لیے..... ایسا نہیں کرو-''

میگان نے چیخ کر اسے گالی دیتے ہوئے کہا- ''تم ہٹ جاؤ..... ہٹو سامنے سے احمق-'' اس نے پستول کی نال سے بیکسٹر کے سر کے پچھلے حصے پر ضرب لگائی پھر پستول کی نال کو مورین کے حلق میں ٹھونس دیا-

کارڈینل اپنی جگہ سے اٹھ کر صدر چبوترے کی طرف آ رہا تھا اور آدھے راستے میں تھا- اس نے یہ دیکھا تو چیخ کر کہا- ''رک جاؤ- ان لوگوں کو چھوڑ دو- دور ہٹ جاؤ ان سے-''

فادر مرفی بہت تیزی سے بڑھا اور اس نے پیچھے سے میگان کا بازو تھام لیا- پھر اس نے میگان کو اٹھایا' چند لمحے فضا میں گھمایا اور پھر فرش پر گرا دیا-

میگان چکنے فرش پر پھسلی- اس نے تیزی سے خود کو سنبھالا اور گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پوزیشن لے لی- اس کے پستول کا رخ اب فادر مرفی کی طرف تھا-

ریلنگ کی طرف سے برائن کی صاف اور واضح آواز ابھری- ''نہیں-''

میگان نے خود کو گھمایا اور اسے گھورنے لگی- اس نے اب بھی پستول تانا ہوا تھا-

برائن فلائن نے چھوٹے گیٹ کو پھلانگا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا- ''تم ارغنون گاہ جاؤ..... اور وہیں رکو-''

میگان بدستور فرش پر جھکی ہوئی تھی- اس کا پستول والا ہاتھ لرز رہا تھا- سب لوگ اس کے گرد جمع تھے- جان ہکے نے اس سے کہا- ''میرے ساتھ آؤ میگان-'' اس نے اس کی کمر تھام کر اسے کھڑا کیا اور پھر اس کا بازو تھام لیا- ''چلو..... شاباش-'' وہ اسے لے کر درمیانی راستے کی طرف چل دیا-

برائن فلائن صدر چبوترے کی نشستوں کی آخری قطار کی طرف بڑھا اور جھک کر بیکسٹر سے کہا- ''بیکسٹر..... بڑا زبردست کام کیا تم نے..... بے حد شریفانہ لیکن اس سے زیادہ احمقانہ-''

ہیرالڈ بیکسٹر اٹھا- پھر اس نے سہارا دے کر مورین کو کھڑا کیا-

برائن فلائن نے مورین کو بہت غور سے دیکھا- ''اتنی آسانی سے جان نہیں چھوٹے گی تمہاری اور تم نے سر ہیرالڈ بکسٹر کو تو تقریباً مروا ہی دیا تھا-''

مورین نے جواب میں کچھ نہیں کہا- اس کے رخسار پر جہاں ٹوٹی ہوئی کھپچی لگی تھی' خراش تھی' جس سے خون بہہ رہا تھا- بیکسٹر نے جیب سے رومال نکال کر اس کے رخسار سے لگا دیا-

برائن فلائن کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا- اس نے بیکسٹر کے ہاتھ کو پرے ہٹا دیا- پھر اس نے پرسکون لہجے میں کہا- ''یہ سمجھنے کی غلطی مت کرنا کہ جیک لیری کا نشانہ کچا ہے- اگر تم دروازے تک پہنچ جاتیں تو اس نے تمہارے دونوں ٹخنے اڑا دیے ہوتے-'' پھر وہ مڑا- ''اور میں یہ بات تقدس مآب اور فادر مرفی سے بھی کہہ رہا ہوں- اگر کوئی معجزہ رونما ہوا اور اس کے تحت آپ میں سے کوئی یہاں سے بچ بھی نکلا تو پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی کو اس کی سزا بھگتنا ہو گی-'' وہ کہتے کہتے رکا جیسے کچھ سوچ رہا ہو پھر بولا- ''ایک صورت یہ بھی ہے کہ میں آپ سب کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دوں- ہاں' یہ ٹھیک ہے-'' اس نے باری باری ان میں سے ہر ایک کو سرد نگاہوں سے گھورا- ''آپ لوگ صدر چبوترے سے ہرگز نہیں اتریں گے- یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں- آپ کو ہمارے بنائے ہوئے ضابطوں پر چلنا ہو گا- اب آپ بیٹھ جائیے-''

برائن فلائن قربان گاہ کے پیچھے والی سیڑھیوں سے اترا اور زمین دوز کوٹھری کے دروازے پر گیا- وہاں اس نے پیڈر فٹز جیرالڈ سے سرگوشی میں پوچھا- ''یہاں کوئی نقل و حرکت؟''

''پہلے تو خاصا شور تھا مگر اب کچھ دیر سے خاموشی ہے-'' پیڈر نے بھی سرگوشی میں کہا پھر پوچھا- ''کوئی زخمی ہو گیا ہے کیا؟ میری بہن تو خیریت سے ہے نا؟''

''سب ٹھیک ہے- کوئی زخمی نہیں ہوا- اور سنو' اوپر کچھ بھی ہو' تم پرواہ مت کرو- بس اپنی ڈیوٹی پوری کرو-''

''اس طرف سے بےفکر رہو- بس میگان کا دھیان رکھنا-''

''وہ تو ہم بھی رکھتے ہیں-''

☆☆☆

مزاحمتی کمانڈو یونٹ کا ای ۷ کا جوان اسقف کے سوئٹ میں گھسا اور اندرونی آفس میں گیا-

''سارجنٹ!'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا-

پیٹرک اور ٹیزک دونوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا-

جوان نے ہیجانی لہجے میں کہا- ''راہداری میں موجود لوگوں نے دو فائروں کی آواز سنی....''

ٹیزک پیٹرک کی طرف مڑا- ''دیکھ لو' ہمیں اندر جانا ہی ہے-'' وہ پیٹرک کے پاس سے گزرتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا- پیٹرک نے اسے کندھے سے پکڑا اور آتشدان سے لگا دیا-

ٹیزک نے خود کو سنبھالا اور چیخ کر جوان سے کہا- ''اس آدمی کو گرفتار کر لو-''

جوان ہچکچایا مگر پھر اس نے اپنا سروس ریوالور نکال لیا-

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی- پیٹرک نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا- مگر ٹیزک نے ریسیور جھپٹ لیا- ''سارجنٹ ٹیزک ہیئر-''

پیٹرک ارغن کی بنچ پر بیٹھ گیا- ''یہ فن کو میل ہو گا-'' وہ بولا-

''وہاں کیا ہو رہا ہے؟ فائرنگ کیسی تھی؟'' ٹیزک نے تیز لہجے میں پوچھا-

گرجا میں برائن فلائن نے سگریٹ سلگایا اور ماؤتھ پیس میں بڑی بے نیازی سے کہا- ''فائرنگ کیسی- صرف دو گولیاں ہی تو چلائی گئیں- تم کیسے سارجنٹ ہو- فائرنگ کا مفہوم بھی

نہیں سمجھتے- اپنی اگلی سالانہ چھٹیاں بلفاسٹ میں گزارو' تب تمہاری سمجھ میں آئے گا- دو گولیاں تو وہاں مائیں اپنے سوتے ہوئے بچوں کو جگانے کے لیے چلا دیتی ہیں ڈفر-''

''کیا....؟''

''کوئی زخمی نہیں ہوا-'' برائن نے کہا- ''حادثاتی طور پر ایک خودکار رائفل چل گئی تھی- مگر سارجنٹ' اب ہماری برداشت جواب دے رہی ہے-''

''سکون سے بیٹھے رہو-'' ٹیزک نے جواب دیا-

''میں جو مطالبات پیش کر رہا ہوں' ان کو پورا کرنے کے لیے تمہارے پاس صرف طلوع آفتاب تک کی مہلت ہے- تم اپنے بڑوں سے رابطہ نہیں کر پاؤ تو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں- ڈیڈ لائن آگے نہیں بڑھے گی-'' یہ کہہ کر اس نے ریسیور پٹخ دیا تھا- سگریٹ کا کش لیتے ہوئے وہ مورین کے بارے میں سوچ رہا تھا- مورین کی بہتری اسی میں تھی کہ وہ مورین کے ہاتھ پاؤں باندھ دے بلکہ اس میں سبھی کی بہتری تھی لیکن اس سے پرانے تعلق کا تقاضا تھا کہ وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دے- وہ جو چاہے قدم اٹھائے.... اس کی مداخلت کے بغیر- آگے جو اس کی قسمت- ویسے بھی طلوع آفتاب سے کچھ دیر پہلے وہ سب ایک دوسرے سے آزاد ہو چکے ہوں گے..... یا یہ کہا جائے کہ کسی نہ کسی طور یکجا ہوں گے.....

☆☆☆

سارجنٹ ٹیزک نے ریسیور رکھا اور پیٹرک کی طرف دیکھا- ''حادثاتی طور پر ایک خودکار رائفل چل گئی تھی- یہ اس نے بتایا ہے- اب یہ نہیں معلوم کہ وہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ- تمہارا کیا خیال ہے؟''

پیٹرک نے گہری سانس لی اور گرجا کی طرف کھلنے والی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا- اس نے پردے ہٹاتے ہوئے کہا- ''ادھر دیکھو ایک نظر-''

سارجنٹ ٹیزک نے روشنی میں نہائے ہوئے گرجا کو دیکھا-

''تم نے کبھی اس گرجا کو اندر سے دیکھا ہے سارجنٹ؟''

''ہاں..... ایک بار عبادت کے لیے گیا تھا- اور چند بار تدفین کے سلسلے میں-''

"تو تمھیں غلام گردشیں اور بالکونیاں یاد ہوں گی اور ارغنون گاہ بھی؟ ایک ایکڑ پر تو اس کی نشستیں ہی پھیلی ہوں گی۔ اندر قوت کا ایک جال بچھا ہوا ہے سارجنٹ۔ یہ ایک بہت بڑی شوٹنگ گیلری ہے اور تمھارے مزاحمتی کمانڈو یونٹ کے جوانوں کی حیثیت نشانے کے لیے نمودار ہونے والی متحرک بطخوں کی سی ہے۔" اس نے کھڑکی کے پردے پھر کھینچ دیے۔ "میں انٹیلی جنس کا آدمی ہوں۔ میرے ذرائع کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کے پاس خودکار ہتھیار اور دور مار رائفلیں ہیں اور ممکن ہے کہ راکٹ بھی ہوں۔ اور تمھارے پاس کیا ہے ٹیزک..... سروس ریوالور! تم اپنی پوسٹ پر واپس جاؤ اور اپنے آدمیوں سے کہو کہ جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔"

ٹیزک سائیڈ بورڈ کی طرف گیا۔ اس نے اپنے لیے برانڈی کا ایک جام بنایا۔ پھر دیر تک سامنے خلا میں کسی غیر مرئی نکتے کو گھورتا رہا۔ بالآخر اس نے پیٹرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ میں کوئی ہیرو نہیں ہوں۔" اس کے ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ ابھری۔ "میں تو اسے آسانی سے مل جانے والا کیک سمجھ رہا تھا۔ میں نے سوچا' تمغا بھی ملے گا اور میئر کے ستائشی کلمات بھی۔ اخبار میں تعریف کے ساتھ تصویر بھی چھپے گی۔ تم سمجھ رہے ہو نا؟"

"ہاں۔ میں نے ایسے جنازے بہت دیکھے ہیں۔ تعریف بھی چھپتی ہے اور تصویر بھی مگر مرنے کے بعد۔" پیٹرک نے کہا۔

کمانڈو یونٹ کے جوان نے اپنا ریوالور ہولسٹر میں رکھا اور کمرے سے نکل گیا۔ سارجنٹ ٹیزک بھی مرے مرے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھا۔

"اور سارجنٹ' اب کوئی مزاحیہ حرکت نہ کرنا۔"

سارجنٹ ٹیزک بیرونی دفتر میں چلا گیا۔ وہاں سے اس نے پکار کر کہا۔ "وہ کسی بڑے رینک کے افسر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تم کسی ایسے افسر کو ڈھونڈ نکالو گے۔"

پیٹرک میز کی طرف بڑھا اور اس نے پولیس پلازا میں اپنے دفتر کا ایک خاص نمبر ڈائل کیا۔ چند لمحوں کی تاخیر کے بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز نے کہا۔ "جیکسن اسپیکنگ۔"

"لوئیسا' میں پیٹرک برک بول رہا ہوں۔"

سارجنٹ لوئیسا جیکسن ادھیڑ عمر کی سیاہ فام عورت تھی۔ اس کے لہجے میں تھکن تھی۔ "تم ہو کہاں سارجنٹ؟"

"سینٹ پیٹرکس کیتھیڈرل کی ریکٹری میں۔" پیٹرک نے کہا۔ "لینگلے سے میری بات کراؤ۔"

"انسپکٹر تو اس وقت ڈپٹی پولیس کمشنر کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں ہے۔ وہ کمانڈ اسٹرکچر بحال کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن جب وہ گرجا کے قریب پہنچے تو ان سے ہمارا ریڈیائی رابطہ منقطع ہو گیا۔ شاید وہاں کمیونی کیشن جام کرنے والی کوئی ڈیوائس لگائی گئی ہے۔ اس وقت ان خاص لائنوں کے سوا شہر بھر کی ٹیلی فون لائنیں اوورلوڈ ہو رہی ہیں۔ ان خصوصی لائنوں کا بھی کچھ اچھا حال نہیں ہے۔ لگتا ہے' ہر چیز پر وبال آیا ہوا ہے۔"

"یہاں بھی معاملات کافی الجھے ہوئے ہیں۔ اچھا میری بات سنو۔ اوپری منزل پر یرغمالیوں کی رہائی کے لیے مذاکرات والوں کا دفتر ہے نا۔ تم ایسا کرو کہ وہاں برٹ شریڈر سے رابطہ کرو۔ یہاں کیس یرغمالیوں کا ہے۔"

"لعنت ہو۔ ویسے ہم بھی یہی سمجھے تھے۔ سیڑھیوں پر وی آئی پی افراد کی حفاظت پر مامور بی ایس ایس والوں کا فون آیا تھا۔ اس افراتفری میں ان کا کچھ جانی نقصان ہوا ہے۔ مگر کون اور کیسے کے بارے میں ان کی باتیں مبہم تھیں۔"

"اچھا تم میری بات دھیان سے سنو۔ ایمرجنسی سروس آفس میں کیپٹن بیلینی کو فون کرو۔ اگر وہ مل جائے تو اس سے کہنا کہ مسلح افراد نے گرجا پر قبضہ کر کے چند افراد کو یرغمال بنا لیا ہے۔ اس سے کہو کہ ضروری آلات' افراد اور اسلحے کا بندوبست کر کے کارڈینل کی اقامت گاہ پہنچ جائے۔ سمجھ گئیں؟"

"ہاں' یہ کہ یہ کام آسان نہیں ہے۔"

"ہاں لوئیسا' یہ بڑا کیس ہے۔ اچھا جیسے ہی وہاں کی صورت حال کے مطابق میرے پاس بتانے کو کچھ ہوا یا قابضین کا پیغام ملا تو میں تمھیں فون کر کے رپورٹ دوں گا۔ اب اس وقت تک کی رپورٹ لکھو۔ تم یہ کمشنر کے آفس پہنچا دینا۔ تیار ہو؟"

"ہاں! بولنا شروع کر دو۔"

"شام تقریباً پانچ بج کر بیس منٹ پر سینٹ پیٹرک کے گرجا پر نامعلوم مسلح افراد قابض ہو گئے۔ ان کی تعداد کے بارے میں فی الحال کچھ اندازہ نہیں۔" پیٹرک نے کہا۔ "میں نے

ریکٹری کو کمانڈ پوسٹ بنا دیا ہے- ٹیلی فون والوں سے رابطہ کر کے کہو کہ ایمر جنسی کے طریقہ کار کے مطابق ریکٹری میں فون کی اضافی لائنیں فراہم کریں-''

''ٹھیک ہے پیٹ- لیکن کیا تمھارے پاس اتنے اختیارات ہیں.....'

پیٹرک نے اپنے کالر کے گرد بہتے ہوئے پسینے کو ہاتھ سے صاف کیا اور اوپری بٹن کھول دیا- ''ایسے سوال نہ کرو لوئیسا- اس وقت تو ہمیں کسی نہ کسی طرح معاملات کو آگے بڑھانا ہے- ٹھیک ہے؟''

''ٹھیک ہے پیٹ-''

''ان لوگوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو اور پرسکون رہو-''

''میں پرسکون ہوں لیکن تمھیں نہیں معلوم کہ یہاں کیا حال ہے- ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے ملک میں بغاوت ہو گئی ہے- البانی اور واشنگٹن نے پی سی کے آفس فون کیا تھا- انھیں نہ تو سٹی ہال سے کچھ معلوم ہو سکا نہ گریسی مینشن سے- پی سی آفس والوں نے گھبرا کر ہمیں فون کیا اور پوچھا کہ معاملے کی نوعیت کیا ہے- بغاوت ہوئی ہے یا نسلی فسادات کا معاملہ ہے- تم کیا کہتے ہو اس سلسلے میں؟''

''البانی اور واشنگٹن والوں کو یقین دلا دو کہ نیویارک میں باغیوں کا وجود ہی نہیں ہے- جہاں تک میری سمجھ میں آیا ہے فینیان نے اپنی گرجا پر قبضے کی کارروائی کو راز رکھنے کے لیے ایک خلفشار پیدا کیا جو توقع سے زیادہ بڑھ گیا- اچھا..... یہ بتاؤ' ہمارے آفس سے کسی نے رابطہ کیا؟''

''نہیں- تم پہلے ہو' جس نے رابطہ کیا ہے-''

''ایک بات اور- جان کے کی ریکارڈ فائل جلد از جلد یہاں بھجوا دو اور ریکارڈ چیک کرو کہ شمالی آئرلینڈ کے برائن فلائن کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں-'' یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا-

پھر وہ اٹھ کر بیرونی دفتر میں گیا- ''جناب اسقف؟''

اسقف ڈاؤنز فون میں مصروف تھا- پیٹرک کو دیکھ کر اس نے ریسیور رکھ دیا- ''کہیں فون نہیں مل رہا ہے- کتنے فون کرنے تھے مجھے- یہ سب ہو کیا رہا ہے؟ کچھ پتا تو چلے-''

پیٹرک نے دیکھا- اسقف کا چہرہ دھواں ہو رہا تھا- وہ کافی ٹیبل کی طرف بڑھا اور وائن کی بوتل اور گلاس اٹھا لیا- ''آپ ایک جام پئیں- فون ابھی کچھ دیر میں بحال ہو جائے گا- بات صرف اتنی سی ہے کہ لاکھوں افراد بیک وقت فون کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' اس لیے لائنیں جام ہو گئی ہیں اور ہاں' ہم اس ریکٹری کو کمانڈ پوسٹ کے طور پر استعمال کریں گے-''

اسقف نے وائن کو نظرانداز کر دیا- ''کمانڈ پوسٹ؟''

''جی ہاں- آپ ریکٹری سے گرجا کے اسٹاف کو ہٹا دیجیے- بس ایک سوئچ بورڈ آپریٹر کو رہنے دیجیے- پولیس کا آپریٹر آنے تک ہم اس سے کام چلائیں گے-'' پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا اور چند لمحے سوچتا رہا پھر بولا- ''اس راہداری تک کیسے پہنچا جائے جو مقدس اشیاء کے حجرے کی طرف جاتی ہے؟''

اسقف نے اسے راستہ سمجھایا- لیکن دھیان مرتکز نہ ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح سے سمجھا نہیں پا رہا تھا-

دروازہ کھلا اور ٹاپ کوٹ پہنے ایک دراز قد اندر گھس آیا- اس نے اپنا بیج دکھاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا- ''میں لیفٹیننٹ بینگ ہوں- بیورو آف اسپیشل سروسز سے میرا تعلق ہے-'' اس نے پہلے اسقف کو اور پھر پیٹرک کو دیکھا-

''تم کون ہو؟''

'کیپٹن برک فرام انٹیلی جنس-''

بینگ سیدھا کافی ٹیبل کی طرف گیا اور گلاس میں وائن انڈیلی- ''خدا کی پناہ..... معاف کیجیے گا فادر مگر میرا بہت برا حال ہے- دراصل سیڑھیوں پر جتنے بھی وی آئی پی موجود تھے' وہ سب ہماری ذمے داری تھے-''

پیٹرک اسے پیتے دیکھتا رہا پھر بولا- ''خوب ذمے داری نبھائی تم نے- تمھیں پتا ہے کہ تم اپنے تین وی آئی پی افراد سے محروم ہو چکے ہو- کارڈینل' سر ہیرالڈ بیکسٹر اور مورین میلون-''

بینگ بری طرح گڑبڑا گیا- ''کہاں ہیں وہ؟ گرجا میں؟''

''ہاں' گرجا میں-''

''اوہ کرائسٹ..... سوری..... شٹ- اُفوہ..... وہ تو میری ذمے داری تھے-''

''سو وی آئی پی افراد سے صرف تین- پرسنٹیج بری نہیں-''

''مذاق مت کرو- یہ تو بہت خراب صورتِ حال ہے-''

''جہاں تک مجھے علم ہے' فی الحال وہ عافیت سے ہیں-'' پیٹرک نے کہا- ''اور ان کے ساتھ

ایک پادری بھی ہے- فادر مرفی- وہ بے چارہ وی آئی پی نہیں ہے- اس لیے اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں-''

''لعنت ہو- ارے میں تین وی آئی پی کھو بیٹھا-'' ینگ بلبلا رہا تھا- اُس نے گلاس میں دوبارہ وائن انڈیلی- ''انھیں یہ کام سیکرٹ سروس والوں کو سونپنا چاہیے تھا- جب پوپ آئے تھے تو صدر صاحب نے ہماری مدد کے لیے سیکرٹ سروس والوں کو بھیجا تھا-'' اس نے ان دونوں کو دیکھا اور اپنی بات جاری رکھی- ''زیادہ تر بی ایس ایس والے تماشاہیوں کے اسٹینڈز کی طرف تھے- سب کام کے لوگ بائرڈ کے پاس تھے- مجھے تو بس مٹھی بھر نااہل اور اناڑی تھما دیے گئے تھے-''

''ٹھیک کہہ رہے ہو- اب یہاں اسقف کا ساتھ دینے کے لیے کچھ اہل افراد طلب کرلو- یہ بھی وی آئی پی ہیں- پیٹرک نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا- ''میں ذرا ان ہاتھ دکھانے والوں سے بات کرلوں- آخر وہ بھی تو وی آئی پی ہیں-''

ینگ نے اسے دیکھا اور تند لہجے میں بولا- ''تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ ایسی کوئی بات ہونے والی ہے؟''

''تم نے پوچھا ہی نہیں-'' پیٹرک نے کہا اور وہاں سے نکل آیا- سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ لفٹ میں بیٹھا جو اسے بیسمنٹ میں لے آئی- وہاں اسے ایک بے حد پریشان حال آدمی نظر آیا- وہ مقدس اشیاء کے حجرے کا ذمے دار تھا- ''حجرہ کہاں ہے؟'' پیٹرک نے اس سے پوچھا-

اس نے راہداری کی طرف اشارہ کیا-

راہداری میں پیٹرک کو مزاحمتی کمانڈو یونٹ کے چھ جوان نظر آئے جو ہاتھوں میں ریوالور لیے دیوار کے ساتھ چپکے کھڑے تھے- اس نے انھیں اپنا بیج دکھایا اور وہاں سے ہٹنے کا اشارہ کیا- پھر اس نے اپنا ریوالور ہولسٹر سے نکال کر ٹاپ کوٹ کی جیب میں رکھا اور راہداری کے اختتام پر مختصر سے زینے کی طرف چل دیا- کارنر سے اس نے جھانک کر قبہ نما حجرے کو دیکھا-

عقب میں کھڑے کمانڈو جوان نے سرگوشی میں کہا- ''سیڑھیوں کے اوپر جو آدمی کھڑا ہے اس کے پاس تھامپسن مشین گن ہے-''

پیٹرک بہت محتاط انداز میں محرابی راستے میں داخل ہوا- وہاں دیوار کے ساتھ میز پوش سے آراستہ میزوں کی قطار تھی اور اس کے بعد ایک اور محرابی راستہ تھا- وہاں سے جھانکنے پر اسے پتھروں

اور اینٹوں سے تعمیر کیا گیا ہشت پہلو کمرا نظر آیا-

وہ بہت آہستہ آہستہ گیٹ کی طرف بڑھا- اس کی کوشش تھی کہ زینے کے درمیانی خلا سے اسے نہ دیکھا جا سکے- وہ جانتا تھا کہ اسے فن میک کومیل سے بات کرنی ہے- اس سے پہلے وہ اسے سمجھنا چاہتا تھا- اس نے زینے کی سائیڈ والی ماربل کی دیوار سے ٹیک لگائی- خاموشی ایسی تھی کہ اپنا دل اسے اپنے کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا- اس نے کئی بار کوشش کی لیکن وہ آواز نکال ہی نہیں سکا- جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور کا دستہ تھامتے ہوئے اس نے گھڑی میں وقت دیکھا اور فیصلہ کیا کہ ایک منٹ بعد وہ فن میک کومیل کو پکارے گا-

☆☆☆

مورین نشست پر بیٹھی تھی- اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپایا ہوا تھا- فادر مرفی اور کارڈینل اس کے پہلوؤں میں بیٹھے تھے- وہ اُسے تسلی دے رہے تھے-

بیکسٹر نے پانی نکال کر اسے دیا- ''یہ لو-''

مورین نے نفی میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی- ''آپ سب مجھے تنہا چھوڑ دیں- آپ جانتے کیا ہیں اس بارے میں- کچھ بھی نہیں لیکن جان لیں گے-''

کارڈینل نے ان دونوں کو اشارہ کیا- وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے مسند کے پاس آ کھڑے ہوئے- کارڈینل نے آہستہ سے کہا- ''وہ خود ہی اپنے آپ کو پرسکون کر سکتی ہے- اسے اس کا موقع ملنا چاہیے- وہ ضرورت محسوس کرے گی تو خود ہی ہمارے پاس آئے گی- اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے-'' اس نے سر اٹھا کر صدر چبوترے سے ابھرے ہوئے قربان گاہ کے پتھر کو دیکھا-

''خدا نے یہاں ہم سب کو اپنے گھر میں یک جا کیا ہے اور ہم سب اس کی امان میں ہیں..... ہم بھی اور وہ بھی- ہوگا وہی جو خدا کی مرضی ہے- ہماری مرضی نہیں چلے گی- ہمیں ان لوگوں کو نہیں چھیڑنا چاہیے- ان کو خدا کے گھر کو نقصان پہنچانے کا جواز فراہم کرنا اچھا نہیں ہے-''

''لیکن تقدس مآب، موقع ملنے پر ہمیں یہاں سے فرار ہونے کی کوشش ضرور کرنی چاہیے-'' بیکسٹر نے کہا-

کارڈینل نے اسے قدرے غصے سے دیکھا- ''ہمارے معیار جدا ہیں- اس کے باوجود مسٹر بیکسٹر، میں اصرار کروں گا کہ میرے چرچ میں میری ہدایات پر عمل کیا جائے-''

''میرا خیال ہے، اس وقت اس چرچ کو آپ کا نہیں سمجھا جا سکتا-'' بیکسٹر بولا- پھر وہ فادر مرفی کی طرف مڑا- ''آپ کیا کہتے ہیں فادر؟''

فادر مرفی نے چند لمحے کے پس و پیش کے بعد کہا- ''بحث کرنا بے سود ہے- میرا خیال ہے، تقدس مآب ٹھیک کہہ رہے ہیں-''

''دیکھیے..... میں دھکیلے جانا پسند نہیں کرتا-'' بیکسٹر نے کہا- ''ہمیں مزاحمت کرنا ہوگی- خواہ وہ محض نفسیاتی ہی کیوں نہ ہو- اگر ہمیں اپنا وقار اور اپنی نظروں میں اپنی عزت قائم رکھنی ہے تو ہمیں کم از کم فرار کا منصوبہ ضرور بنانا ہوگا ورنہ تو ہم اپنی ہوش مندی بھی قائم نہیں رکھ سکیں گے- یہ معاملہ کئی دن..... کئی ہفتے بھی چل سکتا ہے اور اگر مجھے یہاں سے زندہ نکلنا ہے تو میں کچلی ہوئی حالت میں نہیں نکلنا چاہوں گا-''

کارڈینل نے کہا- ''مسٹر بیکسٹر! ابھی تک ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کوئی نامعقولیت نہیں کی ہے لیکن جو کچھ تم چاہتے ہو اس کے نتیجے میں وہ درشت ý .....''

''نامعقولیت کیا اور معقولیت کیا-'' بیکسٹر کا لہجہ تند تھا- ''بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیں اس طرح قید کرنے کا کوئی حق نہیں ہے-''

''یہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں آخری بات کہوں- جوان مردوں کی بدتمیزی اور اتراہٹ کا سبب ہمیشہ جوان عورتوں کی قربت کا نتیجہ ý .....''

''میں یہ سب نہیں سننا چاہتا-''

کارڈینل مسکرایا- ''مجھے افسوس ہے کہ میری باتوں سے تم مشتعل ہو رہے ہو- بہرحال ایک لمحے کو بھی یہ سوچنا کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ مجھے یا فادر مرفی کو قتل کرتے ہوئے ہچکچائیں گے اور میرے نزدیک اس بات کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہے- اہم یہ ہے کہ ہم انھیں اس حد تک نہ لے جائیں کہ یہ اشتعال میں قتل جیسا ناقابل معافی جرم کر بیٹھیں اور اس چرچ کا نگراں ہونے کے ناتے میرے لیے یہ بھی اہم ہے کہ امریکا کے اس سب سے بڑے گرجا کو کوئی نقصان نہ پہنچے- تم اسے ویسٹ منسٹر ایبے کی جگہ رکھ کر سوچو-''

بیکسٹر کا چہرہ سرخ ہو گیا- اس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا- ''مزاحمت کرنا مجھ پر واجب ہے اور میں مزاحمت کروں گا-''

کارڈینل نے نفی میں سر ہلایا- ''ہمیں یہاں جنگ چھیڑنے کا کوئی حق نہیں-'' وہ بیکسٹر کے قریب ہو گیا- ''تم یہ معاملہ خدا کے سپرد نہیں کر سکتے؟ اور اگر خدا پر بھروسا نہیں ہے تو باہر جو بااختیار لوگ ہیں، ان پر چھوڑ دو-''

بیکسٹر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا- ''میں نے اپنی پوزیشن آپ پر واضح کر دی ہے-''

کارڈینل کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا پھر بولا- ''شاید مجھے گرجا کی فکر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہے اور یہ میرے ایمان کا حصہ ہے- یہ میری ذمے داری ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ ہم غیر ضروری طور پر انسانی جانوں کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے-''

''جی ہاں-''

''ہمیں اپنی جانوں کی بھی فکر کرنی ہے اور کارڈینل چاروں طرف نظر گھمائی''

ان کی جانوں کی بھی'' میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا-''

''سبھی خدا کے بندے ہیں مسٹر بیکسٹر-''

''ان کی حرکتیں تو ایسی نہیں ý .....''

''اس بات کو چھوڑو- یہ فیصلہ خدا کے ہاتھوں میں ہے-''

خاصی دیر خاموشی رہی- پھر اسے مورین کی آواز نے توڑا- وہ صدر چبوترہ عبور کر کے ان کی طرف آ رہی تھی- ''میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کارڈینل کہ ان میں سے ہر شخص جہنم رسید ہوگا- میں یہ بات جانتی ہوں- آپ کو ان میں سے کچھ مرد اور کچھ عورتیں بہت معقول لگیں گی- میٹھی میٹھی باتیں، حس مزاح، ممکن ہے بعد میں یہ آپ کو نظمیں بھی سنائیں اور مناجاتیں بھی لیکن یقین کریں، یہ ہم سب کو ختم بھی کر سکتے ہیں اور چرچ کو تباہ بھی کر سکتے ہیں-''

وہ تینوں خاموشی سے اسے دیکھتے رہے-

مورین نے کارڈینل اور فادر کی طرف اشارہ کیا- ''آپ شیطان کو حقیقی معنوں میں نہیں

جانتے۔ ایسے جانتے ہیں جیسے بدبو' جیسے کراہت کا احساس مگر میں آپ کو بتا دوں کہ شاید اس وقت وہ اس گرجا میں بہ نفس نفیس موجود ہے۔" اس نے ہاتھ گھما کر برائن فلائن کی طرف اشارہ کیا جو اس وقت صدر چبوترے کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

برائن فلائن نے ان لوگوں کو دیکھا اور مسکرایا۔ "کسی نے میرا نام لیا آ ....."

☆☆☆

پیٹرک زینے سے اور قریب ہو گیا اس نے گہری سانس لی اور پھر پکار کر کہا۔ "میرا تعلق پولیس سے ہے۔ میں مسٹر فن میک کومیل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" اپنی آواز اسے ماربل کے زینے سے ٹکرا کر واپس آتی محسوس ہوئی۔

کسی نے بھاری آواز اور آئرش لہجے میں جواب دیا۔ "گیٹ پر کھڑے ہو جاؤ..... دونوں ہاتھوں سے سلاخیں تھام کر۔ اور چالاکی دکھانے کا سوچنا بھی مت۔ میرے پاس مشین گن ہے۔"

پیٹرک سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ وہاں اسے ایک نوجوان..... بلکہ وہ لڑکا ہی تھا' زمین دوز کوٹھری کے دروازے پر جھکا نظر آیا۔ پیٹرک آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پھر اس نے پیتل کے گیٹ کی سلاخوں پر دونوں ہاتھ رکھ دیے۔

"ساکت کھڑے رہو۔" پیڈر فٹز جیرالڈ نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے پلٹ کر کہا۔ "فن کو بھیجو۔ یہاں ایک آدمی آیا ہے' جو اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔"

پیٹرک ایک لمحہ اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے گردوپیش کا جائزہ لیا۔ سیڑھیاں دائیں اور بائیں دونوں جانب سے زمین دوز کوٹھری کی لینڈنگ کی طرف جاتی تھیں۔ زمین دوز کوٹھری کے دروازے کے اوپر قربان گاہ کا عقبی حصہ تھا۔ وہاں سنہرے رنگ کی ایک بہت بڑی صلیب تھی جو گرجا کی چھت کو چھوتی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ بات سمجھ میں آ رہی تھی کہ کوئی بھی شخص ان سیڑھیوں پر چڑھنے کی کوشش کرے تو اس کا جسم چھلنی بن جائے گا۔

بائیں جانب والی سیڑھیوں پر اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ پھر ایک دراز قد سایہ نمودار ہوا۔ زمین دوز کوٹھری کے شیشوں کے دروازں سے آنے والی زرد روشنی میں وہ ہیولا ہی لگ رہا تھا۔ وہ مشین گن بردار لڑکے کے پاس سے گزرا اور ماربل کی نیم روشن سیڑھیوں پر آیا۔ پیٹرک اس کا چہرہ تو ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا لیکن اس نے یہ دیکھ لیا کہ وہ شخص سفید رنگ کی بغیر کالر کی قمیض پہنے ہوئے

ہے اور اس کی پینٹ سیاہ ہے۔ پیٹرک نے سمجھ لیا کہ گرجا پر قبضہ کرتے وقت وہ پادری کے گٹ اپ میں ہوگا۔

"فن میک کومیل۔" پیٹرک نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ خود آئرش تھا اور بے دینوں کی تاریخ سے واقف تھا۔ اسے یہ نام پکارنا مضحکہ خیز لگا جیسے وہ دنیا کے کسی حقیقی آدمی کو رابن ہڈ کے افسانوی نام سے پکار رہا ہو۔

"ہاں' میں ہی ہوں۔ فینیان آرمی کا چیف۔"

پیٹرک مسکرانے والا تھا کہ دراز قد آدمی کی آنکھوں میں موجود تاثر دیکھ کر اس نے خود کو روک لیا۔

برائن فلائن گیٹ کے قریب آ کر رکا اور اس نے پیٹرک کو بہت غور سے دیکھا۔ "یہ بتاؤ کہ مجھے کس سے بات کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔"

"چیف انسپکٹر پیٹرک برک' نیویارک پولیس' کمشنر آفس۔" پیٹرک نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے نظریں جھکا کر اس کے داہنے ہاتھ کو دیکھا۔ اس کی انگلی میں اسے کانسی کی وہ بڑی انگوٹھی نظر آئی۔

برائن نے کہا۔ "میں تمھیں جانتا ہوں کیپٹن۔ میرا اپنا ایک انٹیلی جنس سیکشن ہے۔ کہو کچھ لطف آیا۔" وہ مسکرایا۔ "تم نے سوچا ہوگا کہ اگر میں فینیان کا چیف ہو سکتا ہوں تو تم بھی چیف انسپکٹر ہو سکتے ہو۔ بات معقول ہے۔"

پیٹرک کو پچھتاوا ہونے لگا۔ یرغمالیوں کی رہائی کے لیے مذاکرات کا پہلا اصول یہ تھا کہ وہ جھوٹ کبھی نہ بولو جو پکڑا جائے۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ "میں نے یہ صرف اس لیے کہا تاکہ معاملات میں تیزی آئے۔"

"یہ وجہ میرے نزدیک لائق ستائش ہے۔"

ان دونوں کے درمیان محض چند انچ کا فاصلہ تھا۔ لیکن گیٹ نے جیسے سرحد کا تعین کر دیا تھا۔ پیٹرک کو اب الجھن ہو رہی تھی لیکن وہ دونوں ہاتھ سلاخوں پر رکھے کھڑا رہا۔ "یرغمالی تو خیریت سے ہیں نا؟" اس نے پوچھا۔

"محض وقتی طور پر۔"

"میری ان سے بات کراؤ۔"

برائن نے انکار میں سر ہلایا۔

"دو فائر ہوئے تھے اندر۔ کم کون ہوا ہے؟"

"کوئی کم نہیں ہوا۔ ہم اپنے اثاثے اتنی آسانی سے ضائع نہیں کرتے۔"

"تم چاہتے کیا ہو؟" پیٹرک نے پوچھا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ جو وہ چاہتا ہے' اسے کبھی نہیں ملے گا۔"

برائن نے جواب دینے کی بجائے پوچھا۔ "کیا مسلح ہو؟"

"ہاں۔ لیکن اس مشین گن سے مقابلہ کرنے کی حماقت ہرگز نہیں کروں گا۔"

"کچھ لوگ ہوتے ہی احمق ہیں۔ وہ راکٹ سے بھی مقابلہ کرنے سے نہیں چوکتے..... سارجنٹ ٹیزک جیسے۔"

"اس کو ہٹا دیا گیا ہے۔" پیٹرک نے کہا۔ مگر اسے حیرت تھی کہ برائن کو ٹیزک کے پاگل پن کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا۔ شاید ایسا ہے کہ ذہین لوگ دوسروں کی آوازوں اور لہجوں سے بھی انھیں سمجھ لیتے ہیں۔

برائن نے پیٹرک کے کندھے کے اوپر سے راہداری کی طرف دیکھا۔

"میں نے انھیں پیچھے ہٹا دیا ہے۔" اس نے کہا۔

برائن نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔

"اگر تم مجھے اپنے مطالبات کے بارے میں بتا دو تو میں ان کے بارے میں اوپر والوں کو مطلع کر دوں گا۔" پیٹرک جانتا تھا کہ وہ اپنی حد سے تجاوز کر رہا ہے لیکن وہ مجبور تھا۔ برٹ شریڈر کے آنے تک وہ کچھ تو راستہ ہموار کرے۔

برائن انگلیوں سے گیٹ کی سلاخوں کو تھپتھپانے لگا۔ اس کی انگوٹھی سلاخ سے ٹکرا کر عجیب سی آواز پیدا کر رہی تھی جو نروس کر دینے والی تھی۔ "تم براہ راست کسی بڑے افسر سے میری بات کیوں نہیں کراتے؟"

پیٹرک کو اس کے لہجے میں تمسخر سا محسوس ہوا۔ "کوئی رابطے میں ہے ہی نہیں۔ اگر تم مواصلات جام کر دینے والی ڈیوائس کو ......

برائن نے قہقہہ لگایا۔ "سنو..... کوئی مارا بھی گیا ہے؟"

پیٹرک کے ہاتھ اب پسینے سے بھیگ گئے تھے۔ "ممکن ہے بلوے میں کچھ لوگ مرے ہوں۔ اس کے علاوہ پولیس کمشنر ڈوائر دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ایک بات کہوں۔ ابھی تم ہتھیار ڈال دو تو تم پر کوئی فرد جرم عائد نہیں کی جائے گی اور اپنا نکتہ نظر تو تم پیش کر ہی چکے ہو۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو۔ ابھی تو میں نے اپنے موقف کا اظہار بھی شروع نہیں کیا ہے۔ اچھا سنو' گھوڑے پر جو لوگ تھے' کیا وہ زخمی ہوئے؟"

"نہیں۔ پولیس والی کو تمھارے آدمیوں نے مینار سے دیکھا تھا اور اس کے ساتھ جو مرد تھا' وہ میں ہوں۔"

برائن ہنس دیا۔ "واہ..... بہت خوب۔" ایک لمحے کو وہ سوچتا رہا پھر بولا۔ "اوہ..... اس سے فرق تو پڑتا ہے۔"

"کیوں؟"

"اس بات کا امکان ختم ہو گیا کہ تم میرے ایک شناسا انگریز کے لیے کام کر رہے ہو۔" برائن پھر سوچنے لگا۔ "ٹرانسمیٹر ہے تمھارے پاس؟ اور کاریڈور میں یہاں کی آوازیں سننے کے لیے آلات نصب کیے گئے ہیں؟"

"میرے پاس کوئی ٹرانسمیٹر نہیں ہے اور کاریڈور کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

برائن فلائن نے پنسل کی شکل کا ایک مائیکرو فون ڈیٹیکٹر جیب سے نکالا اور اسے پیٹرک کے جسم پر پھیرا۔ "میرا خیال ہے کہ میں تم پر اعتبار کر سکتا ہوں۔ اس کے باوجود کہ تم ایک انٹیلی جنس آفیسر ہو اور مجھ جیسے آئرش محب وطن کا شکار کرنے کے لیے تمھیں خصوصی تربیت دی گئی ہے۔"

"وہ میرا کام ہے۔"

"ہاں' ہے تو۔" برائن اب اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ "تم یونیورسل بلڈ ہاؤنڈ ہو۔ چالاک' ہر وقت سونگھنے والے' ہر وقت جاننے کی کوشش میں لگے رہنے والے۔ میں نے لندن' بلفاسٹ اور ڈبلن میں تم جیسے بہت سے دیکھے ہیں۔" وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے جیب سے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکال کر پیٹرک کی طرف بڑھایا۔ "یہ ان ۱۳۷ مردوں اور عورتوں کے ناموں کی فہرست

ہے جو شمالی آئرلینڈ اور انگلینڈ میں برطانوی عقوبتی کیمپوں میں سڑ رہے ہیں- میں چاہتا ہوں کہ یہاں اگلا سورج طلوع ہونے سے پہلے انھیں آزاد کر دیا جائے- یہ ڈیڈ لائن ہے نیویارک کے وقت کے مطابق صبح چھ بج کر تین منٹ کی- میں چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت انھیں امان دے اور انھیں ڈبلن بھیج دیا جائے اور اگر وہ چاہیں تو انھیں جنوبی آئرلینڈ میں سیاسی پناہ دی جائے- یہ کام انٹرنیشنل ریڈ کراس اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی زیرِ نگرانی کرایا جائے- جیسے یہ دونوں ادارے مجھے اطلاع دیں گے کہ یہ کام ہو گیا، ویسے ہی میں تمھارا گرجا تمھارے حوالے کر دوں گا اور یرغمالیوں کو بھی آزادی مل جائے گی لیکن طلوعِ آفتاب کے وقت تک یہ نہ ہوا تو میں سر ہیرالڈ بیکسٹر کو بیل ٹاور سے نیچے پھینک دوں گا- اس کے بعد بالترتیب کارڈینل، فادر مرفی اور مورین میلون لڑھکائے جائیں گے- اس کے بعد میں گرجا کو آگ لگا دوں گا- تمھیں میری بات پر یقین ہے کیپٹن برک؟''

''بالکل-''

''گڈ اور میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے فینیان اسکواڈ کے ہر رکن کا کم از کم ایک رشتے دار انگریزوں کی قید میں ہے اور یہ بھی جان لو کہ ہمارے نزدیک کسی چیز کی کوئی اہمیت نہیں ہے- نہ چرچ کی نہ پادریوں کی اور نہ انسانی جانوں کی- جنھیں اپنی جان کی پروا نہ ہو وہ کسی اور چیز کی کیا پروا کریں گے-''

''مجھے یقین ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو، وقت آنے پر کرو گے بھی-'' پیٹرک نے کہا-

''گڈ! اور تم اس پیغام کو ہی نہیں، میری اور اپنی اس گفتگو کی روح کو بھی حکام بالا کو منتقل کرو گے- میری بات سمجھ رہے ہو نا؟''

''ہاں-''

''مجھے یقین ہے کہ تم واقعی سمجھ رہے ہو اور ہمارا مقصد اپنے پیاروں سے ملنے اور ان کے ساتھ زندگی گزارنا ہے- اس لیے ہم ان کی قید کے بدلے میں اپنی قید گاہ کا سودا نہیں کریں گے- ہم اپنے ذرائع سے کینیڈی ایئر پورٹ جائیں گے اور وہاں سے الگ الگ منزلوں کے لیے پرواز کریں گے- ہمارے پاس پاسپورٹ بھی ہیں اور رقم بھی- ہمیں تمھاری حکومت سے کچھ نہیں چاہیے، سوائے اس کے کہ ہمیں یہاں سے نکل جانے دیا جائے-''

''ٹھیک ہے-''

برائن فلائن آگے کی طرف جھکا- اس کا چہرہ پیٹرک کے چہرے کے بہت قریب تھا- ''میں جانتا ہوں کہ اس وقت تمھارے دماغ میں کیا چل رہا ہے- تم سوچ رہے ہو..... کیا باتوں سے انھیں قائل کر سکیں گے..... یا انھیں ختم کرنا ہو گا- میں جانتا ہوں کہ تمھاری حکومت اور نیویارک پولیس نے کبھی گن پوائنٹ پر مطالبہ منوانے کی ہر کوشش کو آج تک ناکام بنایا ہے لیکن میں بتا دوں کہ آج طلوعِ آفتاب سے قبل سب کچھ تبدیل ہو جائے گا- تم جانتے ہو کہ تمام پتے ہمارے پاس ہیں..... غلام، بیگم، بادشاہ، اکا اور گرجا-''

''میں یہ سب کچھ نہیں سوچ رہا تھا- میں تو برطانوی حکومت کے .....

''یہ میرا دردِ سر نہیں، امریکی حکومت کا ہے-''

''ہاں..... یہ تو ہے-''

''اور اب تم مجھ سے رابطہ صرف فون کے ذریعے کرو گے- میں یہاں کسی کو آنے کی اجازت نہیں دوں گا-''

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی-

''اور ہاں، تمھارے ہاں کاؤبوائز کی کمی نہیں..... جیسے سارجنٹ ٹیزک- تم جلد از جلد اپنا کمانڈ اسٹرکچر بحال کرو- کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی کاؤبوائے اپنے طور پر کوئی تباہ کن قدم اٹھا بیٹھے- میں غیر ضروری طور پر خونریزی نہیں چاہتا-''

''ایسا نہیں ہو گا- بے فکر رہو-'' پیٹرک نے بے حد یقین سے کہا-

''ٹھیک ہے کیپٹن، آس پاس ہی رہنا- مجھے تمھاری ضرورت پڑے گی-'' یہ کہہ کر برائن پلٹا اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا نظروں سے اوجھل ہو گیا-

پیٹرک نے سر اٹھا کر مشین گن والے لڑکے کو دیکھا جو بدستور جھکا بیٹھا تھا- اس نے مشین گن کو جھٹک کر گویا اسے وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا- پیٹرک نے سلاخوں سے ہاتھ ہٹائے اور سیڑھیاں اترنے لگا- گن کی رینج سے باہر آ کر اس نے اپنے پسینے میں تر ہاتھ اپنے ٹاپ کوٹ سے پونچھے اور ایک سگریٹ سلگا کر کش لیتا ہوا راہداری میں چل دیا-

اس کے لیے یہ بات خوش کن تھی کہ اب اسے کبھی افسانوی فن میک کومیل اور حقیقی برائن

فلائن سے بات نہیں کرنی ہوگی اور سچی بات یہ کہ اسے ابھی سے برٹ شریڈر پر ترس آ رہا تھا جسے برائن فلائن سے مذاکرات کرنا تھے۔

☆☆☆

''کیپٹن برٹ شریڈر گرینڈ آرمی پلازا میں فوارے کے پاس کھڑا سگار کے کش لے رہا تھا۔ اس کے کندھوں پر ہلکی سی برف جمی تھی جس کی نمی اس کے کوٹ کے اندر اتر رہی تھی۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ اب لوگوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آج اسے اپنی بیٹی کے ساتھ جس فیملی پارٹی میں شرکت کرنی تھی وہ تقریباً ناممکن ہی ہوگئی ہے۔

وہ جس یونٹ کے ساتھ مارچ کرتا رہا تھا وہ اس کی ماں کی آبائی کاؤنٹی ٹائرون کا یونٹ تھا۔ اب سب لوگ منتشر ہو چکے تھے اور وہ اکیلا کھڑا تھا۔ وہ انتظار کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اسے طلب کیا جائے گا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ پھر ففتھ ایونیو پارک کی گئی ایک پیٹرول کار کی طرف بڑھا۔ اس نے کھڑکی میں سے اندر دیکھا۔ ''کوئی اطلاع؟'' اس نے پوچھا۔

گشتی پولیس کے سپاہی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''نہیں سر' ریڈیو اب بھی بیکار ہے۔''

پریڈ جتنے بے وقار انداز میں ختم ہوئی تھی' اس پر برٹ کو شدید غصہ آ رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس غصے کا مستحق کون ہے۔

گشتی پولیس کے سپاہی نے کہا۔ ''اب مجمع چھٹ گیا ہے۔ کہیں تو میں آپ کو گاڑی میں کہیں چھوڑ دوں۔''

برٹ شریڈر نے چند لمحے سوچنے کے بعد انکار میں سر ہلا دیا۔ ''نہیں..... اس نے اپنی بیلٹ سے منسلک پیجر کو تھپتھپایا۔ ''اگرچہ پیغام تو مجھے اس پر کہیں بھی مل سکتا ہے لیکن مجھے یہیں رہنا ہے۔ ممکن ہے' میری ضرورت پڑ جائے۔''

اسی وقت پیجر پر اشارہ موصول ہوا۔ برٹ کا دل معمول سے زیادہ تیز دھڑکنے لگا۔ اس نے اپنا سگار پھینکا اور ڈیوائس کو بند کر دیا۔

گشتی کار کے ڈرائیور نے پکارا۔ ''کسی نے کسی کو پکڑ لیا ہے کیپٹن! آپ کا کام شروع۔''

برٹ شریڈر نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ ''ہاں..... میرا کام شروع ہو چکا ہے۔''

''آپ کو لفٹ چاہیے؟''

''ارے..... نہیں..... وہ دراصل مجھے کال کرنا ہے۔'' وہ اپنے زور زور سے دھڑکتے دل کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا حلق خشک ہوگیا تھا۔ وہ پلٹا اور اس نے اسکوائر کے آخر میں پلازا ہوٹل کی جگمگاتی ہوئی عمارت کو دیکھا۔ پھر وہ اس طرف دوڑ پڑا۔

دوڑتے ہوئے اس کا تصور اپنا کام کر رہا تھا۔ اسے مختلف امکانات صوری شکل میں نظر آ رہے تھے۔ یرغمالی..... وہ سوچ رہا تھا۔ کن لوگوں کو یرغمال بنایا گیا ہوگا..... گورنر کو؟ میئر کو؟ کسی کانگریس مین کو؟ سفارت خانے کے لوگوں کو؟ پھر اس نے اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا۔ جب بھی اسے طلب کیا جاتا تھا' کسی مختلف ہی صورت حال سے واسطہ پڑتا تھا۔ بس اتنا وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ عنقریب وہ کسی کی زندگی بچانے کے لیے سودے بازی کر رہا ہوگا اور ہو سکتا ہے وہ کئی افراد ہوں اور اس سودے بازی کے دوران شہر کے ہر سیاست دان اور پولیس کے ہر قابلِ ذکر افسر کی توجہ اس کی کارکردگی پر ہوگی۔

وہ سیڑھیاں چڑھ کر داخلی دروازے سے گزرتا ہوا پلازا ہوٹل کی لابی میں داخل ہوا۔ وہاں بہت ہجوم تھا۔ وہ سیدھا پبلک فونز کی قطار کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں بھی منتظر لوگوں کی قطار تھی۔ وہ جگہ بناتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے آگے کھڑے آدمی سے کہا۔ ''یہ ایمرجنسی ہے..... پولیس بزنس۔''

اندر داخل ہو کر اس نے ایک اسپیشل آپریٹر کا نمبر ڈائل کیا اور اسے پولیس پلازہ کا ایک نمبر دیا۔ پھر وہ انتظار کرتا رہا۔ اتنی دیر میں اس نے ایک سگار سلگا لیا۔ پھر وہ ریسیور ہاتھ میں لیے چھوٹے سے دائرے میں ٹہلتا رہا۔

اس وقت اس کا انداز ایک ایسے اداکار کا سا تھا جسے چند لمحے بعد اسٹیج پر جانا ہو مگر اسے یقین نہ ہو کہ اسے اپنے مکالمے پوری طرح یاد ہیں اور وہ ڈر رہا ہو کہ اس کی پرفارمنس تباہ کن ثابت ہوگی۔ اس کے دل کی دھڑکن اب قابو سے باہر ہوئی جا رہی تھی' گلا خشک ہو رہا تھا اور ہاتھ پسینے میں بھیگ گئے تھے۔ کاش..... کاش وہ یہاں نہ ہوتا۔ کہیں اور ہوتا۔

دوسری طرف سے ڈیوٹی سارجنٹ کی آواز ابھری۔

''کیا صورت حال ہے ڈینس؟'' برٹ نے خود کو پرسکون رکھتے ہوئے پوچھا۔

پورے ایک منٹ تک وہ ڈیوٹی سارجنٹ کی بات توجہ سے سنتا رہا۔ پھر اس نے بہت.....

بہت ہی دھیمی آواز میں کہا۔ ''میں دس منٹ میں ریکٹری پہنچ جاؤں گا۔''

فون رکھ کر اس نے دیوار سے ٹیک لگائی اور اپنی دھڑکنوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا رہا۔

پھر وہ لابی سے گزر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اس کا جسم ڈھلکا ہوا سا تھا اور آنکھوں میں خالی پن تھا مگر پھر اچانک اس کا جسم سیدھا ہو کر تن گیا اور آنکھوں سے زندگی جھلکنے لگی۔ سانسیں بھی ہموار ہو گئیں۔ وہ پراعتماد انداز میں چلتا ہوا صدر دروازے کی طرف بڑھا اور سیڑھیاں اتر کر گشتی پولیس کی گاڑی میں بیٹھ گیا جو اس کے پیچھے پیچھے وہاں تک چلی آئی تھی۔

''صورت حال سنگین ہے کیپٹن؟'' ڈرائیور نے اس سے پوچھا۔

''جہاں میں ملوث ہوں، وہاں صورت حال سنگین ہی ہوتی ہے۔'' اس نے بے حد اطمینان سے کہا۔ ''میڈیسن پر سینٹ پیٹ کی ریکٹری جانا ہے ہمیں۔''

☆☆☆

اسقف ڈاؤنز کے دفتر سے متصل دفاتر تیزی سے آباد ہو رہے تھے۔ پیٹرک برک بیرونی دفتر کی کھڑکی کے پاس کھڑا کافی کے گھونٹ لے رہا تھا۔ میئر کلائن اور گورنر ڈوائل اپنے معاونین کے ساتھ آئے۔ دونوں کے چہروں کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔ پیٹرک برک کو ان کے اردگرد اور شناسا چہرے بھی نظر آئے۔ ان سب کا انداز ایسا تھا جیسے کسی عزیز کی تدفین میں شرکت کے لیے آئے ہوں۔ وہ ایک دوسرے کی مزاج پرسی بھی سوگوارانہ انداز میں کر رہے تھے۔ پیٹرک نے سوچا، اب یہاں یہ مسئلہ حل ہونے تک یہ سوگواریت ہی مسئلہ رہے گی۔

ایک بات ضرور تھی۔ سب لوگوں نے ٹاپ کوٹ پہنے ہوئے تھے اور کاجوں میں کارنیشن کی سبز کلیاں لگی تھیں۔ یہ ایک بات تھی جو تعزیتی ماحول کی راہ میں رکاوٹ تھی۔ ویسے اسقف ڈاؤنز کے ساتھ ہر آنے والے کا رویہ ایسا ہی تھا جیسے اسقف کا کوئی قریبی عزیز مر گیا ہو اور وہ اس کے ساتھ تعزیت کر رہے ہوں۔

پیٹرک نے میڈیسن ایونیو کی جانب دیکھا۔ باہر اسے سینکڑوں پولیس والے نظر آئے جو ریکٹری کے اردگرد کے علاقے کی صفائی کر رہے تھے۔ برف باری اب بھی ہو رہی تھی۔ فٹ پاتھ کے پاس ہر لمحے کوئی نہ کوئی گاڑی آ کر رکتی..... کبھی کوئی پولیس کی گاڑی اور کبھی کوئی لیموزین۔ اور اس میں سے کوئی بڑا آدمی اترتا، پولیس کا یا شہری انتظامیہ کا۔

ٹیلی فون کمپنی والے آ گئے تھے اور ٹیلی فون کی لائنیں جوڑ رہے تھے۔ وہ فیلڈ فون بھی نصب کر رہے تھے تاکہ پولیس کے ریڈیائی رابطے کی تلافی کر سکیں جو منقطع ہو گیا تھا۔

رکی ہوئی مشین، آہستگی کے ساتھ مگر یقینی انداز میں بحال ہو رہی تھی۔ ٹریفک رواں ہو گیا۔ نیویارک کی تہذیب ایک اور سخت دن جھیلنے کے باوجود زندہ تھی۔

''ہیلو پٹ!''

پیٹرک نے گھوم کر دیکھا۔ وہ لینگلے تھا۔ ''جیز زلینگلے! چلو کسی ایسے کا سامنا ہوا جو رینک میں میرے برابر نہیں ہے۔''

لینگلے مسکرایا۔ ''تو تم یہاں کافی بنانے اور ایش ٹرے خالی کرنے کے دھندے میں لگے ہو۔''

''آپ کو صورتِ حال کا پتا چل گیا؟''

''ہاں..... مگر جزئیات کے بغیر، اختصار کے ساتھ۔ کیا بکھیڑا پھیلایا ہے بدبختوں نے۔'' لینگلے نے سر گھما کر ڈاؤنز کے دفتر کا جائزہ لیا۔ ''یہاں تو بڑے لوگوں کا بازار لگ گیا ہے۔ کمشنر ڈاؤنز بھی آیا کہ نہیں۔''

''نہیں..... اور اس کا کوئی امکان بھی نہیں۔ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ وہ اس میں ختم ہو گئے۔''

''کرائسٹ! کسی نے مجھے بتایا ہی نہیں۔'' لینگلے کو شاک لگا تھا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ وہ گدھا ورک اب انچارج ہے؟''

''جی ہاں، یہاں پہنچتے ہی وہ انچارج ہو گا۔''

''وہ میرے پیچھے ہی ہو گا۔ ہم ہیلی کاپٹر میں ساتھ ہی تھے۔ پھر ہمیں پیلس ہوٹل کے احاطے میں ہیلی کاپٹر اتارنا پڑا۔ خدا کی پناہ..... اوپر سے کیا منظر دکھائی دے رہا تھا میں بتا نہیں سکتا۔''

''کاش..... میں نے بھی دیکھا ہوتا وہ منظر'' پیٹرک نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔ ''کیا اس وقت صورتِ حال بہت سنگین ہے؟''

''نہ ہوتی تو یہ سب لوگ یہاں کیوں..'' لینگلے نے چاروں طرف ہاتھ گھماتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ-'' پیٹرک نے راکھ کھڑکی سے باہر گرائی- ''لیکن ابھی ہم کھیل سے باہر نہیں ہوئے ہیں-''

''ہاں..... ممکن ہے- سنا ہے' تمہارے کولہوں کے نیچے سے گھوڑا مار گرایا کم بختوں نے- میرے ساتھ بہرحال ایسا نہیں ہوا- اور سناؤ' کوئی پروگریس؟''

''میرے پاس جیک گرفوسن کی فراہم کی ہوئی کچھ معلومات ہیں- صورتِ حال ذرا معمول پر آئے تو اس سے استفادے کی سوچیں-'' پیٹرک نے لینگلے کو بازو سے تھام کر اپنے قریب کر لیا- ''فن میک کومیل کا اصل نام برائن فلائن ہے- کسی زمانے میں وہ مورین میلون کا محبوب تھا-''

''اور..... بہت دلچسپ-'' لینگلے نے چٹخارہ لیا-

''اور فلائن کی نیابت جان بکے کر رہا ہے-'' پیٹرک نے کہا-

''بکے تو مر چکا ہے..... کئی سال پہلے- جرسی میں اس کی تدفین ہوئی تھی-''

''کچھ لوگ میت سے پہلے ہی اپنی تدفین کرا لیتے ہیں-''

''ممکن ہے' فرگوسن غلطی کر رہا ہو-''

''اس نے آج اپنی آنکھوں سے جان بکے کو اس گرجا میں دیکھا تھا- وہ غلطی کرنے والا آدمی نہیں ہے-''

''تب تو ہمیں اس کی قبر کھدوا کر چیک کرنی ہوگی-'' لینگلے کو سردی لگی اور وہ کھڑکی سے ہٹ گیا- ''میں کورٹ آرڈر نکلواؤں گا اس کے لیے-''

پیٹرک نے کندھے جھٹک دیے- ''اس وقت جرسی میں کوئی ایسا جج تلاش کرنا جو نشے میں نہ ہو' آسان کام نہیں- میں خود ہی فائلوں کو ٹٹولوں گا- ویسے جان بکے کی فائل میں نے دفتر سے منگوالی ہے اور لوئیسا برائن فلائن کے بارے میں چیک کر رہی ہے-''

لینگلے نے سر ہلاتے ہوئے ستائشی لہجے میں کہا- ''گڈ ورک! ویسے برائن فلائن کے سلسلے میں برطانوی بھی ہماری مدد کر سکتے ہیں-''

''ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ..... جیسے میجر مارٹن-''

''تم اس سے ملے ہو؟''

پیٹرک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ڈبل ڈور کی طرف اشارہ کیا-

''وہاں کون کون ہے؟'' لینگلے نے پوچھا-

''برٹ شریڈر..... اور کچھ پولیس کمانڈر جو ایف بی آئی کے لگتے ہیں- ان کے علاوہ برٹش اور آئرش قونصلیٹ والے بھی ہیں-''

اسی لمحے میئر کلائن' گورنر ڈوائل اور ان کے معاونین اندرونی دفتر میں جاتے نظر آئے- لینگلے چند لمحے انہیں دیکھتا رہا پھر اس نے پیٹرک سے پوچھا- ''شریڈر نے مذاکرات کا آغاز کیا ہے یا نہیں-''

''میرا خیال ہے ابھی رابطہ نہیں ہوا- میں نے فن میک کومیل..... برائن فلائن کے مطالبات سے اسے آگاہ کر دیا تھا- وہ مسکرایا اور اس نے مجھ سے باہر کھڑے ہو کر انتظار کرنے کو کہا- سو میں یہاں کھڑا ہوں-''

لینگلے نے سر گھما کر اسے دیکھا- ''تم یہاں ہر جنبش پر نظر اور سماعت مرکوز رکھو- ممکن ہے تم ہی اگلے چیف آف انٹیلی جنس ہو- میں تصور میں دیکھ رہا ہوں کہ گھوڑے پر بیٹھے ہوئے پیٹرک برگ کا کانسی کا مجسمہ گرجا کے باہر نصب ہوگا اور لوگ اس کے قدموں میں چڑھاوے رکھیں گے اور منت پوری ہونے پر موم بتیاں.....''

''مذاق مت اڑاؤ میرا-''

لینگلے مسکرایا اور وہاں سے چلا گیا- ڈپٹی کمشنر پولیس رورک بھی وہاں پہنچ گیا تھا-

پیٹرک وہاں کی گہما گہمی دیکھتا رہا- بڑے بڑے لوگ آ رہے تھے- ایوانِ نمائندگان کا اسپیکر' سابقہ اور موجودہ گورنرز' سینیٹرز' میئرز وار کانگریس مین..... واقعی وہ تو سیاست دانوں کا بازار تھا مگر اس وقت وہ سب بہت عام اور بہت خوفزدہ لگ رہے تھے- پھر اس نے دیکھا کہ کافی ٹیبل پر رکھی بوتلیں اور جگ سب خالی ہو چکے ہیں- اسقف ڈوائرز بدستور اپنی جگہ بیٹھا تھا- پیٹرک اس کی طرف بڑھا- ''جناب اسقف.....؟'' سینٹ پیٹرک گرجا کے ریکٹر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا-

''آپ کچھ بہتر محسوس کر رہے ہیں؟''

''پولیس کو کیوں نہیں پتا چلا کہ یہ ہونے والا ہے؟'' اسقف کے لہجے میں شکایت تھی-

پیٹرک کی زبان پر کئی جواب مچلے لیکن اس نے اسقف کی دل آزاری کے خیال سے انہیں

روک لیا۔ ''ہمیں جان لینا چاہیے تھا۔'' اس نے کہا۔ ''تمام علامات واضح تھیں مگر ہم..... کاش.....''

لینگلے ڈبل ڈور پر آیا اور اس نے پیٹرک کو اشارے سے بلایا۔

پیٹرک نے اسقف کو دیکھا۔ 'آئیے میرے ساتھ۔'

''کیوں؟''

''یہ چرچ آپ کا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ آپ کا کارڈینل اور آپ کا پادری اندر یرغمال بنے ہوئے ہیں.....''

''کبھی کبھی ہم مذہبی لوگ عام لوگوں کے لیے پریشان کن ہوتے ہیں۔ ممکن ہے' میں کسی طرح ان کے لیے محض ایک رکاوٹ.....''

''ممکن ہے' ان لوگوں کی ضرورت بھی اس وقت یہی ہو۔''

اسقف ڈاؤنز چند لمحے ہچکچایا پھر پیٹرک کے پیچھے اندرونی آفس میں چلا گیا۔

اس بڑے کمرے میں چالیس کے قریب مرد اور عورتیں جمع تھے۔ کچھ کھڑے تھے' کچھ بیٹھے تھے۔ ان سب کی توجہ کا مرکز بڑی میز کے عقب میں بیٹھا ہوا کیپٹن برٹ شریڈر تھا۔ پیٹرک اور اسقف کمرے میں داخل ہوئے تو سب سر گھما کر انھیں دیکھنے لگے۔

میئر کلائن اپنی کرسی سے اٹھا اور اسقف کو بیٹھنے کے لیے کہا۔ اسقف کا چہرہ تمتمایا مگر وہ جلدی سے بیٹھ گیا۔ میئر اپنی اس خوش اطواری پر خود ستائشی انداز میں مسکرایا۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر گویا سب کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ ''تو ہم سب یہاں موجود ہیں..... ہے نا؟ تو اب بات شروع کرتے ہیں۔'' اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ ''ہم سب اس پر متفق ہیں کہ آئینی اور قانونی طور پر نیویارک شہر ہی اس معاملے میں کوئی قدم اٹھانے کا مجاز ہے۔'' اس نے اپنی نائب رابرٹا اسپیگل کی طرف دیکھا۔ جس نے سر کو اثباتی جنبش دی۔ ''چنانچہ الجھنوں سے بچنے کے لیے ہم غلط کاروں سے ایک آواز ہو کر' ایک آدمی کے توسط سے بات کریں گے.....'' اس نے ایک لمحے کو توقف کیا اور پھر تعارف کرانے والے انداز میں بولا۔ ''نیویارک پولیس ڈیپارٹمنٹ کا مندوب برائے یرغمالی افراد..... کیپٹن برٹ شریڈر۔''

قدرتی ردعمل کے طور پر کچھ تالیاں بجیں مگر فوراً ہی معدوم ہو گئیں۔ تالیاں بجانے والوں کو

احساس ہو گیا کہ یہ موقع ایسا نہیں ہے۔ رابرٹا اسپیگل نے میئر کو ناپسندیدگی سے دیکھا۔ میئر کا چہرہ خفت سے تمتما اٹھا۔

کیپٹن شریڈر اٹھا اور اس نے خم ہوتے ہوئے گویا تالیوں کا جواب دیا۔

پیٹرک نے سرگوشی میں لینگلے سے کہا۔ ''تم یہاں کن شہدوں کے درمیان پھنس گئے۔''

برٹ شریڈر لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔ ''شکریہ یور آنرز۔'' اس کی نگاہیں اب پھر کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ''میں اس شخص سے مذاکرات کا آغاز کرنے والا ہوں جو خود کو فینیان آرمی کا چیف فن میک کومیل کہتا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں میرے اس گروپ کا آغاز کیپٹن فرینک بونر نے کیا تھا۔ انھوں نے اس شہر کی ہر ایسی صورت حال کو کامیابی سے حل کیا تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک ایک یرغمالی کو بھی نقصان نہیں پہنچا ہے۔'' اس نے لوگوں کو دیکھا جن کے چہروں پر خوف کی جگہ طمانیت نے لے لی تھی۔ وہ تصور میں خود کو ایک اور کیس کامیابی سے نمٹانے پر داد وصول کرتے دیکھ رہا تھا۔ اب وہ بولا تو اس کا لہجہ پہلے کی نسبت جارحانہ تھا۔ ''ہم نے مجرمانہ اور سیاسی دونوں طرح کے کیس کامیابی سے نمٹائے ہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی حکمت عملی تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ آزمودہ بھی ہے اور کامیاب بھی لیکن مجھے آپ لوگوں کی مدد اور تجاویز کی بھی ضرورت ہے۔'' اس نے پھر چہروں کا جائزہ لیا۔ کچھ کا تاثر تائیدی تھا اور کچھ اپنی شمولیت پر بھڑک گئے تھے۔

پیٹرک نے لینگلے سے کہا۔ ''بہت خوب..... متاثر کن..... حوصلہ افزا۔''

لینگلے نے کہا۔ ''بکواس' خرافات۔ یہ آدمی نہیں' سیاسی جانور ہے۔''

شریڈر نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''اپنا کام بہترین طور پر انجام دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جن افراد کے میں نام لے رہا ہوں' ان کے سوا باقی تمام افراد اس کمرے سے رخصت ہو جائیں۔'' یہ کہہ کر اس نے ایک لسٹ اٹھائی اور نام پڑھنے لگا۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور بولا۔ ''یہ طے پا گیا ہے کہ فیلڈ آپریشنز کے کمانڈر اپنا ہیڈ کوارٹر ریکٹری کے نچلے دفتر میں بنائیں گے۔ مجھ سے متعلق وہ افراد جو مذاکرات میں حصہ لیں گے' اسقف کے بیرونی دفتر میں رہیں گے۔ میں فون پر وکار جنرل سے بات کر کے اجازت لے چکا ہوں کہ باقی لوگ کارڈینل کی اقامت گاہ کو استعمال

کریں گے۔"

برٹ شریڈر نے ایک نظر اسقف ڈاؤنز کو دیکھا اور اپنی بات جاری رکھی۔"اقامت گاہ میں ٹیلی فون لگا دیے گئے ہیں۔ ریفریشمنٹ تقدس مآب کے ڈائننگ روم میں سرو کیے جائیں گے۔ دونوں اقامت گاہوں میں اسپیکرز لگائے جائیں گے تاکہ میری اور غلط کاروں کی گفتگو سے تمام لوگ باخبر رہیں۔"

برٹ شریڈر بیٹھا تو کمرا آوازوں سے بھر گیا۔ میئر نے پھر ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا جیسے وہ کسی کلاس روم میں موجود ٹیچر ہو۔"آل رائٹ!" اس نے کہا۔"اب ہمیں کیپٹن کو آزاد چھوڑ دینا چاہیے تاکہ وہ یکسوئی سے اپنا کام کر سکیں۔ خواتین و حضرات! غیر متعلقہ تمام افراد اس کمرے سے نکل جائیں۔ جی ہاں..... وری گڈ۔" پھر اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

برٹ شریڈر نے اپنی پیشانی سے پسینا پونچھا اور کمرے میں موجود لوگوں کے بیٹھ جانے کا انتظار کرنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔"آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ اب آپ سب باری باری اپنا تعارف کرائیں۔"

رابرٹا اسپیگل چالیس سالہ پرکشش عورت تھی۔ اس نے کہا۔"رابرٹا اسپیگل، میئر کی معاون۔"

سرخ بالوں والے مختصر الوجود شخص نے کہا۔"ٹامس ڈوناہو، قونصل جنرل آئرش ری پبلک۔"

"میجر بارٹ مارٹن۔ میں سر ہیرالڈ بیکسٹر کی عدم موجودگی میں تاجِ برطانیہ کی نمائندگی کر رہا ہوں۔"

"جیمس کروگر فرام سی آئی اے۔"

"ڈگلس ہوگن فرام ایف بی آئی۔"

"بل وائٹ، گورنر آفس۔"

"ڈپٹی کمشنر پولیس رورک..... قائم مقام پولیس کمشنر۔"

"آرنلڈ شریڈن، ایجنٹ انچارج، اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سیکورٹی آفس۔ میں اسٹیٹ کی نمائندگی کر رہا ہوں۔"

"کیپٹن بالینی نیویارک پولیس، ایمرجنسی سروس ڈویژن۔"

"انسپکٹر فلپ لینگلے، نیویارک پولیس انٹیلی جنس ڈویژن۔"

"کیپٹن پیٹرک برک، انٹیلی جنس۔"

برٹ شریڈر نے اسقف کو دیکھا۔ اسے پہلی بار احساس ہوا کہ ریکٹر کمرے سے نہیں گیا ہے۔ ایک لمحے کو اسے خیال آیا کہ اس وقت وہ اسقف ہی کی کرسی پر بیٹھا ہے۔ وہ مسکرایا۔"اور یہ ہیں ایک طرح سے ہمارے میزبان اسقف ڈاؤنز سینٹ پیٹرک گرجا کے ریکٹر۔ آپ کی مہربانی کہ آپ ہمیں یہاں کام کرنے دے رہے ہیں۔ ارے ہاں..... کیا آپ یہاں رکیں گے؟"

اسقف نے جھجکتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے سر۔" برٹ شریڈر نے کہا۔"تو ہم شروع سے چلتے ہیں۔ ہاں تو برک، تم یہ بتاؤ کہ تم نے مذاکرات کا آغاز کیوں کیا۔ تم جانتے تھے کہ یہ تمھارا کام نہیں ہے۔"

پیٹرک نے اپنی ٹائی ڈھیلی کی اور کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

شریڈر کے خیال میں وہ سوال بہت اہم تھا۔ چنانچہ اس نے دباؤ بڑھا دیا۔"تم نے اس سے وعدے تو نہیں کیے؟ تم نے ایسی کوئی بات تو نہیں کہی، جس سے ہمارے مفادات پر ضرب....."

"میں نے جو کچھ بھی کہا تھا، تمھیں بتا دیا۔" پیٹرک نے تیز لہجے میں اس کی بات کاٹ دی۔

برٹ شریڈر کا جسم تن گیا۔ اس نے غصے سے پیٹرک کو گھورتے ہوئے کہا۔"اپنی اور اس کی گفتگو دہراؤ اور ہمیں اس کے بارے میں بھی بتاؤ۔ وہ کیسا ہے؟ تم سے بات کرتے وقت اس کی ذہنی کیفیت کیسی تھی۔"

پیٹرک برک نے وہ سب کچھ دہرا دیا جو برٹ کو پہلے بتا چکا تھا۔"اس کے انداز میں بلا کی خود اعتمادی تھی۔ اس کا انداز بڑبولوں والا نہیں تھا اور وہ بہت ذہین لگ رہا تھا۔"

"وہ تمھیں غیر متوازن تو نہیں لگا؟"

"وہ ہر اعتبار سے نارمل لگ رہا تھا۔"

"منشیات..... شراب ٥ ....."

"میرا خیال ہے، آج اس نے یہاں موجود ہر شخص سے کم شراب پی ہوگی۔ وہ سوبر تھا اور منشیات کا عادی بھی نہیں لگ رہا تھا۔"

اس پر حاضرین میں سے کوئی ہنسنے لگا۔

برٹ شریڈر لینگلے کی طرف مڑا۔ ''جب تک ہمیں اس کا اصلی نام معلوم نہیں ہو جاتا' ہم اس کے بارے میں کچھ جان بھی نہیں سکیں گے۔''

لینگلے نے پیٹرک کی طرف دیکھا اور پھر ڈپٹی روُرک کی طرف۔ ''میں جانتا ہوں کہ وہ کون ہے۔''

کمرے میں سناٹا چھا گیا۔ پیٹرک نے چپکے سے میجر مارٹن کی طرف دیکھا' لیکن اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

لینگلے نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''اس کا نام برائن فلائن ہے۔ برطانویوں کے پاس یقیناً اس کی فائل موجود ہوگی جس میں اس کا نفسیاتی تجزیہ بھی ہوگا اور سی آئی اے کے پاس بھی شاید اس کا ریکارڈ ہو۔ اس کا نائب جان کے ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ چند برس پہلے مر گیا تھا۔ آپ لوگوں نے اس کا نام ضرور سنا ہوگا۔ وہ امریکی شہری ہے۔ ہمارے پاس اور ایف بی آئی والوں کے پاس اس کی تفصیلی فائل موجود ہے۔''

ایف بی آئی کے ہوگن نے کہا۔ ''میں چیک کرلوں گا۔''

''میں برائن فلائن کو چیک کروں گا۔'' سی آئی اے کے کروگر نے کہا۔

میجر مارٹن بولا۔ ''یہ دونوں نام سنے ہوئے لگتے ہیں۔ میں لندن تار بھیج کر معلوم کروں گا۔''

شریڈر اب خاصا خوش نظر آ رہا تھا۔ ''گڈ! گڈ ورک! یوں میرا..... ہم سب کا کام قدرے آسان ہو گیا۔ ہے نا؟'' پھر وہ پیٹرک کی طرف مڑا۔ ''ایک بات بتاؤ۔ اس عورت نے جب تم پر فائر کیا تو کیا تمھارے خیال میں وہ تمھیں ہلاک کرنا چاہتی تھی؟''

''میرے خیال میں اس نے گھوڑے کو نشانہ بنایا تھا۔'' پیٹرک نے کہا۔ ''اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ وہ ڈسپلن کے تحت چل رہے ہیں..... خاص طور پر فائرنگ کے معاملے میں تو میرا جواب اثبات میں ہے۔''

کمرے میں موجود پولیس کے تمام افراد نے اثبات میں سر ہلائے۔ ڈپٹی کمشنر روُرک نے کہا۔ ''اس گروپ..... فینیان کے بارے میں بھی کسی کو کچھ معلوم ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے کروگر اور ہوگن کی طرف دیکھا۔

کروگر نے میجر مارٹن کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''ہمارے پاس اتنے فنڈز ہی نہیں ہیں کہ ہم

شمالی آئیر لینڈ کے سلسلے میں کام کریں۔ پھر اس کی ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ آئی آر اے نے امریکا میں کبھی کوئی کارروائی نہیں کی تھی' لہٰذا حفاظتی انتظامات اور احتیاطی اقدامات کو غیر ضروری سمجھ لیا گیا۔ بدقسمتی سے آج ہم اس کوتاہی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔''

ڈگلس ہوگن نے کہا۔ ''ایف بی آئی تو یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ مقامی آئی آر اے کی کارروائی ہے لیکن میجر مارٹن نے ہماری غلط فہمی دور کر دی۔ آئی آر اے کی تنظیم کے بارے میں ہمارا خصوصی سیکشن نفری کے اعتبار سے بہت کمزور ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم معلومات کے لیے جزوی طور پر برطانوی انٹیلی جنس پر انحصار کرتے ہیں۔''

پیٹرک نے آپ ہی آپ سر ہلایا۔ بات اب اس کی سمجھ میں آ رہی تھی۔ کروگر اور ہوگن پہلے سے تیاری کر کے آئے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو کور کر رہے تھے۔ یہ بیان ایک طرح سے بعد کے بیان کی ریہرسل تھی اور مستقبل کے لیے ان کے توسیعی پروگرام کی منظوری کی ضمانت بھی اور یہ کام انھوں نے بڑے سلیقے سے' پوری تیاری کے ساتھ کیا تھا۔

ڈپٹی کمشنر روُرک نے میجر مارٹن کی طرف دیکھا۔ ''تو پھر تم..... میرا مطلب ہے کہ تم قونصلیٹ.....''

میجر مارٹن مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ ''جی' میرا قونصلیٹ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں برٹش ملٹری انٹیلی جنس میں ہوں۔'' اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر اس کی نظریں لینگلے پر جم گئیں۔ ''میں نے انسپکٹر لینگلے کو خبردار کیا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے لیکن فینیان کس رخ سے حملہ کریں گے' بدقسمتی سے اس کے بارے میں' میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکا.....''

لینگلے نے خشک لہجے میں کہا۔ ''ہاں' سی آئی اے اور ایف بی آئی کی طرح میجر مارٹن بھی بہت مددگار ثابت ہوا ہے۔ میرے اپنے ڈویژن نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم صرف چند منٹ پیچھے رہنے کی وجہ سے مار کھا گئے ورنہ یہ واقعہ رونما نہ ہوا ہوتا۔ کیپٹن برک کو اس کی بہادری' اس کی تیزی اور شاندار کارکردگی پر سراہا جانا چاہیے۔''

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔ کسی نے پیٹرک برک کو داد دینے کی زحمت نہیں کی۔ پیٹرک اب وہاں کے ماحول کو سمجھ رہا تھا۔ وہاں سب کو اپنی اپنی فکر تھی۔ ان سب کے اپنے مقاصد اور اہداف

تھے۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے بے نقاب ہونے کا خوف تھا اور سبھی کو اپنے لیے دوستوں، دشمنوں اور ایسے لوگوں کی تلاش تھی جن پر ذمے داری عائد کر کے وہ خود بچ نکلیں۔ ان میں سے ہر شخص اس بحران کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا۔

''میں نے برائن فلائن سے کہا تھا کہ ہم اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرائیں گے۔'' اس نے کہا۔

''اور میں اس وقت تک مذاکرات شروع نہیں کروں گا جب تک ہماری پوزیشن واضح نہ ہو جائے۔'' برٹ شریڈر نے کہا۔ اس نے گورنر کے معاون بل وائٹ کی طرف دیکھا۔ ''کیا گورنر نے ایسا کوئی عندیہ دیا ہے کہ مجرموں کو قانونی تحفظ دیا جائے گا' ان کے خلاف عدالتی کارروائی نہیں ہوگی؟''

وائٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''فی الوقت تو ایسی کوئی بات سوچی بھی نہیں گئی۔''

شریڈر، رابرٹا اسپیگل کی طرف متوجہ ہوا۔ ''پولیس کو استعمال کرنے کے سلسلے میں میئر کی کیا پوزیشن ہے؟''

رابرٹا نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔ ''لندن، واشنگٹن یا ڈبلن سے کسی بھی طرح کی ڈیل ہو جائے لیکن میئر کا موقف یہ ہے کہ چرچ سے باہر آنے والے ہر شخص کو قانون کے تحت گرفتار کیا جائے گا اور اگر وہ خود سے باہر نہیں آتے تو کمشنر کے پاس ان کی گرفتاری کے لیے پولیس کو چرچ کے اندر گھسنے کا حکم دینے کا حق موجود ہے۔''

برٹ شریڈر نے پرخیال انداز میں سر ہلایا۔ پھر وہ آرنلڈ شریڈن کی طرف متوجہ ہوا۔

''فی الوقت میں انتظامیہ اور اسٹیٹ کی طرف سے کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں'' آرنلڈ نے کہا۔ ''اور عدالتی کارروائی کے معاملے میں اٹارنی جنرل کی پوزیشن سے بھی میں بے خبر ہوں لیکن آپ یہ فرض کرلیں کہ واشنگٹن میں کوئی بھی مجرموں کے مطالبات کو تسلیم نہیں کرے گا۔''

شریڈر نے ٹامس ڈینا ہو کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

آئرش قونصلیٹ جنرل نے میجر مارٹن کی طرف دیکھا اور پھر بولا۔ ''ہماری جمہوریہ میں آئرش ری پبلک آرمی کا وجود ہی خلافِ قانون سمجھا جاتا ہے۔ اگر برطانوی حکومت ان قیدیوں کو رہا کر بھی دے تو ہم انھیں آئرلینڈ میں کسی قیمت پر بھی سیاسی پناہ نہیں دیں گے۔''

''اور اگرچہ میں ہر مجیسٹی کی نمائندگی نہیں کر رہا ہوں.....'' میجر مارٹن نے کہا۔ ''لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ آئی آر اے کے معاملے میں برطانوی حکومت کی پالیسی بے حد واضح ہے۔ ہم

ان سے مذاکرات نہیں کریں گے اور آپ مذاکرات کریں تو یہ ذہن میں رکھیں کہ ہم ان کا کوئی مطالبہ نہیں مانیں گے۔ ہم ان کے سامنے بالکل نہیں جھکیں گے۔''

''اب جبکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہم سب کمینگی کی آخری حد تک کسی کی بات نہ ماننے والے' نہ سننے والے ہیں تو اب ہمیں مذاکرات کا آغاز کر دینا چاہیے۔'' رابرٹا بولی۔

ڈپٹی کمشنر رورک نے برٹ شریڈر سے کہا۔ ''ٹھیک ہے برٹ! بس اب تمھیں باتوں سے انھیں گھیرنا ہے۔ انھوں نے ریڈ کراس اور ایمنسٹی والوں کو درمیان میں ڈالا ہے۔ تو اب ہمارے لیے جھوٹ بولنا اور آسان ہو گیا ہے۔ بس تمھیں بہت..... بہت.....'' ایسا لگا کہ جیسے اسے مناسب لفظ نہیں مل رہا ہے۔ وہ کیپٹن بالینی کی طرف مڑا۔ ''کیپٹن! اول تو ایسا ہوگا نہیں لیکن اگر برٹ مذاکرات میں ناکام ہو گیا تو کیا ایمرجنسی سروسز ڈویژن چرچ پر چڑھائی کرنے کے لیے تیار ہوگا؟''

کیپٹن بالینی نے کرسی میں پہلو بدلا۔ اس کے چہرے پر تو سختی تھی لیکن آنکھوں میں مردنی چھا گئی تھی۔ ''ج..... جی..... جی ہاں جناب! وقت آنے پر آپ ہمیں تیار پائیں گے۔''

برٹ شریڈر نے فوج کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ''ٹھیک ہے۔ اب مجھ پر سب کی پوزیشن واضح ہو چکی ہے۔ اب میں.....''

اچانک اسقف ڈاؤنز نے کہا۔ ''میں کچھ کہوں؟''

سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ برٹ شریڈر نے اپنا ہاتھ ریسیور سے ہٹا لیا۔ وہ مسکرایا اور پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ڈاؤنز نے نرم لہجے میں کہا۔ ''یہاں بہت تفصیل سے بات ہوئی مگر کسی نے یرغمالیوں کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ نہ گرجا کے تحفظ کے بارے میں بات کی۔'' کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ چند لمحے بعد اسقف نے بات آگے بڑھائی۔ ''میرے خیال میں تو آپ لوگوں کی پہلی ذمے داری..... یرغمالی ہیں اور اگر یہ بات آپ اپنے اپنے افسران کو باور کرا دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مفاہمت نہ ہو' کوئی سمجھوتا طے نہ پائے۔'' اس نے کمرے میں موجود تمام لوگوں کا جائزہ لیا۔ کسی میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ ریکٹر کو بین الاقوامی سیاست کے حقائق سے آگاہ کرتا۔

برٹ شریڈر نے کہا۔ ''آج تک ایسا نہیں ہوا کہ میرے کام کے دوران اور انجام تک کسی

ایک بھی یرغمالی کو یا کسی ایک عمارت کو بھی نقصان پہنچا ہو- محترم ریکٹر ہمیں بغیر کچھ دیے اپنی ضرورت پوری کرنے کا ہنر آتا ہے-"

"اوہ..... مجھے یہ معلوم نہیں تھا-" اسقف نے بے حد سکون سے کہا-

"اور حقیقت میں وہی حکمتِ عملی اختیار کروں گا جو آپ نے تجویز کی ہے-" شریڈر نے دلاسا دینے والے انداز میں کہا- "آپ یہاں بیٹھ کر دیکھتے رہیے کہ ہم کس انداز میں کام کرتے ہیں-" یہ کہہ کر اس نے ریسیور اٹھایا اور سوئچ بورڈ پر موجود پولیس آپریٹر کا انتظار کرنے لگا- اس دوران اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر کمرے میں موجود لوگوں سے کہا- "اگر ابتدائی چند راؤنڈ میں وہ آپ کو غالب آتا محسوس ہو تو پروا مت کیجیے گا- ہم انھیں دانستہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ ان کی پوزیشن مضبوط ہے اور وہ جیت رہے ہیں- پھر آپ دیکھیے گا' طلوعِ آفتاب تک وہ تھک کر نڈھال ہو جائیں گے- آپ نے کبھی شارک مچھلی کا شکار دیکھا ہے- اسے کانٹا نگلنے کے بعد دیر تک آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے- پھر جب وہ تھک جاتی ہے تو اسے کھینچتے ہیں- اس وقت تک اس میں مزاحمت کی طاقت ہی ختم ہو چکی ہوتی ہے-"

دوسری طرف سے پولیس آپریٹر نے کہا- "لیس سر؟"

"میری گرجا کے اندر والے فون پر بات کراؤ-" شریڈر نے کہا- پھر دونوں کہنیاں میز پر ٹکا کر رابطہ ملنے کا انتظار کرنے لگا-

کمرے پر ایسا سکوت طاری تھا جیسے وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو-

☆☆☆

گورنر ڈوائل نے فوج رکھا اور پُرہجوم بیرونی آفس کی طرف دیکھا- لوگ فونز کی طرف لپک رہے تھے- کمرے میں سگریٹ کا دھواں بھرا ہوا تھا- ڈوائل کو وہ منظر دیکھ کر خیال آیا کہ الیکشن سے پہلے والی رات کو کسی ہوٹل کے سوئٹ میں ایسا ہی ماحول ہوتا ہے اور اس پر اسے اگلے الیکشن کا خیال آ گیا-

اس نے میئر کلائن کو شہر اور پولیس کے افسران کے ایک گروپ سے باتیں کرتے دیکھا تو چپکے سے اس کے پیچھے پہنچ گیا اور مضبوطی سے اس کا بازو تھام لیا- "مرے..... مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے-"

میئر اس کے ساتھ کھنچا چلا گیا- وہ ہال وے سے ہو کر اس لینڈنگ پر پہنچے جہاں پادریوں کے

کمرے تھے- وہاں پہنچ کر اس نے خود کو گورنر کی گرفت سے چھڑایا- "کیا بات ہے باب؟ بھئی آج مصروفیت بہت ہے- جلدی سے کہو-"

"میں نے ابھی البانی فون کیا تھا- وہاں لوگوں کو سول نافرمانی کی فکر لاحق ہو گئی ہے-"

"میرے خیال میں البانی کی اتنی آبادی ہی نہیں کہ وہاں کوئی فساد ہو سکے-" مرے کلائن نے کہا-

"نہیں..... یہ یہاں کی بات ہو رہی ہے..... مین ہٹن کی- یہاں سڑکوں پر جو مجمع ہے یہ دوبارہ بھی گڑبڑ کر سکتا ہے- دیکھو نا..... مے نوشی ہو رہی ہے-"

میئر مسکرایا- "یہ تو سینٹ پیٹرک ڈے پر ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے- آج ایسی کون سی خاص بات ہو گئی-"

"دیکھو مرے' یہ مذاق کا وقت نہیں ہے' گرجا پر ہونے والا یہ قبضہ کسی بڑی عوامی بے چینی کا سبب بن سکتا ہے- میرے خیال میں تمھیں کرفیو فوراً نافذ کر دینا چاہیے-"

"کرفیو؟ پاگل ہو گئے ہو- ابھی تو شام کا رکا ہوا ٹریفک بھی نہیں چھٹا ہے- لوگ مین ہٹن سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں-"

"تو بعد میں سہی-" گورنر نے آواز دھیمی کر لی- "البانی مین میرے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ صرف برف باری کی وجہ سے صورت حال قابو سے باہر نہیں ہوئی ہے- برف باری رکے گی تو بار خالی ہوں گے اور اس کے بعد مسائل....."

میئر نے اسے بے یقینی سے گھورا- "تمھارے تجزیہ نگار جو چاہیں سوچتے رہیں- ارے یہ نیویارک میں سینٹ پیٹرک ڈے ہے- ماسکو میں یکم مئی کو ہونے والی پریڈ کو چھوڑ کر یہاں دنیا کی سب سے بڑی پریڈ ہوتی ہے جو کہ ابھی ختم ہوئی ہے- نیویارک کی..... بلکہ امریکا کی سب سے بڑی پارٹی اب شروع ہو رہی ہے- لوگ اس پارٹی کے لیے پورے سال منصوبے بناتے ہیں- اس وقت یہاں صرف مڈ ٹاؤن میں بھی کم از کم دس لاکھ افراد موجود ہیں..... شراب خانوں میں' ریستورانوں میں' گھروں میں ہونے والی پارٹیوں میں- کسی رات اتنی شراب نہیں پی جاتی جتنی آج رات پی جائے گی- اگر میں کرفیو نافذ کر دوں تو ریسٹورنٹ اونرز کی ایسوسی ایشن میری تکا بوٹی

کر دے گی۔ وہ ساری بچی ہوئی شراب راک فیلر سینٹر میں انڈیل کر مجھے اس میں غرق کر دیں گے۔ شٹ..... تم نے سوچا بھی کیسے کہ میں کرفیو نافذ کر دوں گا۔''

''لیکن.....''

''اور یہ مذہبی تہوار ہے۔ تم کیسے آئرش ہو..... ہونہہ! ارے..... نیویارک کا یہودی میئر سینٹ پیٹرک ڈے کی تقریب کا ستیاناس کرے گا تو اس کا اپنا ستیاناس ہو جائے گا۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کرسمس منسوخ کر دیا جائے۔ یہ البانی میں کون احمق بیٹھے تمھیں مشورے دے رہے ہیں۔ البانی کے کسان ہیں کیا؟''

گورنر اب اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ٹہل رہا تھا۔ ''سنو مرے..... ذرا سوچو۔'' وہ ٹہلتے ٹہلتے رک گیا۔

''اچھا..... کرفیو کی بات بھول جاؤ..... لیکن میرے خیال میں تمھیں یہاں امن و امان کی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لیے اسٹیٹ پولیس اور نیشنل گارڈز کی بہر حال ضرورت ہے۔''

''نہیں..... ہرگز نہیں۔ میرے پاس پولیس کی بیس ہزار نفری موجود ہے۔ یہ آرمی کے ایک ڈویژن سے بھی بڑی تعداد ہے۔ ہم انھیں تھوڑا تھوڑا کر کے سڑکوں پر لاتے رہیں گے۔''

''تمھارا ہاتھ بٹانے کے لیے ۶۹ ویں رجمنٹ بھی موجود ہے۔''

''موجود!'' میئر کلائن نے قہقہہ لگایا۔ ''دن بھر کی پریڈ کے بعد تھکی ہاری رجمنٹ! ارے وہ تو اب تک کسی قابل ہی نہیں رہے ہوں گا۔''

''مجھے معلوم ہے کہ افسران اور نان کمیشنڈ افسر اس وقت آرمری میں ہونے والی کاک ٹیل پارٹی میں موجود ہیں اور.....''

''تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟'' میئر نے کہا۔ ''میری ٹانگ کھینچنا چاہتے ہو۔''

''تمھاری ٹانگ؟ ارے مجھے تو اپنی ٹانگ کی فکر ہے۔'' گورنر خوش دلی سے مسکرایا۔ ''دیکھو مرے، تم جانتے ہو کہ یہ ۷۷ء کے بلیک آؤٹ کے بعد نیویارک کا اب تک کا سب سے بڑا ڈسٹربینس ہے اور مجھے دکھانا ہے کہ میں کچھ کر رہا ہوں۔''

''تو تم البانی چلے جاؤ۔ یہاں کا انتظام مجھے سنبھالنے دو۔ یہ میری ذمے داری ہے۔''

''تم اس شہر کو اپنا کہتے ہو۔ ارے یہ ریاست میری ہے۔ میں لوگوں کے امن و سکون کا ذمہ

دار ہوں۔''

''ایک بات بتاؤ۔ جب اس شہر کو رقم درکار تھی، اس وقت تم کہاں موجود تھے؟''

''سنو..... مجھے اسٹیٹ پولیس اور نیشنل گارڈز کو طلب کرنے کے لیے تمھاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اٹارنی جنرل کو طلب کر کے اس سے مشورہ کر لو۔ تمھاری غلط فہمی دور ہو جائے گی۔'' یہ کہہ کر میئر کلائن پلٹا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''رکو مرے، میری بات سنو۔ فرض کر لو کہ البانی اس آپریشن کے سلسلے میں بل پاس کر لیتا ہے۔ ذرا سوچو، اس پر اس شہر کے لاکھوں ڈالر صرف ہوں گے۔ چلو، وہ میری ذمے داری..... بلکہ میں واشنگٹن سے اضافی رقم بھی دلواؤں گا۔ میں کہوں گا کہ یہ بین الاقوامی سطح کا معاملہ تھا اور یہ سچ بھی ہے۔ اب ٹھیک ہے؟''

میئر چلتے چلتے رک گیا اور اس نے پلٹ کر گورنر کو دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر حوصلہ افزا مسکراہٹ تھی۔

''تم میرے لوگوں کو یہاں آنے دو تو تمام اخراجات میں ادا کر دوں گا۔'' گورنر نے کہا۔ ''اصل میں مجھے یہاں اسٹیٹ کی موجودگی دکھانی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو نا میری بات؟ بولو، ٹھیک ہے؟''

''شہر کو رقم بل کی منظوری کے تین دن کے اندر ادا کر دی جائے گی۔'' میئر نے مطالبہ کیا۔

''منظور ہے۔''

''اور شہر کے جتنے محکمے اس کھیل میں شامل ہیں، ان کے تمام اسٹاف کے اخراجات اور ان کو اوور ٹائم دیا جائے گا۔ جب تک گرجا آزاد نہیں ہوتا، پولیس، فائر ڈیپارٹمنٹ، سینی ٹیشن ڈیپارٹمنٹ اور میونسپلٹی کے تمام محکمے اس میں شامل ہوں گے۔''

''ٹھیک ہے۔''

''اور شہر کے تمام افرادی، کاروباری اور عمارتی نقصانات بھی تم پورے کرو گے۔''

گورنر نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے منظور ہے۔''

''لیکن میں صرف ۶۹ ویں رجمنٹ کو اجازت دے رہا ہوں۔ اسٹیٹ پولیس اور گارڈز

یہاں نہیں آئیں گے- میری پولیس کی ان سے بنتی نہیں ہے-''

''سنو..... اسٹیٹ پولیس مضافاتی علاقوں تک محدود رہے گی-''

میسز چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور مسکرا دیا- دونوں نے ہاتھ بڑھا کر ہاتھ ملایا- پھر میسز نے نیچے والوں کو سنانے کی غرض سے بلند آواز میں کہا- ''گورنر، میں چاہتا ہوں کہ آپ ۶۹ ویں رجمنٹ اور اسٹیٹ پولیس کو طلب کر لیں-''

☆☆☆

کرنل ڈینس لوگن لیکسنگٹن ایونیو پر ۶۹ ویں رجمنٹ کے آرمری ہال میں پارٹی کی مرکزی سیٹ سنبھالے بیٹھا تھا- وہاں سو سے زائد آفیسرز اور نان کمیشنڈ آفیسر موجود تھے- اس کے علاوہ شہری مہمان بھی تھے- شراب پانی کی طرح استعمال کی جا رہی تھی- خود ڈینس لوگن بھی خاصی حد تک نشے میں تھا لیکن اس سال پارٹی کے موڈ میں کھلنڈرا پن نہیں تھا بلکہ ماحول خاصا بجھا بجھا تھا- اس کا سبب مڈٹاؤن میں بلوے کی اطلاعات تھیں-

ایک سارجنٹ ٹیلی فون لیے لوگن کی طرف آیا اور قریب ترین ساکٹ میں پلگ لگا دیا-

''کرنل..... گورنر صاحب کا فون ہے-'' اس نے بتایا-

لوگن سیدھا ہو کر بیٹھ گیا- اس نے میجر کول کی طرف دیکھا اور ریسیور کان سے لگا لیا- ''کرنل لوگن اسپیکنگ سر! سینٹ پیٹرک ڈے مبارک ہو جناب-''

''یہ مبارک باد کا موقع نہیں ہے کرنل! آئرش انقلابیوں کے ایک گروپ نے سینٹ پیٹرک گرجا پر قبضہ کر لیا ہے-''

کرنل کو اپنے سینے پر کوئی پتھر سا گرتا محسوس ہوا- اس کے جسم سے پسینا پھوٹ نکلا- ''یس سر!'' اس نے مری مری آواز میں کہا-

''میں ۶۹ ویں رجمنٹ کو ڈیوٹی پر طلب کر رہا ہوں-''

کرنل لوگن نے گرد و پیش کا جائزہ لیا- بیشتر افسران کے قدم لڑکھڑا رہے تھے اور چند ایک تو میزوں پر اوندھے منہ پڑے تھے اور رنگروٹ تو اب تک اپنے اپنے گھر پہنچ چکے ہوں گے-

''کرنل؟''

''یس سر-''

''بلوے کی روک تھام کے تمام آلات اور مکمل اسلحے کے ساتھ تیار رہو؟''

''یس سر-''

''میڈیسن ایونیو پر کارڈینل کی اقامت گاہ کے باہر جمع ہو جاؤ اور اگلے احکامات کا انتظار کرو- تاخیر نہیں ہونی چاہیے-''

''یس سر-''

''۶۹ ویں رجمنٹ تیار ہے کرنل؟''

کرنل لوگن نے پارٹی کے منظر کو دیکھا تو اس کا حوصلہ جواب دینے لگا لیکن اس نے دل کڑا کر کہا- ''آئرش جنگجو ہر وقت تیار رہتے ہیں گورنر-''

☆☆☆

''میں نیویارک پولیس ڈیپارٹمنٹ کا کیپٹن برٹ شریڈر بات کر رہا ہوں-'' شریڈر نے کہا- اور ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا- ریکٹری اور کارڈینل کی اقامت گاہوں میں نصب تمام اسپیکرز آن ہو گئے-

''تمہیں اتنی دیر کیوں لگی؟'' دوسری طرف سے پوچھا گیا- لہجہ آئرش تھا-

پیٹرک برک نے سر کے اشارے سے تصدیق کی کہ وہ برائن فلائن کی آواز ہے-

شریڈر نے نرم اور خوشگوار لہجے میں کہا- ''یہاں معاملات بہت الجھے ہوئے تھے جناب- کیا آپ.....''

''میں فن میک کومیل ہوں..... فینیان آرمی کا چیف- میں نے سارجنٹ ٹیرک اور کیپٹن برک پر واضح کر دیا تھا کہ میں کسی بڑے افسر سے بات کرنا چاہتا ہوں اور ہوا کیا؟ میرے حصے میں محض ایک کیپٹن آیا-''

شریڈر نے رٹا رٹایا جواب دیا- ''جس سے بھی آپ بات کرنا چاہتے ہیں، وہ یہاں موجود ہیں- وہ اسپیکرز پر ہماری گفتگو سن رہے ہیں- یہ آواز کی گونج آپ کو سنائی دے رہی ہے نا..... یہ اسپیکرز کی وجہ سے ہے- کنفیوژن سے بچنے کے لیے مجھے سب کی نمائندگی کا حق سونپ دیا گیا ہے- وہ سب جواب میرے ہی توسط سے دیں گے-''

''تم کون ہو؟''

دراصل میں اس طرح کے معاملات میں تجربہ کار ہوں۔''

''بہت دلچسپ! اچھا یہاں آئرش' برطانوی اور امریکی حکومت کے نمائندے موجود ہیں۔''

''جی ہاں جناب اور ان کے علاوہ پولیس کمشنر' میئر اور گورنر بھی موجود ہیں۔''

''اس کا مطلب ہے کہ میں نے بہت مناسب دن کا انتخاب کیا ہے۔''

برک نے شریڈر سے سرگوشی میں کہا میں تمھیں اس کی حسِ مزاج کے بارے میں بتانا بھول گیا تھا شریڈر نے ماؤتھ پیس میں کہا ''جی ہاں جناب' اب میرا خیال ہے' کام کی بات ہو جائے۔''

''پہلے تو ضابطوں کا تعین کر لیا جائے۔ یہاں رابطے موجود ہیں نا!''

''جی ہاں سر۔''

''ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ریڈ کراس سے رابطہ کر لیا گیا؟''

''جی ہاں جناب۔''

''اور تم ان کا ماؤتھ پیس ہو؟''

''یس سر! اس طرح زیادہ الجھنوں کا احتمال نہیں رہتا۔ میرا خیال ہے' آپ کو یہ انتظام پسند آئے گا۔'' شریڈر اب اپنی کرسی پر بہ مشکل ٹکا بیٹھا تھا۔ یہ مذاکرات کا سب سے مشکل حصہ تھا۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر کھڑے دیوانوں کو اس بات پر قائل کرنا کہ ان کا امریکا کے صدر یا برطانیہ کی ملکہ سے براہ راست بات کرنا بے سود ہے۔'' تو اب آگے بڑھیں.....؟''

''ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں.....''

برٹ شریڈر نے گہری سانس لی۔'' تمھارے مطالبات ہمارے سامنے ہیں۔ جن لوگوں کو رہا کرانا ہے' ان کی فہرست یہاں رکھی ہے لیکن ہم تمھیں بتا دیں کہ ہمیں سب سے زیادہ فکر ان لوگوں کی ہے جنھیں تم نے یرغمال بنا رکھا ہے.....''

''اور اس کے علاوہ چرچ کی فکر بھی کرو جو اس وقت جلنے کے لیے تیار ہے۔''

''لیکن ہمیں اس سے زیادہ فکر انسانی جانوں کی ہے۔''

''مجھے تو گھوڑے کے ضائع ہونے کا بھی دکھ ہے۔''

''کیا! اوہ' ہاں..... گھوڑا۔ ہمیں بھی دکھ ہے اس کا لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب تک کوئی انسانی جان ضائع نہیں ہوئی۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ آئندہ بھی ایسا نہ ہو۔''

''تو اب کمشنر ڈوائر خود کو خاصا بہتر محسوس کر رہے ہوں گے۔''

شریڈر نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھا اور تیز نظروں سے پیٹرک کو دیکھا۔'' ڈوائر کے بارے میں کیا بتایا ہے تم نے اسے؟''

''اس کام کا پہلا اصول ہے کہ جھوٹ مت بولو۔''

''شٹ۔'' برٹ شریڈر غرایا۔ پھر اس نے ماؤتھ پیس پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔'' کمشنر ڈوائر کی موت فطری تھی جناب۔ آپ نے اب تک کسی کی جان نہیں لی ہے۔'' پھر اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔'' ہمارا اولین مقصد انسانی جانوں کو تحفظ فراہم.....''

''یعنی اپنے مطالبات پورے ہونے کے بعد میں گرجا کو آگ لگا دوں تو تم لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔'' برائن فلائن نے بے حد معصومیت سے کہا۔

برٹ شریڈر نے چاروں طرف دیکھا۔ سب لوگ منہ دبا کر ہنس رہے تھے۔ اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔'' ایسا نہ کیجیے گا سر۔ یوں تو آپ آتش زنی کے جرم کا ارتکاب کریں گے۔ ہمیں صورت حال کو پیچیدہ کرنے سے اجتناب برتنا ہوگا جناب۔''

''مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے۔ بس تم سے جو کہا گیا ہے وہ کرو۔''

''آپ کے قیدی خیریت سے ہیں نا جناب!''

''یہ بات میں نے کیپٹن برک کو بتا دی تھی۔ وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں جھوٹ کبھی نہیں بولتا۔''

''میں بھی یہاں سب کو یہی یقین دلا رہا تھا۔ مسٹر میک کومیل' یہاں بہت سے لوگ ہیں جو آپ کی باتیں سن رہے ہیں۔ گرجا کے ریکٹر ڈاؤنز بھی موجود ہیں۔ انھیں کارڈینل اور دیگر لوگوں کی بہت فکر ہے۔ یہ سب لوگ اس وقت آپ کی سمجھ بوجھ پر انحصار کر رہے ہیں۔ اچھا..... بات سنیں' کیا یہ ممکن ہے کہ میں آپ کے قیدیوں سے بات کر سکوں۔''

''فی الوقت تو یہ ممکن نہیں۔ ہاں بعد میں شاید۔''

''ٹھیک ہے جناب' جو آپ کی مرضی۔ اچھا ہاں۔ میں اسپاٹ لائٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر فائر کرنا تو خطرناک.....''

"بالکل نہیں۔ بیل ٹاور میں ہمارا جو آدمی ہے' اتنے فاصلے سے تو وہ مکھی کو بھی اڑا سکتا ہے۔"

"بہت بہتر جناب' مستقبل میں اگر آپ کو کچھ بھی درکار ہو تو مجھے بتایئے گا۔ معاملات کو اپنے ہاتھ میں نہ لیجیے گا۔"

"کوشش کروں گا کہ یہ بات مجھے یاد رہے۔ ویسے تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو؟"

"میں ریکٹر کے آفس میں ہوں۔"

"گڈ! فیصلہ کرنے والوں کو میدان جنگ کے بیچ میں ہی رہنا چاہیے۔"

"جی ہاں سر۔"

"اچھا..... اب مجھے کچھ ضروری کام کرنے ہیں۔ تم ہر ایک منٹ بعد مجھے فون نہ کرنے لگنا..... چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے۔ اب اگلی بار مجھے یہ اطلاع دینے کے لیے فون کرنا کہ تینوں حکومتوں اور دونوں ایجنسیوں نے قیدیوں کی رہائی کے سلسلے میں عملی اقدامات کا آغاز کر دیا ہے۔"

"اس میں تو کچھ وقت لگے گا۔ میں آپ کو پروگریس رپورٹ دیتا رہوں گا۔"

"بس خود کو میرے لیے بوجھ بنانے سے بچنا۔"

"میں تو یہاں آپ کی مدد کرنے کے لیے ہوں جناب۔"

"تو مدد شروع کرو۔ ایسا کرو کہ پہلی فرصت میں مجھے چابیاں بھجوا دو۔"

"چابیاں؟" برٹ شریڈر نے سوالیہ نظروں سے اسقف کی طرف دیکھا۔ اسقف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

برائن فلائن نے کہا۔"میں گرجا کی تمام چابیاں مانگ رہا ہوں' شہر کی نہیں۔ کیپٹن برک کے ہاتھ بھجوا دو۔"

"مگر مجھے چابیوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں....."

"میرے ساتھ کھیل مت کھیلو کیپٹن! دس منٹ میں مجھے چابیاں مل جانی چاہئیں ورنہ میں قربان گاہ اور اس پر رکھے صحیفوں کو آگ لگا دوں گا۔ یہ بات اسقف کو بتا دو۔ وہ فوراً چابیاں دے دے گا..... تمام چابیاں۔"

اسقف تڑپ کر اٹھا اور گھبرایا ہوا برٹ شریڈر کے پاس پہنچا۔ شریڈر نے جلدی سے فون پر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ غلط فہمی دور ہو گئی ہے۔ اسقف فرماتے ہیں کہ ان کے پاس تمام چابیاں موجود ہیں۔"

"مجھے یقین تھا کہ چابیاں تمہیں فوراً ہی مل جائیں گی۔"

برائن فلائن نے کہا۔ "اور ہاں' ۴۵ افراد کے لیے روسٹ بیف اور سلاد کا ڈنر تمہیں بھجوانا ہے..... ایک منٹ' میں ذرا اپنے امریکی دوست سے پوچھ لوں۔" چند لمحے خاموشی رہی پھر برائن نے کہا۔"۴۵ ویں ایسٹ اسٹریٹ پر جان بارنلے کورن نام کا ریسٹورنٹ ہے' وہاں سے منگواؤ۔ اور ہاں' سوڈا' بریڈ' کافی اور چائے بھی بھجوا دو..... اور کوئی سویٹ ڈش بھی۔ بل میں ادا کروں گا۔"

"آپ اس کی فکر نہ کریں جناب..... ہم ہیں نا۔"

"کیپٹن..... یہ رات ختم ہوتے ہوتے شہر کے خزانے میں اتنی رقم بھی نہیں ہو گی کہ تم اپنے لیے بیئر کا ایک گلاس بھی خرید سکو۔ میں نے کہا نا' بل میں ادا کروں گا۔"

"بہت بہتر جناب' ایک بات اور..... آپ نے ہمیں بہت تھوڑی مہلت دی ہے جبکہ ہمارے سامنے پیچیدہ مسائل ہیں۔ ہمیں ذرا زیادہ مہلت....."

"ڈیڈ لائن تبدیل نہیں ہو گی۔" برائن نے سخت لہجے میں کہا۔"حجرۂ مریم کی کھڑکیوں پر صبح کی پہلی کرنیں پڑنے سے پہلے ڈبلن میں قیدی رہا کر دیے جائیں ورنہ تم جانتے ہی ہو..... شیفر....."

"بات سنو..... میرا نام شریڈر....."

"بس..... اب بات ختم۔ کام شروع کر دو ورنہ پچھتانے کی فرصت بھی کئی دن بعد ملے گی۔"

کلک کی آواز سنائی دی اور رابطہ منقطع ہو گیا۔ کیپٹن برٹ شریڈر نے ریسیور رکھا' اسپیکرز بند کیے اور اپنے سگار کو دوبارہ جلایا جو بجھ چکا تھا۔ پھر وہ انگلیوں سے ڈیسک پر طبلہ بجانے لگا۔ معاملات کچھ اچھے نہیں رہے تھے۔ لیکن وہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ اس فن میک کومیل سے کہیں زیادہ سخت لوگوں سے نمٹ چکا ہے جو بات چیت کرنے میں اتنے اچھے نہیں تھے مگر اس سے کہیں زیادہ پاگل تھے۔

وہ خود کو مسلسل دو حقائق کے بارے میں یاد دلا رہا تھا۔ ایک تو یہ کہ اس کا ریکارڈ بے داغ تھا۔ وہ کبھی ناکام نہیں ہوا تھا۔ دوسرے ڈیڈ لائن آگے بڑھوانے میں اسے کبھی ناکامی نہیں ہوئی تھی اور اس کی پہلے معاملے میں تمام کامیابیاں درحقیقت دوسرے معاملے میں اس کی کامیابیوں کی مرہون

منت تھیں۔

اس نے سر اٹھا کر وہاں موجود لوگوں کو دیکھا جو سب خاموش تھے۔ ''یہ معاملہ سخت ثابت ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''اور مجھے سخت معاملات اچھے لگتے ہیں۔''

کیپٹن جو بالینی کھڑکی میں کھڑا تھا۔ اس کے اوور کوٹ کے بٹن کھلے تھے اور دونوں انگوٹھے اس نے گن بیلٹ میں پھنسائے ہوئے تھے۔ اس کی انگلیاں خالی کارتوسوں کو چھو رہی تھیں۔ وہ تصور میں اپنے ایمرجنسی سروس ڈویژن کو گرجا پر دھاوا بولتے دیکھ رہا تھا اور ایک بات طے تھی۔ اسے سخت معاملات اچھے نہیں لگتے تھے۔ اسے پھُس پھُسے مجرم بھی اچھے نہیں لگتے تھے۔ دراصل اسے اس طرح کے معاملات پسند ہی نہیں تھے۔

☆☆☆

برائن فلائن صدر چبوترے کے برابر ارغن پر بیٹھا تھا۔ اس نے کی کور پر رکھی کتاب کو دیکھا اور ہنس دیا۔ ''کیسی رہی..... میں نے اسے شیفر کہہ کر پکارا تو اس نے میرے بارے میں کیا رائے قائم کی ہوگی۔''

جان ہکے نے اس کتاب کو اٹھایا..... یرغمالیوں کی آزادی کے مذاکرات..... میرے گزرے ہوئے برس! یہ اس کتاب کا نام تھا اور وہ برٹ شریڈر کی خود نوشت تھی۔ ''بہت خوب برائن' لیکن وہ زیادہ بے وقوف نہیں بنے گا۔'' وہ بولا۔

''ممکن ہے۔'' برائن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے کی کور کو اٹھایا اور ایک کی کو دبایا مگر ارغنون کے پائپوں سے کوئی آواز نہیں نکلی۔ ''اسے آن کرنے کے لیے بھی ہمیں چابی کی ضرورت ہے۔'' اس نے بے دھیانی سے کہا اور پھر جان ہکے کو دیکھا۔ ''ہم اسے پیشہ وارانہ حیثیت میں نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم اسے یہاں چاہتے ہیں..... اندر..... اور آخری مرحلے میں اگر ضرورت پڑی تو ہم اس کے خلاف اپنا ترپ کا پتا کھیلیں گے..... ٹیری اونیل۔'' وہ پھر ہنسا۔ ''اس بے چارے کو پتا ہی نہیں ہے کہ ہم اس کے خلاف کتنے سارے پتے چھپائے بیٹھے ہیں۔ ایسا تو کبھی کسی کے ساتھ بھی نہیں ہوا۔ بے چارہ برٹ شریڈر!''

☆☆☆

برائن فلائن نے کہا۔ ''ہیلو پیٹرک؟''

پیٹرک برک مقدس اشیا کے حجرے کی سیڑھیوں کے نیچے رک گیا۔

''میں نے تمھیں بلوایا تاکہ تم اپنے افسران کی نظر میں ممتاز ہو سکو۔''

''شکریہ۔'' پیٹرک نے کہا اور بہت بڑی کی رنگ کے ساتھ چابیوں کا وہ گچھا اس کو دکھایا۔ ''یہ چاہئیں نا تمھیں؟''

''لاؤ..... مجھے دو۔''

پیٹرک سیڑھیاں چڑھ کر سلاخوں والے گیٹ پر پہنچا اور گچھا اس کی طرف بڑھایا۔

برائن نے جیب سے مائیکروفون ڈیٹیکٹر نکالا اور اسے برائن کے جسم پر پھیرانے لگا۔ ''کہا جاتا ہے کہ ٹیکنالوجی انسان کی توہین و تحقیر کرتی ہے لیکن دیکھو' یہاں ٹیکنالوجی تمھیں جامہ تلاشی کی بے عزتی سے بچا رہی ہے۔ یوں تم مجھ سے چڑو گے بھی نہیں اور ہمارے درمیان اعتماد کا رشتہ بھی قائم رہے گا۔'' اس نے آلے کو ہٹا دیا۔

''اگر میری جیب میں مائیک ہو بھی تو کیا فرق پڑتا ہے۔'' پیٹرک نے کہا۔ ''ہمارے درمیان جو گفتگو بھی ہوگی' وہ میں وہاں سب کے سامنے دہراؤں گا۔''

''یہ تو ابھی دیکھنا باقی ہے۔'' برائن نے کہا اور اوپر رخ کر کے پیڈر فٹز جیرالڈ کو پکارا۔ ''پیڈر..... تھوڑی دیر کے لیے تمہاری چھٹی۔ آرام کر لو۔''

پیڈر نے مشین گن بغل میں دبائی اور وہاں سے چلا گیا۔

برائن اور پیٹرک چند لمحے ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ پھر برائن فلائن نے کہا۔ ''تمھیں ہمارے بارے میں کیسے پتا چلا کیپٹن؟''

''اس سے تمھارا کوئی تعلق نہیں۔''

''ضرور یہ میجر مارٹن کا کام ہے۔''

پیٹرک کو احساس ہوا کہ مائیکروفون نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کی گفتگو ریکٹری میں نہیں سنی جاسکے گی۔ چنانچہ وہ آزادانہ گفتگو کر سکتا ہے۔ اس نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور دیکھا کہ برائن کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا ہے۔ ''وہ تمھارا دوست ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں' پروفیشنل واقف کار کہہ لو۔'' برائن نے جواب دیا۔ ''کیا میجر نے تمھیں میرا اصل

نام بتایا؟''

پیٹرک نے جواب نہیں دیا۔

برائن گیٹ کے اور قریب آ گیا۔ ''انٹیلی جنس کی فیلڈ میں ایک پرانی کہاوت ہے..... یہ جاننے کی اہمیت نہیں کہ گولی کس نے چلائی۔ یہ جاننا اہم ہے کہ اس کی قیمت کس نے ادا کی۔'' اس نے پیٹرک کو بہت غور سے دیکھا۔ ''سو یہ بتاؤ کہ گولیوں کی قیمت کس نے ادا کی ہے۔''

''یہ تو تم مجھے بتاؤ۔''

''فینیان آرمی کو تمام ضروریات برٹش ملٹری انٹیلی جنس نے فراہم کی ہیں۔''

''برٹش حکومت ایسا خطرہ مول نہیں لے سکتی کیونکہ تمہاری یہ گھٹیا جنگ.....''

''میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو اپنے ذاتی اہداف کے تعاقب میں ہوتے ہیں، چاہے وہ ان کی حکومت کے مقاصد سے متصادم ہوں۔ یہ لوگ اپنے موقف کو برحق ثابت کرنے کے لیے تاریخی حوالوں کی بات کرتے ہیں.....''

''کرتے تو تم بھی یہی ہو۔''

برائن نے اس مداخلت کو نظر انداز کر دیا۔ ''یہ لوگ اپنی انا کا مینار ہیں وہ جب تک دھوکا دہی اور فریب سے کام لے کر اپنے دشمنوں کو مٹا نہ ڈالیں۔ ان کے نزدیک ان کی اپنی زندگی بے معنی ہوتی ہے۔ بحران کے مواقعوں پر وہ اپنے لیے جواز گھڑتے ہیں۔ یہ ہوتی ہے انٹیلی جنس والوں کی، خفیہ پولیس والوں کی بنیاد۔ یہی حال میجر ہارٹ مارٹن کا ہے۔''

''میرا خیال تھا کہ تم یہ اپنا نقشہ کھینچ رہے ہو۔''

برائن مسکرایا۔ ''مجھے یقین ہے کیپٹن کہ تم ایک دیانت دار پولیس افسر ہو۔'' پیٹرک نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ بولا۔ ''ایک بات اور بتاؤں۔ میرا خیال ہے کہ مارٹن کو امریکا میں بھی تعاون حاصل ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ سی آئی اے اور ایف بی آئی سے محتاط رہو اور ہاں، تم نے کہا کہ میں اپنا نقشہ کھینچ رہا ہوں، تو سن لو کہ میں انقلابی ہوں اور یقین کرو کہ انقلاب شکن لوگ زیادہ مکار، زیادہ فریبی ہوتے ہیں۔ اچھا ایک بات بتاؤں، آج جو کچھ ہوا اس کا سب سے زیادہ فائدہ کسے ہو گا؟''

پیٹرک نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''تمھیں تو نہیں ہو سکتا۔ تم عنقریب مر جاؤ گے اور جو کچھ تم نے کہا، اگر وہ سچ ہے تو تم کیا ثابت ہوتے ہو۔ کھلونا! برٹش انٹیلی جنس، سی آئی اے اور ایف بی آئی کا

گھٹیا کھلونا اور کھیل بھی انھی کا ہے، تمھارا تو کچھ نہیں نا۔ تم تو اس بساط پر پیدل ہو۔''

برائن مسکرایا۔ ''ہاں، میں جانتا ہوں لیکن دیکھو تو، پیدل نے آرچ بشپ کو پھنسا لیا ہے اور اس کے خانے پر قابض ہو بیٹھا ہے۔ کیپٹن، پیدلوں کو کبھی حقیر نہ سمجھنا۔ جب وہ بساط کے اس طرف پہنچتے ہیں تو پلٹنے سے پہلے وزیر بن جاتے ہیں..... جو چاہتے ہیں، وہ بن جاتے ہیں اور عام طور پر وہیں بازی کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔''

پیٹرک، برائن کی بات سمجھ رہا تھا۔ اس نے کہا۔ ''فرض کر لیتے ہیں کہ میجر مارٹن ویسا ہی ہے، جیسا تم بیان کر رہے ہو تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ تم مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسے بے نقاب کروں؟''

''نہیں، اس سے تو میری پوزیشن خراب ہو گی۔ تم صرف اس پر نظر رکھو۔ مجھ سے اس کا مطلب نکل چکا ہے لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ میں مر جاؤں اور وہ چاہتا ہے کہ یرغمالی بھی مر جائیں اور چرچ بھی تباہ ہو جائے۔ وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے کہ آئرش لوگ وحشی اور سنگ دل ہیں۔ وہ تمھارے افسران کو جو مشورے دے، ان سے محتاط رہنا۔ اس پر اعتبار نہ کرنا۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟''

''ہاں، میں سمجھ گیا ہوں کہ تم نے خود کو ایسی پوزیشن میں ڈال لیا ہے کہ جہاں تمھارے جیتنے کا کوئی امکان نہیں..... تم نے خود کو یہ سوچ کر مصیبت میں ڈالا کہ بالآخر تم اس سے بچ نکلو گے مگر اب تمھیں خود پر اتنا یقین نہیں رہا۔''

''میرا جو مقصد ہے، میں اس پر کوئی سمجھوتا نہیں کروں گا۔ میرے لوگوں کو رہا کرنا برطانوی حکومت کا کام ہے۔ اب اگر گڑبڑ ہوئی تو یہ ان کا قصور.....''

''خدا کے لیے..... چھوڑ دو اس بات کو۔'' پیٹرک کا لہجہ غصیلا تھا۔ ''تمھیں محض چند سال کی سزا ہو گی۔ قید بھی برائے نام ہو گی۔ اس وقت ڈسٹرکٹ اٹارنی سے بہت اچھی ڈیل ہو سکتی ہے۔''

برائن نے مضبوطی سے سلاخیں تھام لیں۔ ''پولیس والوں کے خاص انداز میں باتیں کرنا بند کرو۔ میں سپاہی ہوں برک! کوئی گھٹیا مجرم نہیں کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی سے سودے بازی کروں۔''

پیٹرک برک نے ایک گہری سانس لی اور نرم لہجے میں بولا۔ ''میں تمھیں نہیں بچا سکتا۔''

''میں نے تم سے کہا بھی نہیں کہ مجھے بچاؤ لیکن تم نے خود سے یہ بات کہی، اس سے مجھے یہ

معلوم ہوگیا کہ پیٹرک برک کس طرح کا انسان ہے۔ تم پولیس مین بعد میں ہو' پہلے آئرش ہو۔ مانو چاہو نہ مانو۔''

''یہ نری بکواس ہے..... خرافات۔''

''بہر حال تم صرف میجر مارٹن سے نمٹنے کی فکر کرو۔ اس طرح تم یرغمالیوں کو بھی بچا سکوں گے اور گرجا کو بھی جبکہ میں اپنے ساتھیوں کو بچالوں گا۔ اچھا اب جاؤ اور اچھے بچوں کی طرح ہمارے لیے کھانے پینے کا بندوبست کرو۔ اگلی بار اور باتیں کریں گے۔''

پیٹرک برک نے خالص پیشہ وارانہ اسٹائل میں کہا۔ ''وہ سیڑھیوں پر سے گھوڑے کی لاش اٹھوانا چاہتے ہیں۔''

''ضرور..... کیوں نہیں۔'' برائن مسکرایا۔ اب وہ چند لمحے پہلے والا آدمی نہیں لگ رہا تھا۔ ''اب تم ہمیں بیف کے نام پر اس کا گوشت تو کھلانے سے رہے۔ ان سے کہو' کھلی گاڑی لائیں اور صرف دو آدمی۔ چالبازی نہیں چلے گی۔''

''نہیں..... ایسا کچھ نہیں ہوگا۔''

''جتنی چالبازیاں ہو چکیں' وہ بہت کافی ہیں ایک دن کے لیے۔'' برائن فلائن پلٹا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پھر اچانک وہ رکا اور اس نے پلٹ کر کہا۔ ''میں تمھیں دکھاؤں گا برک کہ میں کتنا اچھا آدمی ہوں۔ سنو..... سب جانتے ہیں کہ جیک فرگوسن پولیس کا انفارمر ہے۔ اس سے کہنا کہ اگر وہ اپنی زندگی کو اہمیت دیتا ہے تو فوراً یہ شہر چھوڑ دے۔'' پھر وہ پلٹا اور سیڑھیوں پر چڑھتا نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

پیٹرک کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔ اسے اس کے الفاظ یاد آئے..... میں سپاہی ہوں' کوئی گھٹیا مجرم نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں بظاہر کوئی اذیت نہیں تھی لیکن درحقیقت اذیت کی ایک جھلک پیٹرک نے دیکھ لی تھی۔

☆☆☆

کارڈینل اپنی مسند پر بیٹھا تھا۔ برائن فلائن اس کے سامنے کھڑا تھا۔ ''تقدس مآب! مجھے آپ سے ایک بہت اہم سوال کرنا ہے۔''

کارڈینل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''یہاں چرچ میں پوشیدہ راستے اور خفیہ راہداریاں بھی ہیں؟''

''اگر ہوتیں بھی تو میں تمھیں کبھی ان کے بارے میں نہ بتاتا۔'' کارڈینل نے بلاجھجک کہا۔

برائن فلائن ایک قدم پیچھے ہٹا اور اس نے زمین دوز کوٹھری کی سیدھ میں گرجا کی چھت پر اس طرف اشارہ کیا جہاں تاروں سے' پچھلے تمام آرچ بشپس کے سرخ ہیٹ لٹک رہے تھے۔ ''کیا آپ اپنا ہیٹ وہاں لٹکانا پسند کریں گے؟''

کارڈینل نے اسے بے حد سرد نظروں سے دیکھا۔ ''میں کرسچن ہوں اور ابدی زندگی پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں موت سے نہیں ڈرتا۔''

''آپ غلط سمجھے تقدس مآب! میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ اگر میرے آدمی کلہاڑی لے کر چھت پر کام شروع کریں تو یہ خوب صورت چھت تھوڑی ہی دیر میں نشستوں پر آگرے گی۔ اگر ہم خفیہ راستے سے راہداریاں ڈھونڈیں گے تو گرجا کا نقصان ہوگا۔''

کارڈینل نے ایک گہری سانس لی اور پھر نرم لہجے میں کہا۔ ''جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے' یہاں خفیہ راہداریاں نہیں ہیں لیکن یہ ناممکن بھی نہیں ہے۔ بہت کچھ ایسا ہے جو میں نہیں جانتا۔''

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں بہت کچھ ایسا ہے جو نظر نہیں آتا ہے۔ آپ ذرا وہ دن یاد کریں جب آپ کے وگار جنرل نے آپ کو آپ کا نیا گرجا دکھایا تھا۔ انھوں نے آپ کو کسی ہنگامی صورت حال میں بچ نکلنے کا کوئی راستہ بھی دکھایا ہوگا۔ آئرلینڈ اور انگلینڈ میں پادریوں کے لیے خفیہ پناہ گاہیں بھی ہوتی ہیں۔''

''یہ امریکا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہاں آرکیٹیکٹ نے ایسی کسی بات کا خیال رکھا ہوگا۔''

''آپ سوچیں..... یاد کرنے کی کوشش کریں تقدس مآب! اگر آپ کو یہ یاد آگیا تو بہت سی انسانی جانیں بچائی جاسکیں گی۔''

کارڈینل مسند سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور وسیع و عریض گرجا کا جائزہ لینے لگا۔ ہاں..... وہاں کھوکھلی دیواریں تھیں جن میں زینے تھے۔ وہ راہداریاں تھیں جو کبھی استعمال نہیں کی گئیں لیکن وہ کہاں تھیں اور کس طرف جاتی تھیں' یہ اسے بالکل یاد نہ تھا۔ وہ سامنے کے فرش کو دیکھنے لگا۔ نیچے

زمین دوز کوٹھری اور اس کے اطراف میں نیچی چھت والا بیسمنٹ لیکن یہ تو قابضین کو بھی معلوم تھا۔ انھوں نے قربان گاہ کی کانسی کی پلیٹ کو دبا کر میگان اور بکے کو وہاں جاتے دیکھا تھا۔

اس بیسمنٹ کا دو تہائی حصہ ایسا تھا جہاں بس جھک کر چلنا ہی ممکن تھا۔ ماربل کے فرش کے نیچے اس تاریک خلا میں چوہے گھومتے پھرتے تھے اور اوپر ہر سال میں ساٹھ لاکھ افراد عبادت کے لیے آتے تھے۔ کسی کو نیچے کی تاریکی کا خیال نہیں آتا تھا مگر اب وہ تاریکی..... گرجا کے نیچے کی تاریک جگہیں اہمیت اختیار کر گئی تھیں۔

کارڈینل نے سر اٹھا کر غلام گردشوں اور ارغنون گاہ میں کھڑے کشیدہ اعصاب والے ہیولوں کو دیکھا۔ وہ تنہا بھی تھے اور خوف زدہ بھی۔

وہ برائن کی طرف مڑا۔ ''مجھے کوئی خفیہ راستہ' کوئی پوشیدہ راستہ یاد نہیں آتا۔ گویا تمھارے لیے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔''

''میرے باہر نکلنے کا راستہ تو صدر دروازہ ہے تقدس مآب!'' برائن نے کہا۔ پھر وہ الگ الگ ہر مقام کے بارے میں کارڈینل سے پوچھنے لگا۔

کارڈینل نفی میں سر ہلاتا رہا۔ ''یہ احمقانہ بات ہے۔ یہ خدا کا گھر ہے' کسی فرعون کا اہرام نہیں۔ یہاں کچھ بھی خفیہ نہیں۔ اسرار ہیں تو بس روحانی ہیں۔''

برائن مسکرایا۔ ''یہاں کوئی خفیہ خزانہ موجود نہیں تقدس مآب؟''

''ہے۔ یہاں ابدی سکون کا' محبت کا' خوشیوں کا اور اعتماد کا بے حد قیمتی خزانہ موجود ہے۔ اسے پایا جا سکتا ہے' لوٹا نہیں جا سکتا۔ تم بھی چاہو تو پالو۔''

''اور قربان گاہ پر موجود سونا اور ہیرے جواہرات کے جڑاؤ ظروف؟''

''وہ تم چاہو تو لے لو..... بہ خوشی۔''

برائن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''نہیں..... ہم یہاں سے اپنے وجود کے سوا کچھ نہیں لے کر جائیں گے۔ آپ اپنا سونا اور اپنی محبتیں اپنے پاس رکھیں۔'' اس نے گرجا کا جائزہ لیا۔ ''مجھے امید ہے کہ یہ قائم رہے گا۔'' پھر اس نے کارڈینل کو دیکھا۔ ''کیا خیال ہے' اس جگہ کا سروے کرنے سے شاید آپ کی یادداشت تازہ ہو جائے۔ آپ میرے ساتھ آیئے' پلیز۔''

کارڈینل اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں صدر چبوترے کی سیڑھیوں سے اترے اور گرجا کے سامنے

والے حصے کی طرف چل دیے۔

☆☆☆

فادر مرفی نے کارڈینل کو برائن کے ساتھ چہل قدمی کرتے دیکھا۔ میگان کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ بیکسٹر نشست کے آخری سرے پر بیٹھا تھا۔ جان بکے ارغنون کے پاس کھڑا فیلڈ فون پر بات کر رہا تھا۔

فادر مرفی' مورین کی طرف مڑا۔ ''تم کچھ کرنے کو بے چین ہو رہی ہو۔ ہے نا؟''

مورین نے فادر کو دیکھا۔ موت کی قربت کے احساس نے اسے پرسکون اور ہوش مند بنا دیا تھا لیکن جبلی طور پر وہ اب بھی کچھ کرنے کے لیے مضطرب تھی۔ اس نے آہستہ سے اقرار میں سر ہلایا۔

فادر مرفی کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔ ''تمھیں کسی بھی طرح کا کوئی کوڈ آتا ہے؟ جیسے مورس کوڈ۔''

''ہاں' مورس کوڈ تو مجھے آتا ہے' مگر کیوں؟''

''تمھاری زندگی کو سنگین خطرہ لاحق ہے۔ میرا خیال ہے' تمھیں اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے۔ اچانک تمھیں کچھ ہو جائے تو.....''

مورین اسے دیکھتی رہی۔ بولی کچھ نہیں۔

''مجھ پر بھروسا کرو۔''

''ٹھیک ہے۔''

مرفی انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ جان بکے نے فیلڈ فون کا ریسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے پکارا۔ ''مسٹر بکے! میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔''

بکے نے سر گھما کر اسے دیکھا۔ ''برائیڈ روم کے ٹوائلٹ میں چلے جاؤ مگر استعمال کے بعد سیٹ اچھی طرح صاف کر دینا۔''

''بات یہ ہے کہ مس میلون اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہتی ہے۔''

''اوہ۔'' بکے نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ ''اس کے لیے تو ایک ہفتے کا وقت بھی کم ہے۔ دس دن سے کم میں یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا۔''

''یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اس کی زندگی کو سنگین خطرہ لاحق ہے.....''

"تو ٹھیک ہے بھائی' کون روک رہا ہے تمھیں-"

فادر مرفی اٹھ گیا- مورین بھی اٹھ کھڑی ہوئی-

ہکے نے انھیں ریلنگ کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا تو بولا- "یہ کام یہاں بھی تو ہو سکتا ہے-"

فادر مرفی نے کہا- "نہیں..... سب کے سامنے نہیں- اس کے لیے الگ حجرہ ہے-"

"حجرے میں جو ہوگا اس کا اعتراف کہاں کرو گے-" ہکے نے آنکھ مارتے ہوئے کہا-

مورین کا چہرہ تمتما اٹھا تاہم وہ خاموش رہی- فادر مرفی نے کہا- "خدا سب دیکھتا ہے- اس سے کچھ چھپا نہیں-"

"اچھا..... جو کچھ بھی کرنا ہے' جلدی سے کر لو-" جان ہکے نے چڑچڑے پن سے کہا-

وہ بغلی سیڑھیوں سے اتر کر برائیڈ روم کی طرف گئے- وہاں اعتراف کرنے والوں کے لیے بوتھ بنے ہوئے تھے- جان ہکے نے اپنے دونوں طرف کے اسنائپرز کو ہاتھ فضا میں بلند کر کے چوکنا رہنے کا اشارہ کیا' پھر چلا کر کہا- "کوئی چالاکی نہیں- تم لوگ دو طرف سے فائر کی زد میں ہو-"

فادر مرفی' مورین کو ایک بوتھ میں لے گیا- پھر وہ دوسری طرف سے گھوم کر بوتھ میں داخل ہوا- درمیان میں پردہ پڑا تھا-

مورین جھک گئی- پردے پر فادر کا ہیولا سا دکھائی دے رہا تھا- "یہ بہت طویل کہانی ہے- سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں-"

"دور فریم میں ایک بٹن ہے- میرا خیال ہے' اس کی تلاش شروع کر دو-" فادر مرفی نے سرگوشی میں کہا-

"جی..... کیا.....؟" مورین گڑبڑا گئی-

"وہاں ایک بٹن ہے- اسے دباؤ گی تو اوپر ریکٹری میں آواز جائے گی- عام طور پر یہ بٹن پادری کو بلانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے- جب آپ کو فوری طور پر اعتراف کرنا ہو اور پادری موجود نہ ہو' تب....." فادر ہلکے سے ہنسا-

مورین کے انداز میں اب ہیجان تھا- "آپ کا مطلب ہے' اس کے ذریعے ہم اپنی بات اوپر....."

"ہمیں جوابی سگنل موصول نہیں ہو سکتے لیکن اس کی ہمیں ضرورت بھی نہیں ہے اور مجھے نہیں

معلوم کہ ہماری بات کسی تک پہنچے گی بھی یا نہیں- بہرحال کوشش کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے- اب تم جلدی کرو- سگنل کے ذریعے پیغام بھیج دو- کوئی ایسا پیغام جو باہر والوں کے کام آ سکے-"

مورین نے اپنے ہاتھ کو چھپانے کے لیے پردے کو مزید کھینچ دیا- پھر اس نے دروازے کے فریم پر ہاتھ پھیرا- بٹن اسے مل گیا- اس نے کئی بار اسے دبایا تاکہ اوپر والے اس طرف متوجہ ہو جائیں- پھر اس نے مورس کوڈ میں پیغام بھیجنا شروع کیا-

میں مورین میلون ہوں..... فادر مرفی کے ساتھ-

اب سوال یہ تھا کہ اسے کیا کہنا ہے- اس نے اپنے زمانہ تربیت کو یاد کرنے کی کوشش کی..... کون' کیا' کہاں' کب' کتنے.....

گرجا میں تیرہ اور پندرہ کے درمیان مسلح افراد موجود ہیں- ہر غلام گردش میں ایک اسنائپر ہے- ایک ارغنون گاہ میں ہے- مقدس اشیا کے حجرے کے گیٹ پر ایک آدمی سب مشین گن لیے کھڑا ہے- ایک یا دو آدمی یا عورتیں ہر مینار میں ہیں- ایک یا دو اٹاری میں ہیں- ان تمام کے درمیان فیلڈ فون پر رابطہ ہے- یرغمالی افراد قربان گاہ کے صدر چبوترے پر ہیں-

وہ رک گئی- اس نے ان لوگوں کی جو گفتگو اِدھر اُدھر سے سنی تھی' وہ اسے یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی- پھر اس نے زیادہ تیز رفتاری اور زیادہ خوداعتمادی سے سگنل بھیجنے شروع کیے-

اٹاری میں آگ لگانے کے لیے منتی موم بتیوں کا ڈھیر اکٹھا کر دیا گیا ہے اور صدر چبوترے کے نیچے شاید بم فٹ کیے گئے ہیں-

وہ پھر رکی اور سوچنے لگی..... کون' کیا' کہاں..... پھر اس کی انگلی دوبارہ بٹن پر تھرکنے لگی-

میک کومیل کا اصل نام برائن فلائن ہے- جان ہکے اس کا نائب ہے- میگان فٹز جیرالڈ کی اس تنظیم میں تیسری پوزیشن ہے- دروازوں پر بارودی سرنگیں بچھا دی گئیں ہیں- ان لوگوں کے پاس اسنائپرز رائفلیں' خودکار رائفلیں' پستول M72 راکٹ' گیس ماسک.....

"اسٹاپ-" دوسری طرف سے مرفی کی آواز ابھری- اس کے لہجے میں سنگینی تھی- مورین نے بٹن پر سے انگلی ہٹالی-

مرفی نے بلند آواز میں کہا- "کیا تم اپنے تمام پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو؟"

"یس فادر-"

"اب ایک بار مقدس مریم کی پانچ دہائیوں والی مناجات پڑھو-"

"صرف ایک بار!" بوتھ میں جان یکے کی آواز گونجی- "خدا کی قسم' اگر ہمارے پاس مہلت ہوتی تو میں اس لڑکی کو ایسٹر تک گھٹنوں کے بل بٹھائے رکھتا مگر مجبوری ہے- چلو' باہر آ جاؤ-"

مورین بوتھ سے باہر آ گی- دوسری طرف کے محرابی دروازے سے فادر مرفی نکل آیا- اس نے جان یکے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا- "بعد میں شاید مجھے کارڈینل کے حضور اعتراف کا موقع ملے-"

یکے کے ہونٹوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری- "ارے..... تم نے بھی کوئی گناہ کیا ہوگا فادر؟" وہ بڑھا اور فادر مرفی کے اور قریب آ گیا- "یہ رات ختم ہونے سے پہلے میں تم لوگوں کے بھی اعتراف سنوں گا-' فادر مرفی نے کہا-

یکے نے کراہت بھرے لہجے میں کہا- "گرجا میں اس وقت کوئی دہریا نہیں..... شاید سوائے پیڈرک کے-" وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے سر کو اثباتی جنبش دی- "کسی نے کبھی کہا تھا کہ رات کے وقت دہریے خدا پر آدھا ایمان لے آتے ہیں- ممکن ہے فادر' تم ٹھیک کہہ رہے ہو- صبح کے قریب آتے آتے جب ان کو موت کا چہرہ صاف دکھائی دینے لگے گا تو یہ سب تمھارے پاس چلے آئیں گے..... سفارش کے لیے' لیکن فادر' میں کسی فانی انسان کے سامنے اعتراف نہیں کروں گا اور نہ ہی برائن فلائن اور نہ ہی وہ شیطان کی تانیث جو برائن فلائن کے ساتھ سوتی ہے-

فادر مرفی کا چہرہ سرخ ہو گیا' تاہم اس نے کہا- "میرا خیال ہے' ہیرالڈ بیکسٹر بھی باطنی سکون حاصل کرنا چاہے گا-"

"وہ.....؟ اور وہ بھی کیتھولک چرچ میں! ہاہ..... ایسا کوئی امکان نہیں فادر-" اُس نے پلٹ کر صدر چبوترے پر اکیلے بیٹھے بیکسٹر کو دیکھا اگر یہ حرامی..... کیتھولک چرچ میں کیتھولک پادری کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر معافی مانگ لے تو سمجھ لو کہ ہماری ساری محنت وصول ہو گئی- خیر..... اب واپس چلو-"

"مجھے امید ہے کہ مجھے اتنی زندگی ضرور ملے گی کہ میں تمھیں موت کا سامنا کرتے دیکھ سکوں-" مورین نے جان یکے سے کہا- پھر وہ پلٹ کر پادری کے ساتھ صدر چبوترے کی سیڑھیوں کی طرف چل دی- "یہ..... یہ شخص..... اس میں کوئی بہت بڑی شیطنت....."

فادر مرفی نے اثبات میں سر ہلایا-

وہ دونوں بڑھتے رہے- پھر مورین نے پوچھا- "آپ کے خیال میں ہمارا پیغام پہنچ گیا ہوگا؟"

"کیا کہہ سکتا ہوں-"

"آپ کو مورس کوڈ کا استعمال آتا ہے؟"

فادر نے ہاتھ بڑھا کر ریلنگ کے درمیان والا گیٹ کھولا- "نہیں' لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم میرے اعتراف سے پہلے میرے پیغام کو نقطوں اور لکیروں میں تبدیل کر دو-"

مورین نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر دبایا-

فادر ایک دم چونک سا گیا-

"کیوں..... کیا ہوا؟" مورین نے پوچھا-

فادر مرفی نے جان یکے کو دیکھا جو بوتھ کے پاس کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا- فادر نے اپنی واسکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مالا نکالی اور مورین کی طرف بڑھا دی- "یہاں واپس آؤ اور ریلنگ پر گھٹنوں کے بل جھکو-"

مورین نے مالا لی اور یکے کی طرف دیکھا- "کتنی احمق ہوں میں- مجھے خیال کرنا چاہیے تھا....."

'غلطی میری ہے-" فادر مرفی نے کہا- "دعا کرو کہ وہ ہماری طرف سے مشتبہ نہ ہوا ہو-" یہ کہہ کر فادر مرفی صدر چبوترے پر چڑھ گیا-

مورین گھٹنوں کے بل جھکی مالا جپتی رہی- پھر اس نے چرچ کا جائزہ لیا- وہاں غیر معمولی سکوت تھا- بالکونیوں میں متحرک سائے تھے اور جان یکے اعترافی بوتھ کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا-

☆☆☆

برائن فلائن' کارڈینل کو بیل روم میں لے گیا- کارڈینل نے کٹی ہوئی چمنیوں کو غور سے دیکھا- برائن نے ڈونلڈ ملز سے کہا- "تمھیں کبھی نیویارک کے آرچ بشپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے؟"

ڈونلڈ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس نے بڑے احترام سے اس کی اسقفی انگوٹھی کو چوما- پھر وہ

اٹھ کھڑا ہوا۔

''جاؤ بک اسٹور میں کافی موجود ہے۔ کچھ دیر آرام کرلو۔'' برائن نے اس سے کہا۔

ڈونلڈ جلدی سے سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔

برائن مینار کے کھلے حصے سے شہر کا منظر دیکھنے لگا۔ سرد کمرے میں دیر تک خاموشی رہی۔ پھر برائن نے کہا۔ ''کیسی ناقابلِ یقین بات ہے۔ اس گرد آلود کمرے میں ایک مسلح انقلابی آپ کے قدموں میں جھک کر آپ کی انگوٹھی کو بوسہ دیتا ہے۔''

''ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟'' کارڈینل نے مضطربانہ لہجے میں پوچھا۔ ''یہاں تو خفیہ راستے نہیں ہوسکتے۔''

''آپ کا گورڈن اسٹل وے سے کس حد تک تعلق رہا ہے؟'' برائن نے اچانک سوال کیا۔

''آخری بار ہونے والی تبدیلیوں پر ہمارے درمیان بات ہوئی تھی۔''

''اور اس نے آپ کو کوئی راز کی بات نہیں بتائی..... کوئی ایسی بات جو آپ کے تجسس کو جگاتی.....''

''میں ایک سوال کا دوبارہ جواب نہیں دیا کرتا۔''

برائن اس کے سامنے احتراماً جھکا۔ ''خفا نہ ہوں۔ میں تو بس آپ کی یادداشت کو تازہ کرنے کی کوشش کررہا ہوں تقدس مآب۔''

''تم مجھ سے چاہتے کیا ہو مسٹر فلائن!''

''میں چاہتا ہوں کہ آپ پولیس کے مذاکرات کرنے والے سے بات کریں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پوری دنیا سے بات کریں۔ میں مقدس اشیا کے حجرے کے نیچے بنے پریس روم میں پریس کانفرنس کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگ ٹی وی پر آپ کو دیکھیں، ریڈیو پر آپ کو سنیں.....''

''میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔''

''آپ ایسا کچھ کرتے رہے ہیں..... صرف ہمارے کاز کو نقصان پہنچانے کے لیے۔ آپ اپنے منبر پر کھڑے ہوکر آئی آر اے کی مذمت کرچکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب آپ ان نقصانات کا ازالہ کریں۔''

''میں قتل و غارت گری اور ظلم و تشدد کے خلاف بولتا رہا ہوں۔ اگر یہ آئی آر اے کی مذمت کے مترادف ہے تو.....''

برائن فلائن کی آواز بلند ہوگئی۔ ''کبھی برطانویوں کے عقوبتی کیمپ بھی دیکھے آپ نے۔ اور ان کیمپوں میں موجود قیدیوں کا حال بھی دیکھا؟''

''میں نے رپورٹس دیکھی اور سنی ہیں۔ میں السٹر میں برطانوی طرزِ عمل کی بھی مذمت کرتا ہوں.....''

''دنیا کو اس مذمت کا پتا ہی نہیں۔ وہ مذمت کسی کو یاد نہیں۔'' برائن اپنا چہرہ کارڈینل کے چہرے کے قریب لے گیا۔ ''آپ اعلان کریں گے..... دنیا کو بتائیں گے کہ ایک آئرش امریکن اور کیتھولک بشپ کی حیثیت سے آپ شمالی آئرلینڈ کے کیمپوں کا دورہ کریں گے۔''

''لیکن اگر تم انھیں خالی کرانے میں کامیاب ہوگئے مسٹر فلائن تو وہاں دیکھنے کو کیا بچے گا؟''

''آپ پتا نہیں کیا سمجھ رہے ہیں۔ وہ سینکڑوں کیمپ ہیں اور ان میں لاکھوں قیدی ہیں۔ گرجا میں بیٹھے بیٹھے دنیا کا پتا نہیں چلتا کارڈینل۔''

''میں سمجھ گیا۔ جو لوگ رہا ہوں گے وہ تم لوگوں کے رشتے دار ہیں اور ان میں تمھارے لیڈر بھی ہوں گے۔ باقی لوگ وہیں سڑتے رہیں تاکہ تم ان کی حالتِ زار کو دکھا کر اپنے پُرتشدد موقف کو جائز ثابت کرسکو۔ میں اتنا سادہ لوح نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھ رہے ہو..... میں اس طرح تمھارے ہاتھوں استعمال نہیں ہوں گا۔''

برائن نے گہری سانس لی۔ ''تو میں بھی اس گرجا کی حفاظت کی ضمانت نہیں دوں گا بلکہ مذاکرات کا خواہ کچھ بھی نتیجہ نکلے، میں اس گرجا کی تباہی کو یقینی بنادوں گا۔''

کارڈینل اس کے اور قریب ہوگیا۔ ''ہر کسی کو اپنے گناہوں کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ یہ دنیا دارالحساب نہیں ہے مسٹر فلائن! بعض لوگ گناہ کرکے بھی بچ نکلتے ہیں اور وہ اپنے بستر میں بڑے سکون سے مر بھی جاتے ہیں لیکن یاد رکھو اوپر جو عدالت ہے.....''

''مجھے اس سے ڈرانے کی کوشش نہ کرو اور اس بات پر بھی اتنا یقین نہ رکھو کہ وہ عدالت مجھے جہنم میں جھونکے گی اور تمھارے پر لگادے گی۔ اوپر کی عدالت کے انصاف کے بارے میں میرا

تصورتم سے مختلف ہے- میرے خیال میں وہاں جنگجوؤں کو یہاں سے زیادہ عزت ملے گی- تمہاری' جنت تو مجھے ہمیشہ سے زنانی لگتی ہے-''

کارڈینل نے کوئی جواب نہیں دیا- بس نفی میں سر ہلا کر رہ گیا-

برائن نے سر گھما کر شہر کی روشنیوں کو دیکھا- چند لمحے بعد وہ بولا- ''کارڈینل! میں قدرت کا منتخب آدمی ہوں- میں یہ بات جانتا ہوں- مجھے شمالی آئرلینڈ کے لوگوں کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے منتخب کیا گیا ہے-'' وہ کارڈینل کی طرف گھوما اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا- ''یہ انگوٹھی دیکھ رہے ہو- یہ فن میک کومیل کی انگوٹھی ہے- یہ مجھے ایک پادری نے دی تھی' جو پادری نہیں تھا- ایک ایسے آدمی نے جو جسمانی طور پر زندہ نہیں تھا اور یہ انگوٹھی مجھے وہاں دی گئی' جو بے دینوں کا معبد ہوا کرتی تھی مگر بعد میں وہاں چرچ بن گیا- ایسی حیرت سے کیوں دیکھتے ہو- تمھیں تو معجزوں پر یقین ہونا چاہیے-''

کارڈینل نے افسردگی سے اسے دیکھا- ''تم نے خدا کی محبت کو دل سے نکال دیا اور اس کی جگہ ان تاریک قوتوں کو دے دی- جن کے بارے میں کسی کرسچن کو بات تک نہیں کرنی چاہیے-'' اس نے ہاتھ بڑھایا- ''لاؤ..... یہ انگوٹھی مجھے دے دو-''

برائن بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹ گیا- ''نہیں-''

''لاؤ..... مجھے دے دو- پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا ہمارا خدا زنانہ مزاج رکھتا ہے' جیسا کہ تم سمجھتے ہو-''

برائن نے سر جھٹکا اور انگوٹھی والے ہاتھ کو مٹھی بنا کر فضا میں بلند کیا-

کارڈینل نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا- ''اب میں نے اپنے فرائض کو واضح طور پر سمجھ لیا ہے- ممکن ہے کہ میں اس گرجا کو نہ بچا پاؤں- ممکن ہے کہ میں یہاں موجود لوگوں کی جان بھی نہ بچا پاؤں مگر اس رات کی صبح سے پہلے میں تمہاری روح کو بچانے کی پوری کوشش کروں گا- تمہاری بھی اور تمھارے ساتھیوں کی بھی-''

برائن فلائن نے پہلے اپنی انگلی میں پڑی کانسی کی اس انگوٹھی کو اور پھر کارڈینل کو دیکھا- اس کی نظریں کارڈینل کے گلے میں لٹکی صلیب پر جم گئیں- ''کبھی میں سوچتا تھا کہ کاش مجھے تمہارے خدا کی طرف سے کوئی نشانی مل جائے لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا- اب صبح تک ہم میں سے کوئی ایک یہ جان

لے گا کہ کون جیتا..... تمھارا خدا یا میرا خدا-''

☆☆☆

اسقف ڈاؤنز اندرونی دفتر کی کھڑکی میں کھڑا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا- سامنے روشنی میں نہائی ہوئی گرجا کی عمارت تھی لیکن اسے عمارت سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا- دھواں ہی نہیں وہ تو گرجا کو جلتے ہوئے دیکھ رہا تھا- اس نے پلکیں جھپکائیں اور پلٹ کر کمرے میں موجود لوگوں کو دیکھا-

وہاں اس کے علاوہ کیپٹن شریڈر تھا جو شاید اس معاملے کے اختتام تک یہیں رہے گا- اس کے علاوہ وہاں کیپٹن برک' میجر مارٹن اور انسپکٹر لینگلے تھے- کیپٹن بالینی ایک طرف کھڑا تھا- کاؤچ پر ایف بی آئی کا ہوگن اور سی آئی اے کا کروگر براجمان تھے- وہ سب ڈی کوڈ کیا ہوا ایک پیغام پڑھ رہے تھے جو ابھی ایک سراغ رساں لے کر آیا تھا-

پیٹرک برک نے اپنے ہاتھ میں موجود پیغام کی نقل کو دوبارہ پڑھا- ''.....فٹ کیے گیے ہیں- میک کومیل کا اصل نام برائن فلائن ہے- جان ہکے اس کا نائب ہے- میگان فٹز جیرالڈ کی اس تنظیم میں تیسری پوزیشن ہے- دروازوں پر بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں- ان لوگوں کے پاس اسنائپر رائفلیں' خود کار رائفلیں' پستول' M72 راکٹ' گیس ماسک-''

اس نے سر اٹھا کر دیکھا- ''فٹ کیے گئے ہیں..... بم اور کہاں؟''

لینگلے نے کندھے جھٹک دیے- ''مجھے اُمید ہے کہ جس نے بھی یہ پیغام بھیجا ہے' وہ دوبارہ بھی کوشش کرے گا- میرے دو آدمی اوپر پیغام لکھنے کے لیے تیار ہیں-'' اس نے پھر پیغام کا جائزہ لیا- ''یہ جس قدر اچانک ختم ہوا ہے' یہ بات مجھے اچھی نہیں لگی-''

''اور ان کے پاس خطرناک نوعیت کا اسلحہ ہے-'' کیپٹن بالینی بولا-

''یہ پیغام یا تو مورین میلون نے بھیجا ہے یا سر بیکسٹر نے- انھیں مورس کوڈ بھی آتا ہے اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہمارے لیے کس طرح کی معلومات کی اہمیت ہے-'' پیٹرک نے کہا- ''اور کیونکہ اسقف ڈاؤنز کا کہنا ہے کہ وہ بٹن اعتراف والے بوتھ میں ہے تو یہ سر بیکسٹر کا کام نہیں ہے کیونکہ وہ پروٹسٹنٹ ہیں اس لیے وہ اس بوتھ میں جا ہی نہیں سکتے-''

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" میجر مارٹن نے اس کی تائید کی۔

اسقف ہچکچاتے ہوئے بولا۔ "میں اس سلسلے میں سوچتا رہا ہوں۔ شاید اب اگلی بار بیکسٹر اعتراف کرلے۔ یوں ایک پیغام اور آجائے۔ پھر فادر مرفی کا اعتراف تقدس مآب سنیں۔ ایک اور پیغام، پھر تقدس مآب کا اعتراف۔ ہمیں تین پیغام اور مل سکتے ہیں۔"

"اور اس کے بعد چھٹی۔" میجر مارٹن نے کہا۔ "ایک آدمی دو بار اعتراف نہیں کرسکتا۔"

اسقف ڈاؤنز نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا۔

بالینٹی نے کہا۔ "اسقف محترم! کیا یہ درست ہے۔ میرا مطلب ہے حجرۂ اعتراف کو اس سلسلے میں استعمال کرنا۔"

ڈاؤنز پہلی بار مسکرایا۔

"اس میں کوئی حرج نہیں۔" وہ بولا۔

میجر مارٹن نے کھنکھارتے ہوئے کہا۔ "بات سنیں، ابھی تک ہم لوگوں نے اس پیغام پر اس زاویے سے غور نہیں کیا کہ یہ مجرموں کی کوئی چال بھی ہوسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے برائن فلائن نے ہمیں مرعوب کرنے کے لیے یہ معلومات فراہم کی ہوں۔ اگرچہ آئرش لوگ اتنے ذہین نہیں ہوتے لیکن پھر بھی..... یہ بہرحال ممکن ہے۔"

"پیغام مکمل ہوتا تو ہمیں اس بات کا بہتر طور پر اندازہ ہوجاتا۔" لینگلے نے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔" اسقف ڈاؤنز نے میجر مارٹن کو ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔ "وہ پیغام مجرموں کا بھیجا ہوا نہیں ہوسکتا۔"

"یہ آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟" میجر مارٹن نے برا مانے بغیر کہا۔

"اس لیے کہ حجرۂ اعتراف میں اس بٹن کی موجودگی کا علم فادر مرفی اور تقدس مآب کے سوا کسی کو نہیں ہے۔"

"تب تو ٹھیک ہے۔" میجر مارٹن نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

برٹ شریڈر نے لینگلے سے کہا۔ "مجھے مجرموں کی شخصیتوں کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔ خاص طور پر میگان فٹز جیرالڈ کے بارے میں۔"

"میں فائلیں چیک کرلوں گا لیکن میگان کا نام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ بیرونی دفتر میں لوگوں کے آنے جانے کا سلسلہ جاری تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹیاں مستقل بج رہی تھیں۔ نچلی منزل پر پولیس کمانڈر کراؤڈ کنٹرول اور گرجا کے محاصرے کا نقشہ تیار کررہے تھے۔ کارڈینل کی اقامت گاہ میں گورنر اور میئر طعام گاہ میں اپنے اپنے معاونین کے ساتھ بوفے ڈنر کے دوران معاملات طے کررہے تھے۔ واشنگٹن، لندن، ڈبلن اور البانی کے درمیان رابطے کھلے رکھے گئے تھے۔

نئے لگائے گئے ٹیلی فونوں میں سے ایک کی گھنٹی بجی۔ برٹ شریڈر نے ریسیور اٹھایا اور ایک لمحہ بات کرنے کے بعد سی آئی اے کے کروگر کو تھما دیا۔ کروگر ایک منٹ تک بات کرتا رہا۔ پھر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ "برائن فلائن اور میگان فٹز جیرالڈ کے بارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں۔ جان ہکے پر جو ہماری فائل ہے، وہ آپ کے پاس موجود ہے۔"

دو فون بیک وقت بجے اور دونوں کو برٹ شریڈر نے ریسیو کیا۔ ایک اس نے ہوگن کو اور دوسرا میجر مارٹن کو تھما دیا۔ ہوگن نے صرف چند سیکنڈ بات کی اور فون رکھ دیا۔ "فلائن! میگان یا فینیان آرمی کے بارے میں ہمارا ریکارڈ خاموش ہے۔" اس نے کہا۔ "ہکے والی فائل پہلے ہی آپ کے پاس ہے۔ ہم نے اس کی تدفین کے موقع پر سوگواروں کو چیک کرنے پر ایک ایجنٹ کو مامور کیا تھا۔ وہ ہماری آخری انٹری ہے۔"

میجر مارٹن اب بھی فون پر بات کررہا تھا اور سامنے رکھے کاغذ پر کچھ نوٹ بھی کرتا جارہا تھا۔ ریسیور رکھنے کے بعد وہ بولا۔ "گڈ نیوز! برائن فلائن کے بارے میں ہمارا ریکارڈ ٹیلیکس کے ذریعے تفصیلاً بھیجا جارہا ہے۔ فینیان آرمی کے بارے میں بھی کچھ معلومات ہیں لیکن ہکے کے بارے میں آپ کی فائل زیادہ بھاری ہے۔ آپ اس کی کاپی لندن بھجوادیں۔" اس نے سگریٹ جلایا اور طمانیت بھرے لہجے میں بولا۔ "میگان کے بارے میں بھی فائل بھیجی جارہی ہے۔ اس کے بارے میں فی الحال جان لیجیے کہ وہ بلفاسٹ میں پیدا ہوئی۔ عمر ۲۱ سال ہے۔ باپ فیملی کو بے یارومددگار چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اس کا بھائی تھامس قیدیوں کی ایک وین پر حملے کے جرم میں لانگ کیش میں سزا کاٹ رہا ہے۔ دوسرا بھائی پیڈر آئی آر اے کا رکن ہے۔ ماں نروس بریک ڈاؤن کی وجہ سے اسپتال میں ہے۔ یہ ہے بلفاسٹ کی پانچ رکنی فیملی۔ اس کا لہجہ طنزیہ ہوگیا۔ "اب اس کا

حلیہ..... سرخ بال، نیلی آنکھیں، چہرے پر مہاسے، قد پانچ فٹ سات انچ، دُبلی پتلی اور خوب صورت۔'' اس نے پیٹرک برک کو غور سے دیکھا۔'' شاید تم پر فائر اسی نے کیا تھا۔''

پیٹرک نے اثبات میں سر ہلایا۔

میجر مارٹن نے کہا۔'' وہ برائن فلائن کی حالیہ محبوبہ ہے۔'' وہ مسکرایا۔'' یہ بات قابل غور ہے کہ اندر اس کی مورین میلون سے کیسی نبھ رہی ہوگی۔ مجھے تو برائن فلائن پر ترس آ رہا ہے۔''

ایک باوردی افسر نے دروازے میں جھانکتے ہوئے کہا۔'' ریسٹورنٹ سے کھانے پینے کا سامان آ گیا ہے۔''

برٹ شریڈر نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔'' میں انھیں بتا دوں۔'' پھر اس نے اسپیکر آن کر دیے۔ رابطہ ملنے پر اس نے کہا۔'' فن میک کومیل، میں کیپٹن شریڈر بول رہا ہوں۔''

'' میں ڈرموٹ ہوں۔ فن اس وقت کارڈینل کے ساتھ دعا میں مصروف ہے۔''

شریڈر ہچکچایا۔'' مسٹر ڈرموٹ.....''

'' تم مجھے ہکے کہہ کر پکار سکتے ہو..... جان ہکے۔ مجھے فرضی نام پسند نہیں۔ یہ الجھنوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ تمھیں پتا تھا کہ میں یہاں ہوں؟ کیا میری فائل تمھارے سامنے رکھی ہے اسپائیڈر؟''

'' سر..... میرا نام شریڈر ہے۔'' برٹ شریڈر نے اپنے سامنے رکھی ضخیم فائل کو دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہر آدمی کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ سب سے ایک طرح سے بات نہیں کی جا سکتی۔ اپنے کیریئر کے دوران اس نے شاید ہی کبھی کسی کے سامنے اعتراف کیا ہو کہ اس کی فائل اس کے سامنے ہے لیکن براہِ راست کیے گئے سوال کے جواب میں جھوٹ بولنا بھی اس پیشے کے اصول کے خلاف تھا۔ اس لیے بہتر یہی تھا کہ جان ہکے کی انا کا دل خوش کیا جائے۔

'' اسنائیڈر..... تم سو گئے؟ یا جاگ رہے ہو؟''

'' شریڈر سر۔'' برٹ نے چونک کر کہا۔'' میں جاگ رہا ہوں جناب! میں کیسے سو سکتا ہوں۔ جی ہاں جناب! ہمیں علم تھا کہ آپ اندر موجود ہیں اور آپ کی فائل میرے سامنے رکھی ہے۔''

'' تم نے وہ حصہ پڑھا جب میں ۱۹۲۱ء میں پارلیمنٹ کو اڑانے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔'' ہکے کے لہجے میں فخر اور مسرت تھی۔

برٹ شریڈر نے فائل کا جائزہ لیا۔'' جی ہاں جناب۔'' پھر اس نے میجر مارٹن کی طرف دیکھا جس کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔'' جی ہاں جناب! آپ کی کوشش زبردست تھی اور فرار ہونے میں بھی آپ نے بڑی جرات کا مظاہرہ.....''

'' ہاں بیٹے، جرات مند تو میں شروع ہی سے تھا۔ اب ۱۹۴۱ء میں دیکھو۔ نیویارک بار بر میں برٹش شپنگ کو اڑانے کے سلسلے میں، میں نے جرمنوں کے ساتھ کام کیا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ مجھے اپنے اس کام پر فخر نہیں لیکن دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہم لوگوں کو ایسے بہت سے کام کرنے پڑے۔ صرف یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ہمیں انگریزوں سے کتنی شدید نفرت ہے۔ اتنی کہ اس نفرت کی خاطر ہم نے نازیوں تک کی دوستی گوارا کر لی.....''

'' جی..... آپ ٹھیک فرماتے ہیں جناب، اچھا سنیں.....''

'' ڈبلن گورنمنٹ اور برٹش گورنمنٹ نے پانچ مختلف موقعوں پر میری غیر موجودگی میں مجھے سزائے موت سنائی۔ میں کہتا ہوں، وہ میری غیر موجودگی میں بے شک مجھے پھانسی پر بھی لٹکا دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔'' وہ ہنسنے لگا۔

ملحقہ دفتر سے کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی، تاہم اندرونی کمرے میں کوئی نہیں ہنسا۔ برٹ شریڈر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔'' مسٹر ہکے، پلیز میری.....''

'' اچھا، ۱۲ فروری ۹۷ء کے بارے میں مجھے پڑھ کر سناؤ۔''

برٹ شریڈر نے بے بسی سے فائل کا آخری صفحہ کھولا۔

'' گھر پر موت واقع ہوئی..... نیویارک، نیو جرسی میں..... قدرتی موت۔ جرسی کے قبرستان میں دفن کیا گیا.....''

جان ہکے پھر ہنسنے لگا۔ وہ نکیلی بلند آہنگ ہنسی تھی۔

چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد برٹ شریڈر نے کہا۔'' مسٹر ہکے، سب سے پہلے تو میں ان افراد کی خیریت جاننا چاہوں گا جنھیں آپ نے یرغمال بنایا ہوا ہے۔''

'' کیسا احمقانہ سوال ہے۔ ارے اگر ان میں سے کوئی مر بھی گیا تو میں تمھیں ان کے بارے میں بتاؤں گا؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''

''لیکن وہ سب خیریت سے تو ہیں نا؟''

''پھر وہی بات وہی احمقانہ سوال، وہ سب مر گئے تب بھی میں یہی کہوں گا کہ وہ خیریت سے ہیں۔ تم یہ بتاؤ، تم نے فون کیوں کیا ہے؟''

''آپ کا کھانا آ گیا ہے۔ کہاں سے.....؟''

''مقدس اشیا کے حجرے والے دروازے پر کیپٹن برک کے ہاتھ بھجوا دو۔''

''جی ٹھیک ہے اور کیپٹن برک اکیلا اور غیر مسلح ہوگا۔ آپ کو.....''

''مجھے یقین دلانے کی کوشش نہ کرو۔'' جان ہکے نے غصے سے کہا۔ ''میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ تم کوئی حماقت کرو اور میں تمھیں دکھاؤں کہ ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ ہم کارڈینل کا بھیجا بکھیر سکتے ہیں۔ ہم ایک سیکنڈ میں گرجا کے چیتھڑے اڑا سکتے ہیں۔ ہم یہاں ایسی آگ لگا سکتے ہیں کہ سامنے کی بلڈنگ کا گلوب بھی پگھل جائے گا۔ سمجھے شریڈر؟''

''یس سر۔''

''اور مجھے سر کہہ کر مت پکارو الو کے پٹھے! میرے زمانے میں اگر کسی کانسٹیبل کو ٹیڑھی نظر سے دیکھ لیا جاتا تو وہ اتنی مرمت لگاتا کہ دیکھنے والا ایک ہفتے تک کچھ بھی دیکھنے کے قابل نہیں رہتا تھا اور تم خبیثوں کا یہ حال ہے کہ قاتلوں کو سر کہہ کر مخاطب کرتے ہو۔ اسی لیے تو انھوں نے نیویارک کو ہدف بنایا۔ اور ہاں، میں تمھیں بتا دوں کہ مجھے تمھاری آواز سخت ناپسند ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس آواز کے ساتھ تمھیں اس اہم کام کے لیے کیوں منتخب کیا گیا۔ کیا یہاں سبھی احمق ہیں۔'

''یس سر، اوہ مسٹر ہکے..... یہ تو بتائیں کہ میں آپ کو کیا کہہ کر پکاروں؟''

''تم مجھے حرامی کہہ کر پکارو شریڈر کیونکہ میں حرامی ہوں۔ چلو..... اب تو ٹھیک ہے نا۔ بہتر محسوس کر رہے ہو کچھ؟''

شریڈر نے کھنکارتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے سر، آپ حرامی ہیں۔''

''ہاں، بالکل ٹھیک۔ دراصل تمھاری طرح کا الو کا پٹھا ہونے کے مقابلے میں مجھے حرامی ہونا بہتر لگتا ہے۔'' جان ہکے نے قہقہہ لگایا اور ریسیور رکھ دیا۔

برٹ شریڈر نے ریسیور رکھ کر ایک گہری سانس لی۔ پھر اس نے اسپیکر آف کر دیے۔

''ہوں..... میرا خیال ہے کہ.....'' اس نے سامنے رکھی ہوئی جان ہکے کی فائل کو دیکھا۔ ''بے

حد غیر متوازن..... بلکہ شاید سٹھیا بھی گیا ہے.....'' اس نے پیٹرک برک کی طرف دیکھا۔ ''اگر تم نہ جانا چاہو تو.....''

''نہیں، مجھے جانا ہوگا۔ جانا ہوگا۔ کھانا کہاں ہے؟'' پیٹرک اٹھ کھڑا ہوا۔

لینگلے نے کہا۔ ''یہ گرجا کو اڑا دینے والی بات بہت ڈراؤنی ہے۔''

''مجھے اس پر حیرت نہیں ہوئی۔'' میجر مارٹن بولا۔ ''اب تک وہ بم فٹ کر چکے ہوں گے۔ اس کے تو وہ اسپیشلسٹ ہیں۔''

پیٹرک دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس نے سر گھماتے ہوئے کہا۔ ''آئرش لوگ ایک ہی چیز کے اسپیشلسٹ ہوتے ہیں..... اور وہ ہے بکواس اور شیخی خوراپن۔ اگر اتنی ہی مقدار میں ان کے پاس ڈائنامیٹ بھی ہوتا تو وہ پورے سولر سسٹم کو اڑا چکے ہوتے۔'' اس نے دروازہ کھولا۔ ''اب یہ ۴۵ آدمیوں کا کھانا۔ پتا نہیں کتنا کھانا ضائع ہوگا۔''

کیپٹن بالینی نے پکار کر کہا۔ ''کاش تمھاری بات درست ہو برک۔ میری خدا سے دعا ہے کہ تمھاری بات درست ہو۔'' اس کے لہجے میں تڑپ تھی۔ پھر اس نے کمرے میں موجود لوگوں سے کہا۔ ''گرجا میں گھسنا اور ان کا سامنا کرنا ہمیں ہے، نہ کہ اسے۔ وہ تو کچھ بھی کہہ دے.....''

برٹ شریڈر نے ایک نظر اسقف ڈاؤنز کو دیکھا جس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا اور پھر بالینی کی طرف مڑا۔ ''خاموش ہو جاؤ جو۔ گرجا میں زبردستی گھسنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''

''اگر واقعی اس کی ضرورت نہیں پڑی تو مجھے بے حد حیرت ہوگی۔'' میجر مارٹن نے بلند آواز میں کہا۔

☆☆☆

برائن فلائن زمین دوز کوٹھڑی کے داخلی دروازے کے سامنے لینڈنگ پر کھڑا تھا۔ اس نے کی رنگ سے ایک چابی منتخب کی اور دروازے کو کھولا۔ اندر سیڑھیاں تھیں جو سفید ماربل کے بنے ہوئے مزار میں اتر رہی تھیں۔ وہ پیڈر کی طرف مڑا۔ ''یہاں کہیں کوئی خفیہ راستہ ہوگا۔ وہ تلاش کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے کچھ دیر لگے۔''

پیڈر نے مشین گن سنبھالی اور باہر والی سیڑھیاں اترنے لگا۔ برائن نے پلٹ کر دروازہ بند کیا

اور اندرونی سیڑھیاں اتر کر مزار میں داخل ہوا- مورین اس کے آگے چل رہی تھی- نیچے کانسی کی ایک تختی نظر آئی جس پر لکھا تھا..... ''خدا انھیں سکون عطا فرمائے-'' اور نیچے نیویارک کے ان سابق آرچ بشپس کے نام کی تختیاں تھیں جنھیں وہاں دفن کیا گیا تھا- اس نے مورین سے کہا- ''یاد ہے' وائٹ ہورن گرجا کی زمین دوز کوٹھری میں اترتے ہوئے ہم کتنے خوفزدہ تھے؟''

مورین نے اثبات میں سر ہلایا- ''ہماری زندگی میں قبروں کی تعداد اور بھاگنے کا دورانیہ بہت زیادہ ہے برائن! او گاڈ..... ذرا خود کو دیکھو- تم اپنی عمر سے دس سال بڑے لگنے لگے ہو-''

''کیا واقعی؟ خیر..... یہ صرف بھاگنے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اتنا تیز نہیں دوڑ سکا- جتنا دوڑنا چاہیے تھا-'' وہ کہتے کہتے رکا- پھر بولا- ''میں پکڑا گیا تھا-''

مورین نے سر گھما کر اسے دیکھا- ''اوہ..... مجھے نہیں معلوم تھی یہ بات-''

'اسے پھیلایا نہیں گیا تھا- میجر مارٹن یاد ہے نا تمھیں؟''

''ہاں' یاد ہے- اس نے ایک بار مجھ سے رابطہ بھی کیا تھا..... میرے ڈبلن جانے کے فوراً بعد- وہ جاننا چاہتا تھا کہ تم کہاں ہو- اس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں یہ بتا دوں تو شیلا کے لیے آسانی اور بہتری ہو جائے گی اور اس نے یہ بھی کہا کہ وہ میری گرفتاری کے وارنٹ منسوخ کرا دے گا- بہ ظاہر وہ بہت خوشگوار آدمی تھا لیکن میں جانتی تھی کہ اگر میں بلفاسٹ میں مل جاؤں تو وہ بڑے پیار سے میرے ناخن اکھڑوا دے گا-''

برائن مسکرایا- ''تو تم نے اس خوشگوار آدمی کو بتایا؟''

''میں اس سے کہنا چاہتی تھی کہ جہنم میں جاؤ مگر مجھے ڈر تھا کہ وہاں تم اسے مل جاؤ گے- اس لیے میں نے اسے کہا..... دفع ہو جاؤ-''

برائن پھر مسکرایا لیکن اب اس کی نگاہیں جیسے مورین کو اندر سے ٹٹول رہی تھیں-

مورین نے اس کے چہرے کے تاثر کو سمجھ لیا- ''میں تمھیں ایک بات بتا دوں- میں نے انفارمر بننا کبھی گوارہ نہیں کیا- تم چاہو تو مجھے غدار سمجھ لو لیکن مخبر نہیں-''

برائن نے سر کو تفہیمی جنبش دی- ''مجھے یقین ہے اس بات کا- نہ ہوتا تو میں تمھیں بہت پہلے ختم کر چکا ہوتا-''

''واقعی؟''

برائن نے موضوع بدل دیا- ''سنو..... اب تم فرار ہونے کی کوشش کرو گی تو تمھاری وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچے گا-''

مورین نے کوئی جواب نہیں دیا-

برائن نے جیب سے ایک چابی نکال کر اسے دکھائی- یہ وہ چابی ہے جو گیٹ کی سلاخوں سے بندھی زنجیر کے پیڈلاک کو کھول سکتی ہے- میں ابھی اسے کھول دیتا ہوں اور تم یہاں سے جا سکتی ہو-''

''دوسروں کو چھوڑ کر..... اکیلے..... نہیں ō .....''

''لیکن تم نے اکیلے ہی فرار ہونے کی کوشش کی تھی-''

''وہ مختلف بات تھی-''

وہ مسکرایا اور چابی مورین کے سامنے رکھ دی- ''تم اب بھی اسٹریٹ فائٹر ہی ہو مورین! تم سمجھتی ہو..... جانتی ہو کہ ذرا سی آزادی کی بھی ایک قیمت چکانی پڑتی ہے..... اور وہ بھی پیشگی- بیشتر لوگ' مرد ہو یا عورت' میری اس پیشکش کے جواب میں فوراً یہاں سے نکل جاتے- اب تم سمجھ رہی ہو نا کہ تم عام لوگوں سے مختلف ہو- جو وقت تم نے ہمارے ساتھ گزارا اس نے تمھیں ہمیشہ کے لیے بدل کر رکھ دیا-''

مورین کو یاد تھا- وہ ہمیشہ اسی طرح اس کا تجزیہ کرتا تھا- اس کے محرکات کا' اس کے اقدامات کا' حرکات و سکنات کا- ایک وقت میں تو اس نے اسے اتنا الجھا دیا تھا کہ وہ پوری طرح اس کے تسلط میں تھی اور وہ بھی اپنی خوشی سے مکمل رضامندی کے ساتھ-

''اس وقت اس نے اسے غور سے دیکھا اور تیز لہجے میں بولی- ''شٹ اپ!''

برائن چند لمحے ہچکچایا- پھر اس نے چابی اٹھا کر دوبارہ اپنی جیب میں رکھ لی- ''میں نے کارڈینل سے بات کی تھی-'' اس نے پھر موضوع بدلا- ''وہ اس انگوٹھی پر اس کی قوتوں پر یقین رکھتا ہے- تم یقین نہیں رکھتی تھیں- وجہ یہ تھی کہ تم بے دینی اور عیسائیت کے درمیان ڈانواں ڈول تھیں..... آدھی اِدھر' آدھی اُدھر لیکن دیکھو' تقدس مآب تو سچے عیسائی ہیں اور اسی لیے انھیں اس پر یقین ہے-''

مورین نے زمین دوز کوٹھری کے دروازے کی طرف دیکھا- ''میں نے کبھی نہیں کہا کہ میں ان چیزوں پر یقین نہیں رکھتی- میں نے تو اس شام تم سے یہ کہا تھا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی

قوت، وہ نیکی کی ہو یا بدی کی، تمھیں کیوں منتخب کرے گی۔“

برائن ہنس دیا۔ ”کتنی سخت بات کہی ہے تم نے۔ تکلیف پہنچانے کا ہنر تمھیں خوب آتا ہے۔“

وہ اس کے قریب ہو گیا۔ ”اچھا، یہ بتاؤ، وائٹ ہورن گرجا میں فادر ڈونیلی کے غائب ہونے کو تم کیا کہو گی۔ میں نے اسے کتنا تلاش کیا لیکن وہ فانی آدمی ہوتا تو ملتا نا۔ کبھی کسی نے اس کا نام بھی نہیں سنا تھا اور اس گرجا کے بارے میں مقامی لوگوں نے بتایا کہ وہ برسوں سے غیر آباد ہے۔“

مورین نے نفی میں سر ہلایا۔

برائن اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس کے بازو کو سختی سے تھاما اور بدلے ہوئے لہجے میں بولا۔ ”اس سے پہلے کہ میں بھول جاؤں، میں تمھیں ایک نصیحت کر دوں۔ تم میگان کو مشتعل کرنے کی غلطی نہ کرنا۔“

مورین نے جھٹکے سے سر گھما کر اسے دیکھا۔ ”میں سانس لے رہی ہوں، صرف یہ بات ہی اسے مشتعل کرنے کے لیے کافی ہے۔ اب میں بھی تمھیں ایک نصیحت کر دوں۔ اگر تم یہاں سے زندہ بچ نکلو تو اس لڑکی سے جتنا دور جا سکتے ہو چلے جانا۔ وہ تباہی کو ہر لمحے دعوت دیتی محسوس ہوتی ہے۔“

برائن نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔

”اور جان بکے..... وہ شخص.....“ مورین نے بات پوری کیے بغیر سر ہلایا۔ ”چھوڑو، جانے دو۔ میں تمھیں اس سے بھی زیادہ برے لوگوں کی صحبت میں دیکھ چکی ہوں۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ برائن کہ ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو کیسے نصیحت کر سکتے ہیں۔“

برائن نے ہاتھ بڑھا کر اس کے رخسار کو نرمی سے چھوا۔ اسی لمحے مقدس اشیا کے حجرے کی جانب سے قدموں کی آہٹ اور پہیوں کے چلنے کی آواز سنائی دی۔

مورین نے جلدی سے کہا۔ ”اگر میجر مارٹن نے تمھیں پکڑ لیا تو تم زندہ کیسے ہو؟“

برائن نے سیڑھیاں چڑھیں اور گیٹ پر جا کھڑا ہوا۔

مورین بھی اس کے پیچھے گئی۔ ”تو کیا تم نے اس سے سمجھوتا کیا ہے؟“

برائن نے جواب نہیں دیا۔

”اور تم خود کو محبِ وطن کہتے ہو؟“

برائن نے تیز نظروں سے اسے دیکھا۔ ”یہی دعویٰ میجر مارٹن کا بھی ہے..... اور تمھارا بھی۔“

”لیکن میں نے کبھی ایسا سمجھوتا نہیں.....“

”کیا کہہ رہی ہو۔ سمجھوتے تو ملکوں کے صدر، وزیر اعظم اور پوپ بھی کرتے ہیں۔ کہیں اسے سیاست کہا جاتا ہے اور کہیں جنگی حکمتِ عملی کا ایک حصہ۔ زندگی نام ہی سمجھوتوں کا ہے مورین! لیکن آج میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر رہا ہوں۔ چاہے مجھے بڑے سے بڑا لالچ دیا جائے، میں نہیں مانوں گا۔ تو اب تو تم خوش ہو گی کیونکہ تمھیں سمجھوتے پسند نہیں۔“

مورین خاموش رہی۔

”اگر تم یہ مان لو کہ میں نے میجر مارٹن سے جو سمجھوتا کیا، وہ شرمناک نہیں تھا، تو میں شیلا کا نام آزاد کیے جانے والوں کی فہرست میں شامل کر دوں گا۔“

مورین نے اسے تیز نظروں سے دیکھا۔ ”یعنی اس وقت شیلا کا نام اس فہرست میں نہیں ہے۔“

”اوہو..... تو گویا تم شیلا سے ملنے کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ اب بولو..... تمھیں اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھانے میں کوئی عار نہیں۔ مجھے بھی انکار نہیں لیکن تمھیں دشمن سے میرے سمجھوتے کو حکمتِ عملی قرار دینا ہو گا۔“

”تمھارے لیے اس بات کی اتنی اہمیت کیوں ہے کہ میں تمھیں اس الزام سے بری کر دوں؟“

اسی وقت کسی نے پکارا۔ ”میں پیٹرک برک..... تمھارا کھانا لایا ہوں۔“

برائن نے مورین سے کہا۔ ”بعد میں بات کریں گے۔“ پھر اُس نے حجرے کی طرف رخ کر کے پکارا۔ ”آ جاؤ۔“ پھر وہ مورین کی طرف مڑا۔ ”میں تمہاری لڑنے کی صلاحیت کا احترام کرتا ہوں، ایسے جیسے مردوں کا کیا جاتا ہے۔ تم کوئی حماقت نہ کرنا۔ نہ کوئی تیز حرکت اور نہ ہی میرے پیچھے کھڑی ہونا اور جب تک تم سے بولنے کو کہا نہ جائے، بولنا بھی مت۔“

”اگر یہ میری تعریف تھی تو میں اس پر پھولی نہیں ہوں۔ یہ کمزوریاں میں بہت پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔“

”جیسے کوئی سدھری ہوئی طوائف تاریک سڑکوں اور گلیوں کو بہت پیچھے چھوڑ آتی ہے لیکن خواہش تو موجود رہتی ہے نا۔“

پیٹرک برک راہداری میں نمودار ہوا- وہ ایک بڑی ٹرالی دھکیل رہا تھا- گیٹ کے نیچے سیڑھیوں پر وہ ٹھہر گیا-

''تم مس میلون سے واقف ہو؟'' برائن نے اس سے پوچھا-

''ہاں..... ہم مل چکے ہیں-''

''ہاں..... مجھے رپورٹ ملی تھی- گزشتہ شام والڈورف میں- کتنی پرانی بات لگتی ہے نا-'' برائن مسکرایا- ''میں اسے یہاں لایا ہوں تاکہ تمھیں یرغمالیوں کی خیریت کا اطمینان ہو جائے-'' وہ مورین کی طرف مڑا- ''اسے بتاؤ مورین کہ تم لوگوں کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہے-''

''ابھی تک کوئی مرا نہیں ہے-'' مورین نے کہا-

''پلیز..... ان لوگوں کو بتائیے گا کہ ہم انھیں آزاد کرانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں-'' پیٹرک برک نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا- ''اور فادر مرفی سے کہنا کہ یہ معاملہ ختم ہوتے ہی انھیں میرا اعتراف سننا ہوگا-''

مورین نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے غور سے دیکھا- اس کی نگاہیں کہہ رہی تھیں کہ وہ اس کی بات سمجھ گئی ہے-

برائن ایک لمحہ خاموش رہا- پھر اس نے پیٹرک سے پوچھا- ''فادر تمھارا دوست ہے؟''

''وہ بھی میرے دوست ہیں-''

برائن گیٹ کی طرف جھکا- ''یہ بتاؤ برک، تم کوئی سوغات تو نہیں لائے ہو اپنے ساتھ- کیا مجھے تم کو چیک کرنا ہوگا؟''

''میرے پاس کچھ نہیں ہے- کھانے کی اس گاڑی میں بھی کچھ نہیں ہے اور میں خود بھی نہیں چاہتا کہ میری باتیں وہ لوگ سنیں-'' پیٹرک سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گیا- اب برائن فلائن اس سے صرف ایک سیڑھی اوپر تھا- ''اور کھانے میں کچھ ملایا بھی نہیں گیا ہے-'' اس نے کہا-

برائن نے نفی میں سر ہلایا- ''ظاہر ہے- یہ کھانا یرغمالی بھی کھائیں گے- بہت فرق پڑتا ہے اس سے- ہے نا؟''

مورین نے اچانک سلاخ تھامی اور جلدی جلدی بولنے لگی- ''اس کا اصل نام برائن فلائن ہے- اس کے ساتھ درجن بھر کے قریب گن مین.....''

برائن نے پستول نکالا اور اسے مورین کی گردن سے لگا دیا- ''ہیرو بننے کی ضرورت نہیں مورین، کیوں کیپٹن؟''

پیٹرک برک نے خاص طور پر احتیاط کی تھی کہ اس کے دونوں ہاتھ برائن کے سامنے رہیں-

''مس میلون! آپ خاموش رہیں- انھیں چھوڑ دو فلائن-'' اس کے لہجے میں اپیل تھی-

برائن فلائن نے دانت پیستے ہوئے مورین سے کہا- ''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے لڑکی! تم ایسی حرکتیں کر کے دوسروں کو بھی خطرے میں ڈالو گی- مثلاً کیپٹن برک، جو کہ پہلے ہی بہت کچھ سن چکا ہے اور جس کی معلومات زیادہ ہو جائیں، اسے ہم زندہ نہیں چھوڑتے-'' اس نے سر گھما کر پیٹرک برک کو دیکھا- ''یہ مورین بہت جلدی ہیجان میں مبتلا ہو جاتی ہے- ابھی تک یہ بہادری اور حماقت کے درمیان فرق نہیں سمجھ سکی ہے اور یہ میرا قصور ہے-'' اس نے مورین کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچا- ''اب تم چلی جاؤ یہاں سے-''

مورین نے پیٹرک کو دیکھتے ہوئے کہا- ''میں نے فادر مرفی کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے اور اب مجھے موت کا کوئی خوف نہیں- جلد ہی ہم سب اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے ہلکے ہو جائیں گے- تم لوگ ان کے سامنے ہرگز نہ جھکنا-''

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا- ''میں سمجھ گیا ہوں مس میلون-''

مورین مسکرائی، پلٹی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی- برائن پستول والا ہاتھ نیچے کیے اسے دیکھتا رہا- وہ جیسے کچھ سوچ رہا تھا- پھر اُس نے پیٹرک سے کہا- ''ہاں یہ بتاؤ، بل کتنا ہوا؟''

پیٹرک نے بل اس کی طرف بڑھا دیا-

برائن نے بل کو دیکھا- ''۱۷۵ ڈالر ۱۲ سینٹ- اس کا مطلب ہے کہ نیویارک میں پوری بٹالین کو کھانا کھلانا کتنا مہنگا پڑتا ہوگا-'' اس نے پستول کو بیلٹ میں اڑسا اور جیب سے رقم نکال کر گننے لگا- ''قریب آؤ-'' اس نے پیٹرک سے کہا-

پیٹرک قریب گیا اور اس نے برائن سے نوٹ لے لیے- ساتھ میں ریزگاری بھی تھی-

''میں نے اصولی طور پر اس میں سے سیلز ٹیکس وضع کر لیا ہے-'' برائن نے کہا اور قہقہہ لگایا- ''تم یہ خبر پریس والوں کو ضرور سنا دینا- انھیں ایسی باتوں میں بڑا لطف آتا ہے-''

پیٹرک برک نے اثبات میں سر ہلایا- وہ سوچ رہا تھا کہ برائن فلائن پاگل بالکل نہیں ہے بلکہ اب تو اسے شبہ ہو رہا تھا کہ وہ برٹ شریڈر کے مقابلے میں زیادہ چالاک ہے اور اس کے مقابلے میں بہتر اداکار بھی-

''نمکین گوشت کے بغیر سینٹ پیٹرک ڈے کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا- کیوں برک؟'' برائن نے کہا- پھر پوچھا- ''تم نے بھی کھایا یا نہیں؟''

''نہیں' مصروفیت ہی اتنی ہے-''

''تو آؤ ہمارے ساتھ دعوت اڑاؤ- اندر سب لوگ تمہاری آمد پر خوش ہوں گے-''

''یہ ممکن نہیں-''

''ممکن نہیں-'' برائن نے حیرت سے کہا- پھر ایسی اداکاری کی جیسے اچانک ہی کوئی بات یاد آئی ہو- ''او ہو اصول کی بات ہے مگر میں تمہیں قیدی تھوڑا ہی بناؤں گا-''

''تمہیں اس کھیل کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے-'' پیٹرک نے ستائشی لہجے میں کہا-

''میں سب کچھ جانتا ہوں اس لیے کوئی حماقت نہیں کرتا- مجھے امید ہے کہ تم بھی کوئی حماقت نہیں کرو گے-''

''ایک بات سنو- یہ طے ہے کہ اس طرح کی صورت حال کا تجربہ تمہارے مقابلے میں ہمیں بہت زیادہ ہے-'' پیٹرک نے کہا- ''تمہارے غلطی کرنے کا امکان زیادہ ہے- خیال رکھنا-''

برائن نے سگریٹ جلایا اور تیز لہجے میں بولا- ''اب جبکہ مورین تمہیں میرا نام بتا ہی چکی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں اپنا تعارف کرا دوں- یہ بتاؤ' میرا نام سن کر کوئی گھنٹی سی بجتی ہے ذہن میں؟''

''ہاں..... کچھ کچھ- ۷۰ء کی دہائی کا خیال آتا ہے..... اس طرف-''

''ہاں' اس طرف- اور جان ہکے کی طرح مجھے مردہ شمار نہیں کیا جاتا- خیر' اب اپنے پسندیدہ موضوع پر بات کریں- میجر مارٹن تمہاری جنگی مشاورتی کونسل میں شامل ہے؟''

''ہاں-''

''میری مانو اسے نکال دو وہاں سے-''

''وہ برطانوی کونسلیٹ کی نمائندگی کر رہا ہے-''

برائن ہنسنے لگا- ''سر ہیرالڈ کو یہ اطلاع ملے گی تو وہ بہت دل گرفتہ ہوں گے- میں تمہیں بتا

دوں کہ میجر مارٹن اپنے فارن آفس کو بھی ڈبل کراس کر سکتا ہے- اسے بس آئرش لوگوں سے نفرت ہے- اس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے- اسے ریکٹری سے نکال دو اور اپنے کمانڈروں کے نزدیک بھی نہ پھٹکنے دو-''

''تاکہ باہر موجود تمہارے لوگ اسے ختم کر دیں-''

برائن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ مچلی- ''اوہ کیپٹن! تم بہت تیز ہو..... بہت زیادہ تیز-''

''تم پلیز مجھے بتائے بغیر کچھ نہ کرنا-''

برائن نے اثبات میں سر ہلایا- ''ہاں..... تم سے مجھے سچا رابطہ رکھنا ہوگا- ممکن ہے' ہم دونوں مل کر کچھ کر سکیں-''

''ممکن ہے-''

''ادھر دیکھو برک! میں تمہیں بتاؤں' یہاں ہر طرف ڈبل ڈیلنگ ہو رہی ہے- جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تو صرف نیویارک پولیس کا محکمہ ایسا ہے جس کے اپنے کچھ مقاصد نہیں- میں چاہتا ہوں کیپٹن کہ تم پوری دیانت داری سے اپنا کام کرو- تم اس خوں ریزی کو روکنے کی کوشش کرو جو دوسرے چاہتے ہیں کہ ہو- یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ طلوع آفتاب تک کوئی مثبت نتیجہ نہ نکلا تو یہ گرجا جل جائے گا..... خاک ہو جائے گا-''

''تمہارا مطلب ہے کہ معاملات تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں گے-''

برائن فلائن نے اثبات میں سر ہلایا- ''تم واقعی بہت سمجھ دار ہو- میں اپنے لوگوں کو ایک حد تک قابو میں رکھ سکتا ہوں- طلوع آفتاب تک گرجا میں موجود میرا ہر آدمی' مرد ہو یا عورت طے شدہ احکامات پر عمل کرے گا لیکن اس کے بعد وہ میرے حکم کے بغیر بھی کسی یرغمالی کو شوٹ کر کے بیل ٹاور سے نیچے پھینک دیں گے- آگ لگا دی جائے گی اور خودکار آلات کو تباہی کے لیے آزاد کر دیا جائے گا-''

''یہ تو تم نے بڑی حماقت کی ہے..... خطرناک حماقت-''

''لیکن مجھ سے ڈیل نہ کر کے تم اور خطرناک حماقت کرو گے- اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تمہیں جان ہکے اور اس عورت سے ڈیل کرنا ہو گی جسے گرینیا کا نام دیا گیا ہے- اس لیے تم شریڈر یا کوئی اور اس کھیل میں سے مجھے نفی کرنے کی حمات نہ کرنا- میرے ساتھ تعاون کرو گے تو کوئی جانی نقصان نہیں ہوگا-''

"یعنی معلوم برائی نامعلوم برائی سے بہتر ہے۔"

"بالکل درست کیپٹن، بالکل درست۔ اور اب تم جا سکتے ہو۔"

پیٹرک ایک قدم نیچے اترا۔ پھر اس نے پلٹ کر دیکھا وہ اور برائن چند لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پیٹرک کو ایسی صورت حال کی ہدایات یاد آئیں۔ پہلا اصول تھا کہ یرغمال بنانے والوں کی طرف پیٹھ کبھی نہ کرنا اور برٹ شریڈر ٹی وی ٹاک شوز کے درمیان کہتا رہا تھا..... ان لوگوں کو وہ عزت دو جو شاہی خاندان کے افراد کو دی جاتی ہے۔ ان کے سامنے منفی الفاظ کا استعمال ہرگز نہ کرو جیسے قتل، موت، آبروریزی وغیرہ اور انھیں بڑی عزت اور احترام سے مخاطب کرو۔

پیٹرک ایک قدم اور اترا۔ وہ سوچ رہا تھا، شریڈر کے اصول اپنی جگہ لیکن کبھی کہیں اصولوں میں لچک بھی پیدا کرنی پڑتی ہے۔ کاش برٹ شریڈر اور دوسرے ذمے دار لوگ پانی سر سے گزرنے سے پہلے یہ بات سمجھ لیں۔

وہ پلٹا اور سیڑھیاں اتر کر راہداری میں چلا آیا۔ برائن فلائن کی نگاہیں اسے اپنی پیٹھ میں اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔

☆☆☆

راہداری سے گزرتے ہوئے پیٹرک برک نے دیکھا کہ ایمرجنسی سروس ڈویژن والوں نے کمانڈو یونٹ کے جوانوں کو پھر سے وہاں تعینات کر دیا ہے۔ وہ سیاہ یونیفارم اور سیاہ جیکٹوں میں تھے۔ ان کے پاس شاٹ گنیں، اسنائپر رائفلز، خودکار ہتھیار اور سائیلنسر لگے پستول تھے۔ وہ عام پولیس والوں سے مختلف لگ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں بے تاثر خالی پن تھا۔ جسم ضرورت سے زیادہ پرسکون اور ڈھیلے تھے اور ان کے ہونٹوں سے سگریٹیں جھول رہی تھیں۔

پیٹرک ریکٹری کے بیسمینٹ میں داخل ہوا اور سیڑھیاں چڑھ کر پرہجوم بیرونی دفتر سے گزرتا ہوا اندرونی دفتر میں آیا۔ اندر داخل ہونے کے بعد اس نے دروازے کو پوری طرح سے بند کیا۔ وہاں موجود بارہ افراد کی نگاہیں اس پر مرکوز ہو گئی تھیں۔ وہ کمرے کے وسط میں کھڑا ہو گیا۔

"تمھیں اتنی دیر کیوں لگی؟" بالآخر برٹ شریڈر نے خاموشی توڑ دی۔

پیٹرک نے ایک کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔ "تم نے ہی تو کہا تھا کہ میں اسے سمجھنے اور تولنے کی کوشش کروں۔"

"لیکن مذاکرات نہیں برک، یہ میرا کام ہے۔ تم اس کے طریقۂ کار کے بارے میں کچھ بھی نہیں....."

"تم جس وقت کہو گے، میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا۔ مجھے ٹائمز کے کور پر اپنی تصویر چھپوانے کا کوئی شوق نہیں۔ نہ ہی مجھے یہ کام پسند ہے۔"

برٹ شریڈر اٹھ کھڑا ہوا۔ "یہ ٹائمز کے ٹائٹل کا حوالہ سن سن کر میں تنگ آ چکا ہوں....."

ڈپٹی کمشنر رورک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔" پھر وہ برٹ شریڈر کی طرف مڑا۔ "کیا تم یہ چاہو گے کہ پیٹرک بریفنگ دینے کے بعد یہاں سے چلا جائے؟"

برٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ "برائن فلائن نے رابطے کے لیے اسے منتخب کیا ہے اور ہم اسے خفا نہیں کر سکتے۔"

لینگلے، پیٹرک کی طرف مڑا۔ "ہاں پیٹ، یہ بتاؤ، اس سے کیا بات ہوئی۔"

پیٹرک نے مناسب کاٹ چھانٹ کے بعد احوال انھیں سنایا اور پھر میجر مارٹن کی طرف دیکھا جو آتش دان کے پاس کھڑا تھا۔ اسے ایسا لگا کہ جو کچھ اس نے نہیں بتایا ہے، میجر مارٹن کو اس کے بارے میں بھی اندازہ ہے۔ "اس نے کہا کہ طلوع آفتاب کے بعد گرجا تباہ ہو جائے گا۔"

"اگر تم چاہتے ہو کہ میرے آدمی بہ زور گرجا میں داخل ہوں تو اس سے پہلے بم اسکواڈ والوں کو گرجا کا چپہ چپہ بموں کی تلاشی میں چھاننا ہوگا۔" بالینی نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

"انھوں نے کسی بھی طرح کی سیٹنگ کی ہو، اسے تبدیل کرنا بہرحال ان کے اختیار میں ہوگا۔" برٹ شریڈر بولا۔ "اور مجھے یقین ہے کہ میں ان کی ڈیڈ لائن آگے بڑھوا سکوں گا۔"

"اور اس نے کیا کہا پیٹ؟" لینگلے نے پوچھا۔

پیٹرک نے پھر ذہنی طور پر کاٹ چھانٹ شروع کر دی۔ اس نے بڑے غور سے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے آرنلڈ شریڈن کو دیکھا۔ اس کے خیال میں وہ یہاں ہر فیصلے پر اثر انداز ہو سکتا تھا اور واشنگٹن اگر چاہے تو لندن کو کسی بھی وقت دباؤ میں لے سکتا ہے۔ اس کے بعد ڈبلن، البانی اور نیویارک شہر خود بخود ان کا دباؤ قبول کر لیں گے لیکن یہاں واشنگٹن کا نمائندہ صورت حال کی سنگینی کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔

پھر پیٹرک نے برٹ شریڈر کو دیکھا۔ یہ شخص نہ صرف اچھا بولنا جانتا ہے بلکہ وہ ایک بہت

اچھا سامع بھی تھا۔ وہ ہر لفظ غور سے سنتا اور ہر لفظ یاد رکھتا۔ وہ تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے والا آدمی تھا۔ پیٹرک نے کافی کے کپ میں سگریٹ بجھاتے ہوئے کہا۔ ''میرے خیال میں برائن فلائن کوئی روایتی مجرم نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مطالبات میں کوئی تبدیلی قبول کرے گا اور نہ ہی وہ ڈیڈ لائن میں توسیع کرے گا۔''

''توسیع تو سبھی لوگ دیتے ہیں برک!'' برٹ شریڈر نے کہا۔ وہ پرامید ہوتے ہیں۔ ہر ایک منٹ پر وہ امید کرتے ہیں کہ انھیں کچھ ملنے والا ہے۔ اس کے بعد ہر گھنٹے..... اور ہر روز یہی امید رکھتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے۔''

پیٹرک نے نفی میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ ''میرا مشورہ ہے کہ توسیع پر انحصار کرتے ہوئے کوئی منصوبہ نہ بنانا۔''

میجر مارٹن نے مداخلت کی۔ ''میں ایک بات کہوں۔ کیپٹن برک کا تجزیہ درست نہیں ہے۔ میں دس سال سے ان آئرش لوگوں سے نمٹ رہا ہوں۔ یہ لوگ بلا کے جھوٹے، شیخی خورے اور دھوکا دینے والے ہوتے ہیں۔ اگر تم اسے پرامید رکھو تو برائن فلائن یقیناً ڈیڈ لائن آگے بڑھا دے گا.....''

پیٹرک اٹھ کھڑا ہوا۔ ''یہ بکواس ہے.....''

آئرش کونسل جنرل بھی ہچکچاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ ''میجر مارٹن..... آپ کو آئرش لوگوں کی اس طرح کردارکشی کا.....''

مارٹن نے اپنا لہجہ نرم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''سوری ٹامس! میں دراصل آئی آر اے کے بارے میں کہہ رہا تھا۔'' پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ '''اور میں آئرش نسل کے امریکیوں کی توہین بھی نہیں کر رہا تھا..... کمشنر رورک، مسٹر ہوگن اور کیپٹن برک.....'' وہ مسکراتا ہوا برٹ شریڈر کی طرف مڑا۔ ''اور میں تمہاری بیوی سے بھی معذرت کر رہا ہوں۔''

ڈپٹی کمشنر رورک نے سر کے اشارے سے گویا معذرت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ ''دراصل سبھی کے اعصاب کشیدہ ہو رہے ہیں۔ یہ دل پر بات لینے کا موقع نہیں۔'' پھر وہ پیٹرک برک کی طرف مڑا۔ ''دیکھو کیپٹن! میجر مارٹن اس طرح کے معاملات کا وسیع تجربہ رکھتا ہے۔ اس سے ہمیں نہ صرف مجرموں کی نفسیات کو سمجھنے میں مدد مل رہی ہے بلکہ اہم معلومات بھی حاصل ہو رہی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم آئرش معاملات کے اسپیشلسٹ ہو لیکن یہ کوئی آئرش امریکن معاملہ نہیں ہے۔''

پیٹرک برک نے وہاں موجود سب لوگوں کو ایک نظر دیکھا۔ ''میں چند منٹ کے لیے اسے خالص امریکی معاملہ سمجھ کر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں کمشنر پولیس، کیپٹن شریڈر، انسپکٹر لینگلے، مسٹر کرگر اور مسٹر ہوگن کے ساتھ تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔''

ڈپٹی کمشنر رورک نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔

میجر مارٹن دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ''مجھے ذرا قونصلیٹ تک جانا ہے۔'' وہ بولا۔

ٹامس ڈونا ہو اور اسقف ڈاؤنز بھی عذر پیش کر کے باہر چلے گئے۔ آرنلڈ شریڈن نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ''مجھے ایک فون کرنا ہے۔''

''میں رکوں یا چلا جاؤں؟'' بالینی نے پیٹرک سے پوچھا۔

''اس کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے جو۔''

''یہ اچھا ہی ہے۔'' بالینی نے اٹھتے ہوئے کہا اور کمرے سے چلا گیا۔

گورنر کا معاون بھی چونکا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ''اوہ یاد آیا..... مجھے بھی ایک کام کرنا ہے۔'' اور وہ چلا گیا۔

رابرٹا اسپینگل اپنی کرسی میں بیٹھی ادھر ادھر جھول رہی تھی۔ پھر اُس نے سگریٹ سلگائی اور بے پروائی سے بولی۔ ''تم لوگ چاہو تو مردانہ بیت الخلا میں جا کر بات کر لو مگر اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ میں وہاں بھی تمھارے پیچھے نہیں آؤں گی اور چاہو تو یہیں بات کر لو۔''

پیٹرک نے سوچا اس کی موجودگی میں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ انسپکٹر لینگلے کو کمرے کے دوسرے حصے میں لے گیا۔ ''ابھی تک جیک فرگوسن کی طرف سے کوئی کال آئی؟'' اس نے سرگوشی میں پوچھا۔

''اس کی بیوی سے فون پر بات ہوئی تھی۔ وہ بیمار ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ فرگوسن نے ابھی تک اس سے بھی رابطہ نہیں کیا ہے۔''

پیٹرک نے سر جھٹکا۔ عام حالات میں وہ اپنے مخبروں کی بہت فکر کرتا تھا..... خاص طور پر اس صورت میں کہ ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو لیکن اس وقت اس کے پاس فرگوسن کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسے امید تھی کہ فرگوسن کو خود بھی احساس ہو گا کہ وہ خطرے میں ہے۔

وہ کمرے کے وسط میں جا کھڑا ہوا اور اس نے قدرے بلند آواز میں کہا۔ ''میں ناتجربہ کار

آدمی ہوں اور اتنے پیچیدہ کھیل سے کبھی میرا واسطہ نہیں پڑا اور کیونکہ آج میں ہی وہ واحد آدمی ہوں یہاں' جو مرتے مرتے بچا ہے' اس لیے میں ہی سب سے زیادہ پریشان ہوں۔'' اس نے کروگر اور ہوگن کی طرف دیکھا۔ ''تم دونوں کو اچھی خاصی وضاحتیں کرنی ہیں۔'' اس نے سگریٹ کا ایک طویل کش لیا اور بات آگے بڑھائی۔ ''اب پہلے صورت حال کا جائزہ لے لیں۔ ہم جس صورت حال سے دوچار ہیں' وہ مجرموں نے بہت تفصیلی منصوبہ بندی کے تحت پیدا کی ہے اور اس کے لیے انھیں بھاری مالی امداد بھی حاصل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آئی آر اے مالی طور پر اتنی مضبوط نہیں۔ اس لیے میں تو یہی کہوں گا کہ یہ انقلابیوں کا نہیں' انقلاب دشمنوں کا کام معلوم ہوتا ہے۔ اس میں سرکاری لوگ ملوث ہیں۔'' یہ کہہ کر اس نے کروگر اور ہوگن کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

کمرے میں خاموشی تھی۔ کوئی کچھ نہیں بولا۔

''برائن فلائن نے مجھے بتایا ہے کہ میجر بارٹ مارٹن نے اسے امریکا میں اس کارروائی کے لیے تیار کیا اور اس مہم کے لیے اس کے گروپ کی تمام ضروریات پوری کی ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو یہ طے ہے کہ میجر مارٹن کو ہمارے کچھ لوگوں کا تعاون بھی حاصل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمارے بعض ادارے اپنے مفاد کی خاطر سب کچھ جانتے ہوئے بھی منہ دوسری طرف پھیر لینے کی بری عادت میں مبتلا ہیں۔''

لینگلے نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''ذرا احتیاط سے پیٹ۔''

پیٹرک نے سر گھما کر اسے دیکھا۔ ''صاف بات کرو لینگلے' یہ شکوک تو تمھیں بھی ہیں۔'' پھر دوبارہ حاضرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ''یہ سب کچھ اسکرپٹ کے مطابق کیا گیا ڈراما لگتا ہے لیکن اب یہ آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا ہے کیونکہ برائن فلائن کو جو کردار دیا گیا تھا' وہ اس سے مختلف کردار ادا کر رہا ہے۔ ممکن ہے' اسے کسی بینک کو لوٹنے یا کسی اسلحہ ڈپو میں دھماکا کرنے کو کہا گیا ہو لیکن اسے بہتر آئیڈیا سوجھ گیا اور اس نے پابندیوں کا جوا کندھے سے اتار پھینکا۔ بہرحال اسی کے نتائج ہم بھگت رہے ہیں۔''

کروگر اٹھ کھڑا ہوا۔ ''ایسی احمقانہ خرافات میں نے کبھی نہیں.....''

ہوگن نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بازو تھاما اور اسے بٹھا دیا۔ پھر وہ بولا۔ ''برک! تم نے جو کچھ کہا' وہ سارے کا سارا غلط نہیں ہے۔'' ایک لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سلسلۂ کلام جوڑا۔ ''ایف بی آئی بہرحال

اس واقعے سے فائدہ اٹھانا چاہتی تھی۔ جب یہ معاملہ نمٹے گا تو ہمارے ٹاپ کے چند لوگوں کو ذمے دار ٹھہرا کر ان کی چھٹی کر دی جائے گی لیکن آخر میں تجزیے سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ ہم وسائل سے محروم ہونے کی وجہ سے بے بس تھے۔ اس کے نتیجے میں شاید ہمیں فنڈز بھی ملیں اور کچھ طاقت بھی۔'' وہ آگے کی طرف جھکا۔ اب وہ بولا تو اس کے لہجے میں دکھ تھا۔ ''لیکن ہم پر یہ شبہ کرنا کہ ہم.....''

پیٹرک نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کرا دیا۔ ''میرے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے..... اور میں چاہتا بھی نہیں۔ میں تو بس تمھیں وہ بتانا چاہتا ہوں جو پیٹرک برک جانتا ہے اور یہ سب جاننے کے دوران میں مرتے مرتے بچا ہوں۔ اب اگر برائن فلائن اس سلسلے میں بیان جاری کرتا ہے تو لوگ اس کی بات پر یقین کریں گے اور تم دونوں کے محکمے ایک بار پھر تنقید کا نشانہ بنیں گے.....''

ہوگن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''وہ کوئی بیان جاری نہیں کریگا۔ وہ لوگوں کو ہرگز یہ نہیں بتائے گا کہ باہر کون اس کی مدد کر رہا ہے۔ وہ آئرش لوگوں کے سامنے یہ اعتراف کیسے کر سکتا ہے کہ وہ برٹش انٹیلی جنس کے ساتھ مل کر کام.....''

کروگر نے تیز نظروں سے اسے دیکھا۔ ''اپنا منہ بند رکھو ہوگن!''

ہوگن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ ''خدا کے لیے کروگر' اب رازداری کا کوئی فائدہ نہیں۔'' وہ دوسروں کی طرف مڑا۔ ''ہاں' ہمیں علم تھا کہ ایسا کچھ ہونے والا ہے لیکن پھر معاملہ قابو سے باہر ہو گیا۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ ہم ہر حال میں تمھارے ساتھ ہیں۔ اب تک جو ہو چکا' اسے بھول جاؤ۔ اب تو ہمیں اس صورت حال سے کامیابی سے نمٹنا ہے۔ ہمیں اس ملک میں انٹیلی جنس کے طریق کار میں تبدیلیاں لانے کا نادر موقع ملا ہے اور اپنا امیج بہتر کرنے کا بھی۔''

کمشنر رورک اٹھ کھڑا ہوا۔ ''تم لوگ پاگل ہوئے ہو.....''

لینگلے نے اس سے کہا۔ ''سر..... ہمارے سامنے کوئی اور راستہ بھی نہیں۔ فی الوقت تو اس مسئلے سے نمٹنا ہے۔ ہم جن واقعات کے نتیجے میں یہاں اکٹھا ہوئے ہیں' انھیں تبدیل تو نہیں کر سکتے لیکن ایک دوسرے سے تعاون کر کے تباہی کے امکان کو روک تو سکتے ہیں۔''

کمشنر نے پہلے کروگر اور ہوگن اور پھر اپنے دونوں انٹیلی جنس افسران کو دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ سی آئی اے اور ایف بی آئی کی منطق اس کے لیے ناقابل فہم ہے۔ اس کی دنیا اور ہے اور ان کی دنیا اور ہے۔ وہ یہ بھی سمجھ رہا تھا کہ کروگر اور ہوگن نے جو کچھ کیا' وہ نارمل انسان نہیں کرتے۔ مایوس

لوگ ایسا کرتے ہیں اور مایوس لوگ خطرناک ہوتے ہیں اور وقت آنے پر کچھ بھی کر سکتے ہیں-

اس نے رابرٹا اسپیگل کی طرف دیکھا-رابرٹا نے سر کو جنبش دی-وہ بیٹھ گیا-

''یہ جان لینا آپ سب کے لیے نہایت اہم ہے کہ میجر بارٹ مارٹن یہاں ہونے والے تصفیے کے لیے خطرناک ہے-وہ دل سے اس گرجا کی تباہی چاہتا ہے-وہ یرغمالیوں کی موت چاہتا ہے-وہ یہاں خوں ریزی ہوتے دیکھنا چاہتا ہے-'' اس نے رورک اور شریڈر کو دیکھا اور پھر کروگر اور ہوگن کو-''وہ تم لوگوں کا دوست نہیں ہے-اس کا صرف ایک مقصد ہے..... آئی آر اے..... اور آئرش نسل کو بدنام کرنا-امریکا میں ان کے لیے نفرت پھیلانا لیکن اگر مذاکرات کامیاب ہو گئے' آئرش قیدی رہا ہو گئے اور برائن فلائن یہاں سے زندہ سلامت نکلا تو پھر وہ ہیرو ہوگا-کوئی نہیں مانے گا کہ اس کا گرجا کو نقصان پہنچانے کا واقعی کوئی ارادہ تھا اور یہ میجر مارٹن کبھی گوارا نہیں کرے گا-'' پیٹرک نے کروگر اور ہوگن کی طرف دیکھا-''میں چاہتا ہوں کہ میجر مارٹن کو غیر موثر کر دیا جائے..... '' ان کے تاثرت دیکھ کر اس نے جلدی سے وضاحت کی-''نہیں..... میں آپ لوگوں کے محکموں کی اصطلاح کے طور پر یہ لفظ استعمال نہیں کر رہا ہوں' جس کے معنی قتل کرنے کے ہیں-میں صرف یہ تجویز پیش کر رہا ہوں کہ یہاں نیویارک میں برطانیہ کے فارن آفس کا کوئی شخص برطانیہ کی نمائندگی کرے' مارٹن نہیں-میں تم لوگوں کو تمہاری کھالیں بچانے کے لیے ایک نادر موقع پیش کر رہا ہوں-''

کروگر' پیٹرک کو گھور رہا تھا-اس کی نگاہوں سے کھلا ہوا عناد جھلک رہا تھا-

ہوگن نے اثبات میں سر ہلایا-''میں اس سلسلے میں جو بھی کر سکتا ہوں' ضرور کروں گا-''

رابرٹا اسپیگل نے کہا-''تبادلۂ خیال ختم-'' پھر اس نے برٹ شریڈر کو دیکھا-''ہاں کیپٹن' اب تم بات کر سکتے ہو-''

شریڈر نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور تمام اسپیکرز آن کر دیے-پھر اس نے ریسیور اٹھایا اور کال ملنے کا انتظار کرنے لگا-وہ سوچ رہا تھا' اب یہ ایک مختلف کھیل ہے لیکن اس کے لیے وہ اب بھی وہی کھیل تھا-اس کے اصول اور ضابطے اب بھی وہی تھے-اسے تو صرف برائن فلائن کی شخصیت سے دلچسپی تھی-اس کے لیے اب دنیا اپنے اور فلائن کے درمیان رابطے تک محدود ہو چکی تھی-

ائیر پیس میں آواز سنائی دی تو وہ چونک کر سیدھا ہو بیٹھا- ''ہیلو مسٹر فلائن' میں کیپٹن شریڈر بول رہا ہوں.....''

برائن فلائن نے ریسیور کو گردن اور کندھے کے درمیان دباتے ہوئے سگریٹ سلگایا-

''شریڈر..... نمکین گوشت مزے دار نہیں تھا-کہیں تم نے اُس مرے ہوئے گھوڑے کو تو نہیں پکا ڈالا' جسے گولی لگی تھی؟''

''نہیں جناب-'' شریڈر کی آواز سے لگ رہا تھا وہ ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا ہے-''اور کچھ چاہیے تو تو حکم کریں جناب-''

''وہی کرنے والا ہوں-پہلی بات تو یہ کہ مجھے خوشی ہے کہ تمھیں میرا نام معلوم ہو گیا-اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ تمھیں آئرلینڈ کے سب سے بڑے محبِّ وطن سے مذاکرات کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے-ٹھیک ہے نا؟''

''یس یسر-''

''ایک دن آزاد بلفاسٹ کے سب سے معروف چوک پر میرا بہت بڑا مجسمہ نصب ہوگا جبکہ تم کسی کو یاد بھی نہیں ہو گے-''

''یس سر-''

برائن اچانک ہنسا-''شریڈر..... آواز سے لگتا ہے کہ تم کچھ لکھ رہے ہو-کیا لکھ رہے ہو؟ اپنا قصیدہ؟''

''نہیں جناب' بس نوٹس لیتا ہوں نا-''

''گڈ! اب سنو اور نوٹس لو-سب سے پہلے.....'' برائن فلائن نے قہقہہ لگاتے ہوئے شریڈر کی خودنوشت کے ورق الٹے اور پھر بولا-''اس بات کو یقینی بناؤ کہ گرجا کی فلڈ لائٹس بجھنے نہ پائیں-نیلگوں روشنی میں نہایا ہوا گرجا زبردست لگتا ہے-اس کے علاوہ اس روشنی کی وجہ سے تمھارے کمانڈوز کے لیے پہلوؤں سے چڑھنا ممکن نہیں رہے گا کیونکہ وہ نظر آ جائیں گے-ایک بات سن لو-گرد و پیش کی اونچی عمارتوں پر میرے آدمی دوربین لیے مسلسل گرجا پر نظر رکھے ہوئے ہیں-کسی بھی طرح کی نقل و حرکت دیکھتے ہی وہ مینار پر موجود میرے آدمیوں کو سگنل دیں گے یا براہ راست مجھے کال کر دیں گے-اب اس مقام پر مجھے دوسرے پوائنٹ پر بات کرنی ہے-وہ یہ ہے کہ میری بیرونی ٹیلی فون لائنوں میں دخل اندازی نہ کرنا-تیسرا پوائنٹ اگر گرجا کے اندر روشنی نے ایک

پل کو بھی نظر جھپکی تو میں تمام لوگوں کو ختم کر دوں گا- چوتھا پوائنٹ نفسیاتی جنگ لڑنے کی حماقت نہ کرنا-یعنی جو بکتر بند گاڑی تمھارے پاس ہے' اسے گرجا کے قریب بھی نہ پھٹکنے دینا- میناروں پر جو میرے آدمی ڈیوٹی دے رہے ہیں' وہ بھی M72 راکٹوں سے لیس ہیں اور شریڈر زندگی میں تم نے جتنی ٹیکسیاں دیکھی ہوں گی' اس سے کہیں زیادہ ہم بکتر بند گاڑیاں دیکھ چکے ہیں-ہمیں ان سے ڈر بھی نہیں لگتا- پوائنٹ نمبر پانچ اگر میرے آدمیوں کو کوئی ہیلی کاپٹر نظر آیا تو وہ اسے اڑا دیں گے- پوائنٹ نمبر چھ اپنے کمانڈوز کو بتا دو کہ ہم نے اس مہم کے لیے طویل عرصے تک منصوبہ بندی کی ہے لہٰذا حملہ کرنا انھیں بہت مہنگا پڑے گا- ان بے چاروں کو ضائع نہ کرنا کیونکہ اگلی بار پھر کبھی تمھیں ان کی ضرورت پڑے گی-'' اس نے پیشانی سے پسینا پونچھا اور پھر بولا- ''پوائنٹ نمبر سات میں پھر دہرا رہا ہوں کہ طلوع آفتاب تک معاملات کو نمٹا دو- میں مہلت ہرگز نہیں بڑھاؤں گا- پوائنٹ نمبر آٹھ مجھے ۲۱ انچ کا ایک شاندار رنگین ٹی وی وہ چاہیے- جب مجھے ضرورت ہوگی تو میں پیٹرک برک سے طلب کرلوں گا- پوائنٹ نمبر نو' طلوع آفتاب تک میں مسلسل نیوز کوریج دیکھنا چاہتا ہوں- پوائنٹ نمبر دس مقدس اشیاء کے حجرے کے نیچے جو پریس روم ہے' میں وہاں ٹھیک دس بجے پریس کانفرنس کروں گا- وہ براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوگی- سمجھ گئے تمام باتیں؟''

چند لمحے خاموشی رہی- پھر شریڈر کی بوجھل آواز ابھری- ''ٹھیک ہے سر' ہم کوشش کریں گے کہ آپ کی تمام ضرورتیں پوری کر دیں-''

''کوشش نہیں کرنی- تمھیں یہ سب کچھ یقینی طور پر کرنا ہے- اور ہاں' ڈبلن' واشنگٹن اور لندن سے کیا بات ہوئی؟''

''ان کے نمائندے یہاں موجود ہیں- معاملات آگے بڑھ رہے ہیں-''

''ان سے کہنا کہ ہماری طرح وہ بھی اپنے غصے پر قابو رکھیں اور کیپٹن' ایمنسٹی اور ریڈ کراس والے کیا کہتے ہیں-''

''وہ ہر طرح سے تعاون کے لیے تیار ہیں-''

''گڈ! وہ اچھے لوگ ہیں- ہمیشہ کام آتے ہیں اور میرے آدمیوں کو قانونی کارروائی سے مستثنیٰ قرار دینے کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا؟''

''امریکا کے اٹارنی جنرل اور ریاست کے اٹارنی جنرل کے درمیان اس سلسلے میں بات ہو

رہی ہے- ابھی فی الحال میں ایک ہی وعدہ کر سکتا ہوں.....''

''وہ یہ کہ مقدمے کی سماعت منصفانہ ہوگی-'' برائن نے اس کی بات پوری کر دی- ''یہ تمھارا ملک بہت شاندار ہے شریڈر لیکن میرا مطالبہ یہ ہے کہ مقدمے کا نام بھی نہ لیا جائے-''

''فی الوقت میں وعدہ نہیں کر سکتا جناب-''

''میں ایک بات واضح کر دوں- فہرست والے قیدیوں کی رہائی کے ساتھ ہی مجھے یہ خوشخبری بھی سنا دینا کہ ہم پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا ورنہ کوئی ڈیل نہیں ہوگی- یرغمالیوں کو ختم کر دیا جائے گا اور چرچ کو اڑا دیا جائے گا-''

شریڈر نے نرم لہجے میں کہا- ''آپ کے ہر مطالبے پر بہت محتاط انداز میں غور کیا جا رہا ہے لیکن سر' ان کاموں میں وقت لگتا ہے- اس وقت تو مجھے سب سے زیادہ یرغمالیوں کے تحفظ کی.....''

''تم مجھ سے اس طرح بات نہ کرو شریڈر' جیسے میں کوئی وحشی اور دیوانہ مجرم ہوں- یہ سب کچھ اپنے اگلے کیس کے لیے بچا رکھو' بشرطیکہ وہ تمھیں ملے- میں سپاہی ہوں اور سپاہیوں کے انداز میں بات کرنا پسند کرتا ہوں- یہاں جو قیدی ہیں' ہم ان کا ہر طرح سے خیال رکھ رہے ہیں لیکن تمھارا لہجہ سب کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے-''

''سوری سر' میرا مقصد آپ کی توہین کرنا نہیں تھا- میں تو بس آپ کو سب کی نیک نیتی کا یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہوں- میرا کام تصفیہ کرانا ہے جو سب کے لیے قابلِ قبول ہو اور.....''

''اگر تمھارا کچھ دینے کا ارادہ ہی نہیں تو پھر تم اسے مصالحت کیسے کہہ سکتے ہو؟''

شریڈر خاموش رہا-

''تم نے اپنے کیریئر میں کبھی کسی کو کچھ دیا بھی ہے' صحیح معنوں میں-'' برائن نے تیز لہجے میں کہا- ''نہیں..... کبھی نہیں- اور تم میری بات تک نہیں سن رہے ہو- خدا کے لیے' اب میری بات کان کھول کر سنو کیونکہ جب یہ تمھارا گرجا تباہ ہوگا اور یہاں ہر طرف لاشوں کے انبار پڑے ہوں گے تو تم پچھتاؤ گے کہ میری بات توجہ سے کیوں نہیں سنی تھی- تم خواہش کرو گے کہ کاش تم بھی مر جاتے-''

''میں سن رہا ہوں جناب اور اپنی حد تک عمل بھی.....''

''کیپٹن برٹ شریڈر! تم اس آدمی کی حیثیت سے جانے جاؤ گے جو سینٹ پیٹرک گرجا کو تباہی سے بچانے میں ناکام رہا اور جس کے ہاتھ معصوم انسانوں کے خون سے لتھڑے ہوں گے۔ تم کبھی سر اٹھا کر نہیں چل سکو گے اور تمھیں کبھی کسی ٹاک شو میں مدعو نہیں کیا جائے گا۔''

شریڈر کے لہجے میں پہلی بار پریشانی محسوس ہوئی۔ ''سر! میں نے آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ ہم نے طاقت بھی استعمال نہیں کی۔ آپ نے کھانا مانگا' ہم نے کھانا دیا۔ آپ نے.....''

''کھانے کی قیمت میں نے ادا کی تھی۔ تم نے کوئی احسان نہیں کیا ہم پر۔ اب کان کھول کر سن لو۔ میں جانتا ہوں کہ تم بہت سارے حرامیوں کا ماؤتھ پیس ہو لیکن.....'' اس نے شریڈر کی خودنوشت کے ٹائٹل پر چھپی اس کی تصویر کو دیکھا۔ وہ ایکشن فوٹو تھا۔ وہ تصویر ایک بینک ڈکیتی کے کیس کے دوران لی گئی تھی جو بعد میں یرغمالیوں والا کیس بن گیا تھا۔ تصویر میں شریڈر دھاریوں والا تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس کی شخصیت متاثر کن تھی لیکن آنکھوں میں خوف کی جھلک تھی۔

''..... لیکن شریڈر' اس کے باوجود میں تم پر اعتبار کرتا ہوں۔'' برائن نے جملہ مکمل کیا۔ ''میں تم سے امید کرتا ہوں کہ تم اپنا اور اپنے محکمے کا اثر ورسوخ ہمارے حق میں استعمال کرو گے۔ میں چاہتا ہوں' تم رات بھر مجھ سے باتیں کرو اور میرا پیغام اردگرد کے لوگوں تک پہنچاتے رہو۔''

اس اچانک اظہارِ اعتماد نے شریڈر کو حیران کیا تھا۔ اس حیرانی کی جھلک اس کے لہجے میں بھی تھی۔ ''یس سر! میں ایسا ہی کروں گا..... آپ مجھ سے بات کریں۔ کرتے رہیں۔'' چند لمحے دونوں خاموش رہے۔ پھر شریڈر نے کہا۔ ''سر..... میں آپ سے دو عنایات کا خواستگار ہوں۔''

برائن مسکرایا۔ وہ بے دھیانی سے شریڈر کی خودنوشت کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ ''بولو۔''

''دیکھیے..... آپ کی مواصلات کو جام کرنے والی ڈیوائس ہمارے کمانڈ اینڈ کنٹرول میں الجھنوں کا باعث بن رہی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ رابطہ نہ ہو پانے کے نتیجے میں کوئی المیہ رونما ہو۔ اس کے علاوہ اس ڈیوائس کی وجہ سے ہماری ریڈیائی نشریات میں بھی خلل پڑ رہا ہے اور ٹی وی نشریات کے آڈیو میں بھی۔''

برائن نے اس کی خودنوشت ایک طرف اچھال دی۔ ''یہ ممکن نہیں۔ بہر حال میں اس پر سوچوں گا۔ اور دوسری بات؟''

''میں یرغمالیوں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''یہ ممکن ہے..... شاید پریس کانفرنس کے بعد۔''

''ٹھیک ہے سر' معقول بات ہے۔ ایک بات اور سر۔''

''وہ تو ہمیشہ ہوتی ہے۔''

''اب جبکہ میں اور آپ درمیانی فاصلوں کو پاٹ رہے ہیں' ہمارا ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہو رہا ہے تو سر' اس طرف سے صرف میں آپ سے بات کرتا ہوں۔ آپ بھی ایسا ہی سسٹم بنائیں۔ میرا مطلب ہے' اس سے پہلے میری مسٹر ککے سے بات ہوئی تھی' اور.....''

برائن نے ہنستے ہوئے ادھر ادھر دیکھا لیکن جان ککے کہیں نظر نہیں آیا۔ ''اوہ..... تو پچھلی بار ککے نے تمھیں ٹف ٹائم دیا تھا۔ ہے نا؟ ہاں..... اسے بے ہودہ مذاق کا بہت شوق ہے..... تم اس کے ساتھ بس کھیلا کرو۔ دراصل اسے باتیں کرنے کا شوق ہے۔ تم تو جانتے ہی ہو آئرش لوگوں کو۔''

''جی ہاں سر' لیکن بہر حال ایسے میں کوئی غلط فہمی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ باس ہیں۔ میرا رابطہ آپ کے لیے کھلا رہے گا اور.....''

برائن نے ریسیور کو کریڈل پر رکھا اور موسیقی کی ایک کتاب اٹھا لی۔ وہ اس وقت کسی ایسی دھن کی تلاش میں تھا جو مناجات نہ ہو' چرچ سے متعلق نہ ہو' جو اس کا دھیان چرچ کی طرف سے ہٹا دے۔ اس چرچ سے زیادہ بری اسے دنیا میں کوئی اور چیز نہیں لگی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے ساتھی یہاں روحانی طور پر کسی کی موجودگی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ جو خالی پن محسوس کر رہا ہے' وہ صرف اور صرف اس کے باطن میں ہے۔

بہر حال اس نے روز آف ٹریلی..... نام کا گیت نکال لیا۔ اگلے ہی لمحے اس کی انگلیاں ارغن پر تھرکنے لگیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ دھیمی آواز میں گا بھی رہا تھا۔

زرد چاند جب ابھرتا ہے
سرسبز پہاڑوں سے
سورج جب اترتا ہے
اک نیلے سمندر میں

میں اپنی محبت کے
شفاف ندی کے پانی سے
یادوں کے گلابوں کو سینچتا ہوں
تم آ جاؤ

☆☆☆

برٹ شریڈر دیر تک ساکت سا بیٹھا خاموش اسپیکرز کو گھورتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ برائن خود کو اور اپنے ساتھیوں کو عدالتی کارروائی سے مستثنیٰ کرانا چاہتا ہے تو گویا وہ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے جرم میں نہ تو اضافہ چاہتا ہے اور نہ ہی کوئی پیچیدگی۔ وہ کسی کو قتل نہیں کرنا چاہتا اور خود تو وہ مرنا ہی نہیں چاہتا۔ اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ برائن فلائن اب اس پر انحصار کرنے لگا ہے۔ یہ تو ہمیشہ ہوتا ہے۔ یہاں بھی ہونا تھا۔ جب اس کی سمجھ میں آ گیا کہ اس کے پاس شریڈر کی آواز کے سوا کچھ نہیں تو وہ کیا کرتا۔

شریڈر نے سر اٹھا کر حاضرین کو دیکھا۔ ''میرا خیال ہے' اب میں اسے سمجھنے لگا ہوں۔'' اس نے کہا۔

''اور میرا خیال ہے کہ وہ تمھیں سمجھنے لگا ہے۔'' پیٹرک بولا۔

برٹ شریڈر نے آنکھیں سکیڑیں اور آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ہاں..... ایسا لگتا ہے کہ وہ میرے طریقۂ کار کو کچھ کچھ سمجھنے لگا ہے۔ میرا خیال ہے' میڈیا کی زیادہ کوریج نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔'' پھر اس نے جلدی سے کہا۔ ''میں کبھی پبلسٹی کے پیچھے نہیں بھاگا۔''

''کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تمہاری خودنوشت تمہاری اجازت کے بغیر چھاپی گئی ہے۔ ارے بھلے آدمی' اس کے لیے تم کم از کم اپنے ریٹائر ہونے کا تو انتظار کر لیتے۔'' پیٹرک مسکرایا۔ ''اور اب تمھیں یاد بھی کچھ نہیں۔ دوسرے ایڈیشن میں ایک باب ہے۔ اس کے بارے میں اپنے ایجنٹ سے بات کرو۔'' پھر اس نے مصالحانہ انداز میں کہا۔ ''دیکھو برٹ! میرے پاس تمام سوالوں کے تو جواب نہیں ہیں مگر.....''

''ہو بھی نہیں سکتے۔'' شریڈر اٹھ کھڑا ہوا۔ ''اور میں تمہاری فضول باتوں سے تنگ آ چکا ہوں۔''

کوئی کچھ نہیں بولا۔'' پیٹرک برک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

شریڈر نے کہا۔ ''زیادہ دور نہ جانا۔ ممکن ہے' فلائن کچھ دیر میں کافی منگوائے۔''

پیٹرک نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ ''اس وقت تم ہم دغا بازی' نااہلی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کر چکے ہیں اس کے باوجود قسمت نے ہمارا ساتھ دیا' ہماری پردہ پوشی کی مگر اب طلوع آفتاب تک اگر ہم نے معاملات کو درست نہ کیا تو قتلِ عام بھی ہوگا اور گرجا کی بے حرمتی بھی اور ہر چیز کی جواب دہی ہمیں کرنی ہوگی۔''

برٹ شریڈر سامنے کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔ ''یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔''

☆☆☆

فادر مرفی صدر چبوترے کو پار کر کے کارڈینل کی مسند کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ ''تقدس مآب! مجھے اعتراف کرنا ہے۔''

کارڈینل نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''میرا ہاتھ تھام لو۔''

فادر مرفی نے اپنی ہتھیلی سے چپکے ہوئے کاغذ کو محسوس کیا۔ ''نہیں جناب..... میں حجرۂ اعتراف میں جانا چاہتا ہوں۔''

کارڈینل مسند سے اٹھ گیا۔ ''تو چلو..... ہم آرچ بشپ کے حجرے میں چلتے ہیں۔''

''نہیں تقدس مآب۔'' مرفی کی پیشانی اب پسینے سے تر تھی۔ ''وہ ہمیں وہاں نہیں جانے دیں گے۔ ہم وہاں چلتے ہیں' جہاں مورین میلون نے میرے سامنے اعتراف کیا تھا۔''

کارڈینل اسے پر تجسس نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ ''جو تمہاری مرضی۔''

وہ دونوں صدر چبوترے کے عقبی حصے کی طرف گئے۔ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے فادر مرفی نے مورین اور بیکسٹر کو دیکھا۔ وہ دونوں حوصلہ افزائی کے انداز میں سر ہلانے لگے۔

جیک لیری نے ارغنون گاہ کی حفاظتی دیوار سے ٹیک لگائی اور سائٹ میں کارڈینل کی پیشانی کو لیا اور کارڈینل کے ساتھ بندوق کو حرکت دینے لگا۔ غلام گردشوں میں موجود ہر شخص چیخ چیخ کر دونوں پادریوں کو خبردار کرنے لگا۔ کچھ لیری پر چلائے' جو کسی بھی لمحے فائر کر سکتا تھا۔ پھر وہ فلائن اور بکے کو پکارنے لگے۔

کارڈینل کو جیسے کسی بات کا پتا ہی نہیں تھا- وہ اس محرابی دروازے پر پہنچ کر جھکا جس سے پادری حجرۂ اعتراف میں داخل ہوتے تھے- وہاں پہنچ کر وہ فادر مرفی کا انتظار کرنے لگا- فادر مرفی ست رفتاری سے جھجکتے ہوئے قدم بڑھا رہا تھا-

جیک لیری اب اسے نشانے پر لیے ہوئے تھا- دھیرے دھیرے ٹریگر پر اس کی انگلی کا دباؤ بڑھنے لگا-

برائن فلائن اچانک حجرے کے پاس نمودار ہوا- اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے- اس نے سر اٹھا کر بالکونیوں کی طرف دیکھا تو شور معدوم ہو گیا- لیری نے رائفل ہٹائی اور اسے پہلو سے لگا کر سیدھا کھڑا ہو گیا- اتنی دور سے بھی برائن کو اس کے چہرے پر مایوسی کا تاثر نظر آ رہا تھا' اس شکاری کی طرح جسے عین وقت پر شکار سے محروم کر دیا گیا ہو- اسی وقت میگان ارغنون گاہ میں نمودار ہوئی اور لیری کے برابر آ کھڑی ہوئی- وہ اس سے کچھ بولی- انداز ایسا تھا جیسے اسے تھپکی دے رہی ہو-

برائن' کارڈینل اور فادر مرفی کی طرف متوجہ ہو گیا- ''یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو؟''

کارڈینل نے بے پروائی سے کہا- ''میں ایک اعتراف سننے والا ہوں-''

''پاگل ہو گئے ہو-'' برائن نے دانت بھینچتے ہوئے کہا- ''اجازت کے بغیر یہاں کیوں آئے تم؟''

''اس گرجا میں کہیں آنے جانے کے لیے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں-'' کارڈینل نے کہا- ''پلیز..... ایک طرف کھڑے رہو-''

برائن اپنے اندر امنڈنے والے غصے سے لڑ رہا تھا- ''میں تم دونوں پر ایک بات واضح کر دوں- جو لوگ اوپر موجود ہیں' انھیں شوٹ کرنے کے آرڈر دیے گئے ہیں- ان میں سے چار افراد ممکن ہے' کسی پادری پر گولی نہ چلا پائیں لیکن پانچواں آدمی اس کی پروا کیے بغیر شوٹ کر دے گا کہ تم کون ہو- اگر احکامات کی زد میں آ جائے تو اس کی ماں بھی اس کے ہاتھوں سے نہیں بچ سکے گی-''

کارڈینل کا چہرہ سرخ ہو گیا- وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ برائن نے اسے روک دیا- ''اس آدمی نے درجن بھر مختلف افواج میں چودہ سال اسنائپر کی حیثیت سے کام کیا ہے- اب ساری دنیا کو اپنی رائفل کی ٹیلسکوپک سائٹ کے ذریعے دیکھنا اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے- یہی اس کی زندگی ہے- اسے ایک ہی آواز بھاتی ہے..... رائفل کے گرجنے کی آواز یا پھر مرنے والے کی آخری چیخ- اور خوشبوؤں میں بارود کی بو- یہ سب کچھ اس کے لیے جنسی لذت کے مترادف ہے- سمجھے کچھ؟''

کارڈینل اور فادر دونوں خاموش رہے- کارڈینل نے ارغنون گاہ کی سمت دیکھا اور پھر برائن کو- ''مجھے تو یقین نہیں کہ ایسے کسی انسان کا وجود ہو سکتا ہے- بہر حال تم اپنا خیال رکھنا- کہیں وہ تمھیں ہی شوٹ نہ کر دے- خیر..... اب تم جاؤ-''

فادر مرفی نے ایک نظر برائن کو دیکھا' پھر پردہ ہٹا کر حجرۂ اعتراف میں چلا گیا-

کچھ فاصلے پر حجرۂ مریم کے پاس کھڑا جان ہکے خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا-

حجرۂ اعتراف میں مرفی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا- ''میرے لیے دعا کیجیے فادر.....'' یہ کہتے ہوئے اس نے پردے کی اوٹ سے دیکھا- برائن فلائن وہاں سے جا رہا تھا- فادر مرفی جلدی جلدی سرگوشی میں اعتراف کرنے لگا- پھر اچانک اس نے کہا- ''تقدس مآب! میں اس کال بزر کے ذریعے کوڈ پیغام بھیجنے والا ہوں-''

سیاہ شیشے پر کارڈینل کا ساکت سایہ نظر آ رہا تھا جیسے اس نے کچھ بھی نہ سنا ہو- پھر سر کو آہستہ سے جنبش دی گئی-

مرفی نے پردے کو ڈورناب پر کھینچا اور پہلے الرٹ کرنے والے سگنل بھیجے- پھر اس نے مٹھی میں دبے کاغذ کو کھول کر دیکھا اور پیغام بھیجنے لگا.....

میں فادر مرفی ہوں-

اسی لمحے پردے کے اس طرف سے ایک ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی کلائی دبوچ لی گئی-

''اب جبکہ تم بیٹھے ہی اس حجرے میں ہو تو اپنے اس گناہ کا اعتراف کرو کہ تم نے حجرۂ اعتراف کو جاسوسی اور غداری کے لیے استعمال کیا-'' جان ہکے نے سرد لہجے میں کہا- پھر اس نے فادر مرفی سے وہ کاغذ چھین لیا- ''تم اپنا اعتراف مکمل کرو- میں ذرا یہ پیغام پڑھ لوں-''

مرفی نے سیاہ شیشے کی طرف جھکتے ہوئے مری مری آواز میں کہا- ''میں شرمندہ ہوں تقدس مآب-''

ہکے نے ادھر ادھر دیکھا- فلائن جا چکا تھا- صدر چبوترے پر بیٹھے ہوئے بیکسٹر اور مورین کے سوا کوئی اس طرف متوجہ نہیں تھا اور وہ دونوں بہت مایوس نظر آ رہے تھے- ہکے انھیں دیکھ کر مسکرایا اور پھر پیغام کی طرف متوجہ ہوا- کوڈ پیغام پڑھنے کے بعد اس نے اپنی انگلی بزر پر رکھی اور پیغام بھیجنا شروع کر دیا-

میں حجرۂ اعتراف سے فادر مرفی آپ سے مخاطب ہوں- کارڈینل اس وقت میرے ساتھ ہیں- اس کے بعد اس نے پیغام کا مضمون تبدیل کر دیا-

فینیان کی تعداد گن مینوں کی تعداد آٹھ سے زیادہ نہیں ہے- مشرق کی ہر غلام گردش میں ایک گن مین موجود ہے- مغربی غلام گردشوں میں کوئی نہیں ہے- ارغنون گاہ میں بھی کوئی نہیں ہے- مقدس اشیا کے حجرے کی سڑھیوں پر ایک آدمی ہے جس کے پاس مشین گن ہے- ہر مینار میں ایک آدمی ہے- ان کے پاس صرف خود کار ہتھیار دیکھے گئے ہیں- فیلڈ فون صحیح طور پر کام نہیں کر رہے ہیں- یرغمالیوں کو زمین دوز کوٹھری میں رکھا گیا ہے تا کہ وہ فائرنگ سے محفوظ رہیں-

وہ رکا اور اس نے دوبارہ کوڈ پیغام کا جائزہ لیا- پھر اس کی انگلی دوبارہ حرکت میں آئی.....

دروازوں پر بارودی سرنگیں موجود نہیں ہیں- گیس ماسک بہت پرانی قسم کے ہیں جو شاید آزمائش میں غیر مؤثر ثابت ہوں-

اس نے پھر ایک لمحے توقف کیا اور چند لمحے سوچتا رہا- پھر اس نے دوبارہ بٹن دبایا.....

تمام فینیان جان ہکے کے وفادار ہیں- انھیں مذاکرات پر بھروسا نہیں- وہ ذہنی طور پر خود کشی کا رجحان رکھنے والے لوگ ہیں- بیکسٹر کو طلوع آفتاب سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے گا- ڈیڈ لائن محض دکھاوا ہے- تم لوگ جو کچھ بھی کر سکتے ہو کرو- ہم خوفزدہ نہیں ہیں- گاڈ بلیس یو..... فادر مرفی-

ہکے نے انگلی بٹن سے ہٹائی اور مسکرایا- اب باہر والوں کی الجھن کی کوئی حد نہیں ہوگی- وہ خوفزدہ بھی ہوں گے اور خوفزدگی آدمی سے کچھ بھی کرا سکتی ہے- اس نے خود کو باہر والوں کی جگہ رکھ کر سوچنے کی کوشش کی- مذاکرات کی ناکامی کا امکان' یرغمالیوں کی جان کی فکر اور گرجا پر قابض لوگوں کی تعداد اور اسلحے کے اعتبار سے کمزوری- پولیس والے گرجا پر دھاوا بولنے کا منصوبہ بنائیں گے اور پیش کریں گے اور وہ منظور بھی کر لیا جائے گا- یہ تازہ پیغام ان کے اس ایکشن کے لیے معقول جواز ثابت ہوگا- پولیس دروازوں سے گرجا میں گھسنے کی کوشش کرے گی تو دھماکے ہوں گے اور فائرنگ ان کی توقع سے کہیں زیادہ شدید ہوگی..... بلکہ خوفناک-

جان ہکے نے تصور میں یہ سب کچھ دیکھا اور پھر گرجا کا جائزہ لیا- اس نے گرجا کا تصور کیا- ادھڑا ہوا ماربل کا فرش' ٹوٹے ہوئے مجسمے' قربان گاہ سے بہہ کر فرش پر آتا خون' نشستوں پر بکھری ہوئی لاشیں' اٹاری سے اٹھتے ہوئے شعلے اور پھر گرتی ہوئی چھت- کھڑکیوں کے قیمتی شیشے ٹوٹ کر

سڑکوں پر بکھر جائیں گے- ہر طرف ملبہ ہوگا' آگ ہوگی اور جب وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ جنگ ختم ہوگئی اور میڈیکل اسٹاف اسٹریچر لیے وہاں سے لاشیں نکالنے کی تگ و دو کر رہے ہوں گے تو بم پھٹیں گے- کان پھاڑ دینے والے دھماکے ہوں گے اور گرجا زمیں بوس ہو جائے گا- آنے والے وقتوں میں اسے امریکا کا سب سے بیش قیمت کھنڈر اور جان ہکے کا آخری مشن قرار دیا جائے گا-

☆☆☆

مورین میلون ساکت بیٹھی جان ہکے کو پیغام بھیجتے دیکھ رہی تھی- ''دیکھ رہے ہو اس کا حرامی پن-'' اس نے بیکسٹر سے کہا-

بیکسٹر نے جان ہکے کی طرف سے منہ پھیر لیا- ''ہاں..... خبیث کو موقع مل گیا لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا اگر پہلا پیغام پہنچ چکا ہے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی-''

''میرا خیال ہے' تم سمجھ نہیں رہے ہو-'' مورین نے کہا- ''باہر والے تو یہی سمجھیں گے کہ یہ سگنل بھی ہم نے ہی بھیجا ہے اور تم جان ہکے کو نہیں جانتے- اس نے انھیں کوئی گالیوں بھرا پیغام نہیں بھیجا ہوگا- اس نے ہمارے نام سے کوئی گمراہ کن انٹیلی جنس رپورٹ بھیجی ہوگی- غلط اور پرفریب معلومات فراہم کی ہوں گی انھیں- وہ ایذا رساں آدمی ہے-''

بیکسٹر نے پھر جان ہکے کو دیکھا- بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی اور اب وہ تشویش زدہ دکھائی دے رہا تھا-

''تم جانتے ہو' جان ہکے نیم پاگل ہے' ایذا رساں ہے' نفسیاتی مریض ہے وہ- وہ کچھ بھی کر سکتا ہے- نجانے کیا پیغام بھیجا ہوگا اس نے- اس کے مقابلے میں برائن فلائن کو تم فرشتہ سمجھ سکتے ہو-''

''ہکے کو پاگل نہ سمجھو- وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے-'' بیکسٹر نے کہا-

مورین نے نگاہیں نیچی کرتے ہوئے کہا- ''بہرحال میں اپنی کوشش پر معذرت نہیں کروں گی-''

''اس کی ضرورت بھی نہیں لیکن اگلی کوشش کے لیے منصوبہ میں بناؤں گا-''

''کیا واقعی؟'' مورین کا لہجہ سرد تھا- ''میں نہیں سمجھتی کہ ہمارے پاس تمہاری منصوبہ بندی کے لیے یا صحیح وقت کا انتظار کرنے کے لیے وقت ہے-''

"مجھے صرف چند منٹ کی مہلت دو- میرا خیال ہے' میں جان چکا ہوں کہ یہاں سے کیسے نکلا جا سکتا ہے-"

☆☆☆

پیٹرک برک اسقف کے اندرونی دفتر میں داخل ہوا- انسپکٹر لینگلے اس کے پیچھے تھا- ایک باوردی افسر نے ان دونوں کو تازہ ترین پیغام کی ایک ایک ڈی کوڈ کاپی تھمائی- پیٹرک نے گردوپیش کے لوگوں کو دیکھا- برٹ شریڈز' کمشنر رورک' رابرٹا اسپیگل اور بالینی-

کیپٹن بالینی نے پیغام سے نظریں اٹھا کر کمشنر رورک کو دیکھا- "اگر یہ درست ہے تو میں اپنے یونٹ کے ساتھ گرجا کو آزاد کرا سکتا ہوں اگر یرغمالی زمین دوز کوٹھری میں ہیں تو ان کے بچنے کا امکان بے حد قوی ہے لیکن میں اسے یقینی قرار نہیں دے سکتا اور مجھے منصوبہ بنانے کے لیے چند گھنٹے کی مہلت درکار ہے-" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا-

برک کو خیال آیا- مقدس اشیا کے حجرے کے دروازے پر مورین نے اسے بتایا تھا کہ گن مینوں کی تعداد کم از کم درجن بھر ہے اور اب مرفی کہہ رہا تھا کہ وہ آٹھ ہیں- اس نے بالینی کو گھورتے ہوئے کہا- "اور اگر یہ معلومات درست نہیں ہیں تو؟"

"تو بھی کتنا فرق پڑے گا- بہر حال وہ مٹھی بھر لوگ ہیں- گنے جا سکتے ہیں اور سنو' مجھے کارروائی کا شوق نہیں ہے لیکن بہر حال میں پہلے کے مقابلے میں خود کو زیادہ بہتر محسوس کر رہا ہوں-"

"ہم اس امکان کو یکسر مسترد نہیں کر سکتے کہ یہ دونوں پیغام یا ان میں سے کوئی ایک فینیان کا بھیجا ہوا ہے-" لینگلے نے کہا- وہ دونوں پیغامات کی نقول سامنے رکھ کر موازنہ کر رہا تھا- "مجھے الجھن ہو رہی ہے- کوئی گڑبڑ ضرور ہے- سنو بالینی' ایک انٹیلی جنس آفیسر کی حیثیت سے میرا مشورہ ہے کہ تم ان میں سے کسی پر بھی یقین نہ کرو-"

"تو پھر میری پوزیشن کیا ہو گی؟" بالینی متوحش ہو گیا- "ہم وہیں پہنچ گئے' جہاں سے چلے تھے-"

رابرٹا اسپیگل نے کہا- "ہم یقین کریں یا نہ کریں' کارڈینل کی اقامت گاہ میں اور برابر والے کمرے میں سب لوگ اس دوسرے پیغام کو بہت غور سے پڑھ رہے ہوں گے اور وہ سب اپنے اپنے طور پر نتائج اخذ کریں گے-" وہ کمشنر رورک کی طرف مڑی- "یہ دوسرا پیغام گرجا پر دھاوے کی

کھلی دعوت ہے کمشنر- باہر سب یہی سوچ رہے ہوں گے- سنو کیپٹن بالینی' تم شارٹ نوٹس پر حملے کی تیاری کرو؟"

بالینی نے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کا دھیان کہیں اور تھا-

دروازہ کھلا اور اسقف ڈاؤنز کمرے میں آیا- "کوئی مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے؟"

وہاں موجود سب لوگوں نے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا پھر رابرٹا اسپیگل نے کہا- "ہاں..... مجھے تم سے بات کرنی تھی-"

اسقف وہیں کھڑا رہا-

مئیر کی معاون نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا- "اسقف! ہم میں سے کوئی بھی کبھی نہیں چاہے گا کہ گرجا کو کوئی نقصان پہنچے یا یرغمالیوں کی جانوں کو کوئی خطرہ لاحق ہو- تاہم....." اسقف کے جسم میں واضح طور پر تناؤ نظر آیا-

"تاہم اگر مئیر صاحب' پولیس اور واشنگٹن کے لوگ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یرغمالیوں کی زندگی خطرے میں ہے تو آپ کو گرجا پر دھاوا بولنے کے معاملے میں ہمارا ساتھ دینا ہو گا-"

اسقف کھڑا رہا- اس نے کوئی جواب نہیں دیا-

اسپیگل نے بالینی سے کہا- "انہیں تازہ پیغام کی کاپی دکھاؤ-"

اسقف نے پیغام لے کر پڑھا اور پھر رابرٹا اسپیگل کی طرف دیکھا- "مجھے وکار جنرل سے بات کرنی ہو گی- میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا-" یہ کہہ کر وہ پلٹا اور کمرے سے چلا گیا-

"یہ اتنا تہ دار اور پیچیدہ معاملہ ہے کہ جب بھی ہم اس معاملے کی کوئی تہ اتارتے ہیں تو سمجھ میں آتا ہے کہ ہم نے برائن فلائن کم تر سمجھنے کی غلطی کی ہے-"

رابرٹا نے کہا- "ہمارے گرد الجھنیں ہی الجھنیں ہیں اور جیسے جیسے وقت گزرتا ہے' یہ احساس ہوتا ہے کہ آسان ترین راستہ ہتھیار ڈالنا ہی ہے..... برائن کے لیے نہیں' بلکہ ہمارے لیے-"

"اور ہتھیار ڈالنا اتنا آسان بھی نہیں-" لینگلے نے کہا- "ہم تو ہتھیار ڈال دیں لیکن کیا واشنگٹن' لندن اور ڈبلن والے اسے قبول کریں گے؟"

کمشنر رورک نے بالینی سے کہا- "کیپٹن' مئیر کے سوا کسی کی بھی اجازت کے بغیر ہم صرف

ایک کام کر سکتے ہیں..... اور وہ ہے اٹیک-''

''یہ تو ہمیشہ سے آسان ترین کام ہے..... مگر فیصلہ کرنے والوں کے لیے- فیصلے پر عمل کرنا اصل میں مشکل کام ہے-'' بالینی نے کہا-

شریڈر نے بالآخر زبان کھولی-''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ مذاکرات سے ہاتھ اٹھا لیا گیا ہے-''

سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے- پیٹرک نے کہا-''کیپٹن! فی الوقت تم ہی ہماری واحد امید ہو- اگر حملہ کرنے اور ہتھیار ڈالنے کے درمیان کوئی راستہ ہے تو صرف تم ہی اسے تلاش کر سکتے ہو- اور تم تلاش کر لو گے- مجھے یقین ہے کہ برائن نے پوری سچائی کے ساتھ کہا ہے کہ طلوع آفتاب تک مطالبات کی منظوری یا پھر تباہی- درمیان میں کچھ نہیں ہے-''

☆☆☆

مورین نے جان ہکے کو دیکھا جو حجرۂ اعتراف کے پاس کھڑا کارڈینل اور فادر مرفی سے کچھ کہہ رہا تھا- اس نے بیکسٹر سے کہا-''وہ ان دونوں سے پہلے پیغام کے بارے میں پوچھ رہا ہے-''

بیکسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا-''آؤ..... ذرا ٹانگیں کھول لیں- اس دوران باتیں بھی کریں گے-''

وہ صدر چبوترے سے مسند کی جانب چل دیے- وہ چالیس فٹ کا فاصلہ تھا- مسند کے پاس پہنچ کر وہ پلٹے اور صدر چبوترے کی طرف چل دیے- بیکسٹر نے سر ایک طرف جھکاتے ہوئے مورین سے کہا-''ادھر دیکھو..... پیتل کی اس پلیٹ کی طرف-''

مورین نے قربان گاہ کی داہنی سمت دیکھا- مقدس اشیا کے حجرے کے اس طرف پیتل کی ایک بڑی پلیٹ تھی- وہاں سے میگان اور جان ہکے سوٹ کیس لے کر نیچے اترے تھے-

بیکسٹر نے گرجا کی لمبائی کا جائزہ لیا-''میں اس عمارت کا تجزیہ کرتا رہا ہوں- میگان اور ہکے جب اس پلیٹ پر واپس آئے تھے تو ان کے ہاتھوں اور گھٹنوں پر مٹی لگی تھی- اس کا مطلب ہے کہ وہ اتنی اونچائی نہیں ہو گی کہ وہ باقاعدہ چل سکیں- انھیں گھٹنوں کے بل چلنا پڑا ہو گا اور نیچے بڑا ایریا ایسا ہو گا جہاں روشنی بہت کم ہو گی یا بالکل نہیں ہو گی- یعنی ہمارے پاس غائب ہونے کے لیے جو جگہ ہے وہ شہر کے کم از کم ایک بلاک کے برابر تو ہو گی- اگر ہم تیزی سے اس پلیٹ کو ہٹائیں اور نیچے کود دیں تو وہ ہمیں آسانی سے تلاش نہیں کر سکتے-''

وہ دونوں ٹہلتے ہوئے قربان گاہ کی داہنی سمت گئے- پلیٹ اب ان کے قریب ہی تھی-''اگر ہم تیزی سے پلیٹ ہٹا کر کود دیں' اس سے پہلے کہ ہم پر گولی چلائی جائے تو بھی ہم آزاد نہیں ہوں گے- باہر کسی کو پتا نہیں چلے گا کہ ہم نیچے ہیں-''

''لیکن ہمیں تو معلوم ہو گا کہ ہم اوپر نہیں ہیں-''

''ہاں..... یہ نکتہ اہم ہے-'' مورین نے کہا پھر سوچنے لگی-''اچھا..... تمھارا منصوبہ کیا ہے؟''

بیکسٹر اسے اپنے منصوبے کی جزئیات کے بارے میں بتاتا رہا-

فادر مرفی اور کارڈینل صدر چبوترے پر آئے تو ان کے چہروں پر زردی کھنڈی ہوئی تھی- فادر مرفی نے مورین کو اور پھر بیکسٹر کو دیکھا-''جان ہکے کو ہمارا راز معلوم ہو گیا-'' اس نے افسردگی سے کہا-

''اگر تم لوگ مجھے بتا دیتے کہ تم ریکٹری کو سگنل بھیجنا چاہتے ہو تو میں کبھی اعتراض نہ کرتا-''

کارڈینل نے تیز نظروں سے مرفی کو اور پھر مورین اور بیکسٹر کو دیکھا-''مگر تمھیں مجھے اپنے منصوبے کے متعلق پہلے سے بتانا چاہیے تھا-''

بیکسٹر نے اثبات میں سر ہلایا-''اس وقت ہم یہی کرنے والے ہیں تقدس مآب- ہم فرار ہونے کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ دونوں بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں-''

کارڈینل نے نفی میں سر ہلایا اور ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا-''میری جگہ یہاں ہے-'' پھر وہ ایک لمحہ کسی گہری سوچ میں رہا-''لیکن میں تمھارے لیے بہرحال کامیابی کی دعا کروں گا-''

پھر وہ مرفی کی طرف مڑا-''تم بھی اگر چاہو تو ان کے ساتھ جا سکتے ہو-''

مرفی نے نفی میں سر ہلایا اور مورین اور بیکسٹر سے بولا-''میں تقدس مآب کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا مگر تمھاری ہر ممکن مدد کروں گا-''

''گڈ- تو اب ہمیں منصوبے کی تفصیلات پر اور ٹائمنگ پر کام کرنا ہے-'' مورین نے گھڑی میں وقت دیکھا-''نو بجے ہم نکلیں گے-''

☆☆☆

اسقف ڈاؤنز آفس میں داخل ہوا تو کیپٹن بالینی نے اس سے کہا-''آپ کو گرجا کا تعمیراتی

"نقشہ مل گیا؟"

اسقف نے نفی میں سر ہلایا۔ "میرا اسٹاف تلاش کر رہا ہے مگر مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری فائل میں کبھی تھا ہی نہیں۔"

کمشنر رورک لینگلے کی طرف مڑا۔ "تم آرکیٹیکٹ گورڈن اسٹل وے کے سلسلے میں کچھ معلوم کر سکے؟"

لینگلے نے فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ اس نے سگریٹ جلائی اور چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔ "۵۳ ویں ایسٹ اسٹریٹ پر اس کا آفس ہے۔ میرے آدمی وہاں گئے تھے لیکن دفتر بند تھا....."

"دفتر تو بند ہونا ہی تھا۔ تم عدالت سے سرچ وارنٹ لے رہے ہو اس کے دفتر کے لیے؟"

لینگلے نے محسوس کیا کہ ڈپٹی کمشنر کا انداز فیصلہ کن ہوتا جا رہا ہے۔ یعنی آدھی رات ہوتے ہوتے وہ قائم مقام کمشنر کے بجائے کمشنر کی حیثیت سے احکامات جاری کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ "اصل بات یہ ہے کہ یہ کام کوئی پہلے ہی کر چکا ہے اور وہ جو کوئی بھی ہے، اس نے عدالت سے وارنٹ لینے کی زحمت بھی نہیں کی۔ ہمارے سراغ رسانوں کو دفتر میں گرجا کا کوئی تعمیراتی نقشہ نہیں ملا۔ اب وہ ملازمین کی حاضری کا رجسٹر تلاش کر رہے ہیں مگر وہ بھی غائب ہے۔ شاید نقشے کے ساتھ اسے بھی اڑا لیا گیا ہے۔"

اسقف ڈاؤنز نے کھنکھار کر پہلے تو اپنی ہچکچاہٹ کا اظہار کیا پھر بولا۔ "میں گرجا پر دھاوا بولنے کے خلاف ہوں لیکن اس کے باوجود تم لوگوں کے پاس اس کا مکمل منصوبہ تیار ہونا چاہیے۔" یہ کہہ کر اس نے بک شیلف کی طرف دیکھا۔ "ان کتابوں میں تمہیں پانچ ایسی کتابیں ملیں گی، جس میں اس گرجا کا تصویری مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک میں شاید نقشہ بھی ہے اور سیاحوں کے لیے گرجا کے اندر کی تصویریں بھی ہیں۔ ان سے تمہیں کافی مدد مل سکتی ہے۔"

کیپٹن بالینی بک شیلف کے پاس گیا اور کتابوں کا جائزہ لینے لگا۔

پیٹرک برک اٹھ کر کھڑا ہوا۔ "میرا خیال ہے، گرجا کا ایک تعمیراتی نقشہ اسٹل وے کے اپارٹمنٹ میں بھی ہوگا۔ اپارٹمنٹ میں گھنٹی بج رہی ہے لیکن فون کوئی نہیں اٹھا رہا ہے۔ وہاں موجود پولیس مین کا کہنا ہے کہ اطلاعی گھنٹی پر بھی فلیٹ میں کوئی ردعمل نہیں ہوا ہے، میں اب وہاں جا رہا ہوں۔"

برٹ شریڈر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "تم یہاں سے نہیں جا سکتے۔ فلائن نے کہا تھا کہ....."

"فلائن جائے جہنم میں....." پیٹرک نے بھنا کر کہا۔

لینگلے نے اپنی نوٹ بک سے ایک صفحہ پھاڑ کر پیٹرک کی طرف بڑھایا۔ "یہ ہے اس کا پتا لیکن غیر قانونی طور پر اندر نہ گھسنا۔"

اسقف ڈاؤنز نے کہا۔ "یہ یاد رکھنا کہ اسٹل وے اب بہت بوڑھا ہو چکا ہے۔ وہ مل جائے تو اسے ہیجان میں مبتلا مت کرنا۔"

"نہ تو میں غیر قانونی کام کرنے والا ہوں اور نہ ہی لوگوں کو ہیجان میں مبتلا کرتا پھرتا ہوں۔"

پیٹرک پلٹا اور ملحقہ کمرے میں چلا آیا۔ پرہجوم کمرا سگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں سانس لینا بھی دوبھر تھا۔ وہ وہاں سے گزر کر ہال میں آیا اور سیڑھیوں سے نیچے چل دیا۔ ریکٹری کے گراؤنڈ فلور پر باوردی پولیس کمانڈوز موجود تھے، جو حملے کی پلاننگ کر رہے تھے۔ پیٹرک نے میز پر بیٹھے ہوئے ایک کیپٹن کو اپنا بیج دکھایا۔ "مجھے ایک اسکواڈ کار اور ایک ایسے ڈرائیور کی ضرورت ہے جو پاگل ہو۔"

کیپٹن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ "لیکن دوسری طرف ٹریفک بری طرح جام ہے..... انسان بھی اور ٹرانسپورٹ بھی۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ اتنی جلدی میں تمہیں جانا کہاں ہے؟"

"گریمرسی پارک..... اور یہ ایمرجنسی ہے۔"

"تو تمہیں لیکسنگٹن ہو کر جانا ہوگا۔"

"شٹ۔" پیٹرک غرایا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر آپریٹر سے اسقف کے آفس میں بات کرانے کو کہا۔ رابطہ ملنے پر اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "لینگلے..... کیا وہ ہیلی کاپٹر اب بھی پیلس ہوٹل کے صحن میں موجود ہے؟ گڈ..... ان سے کہو، اسے تیار رکھیں۔"

پیٹرک ریکٹری سے باہر ۵۱ ویں اسٹریٹ پر آیا۔ باہر تازہ ٹھنڈی ہوا میں سانس لے کر اسے طمانیت کا احساس ہوا اور وہ خود کو پہلے سے بہتر محسوس کرنے لگا۔ برف باری تو رک گئی تھی لیکن ہوا بے حد سرد تھی۔ وہ ففٹی فرسٹ اسٹریٹ اور میڈیسن کے انٹر جنکشن کی طرف چل دیا جو اس وقت سنسان تھا۔

گرجا کے اردگرد سڑکوں پر غیر فطری سناٹا ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ دور سے اسے اسکواڈ کاروں، بسوں اور ٹرکوں کو کھڑا کر کے بنائی گئی رکاوٹیں نظر آ رہی تھیں۔ ادھر ادھر مواصلاتی تار پھیلے ہوئے

تھے- نیم روشن عمارتوں پر سنتری کھڑے تھے- پیٹرک کو اپنے قدموں کی آہٹ کی گونج سنائی دے رہی تھی- لگتا تھا' کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے- یہ خیال آتے ہی وہ بلفاسٹ کے بارے میں سوچنے لگا- حالانکہ وہ وہاں کبھی نہیں گیا تھا مگر اسے ایسا لگتا تھا' جیسے وہ اس شہر کو جانتا ہے- اس نے کالر کھڑے کیے اور اپنی رفتار بڑھا دی-

میڈیسن ایونیو پر ایک گھڑسوار اسے شمال کی سمت جاتا نظر آیا- اس نے اسے غور سے دیکھا- وہ بنی فوسٹر تھی لیکن بنی نے اسے نہیں دیکھا تھا- وہ آگے بڑھتا رہا-

ہوا ہلکی ہوگئی تھی- دور سے اسے موسیقی کی اور گانے کی آواز سنائی دے رہی تھی- یعنی نیویارک شہر اپنی پارٹی سے دست بردار ہونے پر آمادہ نہیں تھا- پیٹرک اب گرجا کے حجرۂ مریم والے حصے کے پاس سے گزر رہا تھا پھر کارڈینل کی اقامت گاہ آئی- کھڑکی پر پڑے باریک پردے کے پیچھے اسے کمرے میں کھڑے کمانڈو جوان نظر آئے- ایک افسران کو بریفنگ دے رہا تھا- ایک اور کھڑکی سے اسے خوش لباس لوگ نظر آئے- ان میں گورنر اور میئر بھی موجود تھے- وہاں بوفے ڈنر اڑایا جا رہا تھا- دونوں کمروں کے ماحول میں زمین آسمان کا فرق تھا- ایک جگہ ماحول سنگین تھا تو دوسری جگہ رنگین-

انٹرسیکشن پر پہنچ کر پیٹرک نے پلٹ کر روشنی میں نہائے ہوئے گرجا کو دیکھا- منقش شیشے کے پیچھے اسے گرجا میں ایک سایہ حرکت کرتا دکھائی دیا- اس کا بہت بڑا رنگین سایہ سفید روشنی میں نہائی ہوئی سڑک پر پڑ رہا تھا- وہ منظر بیک وقت ڈراؤنا بھی تھا اور خوب صورت بھی..... جیسے پکچر پوسٹ کارڈ پر چھپی ہوئی تصویر-

اسے ایک چیز خلاف معمول نظر آئی..... دونوں میناروں کے بیچ' جہاں ٹوٹی ہوئی چمنیوں سے روشنی باہر آ رہی تھی- شمالی مینار..... یعنی بیل ٹاور میں اس ایک سایہ حرکت کرتا دکھائی دیا- اس کے انداز میں چوکناپن تھا- وہ ایک چمنی سے دوسری چمنی تک بار بار آ اور جا رہا تھا' جیسے پہرہ دے رہا ہو- جنوبی مینار میں بھی ایک آدمی موجود تھا مگر وہ ساکت کھڑا تھا- دو میناروں میں دو آدمی..... اور گرجا میں صرف وہی دو تھے' جو باہر کی دنیا پر نظر رکھے ہوئے تھے- پیٹرک نے سوچا' یہ دو آدمی بہت اہم ہیں- کاش یہ محض پتا کھڑکنے پر بھڑک جانے والے نہ ہوں-

☆☆☆

پولیس کمانڈ کا ہیلی کاپٹر لیکسنگٹن ایونیو کے جنوب کی سمت پرواز کر رہا تھا- پیٹرک نے دیکھا' نیچے من ہٹن میں ٹریفک پھر رواں ہو رہا تھا- پولیس کارروائی میں مصروف تھی-

پھر بلند عمارتیں پیچھے رہ گئیں- گریمرسی پارک کا علاقہ شروع ہوگیا تھا- وہاں زیادہ اونچی عمارتیں نہیں تھی- ہیلی کاپٹر بھی اب کافی نیچے پرواز کر رہا تھا- اب نیچے شان دار ٹاؤن ہاؤس نظر آ رہے تھے- پیٹرک نے ایک کھلے علاقے کی طرف اشارہ کیا- ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ لائٹس آن ہوئیں اور وہ نیچے اترنے لگا-

ہیلی کاپٹر گھاس کے ایک قطعے پر اترا- پیٹرک نے زمین پر چھلانگ لگائی اور اونچے جنگلے کی طرف دوڑنے لگا- وہ گیٹ بھی کافی اونچا تھا- اس نے سلاخیں تھام کر گیٹ کو ہلایا- گیٹ لاک تھا- سامنے فٹ پاتھ پر چھوٹا سا ایک مجمع تھا' جو اسے دیکھ رہا تھا- ''تم میں سے کسی کے پاس چابیوں کا ایک گچھا ہے؟''

پیٹرک نے پکار کر پوچھا- وہ اس وقت خود قید ہوگیا تھا کیونکہ ہیلی کاپٹر ایک خالی ٹاؤن ہاؤس میں اترا تھا-

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا-

پیٹرک نے سلاخوں کے درمیان سے اندر جھانکا- اسے جانے کیا کیا یاد آنے لگا..... چڑیا گھر میں بن مانسوں کا پنجرہ' مقدس اشیا کے حجرے کا دروازہ..... اور آج تک جتنی بھی جیلیں اس نے دیکھی تھیں' ان سب کے دروازے- ''کم ان..... بولو..... کسی کے پاس چابی ہے؟'' اس بار وہ غصے سے چلایا-

ایک بوڑھی خوش لباس عورت اس کی طرف بڑھی- اس کے ہاتھ میں ایک چابی تھی- بغیر ایک لفظ کہے اس نے چابی تالے میں لگائی اور گیٹ کا تالا کھل گیا-

پیٹرک دروازے کو دھکیل کر باہر نکلا اور مجمع کے درمیان سے گزرا- اس نے سڑک پار کی- وہاں ایک شاندار پرانے طرز کا ٹاؤن ہاؤس تھا- اس نے دروازے کو پیٹ ڈالا- گشتی پولیس کے ایک آدمی نے دروازہ کھولا- پیٹرک نے اسے اپنا بیج دکھایا پھر اسے ایک طرف ہٹاتے ہوئے چھوٹی سی لابی میں داخل ہوگیا- وہاں موجود واحد کرسی پر ایک سادہ لباس والا بیٹھا تھا- پیٹرک نے اس سے اپنا تعارف کرایا-

"میں سراغ رساں لیوس ہوں۔" سادہ لباس والے نے جماہی لیتے ہوئے کہا پھر وہ یوں اٹھا، جیسے وہ اس کے لیے بہت بھاری کام ہو۔

"اسٹل وے کا کچھ پتا چلا؟" پیٹرک نے اس سے پوچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"عدالت کی طرف سے کوئی حکم نامہ آیا؟"

"نہیں۔"

پیٹرک اوپر جانے والے زینے کی طرف چل دیا۔ زینہ چڑھ کر وہ آخری، یعنی چوتھی منزل پر پہنچا۔ وہاں دو اپارٹمنٹ تھے جو غالباً پرانے سرونٹ کوارٹرز کی جگہ بنائے گئے تھے۔ ان میں سے ایک اسٹل وے کا تھا۔

پیٹرک نے دروازے پر لگا بزر دبایا۔

سراغ رساں لیوس بھی اس کے پیچھے اوپر آ گیا تھا۔ اس نے کہا۔ "اندر کوئی نہیں ہے۔"

پیٹرک تین نلکیوں والے تالے کا جائزہ لے رہا تھا۔ "اس پر زور لگانا پسند کرو گے؟" پیٹرک نے اس سے پوچھا۔

"ہرگز نہیں۔"

"میرا بھی یہی جواب ہے۔" پیٹرک نے کہا اور ایک چھوٹے سے دروازے کے پیچھے جھانکتے ہوئے تنگ زینے کی طرف بڑھا۔ "تم یہیں ٹھہرو۔" اس نے پلٹ کر کہا۔

سیڑھیاں چڑھ کر وہ چھت پر پہنچا۔ وہاں آگ سے بچاؤ والا زینہ تھا۔ وہ اس سے اترا اور اسٹل وے کے اپارٹمنٹ کی کھڑکی پر رک گیا۔

اندر ایک ریڈیو کلاک کی مدھم روشنی کے سوا مکمل اندھیرا تھا۔ کھڑکی میں سلاخیں نہیں تھیں۔ پیٹرک نے اپنے ریوالور کے دستے سے شیشے کو توڑ دیا پھر اس نے ہاتھ اندر ڈال کر چٹخنی گرائی، کھڑکی کھولی اور اندر کود گیا۔ جھک کر چلتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔ ریوالور اس نے دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا اور اس کا رخ سامنے کی طرف تھا۔

وہ چوکنا تھا۔ سماعت پر زور دے رہا تھا اور اب اس کی نگاہیں اندر کے اندھیرے سے ہم آہنگ ہو گئی تھیں۔ اسے وہاں سائے اور ہیولے نظر آ رہے تھے مگر وہ سب ساکت تھے۔ وہاں کسی

قسم کی نقل و حرکت نہیں تھی۔ زندگی کا احساس نہیں تھا۔ اسے احساس ہوا کہ یہاں اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

اس نے اٹھ کر لائٹ آن کر دی۔

وہ بہت بڑا اسٹوڈیو اپارٹمنٹ تھا..... اور اپنے اردگرد کی دنیا کے مقابلے میں بے حد جدید۔ سفید دیواریں، کرومیم کا فرنیچر اور ٹریک لائٹس۔ وہ گوتھک طرز تعمیر کی نمائندگی کرنے والے ایک بوڑھے آرکیٹیکٹ کی پوشیدہ اور جدید کائنات تھی۔ شرم کرو اسٹل وے۔ اس نے دل میں کہا۔

وہ ہال کے دروازے کی طرف بڑھا۔ ریوالور اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ تاریک گوشوں کی طرف سے بہت چوکنا تھا لیکن وہاں سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ سفید قالین پر کہیں کوئی سرخ دھبہ نہیں تھا۔ پیٹرک نے ریوالور جیب میں رکھا اور دروازہ کھول دیا۔ اس نے لیوس کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔ "عقبی کھڑکی ٹوٹی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے مجھے کسی جرم کا امکان محسوس ہوا۔ اس لیے ہم اندر گھسنے پر مجبور ہوئے۔ رپورٹ بناؤ۔"

سراغ رساں لیوس نے اسے آنکھ ماری اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

پیٹرک نے دروازہ بند کیا اور گردوپیش کا جائزہ لیا۔ ایک طرف ایک فائل کیبنٹ اور ایک ڈرافٹنگ ٹیبل تھی۔ اس نے میز کی وہ دراز کھولی جو J سے S تک کے حروف کو کور کرتی تھی۔ سینٹ مارک اور سینٹ پال کے درمیان اتنی خالی جگہ تھی کہ ہونی نہیں چاہیے تھی اور اس کا مطلب واضح تھا۔

کچن کے کاؤنٹر پر اسے فون نظر آیا۔ اس نے ریکٹری کا نمبر ملایا۔ آپریٹر کی آواز کے بجائے اسے ریکارڈنگ سنائی دی..... دوبارہ کوشش کریں۔ اس نے جھنجلا کر ریسیور پٹخ دیا پھر وہ بار کی طرف بڑھا اور اس نے اپنے لیے جام بنایا۔

فون کی گھنٹی بجی۔ پیٹرک نے ریسیور اٹھا کر کہا۔ "ہیلو؟"

دوسری طرف سے لینگلے بول رہا تھا۔ "ہاں بھئی، کیا صورت حال ہے؟ لاش کہاں ملی؟ لائبریری میں؟"

"نہ زندہ اسٹل وے یہاں ہے نہ اس کی لاش ہے اور سینٹ پیٹرک گرجا کی فائل بھی غائب ہے۔"

"دلچسپ۔" لینگلے نے کہا پھر کچھ توقف کے بعد بولا۔ "ہمیں بھی اب تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔"

پیٹرک کو پس منظر میں کسی کے زور زور سے بولنے کی آواز سنائی دی۔ "کیا یہ بالینی ہے؟"

"ہاں اس طرف دھیان مت دو۔ وہ اپنے کردار میں جم کر اداکاری کرتا ہے۔" لینگلے نے دھیرے سے کہا۔

پیٹرک نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "یہ دن میرے لیے اچھا ثابت نہیں ہوا انسپکٹر۔"

"اور کل کے دن کے لیے بھی کوئی اچھی امید نہیں ہے۔ اس شہر میں کہیں گرجا کے بلیو پرنٹس موجود ہیں اور جانے کتنے آرکیٹکٹ اور انجینئر ہیں جو اس گرجا کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔ آدھی رات تک ان سب کو یہاں جمع کرنا ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔ لگتا ہے، فلائن نے سب کچھ پہلے سے سوچ رکھا تھا۔ ممکن ہے، گورڈن اسٹل وے کو اس نے پہلے ہی اغوا کرا لیا ہو۔"

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔"

"اس کی وجہ؟"

"دیکھو نا، اگر گورڈن اسٹل وے برائن کی تحویل میں ہوتا تو اس وقت وہ بھی گرجا میں موجود ہوتا کیونکہ وہاں وہ سب سے زیادہ کارآمد ہے۔"

"تو ہو سکتا ہے کہ وہ گرجا میں موجود ہو۔"

پیٹرک چند لمحے سوچتا رہا۔ "یہ بات ہوتی تو برائن ہمیں ضرور بتاتا۔ وہ یہ بھی کہتا کہ تمام خفیہ راہ داریوں میں بارود بچھا دیا گیا ہے۔ وہ ذہین آدمی ہے۔ ہر چیز سے فائدہ اٹھانا جانتا ہے۔ ذرا سوچو....." یہ کہتے کہتے اس کی نظر کاؤچ پر پڑے اخبار پر پڑی۔ وہ ریسیور کانوں سے لگائے کاؤچ کی طرف بڑھا اور نیویارک پوسٹ اٹھا کر اس کا جائزہ لیا۔ شہ سرخی تھی..... مظاہرے نے پریڈ کا مزہ خراب کر دیا۔ نیچے لکھا تھا..... لیکن آئرش مارچ جاری رہا۔ وہ شام کا پہلا ایڈیشن تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن یقیناً زیادہ سنسنی خیز ہو گا۔

"برک..... کیا تم سو گئے؟" دوسری طرف سے لینگلے نے کہا۔

"نہیں، ثبوت مل گیا۔ یہاں شام کا اخبار موجود ہے یقیناً اسٹل وے لایا ہو گا اور....."

"اور؟"

برک ریسیور لیے ہوئے داخلی دروازے کے ساتھ کوٹھڑی کی طرف بڑھا۔ "بھیگا ہوا ٹاپ کوٹ اور بھیگا ہوا ہیٹ بھی موجود ہے۔" اس نے کوٹھڑی کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "وہ برف باری کے دوران گھر آیا، لباس تبدیل کیا اور اپنا بریف کیس لے کر چلا گیا اور میرا خیال ہے، بریف کیس میں گرجا کی فائل ہو گی۔"

"چلو..... میں نے مان لیا لیکن وہ گیا کہاں ہو گا؟"

"کسی ایسے آدمی کے ساتھ جو کوئی مؤثر کہانی اور متاثر کن شناختی کاغذات لے کر آیا ہو گا۔ کوئی ایسا شخص، جسے اس نے بہ خوشی اپنے اپارٹمنٹ میں آنے دیا ہو گا۔"

"فینیان میں سے کوئی..... اسے گرجا جانے کے لیے..... لیکن بعد میں پتا چلا ہو کہ گرجا کے دروازے تو بند ہو چکے۔"

"ممکن ہے لیکن مجھے لگتا ہے، وہ کوئی ایسا شخص ہو گا جو نہیں چاہتا ہو گا کہ وہ یا نقشہ پولیس کے ہاتھ لگے۔"

"عجیب معاملہ ہے۔"

"اس پر سوچو انسپکٹر لیکن اس سے پہلے کسی کرائم یونٹ کو یہاں روانہ کر دو اور پھر مجھے ایک اوپن لائن دو تاکہ میں جیک فرگوسن کو کال کر سکوں۔"

"او کے لیکن تم جلدی واپس آؤ۔ یہاں برٹ شریڈر بری طرح نروس ہو رہا ہے۔"

پیٹرک نے ریسیور رکھا اور جام ایک ہی گھونٹ میں خالی کر دیا۔ پھر اس نے اپارٹمنٹ کا جائزہ لیا لیکن مزید کوئی سراغ نہیں ملا مگر اب وہ بوڑھے آرکیٹیکٹ کے انداز میں سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس برف باری میں اسٹل وے کبھی باہر نہیں نکل سکتا..... الا یہ کہ کسی فرض کا معاملہ ہو.....

فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور آپریٹر کو فرگوسن کا نمبر دیتے ہوئے کہا۔ پھر بولا۔ "دس منٹ بعد دوبارہ فون کرنا۔ مجھے ایک اور کال کرنی ہے۔"

دوسری طرف سے چھ گھنٹیوں کے بعد ریسیور اٹھایا گیا۔ جیک فرگوسن کی آواز میں ہچکچاہٹ تھی۔ "ہیلو؟"

"پیٹرک برک۔ میں تو اب سوچ رہا تھا کہ مجھے اسپتالوں کے مردہ خانوں کو چیک کروانا

ہوگا۔"

"یہ بھی ممکن ہے' مگر تم ہو کہاں؟"

"بہت مصروف ہوں اور لگتا ہے' اس سال کے بہترین جاسوس کا ایوارڈ تمھارا ہے۔"

"وہ تم رکھ لینا میری طرف سے۔ تم نے فون کیوں نہیں کیا۔ میں تمھارے فون کا انتظار کر رہا....."

"میرے آفس والوں نے فون نہیں کیا تمھیں؟"

"ہاں کیا تھا۔ میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں۔ کہہ رہے تھے کہ میں دہشت گردوں کا ہدف ہوں۔ اب تم بتاؤ' میرے پیچھے کون لگا ہے؟"

"ایک تو برائن فلائن ہی ہے اور شاید نیویارک کی آئی آر اے بھی ہو۔ اس کے علاوہ میرے خیال ہے' تم اب میجر مارٹن کے لیے بھی اپنی افادیت کھو چکے ہو۔ تم اس کے ہی ہاتھوں میں کھیل رہے تھے۔"

جیک فرگوسن چند لمحے خاموش رہا' پھر بولا۔ "اس نے کہا تھا کہ میں اس کی مدد کروں تو وہ فینیان کا قلع قمع کر سکتا ہے۔"

"حالانکہ وہ صرف نیویارک پولیس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔"

پھر چند لمحے خاموشی رہی۔ "یہ سب سالے حرامی ہیں۔ آخر ان سب کو تشدد سے اتنی محبت کیوں ہے؟"

"اس طرح سے آدمی خبروں میں رہتا ہے۔ خیر' تمہاری کیا پوزیشن ہے؟"

"میں خوف زدہ ہوں۔ سامان پیک کر چکا ہوں اور یہ شہر چھوڑنے کی فکر میں ہوں۔ میری سالی آئی تھی۔ وہ میری بیوی کو اپنے ساتھ لے گئی ہے۔ مجھے بھی ایک گھنٹا پہلے نکل جانا چاہیے تھا مگر میں تمہاری کال کا انتظار کرتا رہا۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں کبھی یہ حماقت نہ کرتا۔"

"تو کیا تمھارے پاس میرے لیے کچھ ہے؟"

"ٹیری اونیل کا نام تمھارے لیے کوئی اہمیت رکھتا ہے؟" جیک نے پوچھا۔

"وہ مرد ہے یا عورت؟"

"عورت ہے۔"

پیٹرک نے چند لمحے ذہن پر زور دیا پھر بولا۔ "نہیں' یہ نام تو کبھی نہیں سنا۔"

"بہرحال اسے اغوا کر لیا گیا ہے۔"

"آج یہاں بہت کچھ ہو رہا ہے۔"

"اور میرا خیال ہے' اس اغوا کا تمھارے اصل کیس سے کسی نہ کسی طور تعلق ہے۔"

"کیسے؟"

"ایک منٹ ہولڈ کرو۔ میں ذرا ہال میں جھانک لوں کوئی ہے وہاں....."

پیٹرک نے جلدی سے کہا۔ "رکو جیک..... پہلے مجھے بتاؤ..... شٹ۔" وہ فون تھامے کھڑا رہا۔ لائن پر جیک فرگوسن کے دور جاتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ کسی دھماکے' کسی چیخ کا منتظر تھا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔

کچھ دیر بعد فرگوسن کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ "کوئی نہیں تھا۔ ہاں' تو میں کیا کہہ رہا تھا۔"

"ٹیری اونیل کی بات ہو رہی تھی۔"

"ہاں..... یہ اطلاع مجھے بوسٹن والوں سے ملی ہے۔ چند لڑکوں سے کہا گیا تھا کہ اگر مورگن ٹیری اونیل کو گزشتہ رات ایک بار میں پٹا کر لے جانے میں ناکام ہو جائیں تو انھیں ٹیری کو اغوا کرنا ہوگا مگر اس کی نوبت نہیں آئی۔ آج کل کی لڑکیاں آسانی سے پٹ جاتی ہیں۔ بہرحال بوسٹن کے لڑکوں کا خیال ہے کہ آج جو کچھ ہوا ہے' یہ ٹیری اونیل والا کام اسی کا حصہ تھا اور آج جو کچھ فینیان نے کیا' لڑکے اس پر خوش نہیں ہیں۔"

"خوش تو ہم بھی نہیں ہیں۔"

"لیکن یہ محض اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔"

"ہاں۔" پیٹرک نے کہا۔ اب ٹیری اونیل کا نام اسے جانا پہچانا لگ رہا تھا' لیکن وہ سمجھ پا رہا تھا کہ اس نام کو اس نے کہاں دیکھا یا سنا ہے۔ فائلوں میں تو نہیں ہو سکتا کیونکہ فائلوں میں عورتوں کے نام اتنے کم ہوتے ہیں کہ یاد رہتے ہیں۔ "ٹیری اونیل۔"

"ہاں' انھوں نے یہی نام بتایا تھا مجھے۔ اچھا اب تم مجھے یہاں سے نکالنے کی فکر کرو۔"

"ٹھیک ہے' تم جہاں ہو وہیں رہو اور کسی اجنبی کے لیے دروازہ ہرگز نہ کھولنا۔"

"یہاں تک گاڑی کتنی دیر میں پہنچ سکے گی؟"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ تمھیں بہر حال کور دیا جا رہا ہے۔ اپنی جگہ جمے رہو۔"

"پچھلے سال موسم گرما میں لینگلے نے ٹمی اوڈے سے یہی کہا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ مارا گیا تھا۔"

"غلطیاں تو ہو جاتی ہیں۔ خیر..... اگلے ہفتے میں تمھیں لنچ کراؤں گا۔"

"ارے لنچ کی تو'....."

گالی سننے سے پہلے ہی پیٹرک نے ریسیور رکھ دیا۔ چند منٹ تک وہ فون کو گھورتا رہا۔ فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ "آپریٹر' مڈ ٹاؤن نارتھ کے تھانے میں میری بات کراؤ۔"

چند لمحے بعد لائن پر آواز ابھری۔ "سارجنٹ گونزیلز' مڈ ٹاؤن نارتھ۔"

"میں انٹیلی جنس کا کیپٹن برک بات کر رہا ہوں۔ تمہاری پولیس کاروں کے ریڈیو ٹھیک کام کر رہے ہیں؟"

"جی ہاں جناب۔"

"تمھیں ۵۶۰' ویسٹ ۵۵ویں اسٹریٹ پر ایک کار بھیجنی ہے۔ وہاں جیک فرگوسن نامی ایک آدمی ہے۔ اسے حفاظتی تحویل میں لینا ہے۔"

"کیوں جناب؟"

"اس کی جان خطرے میں ہے۔"

"اس شہر میں کس کی جان خطرے میں نہیں جناب۔ خیر' آپ نے ویسٹ ۵۵ویں اسٹریٹ کہی ہے نا۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ پہلے ہی مر چکا ہوگا۔"

"وہ ہمارا مخبر ہے..... بہت اہم۔"

"حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ میرے پاس زیادہ کاریں نہیں....."

"یہ سب میں سن چکا ہوں۔ میری بات سنو۔ وہ پورٹ اتھارٹی بلڈنگ جانا چاہے گا مگر تم اسے اسٹیشن ہاؤس میں رکھنا۔"

"کوئی بڑا اہم آدمی ہے؟"

"اگر گرجا والے معاملے سے تعلق ہے اس کا۔ تم بس یہ کام کر لو۔ میں تمہارا خیال رکھوں گا۔ او کے؟"

"ٹھیک ہے۔"

پیٹرک برک نے ریسیور رکھا اور اپارٹمنٹ سے نکل آیا۔ وہ دوبارہ اس طرف جا رہا تھا جہاں ہیلی کاپٹر نے لینڈ کیا تھا۔ باہر اب بھی لوگ جمع تھے۔ گیٹ کو دھکیل کر وہ اندر گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جیک فرگوسن اس سے کہیں بہتر سلوک کا حق دار تھا۔ اصولاً اسے جیک کو ہیلی کاپٹر میں بٹھا کر لے آنا چاہیے تھا لیکن ترجیحات تیزی سے بدل رہی تھیں۔ گورڈن اسٹل وے بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا تھا۔ اس کے علاوہ برائن فلائن اور میجر مارٹن اہم تھے۔ جیک فرگوسن اتنا اہم نہیں تھا۔ بشرطیکہ..... ٹیری اونیل! اب یہ کیا چکر ہے؟ اس نے سوچا۔ یہ نام مجھے جانا پہچانا کیوں لگتا ہے۔

☆☆☆

جان ہکے آرگن پر اکیلا بیٹھا تھا۔ اس نے دوربین اٹھا کر جنوب مشرقی غلام گردش کا جائزہ لیا۔ فرینک گیلاگھر منڈیر پر بیٹھا بائبل پڑھ رہا تھا۔ اس نے پیٹھ ستون سے ٹکا رکھی تھی۔ اس کی رائفل گھٹنوں کے درمیان دبی تھی اور وہ بہت سنجیدہ لگ رہا تھا۔

جان ہکے کے لیے وہ حیران کن آدمی تھا۔ اس کے دماغ میں بیک وقت دو متضاد فلسفوں کے لیے یکساں گنجائش تھی۔ اس نے بلند آواز سے پکارا۔ "ہے گیلاگھر' زندگی سے بھرپور لگ رہے ہو۔"

جان ہکے نے جنوب مغربی غلام گردش میں جارج سلیوان کو دیکھا۔ وہ منڈیر پر بیٹھا ماؤتھ آرگن بجا رہا تھا..... مگر دھیمے سروں میں ایسے کہ ایبی بولینڈ کے سوا کوئی نہیں سن رہا تھا۔ ہکے نے دوربین کا رخ ایبی کی طرف کیا۔ وہ منڈیر سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی خواب ناک اور محبت بھری نظروں سے جارج کو دیکھ رہی تھی۔

ہکے نے ارغنون گاہ کی طرف دیکھا۔ وہاں میگان پھر لیری سے باتیں کر رہی تھی اور اس بار تو لیری بھی توجہ سے اس کی بات سن رہا تھا۔ ہکے کو ایسا لگا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو..... اپنے اندر چھپی وحشت کو دریافت کر رہے ہیں۔

دوربین کا رخ تبدیل کر کے اس نے برائن فلائن کو دیکھا۔ وہ ایک بنچ پر بیٹھا تھا جہاں مناجات پڑھنے والوں کا طائفہ بیٹھتا ہوگا۔ اس کو میگان اور لیری کی کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ تو اپنے گھٹنوں پر گرجا کا نقشہ پھیلائے اس کا جائزہ لے رہا تھا اور بے دھیانی کی کیفیت میں وہ اپنی انگلی

میں پڑی انگوٹھی کو گھمائے جا رہا تھا۔

جان ہکے نے دوربین رکھ دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سب لوگ بور اور بیزار ہو رہے ہیں۔ ایک محدود سی جگہ میں آدمی تھوڑی دیر میں ہی بیزار ہو جاتا ہے جبکہ یہاں تو کافی دیر ہو چکی تھی مگر ابھی بہت طویل انتظار باقی تھا۔ رات ابھی تھوڑی ہی گزری تھی۔ کیا وجہ ہے کہ بوڑھے لوگ، جن کے پاس وقت کم ہوتا ہے، جوانوں کی نسبت زیادہ متحمل مزاج ہوتے ہیں۔ یہ سوچتے ہوئے وہ خود بھی مسکرا دیا۔ یہاں عمر کی کوئی اہمیت نہیں تھی کیونکہ بوڑھے ہوں یا جوان، یہاں سب کے پاس مہلت برابر کی تھی۔ کم اور زیادہ جینے کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ چند دھڑکنوں کا فرق پڑ سکتا ہے۔

اس نے صدر چبوترے پر بیٹھے یرغمالیوں کو دیکھا۔ وہ چاروں باتیں کر رہے تھے۔ ان کے انداز میں بوریت نہیں تھی۔ ہکے نے فیلڈ فون اپنی طرف گھسیٹا۔ ''ہیلو اٹاری..... کیا پوزیشن ہے؟''

جین کیرنی نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''یہاں سردی بہت ہے۔''

ہکے مسکرایا۔ ''تو تمھیں اور آرتھر کو وہی کچھ کرنا چاہیے جو سردی میں جسموں کو حرارت دینے کے لیے کیا جاتا ہے۔'' وہ ردعمل کا انتظار کرتا رہا مگر جواب نہیں ملا تو اس نے کہا۔ ''ہم تو ایسے میں لکڑیاں چیرا کرتے تھے۔'' وہ ہنسنے لگا۔ پھر اس نے دوسرا نمبر دبایا۔ ''جنوبی مینار، کوئی دلچسپ بات دیکھی تم نے؟''

''ہر چھت پر فلیک جیکٹ پہنے ہوئے اسنائپرز موجود ہیں۔'' روری ڈیوین نے جواب دیا۔ ''جنوب میں ۴۸ویں اسٹریٹ تک علاقہ خالی ہو چکا ہے۔ کھڑکیوں میں سینکڑوں آدمی موجود ہیں اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں مرتبان میں قید کوئی مچھلی ہوں۔''

ہکے نے اپنا پائپ سلگایا اور ہلکا سا کش لے کر کہا۔ ''تم سر اونچا رکھو لڑکے۔ وہ سب دوربینوں سے تمھی کو دیکھ رہے ہیں۔'' اور اس نے سوچا..... اور اپنی اسنائپر رائفلوں کی سائٹ سے بھی لیکن یہ اس نے کہا نہیں۔ ''تم انھیں گھورتے رہو بیٹے۔ وہ تمھاری ہی وجہ سے وہاں موجود ہیں..... اپنی اپنی جگہ۔''

''یس سر۔''

اب ہکے نے بیل ٹاور کا نمبر ملایا۔ ''پوزیشن رپورٹ؟''

''پوزیشن وہی غیر تبدیل شدہ ہے۔ سوائے اس کے کہ مزید فوجی آرہے ہیں۔'' ڈونلڈ ملنز

نے جواب دیا۔

ہکے نے گہرا کش لگایا۔ ''تمھیں نمکین گوشت مل گیا تھا نا؟ اور چائے چاہیے؟''

''ہاں پلیز۔ یہاں سردی بہت ہے۔ چائے اور بھجوا دو۔''

ہکے نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''۱۹۱۶ء کے اس ایسٹر والی رات جی پی او کی چھت پر بھی بہت سردی تھی۔ اور جب برطانوی فوجی ہمیں جیل لے کر گئے تھے، اس روز بھی بہت سردی تھی اور جس دن انھوں نے میرے باپ کو شوٹ کیا تھا اس روز بھی بہت سردی تھی اور قبر میں بھی بہت سردی ہوتی ہے۔''

پھر ہکے نے ریکٹری میں موجود پولیس آپریٹر کا نمبر ملایا۔ ''شریڈر سے بات کراؤ۔'' اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ شریڈر کی آواز سنتے ہی اس نے کہا۔ ''تم لوگوں کو ابھی تک گورڈن اسٹل وے کا سراغ نہیں ملا ہے نا؟''

شریڈر نے چونک کر کہا۔ ''کیا..... کیا مط.....؟''

''ہم لوگوں نے اس کے آفس کی پہلے ہی صفائی کر دی تھی۔'' ہکے نے کہا۔ ''سمجھ رہے ہو نا لیکن اتنے ہجوم میں اسٹل وے کو تلاش کرنا مشکل کام تھا اور پھر بلوہ ہو گیا تو وہ معاملہ دھرا رہ گیا۔''

''تم ہمیں یہ سب کیوں بتا رہے ہو؟'' برٹ شریڈر کی آواز میں لرزش تھی۔

''ہمیں اس کو ختم کر دینا چاہیے تھا لیکن ہم نے کیا نہیں۔ اب وہ یا تو کسی ہاسپٹل میں ہوگا یا کہیں نشے میں دھت پڑا ہوگا یا پھر تمھارے دوست میجر مارٹن نے اسے قتل کر دیا ہوگا۔ چرچ پر دھاوا بولنے کے لیے جس کلیدی آدمی کی تمھیں ضرورت ہے، وہ ہے گورڈن اسٹل وے۔ بلیو پرنٹس کی بھی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ اس کی تو ایک کاپی تمھیں ریکٹری میں ہی مل گئی ہوگی۔ بہرحال یہ بات مجھے بتانے والی تو نہیں۔ ارے شریڈر..... تم لائن پر موجود ہو نا؟''

''جی ہاں۔''

''میں سمجھا تم سو گئے۔'' ہکے نے آرگن کی کیز پر انگلیاں لہرائیں۔ ''اب سنو شریڈر! ہم یہاں موسیقی کا پروگرام کرنے والے ہیں۔ میں دوسری بار کال کروں تو تمھارے پاس نیویارک پولیس ڈیپارٹمنٹ کی آٹھ فرمائشوں کی فہرست موجود ہونی چاہیے۔''

''یس سر۔''

''اور سنو۔ فرمائشیں معقول ہوں۔ دھنیں مشکل نہ ہوں۔ زور مناجاتوں پر ہو۔ آئرش لوک

دھنیں بھی ہونی چاہئیں۔ ہمیں اس شہر کا حوصلہ بڑھانا ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا پھر کی بورڈ کا کور ہٹا کر اس نے ارغن کو آن کیا اور یونہی انگلیاں چلانے لگا۔

پھر اس نے یرغمالیوں کی طرف دیکھتے ہوئے ایک دھن چھیڑ دی۔ ساتھ ہی وہ گا بھی رہا تھا۔ یرغمالی اسے دیکھ رہے تھے۔

ڈبلن کے حسین شہر میں
جہاں لڑکیاں طرح دار ہوتی ہیں

گاتے ہوئے اس کی آواز بولنے والی آواز سے مختلف تھی..... زیادہ خوب صورت' زیادہ پاٹ دار.....

مین وہاں مولی میلون سے پہلی بار
اپنے دل کی آرزو سے ملا تھا.....

بڑے ارغن پر بیٹھے ہوئے برائن نے یہ سنا تو وہ بھی ارغن بجانے لگا۔ ارغنون گاہ کے ارغن کے کی بورڈ کے اوپر ایک لمبا خم دار آئینہ تھا' جس میں وہ پورے چرچ کو دیکھ سکتا تھا۔ وہ مسکرایا اور اس نے میگان کو دیکھا جو جنوبی مینار سے نکل آئی تھی۔ ''میگان..... اپنی میٹھی آواز کا جادو جگاؤ ہمارے لیے۔'' اس نے پکار کر کہا۔ ''آؤ اور مائیکروفون آن کر دو۔''

میگان نے اس کی طرف دیکھا لیکن مائیک آن کرنے کے لیے نہیں بڑھی۔ لیری کبھی میگان کو دیکھ رہا تھا اور کبھی برائن کو۔

''آہ میگان! تم نہیں جانتیں کہ نغمات اور انقلاب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔'' برائن نے کہا پھر اس نے خود ہی مائیکروفون آن کر دیا۔

ہکے نے پھر گانا شروع کیا۔ اب برائن بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا۔

وہ تنگ اور چوڑی سڑکوں پر
پھولوں کا ٹھیلا دھکیلتی تھی
پھولوں سے حسین' کلیوں سے نازک وہ لڑکی

جان ہکے مسکرایا۔ وہ گانا اسے چالیس سال پیچھے لے گیا تھا.....

وہ مالن تھی' پھولوں کی رکھوالی کرتی تھی

خوشبو بیچا کرتی تھی

جان ہکے کو اپنے باپ کا چہرہ یاد آیا..... وہ رات' جس کی صبح کو وہ اسے گرفتار کر کے لے گئے تھے..... شوٹ کرنے کے لیے۔ اور جب انھوں نے اسے جیل کی کوٹھڑی سے گھسیٹ کر نکالا تھا تو اس نے سمجھا تھا کہ وہ اسے ختم کر دیں گے مگر نہیں' انھوں نے اسے بری طرح مارا تھا اور پھر اسے جیل کے باہر سڑک پر یوں پھینک دیا تھا جیسے وہ کچرا ہو اور اگلے روز وہ اپنے باپ کی قبر پر ماں کے ساتھ کھڑا تھا' اور ماں کا چہرہ.....

پھر وہ بخار سے مر گئی
کوئی اسے بچا نہیں سکا
پھولوں کے بخار نے سویٹ مولی کی جان لے لی
آہ کیسا انجام تھا اس کا
لیکن وہ اب بھی پھولوں کا ٹھیلا دھکیلتی ہے
وہ نہیں' اس کی روح

چالیس سال پہلے اس وقت جان ہکے کا جی چاہا تھا کہ وہ مر جائے۔ اس دن کے بعد سے آج تک ہر لمحے وہ سپاہی کی موت مرنے کی خواہش کرتا رہا لیکن یہ اس کے نصیب میں نہیں تھا۔ ہر بار وہ موت سے بچ نکلا۔ تب اس نے سوچا' اسے ایک آخری مشن..... بڑا مشن مکمل کرنا ہے اور اب وہ مشن کی تکمیل کے قریب تھا۔ اب اسے سکون آ جائے گا۔ وہ گھر چلا جائے گا۔

☆☆☆

وہاں کمانڈو یونٹ کا ماہر نفسیات ڈاکٹر کورمن بھی موجود تھا۔ وہ برٹ شریڈر کی ہر گفتگو بہت دھیان سے سنتا رہا تھا۔ اس وقت بریڈ شرٹ اس کے بھیجے ہوئے میمو کو پڑھ رہا تھا۔ ڈاکٹر کورمن نے لکھا تھا..... برائن فلائن اپنی عظمت کے خبط میں مبتلا آدمی ہے' جو ماضی میں جیتا ہے۔ جان ہکے بھی کم و بیش ایسا ہی ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ برسوں سے موت کی آرزو کرتا ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتی۔

وہ پڑھ کر برٹ کو ہنسی آ گئی۔ اگر آدمی زندہ ہے تو موت کی آرزو تو کرے گا ہی.....

برٹ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ نیویارک کا ایک ماہر نفسیات برائن فلائن کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔ جبکہ وہ اس کے ماحول کو' اس ثقافتی پس منظر کو نہیں سمجھ سکتا' جس میں برائن پلا بڑھا ہے۔

اور وہ جان بکے کو کیسے سمجھے گا' جو آدمی ہی پچھلے عہد کا ہے لیکن اب تک ڈاکٹر کورمن کم از کم پچاس بار مجرموں کے نفسیاتی تجزیے کے ذریعے اس کی مدد کر چکا ہے اور اس کے تجزیے بہت بڑی حد تک درست ثابت ہوتے تھے- ہاں کبھی کبھی وہ غلط بھی ثابت ہوتا تھا- برٹ کو ہمیشہ خیال آتا تھا کہ کورمن خود اس کا تجزیہ بھی کر رہا ہوگا-

اس نے لینگلے کی طرف دیکھا جس نے اپنی جیکٹ اتار دی تھی- ''کیا تمھیں ان چیزوں پر یقین ہے؟'' برٹ شریڈر نے لینگلے سے پوچھا-

لی نگلے نے ایک نظر تجزیے پر ڈالی' پھر بولا- ''یہ پڑھ کر مجھے علوم نجوم کا خیال آتا ہے..... یہ ہفتہ کیسا گزرے گا- یہ لوگ وہ مخصوص الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی پر بھی فٹ ہو جائیں- مثلاً آج ڈرائیو کرتے ہوئے محتاط رہیں- محبت میں دھوکے کا امکان ہے- ارے..... وہ تو ہمیشہ ہی ہوتا ہے-''

شریڈر نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور رپورٹ کا دوسرا صفحہ دیکھا لیکن اب وہ پڑھ نہیں رہا تھا- اس نے دونوں آدمیوں کا نفسیاتی پروفائل ڈاکٹر کورمن کو دیا تھا نہ ہی باہر کے ماہر نفسیات کو- یہی اس کے لیے بہتر تھا- جتنا ماہرین نفسیات کے درمیان اختلاف رائے ہوگا' اتنا ہی اسے فائدہ ہوگا- اگر صورتِ حال بگڑ گئی تو وہی اختلاف رائے اسے کور فراہم کرے گا-

''یہ بتاؤ' بکے کی قبر کی کھدائی کی اجازت عدالت سے ملی یا نہیں؟'' اس نے لینگلے سے پوچھا-

لینگلے نے اثبات میں سر ہلایا- ''ہاں' آدھی رات کو قبر کھودی جائے گی-''

برٹ شریڈر کے جسم میں تھرتھری سی دوڑ گئی- آدھی رات کو قبر کی کھدائی- اس نے پھر ڈاکٹر کورمن کی رپورٹ کو دیکھا- وہ تین صفحات پر مشتمل تھی- وہ سوچ رہا تھا کہ برائن فلائن اور جان بکے کی ذہنی کیفیت کو بشمول ڈاکٹر کورمن اس کمرے میں کوئی آدمی بھی نہیں سمجھ سکتا- بلکہ شاید اس وقت تو وہ دونوں خود ہی اپنی ذہنی کیفیت کو سمجھنے کے قابل نہیں ہوں گے-

برٹ شریڈر نے رابرٹا' لینگلے اور بالینی کی طرف دیکھا- وہ سب اس کے کچھ کہنے کے منتظر تھے- اس نے کھنکھارتے ہوئے کہا- ''میں ان لوگوں سے بھی زیادہ بڑے پاگلوں کو بھگت چکا ہوں- بلکہ یوں کہو کہ مجھے تو نمٹنا ہی پاگلوں سے پڑتا ہے- عجیب بات یہ ہے کہ جب وہ موت کو اتنے قریب پاتے ہیں تو اچانک ہوش میں آجاتے ہیں- دیوانگی ختم ہو جاتی ہے تب وہ پوری طرح

عقل سے کام لیتے ہیں- جب انھیں نظر آتا ہے کہ ان کے مخالفین کی قوت اتنی زیادہ ہے.....''

''اس قت کا مظاہرہ صرف دو آدمی دیکھ رہے ہیں' جو دونوں میناروں پر تعینات ہیں-'' لینگلے نے کہا- ''باقی کو تو کچھ پتا ہی نہیں-''

برٹ نے لینگلے کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا-

''یہ نفسیات پر عملی گفتگو کا وقت نہیں-'' بالینی نے چڑچڑے پن سے کہا- ''یہ بتاؤ' اسٹل وے کہاں ہے؟''

لینگلے نے کندھے جھٹک دیے-

''اگر وہ برائن فلائن کے ساتھ گرجا میں ہے تو یہ بڑی سنگین بات ہے-''

''ہم تفتیش کر رہے ہیں-'' لینگلے نے سگریٹ کا دھواں اگلتے ہوئے کہا-

برٹ شریڈر نے کہا- ''بکے جھوٹا ہے- اسے معلوم ہے کہ اسٹل وے کہاں ہے؟''

رابرٹا اسپیگل بولی- ''میں نہیں سمجھتی کہ اسے معلوم ہے-''

''بکے نے کھلے عام میجر مارٹن کا نام لیا- برائن فلائن یہ غلطی کبھی نہ کرتا-'' لینگلے نے کہا- ''اس مرحلے پر برائن فلائن بھی نہیں چاہے گا کہ واشنگٹن اور لندن کے درمیان کشیدگی پیدا ہو-''

برٹ شریڈر نے سر ہلایا- اسے یقین تھا کہ حکومتیں اس معاملے میں کچھ نہیں کریں گی اور اگر انھوں نے کچھ کیا بھی تو وہ قیدیوں کی رہائی کی سمت میں نہیں ہوگا- وہ جانتا تھا کہ وہ جو زیادہ سے زیادہ مراعات مجرموں کو دلوا سکتا ہے' وہ جاں بخشی..... اور مقدمے کی غیر جانب دارانہ سماعت ہے- اور مجرموں کو ان مراعات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے-

کیپٹن بالینی اب آتش دان کے پاس ٹہل رہا تھا- ''جب تک مجھے گرجا کے اندرونی نقشے کا علم نہیں ہوگا' میں اپنے آدمیوں کو اس جنگ میں ہرگز نہیں جھونکوں گا-''

لینگلے نے کافی ٹیبل پر رکھی چھ پکچر بکس کو دیکھا- ''ان سے تم پر اندر کا نقشہ بڑی حد تک واضح ہو گیا ہوگا-'' اس نے کہا- ''اس میں اندر کے بہت صاف اور واضح فوٹو ہیں- تم نے اپنے آدمیوں کو یہ سب کچھ دکھایا ہے؟''

بالینی نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا- ''کیا تم بس اتنی ہی انٹیلی جنس ہیلپ کر سکتے ہو ہماری؟'' اس نے کافی ٹیبل پر رکھی ہوئی کتابوں میں سے ایک اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھا-

''اگر گرجا میں داخل ہونے کا کوئی خفیہ راستہ ہے تو وہ مجھے معلوم ہونا چاہیے-'' وہ دروازے پر رک گیا-''اب تک ان لوگوں کا پلہ ہر اعتبار سے بھاری ہے لیکن بالآخر جیتیں گے ہم ہی- بس تم انھیں باتوں میں لگائے رکھو برٹ اور مجھ سے جب دھاوا بولنے کو کہا جائے گا تو میں تیار ملوں گا اس کے لیے- میں ان سب کی ایسی تیسی کر دوں گا- میں اس برائن فلائن کی..... '' وہ گالیاں بکتا ہوا کمرے سے نکل گیا-

رابرٹا نے سوالیہ نظروں سے برٹ شریڈر کو دیکھا-''کیا یہ شخص پاگل ہے؟''

برٹ نے کندھے جھٹک دیے-''اس طرح کی صورت حال میں یہ یہی کچھ کرتا ہے..... ہر بار- اس وقت یہ خود کو مشتعل کر کے ذہنی طور پر تیار کر رہا ہے اور اب ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کا پاگل پن بڑھتا رہے گا-''

رابرٹا اٹھی اور اس نے لینگلے کی قمیص کی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال لیا- اس کے انداز میں نسوانیت اور مردانہ پن کا عجیب امتزاج تھا- جیسے اسے خود پر بہت زیادہ اعتماد ہو- لینگلے کا اندازہ تھا کہ میئر اس کی مٹھی میں ہے- یقیناً ان کے درمیان ذاتی نوعیت کا تعلق بھی ہوگا اور لینگلے جانتا تھا کہ میئر کے مقابلے میں رابرٹا کہیں سمجھ دار اور ذہین ہے اور جب انسانی جانیں داؤ پر لگانے کا مرحلہ آئے گا تو فیصلہ بھی وہی کرے گی- رابرٹا اسپنگل، جس کا کوئی نیویارک سے باہر نام بھی نہیں جانتا تھا- جس کے نہ کوئی سیاسی عزائم تھے، نہ ہی اسے اپنے کیریئر کی پروا تھی اور وہ کسی کو بھی جواب دہ نہیں تھی-

رابرٹا میز کے کنارے پر ٹک کر بیٹھ گئی- پھر اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے لینگلے سے کہا-''اس وقت یہاں ہم تینوں کے سوا کوئی نہیں- اس لیے میں کھل کر بات کر رہی ہوں- تم لوگ بھی جانتے ہو کہ برطانوی اس معاملے میں ذرا سی بھی لچک نہیں دکھائیں گے اور اس بات کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے کہ کیپٹن بالینی یرغمالیوں کو اور گرجا کو بچا سکے گا- واشنگٹن والوں کے نزدیک یہ ایک کھیل ہے- اور گورنر پرلے درجے کا احمق ہے اور میئر صاحب..... اب میں کن الفاظ میں کہوں..... یہ سمجھ لو کہ وہ اس صورتِ حال کو ٹھیک سے سمجھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے- اگر ہم مجرموں کو زیادہ وقت دیں گے تو یہ گرجا ہمارے لیے مسئلہ بن جائے گا-'' وہ برٹ شریڈر کی طرف اور جھکی-''چنانچہ کیپٹن، تم..... صرف تم ہی کچھ کر سکتے ہو- تم نے اپنے کامیاب کیریئر میں جو کچھ کیا ہے، اس

کیس میں تمہاری اہمیت اس سے کہیں زیادہ ہے جو پچھلے کیسوں میں تھی لیکن معذرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس معاملے میں تم اتنے پرجوش نہیں ہو-''

برٹ شریڈر کا چہرہ تمتما اٹھا-''اگر تم..... یا میئر صاحب چاہیں تو میں یہ کیس بہ خوشی چھوڑ دوں.....''

رابرٹا میز سے اتر گئی-''زندگی میں کبھی نہ کبھی ہر سیر کو سوا سیر ملتا ہے- یہ کیس ہم سب کے لیے سوا سیر ہے اور میں دیکھ رہی ہوں کہ ابھی تک ہم ایک پوائنٹ بھی نہیں جیت سکے ہیں- کیوں؟''

''ابتدا میں ہمیشہ ایسا ہی لگتا ہے-'' برٹ نے کھنکھارتے ہوئے کہا-''کیونکہ ابتدا میں انھیں ہم پر سبقت حاصل ہوتی ہے اور وہ زیادہ جارح اور پراعتماد ہوتے ہیں- اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انھوں نے مہینوں میں منصوبہ بندی کی ہوتی ہے- ہر بات پر خوب غور کیا ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پوزیشن الٹتی جاتی ہے.....''

رابرٹا نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا-''وہ بھی یہ بات جانتے ہیں- اسی لیے وہ مہلت نہیں بڑھا رہے ہیں- ہم یہاں اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں طلوع آفتاب تک مطالبات پورے کرو- ورنہ سب کچھ ختم-''

برٹ اپنی آواز پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا-''مس اسپیگل، میرا برسوں کا تجربہ ہے..... خیر، میں تمھیں سمجھاتا ہوں- یرغمالیوں کی وجہ سے ہم نفسیاتی طور پر دباؤ میں ہیں لیکن تم ذرا دیر کے لیے تصور کرو کہ تم اس وقت اندر گرجا میں ہو- اب یہ سوچو کہ ان پر کتنا دباؤ ہوگا- چاہے وہ کچھ بھی ظاہر کریں، ان میں سے کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا اور یہی ان کی بنیادی سوچ ہوگی- ہمیں اپنی جان کا خطرہ نہیں لیکن وہ جانتے ہیں کہ ذرا سی گڑبڑ ہوئی اور وہ ختم- وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ زندہ یرغمالی ہی ان کی زندگی کی ضمانت ہیں- اس لیے وہ یرغمالیوں کو کبھی نہیں ماریں گے- صبح سورج طلوع ہوگا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوگا، جیسا وہ کہہ رہے ہیں- ایسا کبھی نہیں ہوتا- ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا-''

رابرٹا نے گہری سانس لی اور ہاتھ بڑھا کر لینگلے کے ہولسٹر سے ریوالور کھینچ لیا- پھر وہ برٹ کی طرف مڑی-''دیکھو..... مرد اپنے جھگڑے اس کی مدد سے نمٹایا کرتے تھے- یہ پرانی بات ہے- اب بہ ظاہر ہم وہ دور پیچھے چھوڑ آئے ہیں لیکن میں تمھیں بتاتی ہوں- میرے نزدیک

مذاکرات کرنے والوں سے زیادہ اہم آج بھی عملی لوگ ہیں۔ میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی صبح کا انتظار کرنے کے بجائے یہ پسند کروں گی کہ بالینی اندر گھسنے اور معاملہ ختم کر دے۔'' اس نے ریوالور میز پر رکھا اور آگے کی طرف جھکی۔ ''اگر ڈیڈ لائن میں توسیع نہیں ملتی تو رات کی تاریکی میں حملہ کرنا زیادہ بہتر ہے' بہ نسبت صبح کے۔''

''خودکشی کوئی بھی نہیں کرتا۔'' برٹ شریڈر نے بے حد اعتماد سے کہا۔

''خدا کی پناہ..... کاش میرے اعصاب تمھارے جیسے ہوتے۔ یہ سب اعصاب ہی کا کھیل ہے۔ ہے نا۔'' رابرٹا نے کہا اور ریوالور لیننگلے کی طرف بڑھا دیا۔

لیننگلے نے ریوالور ہولسٹر میں رکھا اور رابرٹا کو بغور دیکھا۔ وہ اس کے سگریٹ پر ہی نہیں' ریوالور پر بھی ہاتھ ڈال سکتی تھی۔ یہ فائدہ ہے عورت ہونے کا۔ کوئی مرد کبھی ایسی جرات نہیں کر سکتا۔

رابرٹا پیچھے ہٹی اور ان دونوں کو دیکھنے لگی۔ ''اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ تمھارے اردگرد کیا ہو رہا ہے تو سیاست دانوں کی بات ہرگز نہ سنو۔ یہ دیکھو کہ برائن فلائن اور جان کیا کہتے ہیں۔ طلوع آفتاب کی ڈیڈ لائن کا مطلب ہے سورج کی پہلی کرن کے ساتھ تباہی۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمھارا واسطہ کس طرح کے لوگوں سے پڑا ہے۔''

برٹ شریڈر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ایک پل کو اسے ایسا لگا' جیسے اس نے اپنے دشمن کا چہرہ دیکھ لیا ہے لیکن شعور تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ معدوم ہو گیا۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر رابرٹا نے نرم لہجے میں کہا۔ ''وہ ہمارا خوف محسوس کر سکتے ہیں..... سونگھ سکتے ہیں اور وہ یہ بھی محسوس کر رہے ہیں کہ ہم ان کے مطالبات پورے نہیں کریں گے۔'' اس نے شریڈر کو دیکھا۔ ''کاش..... یہ باہر بیٹھے ہوئے فیصلہ کرنے والے لوگ کھل کر تمھیں بتاتے کہ وہ کیا چاہتے ہیں لیکن وہ تو تمھیں جادوگر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جادوگر تم نہیں ہو' کیپٹن بالینی ہے۔ وہ کرشمہ دکھا سکتا ہے۔ نہ کوئی زخمی ہو' نہ کوئی مارا جائے اور نہ کسی چیز کو نقصان پہنچے۔ مگر اب باہر والوں کا تم پر سے اعتماد اٹھ رہا ہے اور بالینی پر ان کا اعتماد بڑھ رہا ہے۔ وہ طاقت کے استعمال پر انحصار کر رہے ہیں اور تمھیں صرف مجرموں کو باتوں میں لگائے رکھنا ہے لیکن یاد رکھو' تمھیں صرف مجرموں کو ہی نہیں' باہر والوں کو بھی الجھائے رکھنا ہے۔''

☆☆☆

برائن فلائن اور جان کے ارغن بجا رہے تھے۔ جارج سیلون بیگ پائپ بجا رہا تھا۔ ایمون فیرل' فرینک گیلاگھر اور ابی بولینڈ گا رہے تھے۔ اٹاری پر ارغنون گاہ کے عین اوپر کیٹ واک پر جین کیرنی اور آرتھر نلٹی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے لیٹے تھے۔ بڑے ارغن کے پائپوں کی آواز سے چھت مرتعش تھی۔ پیڈ رفنز جیرالڈز مین دوز کوٹھڑی کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ وہ بھی گنگنا رہا تھا۔

برائن نے واضح طور پر محسوس کیا کہ سب اپنے اپنے خوابوں میں گم ہو گئے ہیں اور ماحول کی کشیدگی کم ہو گئی ہے۔ اس نے میگان اور جیک لیری کو دیکھا۔ وہ ارغنون گاہ کی منڈیر سے ٹیک لگا کر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ ان کے پاس ایک سگریٹ تھا جس سے وہ باری باری کش لے رہے تھے۔

برائن نے خود کو دوبارہ ارغن میں محو کر لیا۔

فادر مرفی اونچی قربان گاہ کے پاس گھٹنوں کے بل جھکا ہوا تھا۔ جھکے جھکے اس نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔

ہیرالڈ بیکسٹر صدر چبوترے پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ خود کو مضطرب ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن درحقیقت وہ گردوپیش پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اس نے بھی گھڑی میں وقت دیکھا اور سوچا کہ مزید انتظار کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ یہ موقع بہت اچھا ہے۔ ایسا موقع شاید پھر کبھی نہ ملے۔ فادر مرفی کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''تیس سیکنڈ۔''

مورین ایک بنچ پر لیٹی تھی۔ اس نے اپنی آنکھوں پر بازو رکھا ہوا تھا لیکن وہ ایک آنکھ سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس نے دیکھا' بیکسٹر نے سر ہلا کر اسے اشارہ کیا تھا۔

بیکسٹر پلٹا اور دوبارہ مسند کی طرف جانے لگا۔ کارڈینل کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''جی ہاں..... اب۔''

کارڈینل اٹھا' مسند سے اترا اور عشائے ربانی کی ریلنگ کی طرف بڑھا۔ گیٹ کھول کر وہ نیچے اترا اور ہال کے درمیانی راستے کی طرف بڑھا۔

''جاؤ۔'' اس بار بیکسٹر نے فادر مرفی سے کہا۔

فادر مرفی نے سینے پر صلیب کا نشان بنایا پھر وہ تیزی سے اٹھا اور قربان گاہ کے پہلو کی طرف چلا.....

برائن فلائن نے ارغن پر لگے آئینے میں صدر چبوترے پر ہونے والی وہ نقل و حرکت دیکھی۔ وہ بدستور ارغن بجاتا رہا۔ پھر اس نے جیک لیری کو پکار کر کہا۔ ''پلٹ کر دیکھو۔''

میگان اور لیری حفاظتی دیوار سے کودے' انھوں نے گھوم کر دیکھا۔ لیری نے اپنی رائفل سیدھی کی۔

ارغنون کی آواز ایک دم رک گئی۔ جان کیے اور برائن دونوں نے انگلیاں اٹھالی تھیں۔ گانا بھی رک گیا۔ گرجا پر خاموشی چھا گئی۔ سب کی نظریں کارڈینل پر مرکوز تھیں۔ برائن نے آئینے پر نظریں جمائے جمائے مائیکروفون پر کہا۔ ''کارڈینل' جہاں ہو وہیں رک جاؤ۔''

فادر مرفی نے قربان گاہ کے پہلو میں موجود سرکٹ بریکر باکس کو کھولا اور سوئچ کھینچ لیا۔ صدر چبوترے پر تاریکی چھا گئی۔ بیکسٹر تین لمبے ڈگ بھر کر مقدس اشیا کے حجرے کی سیڑھیوں پر پہنچا اور پھر ماربل کے چکنے فرش پر پھسلتا ہوا پیتل کی فلور پلیٹ تک پہنچا۔ ادھر مورین بنچ سے پھسلی اور لڑھکنیاں کھاتی صدر چبوترے کے عقبی حصے تک پہنچی۔ بیکسٹر نے پلیٹ کو کھینچا۔ مورین کو زینہ نظر آیا اور وہ اس میں اتر گئی۔

غلام گردشوں میں کھڑے ہوئے چاروں افراد پاگلوں کی طرح چیخ رہے تھے۔ ارغنون گاہ کی جانب سے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی چیخ و پکار رک گئی۔ پھر غلام گردشوں کی طرف سے چار مسلسل فائر ہوئے۔

مورین نے سیڑھیوں سے چھلانگ لگائی اور نیچے مٹی پر گری۔ بیکسٹر کو کچھ احساس ہوا' وہ ٹکرا کر اچٹتی ہوئی گولی تھی یا فائر کے نتیجے میں ٹوٹے ہوئے ماربل کا ٹکڑا..... بہرحال کوئی چیز اس کے سینے پر لگی اور وہ پیچھے کی طرف الٹ گیا۔

کارڈینل سیدھا چلتا گیا لیکن اب کوئی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ فادر مرفی رینگتے ہوئے مقدس اشیا کے حجرے کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ پیڈر فٹز جیرالڈ سے ٹکرایا' جو دوڑتا ہوا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اس جزوی اندھیرے میں دونوں اندھا دھند ہاتھ چلا رہے تھے۔

بیکسٹر سانس روکتے ہوئے آگے بڑھا۔ سینے کے بل چلتے ہوئے اس کے ہاتھوں اور کندھوں کو خلا کی موجودگی کا احساس ہوا۔

''کود جاؤ..... کود جاؤ۔'' مورین نے اسے پکارا۔ پھر اس نے اس کا خلا میں لٹکتا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

اس بار پانچ فائر ہوئے۔ ماربل کے کئی ٹکڑے اڑے۔ پیتل کی کھنک سے اندازہ ہوا کہ کم از کم ایک گولی پلیٹ سے ضرور ٹکرائی ہے۔ بیکسٹر کو اپنی پیٹھ میں شدید تکلیف محسوس ہوئی اور اس کے جسم کو جھٹکا لگا۔ اسی لمحے اس کے سر کے عین اوپر سے پانچ گولیاں سنسناتی ہوئی گزریں۔ اسے احساس تھا کہ مورین اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ رہی ہے۔ اس نے سر کے بل خلا میں گرنے کی کوشش کی لیکن پیچھے سے کوئی اس کی ٹانگیں پکڑ کر کھینچ رہا تھا۔ پھر اسے اپنے بہت قریب ایک چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ رک گئی۔

مورین اب اس کا ہاتھ پکڑ کر لٹک رہی تھی اور چیخ رہی تھی۔ ''کود جاؤ۔ خدا کے لیے..... کودو نا۔''

بیکسٹر کو اپنی ہی آواز سنائی دی۔..... سرگوشی جیسی آواز۔ ''نہیں کودا جاتا۔ انھوں نے مجھے پکڑ لیا ہے۔ تم بھاگو..... بھاگ جاؤ۔''

ٹانگوں سے پکڑنے والا اسے پیچھے کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اس کے بازو پر مورین کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی تھی۔ پھر دو مضبوط ہاتھ اس کے کندھے پر آ جمے اور اسے پیڈر کا چہرہ نظر آیا۔ پیڈر کی مشین گن اس کے حلق سے لگی تھی۔ نیم تاریکی میں بیکسٹر نے پیڈر کی گردن سے بہہ کر آتے ہوئے خون کو دیکھا' جو اس کی قمیص کو بھگو رہا تھا۔

پیڈر نے اسے گھور کر دیکھا اور اکھڑی ہوئی سانسوں کے درمیان بولا۔ ''الو کے پٹھے..... تجھے تو میں مار ڈالوں گا خبیث۔'' یہ کہہ کر اس نے بیکسٹر کے چہرے پر گھونسہ مارا۔ پھر وہ اس کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے گیا اور گن کا رخ خلا کی طرف کرتے ہوئے خلا میں جھانکا۔ اپنے ہاتھ کو سیدھا کرتے ہوئے اس نے اندھیرے خلا میں دو فائر کیے۔

بیکسٹر کو اپنے اور فرش کے درمیان کسی گرم سیال کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے گنبد نما دس منزل اونچی چھت پر نگاہ مرکوز کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی نگاہوں کے سامنے سب کچھ گھوم رہا تھا۔ پھر اسے قربان گاہ کی جانب دوڑتے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس کے بعد کئی چہرے اس پر جھک گئے۔ جان کیے' برائن فلائن اور میگان فٹز جیرالڈ۔

بیکسٹر نے سر گھما کر دیکھا۔ فادر مرفی سیڑھیوں کے قریب اپنے چہرے کو ہاتھ سے دبائے

بیٹھا تھا- اس کی انگلیوں کے درمیان سے خون بہتا دکھائی دے رہا تھا- پھر اس نے میگان کی آواز سنی- ''وہ کہہ رہی تھی- ''پیڈر!..... کیا تمھیں گولی لگی ہے؟ کیا تم زخمی ہو؟''

بیکسٹر نے سر اٹھا کر کارڈینل کو دیکھنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے میگان کی لات چلی اور اسے سب کچھ سرخ نظر آنے لگا- اس کے بعد آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا-

برائن فلائن نے پیڈر کے برابر بیٹھ کر جھکتے ہوئے گن کی بیرل کو خلا سے باہر کھینچا- پھر اس نے پیڈر کی گردن کے زخم کو چھو کر دیکھا- ''گولی بس چھو کر نکلی ہے لڑکے-'' اس نے کہا اور میگان کو پکارا- ''میگان! اسے جلدی سے اس کے مورچے پر لے جاؤ-''

پھر برائن نے دراز ہوتے ہوئے خلا میں جھانکا اور پکارا- ''مورین..... تم ٹھیک تو ہو؟ تمھیں گولی تو نہیں لگی؟''

مورین خلا سے چند گز آگے گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی- اس کا جسم کانپ رہا تھا- کپکپاہٹ پر قابو پانے کے لیے اس نے ایک گہری سانس لی- اس نے اپنے جسم کو ہاتھوں سے ٹٹولا.....

برائن نے اسے پھر پکارا- ''کیا تم زخمی ہوئی ہو مورین؟'' اس کے لہجے میں تشویش تھی- ''خدا کے لیے..... جواب دو مجھے-''

مورین نے ایک اور گہری سانس لی- پھر اسے خود بھی حیرت ہوئی کہ وہ برائن کو جواب دے رہی ہے- ''نہیں-''

''واپس آجاؤ-'' برائن نے کہا-

''جہنم میں جاؤ-''

''واپس آجاؤ مورین- ورنہ ہم بیکسٹر کو شوٹ کر دیں گے اور پھر اسے نیچے پھینک دیں گے ¥ Ž § Ÿ „ ..... پاس' تاکہ تم دیکھ سکو-''

''کوئی بات نہیں- ویسے بھی زندہ تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں رہنا ہے- سبھی کو مرنا ہے-''

''نہیں- ایسی بات نہیں-''

''تو بیکسٹر کی بات کراؤ مجھ سے-''

ذرا سے توقف کے بعد برائن نے کہا- ''وہ بے ہوش ہے-''

''غلیظ قاتل..... اچھا فادر مرفی سے بات کرنے دو مجھے-''

''وہ..... وہ..... زخمی ہے- ٹھہرو' میں کارڈینل سے تمہاری بات کراتا ہوں-''

''تم جہنم میں جاؤ-'' مورین جانتی تھی کہ وہ ان میں سے کسی کی آواز نہیں سننا چاہتی- وہ تو بس بھاگ جانا چاہتی ہے- اس نے پکار کر کہا- ''برائن! میرا مشورہ ہے کہ ہتھیار ڈال دو' اس سے پہلے کہ اور لوگ مارے جائیں-'' پھر اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا- ''گڈ بائی برائن-''

وہ خلا سے پیچھے کی طرف ہٹتی رہی' یہاں تک کہ ایک ستون آڑے آگیا- ٹیک لگا کر وہ خلا سے لٹکتی ہوئی سیڑھی کو دیکھنے لگی- اوپر سے لوگوں کی دھیمی آوازیں سنائی دے رہی تھیں- اسے اندازہ ہوا کہ کوئی نیچے اترنے والا ہے-

برائن نے اسے پھر پکارا- ''میں جانتا ہوں مورین کہ تم دوستوں کو پیٹھ دکھانے والی نہیں ہو- ان کی زندگیوں کا انحصار اب تم پر ہے-''

مورین کے جسم سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ پھوٹ پڑا- اس نے دل میں سوچا' یہ برائن کبھی کسی کام کو آسان نہیں رہنے دیتا' مشکل بنا دیتا ہے- وہ خلا کی طرف بڑھی مگر ٹھٹھک گئی- اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا تھا- اس کی جگہ برائن ہوتا تو کیا کرتا- ماضی گواہ تھا کہ وہ ہمیشہ جان بچا کر بھاگتا تھا- بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ انھوں نے یہ اصولی طور پر طے کر لیا تھا کہ مشکل صورتِ حال میں فرار ہی بہترین حکمت عملی ہے- اس کے باوجود جب وہ زخمی ہو گئی تھی تو برائن بھاگا نہیں تھا' وہ اس کے ساتھ چپکا رہا تھا-

اس وقت وہ بھی تقسیم ہو کر رہ گئی..... اس خلا اور ستون کے درمیان- نہ وہ ادھر قدم بڑھا سکی اور نہ ادھر-

تاریکی میں برائن کی کاٹ دار آواز ابھری- ''تو تم بزدل ہو مورین- ٹھیک ہے- اب سن لو' بیکسٹر مر چکا ہے-''

اور مقدس اشیا کے حجرے کی طرف سے ایک فائر کی آواز سنائی سی-

''اگلی باری فادر مرفی کی ہے-'' برائن نے پکارا-

جبلی طور پر مورین ستون کی طرف پلٹی- اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے خود کلامی کی- ''باسٹرڈز-''

''اب فادر جانے والا ہے-'' برائن چلایا-

مورین نے سر اٹھایا اور اپنے آنسو پونچھے- اب اس کی آنکھیں وہاں کے اندھیرے سے ہم آہنگ ہو رہی تھیں- اس نے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے صورت حال کا ہوش مندی کے ساتھ تجزیہ کرنے کا فیصلہ کیا- وہ ان کے ساتھ رہی تھی..... کام کر چکی تھی- وہ جانتی تھی کہ یرغمالی ان کے لیے بے حد قیمتی ہیں- انھی کی وجہ سے تو وہ سودے بازی کی پوزیشن میں ہیں- وہ خود سے کبھی کسی یرغمالی کو نہیں مار سکتے- یہ تو خودکشی کے مترادف ہوگا اور خودکشی وہ لوگ کبھی نہیں کرتے- اس لیے یہ طے ہے کہ برائن بلف کر رہا ہے-

اس طرف سے مطمئن ہو کر اس نے گرد و پیش کا جائزہ لیا- اس کے دائیں جانب مقدس اشیا کے حجرے کے زینے والی دیوار تھی اگر وہ اس کے ساتھ ساتھ چلی تو وہ بنیاد والی دیوار تک پہنچ جائے گی اور یہ وہ جگہ ہے' جہاں آزادی اس کی منتظر ہے- اسے اسی طرف جانا ہے-

اس نے پلٹ کر دیکھا- خلا میں اب دو لٹکی ہوئی ٹانگیں نظر آ رہی تھیں- پھر بالائی دھڑ نظر آنے لگا- یعنی کوئی سیڑھیوں سے اتر رہا تھا- پھر چہرہ نظر آیا..... جان ہکے کا چہرہ..... اور اس کے اوپر پھر دو ٹانگیں- وہ میگان تھی- ان دونوں کے پاس فلیش لائٹس بھی تھیں اور پستول بھی- جان ہکے نے ادھر ادھر دیکھا- انداز ایسا تھا' جیسے اسے کچھ سجھائی نہ دے رہا ہو-

مورین نے خود کو اور جھکاتے ہوئے ستون کے ساتھ چپکا لیا-

جان ہکے کی آواز اندھیرے میں گونجی' جیسے وہ کسی بچے کو سمجھا رہا ہو- "ہم آ رہے ہیں ڈارلنگ..... تمھیں واپس لے جانے کے لیے- اپنے انکل جان کے پاس خود ہی آ جاؤ جاناں- دیکھو ظالم میگان کے ہتھے نہ چڑھ جانا- بھاگ کر میرے پاس آ جاؤ- یہاں تمھارے لیے امان ہے- کم آن ڈارلنگ-"

اس نے قہقہہ لگایا اور کود کر نیچے اتر آیا- پھر اس نے فلیش لائٹ آن کی اور اس کی طرف مڑا- میگان اس کے پیچھے کھڑی تھی- اس تاریکی میں اپنے سرخ بالوں کی وجہ سے وہ بہت ڈراؤنی لگ رہی تھی-

مورین نے ایک گہری سانس سینے میں بھر کر روک لی.....

☆☆☆

برٹ شریڈر کان سے فون لگائے کھڑا تھا- اس کے اعصاب کشیدہ ہو رہے تھے- اس وقت

آفس میں اس کے علاوہ صرف لینگلے موجود تھا- اس نے لینگلے کو دیکھتے ہوئے کہا- "لعنت ہو- وہ فون ریسیور نہیں کر رہے ہیں-"

لینگلے کھڑکی میں کھڑا بہت غور سے گرجا کی عمارت کو دیکھ رہا تھا- دو پٹ والے دروازے کے اس طرف ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی تھی اور لوگ چیخ رہے تھے-

دروازہ کھلا اور بالینی اندر آیا- آخری بار جب وہ یہاں سے گیا تھا تو اعصاب زدہ تھا مگر اس وقت اس کی اعصاب زدگی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی- وہ اندر گھستے ہی چلایا- "تم ان سے بات کرو- اگر وہ فون نہیں اٹھائیں گے تو بہت برا ہوگا- وہ مردود میئر مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میں فوری طور پر گرجا پر دھاوا بول دوں-"

برٹ شریڈر نے اس کی طرف دیکھا- "اندر آ جاؤ اور دروازہ بند کر دو-" پھر وہ آپریٹر پر چلایا- "ہاں..... ہاں' کوشش کرتے رہو..... مسلسل-"

بالینی نے دروازہ بند کیا اور ایک کرسی پر ڈھے گیا- اس کا چہرہ پسینے میں نہا رہا تھا- "میں..... دھاوا بولنے کے لیے تیار نہیں....."

"تم یہ بتاؤ کہ صرف چار یرغمالیوں کو قتل کرنے میں کتنی دیر لگتی ہے-" برٹ شریڈر نے اس سے کہا- "اور اگر وہ چاروں مر چکے ہیں تو میئر کلائن کو تمھیں حملے کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے وقت دینا پڑے گا-"

اسی وقت اسپیکر پر برائن فلائن کی آواز ابھری- "شریڈر؟"

"جی..... بول رہا ہوں-" برٹ شریڈر نے جلدی سے کہا- "یس سر- اندر سب خیریت ہے نا؟"

"ہاں-"

برٹ نے کھنکھار کر گویا گلا صاف کیا- "اندر کیا ہو رہا ہے سر؟"

برائن نے پرسکون آواز میں کہا- "فرار کی ایک احمقانہ کوشش-"

"فرار!" برٹ کے لہجے میں حد درجہ بے یقینی تھی-

"ہاں ہاں' یہی کہا ہے میں نے-"

"کوئی زخمی تو نہیں ہوا؟"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی- پھر برائن نے کہا- "بیکسٹر اور مرفی زخمی ہوئے ہیں-"

مگر شدید نہیں۔"

برٹ نے لینگلے اور بالینی کی طرف دیکھا پھر اپنی آواز کی لرزش پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ "ہم ڈاکٹر کو بھیج رہے ہیں۔"

"ضرورت ہوئی تو میں تمھیں بتا دوں گا۔"

"میں ایک ڈاکٹر کو بھیج رہا ہوں۔" برٹ شریڈر کے لہجے میں اصرار تھا۔

"چلو بھیج دو۔ لیکن اسے بتا دینا کہ میں اس کا بھیجا اڑا دوں گا۔"

اس بار شریڈر کے لہجے میں برہمی تھی مگر وہ برہمی بے ساختہ نہیں تھی۔ وہ اس کے ذریعے برائن کو جتانا چاہتا تھا کہ اندر فائرنگ کے واقعات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ "بات سنو فلائن، تم نے کہا تھا، فائرنگ نہیں ہوگی۔ تم نے کہا تھا....."

"لیکن جو کچھ ہوا، میں اسے روک نہیں سکتا تھا۔ میں بے بس تھا۔"

"سنو فلائن، مرنا تو بہت دور کی بات ہے، یرغمالیوں میں سے کوئی اگر زخمی بھی ہوا تو سمجھ لینا کہ مذاکرات بہت پیچھے چلے گئے ہیں....."

"میں تمام ضابطوں سے واقف ہوں۔ تم پرسکون ہو جاؤ شریڈر۔"

"اب تم چاروں یرغمالیوں سے میری بات کراؤ۔"

"ہولڈ کرو۔" برائن نے کہا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کارڈینل کی آواز ابھری۔

"کیپٹن..... تم میری آواز پہچانتے ہو؟"

شریڈر نے لینگلے اور بالینی کو دیکھا۔ ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے۔ شریڈر نے کہا۔

"جی ہاں تقدس مآب۔"

کارڈینل کے لہجے سے اندازہ ہوتا تھا کہ اس پر دباؤ ہے اور جو وہ کہہ رہا ہے، وہ اس سے کہلوایا جا رہا ہے۔ "میں خیریت سے ہوں۔" اس نے کہا۔ "ان لوگوں کا کہنا ہے کہ بیکسٹر کی پیٹھ سے گولی اچٹتی ہوئی گزری ہے۔ معمولی سا زخم ہے۔ اس کے علاوہ ٹوٹے ہوئے ماربل کا ایک ٹکڑا اس کے سینے پر لگا ہے۔ فادر مرفی کے چہرے پر ٹکرا کر پلٹی ہوئی گولی لگی ہے۔ وہ بے ہوش تو ہے لیکن خطرے کی کوئی بات نہیں۔ میں تو اسے معجزہ ہی کہوں گا کہ کوئی مرا نہیں۔"

آفس میں بیٹھے ہوئے تینوں افراد نے سکون کی سانس لی۔ ملحقہ آفس میں بڑبڑاہٹوں کی

آواز ابھری۔

"اور مس میلون؟" شریڈر نے پوچھا۔

"وہ زندہ ہے۔" کارڈینل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "وہ زخمی بھی نہیں ہوئی۔ وہ....."

شریڈر کو محسوس ہوا کہ دوسری طرف سے کسی نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ دبی دبی غصیلی آوازیں سنائی دیں۔ پھر کارڈینل نے کہا۔ "اس سے زیادہ میں تمھیں کچھ نہیں بتا سکتا۔"

برٹ شریڈر نے جلدی سے کہا۔ "تقدس مآب! ان لوگوں کو اشتعال نہ دلائیے گا۔ اس طرح نہ صرف آپ کی، بلکہ دوسروں کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔"

کارڈینل نے سادگی سے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ میں یہ بات دوسروں سے بھی کہہ دوں گا۔ ہاں مس میلون....."

لائن پر اچانک برائن کی آواز ابھری۔ "کیپٹن حوصلہ مندی کی طرف سے بہترین مشورہ۔ خیر تو تم نے دیکھ لیا کہ کوئی نہیں مرا ہے۔ سب پرسکون ہیں۔"

"مجھے مورین میلون سے بات کرنے دو۔"

"فی الوقت نہیں۔ پھر کبھی سہی۔ ہاں..... میری پریس کانفرنس کے انتظامات ہو گئے؟"

"اس کے لیے ہمیں زیادہ وقت درکار ہے۔" شریڈر نے بڑے سکون سے کہا۔ "نیٹ ورکس مصروف....."

"میرے پاس امریکا کے اور دنیا کے لیے ایک اہم پیغام ہے۔ میں وہ پہنچانا چاہتا ہوں۔"

"تمھیں اس کا موقع ملے گا مگر صبر سے کام لو۔"

"آئرش لوگوں کی فطرت میں یہ عنصر نہیں ہوتا۔"

"اچھا..... مجھے یہ بات نہیں معلوم، حیرت ہے۔" برٹ شریڈر نے اب معاملے کو ذاتی سطح پر لانے کا فیصلہ کیا۔ "میں خود آدھا آئرش ہوں، اور....."

"واقعی؟"

"میری ننھیال کاؤنٹی ٹائرون کی تھی۔ میں تمھارے اندر کے غصے اور محرومی کو سمجھ سکتا ہوں۔ میرے ایک پردادا آئی آر اے میں تھے..... انھیں فیملی ہیرو کی حیثیت دی جاتی ہے۔ انگریزوں نے انھیں قید کر دیا تھا۔"

''کس جرم میں؟ اپنے بھتیجے سے بڑھ کر بور کرنے والا ہونے کے جرم میں؟''

برٹ شریڈر نے اس توہین آمیز تبصرے کو نظر انداز کر دیا۔ ''جن نفرتوں اور محرومیوں کے ساتھ تم پلے بڑھے ہو وہی میری شخصیت کا بھی حصہ ہیں۔''

''وہ کیسے شریڈر؟ تم تو وہاں رہے ہی نہیں۔ تم تو یہاں تھے۔''

''اس بحث سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس طرح تم دوست تو کسی کو نہیں بنا سکتے ہاں، دشمنوں کی تعداد میں اضافہ کر سکتے ہو۔''

''ہم لوگوں کو مزید دوستوں کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہمارے تمام دوست یا تو مارے جا چکے یا انگریزوں کی قید میں ہیں۔ تم بس اتنا کرو کیپٹن، ان لوگوں سے کہو کہ ہمارے لوگوں کو آزاد کر دیں۔''

''ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ لندن اور واشنگٹن کے درمیان مذاکرات آگے بڑھ رہے ہیں۔ سرنگ کے اس طرف مجھے روشنی کی کرن نظر..... ''

''یہ بھی تو ممکن ہے شریڈر کہ وہ آنے والی کسی ٹرین کے انجن کی روشنی ہو، جو تمھیں کچلنے کے لیے بڑھ رہی ہو۔''

برابر والے کمرے میں کوئی بہت زور سے ہنسا۔

برٹ شریڈر بیٹھ گیا اور سگار کا کونہ چبانے لگا۔ ''سنو فلائن! تم کچھ اعتماد بحال کرنے کی کوشش تو کرو۔ زخمی یرغمالیوں میں سے کسی ایک کو رہا کر دو۔''

''کس کو؟''

شریڈر سنبھل کر بیٹھ گیا۔ ''وہ..... وہ..... ''

''کم آن..... اب خدا بن کر بات کرو نا۔'' برائن نے اسے چیلنج کیا۔ ''وہاں کسی سے مت پوچھو۔ تم مجھے بتاؤ کہ کس کو رہا کیا جائے۔ کم آن۔''

''اسے رہا کرو، جو زیادہ زخمی ہو۔''

برائن ہنسنے لگا۔ ''بہت خوب، خیر اب ایک جوابی تجویز بھی سن لو۔ کیوں نہ میں کارڈینل کو رہا کر دوں۔ اب تم سوچو کہ تمھیں کیا چاہیے۔ ایک زخمی پادری، ایک زخمی انگریز یا ایک صحت مند کارڈینل؟ بولو۔''

شریڈر کے وجود میں اس لمحے غصے کی ایک تند موج اٹھی۔ وہ حیران تھا کہ اس صورت حال میں بھی برائن اس انداز میں بات کر سکتا ہے۔ ''مجھے یہ بتاؤ کہ زیادہ زخمی کون ہے؟''

''سر ہیرالڈ بیکسٹر۔''

برٹ شریڈر ایک لمحے کو ہچکچایا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ بات اس کے منہ سے نہیں نکل رہی تھی۔

''جلدی فیصلہ کرو۔''

''ٹھیک ہے، بیکسٹر کو رہا کر دو۔''

برائن نے لہجے میں اداسی سموتے ہوئے کہا۔ ''سوری..... درست تو یہی ہوتا کہ تم چرچ کے شہزادے کو مانگ لیتے اور ایک بات بتاؤں برٹ شریڈر، اگر تم کارڈینل کا نام لیتے تو میں اسے رہا بھی کر دیتا۔''

برٹ شریڈر اپنے ان جلے سگار کو گھورنے لگا۔ پھر اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے اس پر شک ہے۔''

''تم ان معاملات میں مجھ پر شک کرنا چھوڑ دو۔ میں اپنی کسی بات کو ثابت کرنے کے لیے کسی یرغمالی کو رہا بھی کر سکتا ہوں۔''

برٹ شریڈر نے رومال سے اپنی گردن کا پسینہ پونچھا۔ ''تم اسے اعصاب کی مضبوطی جانچنے کا مقابلہ بنا رہے ہو، تم یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ..... ''

''کس میں زیادہ حوصلہ ہے۔'' برائن نے اس کی بات اچک لی۔

''ہاں، لیکن ہمارے نزدیک یہ کوئی میچ نہیں ہے۔ ہم تو تم سے تعاون کر رہے ہیں۔'' اس نے بالینی کی طرف دیکھا، جو بے حد مشتعل اور اعصاب زدہ ہو رہا تھا۔ ''یہاں ہم میں سے کوئی بھی معصوم انسانی جانوں کا خطرہ مول نہیں لے گا۔''

''معصوم؟ اب تو جنگوں میں بھی معصوم شہری ہی زیادہ مرتے ہیں۔ بمباری کرتے ہوئے کون سوچتا ہے کہ جہاں بمباری کی جا رہی ہے، وہاں فوجی تو کوئی نہیں ہے لیکن معصوم شہری ہزاروں ہیں، جو زخمی بھی ہوں گے اور مریں گے بھی۔ اور یاد رکھو، ہم تو فوجی ہیں..... زبردستی بنائے گئے فوجی، اپنی خوشی سے بنے ہوئے فوجی۔'' اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر سلسلہ کلام جوڑا۔ ''طویل

گوریلا جنگ میں یہ خوبی ہے کہ کمزور حریف کو بھی بدلہ لینے کا کم از کم ایک موقع ضرور ملتا ہے- اچھا' اب یہ موضوع ختم- تم برک کے ہاتھ ٹی وی بھجوا دو-''

بالآخر برٹ شریڈر نے اپنا سگار سلگا ہی لیا- ''سوری فلائن' اس وقت تو وہ باہر گیا ہوا ہے-''

''میں نے تم سے کہا تھا کہ میں یہاں اس کی موجودگی چاہتا ہوں- اب دیکھ لو شریڈر' کس طرح کا تعاون کر رہے ہو تم-''

''اصل میں اس کا جانا ضروری تھا- بہر حال جلد ہی وہ تمھیں کال کرے گا-'' شریڈر نے کہا پھر بولا- ''دیکھو فلائن! ہم خلیج پاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں- میں نے پہلے بھی تم سے درخواست کی تھی اور اب پھر کر رہا ہوں- جان ہکے کو فون سے دور رکھو-''

برائن فلائن نے جواب جواب نہیں دیا-

''میں کوئی مسئلہ نہیں کھڑا کرنا چاہتا مگر مشکل یہ ہے کہ تم ایک بات کہتے ہو اور وہ دوسری- اور اس کا رویہ بے حد منفی اور جارحانہ ہے- لگتا ہے کہ اس کی دلچسپی بات بنانے میں نہیں' بگاڑنے میں ہے- میں نے سوچا' تمھیں اس بات سے آگاہ کر دوں.....''

رابطہ اچانک منقطع ہو گیا-

برٹ شریڈر کرسی میں جھولتے ہوئے سگریٹ کے کش لیتا رہا- وہ سوچ رہا تھا کہ جان ہکے سے ڈیل کرنے کی..... بہ نسبت برائن فلائن سے ڈیل کرنا کتنا آسان ہے- پھر اسے ایک خیال آیا- اس نے جلدی سے سگار کو ایش ٹرے میں گرا دیا- وہ سوچ رہا تھا..... یہ اچھے آدمی اور برے آدمی کا کھیل تو بہت پرانا ہے اور اس وقت یہ کھیل اس کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے- ایک آدمی پیٹھ تھپکے اور دوسرا آدمی لات رسید کرے-''سالے بدمعاش..... کمینے-'' وہ غرایا-

لینگلے نے برٹ شریڈر کو دیکھا اور پھر اس کے سامنے رکھے نوٹ پیڈ کو- وہ بہت مضمحل ہو رہا تھا- دراصل وہ مذاکرات کا آدمی نہیں تھا- ہر فون کال اس کے اضمحلال میں اضافہ کر دیتی تھی بلکہ اسے شریڈر پر ترس آنے لگتا تھا- اس کا تو جی چاہتا تھا کہ وہ شریڈر سے ریسیور چھینے اور برائن فلائن کو ایسی ایسی گالیاں سنائے' جو اس نے پہلے کبھی سنی بھی نہ ہوں- اس نے سگریٹ جلائی تو یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کہ اس کا ہاتھ کانپ رہا ہے-

رابرٹا اسپیگل پھر اپنی کرسی پر آ بیٹھی اور چھت کو گھورنے لگی- ''کیا اسکور ہے؟'' اس نے پوچھا-

بالینی نے کہا- ''یہ لوگ جتنی زبردست باتیں کرتے ہیں' کیا ویسا ہی لڑتے بھی ہیں؟''

''ہاں..... آئرش قوم ان چند قوموں میں سے ہے جو لڑنا جانتی ہے-'' شریڈر نے کہا-

بالینی کھڑکی میں جا کھڑا ہوا- رابرٹا اپنی کرسی پر جھولتی رہی- لینگلے سگریٹ کے کش لیتا رہا اور شریڈر اپنی میز پر بکھرے کاغذات کو گھورتا رہا- برابر والے کمرے میں فون کی گھنٹیاں بج رہی تھیں- شریڈر نے کلاک میں وقت دیکھا..... نو بج کر سترہ منٹ- اب سے تقریباً پانچ گھنٹے پہلے' ساڑھے چار بجے وہ پریڈ میں شامل تھا اور زندگی کا لطف اٹھا رہا تھا اور اب..... اب اسے اپنے پیٹ میں ایک گرہ سی محسوس ہو رہی تھی اور زندگی بوجھ لگ رہی تھی- کیا سے کیا ہو گیا.....

☆☆☆

مورین ستون کے پیچھے چھپی جان ہکے کو دیکھ رہی تھی- جان ہکے نیم تاریکی میں کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا- فی الوقت وہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں تھا- اس کے عقب میں میگان نکلی- وہ پستول کو یوں جھلا رہی تھی' جیسے عام عورتیں اپنے ہینڈ بیگ کو جھلاتی ہیں-

ان دونوں کے درمیان سرگوشی میں بات ہونے لگی- مورین سن نہیں سکتی تھی لیکن وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں- کس طرف گئی ہو گی وہ؟ کیا ہم دونوں مختلف سمتوں میں بڑھیں؟ ایک فائر کروں- پکاروں؟ فلیش لائٹس آن کر دی جائیں؟

مورین ان سے پندرہ فٹ کے فاصلے پر تھی مگر وہ جانتی تھی کہ اس بات کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے- ان کے نزدیک وہ ایک عام لڑکی تھی جبکہ درحقیقت ایسا نہیں تھا- اسے اس توہین پر غصہ آنے لگا- ارے..... وہ تو انھی میں سے ہے-

اچانک فلیش لائٹ آن ہو گئی- اس کی روشنی اندھیرے کا سینہ چیرنے لگی- مورین ستون سے اور چپک گئی-

''یہ آخری موقع ہے تمھارے لیے مورین-'' جان ہکے نے پکار کر کہا- ''سامنے آ جاؤ- تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اگر تم نے ہمیں تلاش کرنے پر مجبور کیا تو.....'' اس نے جان بوجھ کر جملہ نامکمل چھوڑ دیا- ان کی بات میں بڑی سنگین دھمکی تھی-

مورین انھیں دیکھتی رہی- اب وہ پھر باہم مشورہ کر رہے تھے- وہ جانتی تھی کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں- ان کے خیال میں اسے مشرق کی سمت مقدس اشیا کے حجرے کی بنیادی دیوار کی طرف

کندھے پر پڑے ہوئے نائیلون کے پھندے کو ٹٹولا اور اسے کندھے سے اتار کر ہاتھ میں لے لیا- اس نے فرینک کا تصور کیا- وہ جسیم آدمی تھا- پھر وہ پھندے کو اپنے ہاتھوں میں جھلانے لگی-

اسپاٹ لائٹ کی روشنی کا دائرہ سمٹ رہا تھا اور اس کی دھندلاہٹ کم ہو رہی تھی- اس کا مطلب تھا کہ فرینک اس کی طرف بڑھ رہا ہے اور درمیانی فاصلہ گھٹ رہا ہے- اس کے قدموں کی آواز اب کارنر تک آ پہنچی تھی- اس کے سانسوں کی آواز تک سنائی دے رہی تھی- خدایا..... اس نے دل میں سوچا..... میں کسی کو قتل کرنے کے لیے ایسی تیار پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی-

برائن کہتا تھا..... صحیح وقت پر درست فیصلہ کرنے کی بڑی اہمیت ہے- کب تمہیں دوڑنا ہے' کب تمہیں رک کر' ڈٹ کر لڑنا ہے اور وہ کہتا تھا' جب دل میں شک ہو تو لڑو مت..... بھاگو- بھیڑیوں پر نظر رکھتے ہوئے اور وہ دونوں ہمیشہ خطرے کو محسوس کرتے ہی بھاگتے تھے- شدید بھوک بھی ان کی قوتِ فیصلہ کو متاثر نہیں کر پاتی تھی- وہ برسوں کی عملی تربیت کا نتیجہ تھا-

مورین نے خود کو پرسکون کیا اور ہاتھوں کو سیدھا کر کے ایک گہری سانس لی- پھر اس نے نائیلون کے پھندے کو دوبارہ کندھے پر ڈالا اور دیوار کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگی- اب اس کا رخ دائیں جانب تھا- فرینک گیلاگھر کی پیش قدمی کے مخالف سمت- دل ہی دل میں وہ کہہ رہی تھی..... اگلی بار سہی-

اسی لمحے کوئی چیز اس کے رخسار سے مس ہوئی- بڑی مشکل سے اس نے خود کو چیخنے سے روکا- پھر بڑی احتیاط سے ہاتھ بڑھا کر اس لٹکتی ہوئی چیز کو چھوا- وہ ایک زنجیر تھی..... کھینچنے والی زنجیر! اس کا مطلب تھا کہ وہاں کوئی بلب ہوگا- اس نے ہاتھ بلند کر کے ٹٹولا- بلب مل گیا تو اس نے بلب کو ہولڈر سے نکال لیا- پھر اس نے زنجیر کھینچ کر گویا سوئچ آن کر دیا- اگر کوئی ٹٹولے اور اس گیلی مٹی پر کھڑا ہو تو اسے زبردست کرنٹ لگے گا- اس نے سوچا اور گناہ بھی میرے سر نہیں ہوگا-

کارنر تک آنے کے بعد فرینک گیلاگھر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا- اس نے فلیش لائٹ کو قوسی شکل میں گھمایا اور اس جگہ کا جائزہ لیا' جہاں اُسے رینگتے ہوئے چلنا تھا-

مورین نے اس روشنی میں اپنے آگے کے منظر کا جائزہ لیا- اس کے سامنے صدر چبوترے کی سیڑھیوں کا بیرونی حصہ تھا- اس کے پیچھے وہ جگہ تھی' جہاں سے رینگے بغیر گزرنا ممکن نہیں تھا- وہاں اسے ایک چوہے کی سرخ چمکتی آنکھیں نظر آئیں- جہاں زندگی خطرے میں ہو' وہاں عورت بھی

چوہوں سے ڈرنا بھول جاتی ہے- وہ دیوار کے ساتھ ساتھ اس طرف چل دی- وہ فاصلہ شاید کچھ زیادہ ہی تھا- فرینک کی فلیش لائٹ اسے راستہ دکھا رہی تھی-

وہ زیادہ تیز چل رہی تھی..... مسالہ ملے کنکروں' پتھروں سے ٹھوکر کھاتی- اپنے اندازے کے مطابق وہ کوئی ۲۵ فٹ چلی ہوگی کہ وہ اس کارنر تک پہنچ گئی' جہاں دیوار مقدس اشیا کے حجرے کی طرف مڑتی تھی- اسی وقت روشنی اس کے کندھوں پر پڑی- اس نے سانس تک روک لی- روشنی ایک پل رکی رہی- پھر آگے کی طرف چلی گئی- وہ جلدی سے دیوار کے ساتھ مڑ گئی- اسی لمحے روشنی واپس آئی..... شاید دیکھنے والے کو کچھ شک ہو گیا تھا کہ اس نے کوئی مشتبہ چیز دیکھی ہے-

مورین پلٹی اور دیوار سے داہنا کندھا ٹکائے مقدس اشیا کے حجرے کی بنیاد کی طرف بڑھتی رہی- راستے میں اس نے ایک اور بلب کو نکال کر زنجیر کھینچ دی- ادھر چوہے بہت تھے- ایک چوہا اس کے ننگے پاؤں پر سے گزر گیا-

اب وہ جگہ آ گئی تھی جہاں مقدس اشیا کے حجرے کی نیم مدفون بنیاد زمین دوز کوٹھڑی کی بیرونی دیوار سے ملتی تھی- اس کا اندازہ تھا کہ یہ ان سیڑھیوں کے عین مقابل ہے' جہاں سے وہ اتر کر نیچے آئی تھی-

ابھی تک وہ ان معنوں میں کامیاب تھی کہ وہ اس کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکے تھے- یہ آنکھ مچولی کا وہ کھیل تھا جو وہ طویل عرصے تک کھیلتی رہی تھی- اسے وہ سب یاد آ رہا تھا اور وہ خود کو زندگی سے معمور محسوس کر رہی تھی- اس کی خود اعتمادی جاگ اٹھی تھی اور وہ اس خطرناک کھیل سے پوری طرح محظوظ ہو رہی تھی-

اب سامنے چڑھائی تھی اور اسے جھک کر چڑھنا تھا- پھر یہ نوبت آ گئی کہ اسے گھٹنوں کے بل چلنا پڑا- وہاں چوہے بھی تھے' جو بار بار اس کے ہاتھوں اور پیروں سے ٹکرا رہے تھے- پسینہ اس کے چہرے سے پانی کی طرح بہہ رہا تھا اور اس نے گیلی مٹی سے جو اپنے چہرے کو کیموفلاج کیا تھا' وہ مٹی پسینے کے ساتھ بہہ رہی تھی- اس کی سانسیں اتنی پرشور تھیں کہ اسے لگتا تھا' وہ فرینک گیلاگھر کو سنائی دے رہی ہوں گی-

عقب میں فرینک کی فلیش لائٹ ادھر ادھر چاروں طرف تھرک رہی تھی- اس بے چارے کو تو یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ درحقیقت وہ اپنے شکار کا تعاقب کر رہا ہے- یا تو اسے مورین کے قدموں کا

جاناتھا۔ عین ممکن ہے کہ جب وہ چاروں منصوبہ بنا رہے تھے تو برائن نے کسی حد تک ان کی بات سن لی ہو اور وہ اسی طرف جانا بھی چاہتی تھی لیکن اب یہ مناسب نہیں تھا۔

وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگی کہ وہ دو مختلف سمتوں میں نہ بڑھیں۔ میگان کو بکے کے ساتھ ہی رہنا چاہیے تھا۔

مورین نے اپنے جوتے اتارے۔ پھر اسکرٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر موزوں کے ساتھ سلی ہوئی چست زنانہ پینٹ اتاری اور اسے رسی کی طرح بل دینے لگی۔ اس کے دونوں سروں کو اس نے بازوؤں سے لپیٹا پھر اس نے اس کا پھندا سا بنایا اور اپنے کندھوں پر ڈال لیا پھر گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے اس نے مٹھیاں بھر بھر کر مٹی اٹھائی اور اسے اپنے پسینے میں تر چہرے، بازوؤں، ٹانگوں اور ہاتھوں پر ملنے لگی۔ اس کے بعد اس نے اپنی ٹویڈی جیکٹ اور اسکرٹ کو دیکھا وہ گہرے رنگ کے تھے لیکن رنگ اتنا گہرا بھی نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے انھیں اتارا اور الٹا کر کے پہن لیا۔ سفید بلاؤز کو اس نے جیکٹ کے تمام بٹن بند کر کے ڈھانپ دیا اور اس دوران اس نے ایک لمحے کے لیے بھی میگان اور بکے پر سے نظر نہیں ہٹائی تھی۔

اچانک سیڑھیوں والے خلا میں ٹانگوں کی ایک اور جوڑی اترتی نظر آئی۔ مورین نے دھاری دار پینٹ کی وجہ سے فرینک گیلاگھر کو پہچان لیا۔

جان بکے نے گرجا کے سامنے والے حصے کی سمت اشارہ کیا۔ فرینک نے پستول نکالا اور زینوں کی دیوار کے ساتھ مغرب کی سمت محتاط انداز میں بڑھنے لگا۔ اس طرف زمین دوز کوٹھڑی کی نیم مدفون بیرونی دیوار تھی۔ جان بکے میگان کے ساتھ مقدس اشیا کے حجرے کی دیوار کے ساتھ ساتھ مشرق کی سمت بڑھنے لگا۔

مورین نے سمجھ لیا کہ اب اس کے سامنے جنوب کی سمت جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ وہ مسقف رہ داری کے نیچے کا وہ حصہ تھا، جہاں صرف رینگا جا سکتا تھا اور وہاں باہر نکلنے کا کوئی راستہ ملنے کا امکان بھی نہیں تھا۔ کم از کم فادر مرفی کا یہی کہنا تھا۔

مگر جب اس نے فرینک گیلاگھر کی فلیش لائٹ کو بہت سست رفتار سے حرکت کرتے دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ زمین دوز کوٹھڑی تک اس سے پہلے پہنچ سکتی ہے اور وہ وہاں پہلے پہنچ گئی تو اس کے لیے کئی امکانات کے دروازے کھل جائیں گے۔

یہ سوچنے کے بعد وہ بہت تیزی سے بائیں جانب بڑھی..... فرینک کے راستے کے متوازی۔ پہلے ستون سے پندرہ فٹ کے فاصلے پر دوسرا ستون نظر آیا۔ وہ وہاں رکی۔ وہاں سے فرینک کی متحرک فلیش لائٹ بالکل سامنے نظر آ رہی تھی اور خلا سے نیچے اترنے والی روشنی دھیمی لگ رہی تھی۔ اندھیرے میں اگلا ستون ہیولا سا لگ رہا تھا اور وہ اس کے قدرے بائیں جانب تھا۔

وہ پھر تیزی سے دوڑی۔ مٹی پر ننگے پاؤں بھاگنے میں آواز نہیں ہو رہی تھی۔ جسم سے مختلف پائپ اور ڈکٹ ٹکرا رہے تھے۔ اسے اندازہ ہوا کہ دوسرا ستون زیادہ دور تھا۔ وہ کم از کم ۲۵ فٹ کا فاصلہ ہوگا۔ قریب پہنچ کر اندھیرے کی وجہ سے اس سے غلطی ہوگئی۔ وہ ستون سے ٹکرا گئی۔ اس کے سینے کو دھکا سا لگا، سانس اکھڑی اور اس کے منہ سے ایک بے ساختہ آواز نکل گئی۔

فرینک گیلاگھر کی اسپاٹ لائٹ اس کی سمت گھومی۔ وہ پوری تیز رفتاری سے اگلے ستون کی طرف دوڑ پڑی۔ دل ہی دل میں وہ ایک ایک قدم گن رہی تھی۔ آٹھ قدم دوڑنے کے بعد وہ رک گئی اور ہاتھ پھیلا کر آگے کی طرف ٹٹولنے لگی۔ اس کا ہاتھ سنگی ستون سے ٹکرایا۔ وہ آگے بڑھی اور اس نے خود کو ستون سے چپکا لیا۔

اب اس نے سر گھما کر دیکھا۔ وہ فرینک گیلاگھر پر کافی سبقت حاصل کر چکی تھی۔ اب آگے چند فٹ کے بعد صدر چبوترے کی حد ختم ہو رہی تھی۔ اس کے بعد وہ سیڑھیاں تھیں جو عشائے ربانی کی طرف جاتی تھیں۔ اب وہاں اسے بہت جھک کر چلنا تھا..... تقریباً رینگنے کے برابر۔ اور فرینک کی اسپاٹ لائٹ کی روشنی میں اسے زمین دوز کوٹھڑی کا وہ کارنر بھی نظر آ گیا جہاں سے دیوار مخالف سمت مڑ رہی تھی۔ وہ اس سے صرف پندرہ فٹ دور تھی۔ اس نے جھک کر زمین کو ٹٹولا۔ وہاں سوکھا ہوا تعمیراتی مسالہ، جس میں کنکر پتھر بھی شامل تھے، موجود تھا۔ اس نے مٹھی بھر مسالہ اٹھایا اور اسے پوری طاقت سے پچھلے ستون کی طرف اچھال دیا۔ فرینک گیلاگھر کی فلیش لائٹ کا رخ آواز کی سمت ہوا..... اس کے راستے سے دور۔ وہ آگے کی طرف لپکی۔ اس کا ذہن فاصلے کے بارے میں اندازہ لگانے میں الجھا ہوا تھا۔ اس کا ہاتھ زمین دوز کوٹھڑی کی بیرونی دیوار سے ٹکرایا۔ وہ کارنر تھا۔ اس کے حساب سے وہ بائیں جانب مڑی۔ فرینک گیلاگھر کی اسپاٹ لائٹ پلٹی۔ اس نے جھک کر خود کو روشنی کی زد میں آنے سے بچایا۔ روشنی گزرتی ہوئی اس کی بائیں جانب چلی گئی۔ اس نے سرد دیوار سے پیٹھ لگائی اور آگے بڑھنے لگی۔ اس کی نگاہ فرینک کی فلیش لائٹ پر تھی۔ اس نے

کوئی نشان نظر آ جاتا یا اس کی کوئی آہٹ' کوئی آواز سنائی دے جاتی تو یہ بات اس کی سمجھ میں آتی لیکن اب تک ایسا ہوا ہی نہیں تھا- مورین تو یہ دعا کر رہی تھی کہ اس کا ہاتھ ہولڈر سے ٹکرا جائے-

مورین گھٹنوں کے بل چلتی رہی- یہاں تک کہ اس کا ہاتھ سرد نم پتھر سے ٹکرایا- اس نے اسے ٹٹولا- اس کا ہاتھ اوپر جاتے جاتے ایک ستون کی بنیاد سے ٹکرایا- وہ بہت بڑا ستون تھا- وہ ہاتھ کو نیچے لائی پھر اچانک اس کا ہاتھ کسی نرم اور گیلی چیز سے ٹکرایا- اس نے گھبرا کر ہاتھ کھینچ لیا- پھر اس نے بڑی احتیاط سے دوبارہ ہاتھ بڑھایا اور جمی ہوئی کیچڑ جیسی اس چیز کو چھوا- اس نے اس کا ایک ٹکڑا کھینچا اور اسے سونگھا- ''او مائی گاڈ-'' اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا- ''تم تو سچ مچ سب کچھ تباہ کر دو گے-'' وہ بڑبڑائی-

اس کا گھٹنا کسی چیز سے ٹکرایا- اس نے اسے چھو کر دیکھا- یہ وہ سوٹ کیس تھا' جسے لے کر میگان اور ہکے نیچے اترے تھے- وہ اتنا بڑا سوٹ کیس تھا کہ اس میں کم از کم بیس کلو پلاسٹک رکھا جا سکتا تھا- بہر حال یہ طے تھا کہ سیڑھیوں کے دوسری طرف دوسرا چارج بھی ہوگا-

وہ ستون کی جڑ میں زینوں کے درمیان خلا میں گھس گئی- اس نے کندھے سے نائیلون کا پھندہ اتارا- ایک جانب اسے ٹوٹی ہوئی آدھی اینٹ نظر آئی- وہ اس نے سیدھے ہاتھ میں اٹھالی-

فرینک گیلاگھر اب قریب آ گیا تھا- اس کی فلیش لائٹ کا رخ اپنے سامنے کی زمین کی طرف تھا- اس روشنی میں مورین کو گیلی مٹی میں وہ نشان نظر آ رہے تھے' جو وہ بناتی ہوئی یہاں تک آئی تھی-

روشنی اوپر کی سمت اٹھی اور ستون کی بنیاد پر مرکوز ہوئی- پھر وہ اس خلا کو ٹٹولنے لگی' جس میں وہ چھپی تھی- فرینک رینگتا ہوا قریب آیا اور اس نے ستون اور دیوار کے درمیان روشنی ڈالی-

ایک طویل لمحے تک روشنی مورین کے چہرے پر ٹھہری رہی- ایک گز سے بھی کم فاصلے سے وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہے- فرینک کے چہرے پر حیرانی کا بہت گہرا تاثر تھا- بے وقوف آدمی! مورین نے سوچا-

مورین اپنے اینٹ والے ہاتھ کو تیزی سے نیچے لائی اور اس نے پوری قوت سے فرینک کی آنکھوں کے درمیان ضرب لگائی- فلیش لائٹ زمین پر گر پڑی- پھر مورین نے اپنی پناہ گاہ سے چھلانگ لگائی اور نائیلون کا پھندہ فرینک کی گردن میں ڈال دیا-

فرینک کسی زخمی جانور کی طرح زمین پر ہاتھ پاؤں پٹخ رہا تھا- مورین نے اس کی گردن کو دونوں ٹانگوں سے جکڑا اور اس کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھی- پھندے کو اس نے لگام کی طرح تھاما ہوا تھا اور اب وہ پوری قوت سے پھندے کو کس رہی تھی-

فرینک کمزوری کا شکار ہو گیا- مورین کو احساس تھا کہ وہ پھندا کھینچنے میں سستی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور اس سے فرینک کی اذیت اور بڑھے گی لیکن تنگ جگہ کی وجہ سے وہ مجبور تھی- پوری طاقت کام میں لا ہی نہیں پا رہی تھی- فرینک گیلاگھر کے گلے سے اب خرخراہٹ کی آواز نکل رہی تھی-

پھر فرینک گیلاگھر کی گردن ایک ناممکن زاویے پر گھومی- اب اُس کا چہرہ مورین کے چہرے کو گھور رہا تھا- گری ہوئی فلیش لائٹ کی روشنی میں اس کا زرد چہرہ عجیب لگ رہا تھا- اس کی آنکھیں حلقوں سے ابلی ہوئی تھیں اور زبان باہر نکل آئی تھی- جہاں اینٹ کی ضرب لگی تھی' وہاں سے اس کی جلد پھٹ گئی تھی- ناک ٹوٹ چکی تھی اور اس سے خون بہہ رہا تھا- ان کی آنکھیں ایک مختصر سے لمحے کے لیے ملیں پھر فرینک کا جسم جیسے ڈھے گیا- مورین سیدھی بیٹھ کر سانس درست کرنے لگی- اسے فرینک کے جسم میں اب بھی زندگی محسوس ہو رہی تھی- اس کے جسم میں ہلکی سی پھڑکن تھی- وہ پھندے کو کسنے لگی- پھر اس نے پھندا اس کی گردن سے کھینچ لیا اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھ میں چھپا کر بیٹھ گئی-

زمین دوز کوٹھڑی کی جانب سے دھیمی آوازیں سنائی دیں تو اس نے سر گھما کر دیکھا- دو روشنیاں بڑھتی نظر آ رہی تھیں- وہ ابھی اس سے چالیس فٹ دور تھی- اس نے جلدی سے فرینک کی فلیش لائٹ بند کی اور اسے ایک طرف ہٹا دیا- اب اس کا دل پھر بری طرح دھڑک رہا تھا- اس نے ہاتھ بڑھایا اور گرا ہوا پستول اٹھا لیا-

روشنی اوپر اٹھی اور چھت کو ٹٹولنے لگی- پھر میگان کی آواز- ''یہ ایک اور بلب غائب ہے- بہت چالاک ہے حرام زادی-''

دوسری فلیش لائٹ زمین کو ٹٹول رہی تھی- ''یہ ان دونوں کے نشان ہیں-''

مورین نے فرینک کے جسم کو چھوا- اسے اس کے جسم میں حرکت محسوس ہوئی- وہ پیچھے ہٹ گئی-

ہکے نے پکارا- ''فرینک..... تم یہاں ہو نا؟''

پھر اس کی فلیش لائٹ کی روشنی فرینک کے جسم پر پڑی اور وہیں جم گئی-

مورین رینگتے ہوئے پیچھے ہٹی' یہاں تک کہ اس کا جسم ستون کی بنیاد سے ٹکرایا- وہ پلٹی اور دھماکہ خیز مادے کو نوچنے لگی- وہ اسے اکھاڑنے کی کوشش کر رہی تھی- اسے ڈیٹونیٹر کی تلاش تھی' جسے اسی کے اندر چھپایا گیا ہوگا-

دونوں روشنیاں اب قریب آتی جا رہی تھیں- پھر کیکے نے چیخ کر کہا- ''مورین..... تم نے زبردست کام دکھایا ہے لڑکی! لیکن تم جانتی ہو' دو شکاری اس وقت تمہاری بو پا چکے ہیں- تم خود کو ہمارے حوالے کر دو- ورنہ ہم اندھا دھند فائرنگ کر کے تمھیں ڈھونڈنے پر مجبور ہو جائیں گے-''

مورین پلاسٹک کو نوچتی رہی- وہ جانتی تھی کہ آتشگیر مادے کے اتنے قریب وہ فائرنگ کی جرات نہیں کر سکتے-

رینگ کر آنے والوں کی آہٹیں اب قریب آ رہی تھیں- دو روشن دائرے فرینک کے جسم پر تھرک رہے تھے- پھر وہ اس تک پہنچ گئے- فرینک چاروں ہاتھ پیروں پر زور دیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا-

میگان نے کہا- ''یہ رہی اس کی فلیش لائٹ-''

''پستول بھی تلاش کرو-'' جان کیکے نے کہا-

مورین نے پلاسٹک پر آخری بار زور لگایا- پھر وہ ستون کے دوسری طرف چلی گئی- پھر وہ بنیاد کی اس دیوار کے ساتھ دوڑنے لگی' جو اسے مقدس اشیا کے حجرے سے جدا کر رہی تھی-

چند لمحے بعد پھر رینگنے کا مرحلہ آ گیا- اس نے اپنا دایاں کندھا دیوار سے لگایا اور اس کے ساتھ ساتھ رینگنے لگی تاکہ کہیں کوئی رخنہ' کوئی روزن ہو تو وہ بے خبر نہ رہے- دیوار سے بے شمار پائپ اور ڈکٹ نکلے ہوئے تھے لیکن ابھی تک کوئی روزن' کوئی خلا نظر نہیں آیا تھا جس سے وہ گزر سکے-

''مورین! میری جان-'' جان کیکے نے پھر اسے پکارا- ''فرینک اب قدرے بہتر ہے- ہم نے تمھیں معاف کر دیا ہے ڈارلنگ- تم دل کی بہت اچھی ہو- اب واپس آ جاؤ لڑکی- ہم سب اوپر جائیں گے' ہاتھ منہ دھوئیں گے اور ساتھ بیٹھ کر چائے پئیں گے- واپس آ جاؤ' شاباش- ہم تو تمھارے احسان مند ہیں-''

مورین نے ایک' پھر دوسری اور تیسری فلیش لائٹس کو روشن ہوتے اور اپنی طرف بڑھتے

دیکھا- کیکے نے کہا- ''مورین! ہمیں فرینک کا پستول بھی مل گیا ہے- ہم جانتے ہیں کہ تم نہتی ہو- کھیل ختم ہو چکا ہے جان- تم نے زبردست کارکردگی دکھائی- اس میں شرمندگی کی کوئی بات نہیں- بس تم ہمیں آواز دو- ہم خود آ کر تمھیں اپنے ساتھ لے جائیں گے- یہ وعدہ ہے کہ تمھیں ہم سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی-''

مورین دیوار سے چپک کر کھڑی ہو گئی- وہ جانتی تھی کہ کیکے سچ کہہ رہا ہے- فرینک گیلاگھر واقعی اس کا احسان مند ہوگا اور کیونکہ فرینک زندہ ہے' اس لیے وہ لوگ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچائیں گے- یہ تو پرانے ضابطوں میں سے ایک ضابطہ تھا- وہ قانون جسے وہ سب مانتے تھے..... جان کیکے بھی' برائن فلائن بھی اور وہ خود بھی- مگر سوال یہ تھا کہ کیا میگان فٹز جیرالڈ بھی اس ضابطے کا احترام کرے گی-

اس کی جبلت اسے بتا رہی تھی کہ کھیل واقعی ختم ہو چکا ہے- اسے امان دی گئی ہے اور اسے شکست تسلیم کر لینی چاہیے' اس سے پہلے کہ امان واپس لے لی جائے- اسے سردی لگ رہی تھی' وہ تھکی ہوئی بھی تھی- اس کا سارا جسم دکھ رہا تھا- فلیش لائٹس قریب آ رہی تھیں- اس نے انھیں آواز دینے کے خیال سے منہ کھولا.....

☆☆☆

انسپکٹر لینگلے اسقف ڈاؤنز کی اپائنٹ منٹ بک پڑھ رہا تھا- ''میرا خیال ہے' فینیان کے اراکین نے اسقف سے ایک سے زائد بار وقت لیا ہوگا لیکن اسقف انھیں جانتا نہیں تھا-''

برٹ شریڈر نے لینگلے کو دیکھا- وہ تو کبھی کسی کی ذاتی ڈائری چھونے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا- یہ تو بداخلاقی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ لینگلے صرف تجسس کی خاطر میئر کی جیب تک صاف کر سکتا ہے- اس نے زہریلے لہجے میں کہا- ''اس کا مطلب ہے کہ تمھارے خیال میں اسقف ڈاؤنز کی شخصیت شبہ سے بالاتر ہو گئی ہے-''

لینگلے مسکرایا- ''میں نے یہ تو نہیں کہا؟''

بالینی کھڑکی سے پلٹا اور اس نے برٹ شریڈر کو دیکھا- ''تمھیں خود کو ان بدمعاشوں کے ہاتھوں اور ذلیل کرانے کی ضرورت نہیں ہے- اب کبھی ان کے سامنے اوندھے نہ لیٹنا- تمھاری عزت ہم سب کی عزت ہے-''

برٹ شریڈر کا خوف شدید غصے میں تبدیل ہو گیا۔ ”خدا کے غضب سے ڈرو۔ یہ تو اس کھیل کا حصہ ہے۔ تم درجنوں بار یہ سب کچھ سن چکے ہو۔“

”ہاں..... لیکن اس بار تم سچ مچ بے عزت ہو رہے ہو۔“

”جہنم میں جاؤ۔“ برٹ شریڈر غرایا۔

بالینی کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ اس وقت وہ خود سے بھی لڑ رہا ہے۔ آگے کی طرف جھکے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ شریڈر کی میز پر رکھے اور نرم لہجے میں بولا۔ ”میں بھی ڈرا ہوا ہوں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنے آدمیوں کو وہاں موت کے منہ میں بھیجنا چاہتا ہوں؟ نہیں برٹ' اندر مجھے بھی جانا ہوگا۔ اور میری بیوی ہے' بچے ہیں اور جب بھی تم ان سے بات کرتے ہو' اس کے بعد اگلی گفتگو تک کے وقفے میں انھیں اپنا دفاع اور مضبوط کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور ہر گزرتے ہوئے گھنٹے کے ساتھ طلوع آفتاب کا وقت اور قریب آ جاتا ہے جو کہ میرے لیے حملے کا وقت ہوگا اور یہ ان کے لیے غیر متوقع بھی نہیں ہوگا۔“

برٹ شریڈر اسے گھورتا رہا لیکن بولا کچھ نہیں۔

”تم نے مجھے بے یقینی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ تم انھیں کامیابی کا یقین دلاتے ہو۔ اگر تم ان سے صاف کہہ دو کہ ان کے مطالبات پورے نہیں کیے جا سکتے تو کم از کم مجھے یقین تو آئے گا نا کہ مجھے حملہ کرنا ہی ہے۔ میں جو سوچ سوچ کر اپنا خون خشک کر رہا ہوں' مجھے اور میرے آدمیوں کو کچھ سکون تو ملے۔ ہمیں بتاؤ تو۔“ اب وہ سرگوشی میں مخاطب تھا۔

برٹ شریڈر نے مشینی انداز میں کہا۔ ”مجھے تو قدم ایک ایک کر کے اٹھانا ہے۔ یہی ہمارا طریقِ کار ہے۔ صورتِ حال کو پہلے مستحکم کرنا ضروری ہے۔ میں ان سے باتیں کروں گا' انھیں پرسکون رکھنے کی کوشش کروں گا۔ میں ان سے ڈیڈ لائن آگے بڑھواؤں گا.....“

بالینی نے میز پر پوری قوت سے گھونسا مارا..... سب چونک کر سیدھے ہو بیٹھے۔ ”تمھیں توسیع مل بھی گئی تو کتنی ملے گی۔ ایک گھنٹا؟ دو گھنٹے؟ میرے آدمیوں کی اذیت تو اور بڑھ جائے گی اور پھر توسیع کے بعد مجھے دن کی روشنی میں حملہ کرنا ہوگا۔ تم تو یہاں کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر سگار کے کش لیتے رہو گے اور ہمارا قتلِ عام دیکھتے رہو گے سکون سے .....“

برٹ شریڈر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ چیخ رہا تھا۔ وہ بولنا نہیں چاہتا تھا لیکن لفظ اس کی

زبان سے پھسل گئے۔ ”اگر تم اندر جاؤ گے بالینی تو مجھے اپنے شانہ بہ شانہ دیکھو گے۔“

بالینی کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نظر آئی۔ اس نے لینگلے اور رابرٹا کو اور پھر برٹ شریڈر کو دیکھا۔ ”ٹھیک ہے کیپٹن' دیکھیں گے۔“ اس نے کہا اور پلٹ کر کمرے سے نکل گیا۔

لینگلے نے دروازہ بند ہوتے دیکھا۔ پھر وہ شریڈر کی طرف مڑا۔ ”یہ کیا حماقت تھی برٹ؟“

شریڈر کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔ وہ دھب سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر وہ ایک دم سے اٹھا اور بھاری آواز میں بولا۔ ”ذرا ٹیلی فون پر نظر رکھنا۔ مجھے واش روم جانا ہے۔ ابھی ایک منٹ میں آیا۔“ یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس کے جانے کے بعد رابرٹا بولی۔ ”میں نے بھی اس بے چارے پر بڑے طنز کیے ہیں۔ سچی بات ہے' یہ آدمی تو بڑا مظلوم ہے۔“

لینگلے نے منہ پھیر لیا۔

”نہیں..... واقعی۔ تم مجھے جی بھر کر برا بھلا کہو۔“

لینگلے اٹھ کر سائیڈ بورڈ کی طرف گیا اور شیری کا ایک جام بنایا۔ وہ سچ مچ رابرٹا کو برا بھلا کہنا چاہتا تھا۔

رابرٹا اسپیگل اٹھ کر اس کی طرف بڑھی اور اس سے شیری کا گلاس لے لیا۔ دو گھونٹ پینے کے بعد اس نے وہ لینگلے کو واپس کر دیا۔

لینگلے نے سوچا' پہلے اس نے میری جیب سے سگریٹ نکالی' پھر ہولسٹر سے ریوالور..... اور اب یہ شیری۔ یا تو اس عورت کے مزاج میں جارحیت ہے ہی زیادہ یا پھر یہ ہے کہ یہ دانستہ مجھ پر حق جتا رہی ہے۔

رابرٹا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ”تم شریڈر کی سی کوئی احمقانہ بات نہ کر بیٹھنا۔“

لینگلے نے سر گھما کر حیرت سے اسے دیکھا۔

”تم شادی شدہ ہو؟“ رابرٹا نے اچانک پوچھا۔ ”میرا مطلب ہے' تمھیں طلاق ہو چکی ہے یا بیوی.....؟“ اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

”میں اکیلا ہوں۔“

رابرٹا ہنس دی- "تم یہ دکان سنبھالو- پھر ملیں گے-"

لینگلے نے گلاس کے کنارے پر لگے لپ سٹک کے نشان کو دیکھا اور گلاس سائیڈ بورڈ پر رکھ دیا- "حرافہ-" وہ بڑبڑایا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا- بالینی نے کھڑکی کی منڈیر پر ایک دوربین رکھی تھی- اس نے وہ آنکھوں سے لگالی- گرجا کے گھنٹا گھر میں کھڑا وہ آدمی اسے صاف نظر آ رہا تھا- اس نے سوچا کہ اگر بالینی نے گرجا پر حملہ کیا تو یہ آدمی بھی مرنے والوں میں شامل ہوگا- شاید یہ آدمی بھی یہ بات جانتا ہوگا-

اس آدمی نے بھی اسے دیکھا اور اپنی دوربین اٹھالی- چند لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے- پھر گھنٹا گھر میں موجود اس جوان آدمی نے لینگلے کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا- انداز دوستانہ تھا- لینگلے کے تصور میں آئی آر اے کے ان لوگوں کی صورتیں پھر گئیں، جن سے کبھی ان کا سابقہ پڑا تھا- وہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ ان تمام لوگوں نے نارمل انداز میں زندگی کی ابتدا کی ہوگی- وہ نرم خو، نرم مزاج مرد اور عورتیں ہوں گی- پھر کہیں کوئی گڑبڑ ہوگئی..... مگر کیا؟ قوم کی آزادی، اپنی ہی زمین پر اپنے ہی وسائل سے محرومی، غیر ملکیوں کا جبر اور استبداد..... یہ سب کچھ مل کر آدمی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے- یہ زندگی ہے..... کون منصوبہ بندی کرتا ہے اس میں زندگی کی؟

اس نے دوربین رکھی اور کھڑکی سے دور ہٹ آیا- اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- یہ پیٹرک کہاں رہ گیا؟ اس نے دھیان ہٹانے کی کوشش کی- لیکن نہیں..... اس کے پیٹ میں اینٹھن سی ہو رہی تھی- وہ اس وقت خود کو گرجا میں محسوس کر رہا تھا..... ان لوگوں کے درمیان-

☆☆☆

مورین اس روشن دائرے کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہی تھی- یکے نے پھر پکارا- "میں جانتا ہوں مورین کہ تم ڈر رہی ہو- تم بس ایک گہری سانس لو اور ہمیں آواز دو-"

وہ آواز دینا چاہتی تھی لیکن کسی احساس نے اسے روک دیا- اس کے ذہن میں الجھے ہوئے متضاد خیالات گڈمڈ ہو رہے تھے- برائن، ہیرالڈ بیکسٹر، وائٹ ہورن گرجا، فرینک کا ٹوٹا پھوٹا چہرہ- اسے ایسا لگا، جیسے وہ کہر کے سمندر میں کھڑی ہے..... لنگر سے محروم..... جہاں سب کچھ دھوکا ہے- ساحل جو نظر آ رہا ہے، وہ ساحل نہیں ہے-

اس نے سر کو جھٹک کر اس دھند سے نکلنے کی کوشش کی- وہ اپنے ذہن کو اپنے مقصد پر مرکوز کرنا

چاہتی تھی- اس کا مقصد..... برائن فلائن سے آزادی..... ان تمام لوگوں اور معاملات سے آزادی تھی جو اس کے اندر احساسِ جرم جگاتے تھے- اسے وہ الفاظ یاد آئے اگر تم ایک بار یرغمالی بن گئے تو ساری زندگی یرغمالی ہی رہو گے- وہ ازل سے برائن کے ہاتھوں یرغمال بنی ہوئی تھی- وہ ساری زندگی اپنے عدم تحفظ کے احساس اور اپنے حالات کے ہاتھوں میں یرغمال تھی لیکن اب پہلی بار وہ خود کو کسی حد تک آزاد محسوس کر رہی تھی- پہلی بار اس کا احساس غداری کم..... بہت کم ہوا تھا- وہ دیوانگی کی دنیا سے فرار ہو رہی تھی- وہ اس ذہنی کیفیت سے فرار ہو رہی تھی، جس کے سامنے دنیا کی بدترین جیل بھی..... بے حیثیت تھی- برائن نے کہا تھا..... اندر آنے کے بے شمار راستے ہیں، باہر نکلنے کا ایک بھی نہیں..... بکواس!

اس نے بنیاد کی دیوار کے ساتھ ساتھ دوبارہ رینگنا شروع کر دیا-

یکے نے چیخ کر کہا- "مورین! تم ہمیں حرکت کرتی نظر آ رہی ہو- ہمیں گولی چلانے پر مجبور مت کرو-"

"میں جانتی ہوں کہ تمہارے پاس فرینک کا پستول نہیں ہے-" مورین نے پکارا- "اس لیے کہ وہ میرے پاس ہے- لہٰذا احتیاط کرو- کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں شوٹ کر بیٹھوں-" اسے ان کی سرگوشیاں سنائی دیں- پھر فلیش لائٹس بجھ گئیں- وہ مسکرائی بلف کتنی آسانی سے قبول کر لیا جاتا ہے، صرف اس لیے کہ لوگ خوف زدہ ہوتے ہیں- وہ رینگ کر آگے بڑھتی رہی-

بنیاد کی دیوار مڑ گئی تھی- وہ سمجھ گئی کہ اس وقت وہ مسقف راہداری کے نیچے ہے- اس بنیاد کے مخالف سمت کہیں وہ بیس منٹ ہوگا جو ریکٹری کی طرف جاتا ہے- وہ بیس منٹ جسے خالی کرا لیا گیا ہے..... ٹیرس کے نیچے والا بیس منٹ!

مٹی کی ہلکی سی تہ کے نیچے مین ہٹن کی چٹانی زمین تھی- وہ چٹانی فرش اونچا نیچا تھا- چھت صرف چار فٹ اوپر تھی- بار بار اس کا سر ڈکٹس اور پائپوں سے ٹکراتا تھا- ڈکٹس سے سر ٹکرانے پر آواز ہوتی تھی-

اچانک فلیش لائٹس پھر آن ہوگئیں- میگان نے پکار کر کہا- "فرینک کا پستول ہمیں مل گیا ہے مورین- اب تم لائٹ کی طرف چلی آؤ- ورنہ ہم گولی چلائیں گے- یہ تمہارے لیے آخری چانس ہے-"

مورین اپنی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکتی روشنیوں کو دیکھتی رہی- وہ نہیں جانتی تھی کہ فرینک کا پستول ان لوگوں کو ملا ہے یا نہیں لیکن یہ تو اسے معلوم تھا کہ وہ اس کے پاس بہرحال نہیں ہے- وہ کمانڈو اسٹائل میں پیٹ کے بل رینگتی رہی- چہرہ اس نے زمین سے چپکایا ہوا تھا-

اب وہ روشنیوں میں گھرتی جا رہی تھی- ہکے نے اسے پکارا- ''میں دس تک گنتی گن رہا ہوں- اس کے بعد امان کا وقت ختم-'' اور وہ گننے لگا-

مورین اپنی جگہ ساکت ہوگئی تھی- وہ دیوار سے چپکی ہوئی تھی- خون اور پسینہ اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا- اس کی ٹانگوں اور بازوؤں پر کنکر چپکے ہوئے تھے- اپنی سانسوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ سن گن لے رہی تھی- بیس منٹ اس سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر تھا مگر وہاں نہ کوئی روشنی تھی نہ آواز- اس نے سنگی بنیاد پر ہاتھ پھیرا اور دوبارہ رینگنا شروع کر دیا-

''تم بڑی بے رحم لڑکی ہو مورین-'' جان ہکے نے اسے پکارا- ''ایک بوڑھے آدمی کو تم زمین پر گھٹنوں کے بل چلنے پر مجبور کر رہی ہو- ارے..... میں مر جاؤں گا- شرافت سے واپس چلی چلو پھر ساتھ بیٹھ کر چائے پئیں گے-''

اب روشنیاں بار بار اس پر سے گزر رہی تھیں- ایسے ہر موقعے پر وہ رک جاتی اور سانس بھی روک لیتی- تاریکی میں وہ اس کے خون اور مٹی میں لتھڑے ہوئے چہرے کو دیکھ نہیں پا رہے تھے-

اسے احساس ہوا کہ دیوار پھر مڑ گئی ہے..... اور پھر دیوار ختم ہوگئی- اب اس کی سمجھ میں آ رہا تھا کہ اینٹوں کی دیوار بوجھ بانٹنے والی بنیادی دیوار نہیں تھی بلکہ بنیاد والی دیوار اس کے پیچھے پارٹیشن میں بھی موجود تھی- اس نے خود کو اٹھایا اور دیوار کے اوپری حصے کو چھونے کی کوشش کی- کنکریٹ کی چھت اور دیوار کے درمیان خلا تھا- اس نے خلا میں جھانکا لیکن دوسری طرف نہ کوئی روشنی تھی، نہ آواز- بلکہ وہاں تو ہوا بھی نہیں تھی-

اس بار فرینک گیلا گھر نے اسے پکارا تھا- ''مورین! پلیز ہمیں شوٹ کرنے پر مجبور مت کرو- تم مجھے مار سکتی تھیں مگر تم نے مجھے زندہ چھوڑ دیا- میں یہ احسان مانتا ہوں- تم واپس آ جاؤ تاکہ ہم خیریت سے اوپر چلے جائیں-''

مگر مورین جانتی تھی کہ وہ گولی چلانے کی جرات نہیں کریں گے- کچھ تو آتش گیر مادے کی وجہ سے..... اور کچھ اس لیے کہ یہاں گولیوں کی بازگشت بھی ہوگی- اسے ان کے اس جھوٹ پر

غصہ آنے لگا- ہکے تو خیر پرانا سپاہی تھا لیکن جنگ کے بارے میں وہ فرینک اور میگان سے زیادہ جانتی تھی- وہ اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہے تھے، جیسے وہ کوئی نادان بچہ ہو- اس کا جی چاہا کہ چیخ چیخ کر انھیں گالیاں دے-

وہ دیوار کے ساتھ چلتی رہی- آگے جا کر دیوار اندر کی طرف مڑ رہی تھی- نعل کی شکل کی راہداری سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ یا تو حجرۂ عروس کے نیچے ہے یا حجرۂ اعتراف کے- اچانک اس کا ہاتھ خشک لکڑی سے ٹکرایا- اس کا دل ایک ثانیے کے لیے اچھل پڑا- وہ دیوار کی طرف رخ کر کے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور لکڑی کو ٹٹولنے لگی- اس کا ہاتھ ایک زنگ آلود چٹخنی سے ٹکرایا- اس نے اسے کھینچا- خاموشی میں قبضوں کے چرچرانے کی آواز کافی بلند آہنگ تھی- اسی وقت فلیش لائٹس کی روشنیاں اسے اپنی طرف بڑھتی نظر آئیں-

''تم نے ہمیں دوڑا دوڑا کر تھکا دیا خاتون-'' ہکے نے کہا- ''میری دعا ہے کہ تمھارے عاشقوں پر یہ کڑا وقت نہ آئے-''

''بوڑھی ہڈیوں کے ڈھیر، جہنم میں جاؤ-'' مورین نے زیرلب کہا- پھر اس نے دروازہ کو کھینچا- وہ کوئی تین فٹ کا مربع دروازہ تھا- روشنی سی باہر آنے لگی- اس نے دروازے کو جلدی سے بند کیا پھر قریب پڑی ٹوٹی ہوئی اینٹ اٹھا کر اس نے مخالف سمت میں اچھال دی-

روشنیوں کا رخ آواز کی طرف ہوگیا- اس نے دروازے کو چند انچ کھولا اور اندر جھانکا- چند لمحے تک وہ پلکیں جھپکاتی رہی- وہ ایک روشن ہال وے تھا-

اس ہال وے کا فرش اس جگہ سے کوئی چار فٹ نیچے تھا، جہاں وہ بیٹھی تھی- وہ بہت خوب صورت فرش تھا- راہداری کی دیواروں پر پلائی بورڈ کا پینٹ تھا- چھت اس کے سر سے صرف چند فٹ اوپر تھی- کتنا خوب صورت ہال وے ہے- اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے-

اس نے دروازے کو پوری طرح کھول دیا- پھر آنکھیں ملیں اور چہرے پر آئے ہوئے بال ہٹائے- کوئی گڑبڑ تھی-

اس نے ہاتھ بڑھایا- اس کی انگلیاں پتلے جنگلے سے گزر گئیں- اس خلا کو جالی نے بند کر دیا گیا تھا-

☆☆☆

پیٹرک برک اسقف ڈاؤنز کے اندرونی دفتر میں داخل ہوا۔ وہاں لینگلے کے سوا کوئی موجود نہیں تھا جو کھڑکی میں کھڑا باہر دیکھ رہا تھا۔ ''کیا ہوا' سب لوگ مایوس ہو کر چھٹی کر گئے؟''

لینگلے نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

''شریڈر کہاں ہے؟''

''یا تو موتنے کے لیے گیا ہے یا الٹی کرنے۔ تمھیں پتا چلا کہ یہاں کیا ہوا.....؟''

''کچھ کچھ سنا ہے۔ اندر سب خیریت سے تو ہیں نا؟''

''کارڈینل نے تو یہی بتایا ہے۔ اس کے علاوہ تم نے دو زبردست سین بھی مس کر دیے۔ شریڈر بمقابلہ رابرٹا اسپیگل اور شریڈر بمقابلہ بالینی۔ شریڈر۔ تمھیں تو معلوم ہی ہے کہ اس پر کبھی اپنی جھنجھلاہٹ نکالتے ہیں۔'' ملینگلے نے توقف کیا۔ پھر بولا۔ ''اور لگتا ہے کہ وہ یہ جنگ ہار رہا ہے۔''

''یہ اس کی کمزوری ہے یا ہماری؟ یا اس کا سبب یہ ہے کہ برائن فلائن بھاری حریف ہے؟''

لینگلے نے کندھے جھٹک دیے۔ ''سارے ہی عوامل حقیقی ہیں۔''

پیٹرک برک سائیڈ بورڈ کی طرف گیا۔ وہاں بوتل میں برائے نام ہی شراب بچی تھی۔ ''خدا نے آئرش لوگوں کو وھسکی کیوں ایجاد کرنے دی لینگلے؟''

''تاکہ وہ دنیا پر حکمرانی نہ کر پائیں۔''

پیٹرک نے قہقہہ لگایا۔ ''تمھارا جواب درست ہے۔'' پھر اس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ فینیان آرمی والوں نے گزشتہ ۴۸ گھنٹوں کے دوران شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگایا ہوگا۔ ارے ہاں..... کسی ٹیری اونیل کو جانتے ہو تم؟''

لینگلے کچھ دیر ذہن پر زور دیتا رہا پھر اس نے انکار میں سر ہلایا۔ ''تم اس سلسلے میں آفس میں فون کر کے پوچھو۔''

''میں نے فون کیا تھا۔ جواب نفی میں ملا۔ بہرحال وہ مزید چیک کر رہے ہیں۔ اچھا ڈان مورگن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''

''یہ بھی منفی ہے۔ ویسے آئرش ہے کیا؟''

''شاید شمالی آئرلینڈ کا ہے۔ لوئیسا نے کہا ہے کہ وہ کال کرے گی۔''

''کون ہیں یہ لوگ؟''

''یہ تو میں نے تم سے پوچھا تھا۔'' پیٹرک نے بچی کھچی برانڈی گلاس میں انڈیلی۔ ''ٹیری اونیل کے نام پر میرے تصور میں ایک آواز اور ایک چہرہ ابھرتا ہے لیکن میں اسے پہچان نہیں پا رہا ہوں۔''

''ارے ہاں' برائن فلائن نے ٹی وی طلب کیا ہے۔ تمھیں پہنچانا ہے۔'' لینگلے نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا۔ ''ویسے تمھارے اور برائن کے درمیان گاڑھی چھن رہی ہے۔''

پیٹرک چند لمحے اس کی بات پر غور کرتا رہا۔ وہ دونوں بہت خراب حالات میں ملے تھے۔ اس کے باوجود پیٹرک محسوس کر رہا تھا کہ وہ برائن کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ اگر وہ پولیس والا ہوتا یا وہ خود آئی آر اے میں ہوتا تو برائن کو یقیناً پسند کرتا۔

''اب اسے فون کرو۔'' ملینگلے نے کہا۔

پیٹرک فون کی طرف بڑھا۔ ''برائن انتظار بھی کر سکتا ہے۔'' اس نے کہا اور خاص طور پر چیک کیا کہ اسپیکر آن تو نہیں ہیں پھر اس نے مڈ ٹاؤن نارتھ پولیس اسٹیشن کا نمبر ملایا۔ ''گونزیلز..... میں کیپٹن برک بول رہا ہوں۔ میرا آدمی تمھارے پاس پہنچ گیا؟''

دیر تک خاموشی رہی۔ پیٹرک برک سانس روکے بیٹھا تھا۔

''وہ تو پاگل ہے۔'' دوسری طرف سے گونزیلز نے کہا۔ ''وہ اسے پولیس کی دہشت گردی قرار دے رہا ہے۔ کہتا ہے' پولیس پر حبس بے جا کا مقدمہ دائر کروں گا۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ اسے تحفظ درکار ہے۔''

''وہ موجود ہے۔''

''ہاں' لیکن مطالبہ کر رہا ہے کہ اسے پورٹ اتھارٹی ٹرمینل پہنچوا دیا جائے۔ چیخ چیخ کر پاگل کر دیا ہے اس نے سب کو۔ اب تو میں اسے مزید ایک منٹ بھی نہیں روک سکوں گا۔ ذرا سوچو' اس نے مجھ پر کیس کر دیا تو.....''

''میری بات کراؤ اس سے۔''

''سر آنکھوں پر۔ بڑی خوشی سے۔ ذرا ہولڈ کرو۔''

پیٹرک نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر لینگلے سے کہا۔ ''فرگوسن کسی سراغ کے پیچھے ہے۔ ٹیری اونیل اور ڈان مورگن کے بارے میں اسی نے بتایا ہے لیکن اب وہ بھاگ جانا چاہتا ہے۔''

لینگلے اس کی طرف بڑھا۔ ''اسے روکنے کے لیے رقم کی پیشکش کرو۔''

''آج جو رقم اسے ملنی تھی' وہ تک تو تم نے ادا نہیں کی ہے۔ پیشکش کیا خاک کروں۔ اور میرا اندازہ ہے کہ وہ کسی قیمت پر نہیں رکے گا۔''

دوسری طرف سے جیک فرگوسن کی آواز ابھری۔ ''یہ تم کیا کر رہے ہو میرے ساتھ۔'' اس کی آواز بلند اور لہجہ ہیجانی تھا۔ ''کیا دوستوں کے ساتھ اس طرح پیش آتے ہیں پیٹ؟ خدا کے لیے بھائی.....''

''واویلا بند کرو اور مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتاؤ جن سے تمھیں ٹیری اور ڈان مورگن کے بارے میں پتا چلا تھا۔''

''یہ ممکن نہیں۔ میرے ذرائع خفیہ ہیں۔ میں دوستوں کے ساتھ وہ سلوک نہیں کرتا جو تم کرتے ہو۔ اس ملک میں انٹیلی جنس.....''

''یہ سب کچھ تم اپنی یوم محنت والی تقریر کے لیے بچا رکھو۔ میری بات سنو۔ میجر مارٹن نے بیک وقت ہم سب کو ڈبل کراس کیا ہے۔ فینیان کو مدد اسی نے فراہم کی ہے اور وہ اس کارروائی کو آئرش قوم کو بدنام کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔ آئرش جدوجہد آزادی کے متعلق امریکا میں رائے عامہ کا رخ بدلنا چاہتا ہے وہ۔''

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر فرگوسن نے کہا۔ ''میرا ابھی یہی خیال ہے۔''

''سنو جیک! مجھے نہیں معلوم کہ مارٹن نے تمھیں کتنا کچھ بتایا تھا۔ نہ میں یہ جانتا ہوں کہ تم نے جواب میں اسے پولیس اور فینیان کے بارے میں کتنی معلومات فراہم کیں لیکن میں تمھیں یہ ضرور بتاؤں گا کہ اس وقت وہ اپنے قدموں کے نشانات مٹانے میں مصروف ہے۔ تم میری بات سمجھ رہے ہو؟''

''میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ اس وقت تین گروہوں کی ہٹ لسٹ میں میرا نام موجود ہے۔ فینیان' آئی آر اے اور مارٹن۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس شہر سے نکل بھاگنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

''لیکن تمھارے لیے عافیت ڈٹے رہنے میں ہے۔'' پیٹرک نے کہا۔ ''یہ بتاؤ کہ ٹیری اونیل کون ہے؟ اور مورگن نامی آدمی نے اسے کس لیے اغوا کیا ہے؟ اور یہ کارروائی کس کی ہے؟ اور ٹیری اونیل کو کہاں رکھا گیا ہے؟''

''یہ تو تمھارا مسئلہ ہے۔''

''ہم اس پر کام کر رہے ہیں لیکن تم زیادہ قریب ہو۔ دیکھو' ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اگر تم ہمیں ان ذرائع کے بارے میں بتا دو' جن سے تمھیں.....''

''نہیں' میں نہیں بتاؤں گا۔''

''اور صرف اتنا ہی نہیں۔'' پیٹرک نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تمھیں ہم کو گرجا کے آرکیٹیکٹ گورڈن اسٹل وے کے بارے میں بھی لائن دینی ہے کیونکہ وہ بھی غائب ہے۔''

''تم یہ سمجھ لو کہ میں بھی غائب ہو چکا ہوں۔ گڈ بائی۔''

''نہیں جیک..... تمھیں شہر نہیں چھوڑنا ہے۔''

''کیوں؟ میں اپنی زندگی کو کیوں داؤ پر لگاؤں؟''

''جس لیے اب تک لگاتے رہے ہو..... امن کی خاطر۔''

جیک فرگوسن نے آہ بھری لیکن کہا کچھ نہیں۔

لینگلے نے سرگوشی میں پیٹرک سے کہا۔ ''اسے ہزار ڈالر کی پیشکش کرو۔ پھر بڑھا کر ڈیڑھ ہزار کر دینا۔''

پیٹرک نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ ''ہم اس معاملے سے تمام غیر متعلق آئرش لوگوں کو دور رکھنے کی کوشش کریں گے۔ یہاں تک کہ مقامی آئی آر اے کو بھی اور یہ معاملہ نمٹانے کے بعد ہم تمھارے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ تمھیں پریس میں بدنامی سے بچائیں گے۔ گورنمنٹ کی نظروں میں تمھارا امیج بھی خراب نہیں ہونے دیں گے۔ تم جانتے ہو کہ میں بھی آئرش ہوں۔ تمھاری عزت میری عزت ہے۔'' پیٹرک نے لینگلے کی طرف دیکھا' جو اسے ستائشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''ایک منٹ۔'' فرگوسن نے کہا۔ پھر توقف کے بعد بولا۔ ''بعد میں' میں تم سے رابطہ کرنا چاہوں تو کیسے کروں؟''

''ریکٹری فون کرنے کی کوشش کرنا۔'' پیٹرک نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''پاس ورڈ یاد رکھنا..... کوڑھی۔ یہ سنتے ہی وہ تمھاری مجھ سے بات کرا دیں گے۔''

''کوڑھ زیادہ مناسب نہیں ہے۔ خیر کوڑھی ہی سہی لیکن فون پر بات نہیں ہوئی تو یہ نہ سمجھنا کہ میں خود ریکٹری پہنچ جاؤں گا۔ گرجا پر تو نہ جانے کتنے لوگوں کی نظر ہوگی اس وقت اور اگر میرا فون نہ آئے تو ایک بجے چڑیا گھر میں ملنا۔''

"گرجا سے قریب تر کہیں ملو۔"

"لیکن بار میں نہیں، کسی پبلک پلیس پر نہیں۔ اچھا چلو ۱۵ویں اسٹریٹ کے چھوٹے پارک میں آجانا۔ وہ گرجا سے زیادہ دور نہیں ہے۔"

"رات کو وہ بند ہوتا ہے۔"

"گیٹ پھاند کر آجانا۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ شہر کے تمام پارکوں کے گیٹوں کی چابیاں بنوا لوں۔" پیٹرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پارکس ڈیپارٹمنٹ میں نوکری کرلو۔ وہ جھاڑو کے ساتھ چابی بھی دیں گے۔"

دوسری طرف سے گونزیلز کی آواز سن کر پیٹرک نے کہا۔ "اسے جانے دو۔" پھر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"تمھارے خیال میں ٹیری اونیل کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کے لیے فرگوسن جیسے اہم مخبر کو خطرے میں ڈالا جائے؟"

پیٹرک نے برانڈی کا گلاس خالی کیا اور منہ بنا کر بولا۔ "لوگ اتنا خراب ڈرنک کیسے پی لیتے ہیں۔"

"پیٹ؟"

پیٹرک کھڑکی میں جا کھڑا ہوا اور باہر دیکھنے لگا۔

"دیکھو، میں کوئی اخلاقی فیصلہ صادر نہیں کر رہا ہوں۔" لیننگلے نے کہا۔ "میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کہیں ہم بہت چھوٹی سی بات کے لیے تو فرگوسن کو خطرے میں نہیں ڈال رہے ہیں۔"

پیٹرک جیسے خود سے مخاطب تھا۔ "اغوا کو میں قتل سے بڑا جرم سمجھتا ہوں..... لوگوں کو یرغمال بنانے کے برابر کا جرم۔ اغوا کرنا یرغمال بنانا ہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹیری اونیل کو بھی یرغمال بنایا گیا ہے۔"

"مگر کس نے؟"

"یہ مجھے نہیں معلوم۔" پیٹرک نے پلٹتے ہوئے کہا۔

"کس مقصد کے لیے؟ ابھی تک اس کی رہائی کے لیے کوئی شرط تو نہیں پیش کی گئی ہے۔"

"ہاں..... اور یہ عجیب بات ہے۔"

"واقعی؟"

پیٹرک نے برٹ شریڈر کی خالی کرسی کو دیکھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ برٹ شریڈر کی موجودگی ان کے لیے بہرحال باعث تقویت تھی۔ "یہ برٹ واپس آئے گا بھی یا نہیں؟" اس نے مذاقاً کہا۔

لیننگلے نے کندھے جھٹک دیے۔ "تم فلائن کو کال کرو۔"

"بعد میں۔" پیٹرک نے کہا اور شریڈر کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی سے ٹیک لگائی اور چھت کو گھورنے لگا۔ دیوار سے دیوار تک، چھت پر ایک بال پڑا تھا جسے پلاسٹر سے بھر دیا گیا تھا لیکن رنگ نہیں کیا گیا تھا۔ اس نے تباہ شدہ گرجا کا تصور کیا۔ "ایک بات بتاؤں۔ یہ گرجا اتنا اہم نہیں ہے۔ نہ ہم میں سے کسی کی زندگی کی اہمیت ہے۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ ہم کس انداز میں کام کرتے ہیں اور بعد میں ہمارے بارے میں کیا کہا اور لکھا جائے گا۔"

لیننگلے نے غور سے اسے دیکھا۔ کبھی کبھی پیٹرک برک اسے حیران کر دیتا تھا۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن آج یہ بات کسی سے نہ کہنا۔"

"اگر کل ملبے سے لاشیں نکالی جا رہی ہوں گی تو کل بھی نہیں کہوں گا۔"

☆☆☆

جان ہکے کی آواز کوئی بہت دور سے نہیں آئی تھی۔ "یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے مورین۔" یہ کہہ کر وہ ہنسا۔ پھر تیز لہجے میں بولا۔ "ہٹ جاؤ وہاں سے۔ ورنہ میں تمھیں شوٹ کر دوں گا۔"

مورین نے اپنی کہنی جالی میں گھسائی۔ جالی پیچھے کی طرف گئی لیکن اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ مضبوط ہے۔ اس نے چہرہ جالی سے چپکا کر اندر دیکھا۔ دس فٹ تک ہال وے تھا۔ مخالف سمت والی دیوار میں راہداری کے اختتام پر گرے کلر کا سلائیڈنگ ڈور نظر آ رہا تھا۔ وہ لفٹ کا دروازہ تھا۔ یہ وہ لفٹ تھی، جو اوپر حجرۂ عروس کے نزدیک تھی۔ اس نے پھر جالی میں زور سے کہنی ماری۔ جالی قدرے ڈھیلی ہو گئی۔ "یس..... یس پلیز....." اس نے دعائیہ انداز میں کہا۔

عقب سے آہٹیں قریب آ رہی تھیں۔ وہ لوگ روشنی کو دیکھتے ہوئے بڑھ رہے تھے پھر اندھیرے میں سے جان ہکے نمودار ہوا۔ "اب ہاتھ اوپر اٹھالو ڈارلنگ۔" اس نے کہا۔

وہ پلٹ کر اسے گھورنے لگی۔ آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں اس کی آنکھیں جل رہی تھیں۔

"ذرا خود کو دیکھو- تمھارے خوب صورت گھٹنے چھل گئے ہیں اور یہ حسین چہرہ کتنا گندا ہو رہا ہے- مورین، تمھیں تو واش روم کی سخت ضرورت ہے-" اس نے فلیش لائٹ اس کے جسم پر نیچے سے اوپر گھمائی- "کپڑے تم نے الٹے پہن رکھے ہیں- ہو تم چالاک- اور یہ تمھارے کندھے پر کیا ہے..... اوہ، پھندا- شریر لڑکی!" اس نے پھندا مورین کے گلے میں ڈالا اور اسے کسنے لگا- "ہم تمھارے احسان مند ہیں- تم نے ہمیں ہماری دفاعی کمزوریوں سے آگاہ کیا ہے-" اس نے جھٹکے سے اسے نیچے گرا دیا- "میں سوچتا ہوں کہ تمھیں شوٹ کر کے تمہاری لاش اس راہداری میں پھینک دوں- اس سے پولیس والوں کا دماغ کچھ درست ہوگا- وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لینے پر مجبور ہو جائیں گے-" وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر بولا- "لیکن دوسری طرف میں چاہتا ہوں کہ تم اس ڈرامے کا ڈراپ سین اپنی آنکھوں سے دیکھو- میں چاہتا ہوں کہ تم برائن فلائن کو مرتے دیکھو، یا وہ تمھیں مرتے دیکھے-"

اس لمحے میں اِس بوڑھے شخص کی شیطنت مورین کی سمجھ میں آ گئی- "تم مجھے قتل کر دو-" اس نے کہا-

ہکے نے نفی میں سر ہلایا- "نہیں، میں تمھیں پسند کرتا ہوں- جو کچھ تم بن رہی ہو، وہ مجھے اچھا لگا ہے- ویسے تمھیں فرینک کو ختم کر دینا چاہیے تھا کیونکہ اس صورت میں تمھیں چھوڑا نہیں جا سکتا تھا لیکن اب مارا نہیں جا سکتا- تم زندگی اور موت کی سرحد پر کھڑی ہو-"

مورین گیلی مٹی پر پڑی تھی- کسی نے اس کے بال مٹھی میں جکڑے اور جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا- وہ میگان تھی- اس نے پستول مورین کے سینے پر رکھ دیا- "تمہاری زندگی کا آخری باب لکھا جا چکا ہے-"

"اے میگان..... رک جاؤ-" ہکے نے پکارا-

میگان نے چیخ کر کہا- "اس بار تم مجھے نہیں روکو گے-" یہ کہہ کر اس نے گھوڑا چڑھا لیا-

ہکے نے چیخ کر جواب دیا- "نہیں، اس کی زندگی کا فیصلہ برائن کرے گا- وہ خود اسے قتل کرنا چاہتا ہے-"

مورین اس وقت جذبات سے عاری تھی..... ہاری ہوئی عورت- یہ سن کر بھی اسے کچھ نہیں ہوا-

میگان نے کہا- "برائن جائے جہنم میں- یہ اسی وقت اور یہاں مرے گی-"

"تم نے اسے گولی ماری تو میں تمھیں شوٹ کر دوں گا-" ہکے نے سرد لہجے میں کہا- اندھیرے میں اس کے سیفٹی کیچ ہٹانے کی آواز گونجی- فرینک گیلاگھر نے کھنکھار کر گویا اپنی موجودگی کا احساس دلایا- "ہٹ جاؤ میگان- تم اسے نہیں مار سکتیں-"

سب خاموش اور ساکت تھے- بالآخر میگان نے پستول ہٹا لیا اور فلیش لائٹ آن کر کے مورین کے چہرے پر روشنی ڈالی- میگان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری- "تم اب جوان نہیں ہو، اور نہ ہی خوبصورت ہو-" اس نے مورین کے سینے میں پستول کی نال چبھوئی-

مورین نے سر اٹھا کر میگان کے چہرے کو دیکھا- نفرت نے اس کے نقوش مسخ کر دیے تھے- "تم نوجوان ہو- تمھیں خوبصورت ہونا چاہیے لیکن تمھارے اندر ایسی بدصورتی ہے، جسے تمہاری آنکھوں میں کوئی بھی دیکھ سکتا ہے-"

میگان نے اس کے چہرے پر تھوک دیا- پھر وہ پلٹی اور اندھیرے میں غائب ہو گئی-

جان ہکے نے جھک کر اپنے رومال سے مورین کا چہرہ صاف کیا- "اگر تم میری رائے جاننا چاہتی ہو تو میں یہی کہوں گا کہ تم بہت حسین ہو-"

مورین نے منہ پھیرتے ہوئے کہا- "جہنم میں جاؤ-"

"تم اس بات کا بھی خیال نہیں کر رہی ہو کہ انکل جان نے تمہاری جان بچائی ہے-" مورین نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ بولا- "صرف اس لیے کہ تم دیکھ سکو کہ کیا ہونے والا ہے اور یقین کرو، ایسا نظارہ تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوگا- کسی گرجا کا دھماکے سے زمیں بوس ہونا کوئی مذاق نہیں-"

فرینک گیلاگھر کے حلق سے عجیب سی پھنسی پھنسی آواز نکلی-

"ارے فرینک، ڈرو نہیں- میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا-" ہکے نے اسے تسلی دی-

"یہ مذاق نہیں کر رہا ہے- کیا تمھیں معلوم ہے کہ....."

ہکے نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مورین سے کہا- "منہ بند رکھو- ورنہ میں....."

"کیا کر لو گے تم؟ تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے میرا-" مورین بپھر گئی- پھر وہ فرینک کی طرف مڑی- "یہ ہم سب کو ختم ہوتے دیکھنا چاہتا ہے- یہ تمام جوان لوگوں کو اپنی قبر میں دفن کرنا چاہتا ہے-"

ہکے نے خوف ناک قہقہہ لگایا..... ہذیانی قہقہہ- چوہوں کی چیں چیں بھی رک گئی- "جانور خطرہ محسوس کر لیتے ہیں- جانور موت کی بو سونگھ لیتے ہیں، انھیں سب معلوم ہوتا ہے-"

فرینک نے کچھ نہیں کہا- لیکن اب وہ ہانپ رہا تھا-

''بیکسٹر کا کیا ہوا؟'' مورین کو اچانک خیال آیا- ''اور دوسرے لوگ.....؟''

ہکے نے تند لہجے میں کہا- ''بیکسٹر مر چکا ہے- فادر مرفی مرنے والا ہے- کارڈینل البتہ خیریت سے ہے-'' اس کے لہجے میں ملامت تھی- ''اب سمجھ میں آیا کہ تم نے کیا کیا ہے؟''

مورین سے بولا نہیں گیا- اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے-

جان ہکے نے فلیش لائٹ کا رخ خلا کی طرف کر دیا اور جائزہ لینے لگا- فرینک نے کہا- ''یہاں الارم لگا دو-''

''الارم نہیں' یہاں ایک کلو پلاسٹک لگایا جائے گا- میں سیلوان کو یہاں بھیجوں گا- وہ سب بندوبست کر دے گا-'' ہکے نے کہا- پھر مورین کی طرف دیکھا- اب گھر چلیں ڈارلنگ؟''

رینگنے کا تکلیف دہ سفر پھر شروع ہو گیا- راستے میں جان ہکے نے کہا- ''مورین! اگر میں جوان ہوتا تو تمہاری محبت میں گرفتار ہو چکا ہوتا- تم تو میرے زمانے کی عورت ہو- ورنہ انقلابی تحریکوں میں عورتیں ایسی نہیں ہوتیں- وہ یا تو پاگل ہوتی ہیں یا نفسیاتی مریض- تم حسین بھی ہو' ذہین بھی اور حوصلہ مند بھی- مجھے ایسی ہی عورتوں میں کشش محسوس ہوتی ہے- اس کی وجہ تو بتاؤ مجھے-'' وہ کہتے کہتے رکا- اس کی سانس پھول رہی تھی- ''کوئی بات نہیں- مجھے جواب چاہیے بھی نہیں- کچھ مت کہو- تھک گئی ہو نا- میں بھی تھک گیا ہوں- رفتار ذرا کم کی جائے- اے بھاری سانڈ فرینک- ابھی ہمیں کافی فاصلہ طے کرنا ہے- وہ جگہ خاصی دور ہے' جہاں ہم آرام کر سکیں گے اور ہمیں ساتھ ہی آرام کرنا ہے مورین- بہت جلد یہ کھیل ختم ہو جائے گا- ہم تمام فکروں سے' تمام پابندیوں' تمام بندھنوں سے آزاد ہو جائیں گے- سورج طلوع ہونے سے پہلے..... ابدی آرام..... یہ سب اتنا تکلیف دہ بھی نہیں ہوگا..... ہم گھر جا رہے ہیں جانم..... گھر پیارا گھر.....''

☆☆☆

برٹ شریڈر اسقف کے اندرونی دفتر میں داخل ہوا- ''اوہو..... تم واپس آ گئے؟ فلائن کو فون کیا تم نے؟''

''کیسے کرتا- تم یہاں تھے جو نہیں- اور سناؤ برٹ' کچھ بہتر محسوس کر رہے ہو؟'' پیٹرک نے پوچھا-

''تم میری کرسی سے اٹھ جاؤ..... فوراً-''

پیٹرک نے اس کی کرسی خالی کر دی-

''تم ٹی وی اٹھا کر لے جا سکتے ہو؟'' برٹ شریڈر نے اس سے پوچھا-

''اس نے ٹیلی ویژن فوراً ہی کیوں نہیں طلب کیا؟''

شریڈر سوچ میں پڑ گیا- فلائن کوئی عام کیس نہیں تھا- ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی بڑی اہمیت تھی- ان سے نتائج اخذ کیے جا سکتے تھے-

''وہ اپنے گروپ کو دنیا سے کاٹ کر رکھنا چاہتا ہے-'' لینگلے نے کہا- ''اس وقت ان کے لیے ایک ہی زندہ حقیقت ہے..... صرف اور صرف برائن فلائن- پریس کانفرنس کے بعد وہ ٹی وی توڑ دے گا یا اسے کسی ایسی جگہ رکھ دے گا جہاں صرف جان ہکے اس کی مدد سے کام کی معلومات اکٹھا کر سکے-''

برٹ شریڈر نے سر کو تفہیمی جنبش دی- ''میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ٹی وی اس پرابلم کا جزو ہے یا اس کے حل کا-'' اس نے ریسیور اٹھایا اور آپریٹر سے گرجا کے اندر فون ملانے کو کہا- پھر اس نے ریسیور پیٹرک برک کو تھمایا اور تمام اسپیکر آن کر دیے-

دوسری طرف سے آواز ابھری- ''فلائن ہیئر-''

''پیٹرک برک-''

''سنو کیپٹن! تم مجھ پر ایک مہربانی کرو- کم از کم سورج طلوع ہونے تک تم ریکٹری میں ہی موجود رہو- اگر اس گرجا کو تباہ ہونا ہے تو تم یہ منظر دیکھنا چاہو گے- میرا مشورہ ہے کہ تم کھڑکیوں پر ٹیپ چپکا دو اور فانوسوں کے نیچے ہرگز کھڑے نہ ہونا-''

پیٹرک کو احساس تھا کہ اس وقت گرجا کے کمپلیکس میں موجود دو سو سے زیادہ افراد اس گفتگو کو سن رہے ہیں اور ہر لفظ ریکارڈ کر کے واشنگٹن اور لندن بھیجا جا رہا ہے- یہ بات برائن فلائن بھی جانتا تھا- اسی لیے وہ بھرپور تاثر چھوڑنے کی کوشش کر رہا تھا-

''میں کیا کر سکتا ہوں تمہارے لیے؟'' پیٹرک نے پوچھا-

''میرے خیال میں پہلے تمہیں یرغمالیوں کے بارے میں پوچھنا چاہیے تھا-''

''تم نے کہا تھا کہ وہ خیریت سے ہیں-''

''یہ پرانی بات ہے-''

"تو اب کیا صورت حال ہے؟"

"کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی- سوائے اس کے کہ مس میلون نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی- وہ نیچے اتر گئی تھی اور حجرۂ عروس کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگئی تھی اور اب میں تمھیں خبردار کر رہا ہوں کہ اس دروازے کو کھولنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ وہاں آتش گیر مادہ لگا دیا گیا ہے- دھماکہ ہلکا نہیں ہوگا-"

پیٹرک نے شریڈر کی طرف دیکھا جو دوسرے فون پر بالینی کے اسسٹنٹ سے بات کر رہا تھا-"میں سمجھ گیا-" وہ بولا-

"بس یہی بہتر ہے- اور ذہن نشین کرلو کہ ہر دروازے پر بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں- یہ بات اپنے کمانڈو یونٹ کو بھی بتا دو- دل چاہے تو آزمالینا کہ میں تمھیں الو تو نہیں بنا رہا ہوں-"

"میں سب کو خبردار کردوں گا-" پیٹرک نے کہا-

"اور اب تم ٹی وی لے کر آجاؤ..... وہی پرانی جگہ- پندرہ منٹ میں-"

پیٹرک نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھا اور برٹ شریڈر کو دیکھا- شریڈر نے کہا-"ٹی وی نیچے کلرک کے دفتر میں رکھا ہے لیکن سنو! اس کے بدلے میں تم بھی تو اس سے کچھ مانگو- اس سے کہو کہ کسی قیدی سے بات کرائے-"

پیٹرک نے ماؤتھ پیس میں کہا-"پہلے میں فادر مرفی سے بات کرنا چاہوں گا-"

"اوہ..... اپنے دوست سے- ویسے تمھیں یہ اعتراف نہیں کرنا چاہیے تھا کہ تمھارا ایک دوست بھی ہماری قید میں ہے-"

"وہ میرا دوست نہیں ہے- میں اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں-"

برائن زور سے ہنسا-"سوری برک- دراصل مجھے یہ بات مضحکہ خیز لگی- یہ تو وہی بات ہوئی لطیفے والی کہ بھئی وہ کوئی خاتون نہیں تھی، وہ تو میری بیوی تھی-"

شریڈر کا منہ بن گیا- پیٹرک نے چڑچڑے پن سے کہا-"اچھا..... اب بات کراؤ نا-"

برائن نے سنگین لہجے میں کہا-"تم مجھ سے مطالبے نہ کرو برک-"

"جب تک تم بات نہیں کراؤ گے، میں ٹی وی نہیں لاؤں گا-"

برٹ شریڈر نفی میں سر ہلا رہا تھا-"اس پر دباؤ مت ڈالو" اس نے سرگوشی میں کہا-

"ہمیں کچھ بات بھی کرنی ہے- ہے نا فلائن؟" پیٹرک نے فون پر کہا-

دیر تک خاموشی رہی- پھر برائن فلائن نے کہا-"ٹھیک ہے- میں مرفی کو ساتھ لے کر آؤں گا- پندرہ منٹ میں پہنچو- لیٹ مت ہونا-" اور رابطہ منقطع ہوگیا-

"یہ تم دونوں کے درمیان کس قسم کے مکالمے ہورہے ہیں-" برٹ نے پیٹرک کو گھورا-

پیٹرک نے اسے نظرانداز کرکے دوبارہ نمبر ملایا-"ہاں فلائن-"

برائن فلائن کے لہجے میں حیرت تھی-"اب کیا ہے؟"

پیٹرک برک کا جسم اب غصے سے کانپ رہا تھا-"یہ نیا ضابطہ ہے فلائن- جب تک میری بات مکمل نہ ہو، تم ریسیور نہیں رکھو گے- سمجھ گئے؟" یہ کہہ کر اس نے ریسیور پٹخ دیا-

برٹ شریڈر اٹھ کھڑا ہوا-"کیا ہوگیا ہے تمھیں؟ پاگل ہوگئے ہو؟ کیا تم نے کچھ بھی نہیں سیکھا ابھی تک؟"

"تم مجھے مت پڑھاؤ-" پیٹرک نے پیشانی سے پسینہ پونچھا-

"تمھیں گالیاں سننا برا لگتا ہے نا- اپنے امیج کی پروا ہے نا تمھیں-" شریڈر اس کے پیچھے پڑ گیا-"وہ مجھے کچھ بھی کہتے رہیں، تم نے کبھی مجھے احتجاج کرتے....."

"اوکے- تم ٹھیک کہہ رہے ہو- آئی ایم سوری-"

"یہ بتاؤ، تم اس سے باتیں کیا کرتے ہو؟"

پیٹرک نے سر ہلایا- وہ تھک گیا تھا اور اس کا ضبط جواب دے رہا تھا- وہ جانتا تھا کہ تھکن کی وجہ سے صرف اسی سے غلطیاں سرزد نہیں ہورہی ہیں، دوسروں کا بھی یہی حال ہے-

فون کی گھنٹی بجی- برٹ شریڈر نے فون ریسیو کیا اور پھر ریسیور پیٹرک کی طرف بڑھا دیا-"پولیس پلازا میں تمھارے ہیڈ کوارٹرز سے فون ہے-"

پیٹرک نے تمام ریسیور بند کیے اور فون کو میز سے دور لے گیا-"ہاں لوئیسا-"

"ٹیری اونیل کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکا- ڈان مورگن، عمر ۳۴ سال، امریکی شہری ہے- لندن ڈیری میں پیدا ہوا- باپ ویلش پروٹسٹنٹ، ماں آئرش کیتھولک، منگیتر کو بلفاسٹ میں آئی آر اے سے تعلق کی بنا پر گرفتار کیا گیا- اس وقت شاید وہ ارماگ جیل میں ہے- ہم برٹش سے چیک....."

''برٹش انٹیلی جنس' سی آئی اے اور ایف بی آئی سے اس وقت تک چیک نہ کرنا' جب تک میں یا انسپکٹر لینگلے تم سے نہ کہیں۔''

''او کے۔'' دوسری طرف سے لوئیسا نے کہا۔ ''ہمارے پاس مورگن کی فائل اس لیے ہے کہ وہ ۱۹۷۹ء میں اقوام متحدہ کے باہر مظاہرے کے دوران گرفتار ہوا تھا۔ جرمانے کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا تھا۔ ایڈریس ہے وائی ایم سی اے آن ویسٹ ۲۳ ویں اسٹریٹ۔ اب اس کے وہاں ہونے کا کوئی امکان نہیں۔''

پھر اس نے اریسٹ شیٹ کا باقی حصہ پڑھ کر سنایا۔ پھر بولی۔ ''میں اس کی کاپی تمھیں بھجوا رہی ہوں۔ اور ہاں' گورڈن اسٹل وے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔''

پیٹرک نے فون رکھا اور لینگلے کی طرف مڑا۔ ''اب ٹی وی پہنچا دیا جائے۔''

''یہ سب کس سلسلے میں تھا۔'' شریڈر نے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''تمھارے اور بالینی کے کام کو آسان کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہم؟'' لینگلے نے جواب دیا۔

''اوہ؟ چلو بنیادی تفتیش کی ایسی تیسی کرنے کے بعد کم از کم اتنا تو کرنا چاہیے تھا تمھیں۔''

''اگر ہم نے یہ معاملہ نہ بگاڑا ہوتا تو تمھیں مذاکرات کا موقع بھی نہ ملتا۔'' پیٹرک نے کہا۔ ''مستقبل میں تم فخر سے کہو گے کہ تمھیں سینٹ پیٹرک گرجا کو اور نیویارک کے آرچ بشپ کی جان بچانے کا اعزاز حاصل ہے۔''

''بہت شکریہ۔ واقعی یہ تو تمھارے ہی دم قدم سے ہے۔''

پیٹرک نے اسے بہت غور سے دیکھا۔ اسے لگا' وہ صرف تمسخر نہیں ہے۔ شریڈر واقعی شکر گزار ہے۔

☆☆☆

مورین حجرۂ عروس کے واش روم سے باہر آئی اور سنگھار میز کی طرف بڑھ گئی۔ سنگھار میز پر فرسٹ ایڈ کٹ موجود تھی۔ وہ میز کے سامنے اسٹول پر بیٹھی اور فرسٹ ایڈ کٹ کھولی۔

قریب ہی جین کیرنی پستول ہاتھ میں لیے کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔ جین نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمھیں پتا ہے..... تحریک میں اب بھی تمھارا تذکرہ ہوتا ہے۔''

مورین بے پروائی سے اپنے چھلے ہوئے گھٹنوں پر آیوڈین لگا رہی تھی۔ اس نے سر اٹھائے بغیر کہا۔ ''اچھا..... واقعی؟''

''ہاں' تمھاری غداری سے پہلے تمھارے اور برائن کے مشترکہ کارناموں کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔''

مورین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے انداز میں نہ اہانت تھی نہ عداوت۔ وہ تو بس ایک سیدھی سادی حقیقت بیان کر رہی تھی۔ انداز ایسا تھا' جیسے وہ اپنے بڑوں سے سنی ہوئی لوک کہانی سنا رہی ہو۔ مورین نے اس کی انگلیوں اور ہونٹوں کی نیلاہٹ کو دیکھا۔ ''کیا اوپر بہت سردی ہے؟''

''ہاں..... بہت زیادہ۔'' جین نے کہا۔ ''یہ میرے لیے وقفہ آرام ہے۔ اس لیے پلیز جلدی نہ کرنا۔''

مورین کو اس کے لباس میں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ریشے نظر آئے۔ ''تم اٹاری میں بڑھئی کا کام کر رہی ہو؟''

جین نظریں چرانے لگی۔

مورین اٹھی۔ ''سنو جین' یہ مت کرو۔ جب وقت آئے گا تو آرتھر اور تم..... میں نہیں چاہتی کہ تم دونوں وہ سب کرو جو تمھیں کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔''

''ایسی بات مت کرو۔ ہم تمھاری طرح نہیں ہیں۔ ہم وفادار ہیں۔''

مورین نے پلٹ کر آئینے میں خود کو پھر جین کے عکس کو دیکھا۔ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھی مگر ایسے لوگوں سے جو چرچ کی بے حرمتی سے لے کر قتل تک کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں' کیا کہا جا سکتا ہے۔ جین یا تو اپنا رستہ خود تلاش کرے گی یا جوانی میں ہی مر جائے گی۔

دروازے پر دستک ہوئی' پھر وہ تھوڑا سا کھلا۔ برائن نے اندر جھانکا۔ ایک لمحے کو اس کی نظریں مورین پر جمی اور پھر ہٹ گئی۔ ''سوری..... میں نے سوچا کہ تم نمٹ چکی ہو گی۔''

مورین اپنے بلاؤز کے بٹن بند کر رہی تھی۔

برائن نے ادھر ادھر دیکھا پھر اس کی نظریں آیوڈین اور پٹیوں پر جم گئی۔ ''تاریخ خود کو کیسے دہراتی ہے' دیکھ رہی ہو۔''

''اگر ہم سب اسی طرح غلطیاں دہراتے رہیں گے تو تاریخ تو مجبور ہوئی نا۔'' مورین نے کہا۔

برائن مسکرایا۔ ''ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

''مجھے تو ایسا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔''

برائن کو جین کو اشارہ کیا۔ وہ ہچکچاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔ مورین بالوں میں کنگھا کر

رہی تھی- برائن چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر بولا- ''مجھے تم سے بات کرنی ہے-''

''میں سن رہی ہوں-''

''چیپل میں-''

''یہاں بھی ہم اکیلے ہیں-''

''ہاں..... اکیلے تو ہیں- زیادہ ہی اکیلے- لوگ باتیں بنائیں گے- دیکھو' سمجھوتہ نہ میں کرسکتا ہوں اور نہ تم.....''

مورین نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور اٹھ کھڑی ہوئی- ''لوگ کیا باتیں بنائیں گے برائن..... یہاں ایک گرجا کے حجرۂ عروس میں- تم لوگوں کے دماغ سے جنسیت کبھی نہیں ہٹتی- خیر چلو' میں تیار ہوں-''

برائن نے اس کا بازو تھاما اور جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کرلیا-

مورین نے نفی میں سر ہلایا- ''نہیں برائن' بہت دیر ہوچکی ہے-'' اس نے برائن کے چہرے پر جھنجھلاہٹ دیکھی- اس میں خوف کی جھلک بھی تھی-

''عورتیں ہمیشہ ایسی ہی باتیں کیوں کرتی ہیں-'' برائن نے کہا- ''دیر کبھی نہیں ہوتی- یہ کسی موسم یا دور کی بات نہیں ہے-''

''موسم سے آدمی کو نجات کہاں- دیکھو نا' یہ ہمارے لیے موسم سرما ہے- اور اب ہماری زندگی میں کبھی بہار نہیں آئے گی-''

برائن نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کے ہونٹ چوم لیے- پھر وہ اسے کسی ردعمل کا موقع دیے بغیر حجرے سے نکل گیا-

مورین چند لمحے ساکت وصامت کھڑی رہی- پھر اس نے اپنے ہونٹوں کو انگلی سے سہلایا- ''بے وقوف' تم نرے احمق ہو-'' وہ بڑبڑائی-

☆☆☆

فادر مرفی بنچ پر بیٹھا تھا- ایک پریشر بینڈیج اس کے داہنے جبڑے پر چپکی ہوئی تھی- کارڈینل اس کے پاس کھڑا تھا اور بیکسٹر اسی بنچ پر پڑا تھا- اس کے بالائی دھڑ پر پٹی بندھی تھی- پٹی پر جما ہوا خون ایک لمبی لکیر کی شکل میں نظر آرہا تھا- سینے پر ایک تازہ سرخ دھبا تھا- اس کا چہرہ پیڈرکی مار پیٹ کے نتیجے میں سوجا ہوا تھا اور جہاں میگان نے اسے لات ماری تھی' وہ آنکھ تقریباً بند تھی-

مورین نے صدر چبوترہ عبور کیا اور ان دونوں کے پاس جھک کر بیٹھ گئی- مورین نے بیکسٹر سے کہا- ''بکے نے مجھ سے کہا تھا کہ تم مرچکے ہو اور فادر مرفی مرنے والے ہیں-''

بیکسٹر نے نفی میں سر ہلایا- ''وہ آدمی پاگل ہے- دیوانہ ہے-'' اس نے ادھر ادھر دیکھا- فلائن' بکے اور میگان کہیں نظر نہیں آرہے تھے- نجانے کیوں ان کا دکھائی نہ دینا اسے زیادہ اعصاب شکن محسوس ہو رہا تھا- ''اگر ہم جسمانی طور پر فرار نہیں ہوسکتے تو ہمیں زندہ رہنے کے لیے تو سوچنا چاہیے- ہمیں ان کا سامنا کرنا ہے- وہ ہمیں تقسیم کرکے تنہا کرنا چاہیں گے' ہمیں اس کی روک تھام کرنا ہے- ہمیں ان لوگوں کو سمجھنا ہوگا' جن کے ہم قیدی ہیں-''

مورین چند لمحے سوچتی رہی پھر بولی- ''ہاں' لیکن انھیں سمجھنا آسان نہیں ہے- میں برائن کو کبھی نہیں سمجھ سکی- میں کبھی نہیں سمجھ پائی کہ وہ کون سی طاقت ہے جو اسے چلاتی ہے- اتنے برسوں میں' میں یہ سوچتی تھی کہ ابھی مجھے خبر ملے گی کہ وہ مرگیا ہے یا پاگل ہوگیا ہے یا کہیں بھاگ گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہوا- وہ بہت سخت جان ہے- زندگی اسے اذیت دیتی ہے لیکن موت اسے تسخیر نہیں کر پاتی- سچ کہوں' مجھے ترس آتا ہے اس پر- وہ جو تلوار اٹھائے ہوئے ہے' وہ اس کے لیے بہت بھاری ہے مگر وہ اسے چھوڑتا نہیں-'' مورین نے گہری سانس لی- اسے لگ رہا تھا کہ برائن کے بارے میں یہ سب بتا کر وہ غداری کی مرتکب ہو رہی ہے-

کارڈینل بھی ان کے پاس ہی بیٹھ گیا- ''مینار میں میری برائن فلائن سے بات ہوئی تھی- مجھے پتا چلا کہ وہ کچھ نامعلوم طاقتوں پر یقین رکھتا ہے- وہ تو ماضی میں جی رہا ہے..... ماضی بعید میں- وہ انسانی جان کی قربانی پر یقین رکھتا ہے' جو میرے خیال میں اس کہانی کا انجام ہے- وہ آئرش دیومالا' روایات اور تاریخ پر یقین رکھنے والا آدمی ہے- آئرش خون کی روایات برطانوی اور امریکی خون سے مختلف ہیں- آئرش فتح پر نہیں' شکست پر یقین رکھتے ہیں-'' کارڈینل کہتے کہتے رکا- پھر ہچکچاتے ہوئے بولا- ''وہ سمجھتا ہے کہ وہ فن میک کومیل کا دوسرا جنم ہے-'' اس نے مورین کو دیکھا- ''اور سنو وہ اب بھی تم سے محبت کرتا ہے-''

مورین کا چہرہ تمتما اٹھا- ''لیکن اس کے باوجود وہ مجھے ختم کرتے ہوئے نہیں ہچکچائے گا-''

''وہ تمھیں صرف اس صورت میں نقصان پہنچا سکتا ہے کہ اسے یقین ہو جائے' اب تمھیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے-''

مورین کو حجرۂ عروس کا منظر یاد آ گیا۔ ''تو میں کیا کروں؟ کھیلوں اس کے ساتھ؟''

''میرا خیال ہے، ہم سب کو یہی کرنا ہوگا۔'' فادر مرفی نے کہا۔ ''اگر ہمیں زندہ رہنا ہے تو اسے یقین دلانا ہوگا کہ ہمیں اس کی پروا ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ تو ایسا کر سکتے ہیں۔ مثلاً میں..... مجھے اس کی روح کی فکر ہے۔''

بیکسٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ٹھیک ہے۔ نرم خوئی کوئی بری چیز نہیں۔ بس عزت نفس کی قیمت پر میں یہ نہیں کر سکتا۔'' وہ مسکرایا۔ ''اب جبکہ ماحول پرسکون ہو چکا ہے تو ہم پھر کوشش کر سکتے ہیں۔''

''میں اس کے لیے تیار ہوں۔'' مورین نے کہا۔

کارڈینل نے بے یقینی سے کہا۔ ''جو ہو چکا، وہ تم دونوں کے لیے کافی نہیں ہے۔''

''نہیں۔'' مورین نے جواب دیا۔

''اگر صرف برائن کا معاملہ ہوتا تو میں خطرہ مول لے سکتا تھا۔'' بیکسٹر نے کہا۔ ''لیکن جب میں میگان اور ہکے کی آنکھوں میں دیکھتا ہوں تو..... میں اور مورین اس پر بات کر چکے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کل کے اخبارات میں میرے قتل کی خبر چھپے۔ میں یہ پسند کروں گا کہ میرے فرار ہونے کی کوشش میں مارے جانے کی خبر شائع ہو۔''

کارڈینل نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ ''خبر کچھ یوں ہوگی..... احمقانہ فرار کی ناکام کوشش، رہائی سے تھوڑی ہی دیر پہلے!''

بیکسٹر نے کارڈینل کو عجیب سی نظروں سے دیکھا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تصفیہ نہیں ہو سکے گا۔ یعنی میرے سامنے صرف ایک ہی راستہ ہے۔''

''مجھے یقین ہے کہ ہکے ہر حال میں ہمیں بھی ختم کرے گا اور گرجا کو تباہ بھی کرے گا۔ اس کا ذاتی ارادہ یہی ہے۔''

بیکسٹر کو اٹھنے میں دشواری ہوئی۔ مگر وہ اٹھ بیٹھا۔ ''فرار کا ایک راستہ اور ہے اور ہم سب نکل سکتے ہیں اور یہ کوشش ضروری ہے کیونکہ پھر ہمیں موقع نہیں ملے گا۔''

فادر مرفی ہچکچاتا رہا پھر بولا۔ ''میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے کارڈینل کی طرف دیکھا۔

کارڈینل نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میرے نزدیک تو یہی معجزہ ہے کہ پچھلی کوشش میں کوئی مارا نہیں گیا۔

میں اصرار کروں گا کہ.....''

مورین نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور سفید سی کوئی چیز نکالی۔ ''آپ میں سے کوئی اس چیز کو پہچانتا ہے؟ نہیں..... ظاہر ہے۔ یہ آتش گیر مادہ ہے جسے پلاسٹک کہا جاتا ہے۔ ہکے اور میگان جو سوٹ کیس نیچے لے کر گئے تھے، ان میں یہ بھرا تھا۔ ایک ستون پر یہ لپیٹ دیا گیا ہے، یہ تو میں خود دیکھ چکی ہوں۔ اور کتنے ستونوں کو سیٹ کیا گیا ہے، یہ مجھے نہیں معلوم۔ مگر میں یہ بتا سکتی ہوں کہ گرجا کی پوری چھت نیچے آ پڑے گی۔'' اس نے کارڈینل کو دیکھا جس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ ''اور مجھے وہاں نہ کوئی تار نظر آیا نہ ہی کوئی ڈیٹونیٹر۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹائمر سیٹ کیا گیا ہے۔ وقت کا ہمیں معلوم نہیں۔ اب ہم میں سے کم از کم ایک کو باہر جا کر باہر والوں کو خبردار کرنا ہے۔''

☆☆☆

برائن فلائن سیڑھیاں چڑھ کر عشائے ربانی کی ریلنگ تک پہنچا اور تند لہجے میں بولا۔ ''کیا پھر کوئی منصوبہ بن رہا ہے۔ تقدس مآب، آپ پلیز اپنی مسند پر جائیں اور وہیں رہیں۔ دونوں زخمیوں کو آپ کی تشفی کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بہت کافی ہے کہ وہ اب بھی زندہ ہیں اور مس میلون، آپ میرے ساتھ حجرۂ مریم میں تشریف لے چلیں۔ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔''

مورین اٹھی تو اسے اپنے جسم میں تناؤ کا احساس ہوا۔ وہ نیچے اتر کر مسقف راہ داری میں پہنچی اور حجرۂ مریم کی طرف چل دی۔

برائن عقب سے آیا اور اس نے آخری بنچ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ وہاں بیٹھ گی۔

برائن درمیانی راستے پر کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ یہ جگہ باقی گرجا سے مختلف تھی۔ یہاں کے فرنیچر اور آرائش میں زیادہ نزاکت، زیادہ نفاست تھی۔ ماربل کا شیڈ بھی بہت ہلکا تھا۔ پتلی اور لمبی کھڑکیاں نیلے رنگ کی تھیں۔ اس نے داخلی دروازے کے دائیں جانب کھڑکی کو دیکھا۔ منقش شیشے پر اسے کارل مارکس سے ملتی جلتی شبیہہ نظر آئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں سرخ جھنڈا تھا اور دوسرے میں ہتھوڑا، جس سے وہ صلیب پر حملہ کر رہا تھا۔ ''یہ دیکھ رہی ہو۔'' اس نے شبیہہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مورین سے کہا۔ ''کارل مارکس؟ ہے نا عجیب بات؟''

مورین نے اشارے کی سمت دیکھا۔ ''تم سوچتے ہو کہ اس کی جگہ برائن فلائن کی شبیہہ ہونی چاہیے۔''

وہ ہنس دیا۔ ''تم میری روح کے تاریک گوشوں تک میں جھانک لیتی ہو مورین۔'' اس نے کہا اور پلٹ کر قربان گاہ کا جائزہ لیا۔ ''او گاڈ! ان مقامات پر دولت پانی کی طرح بہائی جاتی ہے۔ عبادت گاہ کو تو سادہ ہونا چاہیے۔''

''ہاں..... اور یہاں سے جو دولت بچے' اس سے اسلحہ خریدا جائے۔ یہی نا؟''

''مجھ پر طنز مت کرو مورین۔''۔

''سوری۔''

''کیا واقعی؟''

مورین چند لمحے ہچکچائی پھر بولی۔ ''ہاں۔''۔

وہ مسکرائی۔ اس کی نظریں قربان گاہ پر نصب مقدس کنواری کے مجسمے کو ٹٹول رہی تھیں۔ پھر اس نے اس کے عین اوپر منقش کھڑکی کو دیکھا۔ ''طلوع آفتاب کی پہلی کرن اسی کھڑکی سے پھوٹے گی۔ کاش ہم اسے دیکھنے کے لیے زندہ ہوں۔''۔

مورین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''نہ تم گرجا کو جلاؤ گے اور نہ نہتے قیدیوں کو مارو گے کیونکہ تم ایسے نہیں ہو۔ لہٰذا ان لوگوں کے انداز میں بات مت کرو جو ایسا کر سکتے ہیں۔'' برائن نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ پھر وہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ ''کہیں کوئی بہت بڑی گڑبڑ ہے۔ میرے کسی انداز سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ میں خالی خولی باتیں کر رہا ہوں۔''

''شاید بات یہ ہے کہ میں تمھیں جانتی ہوں۔ باقی سب لوگوں کو تو تم نے بے وقوف بنا لیا ہے۔''

''لیکن ایسا نہیں ہے۔ نہ میں بے وقوف بنا رہا ہوں نہ ہی بلف کر رہا ہوں۔''

''تم مجھے شوٹ کرو گے؟''

''ہاں' لیکن اس کے بعد میں خود کو بھی ختم کر لوں گا۔''

''بے حد رومینٹک برائن' بیوٹی فل۔''

''خوف ناک بات لگتی ہے نا؟''

''تم خود سنو۔ پھر خود بتاؤ۔''

''ہاں..... واقعی۔ خیر' میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن مہلت ہی نہیں مل رہی تھی۔ اس وقت فرصت ہے۔ پہلے تم مجھ سے وعدہ کرو کہ اب بھاگنے کی کوشش نہیں کرو گی۔''

''چلو..... ٹھیک ہے۔''

برائن نے اسے غور سے دیکھا۔ ''میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ اگلی بار وہ تمھیں مار ڈالیں گے۔''

''تو کیا؟ تمھارے ہاتھوں مرنے سے تو بہتر ہی ہوگا۔''

''مایوسی کی باتیں مت کرو۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ نوبت آئے گی۔''

''لیکن تم یقین سے تو نہیں کہہ سکتے نا۔''

''اس کا انحصار ان چیزوں پر ہے جو میرے اختیار سے باہر ہیں۔''

''تو تمھیں میری اور ان سب لوگوں کی زندگی کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے تھا۔ اگر تمھیں ہماری فکر نہیں ہے تو باہر سکون سے بیٹھے ان لوگوں کو کیوں ہوگی' جن کے لیے ہم شاید کوئی افسانہ ہیں..... یا دور' بہت دور کی کوئی حقیقت۔

''ان کے پاس کوئی چوائس نہیں ہے۔''

''سوائے اس کے کہ وہ ہوش مند اور ہمدرد ہیں؟ برائن' تمھیں شاید انسانیت پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے۔ دیکھو' اگر لوگوں کا یہ طرز فکر ہوتا تو اس وقت ہم یہاں ہوتے ہی نہیں۔''

''یہ تو وہی جھگڑا ہے' جس کا ہم چار سال پہلے بھی کوئی تصفیہ نہیں کر سکے تھے۔'' وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ ''اچھا' جب ہم یہاں سے نکلیں گے تو تم میرے ساتھ چلو گی۔''

''یہاں سے ہم یا تو جیل جائیں گے یا قبرستان۔ اور اس میں ساتھ کی کیا اہمیت ہے۔ نہیں برائن' شکریہ۔''

''تم بکواس کر رہی ہو۔ میں جیسے زندہ سلامت یہاں آیا تھا' ویسے ہی یہاں سے نکلوں گا بھی۔ تم میرے سوال کا جواب دو۔''

''اور بے چاری میگان کا کیا ہوگا؟ اس کا ننھا سا دل توڑ دو گے تم؟''

''یہ باتیں مت کرو۔'' برائن نے اس کے بازو پر گرفت سخت کر دی۔ ''میں تمھیں مس کرتا ہوں مورین۔'' مورین نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا تو اس نے بات بڑھائی۔ ''میں سب کچھ چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔ سچ کہہ رہا ہوں' میں سب کچھ چھوڑ دوں گا۔ میں نے اس دوران بہت کچھ سیکھا اور سمجھا ہے۔''

''مثلاً؟''

''میں نے جان لیا ہے کہ میرے لیے کیا اہم ہے- اِدھر دیکھو' تم جب ذہنی طور پر تیار ہوئیں تو تم نے سب چھوڑ دیا تھا نا- اب میں بھی وہی کر رہا ہوں- مجھے افسوس ہے کہ چار سال پہلے میں ذہنی طور پر اس کے لیے تیار نہیں تھا-''

''اس پر نہ تو تمھیں یقین ہے نہ مجھے- ساری زندگی تم مجھے بتاتے رہے کہ اندر جانے کے ہزار راستے ہیں' باہر نکلنے کا کوئی نہیں- اب میں تمھیں بتا رہی ہوں کہ باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے.....''

''نہیں-'' اس نے مورین کو اپنی طرف کھینچا- ''مجھے یقین ہے کہ میں باہر نکلوں گا تو تم کیوں انکار کر رہی ہو-''

مورین کا جسم اچانک ڈھیلا پڑ گیا- اس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا- ''تمھارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا برائن- تمھارے ریٹائرمنٹ کا منصوبہ دوسروں نے بنایا ہے- اس منصوبے میں ساحل سمندر پر بنا ہوا کوئی خوب صورت کاٹیج نہیں ہے-'' وہ اس کے کندھے سے چپک گئی- ''اور میں تو بلفاسٹ کے آئی آر اے والے اب بھی میرے پیچھے لگے ہیں- ہم نے اپنی زندگیوں کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اس کے بعد ہم کبھی ہنسی خوشی طبعی عمر گزار کر طبعی موت مرنے کی امید نہیں کر سکتے- دروازے پر ہونے والی ہر دستک ہمارے دل کی رفتار بڑھا دیتی ہے- تم کوئی بزنس مین ہو کہ ریٹائر ہونے کے بعد دنیا کی سیاحت کے لیے نکل کھڑے ہو گے اور بعد میں اپنی سوانح لکھ کر چھپواؤ گے- نہیں برائن فلائن' آئرلینڈ سے یہاں تک ہم اپنے پیچھے خون کی ایک لکیر چھوڑتے آئے ہیں- ہم عام انسان نہیں رہے- ہمارے دشمن انگریز بھی ہیں اور آئرش بھی-''

''لیکن بہت سی جگہیں ایسی ہیں' جہاں ہم جا کر سکون سے.....''

''روئے زمین پر تو ایسی کوئی جگہ نہیں- دنیا بہت چھوٹی جگہ ہے- ہمارے کتنے ہی لوگ بھاگے لیکن مار دیے گئے- اب ایسے میں ہم ساتھ رہنے لگیں تو سوچو کہ کیا ہوگا- ہم میں سے ایک کوئی چیز خریدنے کے لیے بھی نکلے گا تو تمام وقت یہ سوچتا رہے گا کہ پتا نہیں' اب دوبارہ ملنا بھی ہوگا یا نہیں- ہم کبھی خط بھی سکون سے نہیں کھول سکیں گے کہ کہیں وہ پارسل بم نہ ہو- اور پھر سوچو..... اگر بچے بھی ہوئے ہمارے تو ذرا سوچو تو-''

برائن خاموش رہا-

''میں ایسی زندگی نہیں جینا چاہتی-'' مورین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا- ''اپنے لیے فکر مند ہونا

کم ہے کیا- بلکہ سچ کہوں مجھے تو اس سے سکون ہوتا ہے کہ مجھے شیلا کی..... اور تمہاری فکر نہیں ہے- ہمیں محبت راس ہی نہیں ہے..... نہ محبت نہ کسی کی قربت-''

برائن فرش کو گھور رہا تھا- پھر اس نے سر اٹھا کر قربان گاہ کی طرف دیکھا- ''لیکن تم..... اچھا اگر یہ ممکن ہوتا تو..... تب تو تم.....؟''

مورین نے آنکھیں موند لیں- ''ایک وقت تھا کہ مجھے یہ آرزو تھی اور شاید اب بھی ہے مگر میں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ چاند کو پانے کی آرزو ہے-''

برائن ایک دم سے کھڑا ہو گیا- ''میرے لیے یہ بھی بہت ہے کہ تمھارے دل میں میرے لیے جگہ ہے- میں شیلا کا نام فہرست میں شامل کر رہا ہوں-''

''لیکن جواباً مجھ سے کوئی امید نہ رکھنا-''

''بالکل نہیں- آؤ..... چلیں-''

''اگر میں کچھ دیر یہاں رکی رہوں تو تمھیں اعتراض ہوگا؟''

''نہیں، لیکن تم یہاں محفوظ نہیں ہو- میگان.....''

''خدا کی پناہ برائن' تم تو اس کا تذکرہ ایسے کر رہے ہو جیسے وہ کوئی پاگل کتا ہو جو گلے سے بچھڑی ہوئی بھیڑ کو مارنے کے لیے آ رہا ہو-''

''وہ..... وہ بے حد منتقم مزاج ہے-''

''مگر میں نے اس کا کیا بگاڑا ہے- اس کی منتقم مزاجی سے میرا کیا تعلق؟''

''وہ اپنے بھائی کی گرفتاری کا ذمہ دار تمھیں سمجھتی ہے- میں جانتا ہوں کہ اس بات میں معقولیت نہیں لیکن وہ.....''

''خون کی پیاسی ہے- ہے نا؟ تم ایسی وحشی لڑکی سے کیسے وابستہ ہو گئے؟ کیا اب شمالی آئرلینڈ میں جوانی کا مطلب وحشت اور دیوانگی ہے؟''

''ہاں' شاید اس لیے کہ انھوں نے جنگ کے سوا کچھ نہیں دیکھا- میگان بھی بچپن سے یہی کچھ دیکھتی آئی ہے- بلفاسٹ اب وہ شہر نہیں رہا' جہاں رقص کی محفلیں برپا ہوتی تھیں' پکنکیں منائی جاتی تھیں- اس میں ان لوگوں کا کوئی قصور نہیں-''

وہ اٹھ کھڑی ہوئی- ''میگان اس سے آگے کی چیز ہے- دیکھو نا برائن' تمہاری اور میری روح تو مردہ

نہیں ہے نا؟''

''ہم نے اچھا وقت بھی دیکھا تھا اور کم از کم اتنا برا وقت کبھی نہیں دیکھا''

مورین کو جین کیرنی کا خیال آیا۔ اس کے تصور میں سب لوگوں کی صورتیں پھر گئیں۔ ''یہ سب کچھ ہم نے شروع کیا تھا برائن۔''

''نہیں' یہ انگریزوں نے شروع کیا تھا۔''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے برائن۔ یہ سب کچھ ختم ہونے کے بعد ہمارے وطن میں کیا رہ جائے گا؟ صرف قاتل نسلیں! یہ سب کچھ بھلانے میں ہماری ایک نسل اور تباہ ہوگی۔''

برائن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''نہیں..... کئی نسلیں۔ آئرش لوگ اتنی آسانی سے کچھ نہیں بھولتے۔ وہ لکھ لیتے ہیں۔ پھر پڑھتے اور دوسروں کو سناتے ہیں۔ کرامویل نے جو قتل عام کیا' وہ آئرش لوگوں کے لیے پچھلے ہفتے کی بات ہے۔ قحطِ عظیم کل کی بات ہے اور بغاوت اور سول وار آج صبح کی۔ جان ہکے سے پوچھ کر دیکھو۔ وہ تمھیں بتائے گا۔''

مورین نے گہری سانس لی۔ ''کاش تمھاری یہ سب باتیں درست نہ ہوتیں۔''

''اور کاش ہمارے بارے میں تمھارا تجزیہ بھی درست نہ ہوتا۔ آؤ چلیں۔''

وہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی حجرۂ مریم سے نکل آئی۔

☆☆☆

برائن مقدس اشیا کے حجرے کی سیڑھیوں سے اترا تو پیٹرک برک اور پیڈر کو گیٹ پر ایک دوسرے کے سامنے کھڑا پایا۔ پیٹرک کے قریب ٹی وی رکھا ہوا تھا۔ ''تم فادر مرفی کو جا کر لے آؤ..... پانچ منٹ میں۔'' برائن نے پیڈر سے کہا۔

پیڈر نے مشین گن کندھے سے لٹکائی اور وہاں سے رخصت ہوگیا۔

پیٹرک نے برائن کو بہت غور سے دیکھا۔ وہ بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا..... اور افسردہ بھی۔

برائن نے جیب سے مائیکروفون ڈیٹیکٹر نکالا اور اسے ٹی وی پر پھیرا۔ ''تم اور میں پیشے اور مزاج کے اعتبار سے شکی مزاج کے ہیں۔ خدایا..... ایسے لوگ کتنے اکیلے ہوتے ہیں۔''

''یہ اچانک اداسی کیسی؟'' پیٹرک نے پوچھا۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس معاملے کا انجام بخیر نہیں ہوگا۔''

''اس بات کی تو میں گارنٹی دے سکتا ہوں۔''

برائن مسکرایا۔ ''اس گدھے شریڈر کے مقابلے میں تم بہت سکون بخش ہو۔ تم مجھے بہلانے پھسلانے کی کوشش تو نہیں کرتے۔ نہ ہی تم مجھے ہتھیار ڈالنے کی ترغیب دیتے ہو۔''

''اس تعریف کے بعد میرا جی تو نہیں چاہتا لیکن یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ تم ہتھیار ڈال دو۔''

''میں اگر چاہوں بھی تو یہ ممکن نہیں۔ یہ تباہی کی مشین جو میں نے بنائی ہے' سر سے محروم ہے اور دماغ سے بھی لیکن اس کے بہت سے قاتل ہاتھ ہیں..... گرجا کے اندر بھی اور باہر بھی۔ اور ان کا ردعمل اور عمل صورت حال کے مطابق طے شدہ ہے۔ اب میں اس مشین کا خالق نہیں ہوں' محض ایک تماشائی ہوں۔ میں ان کے لیے بات کر رہا ہوں' ان کی طرف سے نہیں۔ سمجھ رہے ہونا۔''

''ہاں۔'' پیٹرک نے کہا۔ وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ یاس انگیزی حقیقی ہے۔ برائن فلائن بہت اچھا اداکار تھا۔ اس کا ہر مکالمہ پر فریب ہوتا تھا اور وہ بے مقصد بھی نہیں بولتا تھا۔

برائن نے اثبات میں سر ہلایا اور گیٹ سے ٹک گیا۔

پیٹرک کو لگا کہ وہ کسی ایسی باطنی کشمکش میں مبتلا ہے جو اسے تھکا رہی ہے..... نڈھال کر رہی ہے۔

خاصی دیر خاموشی رہی پھر برائن نے کہا۔ ''اب میں وہ بات کر رہا ہوں' جو تم سے کرنا چاہتا تھا۔ میرا اور جان ہکے کا خیال ہے کہ میجر مارٹن نے گرجا کے آرکیٹیکٹ کو اغوا کر لیا ہے۔ تم پوچھو گے' کیوں؟ جواب ہے..... تاکہ تم گرجا پر کامیاب چڑھائی نہ کر پاؤ۔''

پیٹرک اس کی بات پر غور کر رہا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ اگر گورڈن اسٹل وے انھیں مل جاتا تو اس وقت ریکٹری میں بے حد جائی ماحول ہوتا۔ بالینی گرجا کے اندرونی نقشے کا جائزہ لیتے ہوئے جنگی حکمت عملی ترتیب دے رہا ہوتا۔ برائن کی بات کا مطلب تھا کہ آرکیٹیکٹ فینیان کے ہتھے نہیں چڑھ سکا ہے۔ اگر وہ ان کے قبضے میں ہوتا تو مورین میلون وہ خفیہ راہ داری دریافت نہیں کر سکتی تھی۔

اور برائن کی بات بے وزن نہیں تھی۔ مارٹن نے گورڈن اسٹل وے کی اہمیت بھانپ کر فینیان گروپ سے پہلے اسے پکڑ لیا تھا۔ لیکن یہ بات اگر سچ تھی تو میجر مارٹن کی کوئی اچھی تصویر سامنے نہیں آتی تھی۔ اس کا تو مطلب تھا کہ وہ بے رحم اور سفاک ہے اور زبردست خوں ریزی کا خواہش مند ہے۔

''اب تم سمجھ رہے ہو؟'' برائن نے کہا۔ ''مارٹن پولیس کا فاسٹ ایکشن نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ ڈیڈ لائن قریب سے قریب تر آ جائے اور اس نے تم لوگوں کو یقین دلایا ہوگا کہ ڈیڈ لائن میں توسیع

ضرور ہوگی۔ تمھیں مزید مہلت ضرور ملے گی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟''

پیٹرک برک نے جواب نہیں دیا۔

برائن فلائن اور آگے کی طرف جھک آیا۔ ''اور کیونکہ تمھارے پاس حملے کا کوئی جامع منصوبہ موجود نہیں، اس لیے تم اس کی بات پر یقین کرنے پر مجبور ہو لیکن میں تمھیں بتادوں، ۶ بج کر ۳ منٹ پر گرجا موجود نہیں ہوگا اور اگر حملہ کرو گے تو امکان یہی ہے کہ تمھیں بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بغیر خون خرابے کے یہ معاملہ صرف میری شرطیں پوری کر کے نمٹایا جاسکتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ پوزیشن کے اعتبار سے ہم تم پر بھاری ہیں۔ اس لیے اسے انا کا مسئلہ نہ بناؤ۔ باہر والوں کو سمجھاؤ۔''

''وہ نہیں سنیں گے۔''

''انھیں زبردستی سناؤ۔''

''ان کے نزدیک تم محض سڑک چھاپ بدمعاش ہو۔ وہ تم سے ڈیل نہیں کریں گے۔ قانون نے انھیں تمھاری گرفتاری کے لیے پابند کیا ہوا ہے۔ تم دہشت گرد ہو۔ اور قانون کے نزدیک ڈاکو، لٹیرے، آبروریزی کرنے والے اور دہشت گرد برابر.....''

''شٹ اپ۔''

دونوں چند لمحے خاموش رہے۔ پھر پیٹرک نے نرم لہجے میں کہا۔ ''میں تمھیں ان کی پوزیشن کے بارے میں بتا رہا ہوں۔ میں تمھیں وہ کچھ بتا رہا ہوں جو برٹ شریڈر کبھی نہیں بتائے گا۔ یہ سچ ہے کہ ہم ہارے ہوئے ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے..... ڈال ہی نہیں سکتے۔ البتہ تم ہتھیار ڈال سکتے ہو..... باعزت طور پر۔ سمجھوتے میں زیادہ سے زیادہ لو اور ہتھیار ڈال دو.....''

''نہیں، یہاں کوئی ایک آدمی بھی اس پر رضامند نہیں ہوگا۔''

''تو ٹھیک ہے۔ میں باہر والوں کو بتادوں گا۔'' پیٹرک نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے، کوئی ایسی ترکیب سوچی جاسکے کہ تم سب بھی بچ جاؤ، یرغمالی بھی اور گرجا بھی محفوظ رہے لیکن تمھارے قیدی.....'' اس نے نفی میں سرہلایا۔

''لندن والے کبھی نہیں مانیں گے۔ یہ پریشانی ان کی ہے بھی نہیں۔''

برائن فلائن نے نفی میں سرہلایا۔ ''ہمارا موقف ہے۔ سب کچھ یا کچھ بھی نہیں۔''

پھر دیر تک خاموشی رہی۔ دونوں کو احساس تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ زیادہ بول گئے ہیں۔

دونوں کو احساس تھا کہ ان کے درمیان جو تعلق قائم ہوا تھا، وہ کسی حد تک مجروح ہوگیا ہے۔

اوپر سے پیڈر کی آواز آئی۔ ''میں فادر مرفی کو لے آیا ہوں۔''

''اسے نیچے بھیج دو۔'' برائن نے کہا۔

فادر مرفی پیتل کی ریلنگ کا سہارا لے کر نیچے اترا۔ پیٹرک کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔ پٹیوں کی وجہ سے اس کی آواز میں کافی فرق پڑا تھا۔ ''پیٹرک ¡ ¤ § Ÿ '' ..... دیکھ کر خوشی ہوئی۔''

اس نے سلاخوں کے درمیان سے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھایا۔

پیٹرک نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''تم ٹھیک ہو نا؟''

''ہاں، بال بال بچا ہوں۔ خدا بھی مجھ سے ملنا نہیں چاہتا۔''

پیٹرک نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کو پیچھے کھینچ لیا۔

''لاؤ..... یہ مجھے دے دو۔'' برائن نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

پیٹرک نے ہاتھ کھولا اور برائن نے اس کی ہتھیلی سے چپکا ہوا کاغذ اٹھا لیا۔ اس پر پنسل سے لکھا تھا۔ ''اعترافی بزر کے ذریعے آخری پیغام جان کیے نے بھیجا تھا.....'' اس کے بعد گرجا کے بارے میں دفاعی معلومات تھیں۔ لیکن برائن کا دماغ پہلے جملے میں اٹک گیا تھا۔ آخری پیغام کیے نے بھیجا تھا..... اس کا کیا مطلب ہے؟

اس نے کاغذ جیب میں رکھا اور سر اٹھایا۔ وہ بولا تو اس کے لہجے میں برہمی نہیں تھی۔ ''مجھے ان لوگوں پر فخر ہے پیٹرک۔'' اس نے مرفی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ حوصلہ مند لوگ ہیں۔ ہمیں تو پادریوں تک نے سکون سے بیٹھنے نہیں دیا ہے۔''

پیٹرک نے مرفی سے پوچھا۔ ''تمھیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے؟''

فادر مرفی نے کہا۔ ''نہیں، ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔''

''بس فادر، اب تم واپس جاؤ۔'' برائن بولا۔

مرفی نے ہچکچا کر ادھر ادھر دیکھا پھر اس کی نظر زنجیر اور پیڈ لاک پر ٹھہر گئی۔ پھر اس نے برائن کو دیکھا۔ وہ سر اٹھائے تنا کھڑا تھا۔

برائن نے خطرہ محسوس کیا اور پیچھے ہٹا۔ اس کا ہاتھ پستول پر جم گیا۔ ''مجھے کچھ کرنے پر مجبور نہ کرنا فادر۔'' اس نے کہا۔ ''واپس چلے جاؤ۔''

فادر مرفی نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ وہ پلٹا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس نے پلٹ کر دیکھے بغیر کہا۔ ”پیٹ..... ان سے کہہ دینا ہم خوف زدہ نہیں ہیں۔“

”یہ بات سب جانتے ہیں فادر۔“

مرفی چند لمحے زمین دوز کوٹھڑی کے دروازے پر کھڑا رہا پھر پلٹا اور مڑ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

برائن فلائن نے دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے اور چند لمحے فرش کو گھورتا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور پیٹرک کی آنکھوں میں دیکھا۔ پھر وہ بولا تو اس کی آواز میں سفاکی کا شائبہ بھی نہیں تھی۔

”مجھ سے ایک وعدہ کرو کیپٹن..... وعدہ کرو کہ اگر انھوں نے حملہ کیا تو تم ان کے ساتھ ہو گے۔“

”کیا.....؟“

”کیونکہ اگر تم اس سطح پر ملوث نہ ہوئے تو تم حقیقت نہیں جان پاؤ گے اور حقیقت نہیں جان پائے تو زندگی تمھارے لیے آسان نہیں رہے گی۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟“

پیٹرک کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا۔ اسے شریڈر کی حماقت یاد آئی اور اب یہ.....؟ وقت تیزی سے قریب آ رہا ہے تاہم اس نے سر اٹھا کر برائن کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

برائن نے خاموشی سے اس وعدہ کو قبول کر لیا۔ ”اب ریکٹری سے دور نہ جانا۔“ وہ بولا۔

پیٹرک نے کچھ نہیں کہا۔

”ہم سے قریب رہو..... طلوع آفتاب تک خاص طور پر۔“

”ٹھیک ہے۔“

برائن نے پیٹرک کے عقب میں مقدس اشیاء کے حجرے کو دیکھا، پادریوں کے حجرے کو دیکھا۔ حجرۂ مریم اس کے عین اوپر تھا۔ ”میں نے زندگی کا بیشتر وقت اندھیروں میں کام کرتے گزارا ہے لیکن میں طلوع صبح سے اتنا خوفزدہ کبھی نہیں ہوا، جتنا آج ہوں۔“

”میں جانتا ہوں، تم کیا محسوس کر رہے ہو۔“

”گڈ، یہ بتاؤ، وہ بھی خوف زدہ ہیں؟“

”میرا خیال ہے، ہاں۔“

”مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔ اکیلے خوف زدہ ہونا اچھا نہیں لگتا۔“ برائن نے کہا۔ ”اگر زندگی رہی تو کسی دن تمھیں وائٹ ہورن گرجا کی کہانی سناؤں گا اور اس انگوٹھی۔“ وہ انگوٹھی کو گیٹ کی

سلاخوں پر بجانے لگا۔

پیٹرک نے غور سے انگوٹھی کو دیکھا۔ اسے لگتا تھا کہ یہ انگوٹھی کچھ غیر معمولی ہے۔ جو لوگ موت سے آنکھ مچولی کھیلتے ہیں، ان کے قریب ایسی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوتی ہے..... خاص طور پر اگر وہ آئرش ہوں۔

برائن نے فرش کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”تم سے پھر ملاقات ہو گی۔“ پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور سیڑھیاں اترنے لگا۔

☆☆☆

برائن فلائن نے حجرۂ اعتراف کے دروازے پر پڑے پردے کو سرکایا اور اس چھوٹے سے بٹن کو دیکھا۔ آخری پیغام جان ہکے نے بھیجا تھا۔ اس کے دماغ میں یہ جملہ گونجا۔ قدموں کی قریب آتی آہٹ سن کر اس نے پلٹ کر دیکھا۔

ہکے اس کے پاس آ کر رکا اور گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے بولا۔ ”پریس کانفرنس کا وقت ہو گیا ہے برائن۔“

برائن نے ہکے کو غور سے دیکھا۔ ”مجھے اس بزر کے بارے میں بتاؤ۔“

ہکے نے بٹن کو دکھایا۔ ”اوہ یہ..... اس میں کوئی خاص بات نہیں۔ فادر مرفی اعتراف کے دوران اس کی مدد سے پیغام بھیجنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے اسے پکڑ لیا۔ بتاؤ اب پادری لوگ بھی جاسوسی کرنے لگے۔ بہر حال میں سمجھ گیا کہ اس بزر کی آواز ریکٹری میں سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ میں نے انھیں ایسے منتخب الفاظ عنایت کیے جو اس سے پہلے کبھی ریکٹری میں سنے ہی نہیں گئے ہوں گے۔“ وہ ہنسنے لگا۔

برائن جواباً زبردستی مسکرایا۔ ویسے ہکے نے جو وضاحت پیش کی تھی، وہ مزید سوالوں کو جنم دے رہی تھی۔ اس کی نگاہوں میں فادر مرفی کا لکھا ہوا وہ جملہ بار بار پھر رہا تھا..... پیغام بھیجے گئے تھے سوال یہ تھا کہ وہ کس نے بھیجے تھے۔ ”تمھیں اس بات سے مجھے مطلع کرنا چاہیے تھا۔“ اس نے کہا۔

”اوہو برائن! یہ تمھارے کندھوں پر قیادت کا بوجھ کیا کم ہے کہ معمولی معمولی باتوں کا بوجھ بھی تم پر ڈالا جائے۔“

برائن نے بہت غور سے ہکے کے سفید چہرے کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک کی

جگہ دبکتی ہوئی معنویت نے لے لی تھی- اندر سے کوئی کہہ رہا تھا..... اس بات کو آگے نہ بڑھاؤ-

بکے نے گھڑی کو تھپتھپاتے ہوئے کہا-''چلو برائن..... ان کی زندگی اجیرن کرنے کا وقت آ گیا ہے-''

لیکن برائن نے لفٹ کی طرف قدم نہیں بڑھایا- وہ جانتا تھا کہ اس کا اور جان بکے کا تعلق ایک اہم موڑ پر آ گیا ہے- اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی- وہ غیر معمولی خطرے کا الارم تھا- یہ کیا کر دیا ہے میں نے؟ بلاؤں کا صندوق کھول دیا ہے کیا؟

جان بکے حجرۂ اعتراف کے پہلو والے محرابی دروازے میں مڑ گیا- وہ حجرۂ عروس کا ہال وے تھا- لفٹ کے دروازے پر وہ رکا اور اس نے الارم بند کر دیا- پھر بڑی آہستگی سے وہ بارودی سرنگ کو ہٹانے لگا-

برائن اس کے عقب میں پہنچ گیا-

''یہ لو- تمھارے نیچے جانے کے بعد میں دوبارہ الارم لگا دوں گا-'' بکے نے کہا پھر اس نے لفٹ کا دروازہ کھول دیا-

برائن اس کے اور قریب ہو گیا-

''واپس آؤ تو دروازے پر دستک دینا..... تین طویل اور دو مختصر..... ایسے میں سمجھ جاؤں گا کہ یہ تم ہو- میں بارودی سرنگ کو دوبارہ ڈی فیوز کر دوں گا- گڈ لک برائن-''

برائن آگے بڑھا اور لفٹ کے دروازے کو غور سے دیکھنے لگا- ادھ کھلے دروازے سے ایک بارودی سرنگ لٹکی ہوئی تھی- میں سمجھ جاؤں گا کہ یہ تم ہو- میں بارودی سرنگ کو دوبارہ ڈی فیوز کر دوں گا- اس کے کانوں میں بکے کی آواز گونجی- اس نے بکے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا-

''میرے پاس اس سے بھی بہتر آئیڈیا ہے-''

☆☆☆

سب بیسمنٹ کے روشن ہال وے میں انسپکٹر لینگلے اور رابرٹا اسپیگل منتظر تھے- ان کے ساتھ تین انٹیلی جنس آفیسر اور ایمرجنسی پولیس سروس کے جوان تھے- لینگلے نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا- دس بج چکے تھے- اس نے لفٹ کے دروازے سے کان لگا دیے مگر کوئی آواز سنائی نہیں دی- وہ سیدھا کھڑا ہو گیا-

''تین نیٹ ورکس اور تمام لوکل اسٹیشن اس کے منتظر ہیں-'' رابرٹا نے گالی دیتے ہوئے کہا-

''اب وہ انھیں انتظار کرائے گا- یہاں تک کہ ان بے چاروں کی کیفیت ہذیانی ہو جائے گی- یہ مسولینی کی تیکنیک ہے-''

لینگلے نے اثبات میں سر ہلایا- اس کی اپنی کیفیت برائن فلائن کے انتظار میں ہذیانی ہو رہی تھی-

اچانک کاریڈور کی خاموشی میں لفٹ کی موٹر کی آواز گونجنے لگی- پھر وہ آواز بڑھتی گئی- حجرۂ عروس کے ہال وے سے لفٹ سب بیسمنٹ کی طرف آ رہی تھی- پھر لفٹ کے دروازے کھلنے لگے-

تمام مرد چوکنا ہو گئے- رابرٹا بے ارادہ اپنے بال درست کرنے لگی- پھر اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے دل کی دھڑکن کو محسوس کیا-

دروازہ کھلا مگر اس میں سے برائن فلائن کے بجائے جان بکے برآمد ہوا- وہ باہر آتے ہوئے مسکرایا-''چیف آف فینیان میک کومیل نے آپ سب کے لیے نیک تمنائیں بھیجی ہیں اور اپنے نہ آنے پر معذرت کی ہے-'' اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنی بات جاری رکھی-''میرا چیف شکی طبیعت کا ہے- یہی وجہ ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے- اس نے موجودہ صورتِ حال میں خود کو خطرے میں نہ ڈالنے کا فیصلہ کیا' اسی لیے اس نے اپنی جگہ مجھے..... اپنے وفادار نائب کو بھیج دیا-''

لینگلے کے لیے یہ بات قابل یقین نہیں تھی کہ برائن فلائن خوف زدہ ہو گا جبکہ اس کے تحفظ کی ضمانت کے طور پر اندر چار یرغمالی بھی موجود ہیں- اس نے جان بکے سے پوچھا-''تو تم جان بکے ہو؟''

جان بکے نے بڑے احترام سے سر خم کیا-''جی ہاں' اور میرا خیال ہے' آپ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا-''

لینگلے نے کندھے جھٹک دیے-''اب یہ تمھارا شو ہے-''

بکے مسکرایا-''ہاں' یہ تو ہے- اچھا یہ تو بتاؤ کہ مجھے کس سے شرف ہم کلامی حاصل ہو رہا ہے؟''

''میں انسپکٹر لینگلے ہوں-''

''اوہ' بہت خوب اور خاتون؟''

''میرا نام رابرٹا اسپیگل ہے۔ میں میئر کے آفس سے ہوں۔''

ہکے نے سرخم کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''جی..... میں ایک بار ریڈیو پر آپ کو سن چکا ہوں۔ آپ کی آواز سن کر جو میں نے آپ کی ذہن میں تصویر بنائی تھی' آپ اس سے کہیں خوب صورت ہیں۔''

رابرٹا نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور چپ چاپ کھڑی ہوگئی۔ وہ زندگی میں پہلا موقع تھا کہ اسکے پاس بولنے کے لیے لفظ نہیں تھے۔

''تو اب چلیں۔'' لینگلے نے کہا۔

جان ہکے نے اسے نظر انداز کر دیا اور راہ داری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اور یہ کون لوگ ہیں؟'' پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے سینے پر لگے ٹیگ پر نام پڑھا۔ ''گل ہولی۔'' اس نے آگے کھڑے ہوئے آدمی سے پرجوش انداز میں ہاتھ ملایا۔ ''بڑی نغمگی ہے تمھارے نام میں۔ تمھارا تعلق یقیناً ٹلامور سے ہوگا۔''

پولیس والا کھسیانے لگا۔ ہکے نے ایک اور آدمی سے ہاتھ ملایا۔ نام پوچھا' خیریت دریافت کی۔

لینگلے نے رابرٹا سے سرگوشی میں کہا۔ ''اس کی زبان درازی کے سامنے تو مسولینی اسکول کا شرمیلا بچہ لگتا ہے۔''

جان ہکے اب آخری آدمی سے ہاتھ ملا رہا تھا۔ وہ ایمرجنسی اسکواڈ کا آدمی تھا' جس کے ہاتھ میں شارٹ گن تھی۔ ''خدا تم پر اپنا سایہ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ اگلی بار ہم بہتر حالات میں ملیں گے۔'' ہکے نے اس سے کہا۔

''اب چلا جائے؟'' لینگلے کے لہجے میں بیزاری تھی۔

''ٹھیک ہے انسپکٹر' تم آگے آگے چلو۔'' ہکے نے کہا۔ پھر وہ رابرٹا کے ساتھ لینگلے کے پیچھے چل دیا۔ تینوں پولیس والے ان کے پیچھے تھے۔ ''تمھیں ان لوگوں کو مجھ سے متعارف کرانا چاہیے تھا۔'' ہکے نے کہا۔ ''لیکن تم نے انھیں نظر انداز کر دیا' جیسے یہ بے چارے انسان ہی نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ یہ سلوک ہے تمھارا تو یہ تمھارے حکم کی تعمیل کیسے کرتے ہوں گے۔''

لینگلے نے بہتر سمجھا کہ جواب نہ دیا جائے۔

''پرانے زمانے میں جنگجو جنگ شروع ہونے سے پہلے ایک دوسرے کو سلیوٹ کرتے تھے۔'' ہکے ہانکتا رہا۔ ''آدمی مرنے سے پہلے اپنے مارنے والے سے ہاتھ ملایا کرتا تھا بلکہ اسے عافیت کی دعا بھی دیتا تھا۔ کیا وضع داریاں تھیں.....''

''ہاں..... بچھو بھی ڈنک مارنے سے پہلے دم اٹھا کر سلام کرتا ہے۔'' لینگلے نے جل کر کہا۔

اب وہ جدید طرز کے چوبی دروازے پر پہنچ چکے تھے۔ ''یہ ہے پریس روم۔'' اس نے کہا۔

''کیا مجھے میک اپ کی ضرورت ہوگی؟'' ہکے نے پوچھا۔ پھر جلدی سے وضاحت کی۔ ''دراصل پہلے میں ٹی وی پر کبھی نہیں آیا۔''

لینگلے نے اپنے تینوں آدمیوں کو اشارہ کیا۔ پھر ہکے سے کہا۔ ''اندر داخل ہونے سے پہلے میں تم سے پوچھ لوں' کیا تم مسلح ہو؟''

''نہیں' تم ہو؟''

لینگلے کا ایک آدمی بڑھا اور ہکے کے جسم پر میٹل ڈیٹیکٹر پھیرنے لگا۔ ''شاید تم وہ برطانوی گولی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤ جو میں ۱۹۲۱ء سے اپنے کولہے میں لیے پھر رہا ہوں۔'' ہکے نے کہا۔

لینگلے نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا۔ ہکے کمرے میں داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی کمرے میں خاموشی ہوگئی۔ وہاں ایک لمبی کانفرنس ٹیبل تھی۔ اس کے اطراف میں چند چھوٹی میزوں کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔ ہکے نے کمرے کا معائنہ کیا۔ سب لوگ اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔

اخباری نمائندوں نے ڈیوڈ روتھ نامی رپورٹر کو اپنا ترجمان منتخب کیا تھا۔ اس نے خود کو جان ہکے سے متعارف کرایا پھر اس نے ٹیبل کے ٹاپ پر رکھی ہوئی مرکزی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ ہکے اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم برائن فلائن ہو؟'' ڈیوڈ نے اس سے پوچھا۔ ''جو خود کو فن میک کومیل کہتا ہے؟''

ہکے نے کرسی سے ٹیک لگائی اور پھیل کر بیٹھ گیا۔ ''نہیں میں جان ہکے ہوں جو خود کو جان ہکے کہلوانا پسند کرتا ہے۔ تم لوگ میرے متعلق خاصا کچھ جانتے ہو لیکن یہاں سے جاتے ہوئے مجھے پوری طرح جان چکے ہو گے۔'' پھر اس نے ایک ایک چہرے کو غور سے دیکھا۔ ''اب پلیز باری باری اپنا تعارف کراؤ۔''

ڈیوڈ روتھ کچھ حیران ہوا تاہم اس نے اپنا تعارف کرایا- پھر کمرے میں موجود ہر مرد اور عورت نے اپنا نام بتایا- وہاں موجود ٹیکنیشنز کو بھی اپنا تعارف کرانا پڑا-

جان کیے بڑی خوش اخلاقی سے سر ہلاتا رہا پھر اس نے کہا- ''مجھے افسوس ہے کہ تم لوگوں کو میرا انتظار کرنا پڑا- کیا اس انتظار سے گھبرا کر حکومتوں کے نمائندے واپس چلے گئے؟''

''نہیں' وہ شرکت نہیں کریں گے-'' ڈیوڈ روتھ نے اسے بتایا-

کیے نے چہرے پر ایسا تاثر سجایا' جیسے اس اطلاع نے اسے دکھی اور مایوس کیا ہو- ''اوہو..... میں سمجھا شاید وہ لوگ مجھ جیسے آدمی کے ساتھ پبلک میں نظر آنا پسند نہیں کرتے-''

وہ مسکرایا- ''لیکن سچ یہ ہے کہ مجھے بھی ان کے ساتھ نظر آنا پسند نہیں-'' اس نے قہقہہ لگایا- پھر جیب سے پائپ نکالا اور اسے سلگانے لگا- ''ہاں' تو اب شروع کیا جائے-''

تیکنیکی لوگ حرکت میں آ گئے- روشنیاں آن ہو گئیں- ''آپ کس انداز میں اس معاملے کو نمٹانا چاہیں گے؟'' ڈیوڈ روتھ نے کہا-

''میں بولوں گا اور تم لوگ سنو گے-'' جان کیے نے کہا- ''اگر اس پہلے مرحلے میں تم لوگوں کا ردعمل مناسب رہا تو اگلے مرحلے میں' میں تمھارے سوالوں کے جواب دوں گا-''

اس پر چند رپورٹر ہنسنے لگے-

''مسٹر کیے! آپ کچھ بولیں تاکہ ہم آواز کے کنکشن چیک کر سکیں-'' ایک ٹیکنیشین نے پکارا-

''اوہ ضرور' میں تمھیں ایک نظم سناتا ہوں- نظم ختم ہوتے ہی کیمرے آن کر دیے جائیں- آج رات میں ایک بہت مصروف آدمی ہوں- ہاں سنو.....'' وہ دھیمی بھدی آواز میں گانے لگا.....

بلفاسٹ کی سونی سڑکوں پر
صبح سے پہلے کے اندھیرے میں
برطانوی فوجی آتے ہیں
نفرت سے گھروں کو ڈھاتے ہیں
بچے روتے رہ جاتے ہیں

اور باپوں کو وہ لے جاتے ہیں
بے بس مائیں یہ سب کچھ دیکھتی رہتی ہیں

''شکریہ مسٹر کیے!''

لیکن کیے گائے جا رہا تھا.....

بکتر بند گاڑیاں' ٹینک اور بندوقیں
آتی ہیں' ہمارے بچوں کو لے جاتی ہیں
لیکن ہر شخص اس شخص کے ساتھ ہے جو
اس وقت سلاخوں کے پیچھے ہے-

''تھینک یو سر-''

کیمرے کی لائٹ آن ہو گئی- کسی نے چیخ کر کہا- ''ہم آن آ ئر جا رہے ہیں-''

ڈیوڈ روتھ نے کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا- ''گڈ ایوننگ ناظرین! میں ڈیوڈ.....''

اسی وقت کیے کے گانے کی آواز ابھری.....

کسی جج کی' کسی جیوری کی ضرورت نہیں
کسی جرم کی بھی ضرورت نہیں
وہ کہتے ہیں' آئرش ہونا خود اک بڑا جرم ہے-

ڈیوڈ نے دائیں سمت سر جھکاتے ہوئے کہا- ''آپ کا شکریہ.....''

لیکن کیے گاتا رہا.....

اب یہ سچائی گونجے گی دنیا میں
کراموئیل کا عہد پھر آ گیا
یہ برطانیہ ہو گا اب رسوا پھر
تمام اچھے لوگوں کی نظروں میں

ڈیوڈ نے کن انکھیوں سے کیے کو دیکھا- اس کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ گانا مکمل کر چکا ہے- اس نے کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا- ''گڈ ایوننگ! میں ڈیوڈ روتھ اس لائیو پروگرام میں آپ سے مخاطب ہوں- آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ سینٹ پیٹرک گرجا کا پریس روم ہے- جہاں ہم

بیٹھے ہیں- وہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر آئی آر اے کے گن مین.....''

''فینیان آرمی-'' کیے نے چیخ کر کہا-

''ہاں' فینیان آرمی نے گرجا پر قبضہ کر کے چار افراد کو یرغمال بنالیا ہے- کارڈینل.....''

''یہ سب انھیں پہلے ہی سے معلوم ہے-'' کیے پھر چلایا-

''ہاں-'' ڈیوڈ پریشان ہو گیا-''اس وقت یہاں مسٹر جان کیے موجود ہیں..... فرام فینیان آرمی.....''

''اب کیمرا مجھ پر لاؤ-'' کیے نے کہا-''ہاں' ایسے ٹھیک ہے-'' پھر وہ کیمرے کی طرف دیکھ کر مسکرایا-''گڈ ایوننگ اینڈ ہیپی سینٹ پیٹرک ڈے- میں جان کیے ہوں' شاعر' عالم' سپاہی اور وطن پرست-'' وہ کرسی میں پھیل کر بیٹھ گیا-''میں ۱۹۰۵ء میں تھامس اور میری کیے کے چھوٹے سے کاٹیج میں پیدا ہوا تھا..... کاؤنٹی کورک میں- ۱۹۱۶ء میں جب میں چھوٹا سا لڑکا تھا' میں نے آئی آر اے کے پیغام رساں کی حیثیت سے اپنے وطن کی خدمت کا آغاز کیا- اسی سال ڈبلن کے جی پی او پر قبضہ کیا گیا- میں وہاں مشہور شاعر پیڈرک پیٹرک' مزدور لیڈر جیمز کونیلی اور ان کے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا' جن میں میرے محترم والد بھی شامل تھے- ہم وہاں برٹش آرمی کے چچوں آئرش رائفلز کے گھیرے میں تھے-'' اس نے اپنا پائپ دوبارہ سلگایا اور پھر سلسلہ کلام جوڑا-''پیڈرک نے جی پی او کی سیڑھیوں پر ایک اعلان پڑھ کر سنایا' جو آج بھی میری روح میں گونجتا ہے- اس نے کہا تھا..... اے آئرش مردوں اور عورتوں' خدا کے نام پر اور ان نسلوں کے نام پر جو قوم کے لیے قربان ہو گئیں' آزادی کی اس جدوجہد کو زندہ رکھنا ہے- جبر و استبداد کے باوجود اس چراغ کو بجھنے نہیں دینا ہے.....''

کیے بولتا رہا- اس کا انداز شاعرانہ تھا- اس میں تاریخ' حقیقت اور افسانے کا عجیب امتزاج تھا- اس میں اس کے ذاتی نظریات بھی تھے- اس نے مشہور واقعات بھی بیان کیے- کچھ رپورٹرز بہت دلچسپی سے سن رہے تھے- کچھ کے انداز میں بے زاری تھی اور کچھ الجھے ہوئے لگ رہے تھے-

جان کیے کو جیسے نہ ان کی موجودگی کا احساس تھا' نہ کیمرے اور روشنیوں کی پروا- تاریخی واقعات کے درمیان وقتاً فوقتاً وہ گرجا کی بات بھی کرتا تھا تاکہ ان کی دلچسپی قائم رہے- وہ برطانیہ' امریکا اور آئرلینڈ کی حکومتوں کو مطعون کرتا تھا لیکن تینوں ملکوں کے عوام کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے وہ

رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کر رہا تھا-

اس نے اپنے دکھوں' اپنے زخموں کی بات کی- اس نے اپنے شہید باپ' اپنے مرے ہوئے دوستوں اور لٹی ہوئی محبتوں کا نوحہ سنایا- اسے ایک ایک کا نام یاد تھا- وہ کسی کو بھی نہیں بھولا تھا- وہ اپنی انقلابی فتوحات کے قصے سناتا رہا- اس نے منقسم آئرلینڈ کے مستقبل کو تاریک قرار دیا- بالآخر اس نے جماہی لی اور ایک گلاس پانی طلب کیا-

ڈیوڈ روتھ نے اس موقع کو غنیمت جانا-''تم نے گرجا پر کس طرح قبضہ کیا؟'' اس نے پوچھا-''اور تمھارے مطالبات کیا ہیں؟ اگر مطالبات پورے نہ کیے گئے تو کیا تم یرغمالیوں کو ختم کر دو گے' اور گرجا کو تباہ.....؟''

کیے نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا-''ابھی میں یہاں تک نہیں پہنچا ہوں- ہاں..... کیا کہہ رہا تھا میں؟ ہاں' یاد آیا- یہ ۱۹۵۶ء کی بات ہے- اس سال آئی آر اے نے جنوب کی سمت سے انگلینڈ کے زیر تسلط چھ کاؤنٹیوں کے خلاف مہم کا آغاز کیا- میں ڈون فاریسٹ کے قریب مردوں اور عورتوں کی ایک پلاٹون کی قیادت کر رہا تھا- ہم پر برطانیہ کی چھاتہ بردار فوج کی ایک پوری رجمنٹ حملہ آور ہوئی- ان کی زمینی مدد رائل السٹر کانسٹیبلری کر رہی تھی.....''

لینگلے کھڑا اسے بہ غور دیکھ رہا تھا- پھر اس نے اخباری نمائندوں کا جائزہ لیا- وہ ناخوش نظر آرہے تھے- لینگلے کا خیال تھا کہ کیے انھیں تو نہیں' البتہ ناظرین اور سامعین کو یقیناً متاثر کر رہا ہے- اس کے اندازِ بیان میں سادگی و پرکاری کا عجیب امتزاج تھا- پھر اس کا پائپ پینا' اپنا پسینہ پونچھنا اور جسم کھجانا' یہ سب کچھ ناظرین کے لیے بالکل نیا تھا- انھوں نے برسوں سے ٹی وی پر یہ سب کچھ نہیں دیکھا تھا-

جان کیے اس وقت پانچ کروڑ امریکی گھروں کی نشست گاہوں میں بیٹھا تھا- وہ لوک کا ہیرو بن رہا تھا- کون جانے اس وقت جان کیے کی تصویروں اور نعروں والی..... ٹی شرٹس بنی شروع ہو گئی ہوں-

☆☆☆

ٹی وی کو قربان گاہ پر رکھا گیا تھا- برائن فلائن قربان گاہ کے پاس کھڑا ٹی وی دیکھ رہا تھا- مورین بیکسٹر اور فادر مرفی قربان گاہ کی عبادتی نشستوں پر بیٹھے تھے- کارڈینل اپنی مسند پر بیٹھا

پلکیں جھپکائے بغیر ٹی وی کو دیکھ رہا تھا۔

برائن فلائن خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔ ''اس بوڑھے آدمی کا اسٹیمنا تو دیکھو۔'' وہ خصوصیت سے کسی سے مخاطب نہیں تھا۔

''ویسے یہ آئرش لوگوں کی گھٹن دور کرنے کی کوشش میں کامیاب ہے۔'' فادر مرفی بولا۔

مورین نے برائن سے کہا۔ ''تم کیوں نہیں گئے برائن؟''

برائن نے اس کی طرف دیکھا لیکن جواب نہیں دیا۔

بیکسٹر نے خفگی سے فادر مرفی کو دیکھا۔ ''یہ کسی کی گھٹن دور نہیں کر رہا ہے۔ یہ دبی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دے رہا ہے تاکہ آگ بھڑک اٹھے اور یہ مبالغے سے بھی کام لے رہا ہے اور یہ واقعات کو توڑ مروڑ کر بیان کر رہا ہے۔''

''کچھ بھی ہو۔ اس کی باتیں اثر انگیز ہیں۔'' مورین بولی۔ ''کاش یہ جرم کیے بغیر ہمیں اس طرح کا پبلک پلیٹ فارم میسر آتا۔''

''اگر برطانوی چھاتہ بردار فوج کی رجمنٹ نے اس پر دھاوا بولا ہوتا تو یہ آج یہ سب بتانے کے لیے زندہ نہ ہوتا.....''

''اہمیت اس بات کی نہیں ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ۔'' مورین نے کہا۔

برائن نے غور سے بیکسٹر کو دیکھا۔ ''تمہاری عصبیت سامنے آرہی ہے ہیری۔ برطانیہ زندہ باد۔ برطانیہ آئرش لوگوں پر..... آئرلینڈ پر حکومت کا حق رکھتا ہے۔ یہی نعرہ ہے نا تمہارا۔ آئرلینڈ تمہاری پہلی اور یقینی طور پر آخری نوآبادی ہے یہ شخص ہیجانی سیاست کرنے والا اور ڈھکوسلے باز ہے۔'' بیکسٹر نے اس سے کہا۔

برائن نے قہقہہ لگایا۔ ''نہیں، بس وہ آئرش ہے لیکن تم اس کی باتیں سنو ہیری۔ کچھ سیکھو اس سے۔''

بیکسٹر نے ادھر ادھر تمام چہروں کو دیکھا..... مورین، مرفی، برائن، فینیان..... حتی کہ کارڈینل۔ وہ سب ہکے سے متاثر نظر آرہے تھے۔ پہلی بار بیکسٹر کو احساس ہوا کہ وہ کتنا کم جانتا ہے۔

میگان صدر چبوترے پر آئی اور غور سے اسکرین کو دیکھنے لگی۔ ہکے پھر گا رہا تھا.....

یہ شام آئرلینڈ کے اس بہادر کے نام
وہ گھر میں ہو یا جلاوطن
اور یہ ہماری سرزمین کی امید کے لیے ہے، جو کبھی نہیں مرجھائے گی
اور یہ ہر بہادر قوم کے لیے ہے
اور یہ آزادی کے نام ہے، فتح کا پیغام ہے
میرے وطن کو آزاد کردو

''بے وقوف بڈھا'' میگان غرائی۔ ''ہم سب کو تماشا بنا رہا ہے۔'' وہ برائن کی طرف مڑی۔ ''تم نے اسے کیوں بھیج دیا؟''

برائن نے کہا۔ ''۷۰ سال کی جدوجہد کے بعد یہ اس کا حق تھا۔ اس وقت شاید وہ دنیا کا سب سے معمر انقلابی سپاہی ہے جو اب بھی لڑ رہا ہے۔'' یہ کہہ کر وہ تھپکی دینے والے انداز میں مسکرایا۔ ''اور اس کے پاس بتانے کے لیے ہے بھی بہت کچھ۔''

''اسے بتانا چاہیے کہ گرجا کے معاملے میں سمجھوتے کی راہ میں رکاوٹ صرف برطانوی ہیں۔ میرا بھائی لانگ کیش جیل میں سڑ رہا ہے اور میں کل صبح اسے ڈبلن میں آزاد دیکھنا چاہتی ہوں۔''

''اوہ..... میں تو سمجھی تھی کہ تم صرف برائن کی خاطر یہاں ہو۔'' مورین نے کہا۔

میگان ایڑیوں کے بل گھوم کر اس کی طرف مڑی۔ ''تم اپنا منحوس منہ بند رکھو۔''

مورین اٹھنے لگی مگر فادر مرفی نے کھینچ کر دوبارہ اسے بٹھا دیا۔

برائن نے کچھ نہیں کہا۔ میگان پلٹی اور واپس چلی گئی۔

ہکے کی آواز گونجتی رہی۔ کارڈینل خلا میں گھورتا رہا۔ بیکسٹر سب سے نظریں چرا رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ فرار کے منصوبے پر غور کر رہا تھا۔ فادر مرفی اور مورین کی پوری توجہ اسکرین کی طرف تھی۔ برائن بھی اسکرین کو دیکھ رہا تھا لیکن بیکسٹر کی طرح اس کا بھی دھیان کہیں اور تھا۔

☆☆☆

جان ہکے نے فلاسک اٹھایا اور گہرے رنگ کا مشروب گلاس میں انڈیلا۔ پھر اس نے کیمرے کی طرف دیکھا۔ ''میں معذرت خواہ ہوں۔ یہ دوائے دل مجھے لینی ہے۔'' اس نے مشروب حلق میں انڈیلا اور ایک آہ بھر کے بولا۔ ''اب کچھ بہتر ہوا ہوں۔ ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا۔''

یاد آیا..... ۱۹۷۳ء..... ''اس نے ہاتھ لہرائے۔ ''چلو چھوڑو' جانے دو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ ہم گرجا میں موجود کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ نہ کارڈینل کو نہ فادر مرفی کو۔ یہ سب اچھے لوگ ہیں..... بہت پیارے۔'' وہ آگے کی طرف جھکا۔ ''ہم خدا کے اس گھر کی ایک اینٹ کو بھی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے جس سے نیویارک اور امریکا کے لوگ محبت کرتے ہیں بلکہ یہ تو ہمیں بھی بہت محبوب ہے۔ ہم نہ تو وحشی ہیں' نہ بے دین۔ اب میری بات اور توجہ سے سنو۔'' اچانک اس کی آواز گھٹنے لگی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ''ہم اپنی ان نسلوں کو بچانے کی آخری کوشش کر رہے ہیں جو برطانوی عقوبت گاہوں میں شوق حکمرانی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائی جا رہی ہیں ہم ایسا کوئی مطالبہ نہیں کر رہے ہیں جو پورا کرنا ممکن نہ ہو۔ ہم نے کوئی غیر ذمہ دارانہ مطالبہ نہیں کیا ہے۔ ہم نے دولت نہیں مانگی۔ ہمارا کوئی ذاتی مفاد نہیں۔ ہم سپاہی ہیں' مجرم نہیں۔ ہم کیا مانگ رہے ہیں۔ خدا کے نام پر انسانیت سے آئرلینڈ کے بیٹوں کی زندگی اور آزادی کی بھیک! ارے خدا نے تو ہمیں آزاد پیدا کیا ہے۔ مجرم تو آزادی چھیننے والے ہیں۔ آپ ان تنگ و تاریک عقوبت گاہوں کا تصور تو کیجیے جہاں آئرلینڈ کے بیٹوں اور بیٹیوں پر وہ مظالم کیے جاتے ہیں جن پر نازی بھی شرما جائیں جبکہ وہ لوگ حریت پسند ہیں۔ کیا آزادی انسان کا بنیادی حق نہیں۔ مجرم تو آزادی سلب کرنے والے ہیں' آزادی کے لیے لڑنے والے نہیں۔

جان کیے نے مشروب کا ایک گھونٹ لیا اور پھر کیمرے کو گھورنے لگا۔ ''وہ کون ہیں جنھوں نے ہمارے لیے اپنے دل سخت کر لیے ہیں۔'' اس نے میز پر گھونسا مارا۔ ''کون ہیں' جو ہمارے لوگوں کو آزادی نہیں دیتے؟'' دوسرا گھونسا..... ''کون ہیں' جنھوں نے اپنی ہٹ دھرمی سے اس گرجا میں موجود لوگوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالا ہے؟'' اس بار اس نے دونوں ہاتھوں کے گھونسے میز پر مارے۔ ''وہ ہیں خبیث' مردود' ملعون انگریز۔ ہاں' وہی ہیں اس فساد کی جڑ۔''

☆☆☆

پیٹرک برک اسقف کے اندرونی دفتر میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ شریڈر اپنی میز پر تھا اور رابرٹا اسپیگل اپنی گھومنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ بالینی ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ بار بار وہ ٹی وی اسکرین کے سامنے سے گزرتا لیکن اسے کسی نے ٹوکا نہیں تھا۔

پیٹرک دو پٹ کے دروازے کی طرف بڑھا' دونوں پٹوں کو دھکیلا اور بیرونی دفتر کا جائزہ لیا۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا سیکورٹی مین آرنلڈ شریڈر کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔ کبھی وہ نظر اٹھا کر برطانوی اور آئرش نمائندوں کو دیکھ لیتا۔ پیٹرک کو محسوس ہوا کہ وہ واشنگٹن یہ ناخوش گوار اطلاع پہنچانے والا ہے کہ جان کیے بہت تیزی سے اسکور کر رہا ہے اور مذاکرات کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ بیرونی دفتر میں جان کیے کی آواز گونج رہی تھی اور اس کے سوا وہاں مکمل خاموشی تھی..... اور اس خاموشی میں بے بسی بھی تھی اور شرمساری بھی۔

پیٹرک پلٹا اور اندرونی دفتر میں موجود ٹی وی کی طرف دیکھنے لگا۔

جان کیے کی آواز اب شدت جذبات سے رندھ گئی تھی۔ ''آپ میں سے بہت سے لوگ سوچیں گے کہ خدا کے گھر پر قبضہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن یقین کریں' یہ ہماری زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ تھا۔ میں التجا کروں گا' آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے گرجا پر قبضہ کیا ہے بلکہ یہ یوں ہے کہ ہم نے گرجا میں پناہ لی ہے اور یہ اصول صدیوں سے چلا آ رہا ہے کہ مظلوم کو معبدوں میں پناہ ملے گی اور آدمی کہاں جائے' اگر خدا سے مدد مانگنی ہو' آپ خود سوچیں.....''

اب وہ کہتے کہتے رک گیا تھا۔ اس توقف کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے اندر کچھ کہنے یا نہ کہنے کے سلسلے میں جنگ چل رہی ہو۔ بالآخر اس نے نرم لہجے میں کہا۔ ''آج شام امریکی شہریوں نے پہلی بار السٹر کے نارنجی لوگوں کے روپ میں مذہبی دوغلے پن کا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ مذہب سے دوری اور بے خبری کی بدصورتی سب پر واضح ہو گئی۔'' اس کے چہرے پر بدمزگی کا جو تاثر تھا' وہ ایک بوڑھے آدمی کی گہری اداسی اور افسردگی سے تبدیل ہو گیا۔ اس نے ایک آہ بھری اور نفی میں سر ہلایا۔

شریڈر نے اسکرین سے نظریں ہٹائیں اور پیٹرک سے پوچھا۔ ''اس نارنجی گروپ کے بارے میں کچھ پتا چلا؟''

پیٹرک بدستور اسکرین کو دیکھتا رہا۔ ''وہ کہتے ہیں کہ وہ السٹر کے پروٹسٹنٹ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ طلوع آفتاب تک وہ یہی کہتے رہیں گے لیکن ہمارے تفتیش کاروں کو یقین ہے کہ وہ بوسٹن کے آئرش ہیں۔ ممکن ہے' مقامی آئی آر اے کے ہوں' جنھیں خاص طور پر اس مقصد کے لیے

بھرتی کیا گیا ہے۔" یہ کہتے ہوئے وہ صورتِ حال کا تجزیہ بھی کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کیس کی نفسیاتی ٹائمنگ' میڈیا کوریج' سیاسی بازی گری اور تیاری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ برائن فلائن ڈیڈ لائن میں ایک منٹ کی توسیع بھی گوارا نہیں کرے گا کیونکہ ابھی تمام عوامل اس کے حق میں کام کر رہے ہیں۔ وہ معاملے کو اتنا طول ہرگز نہیں دے گا کہ صورتِ حال الٹ جائے۔

رابرٹا نے کہا۔ "جان ہکے کو ٹی وی پر لانا بہت بڑی غلطی تھی۔"

"میں اور کیا کر سکتا تھا۔" شریڈر نے بے چارگی سے کہا۔

"کیوں نہ ہم اسے پکڑ لیں۔" بالینی نے کہا۔ "پھر ہم اس کے عوض یرغمالیوں کو چھڑا سکیں گے۔"

"بہت خوب' اب حکومتیں بھی جرائم کے جواب میں جرائم کریں گی۔" شریڈر نے بھنا کر کہا۔

پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ۱۰ بج کر ۲۵ منٹ ہوئے تھے۔ وقت اتنی تیزی سے ہاتھوں سے پھسل رہا تھا کہ لگتا تھا' کچھ دیر میں صبح بھی ہو جائے گی۔

☆☆☆

جان ہکے نے پریس روم کا جائزہ لیا۔ اس نے دیکھا کہ انسپکٹر لینگلے غائب ہے۔ وہ آگے کی طرف جھکا اور کیمرا مین سے بولا۔ زون ان کرو جیری پھر اس نے مانیٹر اسکرین کو دیکھا "کچھ اور قریب لاؤ۔ ہاں..... اب صحیح ہے۔" کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ "امریکا کے خواتین و حضرات اور آنے والی نسلوں' جو ایک دن میرے یہ الفاظ سنو گے۔ ہماری تعداد سے دو ہزار گنا یہاں پولیس اور مختلف فورسز کے جوان ہیں..... ایک پر دو ہزار! ہم دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہمیں ختم کرنے' کچلنے کی غرض سے چڑھائی کی جانے والی ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ اور انٹیلی جنس کے لوگ سیاست دانوں اور سفارت کاروں کے مذموم مقاصد کے لیے ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پریس والے ہماری آواز کو سچائی کے ساتھ تم تک پہنچنے نہیں دیں گے.....' اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔ "لیکن ہم خوف زدہ نہیں ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسے دوست بھی ہیں' جو خدا سے ہماری کامیابی کی دعا کر رہے ہیں' جو ہمارے ساتھ ہیں۔ ایسے مرد اور عورتیں' بوڑھے اور جوان برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کی بدبودار جیلوں میں ہیں' جو خدا کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکے اپنی آزادی کے لیے دعا کر رہے ہیں۔ کل شاید ان جیلوں کے دروازے کھل

جائیں گے۔ بیویاں اپنے بچھڑے ہوئے شوہروں سے لپٹ جائیں گی۔ بچے اپنے باپوں سے ملیں گے جن کی صورت بھی انھیں یاد نہیں ہوگی۔ بھائی بہنوں سے اور بہنیں بھائیوں سے گلے مل رہی ہوں گی۔ یہ ایک نیا سویرا ہوگا۔ طویل اندھیری رات کا انت....." آنسو اب پھر اس کی آنکھوں سے روانی سے بہہ رہے تھے۔ اس نے رومال نکالا اور اس میں ناک چھنکی۔ پھر سلسلہ کلام جوڑا۔

"اگر آج رات ہم کامیاب نہیں ہوئے تو بھی ہمارا ایک مقصد بہرحال پورا ہو جائے گا۔ ہم نے دنیا کو ان مظلوموں کے وجود کا احساس تو دلا دیا ہے نا۔ اور اگر ہم چرچ میں موجود تمام لوگوں کے ساتھ مر گئے اور صبح کی ابتدائی کرنوں نے اس عظیم گرجا کے کھنڈر کو جا بہ جا سلگتے جلتے دیکھا تو اس کا سبب صرف یہ ہوگا کہ اچھے اور نیک لوگ' مرد اور عورتیں بدی کی تاریک قوتوں کے سامنے ہار گئے ہوں گے۔" اس نے ایک گہری سانس لی اور کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ "پھر ہم سب کسی اچھی جگہ دوبارہ ملیں گے۔ میری دعائیں' نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں' امریکا اور آئرلینڈ کے لیے ہیں۔ بلکہ میں دشمنوں کے لیے بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا انہیں سچ کی روشنی دکھائے۔ خدا حافظ۔"

ڈیوڈ روتھ نے کھنکھار کر گلا صاف۔ "مسٹر ہکے! اب آپ ہمارے چند خاص سوالوں کا جواب دینا پسند....."

جان ہکے ایک دم سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے رومال میں ناک چھنکی پھر وہ کیمرے کے سامنے سے گزر گیا۔

انسپکٹر لینگلے نے جو واپس آ چکا تھا' اس کے لیے دروازہ کھولا۔ ہکے باہر نکلا۔ اس کے پیچھے لینگلے اور تینوں انٹیلی جنس والے تھے۔ لینگلے قدم تیز کر کے ہکے کے برابر پہنچا۔ "میں نے دیکھ لیا۔" اس نے ہکے سے کہا۔ "تم جانتے ہو کہ معاملہ کو کہاں اور کیسے ختم کیا جانا چاہیے۔"

ہکے نے اپنا رومال ہٹاتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اب میں مزید کچھ بولتا تو چیخ چیخ کر رونے کی نوبت آ جاتی لڑکے۔"

"سنو..... اب تمھارا پیغام گھر گھر پہنچ چکا ہے' تو کیوں نہ اب گرجا سے نکل آؤ تا کہ سب سکون کا سانس لے سکیں۔"

ہکے لفٹ کے سامنے رک گیا۔ اب وہ بولا تو اس کی آواز صاف اور واضح تھی۔ اس میں آنسوؤں کی نمی بھی نہیں تھی۔ "ہم ایسا کیوں کریں؟"

لینگلے نے اپنے تینوں آدمیوں کو پیچھے جانے کا اشارہ کیا اور جیب سے اپنی نوٹ بک نکالی۔ ''او کے مسٹر بکے! اب ذرا غور سے سنو۔'' اس نے نوٹ بک میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''برطانوی اور امریکی حکومت کے نمائندوں نے تو مجھے تم کو یہ بتانے کا اختیار دیا ہے کہ اگر ابھی تم گرجا سے نکل آتے ہو تو برطانوی حکومت بڑی خاموشی اور وقفے وقفے سے قیدیوں کو رہا کرنے کا عمل شروع کر دے گی۔ تمہاری فہرست میں جن قیدیوں کے نام ہیں' ان میں سے بیشتر رہا کر دیے جائیں گے۔ پیرول کی شرائط.....''

''بیشتر قیدی! وقفے وقفے سے اور یہ پیرول کیا بلا ہے؟'' بکے کے لہجے میں حقارت تھی۔

لینگلے نے نوٹ بک سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''میں جو تمھیں بتا رہا ہوں' اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ یہ سب کچھ مجھے فون پر بتایا گیا ہے اور میں محض ایک پولیس مین ہوں اور صرف ہم لوگ ہی ہیں' جنھیں تم سے بات کرنے کی اجازت ہے' سمجھے۔ اس لیے تم صرف میری بات دھیان سے سنو.....''

''دلال۔''

لینگلے نے سر اٹھایا۔ ''کیا؟''

''تم ان نام نہاد سفارت کاروں اور سیاست دانوں کی دلالی کر رہے ہو جو ہم طوائفوں سے براہِ راست سودا نہیں کرنا چاہتے۔''

لینگلے کا چہرہ دہک اٹھا۔ ''دیکھو تم..... تم.....''

''خود کو سنبھالو۔ ہاتھ پیر قابو میں رکھو اپنے۔''

لینگلے نے گہری سانس لے کر اپنے غصے پر قابو پایا اور اپنی بات جاری رکھی۔ ''برطانوی حکومت تمام قیدیوں کو ایک دم رہا نہیں کر سکتی' خاص طور پر اس صورت میں کہ تم نے ان کی کنپٹی پر گن رکھی ہوئی ہے لیکن بہرحال تمھارا مطالبہ پورا کر دیا جائے گا۔ امریکی اور ریاستی اٹارنی جنرل اس پر رضا مند ہو گئے ہیں کہ مقدمے کے دوران تم آزاد رہو گے۔ تمھیں قید نہیں کیا جائے گا۔ اس کا مطلب سمجھتے ہو تم؟''

''نہیں' میں نہیں سمجھتا۔''

لینگلے کو غصہ آنے لگا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ تم کو ضمانت کرانے کے لیے قانونی جنگ نہیں

لڑنی پڑے گی اور تم اس ملک سے بہ آسانی نکل سکو گے۔''

''اوہ..... یہ تو بے ایمانی ہو گی۔''

لینگلے نے اس بار اسے نظر انداز کر دیا۔ ''اصل بات یہ ہے کہ ابھی تک کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ یہ تمھیں اس کا فائدہ پہنچ رہا ہے.....''

''اتنا فرق پڑتا ہے اس سے۔'' بکے نے حیرت سے کہا۔ ''حالانکہ اب تک ہم کوئی درجن بھر جرائم کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ ہم نے تمھیں بے وقوف بنایا۔ بلواہ کرایا' جس میں لاکھوں ڈالر کا نقصان ہوا۔ تمہاری پریڈ برباد کر دی۔ کمشنر پولیس ہارٹ اٹیک میں ختم ہو گیا اور تم سوچتے ہو کہ جو ہوا سو ہوا۔ مارا تو کوئی نہیں گیا۔ تو چلو جانے دو۔ یہ تو بڑا عجیب نظریہ ہے۔ اس سے تمھارے معاشرے اور تمہاری اجتماعی سوچ کا اندازہ ہوتا ہے۔''

لینگلے نے ایک اور گہری سانس لی۔ ''میں یہ پیشکش دوبارہ نہیں کروں گا۔ یہ ٹیلی فون پر بھی نہیں دہرائی جائے گی اور اس کی وجہ ہے۔ بہرحال میرے خیال میں پیشکش بہت معقول ہے۔ آگے تم جانو' مانو یا نہ مانو..... یہ معاملہ یہیں ختم۔'' اس نے نوٹ بک بند کر دی۔

بکے نے لفٹ کا بٹن دبایا۔ دروازہ کھل گیا۔ ''اگر ہم نے کوئی سمجھوتہ کیا تو ہماری پوزیشن کمزور ہو جائے گی۔'' اس نے لینگلے سے کہا۔ ''اور تمہاری پوزیشن بہتر ہو جائے گی۔ شریڈر بھی کامیاب کہلائے گا لیکن ہمیں آسانی سے فرار ہونے کا راستہ نہیں ملے گا۔ لوگ ہمیں ہاتھ سروں پر رکھ کر گرجا سے باہر آتا دیکھیں گے اور پھر ہمیں بھول جائیں گے۔ ہمیں یہ بھی گوارا ہے' بہ شرط کہ پہلے عقوبتی کیمپ خالی کر دیے جائیں۔''

''کیسی باتیں کر رہے ہو۔ ارے تم زندہ رہو گے۔ یہ کوئی معمولی بات ہے۔ خدا کے لیے' سوچو تو۔''

''تم نے میری قبر کھود کر نہیں دیکھی۔''

''مذاق اڑا رہے ہو ہمارا۔''

بکے ہنسنے لگا۔

لینگلے اب جلدی جلدی بول رہا تھا جو اس سے کہا گیا تھا' اسے وہ بکے تک پہنچانا چاہتا تھا۔

''سنو' تم ایک بااثر انقلابی ہو۔ اندر والے تمہاری بات سنیں گے۔ انھیں قائل کرنے کی کوشش

کرو- موت اور تباہی سے اپنی تحریک کو داغ دار مت کرو- یہ بے وقوفی ہوگی کیونکہ تم کامیاب ہو چکے ہو- بہت کچھ حاصل کر چکے ہو تم- آج تم نے پورے امریکا کو پتاثر کیا ہے- یہ سب کچھ گنوانے کی حماقت مت کرو-"

"میں تمہاری پیشکش سے برائن فلائن اور اپنے گروپ کو آگاہ کر دوں گا- اگر ٹیلی فون پر اس کا تذکرہ نہ ہو تو سمجھ لینا کہ ہم اپنی پوری شرائط پر ڈٹے ہوئے ہیں اور تمہاری تجویز ہم نے مسترد کر دی ہے-" ہکے لفٹ میں داخل ہو گیا- "خدا کو منظور ہوا تو پھر ملیں گی-" اس نے بٹن دبایا- دروازے بند ہونے لگے تو اس نے پکار کر کہا- "میرے پرستاروں کی ڈاک سنبھال کر رکھنا انسپکٹر-"

☆☆☆

برائن فلائن لفٹ کے دروازے کی طرف M16 رائفل کا رخ کیے کھڑا تھا- جارج سلیون دروازے کی سائیڈ میں تھا- لفٹ رکی اور سلیوان کو وہ مخصوص دستک سنائی دی..... تین طویل اور دو مختصر تھاپیں- اس نے جوابی سگنل دیا، پھر بارودی سرنگ کو ناکارہ بنانے کے بعد لفٹ کے دروازے کو کھول دیا-

جان ہکے لفٹ سے باہر آیا- برائن نے رائفل جھکالی- جارج سلیوان نے ہکے سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا- "زبردست جان! آج تم نے بہ وقت مجھے ہنسایا بھی اور رلایا بھی-"
ہکے مسکرایا- "مجھے تو جیسے خواب کی تعبیر مل گئی-" پھر وہ برائن کی طرف مڑا- "میری جگہ تم ہوتے تو اور بہتر ہوتا لڑکے-"

برائن پلٹا اور مسقف راہ داری کی طرف چل دیا- ہکے اس کے پیچھے تھا- "کسی نے تمھیں مفاہمت کی پیشکش کی؟" برائن نے پوچھا-
"ہاں..... ایک شخص ہے انسپکٹر لینگلے- اس نے کہا کہ اگر ہم ہتھیار ڈال دیں تو ہمیں ضمانت پر رہا کرانے کی کوشش کی جائے گی-"
"برطانویوں کی طرف سے کوئی اطلاع؟ یا ایسی کوئی علامت کہ وہ سمجھوتے کے خواہ ہوں؟"
"سمجھوتہ اور وہ؟ ارے وہ تو مذاکرات میں بھی شامل نہیں ہیں- وہ تو ہم سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے-" ہکے نے کہا اور آرگن کی بورڈ پر بیٹھ گیا-
"انھوں نے کسی کے بھی توسط سے تم سے رابطہ نہیں کیا؟"

"اس کی کبھی امید بھی نہیں رکھنا-" ہکے نے کہا- "دیکھو برائن! اس وقت سب ہماری طرف متوجہ ہیں- چرچ کی گھنٹیاں بجاؤ- ہمیں ارغن سے کام لینا ہوگا- ایسا کرتے ہیں..... ڈینی بوائے کی دھن بجاتے ہیں پھر کچھ آئرش امریکن دھنیں چھیڑیں گے- میں لیڈ کرتا ہوں، تم مجھے فالو کرو- چلو..... اب شروع کریں-"
برائن ہچکچا رہا تھا مگر پھر وہ درمیانی راستے کی بڑھ گیا- جان ہکے نے ارغن پر ڈینی بوائے کی دھن چھیڑ دی- وہ ایسے نپے تلے انداز میں بجا رہا تھا کہ اس کے ساتھ گھنٹیوں کا امتزاج بہت اچھا لگتا-

چاروں قیدی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے- پھر وہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئے- گرجا کے پریس روم میں موجود رپورٹرز ہکے کی تقریر پر تبصرہ کر رہے تھے-
"مجھے تو رہائی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا-" بیکسٹر نے کہا-
"میرا تو خیال ہے کہ اس کے بعد برطانوی....." فادر مرفی کہتے کہتے رک گیا-
بیکسٹر نے تیز لہجے میں کہا- "نہیں، ایسا کچھ نہیں ہوگا-" پھر اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- "تیس منٹ بعد ہم اپنا کام شروع کر دیں گے-"
مورین نے پہلے اسے اور پھر فادر مرفی کو دیکھا- "مسٹر بیکسٹر شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہکے کی پریس کانفرنس کے بعد وہ لوگ سمجھوتے پر بات کریں گے لیکن مسٹر بیکسٹر نہیں چاہتے کہ کوئی سمجھوتہ ہو-"
بیکسٹر کا چہرہ سرخ ہو گیا-
مورین نے اپنی بات جاری رکھی- "لیکن تم ٹھیک کہتے ہو- میں بھی نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے وہ سودے بازی میں کامیاب ہوں- میں ان کے ہاتھوں پہلے ہی بہت استعمال ہو چکی ہوں-"
فادر مرفی نے ان دونوں کو غور سے دیکھا- "دیکھو..... یہ تم دونوں کے لیے تو ٹھیک ہے لیکن میں اس وقت تک فرار ہونے کی کوشش نہیں کروں گا جب تک میری زندگی کو کوئی سنگین خطرہ لاحق نہ ہو اور یہی پوزیشن تقدس ماب کی ہے- میرا خیال ہے، ہمیں انتظار کرنا....."
اپنی مسند پر بیٹھا کارڈینل ان کی طرف دیکھ رہا تھا-
مورین نے فادر مرفی سے کہا- "اگر جان ہکے کی تقریر ان لوگوں کو سمجھوتے کی ترغیب دے

گی بھی تو یقین کرو، جان بکے خود کبھی مفاہمت نہیں چاہے گا۔'' وہ آگے کی طرف جھکی۔'' آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کے چرچ میں شیطان گھس آیا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے۔ وہ خود کو، ہم سب کو، اپنے ساتھیوں کو اور اس چرچ کو تباہ کر دینا چاہتا ہے۔ یہی اس کا یک نکاتی ایجنڈا ہے۔ کیا آپ کو میری اس بات پر یقین ہے۔'' اس نے فادر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

فادر مرفی ٹی وی اسکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ اس وقت جان بکے کی تقریر کا ایک حصہ ری پلے کیا جا رہا تھا۔ لیکن بکے کی آواز ارغن کی آواز کے سامنے دب رہی تھی۔ اس کے الفاظ سنائی نہیں دے رہے تھے۔ مرفی اس کے ہونٹوں کی حرکت اور اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ گمراہ کن آواز کے بغیر وہ آنکھیں اس کے باطنی نفاق کی چغلی کھا رہی تھیں۔

فادر مرفی نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا، جہاں جان بکے بیٹھا ارغن بجا رہا تھا۔ پھر بکے نے ان کی طرف دیکھا..... خود کو ٹی وی پر دیکھنے کے لیے..... اور وہ مسکرایا۔ اس مسکراہٹ میں شیطنت تھی۔ فادر نے جلدی سے سر گھما کر مورین کو دیکھا اور آہستہ سے بولا۔'' ہاں..... مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا ہی ہے۔''

بیکسٹر نے مندی کی طرف دیکھا۔ کارڈینل نے اُسے دیکھ کر سر جھکا لیا، جیسے تائید کر رہا ہو۔
''۲۷ منٹ بعد ہم چل دیں گے۔'' اس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

برائن فلائن لفٹ میں سوار ہو کر ارغنون گاہ کے پریکٹس روم میں پہنچا۔ لیری حفاظتی دیوار سے ٹیک لگائے رائفل سے منسلک سائٹ کی مدد سے قیدیوں کو دیکھ رہا تھا۔'' کوئی خاص بات۔'' برائن نے پوچھا۔

لیری بدستور صدر چبوترے پر موجود ان چاروں افراد کو دیکھتا رہا۔ برسوں پہلے بھی اس پر اپنی یہ صلاحیت منکشف ہوئی تھی کہ وہ نہ صرف لوگوں کے خیالات پڑھ سکتا ہے اور ان کی حرکت و سکنات سے ان کے ارادوں کو سمجھ سکتا ہے، بلکہ ان کے ہونٹوں کی حرکت سے ان کی گفتگو بھی سمجھ سکتا ہے۔
'' کچھ لفظ سمجھ میں تو آئے ہیں لیکن پوری طرح نہیں۔ دراصل ان کے ہونٹ صاف دکھائی نہیں دے رہے۔'' اس نے کہا وہ سمجھ رہا تھا کہ قیدیوں کے باہمی تعلقات اب اس نہج پر ہیں کہ وہ کم سے

کم لفظوں میں ایک دوسرے تک اپنی بات پہنچا دیتے ہیں تاہم ان کی جسمانی زبان واضح طور پر اس کی سمجھ میں آ رہی تھی۔

'' تم یہ بتاؤ کہ وہ فرار ہونے کا پروگرام بنا رہے ہیں یا نہیں؟'' برائن نے اس سے پوچھا۔

'' اس کا جواب ہاں میں ہے۔''

'' کیسے؟ کہاں؟''

'' یہ نہیں معلوم لیکن وہ جلد ہی حرکت میں آئیں گے۔''

برائن نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔'' پہلے تم تنبیہی فائر کرو گے پھر ان کی ٹانگوں پر فائر کرو گے۔ سمجھ گئے۔''

'' جی ہاں۔''

برائن نے فیلڈ فون کا ریسیور اٹھایا اور گھنٹیوں والے ٹاور میں ملنز کا نمبر ملایا۔'' ڈونالڈ گھنٹیوں سے دور ہٹ جاؤ۔''

ڈونلڈ ملنز نے رائفل ایک طرف رکھی اور کانوں پر غلاف چڑھا لیے۔ پھر اس نے فیلڈ فون اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر نچلے لیول پر چلا گیا۔

برائن کی بورڈ کی طرف بڑھا اور اس نے گھنٹیاں بجانے والے ۱۹ بٹن کو ایکٹی ویٹ کرنے والا سوئچ دبا دیا۔ پھر وہ میوزک ڈیسک پر رکھے ہوئے بیل میوزک کے صفحات کو الٹنے لگا۔ پھر اس نے بڑے بٹنوں پر ہاتھ رکھا اور ارغن کی دھن میں شامل ہو گیا۔

سب سے بڑی گھنٹی، جس کا نام پیٹرک تھا، وہ بجی تو جیسے مینار ہل گیا۔ ڈونلڈ ملنز کے قدم اکھڑتے اکھڑتے بچے۔ پھر ایک ایک کر کے ۱۹ گھنٹیاں بجنے لگیں۔

اٹاری میں ایک کیٹ واک پر رکھی ہوئی کافی کی پیالی نیچے گر گئی۔ آرتھر نلٹی اور جین کیرنی نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے اور گرجا کے اس حصے کی طرف چلے گئے جو میڈیسن ایونیو کی طرف تھا۔ ارغنون گاہ اور تمام غلام گردشیں گھنٹیوں کی آواز سے مرتعش ہو گئی تھیں۔ جنوبی مینار میں روری ڈیوین کو مخالف سمت والے مینار سے وہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ادھر ادھر چھتوں پر سرگرمیاں سست پڑ گئیں۔ سڑکوں پر نقل و حرکت بالکل رک گئی۔ مین ہٹن کی تاریک گلیوں میں ڈینی بوائے کی دھن گھنٹیوں کی مترنم آواز کا لباس پہن کر گردش کرنے لگی۔

پولیس کی کھڑی کی ہوئی رکاوٹوں کے پار کھڑے لوگ تالیاں بجانے لگے- پھر انھوں نے بوتلیں اور گلاس بلند کیے اور ساتھ ساتھ گانے لگے- بہت بڑی تعداد میں لوگ گھروں سے نکل آئے- ایونیو اور بغلی سڑکوں پر ہجوم بڑھ گیا-

ٹی وی کی کوریج گرجا کے پریس روم سے راک فیلر سینٹر کی چھت پر جا پہنچی-

پورے شہر میں' پورے ملک میں' شراب خانوں میں اور گھروں میں راک فیلر سے نظر آنے والا گرجا کا منظر دیکھا جا رہا تھا..... نیلگوں روشنی میں نہایا ہوا گرجا! ایک کیمرے نے زوم ان کر کے سبز اور سنہرے اس پرچم کا کلوز اپ دکھایا جو ڈونلڈ ملنز نے لہرایا تھا-

ٹی وی والوں کے آڈیو سسٹم نے گھنٹیوں کی آواز کا حجم اور بڑھا دیا- اب وہ آواز گرجا کی تصویر کے ساتھ دنیا کے ہر شہر میں دیکھی اور سنی جا رہی تھی-

روری ڈیوین نے آسمان کی طرف' ٹوٹی ہوئی چمنی کے خلا سے ایک شعلہ اچھال دیا- وہ اوپر جا کر پھٹا تو فضا میں ان گنت سبز رنگ کی چنگاریاں اڑنے لگیں- روری نے دوسری سمت جا کر ایک اور چمنی سے ایک اور پھلجھڑی فائر کر دی-

وہ روشنی' سڑکوں پر گاتے ہوئے لوگ' روشنی میں نہایا ہوا گرجا' بھرے ہوئے شراب خانے..... یہ سب کچھ دنیا بھر میں دیکھا جا رہا تھا..... اور گھنٹیوں کی آواز بھی پوری دنیا میں سنی جا رہی تھی-

صدر چبوترے پر بیٹھے ہوئے یرغمالی سحر زدہ سے ٹی وی اسکرین کو دیکھ رہے تھے- ہکے بڑے انہماک سے ارغن بجا کر برائن کی گھنٹیاں بجانے میں رہنمائی کر رہا تھا- دونوں وقفے وقفے سے ایک دوسرے کو دیکھتے- ان کے درمیان سو گز کا فاصلہ تھا-

کارڈینل کی اقامت گاہ اور ریکٹری میں بھی اس دھن کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا- پیٹرک اسقف کے اندرونی دفتر میں تھا' جہاں پریشان حال لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا تھا- شریڈز لینگلے اور رابرٹا کے ساتھ ایک طرف کھڑا تھا- پیٹرک دیکھ رہا تھا کہ ربراٹا لینگلے سے کچھ زیادہ ہی چپک رہی ہے-

لینگلے نے ٹی وی کو گھورتے ہوئے کہا- ''یہ تو جشن کا سماں ہے-''

پیٹرک مسکرایا- ''کمال کی ٹائمنگ ہے موسیقی اور آتش بازی کا حسین امتزاج-''

''لیکن یہ تو سوچو کہ ہمارے نکتۂ نظر سے یہ سماں کتنا نقصان دہ ہے- ہماری پوزیشن خراب ہو رہی ہے-''

میجر مارٹن کمرے کے آخر میں کروگر اور ہوگن کے درمیان کھڑا تھا- ''یہ آئرش لوگ خود کو تماشا بنانے کے فن میں طاق ہیں-'' اس نے دھیمی آواز میں کہا- ''یہ مہذب لوگوں کی طرح خاموشی سے دکھ کیوں نہیں سہتے-''

کروگر اور ہوگن نے ایک دوسرے کو دیکھا لیکن بولے کچھ نہیں-

مارٹن نے دوسری طرف دیکھا- وہ جانتا تھا کہ اس کی اپنی پوزیشن بھی کمزور ہو گئی ہے- ''اب مجھے کچھ کرنا پڑے گا- ورنہ یہ تو اس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک نڈھال نہ ہو جائیں-'' اس نے مزاحیہ لہجے میں کہا-

کروگر اور ہوگن اس سے اور دور ہو گئے-

اسقف ڈاؤنز نے شریڈر کے کاغذات کے انبار کے نیچے سے اپنی ڈائری نکالی' ۱۷ مارچ والا صفحہ کھولا اور لکھنے لگا-

۱۰ بج کر ۳۵ منٹ- آج رات بھی گھنٹیاں بجیں' جیسا کہ ہر تہوار پر ہوتا ہے یا جنگوں کے اختتام پر' یا کسی صدر کی موت پر- لیکن شاید گھنٹیاں آج آخری بار بجی ہیں اور شاید لوگوں نے بھی یہ بات محسوس کر لی ہے- وہ سن رہے ہیں اور گا رہے ہیں- خدا ہی جانتا ہے کہ صبح یہ گرجا سلامت ہو گا یا نہیں-

اس نے ڈائری ایک طرف رکھی اور قلم بند کر کے رکھ دیا-

☆☆☆

ڈونلڈ ملنز نے مینار کے نچلے حصے میں رائفل کا دستہ مار کے غیر شفاف موٹے شیشے کو کئی جگہ سے توڑا- ان سوراخوں سے وہ باہر کا جائزہ لے سکتا تھا- گھنٹیوں کے شور میں شیشہ ٹوٹنے کی آواز کسی کو سنائی نہیں دی تھی-

رائفل ایک طرف رکھ کر اس نے گہری سانس لی اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے باہر دیکھا- آسمان پر روشن نیلے چاند کے پیش منظر میں روشنیوں کے اس رقص کو دیکھ کر اس کی وہ مایوسی اور پریشان ہوا ہو گئی جو شام سے اسے ستا رہی تھی- اس کا وجود خود اعتمادی سے بھر گیا- اب وہ یہاں' اس مقام پر

موت کے فرشتے سے ملاقات کے لیے ذہنی طور پر پوری طرح تیار تھا-

☆☆☆

ہیرالڈ بیکسٹر نے گھڑی نہیں دیکھی- وہ جانتا تھا کہ وقت ہو چکا ہے بلکہ وہ تو سوچ رہا تھا کہ اسے بہت پہلے چلے جانا چاہیے تھا..... گھنٹیاں بجنے سے پہلے، آتش بازی سے پہلے..... بلکہ یکے کی پریس کانفرنس سے بھی پہلے، جس نے فینیان گروپ کو دہشت گرد سے حریت پرست بنا دیا تھا-

اس نے آخری بار گرجا کا جائزہ لیا اور ٹی وی اسکرین کی طرف دیکھا- وہاں راک فیلر سینٹر کی چھت سے صلیب کی شکل میں تعمیر کیے گئے گرجا کا بیرونی منظر دکھایا جا رہا تھا- بائیں جانب کے بالائی گوشے میں ریکٹری تھی اور دائیں جانب کارڈینل کی اقامت گاہ- پانچ منٹ بعد وہ ان دونوں میں سے کسی ایک جگہ بیٹھا چائے پیتے ہوئے اپنی کہانی سنا رہا ہوگا- اسے امید تھی کہ مورین، کارڈینل اور فادر مرفی بھی اس کے ساتھ ہوں گے لیکن ان میں سے کوئی مارا گیا، تب بھی یہ ایک بڑی فتح ہوگی کیونکہ اس کے بعد فینیان کی ناکامی پر مہر لگ جائے گی-

وہ اٹھا اور اس نے بہ ظاہر بے پروائی سے انگڑائی لی لیکن اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور ٹانگیں کانپ رہی تھیں-

فادر مرفی اٹھا اور صدر چبوترے کی طرف بڑھنے لگا- اس نے کارڈینل سے چند باتیں کیں اور پھر قربان گاہ کے عقب میں چلا گیا- وہاں سے اس نے نیچے جانے والی سیڑھیوں کا جائزہ لیا-

پیڈر فٹز جیرالڈ زمین دوز کوٹھری کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا- اس کی مشین گن کا رخ نیچے مقدس اشیاء کے حجرے کے گیٹ کی طرف تھا اور وہ گنگنا رہا تھا-

فادر مرفی نے بلند آواز میں اسے آواز دی- "مسٹر فٹز جیرالڈ-"

پیڈر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا- "کیا بات ہے فادر؟"

فادر مرفی کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا- اس نے سر گھما کر دیکھا مگر بیکسٹر اسے نظر نہیں آیا-

"میں اعتراف سننا چاہتا ہوں-" وہ بولا- "اگر کوئی تمہاری جگہ ڈیوٹی دے سکے تو تم میرے ساتھ حجرۂ اعتراف میں چلو-"

"میرا پیچھا چھوڑ دو فادر- میں نے کوئی گناہ نہیں کیا کہ اعتراف کروں-"

بیکسٹر نے قربان گاہ کے دائیں پہلو تک کا فاصلہ تین تیز رفتار قدموں میں طے کیا اور "

چھلانگوں میں نیچے اترا- موسیقی کے شور میں کسی کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا- مورین اس کے عقب میں تھی-

فادر مرفی نے انھیں اچانک مخالف سیڑھیوں پر نمودار ہوتے دیکھا اور پیڈر کی طرف دیکھ کر سینے پر صلیب کا نشان بنایا-

پیڈر کو خطرے کا احساس ہوا تو وہ تیزی سے گھوما- بیکسٹر اس پر جھپٹ رہا تھا- اس نے جلدی سے اپنی مشین گن اٹھائی.....

فادر مرفی نے ارغنون گاہ کی جانب سے فائر کی آواز سنی اور سیڑھیوں پر چھلانگ لگائی- اس نے پلٹ کر دیکھا اور جان لیا کہ کارڈینل نہیں آئے گا-

لیری کو ایک ہی فائر کرنے کا موقع ملا- ابھی اس کا کندھا رائفل کے جھٹکے کو سہہ ہی رہا تھا کہ شکار غائب ہو گئے- بس ایک کارڈینل تھا جو اپنی مسند پر ساکت وصامت بیٹھا تھا- پھر اس نے جان یکے کو ارغن پھاند کر صدر چبوترے پر کودتے دیکھا- اسی وقت کارڈینل اس کا راستہ روکنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا- یکے نے دھکا دے کر اسے نیچے گرا دیا- لیری کی رائفل کا رخ اب کارڈینل کی طرف تھا-

برائن فلائن گھنٹیاں بجاتا رہا- وہ باہر والوں کو چوکنا نہیں کرنا چاہتا تھا- وہ ارغن پر لگے آئینے میں صدر چبوترے کا منظر دیکھ رہا تھا- اس نے پکارا- "بس مسٹر لیری، اتنا کافی ہے-"

جیک لیری نے اپنی رائفل جھکا لی-

ادھر بیکسٹر نے جھپٹتے ہوئے لات جمائی جو پوری قوت سے پیڈر کے منہ سے ٹکرائی- وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا- وہاں فادر مرفی نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے سے جکڑ لیے- بیکسٹر نے مشین گن جھپٹ لی- پیڈر اسے واپس چھیننے کی کوشش کر رہا تھا-

ارغن کی آواز تھم گئی تھی لیکن گھنٹیاں اب بھی بج رہی تھیں- ایک لمحے کو ایسا لگا کہ گرجا میں اس کے علاوہ کوئی آواز نہیں ہے- پھر مشین گن گرجی- فائر کے وقت نال بیکسٹر کے چہرے سے اتنا قریب تھی کہ چند لمحوں کے لیے وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہی نہیں رہا- اوپر مسقف چھت سے پلاسٹر کے ٹکڑے ٹوٹ کر گرے-

فادر مرفی نے کوشش کی مگر وہ مشین گن پر پیڈر کی گرفت ختم نہیں کرا سکا- اسی لمحے مورین نے

بیکسٹر کے نیچے سے جھکتے ہوئے اپنی انگلیاں پیڈر کی آنکھوں میں گھسا دیں- پیڈر چیخا- اس کی گرفت ختم ہوئی اور مشین گن بیکسٹر کے ہاتھوں میں آ گئی- اس نے دستے سے پیڈر کے گلے کو نشانہ بنانا چاہا لیکن مشین گن پیڈر کے سینے سے ٹکرائی- بیکسٹر نے دوسری بار گن سے پیڈر کے گلے کے ابھرے ہوئے کنٹھے پر وار کیا- پیڈر فرش پر گرا- بیکسٹر نے دوبارہ گن بلند کی- اس بار وہ پیڈر کے چہرے کو نشانہ بنا رہا تھا-

''نہیں-'' مورین چلائی اور اس نے بیکسٹر کا ہاتھ پکڑ لیا-

پیڈر نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا- اس کی دھندلائی ہوئی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور منہ سے خون بہہ رہا تھا-

برائن نے کیے اور میگان کو صدر چبوترہ عبور کرتے دیکھا- لیری اس کے پاس کھڑا بار بار رائفل کو چھوتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا- برائن نے اپنی توجہ پھر گھنٹیوں کے بٹنوں پر مرکوز کر دی-

غلام گردشوں میں موجود چاروں افراد ابتدا میں تو کچھ سمجھ ہی نہیں سکے- انھوں نے جھک کر قربان گاہ کے صدر چبوترے کی طرف جھانکا تو وہاں کارڈینل کو گرا دیکھا اور پھر انھیں کیے اور میگان دو مختلف سمتوں سے زینوں کی طرف محتاط انداز میں بڑھتے نظر آئے-

مورین نے اپنے قدم مضبوطی سے جمائے اور مشین گن کا رخ زنجیر اور پیڈ لاک کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا- مشین گن شعلے اگلنے لگی- پلٹ کر واپس آنے والی گولیاں دیواروں اور زینے کے قدمچوں میں پیوست ہو گئیں- پھر بیکسٹر کو صدر چبوترے کی طرف سے قدموں کی آہٹیں سنائی دیں- اس نے کہا- ''وہ آ رہے ہیں-''

مورین نے گیٹ پر ایک اور برسٹ مارا پھر مشین گن کا رخ دائیں جانب والے زینے کی طرف کیا- وہاں اسے کیے نظر آیا- اس نے فائر کر دیا- کیے نے ایک جھٹکا سا لیا پھر وہ پیچھے ہٹا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا-

بائیں جانب والے زینے پر میگان تھی- مورین نے اسے دیکھا- اس کے ہاتھ میں پستول تھا اور وہ پہلی سیڑھی پر کھڑی تھی- مورین ایک لمحے کو ہچکچائی- میگان نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سائیڈ پر غوطہ لگایا اور غائب ہو گئی-

بیکسٹر اور مرفی دوڑتے ہوئے سیڑھیاں اترے اور گیٹ پر پہنچے- ٹوٹی ہوئی زنجیر اور پیڈ لاک

انگارہ ہو رہے تھے- ان کے ہاتھ زخمی ہوئے- زنجیر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت گر رہی تھی جبکہ پیڈ لاک فرش پر گر چکا تھا-

مورین زینے سے اتری- اس کی مشن گن کا رخ زمین دوز کوٹھڑی کے دروازے کی طرف تھا-

باہر دونوں جانب کی راہ داریوں سے پولیس افسروں کا شور سنائی دے رہا تھا- بیکسٹر نے چیخ کر کہا- ''فائر روکو- ہم باہر آ رہے ہیں- تم لوگ صبر کرو-'' یہ کہہ کر اس نے زنجیر کا آخری ٹکڑا نکال کر پھینکا اور گیٹ پر لات ماری- ''کھل جا..... کھل جا-'' وہ غرایا-

فادر مرفی بائیں جانب والے گیٹ کو دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا- ''زور لگانے سے کچھ نہیں ہوگا-'' اس نے بیکسٹر سے کہا- ''یہ پھسل کر کھلتے ہیں-''

بیکسٹر دائیں جانب والے گیٹ کو دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا- لیکن دونوں گیٹ جنبش بھی نہیں کر سکے-

باہر فلیگ جیکٹیں پہنے ہوئے پولیس والے جمع ہو رہے تھے-

مورین نچلی سیڑھی پر رک گئی- مشین گن کا رخ اس نے اوپر کی طرف رکھا تھا- ''کیا گڑبڑ ہے؟'' اس نے چیخ کر پوچھا-

''دروازے پھنس گئے ہیں-'' بیکسٹر نے جواب دیا- ''نہیں کھل رہے ہیں-''

''فادر مرفی نے اچانک گیٹ کو چھوڑ دیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا- ''انھوں نے گیٹ کو لاک کر دیا ہے- اس کا مطلب ہے- ان کے پاس چابیاں ہیں-''

مورین نے پلٹ کر گیٹ کی طرف دیکھا- گیٹ کا اپنا لاک بھی تھا اور اس نے اس پر ایک فائر بھی نہیں کیا تھا- زنجیر اور پیڈ لاک کے علاوہ اسے کسی چیز کا خیال نہیں تھا- اسی وقت بیکسٹر نے چیخ کر اسے خبردار کیا- وہ زینے کی طرف گھومی- وہاں کیے زمین دوز کوٹھری کے دروازے پر کھڑا تھا- اس کی ٹانگوں کے پاس پیڈر فرش پر پڑا تھا- مورین نے مشین گن سیدھی کی.....

''تم چاہو تو مجھے شوٹ کر سکتی ہو-'' کیے نے پکارا- ''لیکن یہاں سے نکل نہیں سکو گی-''

''ہلنا مت-'' مورین نے اسے ڈپٹا- ''ہاتھ اوپر اٹھاؤ-''

کیے نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے- ''تم جانتی ہو، باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے-''

"گیٹ کی چابیاں میری طرف پھینکو۔"

یکے نے کندھے جھٹک دیے۔ "وہ تو شاید برائن کے پاس ہیں۔ تم گولی چلا کر تالا توڑنے کی کوشش کرو۔ ورنہ تمھیں آخری راؤنڈ صرف مجھ پر ہی چلانے کا موقع ملے گا۔"

مورین زیرلب اسے برا بھلا کہتے ہوئے پلٹی۔ اس نے چیخ کر بیکسٹر اور مرفی سے کہا۔ "پیچھے ہٹو۔" پھر اس نے راہ داری میں کھڑے پولیس والوں کو دیکھا۔ "ہٹ جاؤ سامنے سے۔" وہ چلائی۔

پولیس والے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ مورین نے نال کا رخ گیٹ کے لاک کی طرف کیا' پھر نال کو لاک سے تقریباً ملاتے ہوئے برسٹ چلا دیا۔ گولیاں لاک میں گھسیں' انگارے سے اڑے۔ وہ دھات کے بے شمار ٹکڑے تھے۔ بیکسٹر اور مرفی کی چیخیں نکل گئیں۔ دھات کے وہ انگارے اڑ کر ان کے جسم سے ٹکرائے تھے۔ ایک ٹکڑا مورین کی ٹانگ کو چھوتا ہوا نکل گیا۔ اس کی بھی چیخ نکل گئی تاہم اس نے لاک پر ایک اور راؤنڈ فائر کیا اور پھر مشین گن میں گولیاں ختم ہو گئیں۔ اس کا ڈرم خالی ہو چکا تھا۔ مرفی اور بیکسٹر نے بڑھ کر گیٹ کو دھکیلنے کی کوشش کی لیکن وہ اب بھی اپنی جگہ جما ہوا تھا۔

مورین پھر گھومی۔ یکے ہاتھ میں پستول لیے سیڑھیوں سے اترتا نظر آیا۔ "یہ ہنرمندی اور مہارت تمھیں آج کل کے جوانوں میں نظر نہیں آئے گی۔" اس نے پستول لہراتے ہوئے کہا۔

"اب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو پلیز۔"

میگان اپنے بھائی پر جھکی ہوئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر مورین کو دیکھا۔ دونوں کی نظریں محض ایک لمحے کے لیے ملیں۔

"میں کہہ رہا ہوں' ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔" یکے کے لہجے میں بے صبری تھی۔

فادر مرفی' مورین اور بیکسٹر ساکت وصامت کھڑے تھے۔

"تم لوگ پیچھے ہٹ جاؤ۔" یکے نے راہ داری میں موجود پولیس والوں سے کہا۔ "ورنہ میں ان تینوں کو شوٹ کر دوں گا۔" پھر وہ مورین کی طرف مڑا۔ "اب ہمیں واپس چلنا چاہیے۔"

وہ تینوں کھڑے رہے۔

یکے نے پستول سیدھا کیا اور فائر کر دیا۔ گولی فادر مرفی کے سر کو تقریباً چھوتی ہوئی گزری۔ وہ نیچے گر پڑا۔

مورین نے مشین گن کو الٹ کر نال کی طرف سے پکڑا جو اب بھی گرم تھی۔ پھر اس نے اسے

پوری قوت سے فرش پر مارا۔ دستے کے پرخچے اڑ گئے۔ ٹوٹی ہوئی گن کو ایک طرف اچھال کر وہ سیدھی ہوئی اور باوقار انداز میں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا لیے۔ بیکسٹر اور مرفی نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔

یکے نے مورین کو ستائشی نظروں سے دیکھا۔ "چلو اب پرسکون ہو جاؤ۔ بلاشبہ منصوبہ اچھا تھا تمھارا۔" اس نے ایک طرف ہٹ کر انھیں گزرنے کا راستہ دیا۔

لینڈنگ پہنچ کر مورین نے پیڈر کو دیکھا۔ اس کا گلا بری طرح سوج رہا تھا' بلکہ ورم میں اور اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ پیڈر اگر فوری طور پر اسپتال نہیں لے جایا گیا تو وہ مر جائے گا۔ وہ دل ہی دل میں بیکسٹر کو برا کہنے لگی' جس نے پیڈر کو محض ناکارہ کرنے کی بجائے اس پر جان لیوا وار کیا تھا اور وہ فادر مرفی کو کوس رہی تھی کہ اس نے پہلے چابیوں کے بارے میں نہیں سوچا۔ وہ خود کو بھی کوس رہی تھی کہ اس نے موقع کے باوجود یکے اور میگان کو شوٹ نہیں کیا۔

اس نے میگان کو دیکھا جو اپنے بھائی کے منہ سے بہنے والا خون پونچھ رہی تھی۔ لیکن پیڈر کے کچلے ہوئے حلق سے خون کی رطوبت رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ "اسے بٹھا دو۔ ورنہ پڑے پڑے تو یہ ختم ہو جائے گا۔" اس نے میگان سے کہا۔

میگان نے سر گھما کر اسے دیکھا پھر وہ اٹھ کر مورین پر جھپٹی۔ وہ اپنے ناخن اس کی گردن میں گاڑ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ ساتھ ہی وہ وحشیانہ انداز میں چیخ چلا رہی تھی۔

بیکسٹر اور مرفی بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرنے لگے۔ یکے پہلے تو خاموشی سے تماشا دیکھتا رہا پھر بولا۔ "چلو...... بہت ہو گیا۔ سب کی بھڑاس نکل گئی۔ اب پرسکون ہو جاؤ۔ میگان' تم لڑکے کو اٹھا کر بٹھا دو۔ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ گھبراؤ نہیں اور تم تینوں اوپر چلو..... شاباش۔"

وہ صدر چبوترے کی طرف بڑھتے رہے۔ یکے انھیں تسلی دیے جا رہا تھا۔ "غم نہ کرو۔ بس قسمت نے ساتھ نہیں دیا تمھارا لیکن مورین' تمھارا نشانہ بہت خراب ہے۔ میں تمھارے کتنا قریب تھا۔"

مورین نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ "ایسی کوئی بات نہیں۔ تمھیں میری گولی لگی تھی۔"

وہ ہنس دیا۔ اس نے انگلی سے اپنے سینے کو چھوا اور پھر انگلی مورین کو دکھائی۔ اس کی انگلی پر پتلے زردی مائل خون کا ایک قطرہ تھا۔ "ہاں گولی لگی تھی مگر اب میرے جسم میں خون کہاں ہے۔"

قیدی پھر صدر چبوترے کی عبادتی نشستوں کی طرف بڑھ رہے تھے- کارڈینل اپنی مسند پر یوں بیٹھا تھا جیسے اب اس میں ہلنے کی بھی سکت نہ ہو- اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا تھا اور وہ یقیناً رو رہا تھا مگر پھر مورین کو اس کی انگلیوں کے درمیان سے بہتا ہوا خون نظر آیا- فادر مرفی نے اس کی طرف جانے کی کوشش کی لیکن جان یکے نے اسے صدر چبوترے کی طرف دھکیل دیا-

بیکسٹر نے سر اٹھا کر غلام گردشوں اور ارغنون گاہ کی طرف دیکھا- پانچ رائفلوں کا رخ اسی کی طرف تھا- گھنٹیاں اب بھی بج رہی تھیں اور اس کے علاوہ آرگن پر رکھے فون کی گھنٹی بھی مسلسل بج رہی تھی-

یکے نے فرینک گیلاگھر کو آواز دی- ''فرینک! تم فوراً نیچے جا کر پیڈر کی جگہ لے لو-'' پھر اس نے بیکسٹر کو نشست پر دھکیلا اور ایسے بولا جیسے کسی بے حد عزیز دوست سے شکایت کر رہا ہوں- ''تم نے ہمیں بڑا نقصان پہنچایا ہے- یہ ایسا آپریشن ہے کہ ایک آدمی کم ہو جائے تو اس کا بھی ہمارے پاس متبادل نہیں-''

بیکسٹر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا- ''اسکول کے زمانے میں مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ آئی آر اے..... I ran away کا مخفف ہے- مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ ابھی تک بھاگے کیوں نہیں-''

یکے ہنسنے لگا- ''ہیری..... ہیری، اگر یہ جگہ اڑ گئی اور تمھارے ٹکڑے لوگوں کو ملے تو تمھیں دوبارہ اسمبل کرتے وقت انھیں تمھارے ہونٹوں کو کولہوں پر اور کولہوں کو ہونٹوں پر چپکانا ہوگا- تم بدبودار گفتگو کرتے ہو-'' پھر اس نے مورین کو بھی نشست پر دھکیل دیا- ''اور تم..... تم نے وہ گن پرانے جنگجوؤں کے اسٹائل میں توڑ ڈالی جو مرنے سے پہلے اپنی تلوار توڑ دیتے تھے- زبردست، شان دار، لیکن ایک بات کہوں، اب تم تکلیف دہ ہوتی جا رہی ہو-'' اب اس نے مرفی کی طرف دیکھا- ''اور تم i ¤ § Ÿ „ ..... شرم نہیں آئی- اپنے باس تقدس مآب کو یہاں اکیلا چھوڑ کر بھاگ لیے-''

''جہنم میں جاؤ-'' مرفی نے کہا-

یکے کے چہرے پر شاک کا مصنوعی تاثر ابھرا- ''فادر ہو کے اتنی بری بات.....''

مرفی کے ہاتھ کانپ رہے تھے- اس نے یکے کی طرف سے منہ پھیر لیا-

بیکسٹر میز پر رکھے ہوئے ٹی وی کو دیکھ رہا تھا- اب وہاں پھر پریس روم کا منظر تھا- رپورٹرز ہیجانی لہجوں میں اپنے اپنے دفتر رپورٹ دے رہے تھے- اسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ جو فائرنگ ہوئی ہے، اس نے یکے کی تقدیر کے اثرات کو زائل کر دیا ہے- وہ مسکرایا اور اس نے یکے کی طرف دیکھا- وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اسے اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہوا اور وہ نشست پر ڈھیر ہو گیا-

یکے نے پلٹ کر فادر مرفی سے اس کا سونٹا چھینا اور اسے گریبان سے تھام کر لٹکا لیا- وہ اس کی آنکھوں میں گھور رہا تھا-

فرینک گیلاگھر غلام گردش کے دروازے سے نکلا اور صدر چبوترے کی طرف لپکا-

''نہیں جان..... نہیں-'' وہ چلا رہا تھا-

یکے نے اس کی طرف دیکھا اور سونٹا پھینک دیا- پھر اس نے فادر مرفی کو بھی بھینچ دیا- ''ان لوگوں کو باندھ دو-'' اس نے کہا اور پھر بڑھ کر ٹی وی کا پلگ ساکٹ سے نکال لیا-

مورین جھک کر بیکسٹر کے پیشانی کے زخم کو دیکھ رہی تھی- ''خبیث-'' وہ بڑبڑائی- اس نے ارغنون گاہ کی طرف دیکھا، جہاں برائن اب بھی گھنٹیاں بجا رہا تھا- فرینک گیلاگھر نے مورین کا ہاتھ تھاما اور ہتھکڑی لگا دی- اس کا دوسرا سرا اس نے بیکسٹر کی کلائی میں ڈال دیا- پھر اس نے فادر مرفی کی کلائی میں ہتھکڑی ڈالی اور اسے کارڈینل کی طرف لے چلا- اس ہتھکڑی کے ذریعے اس نے کارڈینل کو مرفی سے وابستہ کر دیا- پھر اس نے سرگوشی میں کہا- ''آپ فکر نہ کریں- آپ کی حفاظت میری ذمے داری ہے-'' یہ کہہ کر اس نے ان کے سامنے احترام سے سر جھکایا اور واپس چلا گیا-

فادر مرفی اور کارڈینل ایک دوسرے کو دیکھتے رہے- دونوں خاموش تھے-

میگان زینے پر نمودار ہوئی- اس نے پیڈر کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا- صدر چبوترے کے وسط میں کھڑے ہو کر اس نے خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا- اس کے عقب میں زینے تک خون کی ایک پتلی سی لکیر دکھائی دے رہی تھی اور اب جہاں وہ کھڑی تھی وہاں خون کا ایک چھوٹا سا تالاب بن گیا تھا- یکے نے پیڈر کو میگان سے لیا اور قربان گاہ کے آرگن کی طرف لے گیا- وہاں اس نے پیڈر کو ارغن کے کنسول سے لگا کر بٹھایا اور اس پر اپنا پرانا اوورکوٹ ڈال دیا-

فرینک گیلاگھر نے اپنی رائفل لٹکائی اور زمین دوز کوٹھڑی کی لینڈنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پولیس والوں کو للکارا جو بڑے محتاط انداز میں گیٹ کے لاک کا معائنہ کر رہے تھے۔ ''پیچھے جاؤ..... بھاگو یہاں سے۔ ورنہ میں فائرنگ شروع کردوں گا۔''

پولیس والے دونوں طرف راہ داریوں میں غائب ہو گئے۔

میگان بدستور خون کے اس چھوٹے سے تالاب میں کھڑی تھی۔ وہ اس خون کو دیکھے جا رہی تھی۔ گرجا میں گھنٹیوں کی نغمہ بار آواز کے سوا صرف فون کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جو مسلسل بج رہا تھا۔

برائن نے سر گھما کر میگان کو دیکھا۔ لیری تجسس بھری نظروں سے برائن کو دیکھ رہا تھا۔ برائن نے پھر اپنی توجہ بجانے پر مرکوز کر لی۔ ڈینی بوائے کی دھن ختم ہوئی اور پھر وہ مرنے والے باغی کی دھن بجانے لگا۔ پھر اس نے مائیکروفون میں کہا۔ ''مسٹر سلیوان، بیگ پائپ بجاؤ۔'' پھر وہ گانے لگا۔ تھوڑی سی جھجک کے بعد دوسرے لوگ بھی اس سے آواز ملانے لگے۔

رات اندھیری تھی اور جنگ ختم ہو چکی تھی
اترتا چاند آسمان پر اداس تھا
میں اکیلا کھڑا تھا مرنے والے بہادروں کے بیچ
جواب کبھی بات نہیں کریں گے۔

جان بکے نے بجتے ہوئے فون کا ریسیور اٹھالیا۔ دوسری طرف سے شریڈر نے ہذیانی لہجے میں کہا۔ ''کیا ہوا؟ ہوا کیا ہے؟''

شٹ اپ شریڈر۔'' بکے غرایا۔ ''کوئی یرغمالی نہیں مرا ہے۔ تمھارے آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا سب کچھ۔ اب ہم نے انھیں ہتھکڑیاں لگا دی ہیں۔ اب وہ فرار کی کوشش کر ہی نہیں سکیں گی۔ گفتگو ختم۔''

''رکو..... سنو..... کیا وہ زخمی ہیں؟ میں ڈاکٹر بھیجوں؟''

''وہ سب خیریت سے ہیں۔ البتہ میرا ایک لڑکا زخمی ہوا ہے۔ سر بیکسٹر نے رائفل سے اس کا گلا بری طرح کچل دیا ہے..... بڑی بے رحمی سے۔''

''اوگاڈ..... تو سنو، میں ڈاکٹر کو بھیجتا ہوں۔''

''ضرورت پڑی تو ہم خود تم سے کہہ دیں گے۔'' اس نے سر جھکا کر پیڈر کو دیکھا، جس کا گلا بری طرح سوج چکا تھا۔ '' مجھے برف درکار ہے اور نرخرے سے گزارنے کے لیے ایک نلکی۔ اسی دروازے سے بھیج دو۔''

''پلیز..... میں ڈاکٹر.....''

''نہیں۔'' بکے نے کہا۔ اس نے اپنی آنکھیں ملیں اور آگے کی طرف جھکا۔ وہ اس وقت شدید تھکن محسوس کر رہا تھا۔ کاش یہ معاملہ اس کی توقع سے پہلے..... بہت پہلے نمٹ جائے۔ اس نے سوچا۔

''مسٹر بکے.....''

''او شٹ اپ شریڈر، شٹ اپ۔''

''میری یرغمالیوں سے بات ہو سکتی ہے۔ مسٹر فلائن نے کہا تھا کہ پریس کانفرنس کے بعد میں ان سے بات کر سکوں.....''

''وہ تو اب ایک دوسرے سے بات کرنے کا حق بھی کھو چکے ہیں۔ تمہاری تو بات ہی دور کی ہے۔''

''کیا وہ بری طرح زخمی ہوئے ہیں؟''

''یہ صرف ان کی خوش قسمتی ہے کہ وہ سب زندہ ہیں۔'' بکے نے صدر چبوترے کی طرف دیکھا۔

''تم نے جو کچھ کمایا ہے، اسے گنواؤ مت مسٹر بکے۔ میں تمھیں بتا دوں کہ اب بے شمار لوگ تمھارے ساتھ ہیں۔ تمہاری تقریر بہت زبردست تھی۔ تم نے نہ صرف اپنی، بلکہ پوری آئرش قوم کی اذیتوں کے بارے میں دنیا کو آگاہ.....''

بکے تھکے تھکے انداز میں ہنسا۔ ''ہاں، یہ ہماری تاریخ ہے جسے ہم کبھی نہیں بھولتے۔'' اس نے مسکراتے ہوئے جماہی لی۔ ''تمھارا ٹی وی شاندار ہے۔''

''یس سر اور پھر گھنٹیوں نے سماں باندھ دیا تھا۔ آپ نے ٹی وی پر دیکھا تھا وہ منظر؟''

''یہ بتاؤ، وہ گانوں کی فرمائش کا کیا رہا۔ میں نے کہا تھا.....''

''کچھ فرمائشیں آئی ہیں جناب۔''

"تو بتاؤ نا۔"

چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر شریڈر نے کہا۔ "کچھ بھی ہو سر' میں نے اس شہر میں ایسا اثر انگیز منظر کبھی نہیں دیکھا۔ آپ اس تاثر کو ضائع نہ کریں....."

"وہ تو ضائع ہو بھی چکا شریڈر۔ اچھا گڈ بائی۔"

"ایک منٹ۔ ذرا رکو۔ ایک آخری بات۔ مسٹر فلائن نے کہا تھا کہ مواصلات کو جام کر دینے والی ڈیوائس ہٹا لی جائے....."

"تم اپنے مواصلاتی مسئلے کو ہم پر مت تھوپو۔ اچھے آلات خریدا کرو۔"

"دیکھیے' مواصلاتی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے یہ خدشہ پیدا ہو سکتا ہے کہ پولیس گھبراہٹ میں کوئی غلط ردعمل....."

"تو اس سے ہمیں کیا؟"

"دیکھیے' میں تو سمجھ رہا تھا کہ اب تک ڈیوائس ہٹائی جا چکی ہوگی۔"

"میں تمھیں ایک بات بتاؤں۔ جب گرجا دھماکے سے زمیں بوس ہوگا تو میرا خیال ہے کہ وہ ڈیوائس خود بہ خود غیر مؤثر ہو جائے گی۔" ککے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں مسٹر ککے۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں۔ کیوں نہ آپ کچھ دیر سو لیں۔ گھنٹے دو گھنٹے کے لیے۔ میں آپ کو جنگ بندی کی گارنٹی دے سکتا ہوں۔ آپ کہیں تو میں کھانا بھجواؤں اور....."

"تم اس گرجا کی فکر کرو جو چالیس سال میں تعمیر ہوا اور دو گھنٹے میں خاک ہو جائے گا۔"

"سر' میں آپ کو جنگ بندی کی پیشکش کر رہا ہوں۔" شریڈر نے گہری سانس لی پھر رازدارانہ لہجے میں بولا۔ "ایک انسپکٹر نے آپ کو کوئی اسٹیٹس رپورٹ دی تھی....."

"کون....؟ اوہ وہ دراز قد آدمی جو بیش قیمت سوٹ پہنے ہوئے تھا؟"

"آپ اس کی بات پر غور کر رہے ہیں؟"

"نہیں' ہم اپنے موقف سے ذرا سا بھی نہیں ہٹیں گے۔ ایک انچ بھی نہیں۔"

"دیکھیے جناب' وہ اس مسئلے کا معقول ترین حل ہے۔"

"ہمارے لیے ناقابل قبول ہے شریڈر۔ اب دوبارہ اس کا تذکرہ بھی نہ کرنا۔"

"میں مسٹر فلائن سے بات کر سکتا ہوں؟"

ککے نے سر اٹھا کر ارغنون گاہ کی طرف دیکھا۔ ارغن پر بھی ٹیلی فون کا ایکسٹینشن موجود تھا لیکن اب تک فلائن نے اسے استعمال نہیں کیا تھا۔ "تم شاید سن نہیں رہے ہو۔ وہ اس وقت بہت مشکل دھن بجا رہا ہے۔ کچھ تو خیال کرو۔ یہ وقت اسے ڈسٹرب کرنے کا نہیں ہے۔"

"ہمارا اس سے رابطہ بہت دیر سے نہیں ہوا ہے۔ پریس کانفرنس بھی اسی کو کرنی تھی۔ وہ ٹھیک تو ہے نا؟"

"وہ جوان آدمی ہے..... اور خیریت سے ہے۔ بس یہ سمجھ لو' وہ اپنی یقینی موت کا گمشدہ محبت کا اور چھنے ہوئے ملک کا سوگ منا رہا ہے....."

"حالانکہ کچھ بھی نہیں کھویا ہے۔"

"تم آئرش مزاج کو نہیں سمجھتے شریڈر۔ جب کوئی آئرش اداس گانے گاتے ہوئے بیئر کے گلاس میں آنسو گرائے تو سمجھ لو کہ وہ کوئی بے حد خوفناک کام کرنے والا ہے اور تمہاری روتی ہوئی آواز سن کر برائن کا موڈ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔"

"دیکھیں..... آپ تو اس کے قریب ہیں۔ اسے سمجھائیں کہ کھویا کچھ بھی نہیں ہے....."

"تم یہ گھنٹیاں غور سے سنو شریڈر۔ اس میں تمھیں موت کے قریب آتے قدموں کی چاپ سنائی دے گی۔" یہ کہہ کر ککے نے ریسیور رکھ دیا۔ میگان صدر چبوترے پر کھڑی اسے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

ککے نے پیڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ مر رہا ہے میگان۔"

میگان نے ہچکچاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ اب اچانک وہ چھوٹی سی خوف زدہ بچی لگ رہی تھی۔

"ہم اسے پولیس کے حوالے کر دیں تو اس کی زندگی ممکن ہے۔" ککے نے کہا۔ "لیکن....."

میگان سمجھ رہی تھی کہ ان کے نصیب میں کامیابی نہیں ہے۔ گرجا میں موجود تمام لوگوں کو بالآخر مر جانا ہے۔ اس نے اپنے بھائی کے نیلے ہوتے ہوئے چہرے کو دیکھا اور بولی۔ "اسے یہاں لے آؤ..... میرے پاس۔"

''ہاں' یہ ٹھیک ہے میگان-''

فادر مرفی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا- ''اسے اسپتال پہنچانا چاہیے-''

اس کے جواب میں ہکے اور میگان دونوں خاموش رہے-

''مجھے اس کا مسح بالزیت کرنے دو..... '' فادر مرفی نے مزید کہا-

''تمھارے پاس ہر موقع کے لیے کوئی نہ کوئی رسم ہے- ہے نا؟'' ہکے نے چڑ کر کہا-

''اس کی روح کو جہنم سے بچانے کے لیے.....''

''تمھیں ہر وقت روح کی پڑی رہتی ہے-''

''دیکھو..... میرے پاس مقدس تیل موجود ہے-''

''بہت اچھی بات ہے- طلوع آفتاب کے وقت ہم اس میں انڈا فرائی کریں گے-'' ہکے نے زہریلے لہجے میں کہا-

فادر مرفی نے منہ پھیر لیا- میگان بیکسٹر اور مورین کی طرف بڑھنے لگی- مورین اسے دیکھتی رہی- میگان ان کے قریب پہنچ کر جھکی اور اس نے بیکسٹر کی پینٹ سے بیلٹ کھینچ لی پھر وہ پاؤں پھیلا کر کھڑی ہوئی اور اس نے بیلٹ کو کوڑے کی طرح بیکسٹر کے چہرے پر مارا-

فادر مرفی اور کارڈینل بری طرح چیخنے لگے-

میگان کا ہاتھ پھر اٹھا- اس بار اس نے مورین کے اٹھے ہوئے بازو پر مارا- پھر وہ دوبارہ بیکسٹر کو مار رہی تھی کہ مورین نے خود کو بے خوش بیکسٹر کی ڈھال بنا لیا- بلٹ مورین کی گردن پر لگی-

اس کے بعد تو میگان جیسے پاگل ہو گئی- بیلٹ مشینی انداز میں مورین کی پشت' ٹانگوں اور کولہوں پر برسنے لگی-

کارڈینل نے منہ پھیر لیا لیکن فادر مرفی حلق کے بل چلا رہا تھا-

ہکے نے ارغن بجانا شروع کر دیا- فرینک گیلاگھر اب اس خون سے لتھڑی لینڈنگ پر بیٹھا تھا' جہاں کچھ دیر پہلے ارغن کی آواز غالب آ گئی-

میں نے پہلی بار ایک باغی کو مرتے دیکھا-

تو وہ رو رہا تھا' اور دعا کر رہا تھا-

خدا میرے گھر کو ہمیشہ ہی آباد رکھے-

خدا اس کار کو زندہ رکھے جس کے لیے میں مر رہا ہوں-

اٹاری میں مرتعش فرش پر جین کیرنی اور آرتھر نلٹی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے- روری ڈیوین شمالی مینار سے باہر جھانک رہا تھا- پھر اس نے آخری پھلجھڑی بھی چھوڑ دی- نیچے موجود لوگ اب بھی گا رہے تھے اور روری بھی گا رہا تھا کیونکہ اس کی وجہ سے اس کا احساس تنہائی کم ہو رہا تھا-

ڈونلڈ ملنز بیل ٹاور میں پہلے بیل روم کے نیچے کھڑا تھا- اس کے سر میں ٹھنڈ کی وجہ سے شدید درد ہو رہا تھا- کھڑکیوں کے شیشوں کو جہاں جہاں سے اس نے توڑا تھا- وہاں سے سرد ہوا اندر آ رہی تھی- اس نے اپنی جیب سے ایک نوٹ بک نکالی اور اس میں لکھی ہوئی نظموں کو دیکھنے لگا- اب ان نظموں کا کیا حاصل- اس نے سوچا اور نوٹ بک کو ٹوٹے ہوئے شیشے سے باہر اچھال دیا-

ارغنون گاہ میں لیری اپنے اسنائپر اسکوپ کی مدد سے میگان کو دیکھ رہا تھا- اسے زندگی میں پہلی بار ایک چونکا دینے والا احساس ہوا- اس نے کبھی بچپن میں بھی کسی کو نہیں مارا تھا- وہ میگان کے چہرے کو اس کے جسم کی حرکات کو دیکھتا رہا- اسے میگان کی قربت کی طلب محسوس ہونے لگی-

برائن فلائن آرگن پر لگے آئینے میں صدر چبوترے کا منظر دیکھ رہا تھا- وہ مورین کی چیخیں سننے کے لیے سماعت پر زور دے رہا تھا- اسے بیلٹ کی شائیں شائیں تو سنائی دے رہی تھی لیکن مورین کی ابھی تک اس نے سسکی بھی نہیں سنی تھی- وہ گھنٹیوں کے بٹن دباتا..... اور گاتا رہا-

پھر میں نے سفید بالوں والے ایک باپ کو دیکھا

جو اپنے اکلوتے بیٹے کو ڈھونڈ رہا تھا

میں نے اس سے کہا' بڑے میاں اب اسے ڈھونڈنا بے سود

وہ تو آسمان پر چلا گیا ہے-

اس نے نظریں جھکائیں اور آنکھوں کو بند کر لیا- وہ سوچ رہا تھا کہ قربان گاہ پر قربانی پیش کی جاتی ہے اور قربانی ہر طرح کی ہوتی ہے- تو کیا وہ یہاں اس قربان گاہ پر قربانی پیش کرنے کے لیے آئے ہیں- وہ جانتا تھا کہ کچھ اور لوگ بھی اسی انداز میں سوچ رہے ہوں گے- اور جہاں قربانی کا تصور ہے' وہاں صلے کا تصور بھی ہے- اب انھیں معلوم نہیں کیا صلہ ملے گا.....

تمھارا اکلوتا بیٹا ڈبلن میں شوٹ کر دیا گیا

جبکہ وہ اپنے ملک کے لیے لڑ رہا تھا

وہ صرف اور صرف آئرلینڈ کے لیے مر گیا

تاکہ آئرش پرچم لہراتا رہے

سبز' سفید اور سنہرے رنگوں کا پرچم

بالکل اچانک اس کا وجود اداسی اور سوگواری سے بھر گیا- تصور کی اسکرین روشن ہوگئی- اس پر آئرلینڈ تھا' مورین تھی' وائٹ ہورن گرجا تھا' اس کا اپنا بچپن اور جانے کیا کیا کچھ- ساتھ ہی اسے اپنے فانی ہونے کا احساس ہوگیا- اس کے پیٹ میں اور پھر حلق میں گرہیں پڑنے لگیں- اس کے سینے اور بازوؤں میں سنسناہٹ سی دوڑنے لگی-

اس نے موت کو دیکھنے کی کوشش کی مگر وہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا- پھر اس نے خود کو سفید ماربل کے فرش پر تن برہنہ' شہد رنگ بالوں والی ایک عورت کی بانھوں میں دیکھا اور سفید فرش پر اس کا خون اتنا سرخ لگ رہا تھا کہ اردگرد کھڑے لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے- ایک جوان آدمی نے اس کے ہاتھ کو اٹھایا اور اس کی انگوٹھی کو چوم لیا لیکن انگوٹھی غائب ہوگئی- جوان آدمی مایوس نظر آنے لگا اور شہد رنگ بالوں والی عورت نے کہا..... برائن' ہم سب نے تمھیں معاف کیا لیکن یہ سن کر اسے تسلی کے بجائے تکلیف ہوئی- کیونکہ اسے احساس ہوا کہ اس نے کوئی ایسا کام کیا' جو اسے اس درگزر کا مستحق ثابت کرے- اس نے تو بہت پہلے رونما ہونے والے واقعات کا رخ تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے-

☆☆☆

برائن فلائن نے ارغنون گاہ کے عقب میں لگے کلاک کو دیکھا اور دھن ختم کر دی- پھر اس نے پیٹرک نامی بڑی گھنٹی کا بٹن دبایا' پھر دوبارہ' سہ بارہ..... وہ بارہ بجنے کا اعلان تھا- سینٹ پیٹرک ڈے اب گزرے ہوئے وقت کا حصہ تھا-

اس نے سوچا' یہ سال کا سب سے چھوٹا دن ہوگا..... ۱۸ مارچ' اس لیے نہیں کہ یہ واقعی چھوٹا ہے بلکہ اس لیے کہ اس دن انھیں مرجانا ہے- اور اب ان کے لیے ۱۸ مارچ ختم ہونے میں..... یعنی مرنے میں صرف چھ گھنٹے تین منٹ رہ گئے ہیں-

ہر طرف گہری خاموشی چھاگئی تھی- گرجا کی سنگی دیواروں سے دیوار پار کی سردی خارج ہو رہی تھی اور وہاں موجود لوگوں کی ہڈیوں میں اتر رہی تھی- چاروں قیدی ٹھنڈے فرش پر ہذیانی نیند میں

ڈوبے ہوئے تھے- جسم بار بار جھٹکے لے رہے تھے-

جان ہکے نے اپنی آنکھیں ملیں اور جماہی لی اور ٹی وی کو دیکھا' جسے اس نے ارغن کے کنسول کی طرف کھسکا دیا تھا- آواز اتنی دھیمی کر دی گئی تھی کہ بہ مشکل ہی سنائی دے رہی تھی- مبصر اس بات پر بات کر رہا تھا کہ آنے والی صبح کے دامن میں گرجا' قیدیوں اور دنیا کے لیے کیا ہے-

جان ہکے نے سوچا' اس وقت کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو یہ نشریات دیکھ رہے ہوں گے اور جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ لائیو اور رنگین ہوگا..... مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست- اس لیے شاید ہی کوئی سونا چاہے- ہکے نے پیڈر کو دیکھا- اس کے گلے پر آئس پیک رکھے تھے- اس کے حلق سے نکلی ہوئی نلکی سے ایک پھنکاری خارج ہو رہی تھی- ہکے کو وہ آواز بری لگ رہی تھی-

برائن پھر گھنٹیاں بجا رہا تھا- اس بار وہ خالص آئرش دھن تھی- ہکے ٹیلی وژن کو دیکھتا رہا- باہر لوگوں کو دھن کا وہ انتخاب اچھا لگا تھا- لوگ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے جھوم رہے تھے- ان گنت رخساروں پر آنسو بہہ رہے تھے لیکن جان ہکے چاہتا تھا کہ بالآخر اس جادو کو ختم ہو جانا ہے- گرجا اور یرغمالیوں کو بچانے کی فکر پھر سے اصل نیوز اسٹوری بن جائے گی-

ہکے نے غلام گردش کی طرف دیکھا' جہاں فرینک گیلاگھر کو ہونا چاہیے تھا مگر وہ وہاں نہیں تھا- پھر اسے یاد آیا کہ وہ زمین دوز کوٹھری کے پاس ڈیوٹی دے رہا ہوگا- اس نے سیڑھیوں کی طرف رخ کر کے پکارا- "فرینک-"

"سب ٹھیک ہے جان-" فرینک نے جواب دیا-

ہکے نے سلیوان اور ابی کی طرف دیکھا- انھوں نے سگنل سے جواب دیا- ایمون فیرل نے بالائی غلام گردش سے پکارا- "سب ٹھیک ہے-"

آرتھر ٹلٹی نے فیلڈ فون کا ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا- "راجر-"

"اسٹیٹس؟"

"خدا کے لیے..... گھنٹیوں کی آواز نے پہلے ہی ہمیں بے حال کر رکھا ہے- میرے کانوں میں تو اس وت بھی گھنٹیاں ہی بج رہی ہیں"

"اپنا کام کرتے رہو-" ہکے نے کہا- پھر اس نے بیل ٹاور کا نمبر دبایا-

ڈونلڈ ملنز کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا- کئی بار فون کی گھنٹی بجی مگر اس نے سنا ہی نہیں- پھر

احساس ہوا تو اس نے جا کر ریسیور اٹھایا۔

"سو رہے تھے؟" بکے نے پوچھا۔

"سو رہا تھا۔" ڈونلڈ نے چڑچڑے پن سے کہا۔ "اس عالم میں کوئی سو سکتا ہے۔ یہ بتاؤ' کیا وہ پاگل ہو گیا ہے؟"

"باہر کے ماحول کے بارے میں بتاؤ۔"

"لوگ آ بھی رہے ہیں اور جا بھی رہے ہیں لیکن زیادہ تر آ رہے ہیں۔ فوجیوں نے چینل گارڈنز میں عارضی پڑاؤ ڈالا ہوا ہے۔ اخباری نمائندے چھتوں پر چڑھ کر رات بھر پیتے رہے ہیں اور میں ترستا رہا ہوں۔ کاش.....!"

"اس کے لیے بہت وقت پڑا ہے۔ کل جہاں تم ہو گے' وہاں شراب ہی شراب....."

"میکسیکو سٹی! ہاں' میں تو میکسیکو سٹی جاؤں گا نا۔" ڈونلڈ نے ہنسنے کی کوشش کی۔

"وہاں گرمی بھی ہوگی۔ خیر' تم چوکنے رہو۔" بکے نے ایک اور بٹن دبایا۔ "جنوبی مینار۔"

"صورتِ حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔" روری ڈیوین نے جواب دیا۔

"گردشی روشنیوں سے خبردار رہنا۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

"تم اسنائپرز سے اب بھی پریشان ہو؟"

روری ہنسا۔ "ارے نہیں' وہ تو میری تنہائی دور کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے' میں انھیں مس کروں گا۔"

"کل تم کہاں جا رہے ہو؟"

"جنوبی فرانس۔ اس وقت وہاں موسم بہار ہوگا۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔" بکے مسکرایا پھر اس نے ایک اور بٹن دبایا۔

ارغنون گاہ میں لیری نے ریسیور اٹھایا۔ "برائن سے کہو کہ اب گھنٹیوں کو کچھ دیر آرام کرنے دے۔" اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ لیری برائن سے کچھ کہہ رہا تھا پھر لیری دوبارہ لائن پر آیا۔ "وہ کہہ رہا ہے کہ ابھی وہ اور بجائے گا۔"

"ہولڈ کرو۔" بکے نے چڑ کر کہا اور ٹی وی اسکرین کی طرف دیکھا۔ وہاں نیویارک کی

سڑکوں کے بعد اب وائٹ ہاؤس کا منظر دکھایا جا رہا تھا۔ اوول آفس کی کھڑکی کی زرد روشنی دکھانے کے بعد اناؤنسر نے کہا۔ "آس وقت صدر امریکا اپنے مشیران کے ساتھ کانفرنس میں ہیں۔" پھر اسکرین پر برطانوی وزیراعظم کی سرکاری رہائش گاہ کا منظر دکھائی دیا۔ وہاں اس وقت صبح کے پانچ بجے تھے۔ برطانوی وزیراعظم بھی سوئے نہیں تھے۔ ویٹیکن میں بند کمرے میں اعلیٰ افسران کا اجلاس ہو رہا تھا۔

"اس کے بعد سینٹ پیٹر....." بکے بڑبڑایا۔ پھر اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "مسٹر فلائن سے کہو کہ اب کسی بھی لمحے حملہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ موسیقی کو روک دیں کیونکہ اس شور میں وہ چپکے سے کام دکھا سکتے ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

مگر گھنٹیوں کی آواز جاری رہی۔ بکے نے سوچا' یہ وہ برائن فلائن نہیں ہے جو چھ گھنٹے پہلے اس گرجا پر قابض ہوا تھا..... جاگتا ہوا چوکنا دماغ لے کر اور اب سے چھ گھنٹے بعد شاید وہ دماغی طور پر اور ابتر حال میں ہوگا۔

☆☆☆

ٹیلی فون کی گھنٹی نے کیپٹن برٹ شریڈر کو چونکا دیا۔ وہ اس وقت نیم خوابی کی کیفیت میں تھا۔ اس نے جلدی سے ریسیور اٹھایا۔

"شریڈر..... او شریڈر۔" بکے کی آواز تمام اسپیکرز پر گونجی۔ اونگھتے ہوئے لوگ چونک پڑے۔

"ہاں' کیا ہوا؟ کیا گڑبڑ ہے؟" شریڈر نے کہا۔ اس کا دل سینے میں دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔

بکے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "کسی نے گرجا پر قبضہ کر لیا ہے۔" پھر ذرا توقف کے بعد وہ نرم لہجے میں بولا۔ "اوہ..... میں ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا۔" اور وہ ہنسنے لگا۔

شریڈر نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس وقت کمرے میں پیٹرک کے سوا کوئی نہیں تھا اور وہ کاؤچ پر دراز بے خبر سو رہا تھا۔ "میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟"

"مجھے اسٹیٹس رپورٹ چاہیے شریڈر۔"

شریڈر نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ "اسٹیٹس....."

"ہاں' واشنگٹن' لندن' ویٹیکن اور ڈبلن میں کیا ہو رہا ہے۔ کچھ ہو بھی رہا ہے یا نہیں؟"

''بہت کچھ ہو رہا ہے- آپ ٹی وی پر دیکھ ہی رہے ہوں گے-''

''میں پبلک نہیں ہوں شریڈر! جسے ٹی وی سے بہلایا جا سکے- مجھے تو تم بتاؤ-''

''دیکھیے..... ''شریڈر نے سامنے رکھے ہوئے تازہ میموز کو پڑھا- ''ریڈ کراس اور ایمنسٹی والے تمام کیمپوں میں پہنچ گئے ہیں اور منتظر.....''

''یہ تو ٹی وی پر بھی آ چکا ہے-''

''ڈبلن ابھی تک قیدیوں کی رہائی کے لیے راضی نہیں ہوا ہے-''

''ان سے کہو صرف ایک سال میں ہم ڈبلن پر قبضہ کر لیں گے اور ان سبھوں کو شوٹ کر دیں گے-''

''دیکھیے نا! ابھی ہم سب تمام شرائط پر متفق نہیں ہیں- ہے نا؟''

''میں تمام حکومتوں سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں- ایک کانفرنس کا اہتمام کرو-''

''آپ جانتے ہیں کہ وہ براہ راست آپ سے بات نہیں کریں گے-'' شریڈر نے مضبوط لہجے میں کہا-

''چھ بجے تک وہ تمام حرامی گھٹنے ٹیکے مجھ سے مہلت کی بھیک مانگ رہے ہوں گے-''

شریڈر نے اپنی آواز کو امید افزا بنانے کی کوشش کی- ''آپ کی تقریر رنگ لائی ہے- ویٹیکن.....''

''تم صرف اس پر غور کرو کہ دھماکے کی صورت میں مینار کی کھڑکی کا شیشہ باہر سڑک پر گرے گا یا گرجا کے ملبے پر.....''

''مسٹر فلائن موجود ہیں؟'' شریڈر نے بالکل اچانک پوچھا-

''وہ یہاں موجود نہیں ہو گا تو کہاں ہو گا گدھے-''

''میں ان سے بات کر سکتا ہوں؟''

''وہ اس وقت موسیقی میں گم ہے-''

''آپ ان سے کہیں! وہ ایکسٹینشن کا ریسیور اٹھا لیں- وہ تو ارغن کے پاس ہی رکھا ہے-''

''موسیقی میں گم کسی آدمی کو کبھی ڈسٹرب نہیں کرتے- اب تک تم نے کچھ بھی نہیں سیکھا شریڈر-''

شریڈر کا چہرہ تمتما اٹھا- برابر والے دفتر سے اسے کچھ لوگوں کے ہنسنے کی آواز سنائی دی- اس نے پنسل اپنی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے کہا- ''ہمیں مسٹر فلائن سے پرائیویٹ طور پر بات کرنی ہے- مقدس اشیاء کے حجرے کے دروازے پر پیٹرک برک کو ان سے کچھ کہنا ہے.....'' اس نے کاؤچ پر سوتے ہوئے برک کو دیکھا-

''تم پہلے ہی کہہ چکے ہو کہ ایک آدمی سے مذاکرات میں الجھنیں کم ہو جاتی ہیں- تو اگر میری صدر امریکا سے بات نہیں ہو سکتی تو تمہاری فن میک کومیل سے بات نہیں ہو سکتی- اب مجھے دیکھو! مجھے احمقوں سے بات کرنا گوارا نہیں لیکن میں نے تمھیں استثنٰی قرار دیا ہے-''

شریڈر کے اندر جیسے دھماکے سے کچھ پھٹ گیا- ''مسٹر ہکے! برائن فلائن کو مجھ پر اور میری کوششوں کے خلوص پر اعتماد ہے- میں پوری سچائی سے.....''

ہکے زور زور سے ہنسنے لگا- ''برائن کے پاس تمہارے لیے ایک حیرت ہے شریڈر اور وہ تمھیں پسند نہیں آئے گی-''

''وہ حیرت زدہ قابل قبول ہے ہمارے لیے.....''

''یہ ہم ہم کیا لگا رکھی ہے تم نے- میں تمہاری بات کر رہا ہوں- وہ حیرت صرف تمہارے لیے ہے.....''

شریڈر سنبھل کر بیٹھ گیا- اس کی آنکھوں سے چوکنا پن جھانکنے لگا- ''کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیا کہنا چاہتے ہو تم- سنو! اگر ہم مذاکرات کے ذریعے خلوص کے ساتھ اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں تو ہر بات صاف اور واضح.....''

''اچھا تو بالینی جو کچھ کر رہا ہے، وہ خلوص کا اظہار ہے؟''

شریڈر ہچکچایا- بالینی کا نام ہکے کے منہ سے سننا اس کے لیے اعصاب شکن تھا- یہ اسے کیسے معلوم ہوا.....

''اس وقت بالینی کہاں ہے؟ اپنی گسٹاپو کے ساتھ کسی نقشہ پر جھکا حملے کی حکمت عملی ترتیب دے رہا ہے! ہمیں ختم کرنے کی ترکیبیں سوچ رہا ہے؟ یہ تمہارا خلوص ہے تو تم پر بھی لعنت اور بالینی پر بھی لعنت-''

شریڈر نے مایوسی اور پریشانی کے عالم میں سر جھٹکا- ''یہ بتاؤ! یرغمالیوں کا کیا حال ہے؟''

''تم یہ بتاؤ' تمھیں گورڈن اسٹل وے ملا یا نہیں؟''

''ڈاکٹر کی ضرورت ہے تم لوگوں کو؟''

''تم نے میری قبر بھی کھدوائی یا نہیں؟''

''میں کچھ غذائیں اور دوائیں بھیجوں.....؟''

''میجر مارٹن کہاں ہے؟''

پیٹرک برک کاؤچ پر لیٹے ہوئے وہ دوطرفہ سوال سن رہا تھا' جن کے جواب سے دونوں فریق بچ رہے تھے- اور وہ بڑے تباہ کن مکالمے تھے- اسے یقین ہو گیا کہ اس کھیل کا انجام بہ خیر نہیں ہو سکتا-

''برائن کے پاس میرے لیے کیا سرپرائز ہے؟'' شریڈر نے پوچھا-

ہکے نے پھر قہقہہ لگایا- ''اگر میں نے تمھیں بتا دیا تو پھر وہ سرپرائز کہاں رہے گا- تم بڑے بے صبرے ہو شریڈر-''

برابر والے دفتر سے پھر قہقہے سنائی دیے- شریڈر خاموش رہا-

ہکے نے کہا- ''اب ہمیں صرف اس وقت فون کرنا' جب اعلان شکست کرنا ہو- ویسے صبح چھ بجے تک میں ہر ایک گھنٹے کے بعد فون کرتا رہوں گا اور چھ بج کر تین منٹ پر کھیل ختم ہو جائے گا-

رابطہ منقطع ہو گیا- شریڈر نے ایک موٹی سی گالی دے کر ریسیور رکھ دیا اور اپنے ہاتھوں کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا- پھر اس نے تمام اسپیکر بند کیے اور دوبارہ ریسیور اٹھا لیا- ''ہکے؟'' اس نے ماؤتھ پیس میں کہا-

''کیا بات ہے؟''

''یہ بتانا تھا کہ تم ایک حرامی لاش ہو-'' شریڈر نے کہا اور ریسیور پٹخ دیا-

پیٹرک نے سر اٹھا کر شریڈر کو دیکھا- دونوں کی آنکھیں ملیں- پھر شریڈر نے منہ پھیر لیا-

''سب ٹھیک تو ہے؟'' پیٹرک نے پوچھا-

شریڈر نے جواب نہیں دیا- پیٹرک نے دیکھا کہ اس کے کندھے بری طرح لرز رہے تھے-

☆☆☆

کرنل ڈینس لوگان اسٹاف کار کی عقبی نشست پر تھا- وہ سنسان ففتھ ایونیو پر پہنچے تو اس نے

اپنے ایڈ جوائنٹ میجر کول سے کہا- ''میں نہیں سمجھتا کہ مجھے اب اس راستے سے دوبارہ گزرنا نصیب ہو گا-''

''یس سر' دراصل ۱۸ مارچ شروع ہو چکی ہے-''

''کیا تم معجزوں پر یقین رکھتے ہو؟''

''نہیں سر-''

''اب یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے کہ ہم نے اپنی رجمنٹ کے بیشتر افسروں اور تقریباً آدھے جوانوں کو اکٹھا کر لیا- یہ بتاؤ' وہ سوبر تو لگ رہے ہیں نا؟''

''یہ کہنا تو مشکل ہے جناب-''

لوگان نے سر کو تفہیمی جنبش دی- ''ویسے یہاں ہماری ضرورت پڑے گی بھی نہیں- کیا خیال ہے؟''

''یہ فیصلہ کرنا بھی مشکل ہے جناب-''

''میرا تو خیال ہے کہ گورنر اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور حوصلہ مندی کا سکہ جمانا چاہتا ہے اور بس-''

''ہماری رجمنٹ مجمع اور بلوے کو کنٹرول کرنے کے معاملے میں طاق ہے جناب-'' میجر کول نے کہا-

''اور نیویارک کی پولیس کے ۲۵ ہزار جوان بھی موجود ہیں-''

''یس سر-''

''میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیں گرجا پر حملے میں ملوث نہیں ہونے دے گا-''

''میری بھی یہی دعا ہے سر-''

کار اب پولیس کی کھڑی کی ہوئی رکاوٹوں اور گاتے ہوئے لوگوں کے درمیان سے گزر رہی تھی- ''یہ منظر ناقابل یقین ہے-''

''جی ہاں جناب-''

اسٹاف کار ریکٹری کے سامنے رک گئی-

☆☆☆

کیپٹن جو بالینی اخبار نویسوں کو سمجھا رہا تھا کہ اگر گرجا میں دھماکہ ہوا تو پریس روم کی چھت بھی بیٹھ جائے گی- اس لیے انھیں اپنے آلات اور ساز و سامان سمیت کسی محفوظ مقام کا رخ کرنا چاہیے-

اخبار نویسوں کے جانے کے بعد وہاں اس کے کمانڈو یونٹ کے ساتھ جوان اکٹھا ہو گئے- کچھ کے پاس شاٹ گنیں تھیں، کچھ کے پاس M16 رائفلیں اور کچھ کے پاس سائیلنسر لگے پستول- کمرے کے عقبی حصے میں کرنل لوگان، میجر کول اور ۶۹ ویں رجمنٹ کے دس بارہ افراد بیٹھے تھے-

بالینی بلیک بورڈ کے سامنے چاک لیے کھڑا تھا- اس نے بورڈ پر گرجا کا ایک رف سا نقشہ بنایا- ”ٹو ففتھ اسکواڈ مقدس اشیا کے حجرے کی طرف سے حملہ کرے گا- تم لوگوں کو بولٹ کٹر اور اسٹیل کاٹنے والی آریاں دی جائیں گی- او کے؟“

کرنل لوگان اپنی جگہ سے اٹھا- ”تم نے کہا کہ تمھارے آدمیوں کو بہت احتیاط سے فائرنگ کرنی ہوگی- دیکھو، یہ آپریشن تمھارا ہے مگر میں محض ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں- جنگ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جب کسی نامعلوم مورچے میں چھپے دشمن پر حملہ کیا جاتا ہے، جس کی دفاعی پوزیشن زیادہ مضبوط ہو جیسا کہ گرجا میں غلام گردشیں اور ارغنون گاہ بلند مورچے ہیں، اس لیے ہماری فائرنگ موثر ثابت نہیں ہوگی- چنانچہ ہمیں دبی دبی فائرنگ کرنی ہوگی- مگر میں کہتا ہوں کہ حکمت عملی الٹ دینی چاہیے- آپ اپنی M16 رائفلوں کا سوئچ سیمی آٹومیٹک سے آٹومیٹک پر پھیر دیں اور اتنی شدید فائرنگ کرتے ہوئے اندر جائیں کہ دشمن سر جھکا کر دیکھنے پر مجبور ہو جائے- یوں ہم یرغمالیوں کو بہ خیر و عافیت مقدس اشیا کے حجرے تک واپس لا سکتے ہیں-“

سب لوگ خاموش تھے تاہم کچھ لوگ سر کو تفہیمی جنبش دے رہے تھے-

کرنل لوگان کے لہجے میں تیزی آ گئی- ”غلام گردشوں اور ارغنون گاہ کی طرف شدید فائرنگ کرنی ہوگی- اتنی شدید فائرنگ ہونی چاہیے کہ اندر والوں کو لگے، دنیا کے خاتمے کا وقت قریباً پہنچا ہے- فائرنگ کرنا تو دور کی بات ہے، انھیں سر اٹھانے کی بھی جرات نہ ہو-“ وہ خاموش ہوا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا-

اچانک پریس روم تالیوں سے گونج اٹھا- تالیاں بجانے والوں میں کمانڈو یونٹ کے افراد بھی تھے-

کیپٹن بالینی شور تھمنے کا انتظار کر رہا تھا- خاموشی ہوئی تو اس نے کہا- ”کرنل! آپ کا مشورہ

جان دار ہے لیکن ہمیں بہت سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ چرچ کو تباہ نہیں ہونا چاہیے- آپ بھی جانتے ہیں کہ چرچ دراصل نوادرات کا خزانہ ہے- اب آپ خود سوچیں..... میرا مطلب ہے کہ..... دیکھیے نا.....“

”ہاں، میں سمجھ رہا ہوں-“ لوگان نے کہا- اس نے اپنے چہرے سے پسینا پونچھا- ”اور میں کوئی فضائی حملے کی تجویز پیش نہیں کر رہا ہوں- میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اپنے ہلکے اسلحے کو بھاری انداز میں استعمال کرو.....“

”لیکن کرنل، اس میں بھی.....“ بالینی گورنر کا استعمال کیا ہوا لفظ یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا..... ”ہاں، اس میں بھی گرجا کو، اس کی چھت کو، دیواروں پر منقش کام کو، مجسموں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے-“

ایک اسکواڈ لیڈر اٹھ کھڑا ہوا- ”کیپٹن! یہ نوادرات کی اہمیت انسانی جانوں سے بڑھ کر کب ہو گئی- میں اپنی ماں کے نزدیک ایک عظیم فن پارہ ہوں.....“ کچھ لوگ نروس انداز میں ہنسنے لگے-

بالینی کو محسوس ہوا کہ اس کا کالر پسینے میں بھیگ گیا ہے- اس نے لوگان کی طرف دیکھا- ”کرنل! آپ کا مشن.....“ ان الفاظ پر اس نے کرنل لوگان کے جسم میں واضح تناؤ محسوس کیا- اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا-

”میرا کام حملے کے دوران گرجا کے گرد ایک ایسا حصار قائم کرنا ہے، جو فرار ہونے کی کوشش کرنے والوں کے لیے ناقابل شکست ہو-“

بالینی کا منہ بن گیا- ”جی نہیں- اب صورتِ حال بدل چکی ہے- گورنر صاحب چاہتے ہیں کہ آپ لوگ حملے میں عملی طور پر حصہ لیں- پولیس آپ کو آرمرڈ گاڑیاں فراہم کرے گی- ظاہر ہے، ان گاڑیوں کے بارے میں آپ ہم سے زیادہ جانتے ہیں-“

کرنل لوگان کے چہرے پر زردی کھنڈ گئی-

”آپ اس بکتر بند گاڑی میں پندرہ افراد کو لے کر سامنے والے گیٹ سے دھاوا بولیں گے-“ بالینی نے مزید کہا-

”یہ..... یہ تو انسانی کام نہیں-“ کرنل کی آواز لڑکھڑا رہی تھی- ”اتنی محدود جگہ میں بکتر بند

گاڑی کا استعمال! خدا کی پناہ- ارے..... اس کو تو اندر ہم کہیں چھپا بھی نہیں سکیں گے- اور یہ فینیان گوریلے ہیں' جنگجو ہیں- ٹینکوں کے سامنے بھی لڑ چکے ہیں- وہ اتنی برطانوی بکتر بند گاڑیوں کا سامنا کر چکے ہیں کہ تم نے تو اتنی.....''

''ٹیکسیاں بھی نہیں دیکھی ہوں گی-'' پیٹرک نے اس کا جملہ پورا کر دیا- ''یہ بات برائن فلائن نے شریڈر سے کہی تھی- اگر میں اور انسپکٹر لینگلے بھی یہاں آپ لوگوں میں شامل ہو جائیں تو آپ میں سے کسی کو اعتراض تو نہیں ہوگا؟''

بالینی تھک گیا تھا اور چڑچڑا ہو رہا تھا- اس نے لوگان سے کہا- ''تم اس سلسلے میں گورنر سے بات کر لو-'' پھر وہ سب لوگوں سے مخاطب ہوا- ''دس منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہے-'' وہ بیٹھ گیا اور سگریٹ جلالی-

''سب لوگ باہر جانے لگے- راہ داری میں چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بن گئیں- صورتِ حال پر تبادلہ خیال ہونے لگا-

پیٹرک اور لینگلے بالینی کے پاس جا بیٹھے- ''یہ مردود کرنل میرے آدمیوں کو مروانا چاہتا ہے-''

''وہ کوئی دشمن نہیں ہے-'' پیٹرک نے اسے سمجھایا-

بالینی نے کہا- ''یہ پریڈ کرنے والے فوجیوں کو اس معاملے میں کیوں گھسایا جا رہا ہے-''

لینگلے نے ادھر ادھر دیکھا اور دھیمی آواز میں بولا- ''گورنر اس صورتِ حال سے سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے-''

''سنو..... اس حملے کے سلسلے میں میئر اور گورنر سے میری کئی منصوبوں پر بات ہوئی ہے-''

بالینی نے دھوئیں کے مرغولے بناتے ہوئے کہا- ''میں نے تو یہی دیکھا کہ جنھوں نے کبھی گلی کی آواز بھی نہیں سنی' جب جی چاہتا ہے تو خود کو جنرل سمجھنے لگتے ہیں- جانتے ہو' میئر کلائن نے میرا ہاتھ تھام کر کہا..... جو' تم جانتے ہو کہ ہمیں تم سے کتنی امیدیں ہیں- جی میں آیا کہ خبیث کا ہاتھ دبا کر انگلیاں توڑ دوں ساری- خیر' میں نے کہا..... یور آنر' ابھی گھنٹیاں بج رہی ہیں- یہ ہمارے لیے اچھا موقع ہے حملہ کرنے کا- وہ بولا' نہیں کیپٹن! دراصل صلح کی ہر ممکن کوشش کرنا ہماری ذمہ داری ہے- اب ذرا سوچو- سیاست کے مارے ہر وقت اپنا مفاد دیکھتے رہتے ہیں- بروقت درست فیصلہ بھی نہیں کر سکتے- اب میں تمھیں سچی بات بتاؤں- مجھے نہ اس چرچ کی پروا ہے اور نہ ہی ان چار

آدمیوں کی جنھیں میں جانتا بھی نہیں- مجھ پر تو اپنے آدمیوں' ان کے بیوی بچوں اور اپنے بیوی بچوں کی ذمے داری ہے- غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں میں- ان چند اینٹوں کے لیے' جنھیں گرجا کہا جاتا ہے اور ان چار یرغمالیوں کے لیے میں اپنے آدمیوں کو موت کے منہ میں جھونک دوں؟''

کچھ دیر تک خاموشی رہی- کوئی کچھ نہیں بولا- پھر فون کی گھنٹی بجی- بالینی نے ریسیور اٹھالیا- دوسری طرف کی بات سننے کے بعد اس نے ریسیور پیٹرک کی طرف بڑھا دیا- ''کوئی کوڑھی تم سے بات کرنا چاہتا ہے-'' اس نے کہا- ''اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمھاری دوستی کس طرح کے لوگوں سے ہے-''

پیٹرک نے ریسیور لیا- دوسری طرف فرگوسن کہہ رہا تھا- ''برک' میں کوڑھی بول رہا ہوں'-

''کیا حال ہے تمھارا؟''

''سردی' خوف' تھکن' بھوک اور افلاس سے بے حال ہوں' اس کے علاوہ سب خیریت ہے- یہ بتاؤ' یہ لائن تو محفوظ ہے نا' جس پر ہم بات کر رہے ہیں-''

''نہیں-''

''تو پھر بالمشافہ ہی بات ہو سکتی ہے-''

پیٹرک چند لمحے سوچتا رہا- ''تم یہاں نہیں آ سکتے؟''

''نہیں-'' فرگوسن نے ہچکچاتے ہوئے کہا- ''تمھارے علاقے میں ایسے لوگ موجود ہیں' جنھیں میں اپنا جلوہ نہیں کرانا چاہتا- ویسے اس وقت میں طے شدہ مقام کے قریب ہی ہوں-''

''میں آ رہا ہوں-'' پیٹرک نے ریسیور رکھ دیا- پھر وہ لینگلے کی طرف مڑا- ''فرگوسن کو کوئی سراغ مل گیا ہے-''

بالینی نے جلدی سے سر اٹھایا- ''کوئی ایسی اطلاع جو میرے کام آ سکے-''

پیٹرک کہنا چاہتا تھا کہ تمھارے کام کچھ بھی نہیں آ سکتا' ہاں تم کام آ سکتے ہو- لیکن اس نے کہا- ''میرا خیال تو یہی ہے-''

بالینی کو اندازہ ہو گیا کہ اسے بہلایا جا رہا ہے- وہ دوبارہ کرسی پر ڈھیر ہو گیا- ''خدایا..... ہم تربیت یافتہ گوریلوں پر بھی بھاری نہیں پڑ سکتے-'' وہ بڑبڑایا پھر اچانک بولا- ''سنو..... کیا میں تمھیں بہت ڈرا ہوا لگ رہا ہوں-''

"نہیں، تم اس وقت ایسے سمجھ دار آدمی لگ رہے ہو جسے سنگین صورت حال کا پوری طرح ادراک ہے۔" پیٹرک نے کہا۔

بالیٹی ہنسنے لگا۔ "تم بات کو مثبت انداز میں بیان کرتے ہو۔"

لینگلے کو اچانک غصہ آنے لگا۔ "تمھیں معلوم تھا کہ آج نہیں تو کل، تمہاری زندگی میں یہ دن آئے گا۔ تمھیں اس کے لیے تربیت بھی دی گئی ہے تو پھر....."

"تربیت؟ تربیت سے کیا ہوتا ہے؟ جب میں آرمی میں تھا تو مجھے ایٹمی حملے کی صورت میں اپنے تحفظ کی تربیت دی گئی تھی۔ میری سمجھ میں صرف ایک انسٹرکٹر کی بات آئی۔ وہ کہتا تھا، جب ایسا ہو تو ہیلمٹ سر پر رکھ لینا اور سر کو ٹانگوں کے درمیان رکھتے ہوئے جتنے لوگ نظر آئیں، سب کو گڈبائی کہہ دینا۔ بڑی آئی تربیت۔" اس نے سگریٹ کے ٹوٹے کو جوتے سے مسل دیا۔ "ہاں..... یہ امکان بہرحال موجود ہے کہ شریڈر معاملے کو سلجھا لے۔" وہ مسکرایا اور دیوار پر لٹکے ہوئے بلٹ پروف کی طرف اشارہ کیا۔ "کیونکہ یہ بلٹ پروف اس کے لیے ہے۔"

"تم اسے اس کی شرط سے آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟" لینگلے نے کہا۔

"بالیٹی نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر پیٹرک کی طرف متوجہ ہوا۔ "اور تمھارا کیا ارادہ ہے؟"

"میں تمھارے ساتھ ہی ہوں گا۔"

بالیٹی کی آنکھیں پھیل گئیں۔

لینگلے نے جلدی سے کہا۔ "یہ کیا بکواس ہے؟"

پیٹرک کچھ نہیں بولا۔ "جو یہ چاہتا ہے، اسے کرنے دو۔" بالیٹی بولا۔

لینگلے نے موضوع بدلتے ہوئے بالیٹی سے کہا۔ "میرے پاس تمھارے لیے کچھ اور نفسیاتی تجزیے بھی ہیں۔"

"انھیں تم اپنے پاس ہی رکھو۔" بالیٹی نے نخوت سے کہا۔ "مجھے تو تم آرکیٹیکٹ اور گرجا کے نقشوں کے بارے میں بتاؤ۔"

"اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔"

"زبردست۔ ہر شخص کسی نہ کسی چیز پر کام کر رہا ہے۔ تم، شریڈر، میئر، گورنر اور صدر امریکا۔ اور جب یہ معاملہ شروع ہوا تھا تو مجھے کوئی پوچھ ہی نہیں رہا تھا۔ اور اب میئر ہر پندرہ منٹ بعد مجھے فون

کر کے بتاتا ہے کہ میں اس کی آخری امید ہوں۔"

"حالانکہ اسے کہنا چاہیے کہ وہ امید سے ہے اور اس امید کا بدترین ممکنہ نتیجہ تم ہو۔" لینگلے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

وقفہ ختم ہو گیا۔ لوگ کانفرنس روم میں واپس آنے لگے۔

☆☆☆

پیٹرک برک ریکٹری سے نکلا۔ باہر سردی تھی۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ایک بجنے والا تھا۔ اس نے کوٹ کے کالر کھڑے کیے اور مشرق کی ۵۱ ویں اسٹریٹ کی طرف چل دیا۔

پارک ایونیو پر ایک بس کو رکاوٹ کی حیثیت سے سڑک پر ترچھا کر کے کھڑا کر دیا گیا تھا۔ پیٹرک لوگوں کے درمیان سے گزرا اور سڑک پار کی۔ سینٹ بارتھلمیو چرچ کے سامنے لوگ پی رہے تھے اور سینٹ پیٹرک گرجا کی گھنٹیوں کی لے پر گا رہے تھے۔ کچھ لوگ چرچ میں جا بھی رہے تھے۔ پیٹرک کو یاد آیا کہ نیو یارک کے تمام گرجوں میں رات بھر دعاؤں کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔

پیٹرک چرچ کے پاس سے گزرا اور آگے بڑھنے لگا۔ ۵۱ ویں اسٹریٹ پر دو عمارتوں کے درمیان وہ چھوٹا سا پارک تھا۔ دونوں عمارتوں کے درمیان جنگلا تھا اور جنگلے کے درمیان گیٹ تھا۔ پیٹرک نے سلاخوں کے درمیان سے اندر جھانکا۔ درختوں کے نیچے کچھ کرسیاں پڑی تھیں۔ دو ایک الٹی ہوئی میزیں تھیں۔ اندر روشنی اور سناٹا تھا۔ وہ سرد سلاخوں کو تھام کر گیٹ پر چڑھا۔ پھر وہ دوسری طرف کود گیا۔ اس کی ٹانگ میں درد کی ایک تند لہر اٹھی۔ بیٹھے بیٹھے اس نے اپنا پستول نکال لیا۔ ہوا چلی تو شاخوں پر جمی برف کے بوجھ سے شاخیں چٹخنے لگیں۔

پیٹرک آہستہ سے سیدھا کھڑا ہوا اور الٹی ہوئی میزوں کے درمیان سے گزرنے لگا۔ پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے قدموں کے نیچے برف چیخ رہی تھی۔ اس نے سوچا، اگر فرگوسن پارک میں موجود ہے تو اب تک وہ اس کی آہٹ سن چکا ہوگا۔

ایک الٹی ہوئی میز نے اس کی توجہ اپنی طرف کر لی۔ وہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔ وہاں برف ٹوٹی ہوئی نہیں تھی اور فرش پر سرخ رنگ کا ایک دھبا نظر آ رہا تھا۔ پیٹرک نے جھک کر اس کا معائنہ کیا۔ وہ سیدھا ہوا تو اس کی ٹانگوں میں کپکپاہٹ تھی۔ وہ ٹیرس کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ ٹیرس پر بھی اسے کئی میزیں اور کرسیاں الٹی ہوئی نظر آئیں۔ پارک کے عقبی حصے میں

ایک بہت اونچی دیوار تھی- وہاں سے ایک آبشار گرتا تھا' جو اس وقت خاموش تھا- دیوار کی جڑ کے پاس برفیلے پانی میں جیک فرگوسن گرا پڑا تھا- اس کا چہرہ نیلا ہو رہا تھا- آنکھیں بھی کھلی ہوئی تھیں اور منہ ایسے کھلا ہوا تھا' جیسے پانی کی ٹھنڈک کی وجہ سے بے ساختہ کھل گیا ہو-

پیٹرک نے جھک کر اسے کوٹ تھام کر اپنی طرف کھینچا- اس کے دونوں گھٹنے ٹوٹ چکے تھے- پیٹرک نے پستول جیب میں ڈالا اور لاش کو باہر نکالا- اس کی پیشانی میں کافی بڑا سوراخ تھا جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ گولی بہت قریب سے چلائی گئی ہے- پیٹرک نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی مگر ایک صاف ستھرے استری شدہ رومال کے سوا کچھ نہیں نکلا- اس رومال نے اسے یاد دلایا کہ اسے فرگوسن کی بیوی کو فون کرنا ہوگا-

اس نے فرگوسن کی آنکھیں بند کیں اور اٹھ کھڑا ہوا- پھر وہ واپس جانے لگا- راستے میں اس نے الٹی ہوئی کرسی کو سیدھا کیا پھر اس پر بیٹھ کر اس نے سگریٹ سلگایا- جیب سے اس نے فلاسک نکال کر سامنے میز پر رکھ دیا- اسی لمحے جنگلے کی طرف سے آہٹ سنائی دی تو اس نے جلدی سے پستول نکال لیا-

''برک..... میں مارٹن ہوں-''

پیٹرک نے جواب نہیں دیا-

''کیا میں آسکتا ہوں؟''

پیٹرک نے ریوالور کا گھوڑا چڑھاتے ہوئے کہا-''کیوں نہیں-''

مارٹن نمودار ہوا- اس نے پیٹرک کے سامنے دیوار کی سمت دیکھا اور فرگوسن کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا-''یہ کون ہے؟''

پیٹرک نے اب بھی جواب نہیں دیا-

میجر مارٹن آگے بڑھا اور قریب جا کر لاش کو دیکھا-''اوہ..... اسے تو میں جانتا ہوں- یہ جیک فرگوسن ہے-''

''اچھا..... واقعی؟''

''ہاں' کل ہی تو میں اس سے ملا تھا- یہ آئی آر اے کے مارکسسٹ گروپ کا آدمی ہے لیکن بھلا آدمی تھا بے چارہ-''

''اچھا سرخا تو بس مرا ہوا سرخا ہوتا ہے-'' پیٹرک نے سرد لہجے میں کہا-''کرائسٹ کے نام پر کمیونسٹ کو مارنا..... کارِ ثواب ہے- ادھر ہٹو تا کہ میں تمھیں دیکھ سکوں-''

''اے..... یہ کیا کہا تم نے-'' مارٹن ایک طرف پلٹا-''ادھر دیکھو..... کیا تم..... کیا تم سمجھتے ہو کہ میں.....''

''یہاں سامنے آ کر کھڑے ہو' جہاں میں تمھیں واضح طور پر دیکھ سکوں-''

مارٹن قریب آیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا-

''تم یہاں کیوں آئے ہو؟''

مارٹن نے سگریٹ جلائی-''میں تمھارا پیچھا کرتا ہوا آیا ہوں-''

پیٹرک جانتا تھا کہ اس کا پیچھا کسی نے نہیں کیا ہے-''کیوں؟'' اس نے پوچھا-

''دیکھنا چاہتا تھا کہ تم کہاں جا رہے ہو- ایک تمھی ہو' جس نے سب سے زیادہ عدم تعاون کیا ہے- مجھے کونسلٹ کی نمائندگی سے بھی روک دیا گیا- کیا یہ تمھارا کام تھا؟ اور لوگ میرے بارے میں عجیب عجیب باتیں کر رہے ہیں- میرے پاس کرنے کو کچھ بھی نہیں تھا- تو میں نے سوچا کہ چلو..... تمھارے ساتھ مل کر کچھ کروں..... اپنے نام پر لگا دھبا مٹا دوں- اے..... یہ پستول ہے؟ اسے ہٹا دو-''

پیٹرک کا ریوالو اٹھا رہا-''تمہارے خیال میں اسے کس نے مارا ہے میجر؟''

''اگر میں فرض کر لوں کہ یہ تمھارا کام نہیں ہے.....''

میجر مارٹن نے کندھے جھٹکے-''تو میرے خیال میں یہ اپنوں ہی کے ہاتھوں مارا گیا ہے- تم نے اس کے گھٹنے دیکھے..... او مائی گاڈ!''

''آئی آر اے والے اسے کیوں ماریں گے؟'' پیٹرک نے اعتراض کیا-

''یہ بولتا بہت تھا-'' مارٹن نے جلدی سے کہا-

برک نے ریوالور کا لاک لگایا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا-''گورڈن اسٹل ووے کہاں ہے؟''

''کون گورڈن..... اوہ' وہ آرکیٹیکٹ-'' مارٹن نے سگریٹ کا کش لیا-''میں اتنا تیز ہوں نہیں' جتنا تم مجھے سمجھتے ہو-''

برک نے فلاسک کھول کر ایک گھونٹ لیا۔ ''اگلے چند گھنٹوں میں گرجا پر دھاوا بولا جانے والا ہے۔''

''مجھے افسوس ہے کہ نوبت یہاں تک پہنچی۔''

''بہرحال میری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ جانیں بچالی جائیں۔''

''میں بھی یہی چاہتا ہوں اور ہمارا کونسل جنرل بھی۔''

''میجر! اب تک یہ کھیل تمہاری مرضی کے رخ پر گیا ہے۔ تم آئرش دہشت گردی کو امریکا میں لے آئے۔ تم نے اسے ہمارے منہ پر دے مارا۔ ہم نے اسے قبول بھی کرلیا مگر تباہ شدہ گرجا اور لاشوں کے ڈھیر ہمیں قبول نہیں۔''

''میں تمہاری بات نہیں سمجھ پارہا ہوں کیپٹن۔''

''اگر بالینی کو گرجا کا آرکیٹیکٹ اور نقشے مل جائیں تو ہم اس تباہی سے بچ سکتے ہیں۔''

''ٹھیک کہتے ہو۔ میں بھی اس پر کام کر رہا ہوں۔''

پیٹرک نے مارٹن کو بہت غور سے دیکھا۔ ''جو کچھ حاصل کر چکے ہو' اسی پر اکتفا کرو اور آگے مت بڑھو۔''

''اب پھر تمہاری بات میری سمجھ سے باہر ہوگئی ہے۔''

پیٹرک اسے گھورتا رہا۔

مارٹن کچھ سوچ رہا تھا پھر جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا۔ ''اب تم سمجھ گئے ہونا۔ میرا ہدف صرف برائن فلائن نہیں تھا۔ برائن کی موت مجھے طمانیت ضرور دے گی لیکن میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کروں گا۔ میں آئرش دہشت گردی کا کبھی نہ مٹنے والا نشان چاہتا ہوں۔ سوری..... میرے لیے گرجا کی تباہی ناگزیر ہے۔''

پیٹرک برک اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر بولا۔ ''لیکن اسے برطانیہ کی غیر ذمہ داری..... مذاکرات سے فرار کی نشانی تو سمجھا جاسکتا ہے۔''

''اب جوا تو کھیلنا پڑتا ہے۔ دیکھونا' لندن نے تو سمجھوتے کیلیے سر جھکا دیا تھا مگر میں خود بھی حیران ہوں کہ فینیان نے اسے قبول نہیں کیا۔ اب سچی بات یہ ہے کہ عوام کی رائے کو یہاں..... دنیا بھر میں متاثر کرنے کیلیے مجھے ایک ٹریجڈی کی ضرورت ہے۔ سمجھے؟''

''لیکن تمہارا منصوبہ الٹ جائے گا۔''

''جب گرد بیٹھے گی تو آئرش ہی قصوروار ثابت ہوں گے۔ ہماری حکومت دہشت گردی میں جانی اور مالی نقصان پر مؤثر گہرے صدمے کا اظہار کرنے میں بڑی مہارت رکھتی ہے اور میں بتاؤں' اس گرجا کے کھنڈرات سیاحوں کے لیے صحیح وسلامت گرجا سے کہیں زیادہ پرکشش ثابت ہوں گے۔ امریکا میں ویسے بھی اچھے کھنڈرات کی کمی ہے.....''

پیٹرک برک جیب میں پڑے ہوئے ریوالور کو تھپتھپا رہا تھا۔

''اور یہ جنازے بھی اودھم مچادیں گے۔'' مارٹن کہہ رہا تھا۔ ''ہم لوگ بڑی خاموشی اور وقار سے بیکسٹر کا سوگ منائیں گے اور رومن چرچ کارڈینل اور فادر مرفی کی موت پر عظیم الشان مناظر پیش کرے گا۔ اور مورین میلون..... کون جانے' پوری آئرش قوم اس کا سوگ منائے.....''

''تو یہ کچھ طے کیے بیٹھے ہو تم؟''

مارٹن نے سگریٹ جلایا۔ ایک لمحے کو اندھیرے میں جلتی ہوئی تیلی کی روشنی تھرتھراتی رہی۔ ''تم سمجھ نہیں رہے ہو۔ احساسِ حوصلہ مندی کو اجاگر کرنے کے لیے اذیت کو پوری کائنات میں پھیلانا پڑتا ہے۔ جتنی عظیم تباہی ہوگی' اتنا ہی عظیم نتیجہ ہوگا۔ ڈنکرک کو دیکھ لو۔ پرل ہاربر کو دیکھ لو۔ تم نے گرجا کے دروازے پر ققنس کی شبیہہ کو دیکھا ہے۔ اسی سے متاثر ہو کر میں نے اس آپریشن کا نام آپریشن ققنس رکھا ہے۔''

''برائن نے اشارتاً مجھ سے کہا تھا کہ وہ سمجھوتے کا خواہش مند ہے۔'' پیٹرک نے کہا۔ ''اور وہ برطانویوں کی عیاری کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے..... ساری دنیا کے سامنے۔ وہ لوگوں کو بتائے گا کہ کس طرح انسانی جانوں کو خطرے میں ڈالا گیا۔''

''وہ ماؤنٹ بیٹن کے قتل کے بعد آئی آر اے کے سب سے بڑے کارنامے کو کبھی بھی انگریزوں کے کھاتے میں نہیں ڈالے گا۔''

''وہ مرنا نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ مراعات بھی مل جائیں اور وہ ہیرو بھی بن جائے۔''

پیٹرک نے فلاسک سے ایک گھونٹ اور لیا۔ ''لیکن بہرحال یہ امکان بھی موجود ہے کہ وہ گرجا کو تباہ کردے گا۔ اس لیے میئر اور گورنر گرجا پر حملہ کرانا چاہتے ہیں لیکن انھیں حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ جب تک بالینی یہ نہیں کہتا کہ حملہ کامیاب رہے گا' وہ حملے کا حکم نہیں دیں گے اور بالینی اس

وقت تک یہ بات نہیں کہے گا‘ جب تک گرجا کا آرکیٹیکٹ یا مکمل نقشے نہیں مل جاتے.....“

مارٹن مسکرایا۔ ”یہ تو منطق کا سوال بن گیا۔“

”اگر آرکیٹیکٹ ہمیں نہیں ملے گا تو ہم حملہ نہیں کریں گے۔ چھ بج کر تین منٹ پر صلح ہوگی‘ خون خرابہ نہیں۔ نہ کچھ تباہ ہوگا۔ نہ لاشیں گریں گی.....“

”چھ بج کر تین منٹ پر جو کچھ ہوگا‘ وہ بہت خوفناک ہوگا۔“ مارٹن نے کہا۔

”اب جوا تو کھیلنا پڑتا ہے نا۔“

مارٹن نے نفی میں سر ہلایا۔ ”تم نے واقعی مجھے پریشان کر دیا۔ واقعی..... وہ حرامی مجھے ڈبل کراس کر سکتا ہے۔ ان لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں.....“

”تم انھیں خوب جانتے ہو نا لیکن تم نے بھی تو انھیں ڈبل کراس کیا ہے نا۔“

میجر مارٹن نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ ”سوال یہ ہے کہ میں چھ بج کر تین منٹ پر ہونے والے دھماکے پر انحصار کروں گا‘ یا گرجا پر کامیاب حملے کی راہ ہموار کروں۔ جوا تو کھیلنا ہی پڑتا ہے۔“

پیٹرک نے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ”اس بات کو یوں سمجھو کہ اگر گرجا تباہ ہوا تو.....“ اس نے ریوالور نکال کر مارٹن کی کنپٹی سے لگایا اور سیفٹی کیچ ہٹا دیا..... ”تو تم زندہ نہیں رہو گے۔“

”مجھے کچھ ہوا تو تم بھی زندہ نہیں رہو گے۔“ مارٹن بولا۔

”سارے ضابطے اور اصول معلوم ہیں مجھے۔“ پیٹرک نے ریوالور سے اس کی پیشانی کو تھپتھپایا اور پھر ریوالور کو ہولسٹر میں رکھ لیا۔

مارٹن نے سگریٹ ایک طرف اچھالی اور کاروباری لوگوں کے سے انداز میں بولا۔ ”گورڈن اسٹل وے کے بدلے میں تمھیں مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ برائن فلائن سے سمجھوتا ہونے سے پہلے گرجا پر دھاوا بولا جائے گا۔ وہ تم پر اعتبار کرتا ہے اور تم اس سے ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ کچھ بھی ہو‘ برائن فلائن کو زندہ گرفتار نہیں ہونا چاہیے۔“

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔

”تو سنو۔ کچھ ہی دیر میں گورڈن اسٹل وے بھی تمھیں مل جائے گا اور گرجا کے بلیو پرنٹس بھی۔ میں یہ تم سے ذاتی طور پر ڈیل کر رہا ہوں۔ اس کی مدد سے تم اپنے افسران کے سامنے اپنی پوزیشن

بہتر کر سکتے ہو۔“ مارٹن نے پلٹ کر فرگوسن کی اکڑی ہوئی لاش کو دیکھا پھر وہ لاش کی طرف بڑھا۔ اس نے سگریٹ جلائی اور جلتی ہوئی تیلی دانستہ لاش کے چہرے پر گرا دی۔ ”تم سوچ رہے ہو گے کہ جیک فرگوسن کی طرح تم بھی ضرورت سے زیادہ جان چکے ہو لیکن کوئی بات نہیں۔ تمہاری بات اور ہے۔ تم تو ہم میں سے ہی ہو۔ نہ تم فرگوسن کی طرح ناپختہ مخبر ہو اور نہ ہی فلائن کی طرح کوئی خوف ناک مجرم۔ تو کیپٹن‘ تمھارے ساتھ میرا برتاؤ مختلف ہے۔“

”شکریہ‘ تم دیکھو گے کہ میرا انداز پیشہ ورانہ ہی ہوگا۔ میں تمھیں مایوس نہیں کروں گا۔“

مارٹن ہنسنے لگا۔ ”میں مایوس ہونے والا ہوں بھی نہیں۔“

”میں تم پر صرف اسی حد تک انحصار کر رہا ہوں کہ معاملات میری توقع کے مطابق چلیں۔ ایک بات بتا دوں‘ گرجا کے اندر بھی اور باہر بھی نہ جانے کتنی حیرتیں تمہاری منتظر ہیں‘ جن کے بارے میں تم نے گمان بھی نہیں کیا ہوگا اور طلوعِ آفتاب کے وقت تمھیں پتا چلے گا ان کے بارے میں۔“ اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ”گڈ ایوننگ۔“ اور پھر وہ پلٹ کر واپس جانے لگا۔

پیٹرک برک فرگوسن کی لاش پر جھکا۔ اس کے چہرے پر سے ماچس کی تیلی اٹھاتے ہوئے اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”سوری جیک۔“

☆☆☆

ارغنون گاہ کی عقبی دیوار پر آویزاں کلاک میں تین بج رہے تھے۔ برائن فلائن نے تین گھنٹیاں بجا کر وقت کا اعلان کیا۔ پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔ لیری حفاظتی دیوار پر بیٹھا پاؤں جھلا رہا تھا۔ وہ اس وقت مین ہال سے تین منزل اوپر تھا۔ ”ذرا سا بھی ہلے تو تم گر جاؤ گے۔“ برائن نے اس سے کہا۔

”ٹھیک کہہ رہے ہو۔“ لیری نے مڑ کر دیکھے بغیر جواب دیا۔

برائن فلائن نے ادھر ادھر دیکھا مگر میگان کہیں نظر نہ آئی۔ اس نے قریب پڑی ہوئی رائفل اٹھائی اور لیری کی طرف بڑھ گیا۔

لیری اچانک گھوما۔ اب اس کی ٹانگیں ارغنون گاہ کی حد میں تھیں۔ ”یہ بڑی پرانی ترکیب ہے۔“ اس نے کہا۔

برائن کو اپنا جسم تنتا محسوس ہوا۔

"یہ ترکیب میں نے آرمی میں سیکھی تھی-" لیری نے کہا- "اپنے آپ کو ایسی پوزیشن میں رکھنا کہ اگر نیند آ جائے تو آپ خطرے میں ہوں- مر بھی سکتے ہوں یا کم از کم زخمی ضرور ہوں- یوں آدمی کو نیند نہیں آتی کبھی-"

"بہت دلچسپ-" برائن نے کہا اور اس کے پاس سے گزر کر بیل ٹاور میں داخل ہو گیا- وہاں سے وہ لفٹ میں بیٹھ کر پیش دہلیز پر اترا اور ہال کے درمیانی راستے پر چل دیا- خاموش گرجا میں اس کے قدموں کی چاپ گونج رہی تھی- سلیوان، ابی اور ایمون اپنی اپنی غلام گردش سے جھانک رہے تھے- ہکے نچلے ارغن کے اسٹول پر بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا- برائن عشائے ربانی کی ریلنگ کے کھلے دروازے سے گزرا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا- چاروں قیدی صدر چبوترے پر دو دو کی ٹکڑیوں میں سو رہے تھے..... ہتھکڑی کے رشتے میں بندھے- وہ مورین کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس کے زخمی چہرے کو غور سے دیکھنے لگا- اسے احساس تھا کہ بلندی سے کچھ نگاہیں اسے دیکھ رہی ہیں- میگان کہیں اندھیرے میں سے اسے دیکھ رہی ہے اور لیری کا اسنائپر اسکوپ اس کے ہونٹوں پر مرکوز ہے- اس نے اپنی پوزیشن ایسی کر لی کہ اب لیری مورین کو نہیں دیکھ سکتا تھا-

اس نے مورین کے رخسار تھپتھپائے- مورین نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا- "کیا وقت ہو گیا؟" مورین نے پوچھا-

"بہت دیر ہو گئی-"

"تم نے دیر ہونے ہی کیوں دی؟"

'سوری..... میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکا....."

مورین نے منہ پھیر لیا- کچھ دیر خاموشی رہی پھر مورین نے کہا- "پولیس سے جو تمھارا کھیل چل رہا ہے، وہ اعصاب کا کھیل ہے-"

"احمقانہ بات ہے- تم بے وقوف عورت..... تم سمجھتی ہو کہ یہ مردوں کے لیے انا کا کھیل ہے- نہیں، یہ جنگ ہے مورین، جنگ....."

"جنگ!" مورین نے اس کا گریبان تھام لیا- اس کی آواز خاصی بلند تھی اور لہجہ تند- "تم اسے جنگ کہتے ہو- جنگ عبادت گاہوں میں ہتھکڑیوں سے بندھے یرغمالیوں سے نہیں لڑی جاتی- میں اب بھی سپاہی ہوں- جنگ میں طلوعِ آفتاب کا انتظار نہیں کیا جاتا- عین ممکن ہے کہ اس وقت،

اس لمحے وہ تم پر حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہوں- اور ابھی تم ایک سانس لو اور وہ سانس پوری ہونے سے پہلے تمھارے جسم میں درجنوں سوراخ ہو چکے ہوں..... اور ہاں، تم جنگ کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو البتہ محبت کا تمھیں کچھ علم نہیں-"

برائن کھڑا ہو گیا- اس نے ہکسٹر کو دیکھتے ہوئے مورین سے پوچھا- "تم اس شخص کو پسند کرتی ہو؟"

مورین نے اثبات میں سر ہلایا- "یہ اچھا انسان ہے-"

برائن کی آنکھیں دور کہیں دیکھنے لگیں- "اچھا آدمی-" اس نے آہستہ سے دہرایا- "کوئی مجھے پہلی بار دیکھے تو یہ کہہ سکتا ہے- بشرطیکہ اسے میری ہسٹری معلوم نہ ہو-" وہ مورین کو گھورنے لگا- "اس وقت، اس لمحے تم مجھے پسند نہیں کرتیں لیکن کوئی بات نہیں- میں چاہتا ہوں کہ تم زندہ رہو بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ہکسٹر بھی زندہ رہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں کی اچھی گزرے-"

مورین فرش پر لیٹی اسے غور سے دیکھتی رہی- "جو کچھ تم نے کہا، اس کے ایک لفظ پر بھی نہ تمھیں یقین ہے، نہ مجھے-"

"مجھے جانا ہے-" برائن نے کہا اور دور ہٹ گیا- پھر اس نے ہکے کی طرف دیکھا اور اچانک بولا- "تم مجھے ہکے کے بارے میں بتاؤ- وہ کیا کہہ رہا تھا اور یہ حجرۂ اعتراف کے بزر کا کیا قصہ ہے؟"

مورین نے بڑے ٹھہراؤ کے ساتھ اسے سب کچھ بتا دیا- "تم اگر جیت بھی جاؤ-" اس نے آخر میں کہا- "تب بھی وہ کوئی نہ کوئی صورتِ نکال لے گا کہ کوئی بھی زندہ نہ بچے- اس بات کا ہم چاروں کو یقین ہے- ورنہ ہم فرار ہونے کی دیوانہ وار کوشش کبھی نہ کرتے-"

برائن نے ہکے کو اور پھر یرغمالیوں کو دیکھا- پھر اس نے جھک کر مورین کی ہتھکڑی کھول دی- "تم میرے ساتھ آؤ-" اس نے سہارا دے کر مورین کو کھڑا کیا پھر وہ مقدس اشیا کے حجرے کی طرف چل دیا-

اسے احساس تھا کہ جان ہکے اسے دیکھ رہا ہے، اور اوپر ارغنون گاہ کے تاریک سایوں میں کھڑے لیری اور میگان کی نگاہیں بھی ان پر ہی ہیں اور وہ ہی نہیں، دوسرے تمام لوگ بھی سمجھ رہے ہیں کہ یہ اس کی پوزیشن کے لیے آزمائش ہے- کیونکہ وہ سب یہی سمجھ رہے ہیں کہ وہ مورین میلون

کو آزاد کر رہا ہے اور ان تینوں میں سے کوئی بھی، کسی بھی لمحے مداخلت کر سکتا ہے- چند گھنٹے پہلے بہر حال ان میں سے کسی کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی تھی-

وہ سیڑھیوں پر پہنچ کر رکا- وہ ہچکچاہٹ نہیں تھی، چیلنج تھا- اس نے پہلے ارغنون گاہ کی طرف اور پھر نیچے والے ارغن کی طرف دیکھا- لیکن نہ کہیں سے کوئی آواز ابھری، نہ کوئی تحرک نظر آیا- وہ دانستہ چند لمحے رکا رہا پھر سیڑھیاں اترنے لگا- لینڈنگ پر وہ رکا اور اس نے فرینک گیلاگھر سے کہا- ''تم کچھ دیر آرام کر لو-''

فرینک نے اسے اور پھر مورین کو دیکھا- اس کے چہرے پر تفہیم اور درگزر تھی اور آنکھوں میں قبولیت- وہ کچھ کہنے والا تھا مگر پھر کہتے کہتے رک گیا اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگا-

برائن نے سر جھکا کر سیڑھیوں کو اور پھر گیٹ کو دیکھا- پھر پلٹ کر مورین کی طرف متوجہ ہوا-

مورین کو احساس ہو گیا کہ برائن فلائن اپنی مضبوطی کو آزما رہا ہے اور اپنی مرضی دوسروں پر تھوپ رہا ہے- وہ جانتی تھی کہ اب ایک اور قدم اٹھائے گا..... اسے آزاد کرنے کا- اب یہ نہیں معلوم کہ وہ یہ قدم اس کی خاطر اٹھا رہا ہے یا اپنی خاطر- یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے- کوئی اسے روک نہیں سکتا- یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ فن میک کول ہے..... فینیان آرمی کا چیف.....

وہ سیڑھیوں سے اتری اور گیٹ پر رک گئی-

برائن فلائن بھی نیچے آیا- اس نے مقدس اشیا کے حجرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا- ''یہ وہ جگہ ہے جہاں دو دنیائیں ملتی ہیں- یہ زندگی اور موت کا سنگم ہے- کہیں اور ایسا مقام نہیں ملے گا، جہاں دونوں دنیاؤں کے درمیان اتنا ذرا سا فاصلہ ہو-''

وہ حجرے کے اندر دیکھتی رہی- اندر ایک منتی موم بتی روشن تھی-

''کیا تم زندگی کا انتخاب کرو گی؟'' برائن نے اس سے پوچھا- ''دوسروں کے بغیر باہر جانا پسند کرو گی تم؟''

مورین نے اثبات میں سر ہلایا- ''ہاں، میں جاؤں گی-''

وہ ہچکچایا، پھر اس نے اپنی جیب سے چابیاں نکالیں اس نے گیٹ کے لاک میں چابی لگائی تو

اس کے ہاتھ میں خفیف سی لرزش تھی- اس نے گیٹ کا تالا کھولا اور پھر زنجیر میں لگے پیڈ لاک کو کھولا پھر وہ زنجیر کھولنے لگا- اس کے بعد اس نے دروازے کو دھکیلا اور کاریڈور کا جائزہ لیا مگر وہاں پولیس کا ایک آدمی بھی نہیں تھا- ''جلدی کرو-'' اس نے کہا-

مورین نے اس کا بازو تھام لیا- ''میں جاؤں گی ضرور مگر تمھارے ساتھ-''

برائن نے اسے بہت غور سے دیکھا- ''میرے ساتھ جانے کی خاطر تم دوسروں کو چھوڑ دو گی؟''

''ہاں-''

''کیا تم ایسا کر کے خوش رہ سکو گی؟''

''ہاں-''

اب وہ کھلے ہوئے دروازے کو تک رہا تھا- ''مجھے لمبی سزا ہو گی- تم انتظار کر سکو گی میرا؟''

''ہاں-''

''تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟''

''ہاں-''

برائن نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر وہ تیزی سے پیچھے ہٹ کر ایک اور سیڑھی چڑھ گئی- ''نہیں..... تم مجھے باہر دھکیلو گے نا لیکن میں تمھارے بغیر نہیں جاؤں گی- ہم ساتھ ہی چلیں گے-''

وہ اسے دیکھتا رہا- ''میں نہیں جا سکتا-''

''میری خاطر بھی نہیں؟ دیکھو نا، میں تمھارے ساتھ جا رہی ہوں..... تمھارے لیے- تمھیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے-''

''مگر میں نہیں کر سکتا- خدا کے لیے مورین، میں نہیں جا سکتا- اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو چلی جاؤ-''

''ادھر جانا ہو یا ادھر، ہم ساتھ ہی جائیں گے-''

برائن سر جھکائے سوچتا رہا- اس نے نفی میں سر ہلایا- اسے اوپر جاتے قدموں کی آہٹ سنائی دی- اس نے دروازے کو بند کر کے لاک کی، دونوں پٹوں کے گرد زنجیر لپیٹی اور تالا لگا دیا- وہ

اوپر صدر چبوترے پر پہنچا تو مورین بیکسٹر کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی' اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی تھی اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔

وہ نیچے اترا۔ مین ہال کے درمیانی راستے پر چند قدم چلنے کے بعد وہ ایک نشست پر بیٹھ گیا اور قربان گاہ کو تکنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بیشتر مردانہ صفات' لیڈر شپ' بہادری' حوصلہ' اپنی قسمت آپ بنانے کی خو' یہ سب کچھ تو قدرت نے اسے بڑی فیاضی سے دے دیا لیکن محبت' دوستی اور ایسے تمام جذبے اسے نہیں ملے اور اگر ملے تو اس نے اپنی قوتِ ارادی سے انھیں تسخیر کرلیا۔

اس وقت وہ خود کو اندر سے بالکل خالی محسوس کر رہا تھا لیکن ساتھ ہی اسے طاقت اور خود اعتمادی کا ایک نیا احساس' ہو رہا تھا' جس کی اس صورتِ حال میں اسے بہت ضرورت تھی۔ اس نے ایک بار پھر محبت کو تسخیر کرلیا تھا۔

☆☆☆

برائن فلائن نے پیڈر فٹز جیرالڈ کو دیکھا' جو ارغن کے کنسول کے اس طرف کمبل میں لپٹا ہوا لیٹا تھا۔ جان ہکے کی بورڈ پر سر لگائے بیٹھا تھا۔ ہکے کا چہرہ موم کا بنا ہوا لگ رہا تھا۔ فیلڈ فون کی گھنٹی بجی تو ہکے کسمسایا۔ گھنٹی دوبارہ بجی تو برائن نے بڑھ کر ریسیور اٹھالیا۔

''میں دوبارہ بیل روم آ گیا ہوں۔'' ڈونلڈ ملنز کہہ رہا تھا۔ ''اب گھنٹیاں تو نہیں بجیں گی نا؟''

''نہیں۔'' برائن نے کہا پھر پوچھا۔ ''باہر کیسا لگ رہا ہے؟''

''بہت خاموشی ہے لیکن دور..... کچھ آگے کچھ لوگ ہیں.....''

برائن کو اس کے لہجے میں حیرت محسوس ہوئی۔ ''ان لوگوں کو ایک ایسا سینٹ پیٹرک ڈے ملا ہے' جسے یہ کبھی نہیں بھولیں گے۔''

''کرفیو بھی نہیں لگایا ان لوگوں نے۔''

برائن مسکرایا۔ امریکا اسے ٹائی ٹینک کی یاد دلاتا تھا۔ پہلو میں تین سوفٹ چوڑا گھاؤ' سمندر کی طرف جھکتا ہوا جہاز' لیکن لاؤنج میں اس وقت بھی ڈرنکس سرو کیے جا رہے تھے۔ ''باہر تمھیں کوئی غیر معمولی سرگرمی دکھائی دے رہی ہے؟ کوئی تشویش' کوئی پریشانی.....''

ڈونلڈ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ ''نہیں' سب پرسکون ہیں۔ تھکن اور سردی کا اثر تو ہے لیکن پریشانی نہیں۔''

''تمھاری طرف سردی کا کیا حال ہے؟''

''میں ان سب چیزوں سے بے نیاز ہو چکا ہوں۔''

''سورج کی پہلی کرنوں کو سب سے پہلے تم اور روری ہی دیکھو گے۔''

ڈونلڈ ملنز یہ امید پہلے ہی چھوڑ بیٹھا تھا۔ ''ہاں..... اگر دیکھا تو اس پر نظم بھی کہوں گا۔''

''بعد میں بات کریں گے اس پر۔'' برائن نے کہا اور ایکسٹینشن کا ریسیور اٹھالیا۔ ''میری کیپٹن شریڈر سے بات کراؤ۔'' اس نے ہکے کی طرف دیکھا جو اب پوری طرح جاگ گیا تھا اور بہت چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔

شریڈر کی نیند سے بوجھل آواز ابھری۔ ''ہیلو.....''

''برائن فلائن۔ سو رہے تھے کیا؟''

''نہیں جناب' مسٹر ہکے نے کہا تھا کہ ہر ایک گھنٹے پر فون کریں گے۔ اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن آپ کی آواز سن کر مجھے خوشی ہوئی۔ میں تو کب سے آپ سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔''

''تمھیں ڈر ہوگا کہ میں مر گیا ہوں۔''

''جی نہیں' آپ تو گھنٹیاں بجا رہے تھے۔ ہے نا؟''

''کیسا لگ رہا تھا؟''

''بہت پر امید۔''

برائن ہنس دیا۔ ''اب تم میں حسِ مزاح پیدا ہو رہی ہے۔''

شریڈر بھی ہنسنے لگا۔

''یا پھر ہکے کے بجائے میری آواز سن کر تم خوشی سے بے حال ہو گئے ہو۔ اچھا یہ بتاؤ' لندن' واشنگٹن اور ڈبلن میں کیا ہو رہا ہے۔''

''وہ حیران ہیں کہ انسپکٹر لینگلے کے ذریعے جو پیشکش کی گئی تھی' اس پر کوئی ردِعمل سامنے کیوں نہیں آیا۔''

''دیکھو نا..... وہ صاف اور واضح تو نہیں تھیں۔''

''اب میں فون پر تو بات نہیں کر سکتا۔''

''تو ایسا کرو کہ مقدس اشیا کے حجرے کے گیٹ پر آ جاؤ۔''

چند لمحے خاموشی رہی‘ پھر شریڈر نے کہا۔ ’’یہ بھی میں نہیں کر سکتا۔ یہ ضابطے کے خلاف ہے۔‘‘

اور اگر ہماری بات نہیں ہوگی تو گرجا میں آگ لگے گی یہ بھی تو ضابطے کے خلاف ہے۔

’’آپ سمجھ نہیں رہے مسٹر فلائن۔ یہ بہت غور و خوض کے بعد ترتیب دیے گئے اصول ہیں۔ آپ تو جانتے ہیں‘ مذاکرات کرنے والا خود کو..... وہ خطرے میں.....‘‘

’’میں تمھیں قتل تو نہیں کروں گا۔‘‘

’’یہ میں جانتا ہوں لیکن..... اچھا ایسا کرتے ہیں کہ میں کیپٹن برک کو بھیجتا ہوں۔‘

’’نہیں‘ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔‘‘

’’میں.....‘‘

’’حیرت ہے۔ تمھیں تجسس بھی نہیں کہ میں تمھیں ہی کیوں بلا رہا ہوں۔‘‘

’’میرے کام میں تجسس کی کوئی گنجائش.....‘‘

’’لیکن آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رو برو بات کرنے کی اہمیت تو تمھیں سمجھنی چاہیے۔‘‘

’’اس میں ایسی کون سی خاص بات.....‘‘

’’اگر لوگ اپنے دشمنوں کے چہرے دیکھ لیا کرتے تو کتنی ہی جنگیں ٹل سکتی تھیں۔ دشمن کا چہرہ آپ کو پیارا بھی تو لگ سکتا ہے۔‘‘

’’اچھا..... آپ ہولڈ کریں سر۔‘‘

اس نے فون پر کلک کی ہلکی سی آواز سنی۔ پھر شریڈر کی آواز ابھری..... ’’او کے۔‘‘

’’پانچ منٹ بعد۔‘‘ برائن نے ریسیور رکھا اور ہکے کو جھنجھوڑ ڈالا۔ ’’تم سن رہے تھے؟‘‘ پھر اس نے بڑی سختی سے ہکے کا بازو تھامتے ہوئے کہا۔ ’’تم بڈھے باسٹرڈ‘ کسی دن تم مجھے حجرۂ اعتراف کے بزر کے بارے میں اور جو باتیں تم شریڈر سے‘ میرے لوگوں سے اور یرغمالیوں سے کرتے رہے ہو‘ ان کے بارے میں بتاؤ گے۔ اور جو سمجھوتے کی پیشکشیں تمھیں کی گئی تھیں‘ اس کے بارے میں بھی۔‘‘

ہکے نے بدن چرایا اور سیدھا ہو بیٹھا۔ ’’چھوڑ دو مجھے۔ یہ بوڑھی ہڈیاں بہت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔‘‘

’’کیوں نہ میں تمہاری گردن کی ہڈی توڑ ہی دوں۔‘‘

ہکے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کا سایہ بھی نہیں تھا۔ ’’احتیاط سے برائن‘ ذرا احتیاط سے۔‘‘

برائن نے ہاتھ ہٹایا اور اسے پرے دھکیل دیا۔ ’’تم مجھے خوف زدہ نہیں کر سکتے۔‘‘

ہکے اسے گھورتا رہا۔ اس کی نگاہوں میں کھلی شیطنت تھی۔ برائن پلکیں جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نیچے پڑے پیڈر کو دیکھا اور ہکے سے پوچھا۔ ’’کیا تم اس کی دیکھ بھال کر رہے ہو؟‘‘

ہکے نے جواب نہیں دیا۔

برائن نے جھک کر دیکھا۔ پیڈر کے چہرے پر موت کی سفیدی تھی..... ہکے کے چہرے کی طرح۔ وہ ہکے کی طرف مڑا۔ ’’یہ تو مر چکا ہے۔‘‘

’’کوئی ایک گھنٹا پہلے مر گیا تھا یہ۔‘‘ جان ہکے نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔

’’میگان کو.....‘‘

’میگان جب پوچھتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے اور وہ مان لیتی ہے کیونکہ یہ اس کی خواہش ہے لیکن بالآخر.....‘‘

برائن نے سر اٹھا کر ارغنون گاہ کی طرف دیکھا۔ ’’مائی گاڈ وہ تو.....‘‘ بات ادھوری چھوڑ کر وہ ہکے کی طرف مڑا۔ ’’ہمیں ڈاکٹر کو طلب کرنا چاہیے.....‘‘

’’تم موسیقی میں اتنے گم نہ ہوتے تو ڈاکٹر کو طلب کرتے نا.....‘‘

’’یہ کام تم بھی کر سکتے تھے۔‘‘

’’میں؟ مجھے اس کی کیا پروا کہ وہ جیے گا یا مرے گا۔‘‘

برائن فلائن ایک قدم پیچھے ہٹا۔ اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

ہکے اسے بہ غور دیکھ رہا تھا۔ ’’اب تمھیں کیسا لگ رہا ہے برائن۔ کچھ خوف زدہ ہوئے۔‘‘ اس نے پائپ سلگایا اور پھر قہقہہ لگایا۔

برائن وہاں سے ہٹ کر مسقف راہ داری میں آ گیا۔ وہ اپنے خیالات کو مجتمع کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ چرچ میں موجود ہر شخص کو تول رہا تھا۔ یہاں تک کہ اسے یقین ہو گیا کہ ہر شخص

اس کی سمجھ میں آ گیا ہے..... اپنے محرکات، اپنی کمزوریوں، اپنی وفاداری اور غداری کے امکان سمیت- آخر میں اس نے لیری کے بارے میں سوچا اور خود سے وہ سوال کیا، جو مہینوں پہلے کرنا چاہیے تھا- لیری یہاں کیوں تھا؟ ایک پیشہ ور قاتل نے خود کو ایک ایسی جگہ کیوں پھنسالیا، جہاں سے زندہ بچ کر نکلنے کا کوئی امکان نہیں ہے- یعنی لیری کے پاس کوئی ایسا پتا ہے، جس کے بارے میں دوسرے لاعلم ہیں-

برائن نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا اور صدر چبوترے کی طرف چل دیا-

''کیا تم شریڈر کو اس کی محبوب بیٹی کے بارے میں بتانے جا رہے ہو-'' ہکے نے پکارا-

''اسے میری طرف سے بتا دینا کہ اس کے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے-''

برائن سیڑھیاں اتر کر زمین دوز کوٹھری والی لینڈنگ پر پہنچا، جہاں فرینک M16 رائفل لیے پہرہ دے رہا تھا- ''بک شاپ میں جا کر کافی پی لو-'' اس نے کہا- فرینک اوپر چلا گیا تھا- گیٹ میں نئی زنجیر اور زنجیر میں نیا تالا لگا دیا گیا تھا- برائن نے زنجیر کو ٹٹول کر اس کی مضبوطی کو چیک کیا- راہ داری کی طرف سے لوگوں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں- پھر بائیں جانب سے شریڈر نمودار ہوا- اس نے برائن کو دیکھا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا- گیٹ پر پہنچ کر وہ رک گیا اور برائن کو دیکھنے لگا-

''کیا میں تمھارے تصور سے بہت مختلف ہوں؟'' برائن نے چند لمحے بعد اس سے پوچھا-

''میں نے آپ کی تصویر دیکھی ہے-''

''میں نے تمہاری تصویر دیکھی ہے مگر میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا میں تمھارے تصور سے بہت مختلف ہوں؟''

شریڈر نے نفی میں سر ہلایا-

چند اور لمحے خاموشی میں گزرے پھر برائن نے کہا- ''میں اب اپنی جیب میں ہاتھ ڈالوں گا-'' اس نے جیب سے مائیکروفون ڈیٹیکٹر نکالا اور شریڈر کے جسم پر پھیرنے لگا- ''دراصل ہمیں بہت ذاتی نوعیت کی گفتگو کرنی ہے-'' اس نے وضاحت کی-

''لیکن مجھے یہاں کی ہر بات وہاں جا کر دہرانی ہوگی-'' شریڈر نے کہا-

''میں اپنی زندگی کی شرط لگاتا ہوں کہ تم ایسا نہیں کرو گے-''

شریڈر کچھ پریشان اور خوف زدہ لگنے لگا-

''یہ بتاؤ کہ ہمارے مطالبات منظور ہونے کی کوئی صورت بنی؟''

شریڈر کو یہ بالمشافہ مذاکرات اچھے نہیں لگ رہے تھے- وجہ یہ تھی کہ لوگ کہتے تھے، وہ اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے کی صلاحیت سے محروم ہے- اس نے کھنکھارتے ہوئے کہا- ''تم تو ناممکن طلب کر رہے ہو- بہتر ہوگا کہ سمجھوتے کو قبول کر لو-''

برائن کو اس کے لہجے کی مضبوطی نے چونکا دیا- اس کے علاوہ یہاں شریڈر نے اسے سر تو کیا مسٹر کہہ کر بھی مخاطب نہیں کیا تھا- ''سمجھوتے کے بارے میں بتاؤ مجھے-'' اس نے کہا-

''کیا جان ہکے نے تمھیں نہیں.....''

''تم دوبارہ بتاؤ مجھے-''

شریڈر نے تمام تفصیل دہرائی اور پھر بولا- ''اس سے پہلے کہ انگریز پیچھے ہٹیں، تم یہ پیشکش قبول کر لو- اور میری بات سنو، یہ ضمانت پر رہائی تقریباً معافی کے برابر ہے- آج تک اس طرح کی صورتِ حال میں اس سے بہتر کوئی پیشکش نہیں کی گئی ہے-''

''ہاں..... بلاشبہ یہ بہت بڑی ترغیب ہے..... اچھی پیشکش ہے.....'' برائن نے سر ہلاتے ہوئے کہا-

''اس سے پہلے کہ کوئی مارا جائے- اسے قبول کر لو-''

''مگر مجھے ڈر ہے کہ اب دیر ہو چکی ہے-''

''کیا مطلب؟''

''سر ہیرالڈ بیکسٹر نے فرار کی کوشش کے دوران میرے ایک لڑکے پیڈر کو ختم کر دیا- خوش قسمتی سے اس وقت میرے اور جان ہکے کے علاوہ کسی کو اس بات کی خبر نہیں- بہر حال جیسے ہی میرے لوگوں کو یہ پتا چلے گا تو وہ بیکسٹر کو ختم کر دیں گے- پیڈر کی بہن میگان تو اس سے آگے بھی کچھ کرنا چاہے گی- مطلب یہ کہ صورتِ حال مخدوش ہے-''

''خدا کی پناہ-'' شریڈر نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا- ''مگر دیکھو، یہ بالا ارادہ قتل نہیں ہے.....''

''مگر قتل تو ہے نا- بیکسٹر نے رائفل کے دستے سے اس کا گلا کچل ڈالا.....''

شریڈر بہت تیزی سے سوچنے کی کوشش کر رہا تھا- وہ پریشان تھا- منحوس بیکسٹر نے یہ کیا کر ڈالا- یہ انگریز ہوتے ہی فسادی ہیں- "دیکھو فلائن' یہ ایسا ہی ہے' جیسے کوئی جنگی قیدی فرار ہونے کی کوشش کرے- بیکسٹر کو بھی یہ کوشش تو کرنی ہی تھی اور تم تو سپاہی ہو' یہ بات سمجھ سکتے ہو- یہ موقع ہے تمھارے لیے پروفیشنلزم کا مظاہرہ کرنے کا..... رحمدلی دکھانے کا..... یہ ثابت کرنے کا کہ تم کوئی عادی اور عام مج..... "اس نے بروقت خود کو روک لیا-

"تم یقیناً آدھے آئرش ہو شریڈر-" برائن نے کہا- "تمھارے پاس ہر موقع پر بکنے کے لیے الفاظ موجود ہوتے ہیں....."

"میں سیریس ہوں فلائن-"

"اب بیکسٹر کے مقدر کا انحصار اس پر ہے کہ تم کیا کرتے ہو-"

"نہیں فلائن' یہ ذمے داری اب تم پر ہے- اگلی چال تمھاری ہے-"

"اور میں وہ چلنے والا ہوں-" برائن نے سگریٹ جلائی- "ان کا اٹیک کا منصوبہ کہاں تک پہنچا ہے؟"

"یہ آپریشن زیرِ غور نہیں ہے-"

"دیکھو' میں نے تمھارا جھوٹ پکڑ لیا- وہ تمھاری بائیں آنکھ پھڑک رہی ہے- ارے..... مجھے پہلے ہی تمھیں بلا لینا چاہیے تھا- وہ پیٹرک برک تو بہت گھنا ہے لیکن تم تو کچھ چھپا ہی نہیں سکتے-"

"سنو' تم نے مجھے کچھ بتانے کے لیے بلایا تھا....."

"ہاں' میں چاہتا ہوں کہ تم ہماری مدد کرو- جو ہم مانگ رہے ہیں' وہ ہمیں دلواؤ-"

"یہی کوشش تو کر رہا ہوں میں-" شریڈر کے لہجے میں بے بسی تھی-

"لیکن دل سے کوشش نہیں کر رہے ہو- دیکھو' مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں تمھارا کوئی خاص نقصان نہیں ہوگا- ہاں بالینی کا نقصان ہوگا- اس کے پچاس سے سو کے درمیان آدمی حملے میں کام آسکتے ہیں-

شریڈر کو بالینی کی پریشانی کا خیال آ گیا- "حملہ ہوگا ہی نہیں-"

"تمھیں معلوم ہے' برک نے کہا تھا کہ اگر حملہ ہوا تو وہ بالینی کے ساتھ ہوگا- اب دیکھو' اگر تم

ناکام ہو جاتے ہو تو برک کو بھی نقصان ہوگا- یہ بتاؤ' کیا تم بھی بالینی کے ساتھ ہو گے؟"

"برک یہ بات نہیں کہہ سکتا کیونکہ حملہ ہونا ہی نہیں ہے-" شریڈر اپنی بات پر ڈٹا رہا- "اور ہاں' اگر تم مجھے دو گھنٹے کی مزید مہلت دو تو میں کوشش کروں گا کہ تمھارے تمام مطالبات مان لیے جائیں-"

"میرے پاس تمھارے لیے ہماری اچھی وکالت کرنے کا زیادہ مؤثر جواز ہے' جو میں تمھیں فراہم کر رہا ہوں..... ذاتی جواز! دیکھو کیپٹن' یہ وہ صورتِ حال ہے' جس کا تمھاری خودنوشت میں کہیں تذکرہ نہیں- ذرا اور قریب آ جاؤ- راز کی بات ہے-" برائن گیٹ سے اور قریب ہو گیا- پھر اس نے سرگوشی میں کہا- "تمھاری بیٹی بھی یہی چاہے گی کہ تم ہمارے حق میں سر توڑ کوشش کرو-"

"کیا..... کک..... کک..... کیا....."

"ہاں ٹیری شریڈر راونیل کی بھی یہی خواہش ہے-"

شریڈر چند لمحے اسے تکتا رہا پھر بلند آواز میں بولا- "یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟"

"آواز نیچی رکھو- ورنہ لوگوں کو پتا چل جائے گا-"

شریڈر نے دانت پر دانت جما کر کہا- "تم کہہ کیا رہے ہو؟" اس کے منہ سے گالی نکل گئی-

"یہ نہ بھولو کہ اس وقت تم چرچ میں کھڑے ہو-" برائن نے کاغذ کا ایک ٹکڑا اس کی طرف بڑھایا-

شریڈر نے جھپٹ کر کاغذ لیا اور اس کی تہیں کھول کر پڑھنے لگا- وہ اس کی بیٹی کی ہینڈ رائٹنگ تھی- لکھا تھا.....

ڈیڈ' میں اس وقت فینیان آرمی کے اراکین کے پاس یرغمال بنی ہوئی ہوں- میں خیریت سے ہوں- جب تک گرجا میں عافیت ہے' اس وقت تک یہ لوگ مجھے نقصان نہیں پہنچائیں گے- آپ اپنی پوری کوشش کیجیے گا ڈیڈی- آئی لو یو- آپ کی ٹیری-

شریڈر نے اس رقعے کو کئی بار پڑھا- اس نے سلاخوں کو مضبوطی سے تھام لیا- اس کے گھٹنے کانپ رہے تھے- اس نے برائن کو دیکھا اور کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن اس کے منہ سے آواز نہیں نکل سکی-

"میں فینیان آرمی گروپ میں تمھیں خوش آمدید کہتا ہوں کیپٹن شریڈر-"

شریڈر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس رقعے کو دیکھے جا رہا تھا۔

''کچھ بولتے کیوں نہیں؟'' میئر نے سخت لہجے میں کہا۔

شریڈر کا جی گھبرانے لگا۔''وہ نہ کوئی توسیع دیں گے، نہ مفاہمت کریں گے۔ دیکھیں میری بات سنیں......''

''یہی بات تو ہم سب تمھیں سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے''۔ میئر نے غصے سے کہا۔

شریڈر نے گہری سانس لی اور اپنے پیٹ کو سہلایا۔ دوسری طرف سے کلائن بول رہا تھا۔ لیکن شریڈر کچھ نہیں سن رہا تھا۔ وہ گردوپیش کا جائزہ لے رہا تھا۔ بالینی میز کے پاس سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ دو کمانڈو تھے گیس ماسک پہنے ہوئے تھے۔ اور میز کے سامنے ایک بوڑھا سویلین بیٹھا تھا۔

میئر کہہ رہا تھا۔''کیپٹن، تم اب بھی ہمارے ہیرو ہو۔ اب سے ایک گھنٹے بعد تم پریس کے سامنے پولیس کے ترجمان کی حیثیت سے بات کر رہے ہو گے......''

شریڈر نے بالینی کو دیکھا، جو اسے دیکھ کر دانت نکوس رہا تھا۔ اُس کی نگاہوں میں اس کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔

''......لیکن جب تک معاملہ نمٹ نہیں جاتا، تم کسی اخبار نویس سے بات نہیں کرو گے۔'' میئر اب بھی بولے جا رہا تھا۔''اور یہ میں کیا سن رہا ہوں کہ تم ہی حملے میں بالینی کے ساتھ شریک ہو رہے ہو۔''

''یہ ضروری ہے...... دیکھیں کچھ نہ سہی تو میں اتنا تو کر سکتا......''

''پاگل ہو گئے ہو؟ کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ مجھے تو لگ رہا ہے کہ تم نشے میں ہو......''

شریڈر اب بوڑھے آدمی کو گھور رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں اب آیا تھا کہ وہ کسی بہت بڑے نقشے کو میز پر پھیلا کر اس کا جائزہ لے رہا ہے۔ پھر اسے پیٹرک نظر آیا۔ وہ بہت اداس لگ رہا تھا۔ بلکہ وہاں موجود تمام لوگ یوں سوگ وار تھے، جیسے کوئی مر گیا ہو۔ کوئی گڑبڑ ضرور تھی......

''کیا تم نشے میں ہو؟'' میئر کلائن سے پوچھ رہا تھا۔

''نہیں جناب''

''خود کو سنبھالو شریڈر۔ عنقریب تمھیں ٹی وی پر پیش ہونا چاہیے''

''کیا......؟''

''ٹی وی نہیں سمجھتے؟ بھول گئے؟ کیمرے کا سامنا کرتے رہے ہو۔ تم جلد سے جلد گرجا سے نکلو اور یہاں پہنچو۔''

فون ڈیڈ ہو گیا۔ شریڈر چند لمحے ریسیور کو گھورتا رہا۔ پھر ریسیور رکھ کر وہ بوڑھے آدمی کی طرف مڑا۔''یہ کون ہے؟ کمرے میں خاموشی تھی۔ پھر پیٹرک نے کہا۔''تم خوب جانتے ہو شریڈر کہ یہ کون ہے۔ ہم نیا اٹیک پلان بنا رہے ہیں۔''

شریڈر نے بالینی کی طرف دیکھا اور ہکلانے لگا۔''نن......نہیں...نہیں ...تت......تم......

بالینی نے پیٹرک کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ شریڈر کی طرف مڑا۔''مجھے تمھاری اس حرکت پر یقین نہیں آ رہا ہے۔'' وہ شریڈر کی طرف بڑھنے لگا، جو غیر محسوس طور پر دروازے کی طرف کھسک رہا تھا۔''کہاں چل دیے غدار......اپنے دوست کو خبر دینے جا رہے ہو؟''

شریڈر کا سر مشینی انداز میں ہل رہا تھا۔

بالینی اس کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔''تم آدمی نہیں ہو، گوہو......گو......بدبودار آدمی''۔

''جو......ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ بس اس سے ریوالور لے لو اس کا'' پیٹرک نے کہا، پھر وہ خود ان دونوں کی طرف بڑھنے لگا۔ دونوں کمانڈوز نے رائفلیں تان لی تھیں۔ حالانکہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ لیکن شریڈر اپنے ریوالور کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو وہ اسے شوٹ کر دیتے۔

گورڈن اسٹل وے نے بلیو پرنٹس سے سر اٹھایا اور انھیں دیکھنے لگا۔

شریڈر نے کہا۔''سنو......مجھے فلائن سے بات کرنی ہے......دیکھو نا......مجھے ایک کوشش تو اور کرنی چاہیے اسے قائل کرنے کی......'' بالینی نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔''لاؤ......اپنی گن مجھے دے دو......الٹے ہاتھ سے......شاباش......میں نہیں چاہتا کہ یہاں خون بہے'' شریڈر ہچکچایا، پر اس نے بڑی احتیاط اور آہستگی سے اپنا ریوالور نکالا۔''یہ کیا ہو رہا ہے بالینی......کیوں ہو رہا ہے......؟''

بالینی نے ریوالور بائیں ہاتھ میں لیا اور داہنے ہاتھ سے اسے تھپڑ رسید کیا۔ پھر اسی کا گھونسہ

شریڈر کے جبڑے پر لگا۔ شریڈر لڑکھڑاتا ہوا دروازے سے ٹکرایا اور فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

''یہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔'' پیٹرک نے کہا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔ سیدھا شوٹ کر دینا چاہیے تھا''۔ بالینی نے بھنا کر کہا۔ پھر وہ شریڈر کی طرف مڑا۔ ''تم نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی........ ہیں؟''

پیٹرک سمجھ گیا کہ بالینی مزید مار پیٹ کے موڈ میں ہے۔ ''اس نے کہا۔'' اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے جو ٹھنڈے ہو جاؤ'' اس نے پیچھے سے بالینی کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''چلو، تمہیں بہت کام کرنے ہیں''

بالینی نے ایک کمانڈو کو اشارہ کیا۔ ''اسے ہتھ کڑی لگاؤ اور کسی کوٹھری میں ٹھونس دو'' پھر وہ پیٹرک کی طرف مڑا۔ ''تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو۔ ارے میں جانتا ہوں۔ کہ وہ سب اسے بچالیں گے۔ جیسے ہی حملہ کامیاب ہوگا، یہ پھر سے میسر کی آنکھوں کا تارا بن جائے گا''۔ اس نے شریڈر کو لے جانے والے کمانڈو کو پکارا۔ ''کسی ایسی جگہ لے جاؤ جہاں چوہے اور کاکروچ بہت ہوں''۔ پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے سگریٹ جلایا۔

پیٹرک کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ ''زندگی بڑی بے انصاف ہے جو۔ لیکن اس بار کسی نے ہم پر مہربانی کر دی۔ فلائن کے خیال میں جو کچھ تم کرنے والے ہو' تم اس سے مختلف کرو گے۔ لہٰذا تمہارے لیے خطرات تو کم ہو گئے نا'' بالینی نے سر کو اثباتی جنبش دی اور اسٹل وے کی طرف دیکھا۔ ''ہاں......شاید ایسا ہی ہے۔'' اس نے کہا۔ اب وہ ہاتھ مل رہا تھا۔ ''برک........ یہاں آؤ۔ تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں۔ پانچ سال سے مجھے آرزو تھی کہ کسی دن اس شریڈر کی مرمت لگاؤں''۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور بڑبڑایا۔ ''تیرا شکر ہے خدایا، تو نے میری آرزو پوری کر دی؟ جو پوری ہونے والی تھی ہی نہیں''۔ یہ کہہ کر وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔

اب کمرے میں مختلف اسکواڈز کے لیڈر جمع ہو رہے تھے۔ ان سب کے موڈ خراب تھے۔ بالینی ان کی کیفیت سمجھ سکتا تھا۔ آپ خود کو ایک لڑائی کے لیے ذہنی طور پر تیار کریں اور وہ ملتوی ہو جائے، اس سے بری کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ بالینی نے پیٹرک سے کہا۔ ''تم اپنے اس حرامی ہز آنر کو سمجھاؤ.....بتاؤ۔ چاہو تو تم بھی شریڈر کی پشت پناہی کرو۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ یہ بڑے لوگ اسے پروموشن بھی دیں گے اور اسے قومی ہیرو بنا کر دم لیں گے۔''

پیٹرک نے اپنی فلیک جیکٹ اور پل اوور اتارا۔ ''مجھے فلائن سے ملنا ہے۔ شریڈر کی غداری کی کوئی نہ کوئی معقول وجہ تو ہوگی۔ میں وہ جاننا چاہتا ہوں''

بالینی نے گہری سانس لی اور کانفرنس پٹسل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے درجن بھر اسکواڈ لیڈروں کو دیکھا اور کہا۔ ''دوستو.....میرے پاس تمہارے لیے کچھ اچھی خبریں بھی ہیں اور کچھ بری خبریں بھی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں تمیز نہیں کر پا رہا ہوں کہ کیا اچھی خبر ہے اور کیا بری.........''

ماحول سنگین نہ ہوتا، موڈ خراب نہ ہوتے تو اس پر زور کا قہقہہ لگتا۔ لیکن وہاں خاموشی رہی۔

''اس سے پہلے کہ میں حملہ ملتوی ہونے کا سبب بتاؤں ...'' بالینی نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گرجا میں جو لوگ موجود ہیں.... مرد اور عورتیں..... وہ محرومی کا شکار مایوس لوگ ہی نہیں، وہ گوریلے ہیں۔..... دوبدو جنگ کے ماہر..... ہماری جانوں کو خطرہ.....''

''تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے شوٹ کرنا اور بعد میں کچھ پوچھنا چاہیے۔'' ایک اسکواڈ لیڈر نے پکارا۔ ''ہمیں کلین سویپ کرنا ہے'' بالینی نے کہا۔

فادر مرفی زمین دوز کوٹھری کی لینڈنگ پر کھڑا تھا۔ اس کے کندھوں پر جامنی رنگ کی ایک چادر پڑی تھی۔ فرینک گیلاگھر اس کے سامنے جھکا ہوا دبی دبی آواز میں اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہا تھا۔ اس کی آواز لرز رہی تھی۔

برائن فلائن نے اسے پکار کر کہا۔ ''شاباش فرینک، بہت خوب۔ اب بس کرو''۔

فرینک نے سر ہلا کر گویا فادر سے اجازت طلب کی اور سیدھا ہو گیا۔ پھر وہ زمین دوز کوٹھری میں گیا، جہاں برائن کھڑا تھا۔ برائن نے چند کاغذ اسے دیے۔ ''یہ مقدس اشیاء کے حجرے پر حملے کا دشمنوں کا منصوبہ ہے۔'' اس نے فرینک کو مختصر سی تفصیل بتائی۔ پھر بولا۔ ''یہ زمین دوز کوٹھری تمہارے لیے بہت اچھا مورچہ ہے۔ یہاں سے تم گیٹ پر مسلسل فائرنگ کر سکتے ہو۔''

برائن بول رہا تھا اور فرینک لینڈنگ پر پیڈر کے خون کے دھبوں کو دیکھ رہا تھا، جو خشک ہو چکے تھے۔ فادر مرفی خون کے ان دھبوں کے عین اوپر کھڑا تھا۔ اور اسے احساس بھی نہ تھا۔ فرینک کا جی چاہا کہ اسے ہٹ جانے کو کہے۔ مگر اسی لمحے برائن نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''گڈ لک فرینک، یاد رکھنا، اگلی سترہ مارچ کو ہم ڈبلن میں ملیں گے۔'' فرینک نے اثبات میں سر ہلایا۔

برائن کوٹھری سے نکلا، فادر مرفی کا ہاتھ تھاما اور اسے صدر چبوترے کی طرف لے چلا- سائیڈ والے زینے سے اتار کر وہ اسے مسقف راہ داری میں لے آیا- فادر مرفی نے ہاتھ چھڑایا-، اور ارغن کی طرف دیکھا- جان بکے فیلڈ فون پر بات کر رہا تھا- پیڈر فنٹر جیرالڈ کا کمبل سے ڈھکا ہوا جسم نیچے پڑا تھا- فادر وہاں پہنچ کر گھٹنوں کے بل جھکا اور کمبل ہٹا کر اس کی پیشانی پر مقدس تیل ملا- پھر اس نے جان بکے کو دیکھا، جو ریسیور رکھ چکا تھا-

''تو تم نے اسے دیکھ لیا نا؟'' جان بکے نے کہا- ''اب یہ بتاؤ، اس کی روح اس وقت کہاں ہے؟''

فادر مرفی بکے کو گھورتا رہا-

''اب تم ایک اچھے پادری کی حیثیت سے مجھ سے اعترافِ گناہ کو کہو گے' میرا ہر کفر، ہر مقدس چیز کی بےحرمتی جو میں نے کی ہے، وہ سب ڈھل جائے گا...... کچھ معاف کر دیا جائے گا؟ اور کیا مجھے جنت میں جگہ ملے گی؟'' ''تم جانتے ہو کہ تمھیں توبہ کرنی چاہیے-'' مرفی نے کہا-

بکے نے ارغن پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا- ''نہیں جانتا تھا کہ کوئی نہ کوئی چکر تو ہے-''

برائن فلائن نے مرفی کا ہاتھ تھاما اور اسے کھینچ کر ایک طرف لے گیا- حجرہ اعتراف کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی نظر بزر پر پڑی- ''یہ زبردست چالاکی دکھائی تھی تم نے'' اس نے کہا- پھر اس نے پلٹ کر بکے کو دیکھا- ''مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم نے، مورین نے اور بکے نے کیا پیغامات بھیجے- مگر میں تمھیں یقین دلا سکتا ہوں کہ ان پیغامات نے بابر الجھن بڑھانے کے سوا کچھ نہیں کیا ہوگا-''

''اس کے باوجود مجھے طمانیت حاصل ہوئی ابس سے''، فادر مرفی نے کہا-

برائن ہنس دیا اور آگے بڑھتا رہا- فادر مرفی اس کے پیچھے چل رہا تھا- ''طمانیت' مائی فٹ''، برائن نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا- ''فادر، تمھاری انا کتنی بڑی ہے.... بھینس جیسی'' وہ جنوبی غلام گردشوں کے درمیان راستے پر رک گیا- اس نے بالائی غلام گردش کی طرف رخ کر کے پکارا- ''میں جانتا ہوں ایمون کہ تم سچے عیسائی ہو- یعنی فادر مرفی اڑ نہیں سکتے- لہٰذا تم اعتراف سے محروم رہو گے-''

ایمون فیرل ایسا دکھی نظر آنے لگا- جیسے یہ اس کے لیے دنیا کی سب سے بڑی محرومی ہو-

فادر مرفی نے بلند آواز میں کہا- ''مسٹر فیرل، کیا تم اپنے تمام گناہوں پر شرمندہ ہو''-

''جی ہاں فادر-''

''اپنے اوپر شرمندگی طاری کر لو، خواہ وہ اداکاری ہی ہو- اور اسے قائم رکھو مسٹر فیرل-''

اگر تم میرے آدمیوں کو یوں بھڑکاؤ گے تو مزید اعتراف نہیں سن سکو گے فادر-'' برائن نے غصے سے کہا- مرفی آگے بڑھ گیا- ادر برائن ایمون کو حملہ کے پلان کے بارے میں بتانے لگا- ''اگر ہم نے انھیں ناکام بنا دیا تو آج صبح تمھارا بیٹا آزاد ہو جائے گا-'' اس نے آخر میں کہا-

اب برائن ضلعی دروازوں کی طرف بڑھ رہا تھا- فادر مرفی رک گیا تھا- اور دروازوں سے منسلک خاکی رنگ کی بارودی سرنگوں کو گھور رہا تھا- دروازوں سے منسلک بارودی سرنگوں کے علاوہ وہاں چار بارودی سرنگیں اور تھیں اور تاروں کا ایک جال تھا جو یہاں سے وہاں تک پھیلا ہوا تھا-

''دیکھا تم نے، جب وہ دروازے توڑیں گے تو یہ دو تو پہلے ہی پھٹ جائیں گے-'' برائن نے سرسری انداز میں کہا، پھر پندرہ پندرہ سکینڈ کے وقفے سے یہ چاروں بھی پھٹیں گی- یہاں پر دروازے پر لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے- اور چیخوں کے بھیانک پن کا تو تم تصور بھی نہیں کر سکتے، تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ انسانی حلق سے ایسی آوازیں بھی نکل سکتی ہیں- وہ چیخیں سن کر خون تمھاری رگوں میں جم جائے گا فادر''

فادر مرفی بارودی سرنگوں کو گھورے جا رہا تھا-

برائن فلائن نے اوپر کی طرف اشارہ کیا- ''یہ مورچے دیکھو- وہ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں ہمارے مقابلے میں''- اس نے فادر کا ہاتھ تھاما اسے دروازے سے گزار کر چکر دار زینے کی طرف لے گیا- زینہ چڑھ کر وہ بالائی غلام گردش میں پہنچے جو گرجا کے فرش سے پانچ منزل اوپر تھی- دروازے پر ابی بولینڈ m16 رائفل ہاتھ میں لیے کھڑی تھی-

برائن اس کا ہاتھ تھام کر اسے ایک طرف ہٹایا اور فادر کو جنگ کے ممکنہ نقشے اور اس میں ابی کے رول کے بارے میں بتانے لگا-

پھر اس نے ابی کو الگ لے جا کر حملے کے پلان کے بارے میں بتایا- اس نے گرجا کے سفینے پر کھڑے جارج سلیوان کو دیکھا- اور پھر دوبارہ ابی کی طرف متوجہ ہو گیا- اس نے ابی کو دونوں کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا- ''اگر تم انھیں شکست نہ دے پائیں...... اگر تم نے یہ سوچ لیا کہ کتنے ہی آدمی مار لو، کچھ حاصل نہیں ہوگا- تو ارغنون گاہ کو کراس کر کے جارج کی طرف جانے

کی کوشش نہ کرنا۔ ایبل ٹاور کی طرف چلی جانا۔ لہری اور میگان سے ہر قیمت پر دور رہنا۔ سمجھ گئیں؟۔

ابی نے کن انکھیوں سے ارغنون گاہ کی طرف دیکھا اور پھر سر کو تفہیمی جنبش دی۔

''اٹاری آسانی سے سرنگوں نہیں ہوگی، برائن نے اپنی بات جاری رکھی، اور بموں سے مینار تباہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ صرف وہی ہوں گے جو مسمار ہونے سے رہ جائیں گے۔ جارج جنوبی مینار میں محفوظ ہوگا۔

''میں اور جارج جانتے تھے کہ اس کے بعد ہم کبھی نہیں مل سکیں گے''۔ ابی نے کہا اور سفینے پر کھڑے جارج کو دیکھا، جو انھی کو دیکھ رہا تھا۔

''گڈ لک'' برائن نے کہا اور فادر کے ساتھ مینار کی راہ داری کی طرف چل دیا۔ اس نے گھڑی میں دیکھتے ہوئے فادر سے کہا۔''ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اس لیے ذرا اختصار سے کام لینا۔''

''تمھیں کیسے معلوم کہ تمھارے پاس کتنا وقت ہے۔ کیا تمھیں حملے کی تفصیلات معلوم ہوگئی ہیں''، فادر مرفی نے برائن کے ہاتھ میں رول کیے ہوئے کاغذات کو غور سے دیکھا۔

برائن نے کاغذات لے کر اس رول سے فادر کے کندھے کو تھپ تھپایا۔ ہر آدمی کی ایک قیمت ہوتی ہے فادر..... اور عام طور پر بہت حقیر ہوتی ہے''۔ اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔''چلتے رہو''

وہ مینار کی سیڑھیوں سے مزید تین منزل اوپر چڑھے۔ اب وہ اٹاری کے لیول پر تھے۔ برائن نے لکڑی کا ایک بڑا دروازہ کھولا اور کیٹ واک پر قدم رکھا۔ فادر مرفی نے دیکھا، وہاں روشنی بہت کم تھی۔ پھر وہ کٹی ہوئی لکڑیوں کے ڈھیر کی طرف بڑھا، جس کے اوپر متی موم بتیاں رکھی تھیں۔ اس نے پلٹ کر برائن کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔ فادر مرفی نے سمجھ لیا کہ سوال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

جین کیرنی اور آرتھر نلٹی اندھیرے سے نکلے اور کیٹ واک کی طرف بڑھے۔ وہ ہم آغوشی کی حالت میں تھے۔ اندازہ لگتا تھا کہ انھیں برائن اور فادر کی یہ بے جا مداخلت اچھی نہیں لگی ہے۔ وہ ان دونوں سے کچھ فاصلے پر رک گئے۔

برائن نے کہا''فادر تم دونوں کے اعتراف سننا چاہتا ہے''۔

جین کیرنی کا چہرہ تمتما اٹھا۔ آرتھر شرمندہ اور خوف زدہ نظر آ رہا تھا۔

برائن ہنستے ہوئے فادر کی طرف مڑا۔''یہاں تو تازہ تازہ گناہ کا معاملہ نظر آ رہا ہے۔ ویسے فادر، اس طرح کی صورت حال میں خود پر قابو رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔''

فادر مرفی کے چہرے پر نہ شاک تھا نہ غصہ۔ بس وہ ایک آہ بھر کے رہ گیا۔ برائن نے اسے وہیں رکنے کو کہا اور ان دونوں کی طرف بڑھا۔ اس نے تین کاغذ ان کی طرف بڑھائے اور پھر انھیں زبانی تفصیل سے آگاہ کرنے لگا۔''وہ سوا پانچ بجے کے بعد کسی بھی وقت ہیلی کاپٹرز پر آئیں گے۔ ڈرنا مت''۔

''ہم صرف ایک بات سے خوف زدہ ہیں۔'' جین نے کہا۔''ایک دوسرے سے بچھڑنے سے''

آرتھر نے تائید میں سر ہلایا۔

برائن نے ان دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور انھیں فادر کی طرف لے گیا۔''فادر کی خوشی بھی پوری کردو۔ اسے موقع دو کہ یہ تمھاری روحوں کو کم از کم جہنم کی آگ سے نجات دلا سکے'' پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا''ایک بات یاد رکھنا فادر وقت کم لگانا اور ان کا مورال تباہ نہ کرنا۔'' اس نے پلٹ کر دیکھے بغیر کہا۔

برائن دوبارہ مینار میں داخل ہوا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ شریڈر کے بیان کے مطابق حملے شروع ہونے میں ابھی بیس منٹ باقی تھے۔

وہ ٹھنڈے گرد آلود فرش پر بیٹھ گیا۔ اب اچانک ہی اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کتنا بڑا کام کر بیٹھا ہے۔ یہ امریکا کی تاریخ میں سب سے بڑا واقعہ تھا۔ جو کچھ دیر بعد پولیس کے بہت بڑے حملے کے بعد انجام کو پہنچنے والا تھا۔ ایک گرجا جسے سیاح دیکھنے آیا کرتے تھے، روئے زمین سے مٹنے والا تھا۔ برائن فلائن کا نام اب تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ لیکن اس بات کی اہمیت کو یہ حقیقت کم کر رہی تھی۔ کہ اس کے ساتھی صرف اس کے کہنے پر یقینی موت کے منہ میں کود گئے تھے۔

اچانک وہ تیزی سے گھوما اور اس نے ریوالور کے دستے سے کمرے میں موجود واحد کھڑکی کو توڑ ڈالا۔ پھر اس نے باہر جھانکا۔ آسمان پر چاندنی چٹکی ہوئی تھی۔ تیز سرد ہوا میں جھنڈے لہرا رہے

تھے، نیچے سڑک پر برف کا سفوف بکھرا ہوا تھا- اس نے سوچا......خدایا، میں موسم بہار نہیں دیکھ سکوں گا-

فادر مرفی کے کنکھارنے سے وہ بری طرح چونکا- دونوں کی آنکھیں ملیں- برائن تیزی سے اُٹھا- ''بہت جلدی دکھائی تم نے-'' برائن اب پھر چکر دار زینے پر چڑھ رہا تھا- آگے سیڑھیاں تھیں- فادر مرفی بہت محتاط انداز میں چل رہا تھا- مینار میں اتنے اوپر وہ پہلے کبھی نہیں آیا تھا-

وہ سب سے نچلے بیل روم میں پہنچے- وہاں ڈون ملنز دو چمنیوں کے درمیان جھکا بیٹھا تھا- اس نے بلٹ پروف فلیک جیکٹ پہنی ہوئی تھی-

فادر مرفی نے ٹوٹی ہوئی چمنیوں کو دیکھا اور ناخوش نظر آنے لگا- پھر وہ شہتیر سے جھولتی ہوئی گھنٹیوں کو سحر زدہ سا دیکھتا رہا- برائن خاموشی سے باہر ایونیو کا جائزہ لے رہا تھا- باہر بہ ظاہر سب کچھ معمول کے مطابق تھا- لیکن نجانے کیوں کسی غیر معمولی پن کا احساس ہو رہا تھا- ''کون جانے؟'' اس نے ڈون سے کہا-

ڈون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا- ''کب''؟

''جلد ہی'' برائن نے کہا اور اُس کی طرف دو کاغذ بڑھائے- ''نقشہ دیکھ لو''-

ڈون نے فلیش لائٹ کی روشنی میں ٹائپ شدہ کاغذات کا جائزہ لیا- اسے اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ برائن کو وہ ملے کیسے ہوں گے- ''یہاں میرا نام ٹاور مین نارتھ ہے- سننے میں انگلش لارڈ کا نام لگتا ہے نا' وہ ہنسنے لگا''- تو اگر وہ ٹاور مین نارتھ کو اسنائپر رائفلز سے شکار نہ کر سکے تو لانچرز کی مدد سے بیل روم میں گیس کے بم پھینکیں گے- اور اگر وہ پھر بھی ناکارہ نہ ہوا تو ہیلی کاپٹروں سے فائرنگ ہوگی، یہاں تک کہ اسے بے ضرر بنا دیا جائے-

خدا کی پناہ، زبان تو دیکھو قسائیوں کی، مار ڈالنے کو کہتے ہیں بے ضرر بنانا-

برائن نے دیکھا کہ ڈون کی مسکراہٹ کمزور تھی- ''ہمیں فیلڈ فون کے ذریعے باخبر رکھنا- بلکہ ریسیور کریڈل سے اٹھا رکھنا، تاکہ ہمیں پتا چلتا رہے کہ کیا ہو رہا ہے ڈون ملنز نے خود کو تصور میں ایڑیاں رگڑتے اور جانوروں کی سی آوازیں نکالتے دیکھا، جو فیلڈ فون پر نشر ہو رہی تھی-

''اگر تم اسنائپرز سے بچ نکلے تو اگلے دو مرحلوں سے بھی بہ عافیت گزر جاؤ گے-''

''لیکن سردی میں جم کر ضرور مر جاؤں گا-''

برائن نے مغربی چمن سے بندھے ہوئے آئرش پرچم کو لہراتے دیکھا- اس پر کہیں کہیں برف بھی جم گئی تھی- اس نے ہاتھ پھیر کر برف صاف کی- پھر اس نے راک فیلر سینٹر کی طرف دیکھا- وہاں سینکڑوں کھڑکیاں روشن تھیں اور ان کے عقب میں لوگ چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے- اس نے ڈون کی دوربین لے کر آنکھوں سے لگائی اور دیکھنے لگا- ایک شخص سینڈوچ کھا رہا تھا- ایک عورت فون پر بات کرتے ہوئے ہنس رہی تھی- دو باوردی پولیس والے پیالیوں سے کچھ پی رہے تھے- ایک شخص نے جو دوربین سے اسی طرف دیکھ رہا تھا، اسے دیکھ کر دوستانہ انداز میں ہاتھ ہلایا-

برائن نے دوربین ڈون کو واپس کر دی- ''یہ سب کچھ اتنا نفرت انگیز پہلے کبھی نہیں لگا-'' وہ بولا-

''ہاں......سب لوگ اتنے نارمل ہیں کہ انھیں دیکھ کر مجھے اپنے پاگل ہونے کا احساس ہونے لگتا تھا''-

ڈون نے اس اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا- ''لیکن اب میں عادی ہو گیا ہوں-'' پھر وہ فادر کی طرف مڑا- ''تو گویا وقت آ گیا ہے-

ہاں یقیناً، وقت آ گیا ہے-

ڈون نے برائن کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی میں کہا- ''پادری، ڈاکٹر اور تدفین کرانے والوں کی قربت سے مجھے ایسی ٹھنڈ چڑھتی ہے کہ شمال کی طرف سے چلنے والی سرد ہوا سے بھی نہیں چڑھتی-''

فادر مرفی نے کچھ نہیں کہا-

ڈون کی نظریں خلا میں کسی نامعلوم نقطے پر مرکوز ہو گئیں- اس وقت جیسے وہ کسی اور زمانے میں سانس لے رہا تھا- وہ جیسے خود سے باتیں کر رہا تھا-

اس کی آواز بہ مشکل سنائی دے رہی تھی- ''تمھارا تعلق شمال سے ہے- اور تم نے موت کے پرندے کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سن لی ہے- لیکن فادر، مجھے چڑیلوں کی چیخیں صاف سنائی دے رہی ہیں- یہ چیخیں میں رات بھر سنتا رہا ہوں، اس وقت بھی جب ہوا بھی رکی ہوئی تھی-''

''تم نے ایسا کچھ نہیں سنا ہوگا-'' فادر مرفی نے کہا-

ڈون ملنز ہنسنے لگا- ''میں سچ کہہ رہا ہوں- بلکہ میں نے ایک بگھی بھی دیکھی ہے- وہ کھلی چھت کی سیاہ بگھی ہے، جس پر سرخ رنگ کا ایک تابوت ہے- اس بگھی کا ایک سرکٹا کوچ بان ہے، جو سر کٹے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑانے کے لیے چابک لہرا رہا ہے- یہ بگھی چھتوں پر سے ہوتی ہوئی اس کھڑکی کے سامنے سے گزری فادر، اور کوچ بان نے میرے چہرے پر جگ بھر خون اچھال دیا-''

فادر مرفی نے نفی میں سر ہلایا-

ڈون ملنز پھر مسکرایا- ''فادر، میں شاعر ہوں- میرے پاس کچھ بھی سننے' کچھ بھی دیکھنے کا لائسنس موجود ہے-''

فادر مرفی نے دلچسپی سے اسے دیکھا- تم شاعر ہو!''

''جی'' ڈون ملنز کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ پھیلی- مگر اس کے لہجے میں اداسی تھی- ''کچھ عرصہ پہلے مجھے آئرستان کی ایک دیوی سے محبت ہوگئی- وہ انسانی روپ میں زندگی گزارتی ہے اور لوگوں کو نوازتی ہے- یہی وجہ ہے کہ آئرستان کے شاعر کم عمری ہی میں مر جاتے ہیں- آپ اس پر یقین رکھتے ہیں فادر؟''

فادر مرفی نے کہا- ''وہ خوراک کی کمی کی وجہ سے کم عمری میں مرتے ہیں- اور اس لیے بھی کہ شراب بہت پیتے ہیں اور سردیوں میں ڈھنگ کے کپڑے نہیں پہنتے اور اس لیے بھی کم عمری میں مرتے ہیں کہ مہذب لوگوں کے برعکس احمقانہ جنگوں میں کود جاتے ہیں- اب یہ بتاؤ، تم اعتراف کرنا چاہتے ہو؟''

ڈون گھٹنوں کے بل جھک گیا اور فادر کے ہاتھ تھام لیے-

برائن نچلے کمرے میں چلا آیا، جہاں کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے ششیوں سے تیز ہوا اندر آرہی تھی-

فادر مرفی ذرا دیر بعد نیچے اترا- اس نے ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں کو دیکھا اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا- میں تمھیں بتاؤں، یہ آواز اسے ستا رہی تھی-......'' برائن ہنس دیا- پھر وہ سیڑھی سے اتر کر چکر دار زینے پر پہنچا- فادر مرفی اس کے پیچھے تھا- مینار سے اتر کر وہ ارغنون گاہ میں آئے، جو مینار کے مقابلے میں کافی گرم تھی- ریلنگ کے ساتھ بڑھتے ہوئے فادر مرفی کو نگاہوں کی چبھن کا احساس ہوا- اس نے ارغن کے بورڈ کے پار بلند نشستوں کی طرف دیکھا- اس کے حلق

سے بے ساختہ ہلکی سی چیخ نکلی-

وہ ایک ہیولا تھا، جو نیم تاریکی میں ساکت کھڑا تھا- اس نے راہبوں والا لبادہ پہن رکھا تھا، جس سے منسلک ٹوپی بھی ہوتی ہے- ایک لمحے وہ غیر انسانی چہرہ فادر مرفی کو گھورتا رہا- پھر فادر کو احساس ہوا کہ وہ چہرہ نہیں، وہ تو چیتے کی تھوتھنی تھی-

پھر لیری کی آواز ابھری- ''میں نے تمھیں ڈرا دیا پادری؟''

فادر مرفی نے تیزی سے خود کو سنبھالا- لیری نے قہقہہ لگایا- اسی لمحے نشستوں کے درمیانی خلا سے میگان اٹھی- اس کے چہرے پر برائن کو وہی تاثر نظر آیا، جو وہ کچھ دیر پہلے جین کیرنی کے چہرے پر دیکھ چکا تھا- ''موت اتنی نزدیک ہے میگان کہ میں تمھیں کوئی الزام نہیں دے سکتا- آدمی کے سامنے یقینی موت ہو تو وہ ہر حسرت پوری کر لینا چاہتا ہے، خواہ وہ چرچ میں ہو-''

میگان تن کر کھڑی ہوگئی- اس کے انداز میں چیلنج تھا-

''اس مہم سے کچھ اور فائدہ ہو نہ ہو، تمھیں اپنے لیے مناسب ترین ساتھی مل گیا-'' برائن نے مزید کہا-

''تم یہ بتاؤ، کیا میرا بھائی مر چکا ہے؟'' میگان نے پوچھا-

برائن نے اثبات میں سر ہلا دیا-

میگان کا چہرہ حیرت انگیز طور پر بے تاثر رہا- اس نے لیری کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا- ''ہم تمھیں ہتھیار نہیں ڈالنے دیں گے- اب کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا-''

برائن نے تیز لہجے میں کہا- ''میں اپنی قسمت اور اپنے فرض کے بارے میں تم دونوں کے سامنے وضاحت پیش کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا-''

''وہ کب حملہ کریں گے؟ اور کیسے کریں گے؟'' لیری نے پوچھا-

برائن انھیں بتانے لگا- آخر میں اس نے لیری سے کہا- ''اس سے زیادہ تیار اور بھرپور فصل تم نے پہلے کبھی نہیں کاٹی ہوگی-

''تم سب کے مر جانے کے بہت دیر بعد بھی میں فائرنگ کر رہا ہوں گا'' لیری نے کہا-

برائن اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا- ''اور پھر''

لیری نے کوئی جواب نہیں دیا-

"میرے لیے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہے مسٹر لیری کہ تم ہمارے ساتھ مرنے کے لیے تیار ہو"۔

"اس کی لگن تم سے کم سچی نہیں ہے"۔ میگان بولی۔ "اگر تمھیں مرنا ہی ہے تو ہم ساتھ ہی مریں گے"

برائن کا خیال اس سے مختلف تھا۔ اس کا جی چاہا کہ میگان کو خبردار کرے۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کس چیز سے خبردار کرنا ہے۔ اور اب اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا تھا۔ "گڈ بائی میگان"، اس نے کہا۔ "گڈ لک لیکن میں تم سے یہ نہیں کہوں گا مسٹر لیری، کوئی خود کو بیدل کیسے کہہ سکتا ہے۔"

وہ دونوں پھر نشستوں کے درمیان جھک گئے۔

فادر مرفی نے ان دونوں کو دیکھا۔ وہ اسے گھور رہے تھے۔ "فادر کی سمجھ میں آ گیا کہ وہ دونوں اسے اتنے آرام سے ختم کر سکتے ہیں، جیسے کوئی بے پروائی سے کسی کیڑے کو اپنے پیر سے مسل دے۔ اس کے باوجود.... مجھے ان سے پوچھنا تو ہے۔ اس نے برائن سے کہا۔

"جاؤ.... ایک بار اور خود کو بے وقوف بنالو۔ مجھے کیا۔"

"بے وقوف تو تم ہو، جو انھیں یہاں لائے ہو"

میگان اور لیری کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے بارے میں کیا بات ہو رہی ہے۔ "آجاؤ فادر، یہاں آجاؤ"۔ میگان نے استہزائیہ لہجے میں اسے پکارا۔ "آؤ.... ہم تمھیں اپنے گناہوں کے بارے میں بتائیں گے۔"

لیری بہت زور سے ہنسا۔ "ہاں فادر۔ اور سننے کے بعد تمہاری راتوں کی نیند حرام ہو جائے گی اور چہرہ کارڈینل کے ہیٹ کی طرح سرخ ہو جائے گا" وہ بولا۔

"ایسے تفصیلی اعتراف تم نے کبھی نہیں سنے ہوں گے۔"

اس پر میگان ہنسی، اور برائن کو لگا کہ اس نے پہلے کبھی میگان کی ہنسی سنی ہی نہیں تھی۔

برائن نے فادر کا بازو تھاما اور اسے جنوبی مینار کی طرف لے چلا۔ فادر نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی۔ وہ پھر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ جنوب مغربی طویل غلام گردش کے دروازے سے گزرے۔ وہاں جارج سلیوان منڈیر پر چڑھا نیچے دیکھ رہا تھا۔

"جارج.... اعتراف سننے جا رہے ہیں" برائن نے اسے پکارا۔

جارج نے سر اٹھا کر دیکھے بغیر نفی میں سر ہلایا اور سگریٹ جلالی۔ وہ اس وقت کہیں اور کھویا ہوا تھا۔

برائن نے اسے ٹہوکا دیتے ہوئے فرینک کے خالی مورچے کی طرف اشارہ کیا۔ "تمھیں فرینک کی جگہ کور کرنی ہوگی۔"

"تم وہاں میگان کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟"

برائن نے جواب نہیں دیا اور فرینک نے اپنی بات پر زور بھی نہیں دیا۔ برائن ابی بولینڈ کو دیکھنے لگا۔ یہ ذاتی تعلقات فینیان گروپ کی قوت بھی تھے۔ مگر ایک اعتبار سے کمزور بھی تھے۔

سلیوان نے کن انکھیوں سے اس طرف دیکھا، جہاں ابی بولینڈ کھڑی تھی۔ "میں نے اسے اس پادری کے سامنے اعتراف کرتے دیکھا"۔ اس کا انداز خود کلامی کا سا تھا۔ "یہ عورتیں آخر ہر وقت شرمندہ کیوں رہتی ہیں۔ احساس جرم لادے رکھنے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے۔ انھیں.... مجھے تو ایسا لگا، جیسے مجھے دھوکہ دیا گیا.... مجھے رسوا کر دیا گیا"۔ "تو تم اسے وہی سب کچھ اپنے نکتۂ نظر کے مطابق سنا دیتے"، برائن نے کہا۔

جارج سلیوان جواب دیتے دیتے رک گیا۔ برائن نے ہاتھ بڑھایا.... جارج نے اسے مضبوطی سے تھام لیا۔ برائن اور فادر مرفی پھر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ وہ جنوبی مینار میں دس منزل اوپر چڑھے اور چمنیوں والے کمرے میں پہنچے، جہاں روری ڈیوڈ اندھیرے میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں فلیک جیکٹ تھی۔ اس نے بجھے بجھے انداز میں ان کا خیر مقدم کیا۔

"سوا پانچ بجے کے قریب اسنائپرز اس کمرے میں آٹھ اطراف سے فائرنگ شروع کریں گے۔" برائن نے اسے بتایا، تب تو یہاں بھیڑ ہو جائے گی۔"

"تمھیں یہاں رک کر ہیلی کاپٹرز کا مقابلہ کرنا ہوگا" برائن اپنی کہتا رہا۔ "تمھیں آرمڈ کیریئر میں راکٹ رکھ کر تیار رہنا چاہیے"۔ روری نے ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے باہر جھانکا۔ برائن اُسے کے متعلق بتا رہا تھا۔ پھر بولا۔ "فادر مرفی تمھاری روح میں بہت زیادہ انٹرسٹڈ ہے۔"

روری نے فادر کو دیکھا۔ "میں نے تو آج صبح یہیں، آپ کے ہی گرجا میں اعتراف کر لیا تھا۔ فادر برشیرو کے سامنے، اور اس وقت سے اب تک میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا، جس کا اعتراف کرنے کی ضرورت ہو"۔

"اگر تم ندامت کی اداکاری بھی کرو تو فلاح پا جاؤ گے۔" فادر نے کہا اور واپسی کے لیے پلٹ گیا۔

برائن نے روری سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ "گڈ لک، اب ڈبلن میں ملیں گے"۔

"ادئے برائن"

برائن پلٹا اور سیڑھی سے اترنے لگا۔ نچلے لیول پر وہ فادر مرفی کے پاس پہنچا۔ پھر وہ دونوں ارغنون گاہ سے گزرے اور بیل ٹاور میں داخل ہوئے۔ "مجھے ڈون سے دوبارہ بات کرنی ہے"۔ برائن نے کہا۔

مرفی کہنے والا تھا کہ وہ فیلڈ فون پر بھی بات کر سکتا ہے۔ لیکن برائن کے انداز میں کوئی ایسی بات تھی کہ اس نے خود کو روک لیا۔

وہ چکردار زینے پر چڑھے اور اس لیول پر پہنچے جو پہلے بیل روم کے نیچے تھا۔ وہیں ایک بڑا کمرا تھا، وہ اس میں چلے گئے۔ یہاں مینار کے چار ضلعے تھے۔ دودھیا شیشوں والی چھوٹی کھڑکیاں تھیں۔ ڈون نے کچھ کھڑکیوں کے شیشے توڑ رکھے تھے۔

برائن نے کہا۔ "ٹی وی دیکھنے والے لوگ متجسس ہیں کہ یہ معاملہ ختم ہونے پر گرجا کا کیا حال ہوگا۔"

"مجھے کسی چیز سے کوئی غرض نہیں۔ میں انسانیت پر اپنے یقین سے چمٹ کر جینا چاہتا ہوں ...آخری لمحے تک" فادر مرفی نے کہا۔

"یہ تو عجوبہ ہے۔ میں اس پر حیران ہوں کہ......"

فادر مرفی نے دیکھا کہ اس بار وہ طنز نہیں کر رہا تھا، اس کے انداز میں خلوص تھا۔ "میں نے دیکھا کہ تمھارے لوگ کیسے ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں.....اور تمھارا بھی، میں نے ان کے اعتراف بھی سنے ہیں، یہ ساری حوصلہ افزا علامات ہیں"۔

اور بکے؟ میگان اور لیری؟ اور میں"؟

"خدا تمھاری روحوں کے ساتھ رحم کا معاملہ فرمائے"۔ مرفی نے کہا۔ "اگر تمھیں مجھے ختم کرنا ہے تو جلدی سے کردو۔" برائن کے چہرے پر الجھن نظر آئی اور پھر اس نے زخمی نظروں سے فادر کو دیکھا۔ "یہ بات کیوں کہی تم نے.....ایسا کیسے سوچا؟"

مرفی عادتاً سوری کہنے والا تھا۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ ان حالات میں یہ ضروری نہیں۔

برائن نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بازو تھام لیا۔ "سنو" میں نے اپنا وعدہ نبھایا اور تمھیں تمھارا فرض ادا کرنے دیا، اب میں تم سے ایک وعدہ چاہتا ہوں، فادر مرفی نے محتاط نظروں سے اسے دیکھا۔

"مجھ سے وعدہ کرو کہ جب سب کچھ ختم ہو جائے گا تو مجھے اور میرے لوگوں کو گلیسنیون کے قبرستان میں وطن پرستوں کے درمیان ایک ساتھ دفن کیا جائے گا۔ اگر اس سے تمھیں کوئی خوشی ہو تو کیتھولک طریقے سے تدفین کرنا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ آسان کام نہیں ہوگا۔ ڈبلن میں بیٹھے ہوئے ان سوداروں کو قائل کرنا.... کیونکہ انھیں تو اپنے ہیروز کے مرنے کے پچاس سال بعد خیال آتا ہے کہ وہ تو ہیرو تھے"۔

پادری چند لمحے اسے گھورتے رہا، پھر بولا۔ "میں زندہ ہی کہاں ہوں گا کہ یہ وعدہ......"

برائن نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ پھر بڑی خاموشی سے اس کی کلائی میں ہتھکڑی ڈالی اور اسے سیڑھی کی ریلنگ کے ساتھ باندھ دیا۔

فادر مرفی نے ایک نظر ہتھکڑی کو دیکھا، پھر برائن سے بولا۔ "مجھے آزاد کردو"۔

برائن مسکرایا۔ "تمھیں یہاں ہونا ہی نہیں چاہیے تھا۔ جب گولیاں چلیں تو اوسان سنبھالے رکھنا، یاد رکھو، گرجا ڈھ جائے گا۔ لیکن یہ مینار سلامت رہے گا"۔

مرفی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے چیخ کر کہا۔ "تمھیں ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں مجھے جانے دو"۔

برائن نے اسے نظر انداز کر دیا، اس نے پستول نکالا اور اسے فرش پر رکھ دیا۔ "ممکن ہے، بکے، میگان یا کوئی اور تمھیں ختم کرنے کے لیے آئے۔ اگر ایسا ہو تو اس پستول سے اسے ختم کر دینا۔ گڈ لک پادری"۔

مرفی نے جھک کر پستول اٹھایا اور برائن کے سر کی طرف نشانہ لیا "رک جاؤ"

برائن مسکرایا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ "الوداع ٹموتھی مرفی.....وہ ہنسا.....مینار میں وہ ہنسی گونجی۔

مرفی چلایا۔ "سنو.....دوسروں کو بھی بچاؤ۔ مورین کو بچاؤ.....خدا کے لیے، ارے وہ تم سے

محبت کرتی ہے دیوانے......" لیکن برائن نیچے اتر چکا تھا۔

فادر مرفی نے پستول فرش پر ڈال دیا اور ہتھکڑی سے زور آزمائی کرنے لگا۔ پھر اسے ایک گھنٹی کی آواز سنائی دی.....اور اس کے بعد مسلسل گھنٹیاں بجنے لگیں۔ شہر کے ہر گرجا میں گھنٹیاں بج رہی تھیں.....بلکہ شاید ملک کے ہر گرجا میں، دوسرے لوگ بھی انھیں سن رہے ہوں گے، اس نے سوچا، اور وہ اس کی طرح اکیلے بھی نہیں ہوں گے۔ اس بحران میں وہ پہلا موقع تھا کہ فادر مرفی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

برائن فلائن مینار سے اترا۔ مسقف راہ داری سے گزرتے ہوئے اس کے قدموں کی چاپ گونج رہی تھی۔ وہ جان ہکے کی طرف بڑھا، جو ارغن کے پاس کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"پانچ بجنے میں ایک منٹ رہ گیا ہے، جان ہکے نے کہا۔ تم نے مرفی کو اتنا قیمتی وقت ضائع کرنے دیا.....ان روحوں کو بچانے کے لیے، جو پہلے ہی جہنم رسید ہو چکی ہیں۔ اچھا...ساتھیوں کو سمجھا تو دیا نا کہ کس کو کیا کرنا ہے؟" "شریڈر نے فون کیا تھا؟"

"نہیں اس کا مطلب ہے کہ یا تو سب کچھ پہلے جیسا ہے۔ یا پھر کوئی گڑبڑ ہے" ہکے نے اپنا پائپ نکالا اور اسے بھرنے لگا۔ تمام رات میں پریشان رہا کہ کہیں میرا تمباکو میری زندگی سے پہلے ختم نہ ہو جائے۔ سچ مچ میں فکر مند تھا۔ اس نے پائپ سلگایا اور پھر پوچھا۔ "پادری کہاں ہے"؟

برائن نے مینار کی طرف غیر واضح سا اشارہ کیا، ہمیں اس سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ غلط موقع پر غلط جگہ موجود ہے۔ حالانکہ یہی اس کی صحیح جگہ تھی۔

"اسی لیے تو ہم سب مرنے والے ہیں۔ تو وہ کیوں زندہ رہے" ہکے نے کہا، پھر جھک کر بولا۔ تم خدا کا رول ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ بیس آدمی مار دو اور ایک کو بچا لو، یہ طاقت کا اظہار ہے!،،

اور تم کون ہو؟ برائن نے پوچھا۔

ہکے مسکرایا۔ "کیا میں نے تمھیں ڈرا دیا لڑکے؟ نہیں ڈرو مت، میں ایک بوڑھا آدمی ہوں جو دوسروں کے خوف اور توہمات سے محفوظ ہوتا ہے۔" اس نے پیڈر کی لاش کو پھلانگا اور برائن کے قریب ہو گیا۔ "تمھیں پتا ہے، اپنی تدفین کرانے کے بعد سے اب تک زندگی میں مجھے بڑا لطف

آیا۔ جانتے ہو، دوسری زندگی کے نام پر کسی نے ایک پورا مذہب ایجاد کر دیا۔ اس نے ہنستے ہوئے صلیب کی طرف اشارہ کیا۔

برائن نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا "اس انگوٹھی کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔

ہکے نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ "یہ جانتا ہوں کہ تم اسے کیا سمجھتے ہو"۔

"اور حقیقت میں یہ کیا ہے"؟

"محض ایک انگوٹھی.....کانسی کی انگوٹھی۔"

برائن نے انگوٹھی کو انگلی سے اتارا اور اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ تب تو میں نے یہ بہت دن رکھ لی اپنے پاس۔ اب تم لے لو..... ہکے نے کندھے جھٹکے اور انگوٹھی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

برائن نے مٹھی بند کر لی اور ہکے کو گھورنے لگا۔

ہکے کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "تو تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ میں کون ہوں اور یہاں کیسے پہنچا۔ میں تمھیں بتاتا ہوں۔ میں بھوت ہوں، جو اپنی قبر سے اٹھ کر صرف اس لیے آیا ہوں کہ یہ انگوٹھی واپس لے جاؤں اور تمھیں اور ان فینیان کو تباہ کر دوں۔ اب تم خوش ہو۔" وہ برائن کی آنکھوں میں دیکھنے لگا"۔ لیکن میں تمھیں سچ بھی بتا سکتا ہوں، جو اس سے زیادہ خوف ناک ہے۔ یہ بھوت اور چڑیلیں تو تمھاری تاریک روح کا تخیل ہے۔ یہ وہ مخلوقات ہیں، جو تمھارے دماغ کی تاریک راہ داریوں میں چلتی پھرتی ہیں۔ برائن، یہ تمھارے اندر کا خوف ہے۔ یہ عفریت تم اپنے اندر لیے پھرتے ہو۔"

برائن اس کے موم جیسے سفید چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شیطنت کی چمک تھی۔

ہکے مسکرایا۔ "کچھ دیکھا تم نے"؟

"ہاں دیکھ رہا ہوں، تم وہ ہو، جو دوسروں کی کمزوریوں سے قوت حاصل کرتا ہے۔ یہ میری خطا ہے کہ تم یہاں ہو۔ اور یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں تمھیں مزید ضرر رساں نہ بننے دوں"۔

"ضرر تو پہنچ چکا، اگر تم خود ترسی میں مبتلا ہونے کی بجائے میرا مقابلہ کرتے تو اپنے لوگوں کو بچا لیتے"۔

برائن اسے گھورے جا رہا تھا۔ "کچھ بھی ہو جائے، تم یہاں سے زندہ نہیں نکل سکو گے، برائن پلٹا اور صدر چبوترے کی طرف چل دیا۔ چند لمحے بعد وہ مسند کے سامنے کھڑا تھا۔ "کارڈینل،

پولیس سوا پانچ بجے حملہ کرے گی- فادر مرفی اس وقت نسبتاً محفوظ مقام پر ہے- لیکن ہم غیر محفوظ ہیں- اور امکان یہی ہے کہ ہم مارے جائیں گے- اس نے کارڈینل کو غور سے دیکھا- لیکن کارڈینل کی آنکھوں میں بھی کوئی تاثر نہیں تھا- اس نے اپنی بات جاری رکھی، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوگا، اس کی ذمہ داری باہر والوں پر بھی ہوگی- میری طرح وہ بھی کمزور، گھٹیا اور انا پرست ہیں-''

کارڈینل آگے کی طرف جھکا'' آدمی زندگی بھر راہ راست کی تلاش میں رہتا ہے، اس نے کہا ، اب تمھاری زندگی ختم ہو رہی ہے- تمھیں درست راستہ نظر آ جائے گا- مگر تم اسے اپنا نہیں سکو گے- اب جتنی بھی مہلت ہے تمھارے پاس، وہ اس لڑکی کے نام کر دو''- اس نے مورین کی طرف اشارہ کیا-

برائن کو حیرت ہوئی- ایک پادری سے اسے اس جواب کی توقع نہیں تھی- وہ وہاں سے ہٹا اور صدر چبوترے کی طرف بڑھا-

مورین اور بیکسٹر سب سے اگلی نشست پر ایک دوسرے سے بندھے بیٹھے تھے- برائن نے بغیر کچھ کہے ہتھکڑی کھولی- ''میرے بس میں ہوتا تو تم دونوں کو کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیتا- لیکن یہ دوسروں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوگا- بہر حال تمھیں قتل نہیں کیا جائے گا- کیونکہ ممکن ہے، ہم انھیں شکست دے دیں- تب ہمیں دوبارہ تمھاری ضرورت ہوگی-'' اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- '' سوا پانچ بجنے کے بعد کسی بھی وقت تم تمام دروازوں کو توڑ کر پولیس کو اندر آتا دیکھو گے- تم دونوں عقبی نشستوں پر کود جانا اور نیچے دبک جانا- اور اگر چھ بج کر تین منٹ پر زندہ ہو تو ہر قیمت پر گرجا سے نکل جانا- اس سے زیادہ میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا-''

مورین اٹھی اور اس نے برائن کو غور سے دیکھا- ''ہم نے تم سے کوئی مدد نہیں چاہی، اگر تم کسی کے لیے بھی کچھ کرنا چاہتے ہو تو اسی وقت ان سیڑھیوں سے اترو اور گیٹ کھول دو- پھر منبر پر جا کر اپنے لوگوں کو بتاؤ کہ کھیل ختم ہو گیا ہے- کوئی تمھیں نہیں روکے گا برائن- میرے خیال میں تو وہ جسامی کے منتظر ہیں، جب وہ آئرلینڈ اور برطانیہ میں تھوبتی کیمپوں کے دروازے کھول دیں گے تو میں بھی یہ گیٹ کھول دوں گا-''

''ان جیلوں کی چابیاں نہ امریکا میں ہیں، نہ لندن میں اور نہ ہی ڈبلن میں''- مورین نے

برہمی سے کہا- ''وہ السٹر میں بھی ہیں مجھے بلفاسٹ اور لندن ڈیری میں ایک سال کی مہلت دو میں اتنے لوگوں کو آزادی دلواؤں گی کہ تم دنیا بھر کے جرائم کر کے بھی......'' ایک سال! تم ایک سال جی ہی نہیں سکو گی''

برائن نے اس کی بات کاٹ دی- ''اگر کیتھولک تمھیں ختم نہ کر سکے تو پروٹسٹنٹ کر دیں گے-''

مورین نے ایک گہری سانس لی اور اپنی آواز پر قابو پانے کی کوشش کی- ''اب پھر سے اس بحث میں الجھنے کا کیا حاصل- لیکن تمھیں ان لوگوں کو اس طرح مروانے کا کوئی حق نہیں- تمھاری آواز موت کے اس سحر کو توڑ سکتی ہے- جاؤ برائن.....کچھ کرو''- یہ کہہ کر اس نے اچانک برائن کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا-

بیکسٹر ایک طرف ہٹا اور منہ پھیر لیا- جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو-

برائن نے مورین کو اپنی طرف کھینچا- ''ٹھیک ہے، اب جسے دیکھو، مجھے نصیحت کر رہا ہے، ہے نا عجیب بات، جب تک لوگوں کے نیچے ٹائم بم فٹ نہ کیا جائے، وہ کسی کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے- مثلاً تم ہو- چار سال پہلے تم مجھ سے پیٹھ پھیر کر چل دیں- تب تم نے مجھے میرے مستقبل کے سلسلے میں کوئی نصیحت نہیں کی، جو کچھ آج کہہ رہی ہو- مجھ سے، یہ چار برس پہلے بھی تو کہہ سکتی تھیں-''

مورین نے بیکسٹر کو دیکھا، جو اتنی ذاتی باتیں سننے پر شرمندہ ہو رہا تھا- پھر اس نے دھیمی آواز میں کہا- ''میں نے اس وقت ہی کہا تھا- لیکن تم سننے کو تیار ہی نہیں تھے-''

''اس وقت تم اتنے زور سے نہیں بول رہی تھیں'' برائن نے کہا- پھر وہ بیکسٹر کی طرف مڑا، اور تم ہیری.....وہ اس کی طرف بڑھا- ''تمھارے میجر بارٹ مارٹن کو اس گرجا کے ملبے میں ایک انگریز کی ضرورت تھی- وہ تم ہو''- بیکسٹر چند لمحے سوچتا رہا- پھر اس نے سر ہلایا- ''تم ٹھیک کہہ رہے ہو- وہ ذہنی مریض ہے- مجھے ہمیشہ سے اس پر شک تھا کہ اس میں ایذا رسانی کے جراثیم ہیں......

برائن نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا- ''ایکسکیوزمی، مجھے اب اپنے لوگوں سے بات کرنی ہے- وہ پلٹا اور منبر کی طرف چل دیا-

مورین پیچھے سے آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ''کیا بات ہے، تم مجھے الوداع بھی نہیں کہو گے'' اس نے ایک جھٹکے سے برائن کا رخ اپنی طرف کیا۔ برائن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ایک لمحے کو ایسا لگا کہ وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکے گا۔ اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا اور خود کو قدرے سنبھالتے ہوئے بکھرتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''وہ آئی ایم سوری۔ میں سمجھ رہا تھا کہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں .... خیر گڈ بائی ...... اب شاید ہم کبھی ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکیں گے ...... ہے نا...؟ وہ ہچکچاتے ہوئے اس کی طرف جھکا اور پھر فوراً سیدھا کھڑا ہو گیا۔

مورین کچھ کہنے ہی والی تھی کہ حجرے کی سیڑھیوں سے فرینک نے پکارا۔ ''برائن..... برک تم سے ملنے آیا ہے۔'' برائن نے حیرت سے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔

ہکے نے پکار کر کہا۔ ''یہ حال ہے''۔

برائن ہچکچایا۔ پھر اس نے مورین کو دیکھا، مورین نے سر کو اثباتی جنبش دی، دونوں چند لمحے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے، پھر برائن نے کہا۔ ''تمہیں اب بھی مجھ پر اعتبار ہے۔'

' پھر وہ مسکرایا اور مقدس اشیاء کے حجرے کی سیڑھیاں اترنے لگا۔

بیکسٹر برک گیٹ کی سلاخیں تھامے کھڑا تھا۔ اس کا ہولسٹر خالی تھا۔ اور دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں تھے۔

برائن ہر احتیاط کو بھول کر آگے بڑھا۔ ''ہاں......؟'' اس نے گیٹ پر پہنچ کر کہا۔

پیٹرک نے جواب نہیں دیا۔

برائن نے سخت لہجے میں کہا۔ ''تم مجھے ہتھیار ڈالنے کو تو نہیں.........

''نہیں'' پیٹرک نے بات کاٹ دی۔

برائن نے فرینک سے کہا'' تم وقفہ کر لو'' پھر وہ پیٹرک کی طرف مڑا۔ ''تم مجھے قتل کرنے آئے ہو؟''

پیٹرک نے دونوں ہاتھ پینٹ سے نکالے اور سلاخوں پر رکھ دیے۔ ''یہ وہ جگہ ہے، جہاں غیر مرئی سفید جھنڈا لہراتا ہے۔ کیا میں یہاں تمہیں قتل کر سکتا ہوں؟''

''کرنا چاہیے، موقع سے فائدہ اٹھانا ضروری ہوتا ہے۔ اگر تمہاری جگہ بالینی یہاں ہوتا تو میں اسے ہر گز زندہ نہ چھوڑتا۔''

''بہر حال اصول تو اصول ہی ہیں۔''

''ہاں، ایک اصول تو ابھی میں نے تمہیں بتایا ہے۔ یہ بھی طے شدہ اصول ہی ہے۔ برائن نے کہا، چند لمحے خاموشی رہی، پھر برائن بولا۔ ''تم کیا چاہتے ہو؟''

''میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔''

برائن مسکرایا۔ ''یہ تو میں پہلے ہی سے جانتا ہوں۔ اور میری طرف بھی یہی صورت حال ہے۔ یہ کیسی صورتِ حال ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے۔ میری تمہارے لوگوں سے بھی کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اور ان میں بیش تر کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔''

''تو پھر ہم یہاں کیوں ہیں''؟

''ہم یہاں اس لیے ہیں کہ ۱۱۵۴ء میں آڈریان چہارم نے انگلینڈ کے ہنری دوم کو آئر لینڈ میں فوج لانے کی اجازت دی۔ ہم یہاں اس لیے ہیں کہ کلیڈی جانے والی ریڈ بس رائٹ ہارن اپیے سے ہو کر گزرتی ہے۔ اسی لیے میں یہاں ہوں اور تم بھی اسی لیے یہاں ہو۔''

''پانچ بجے شام میں ڈیوٹی پر تھا۔''

برائن مسکرایا۔ ''یہ مرنے کے لیے کوئی معقول وجہ نہیں۔ اور نا کافی بھی ہے۔ تو سنو، میں نے تم سے جو وعدہ لیا تھا کہ حملے میں تم بھی شامل ہو گے، میں تمہیں اس سے آزاد کرتا ہوں۔ اس کے بدلے میں میں تم سے یہ چاہوں گا کہ تم مارٹن کو قتل کر دو۔ اس نے بے چارے بیکسٹر کو دانستہ یہاں لا پھنسایا۔ یہ بات شاید اب تک تمہاری سمجھ میں آ گئی ہو گی۔''

پیٹرک کا چہرہ بے تاثر تھا۔

برائن نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ پانچ بج کر چار منٹ۔ اس کا مطلب تھا، کوئی گڑ بڑ ہے۔ ''تمہیں تو اب جانا چاہیے۔''

''اگر تم پسند کرو تو میں چھ بج کر تین منٹ تک فون پر تم سے رابطہ میں رہوں گا۔''

برائن نے غور سے اسے دیکھا۔ میں شریڈر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسے بھیج دو۔

''یہ ممکن نہیں ہے۔''

''مجھے اس سے بات کرنی ہے...... ابھی، اسی وقت''

''اب کوئی تمہاری دھمکیوں سے خوف زدہ ہونے والا نہیں ہے۔'' شریڈر بھی نہیں، پیٹرک

نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا' کیپٹن شریڈر نے اپنے ریوالور کی نالی اپنے منہ میں رکھ کر......

برائن نے اس کا بازو تھام لیا۔ ''تم جھوٹ بول رہے ہو، مجھے اس کی لاش دکھاؤ۔''

پیٹرک نے اپنا بازو چھڑایا اور سیڑھیوں سے اترنے لگا۔ پھر وہ رکا اور اس نے پلٹ کر برائن کو دیکھا۔ ''میں نہیں جانتا کہ شریڈر اس حد تک کیسے پہنچا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ کسی نہ کسی طور تم ہی اس کے ذمہ دار ہو'' وہ راہ داری میں مڑنے لگا، جہاں اس سے بہ مشکل تین فٹ کے فاصلے پر ایک کمانڈو گیس ماسک لگائے کھڑا تھا۔ پیٹرک نے پھر پلٹ کر برائن کو دیکھا۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر بولا ''الوداع فلائن''

برائن فلائن نے سر کو ہلکا سا خم کیا۔ ''مجھے خوشی ہے پیٹرک برک کہ ہم ملے۔''

بالینی پریس روم میں کانفرنس ٹیبل کے پاس کھڑا تھا۔ وہ میز پر پھیلائے گئے ان چاروں نقشوں کو غور سے دیکھ رہا تھا، جن کے کونوں کو چائے کی پیالیوں سے دبایا گیا تھا۔ اس کے پاس ہی اسکواڈ لیڈر کھڑے تھے، پہلے تین نقشے بیس منٹ، مین فلور اور بالائی لیولز سے متعلق تھے، چوتھا گرجا کے سائیڈ ویو کی ڈرائنگ تھی، جس میں اندرونی حصوں کو اجاگر کرنے کے لیے بعض حصوں کو خارج کر دیا گیا تھا۔

اب جبکہ چاروں نقشے بالینی کے سامنے تھے، مگر وہ متاثر نظر نہیں آ رہا تھا۔

گورڈن اسٹل وے نقشوں کے سامنے بیٹھا وضاحتیں پیش کر رہا تھا، جو کچھ حوصلہ افزا ثابت نہیں ہو رہی تھیں۔ وہ بار بار لوگوں کے چہرے دیکھ کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا کہ ان لوگوں کی سمجھ میں کچھ آ بھی رہا ہے یا نہیں۔ مگر اسے تھکن، جھنجلاہٹ اور حملہ ملتوی ہونے پر بے چینی کے سوا کوئی اور تاثر نظر نہیں آیا۔

پیٹرک نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا۔ بالینی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے انداز میں نہ خوش امیدی تھی نہ ہی شکر گزاری۔ پیٹرک نے لینگلے کو دیکھا، جو عقبی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں تک دونوں ساتھ کھڑے کانفرنس ٹیبل کے گرد جمع لوگوں کو دیکھتے رہے۔ پھر پیٹرک نے دیکھا۔ ''کچھ بہتر محسوس کر رہے ہو؟''

''اس سے بہتر تو میں زندگی میں کبھی نہیں رہا'' لینگلے نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرا بھی یہی حال ہے'' پیٹرک نے کہا۔ پھر اس جگہ کو دیکھا جہاں شریڈر گرا تھا ''برٹ کیا

ہے؟''

''پولیس ڈاکٹر اس کی جسمانی تھکن کا علاج کر رہا ہے'' لینگلے نے بتایا۔ پھر بولا۔ فلائن کو یقین آیا اس پر؟''

''ہو سکتا ہے، اس کی اگلی دھمکی یہ ہو کہ اگر ہم نے شریڈر کی لاش اسے نہ دکھائی تو وہ ایک یرغمالی کو قتل کر دے گا۔'' لینگلے نے اپنی وہ جیب تھپ تھپائی جس میں شریڈر کا ریوالور رکھا تھا۔ ''یہ بہت اہم ہے کہ فلائن اس اٹیک پلان پر یقین رکھے، جو شریڈر نے اسے دیا ہے'' اس نے سر سے اسکواڈ لیڈرز کی طرف اشارہ کیا۔ ''بے شمار زندگیوں کا انحصار اس بات پر ہے......''

پیٹرک نے موضوع بدل دیا۔ مارٹن کی گرفتاری کے سلسلے میں تمھارا کیا ارادہ ہے لینگلے نے نفی میں سر ہلایا۔ ''پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ دوبارہ غائب ہو گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اس جوکر شریڈن سے میں نے بات کی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ مارٹن کی گرفتاری سفارتی آداب کے خلاف ہے، البتہ اسے ناپسندیدہ قرار دے کر یہاں سے نکالا جا سکتا ہے۔''

''یہ میں نہیں جانتا''

لینگلے نے اسے غور سے دیکھا۔ ''اس سے اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میری ایف بی آئی کے ہوگن سے بات ہوئی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ مسٹر مارٹن نے خود کو ناپسندیدہ قرار دے کر یہاں سے نکال دیا ہے......''

''یعنی وہ چلا گیا؟''

''ابھی تو نہیں گیا ہے۔ لیکن اس نے برمودا کے لیے سیٹ بک کرا لی ہے۔ شو ختم ہوتے ہی وہ نکل جائے گا۔'' وقت کیا ہے فلائٹ کا؟

لینگلے نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا۔ ''۷ بج کر ۳۵ منٹ۔ اب تم اسے بھول جاؤ پیٹر....''

''او کے''

لینگلے کانفرنس ٹیبل کے گرد جمع لوگوں کو دیکھتا رہا۔ پھر بولا ''اور سی آئی اے کے کرد گر نے کہا ہے کہ یہ ان کا کیس ہے۔ تمھیں اس میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں۔''

''مجھے اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے، تم نے آرٹ فورجری اسکواڈ کا وعدہ کیا ہے نا مجھ سے؟''

"ہاں، میرا دوست اس اسکواڈ میں ہے- وہ کہتا ہے کہ اس میں تفریح ہی تفریح ہے-"

لینگلے آرٹ فورجری اسکواڈ کی رنگینیوں کی کہانی سنا رہا تھا- پیٹرک بہ ظاہر بڑی توجہ سے سن رہا تھا- لیکن اس کا دھیان کہیں اور تھا-

گورڈن اسٹل وے نے وضاحت کا سیشن مکمل کرنے کے بعد کہا- "اب یہ بتاؤ کہ تم لوگ کیا جاننا چاہتے ہو"؟

بالینی نے کلاک میں وقت دیکھا- پانچ بج کر نو منٹ ہوئے تھے- اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا- "میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ دروازوں کے علاوہ گرجا میں داخل ہونے کا کون سا راستہ ہے-"

گورڈن اسٹل وے بولتا رہا، ان کے سوالوں کے جواب دیتا رہا- اسکواڈ لیڈرز کے چہروں پر امید کی چمک لہرانے لگی-

بالینی نے بم ڈسپوزل والوں کی طرف دیکھا، ان کی لیفٹن وینڈی پیٹرسن کمرے میں موجود واحد عورت تھی- وہ اس وقت بیس منٹ کے نقشے پر جھکی ہوئی تھی- بم ڈسپوزل اسکواڈ میں سترہ مرد، ایک عورت اور دو کتے تھے ...... وینڈی اور سیلی، بالینی جانتا تھا کہ وہ سب کے سب پاگل ہیں، دونوں کتوں سمیت وینڈی نے سر اٹھا کر گورڈن کو دیکھا اور تقریباً سرگوشی میں اس سے پوچھا- "وہ کون سے مقامات ہو سکتے ہیں، جہاں بم فٹ کیے جائیں تو گرجا کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچے-"

گورڈن نے بلیو پرنٹ پر دو جگہ × کا نشان لگایا- "یہ دو بڑے بڑے ستون ہیں ..... مقدس اشیاء کے حجرے کے دونوں طرف-" پھر وہ ایک لمحے کے پرخیال توقف کے بعد دوبارہ گویا ہوا- "جس وقت میں چھ سال کا تھا، اس وقت چند تعمیراتی دھماکوں کی وجہ سے وہ چٹانی سلسلہ ہل گیا تھا، جس پر یہ دونوں ستون تعمیر کیے گئے ہیں- یہ وہ معلومات ہیں، جن سے آئی آرائے والے بھی بے خبر نہیں ہوں گے-"

وینڈی نے اثبات میں سر ہلایا-

گورڈن اسے دل چسپی سے دیکھ رہا تھا- "تم بم ڈسپوزل اسکواڈ بھی ہو- یہ کسی عورت کے لیے کچھ عجیب کام نہیں؟"

"میں کچھ مختلف طرح کی عورت ہوں-"

"یہ ستون بہت بڑے ہیں- لیکن آتش گیر مادے کے میدان میں بہت ترقی ہوئی ہے- اس لیے انھیں گرانا کوئی بڑی بات نہیں اور ان کے ساتھ آدھا گرجا زمین بوس ہو جائے گا- اگر اس وقت تم گرجا میں ہوئیں تو تمھارے لیے بس دعائے مغفرت ہی کی جا سکتی ہے-"

"مجھے دھماکوں میں کوئی دلچسپی نہیں" وینڈی نے کہا-

گورڈن اس کے جملے کی مصنوعیت پر غور کرنے لگا- واقعی، وہ تو دھماکوں کی روک تھام میں دلچسپی رکھتی تھی- "مگر مجھے دھماکوں میں دلچسپی ہے" - اس نے کہا- "کسی عمارت کو تعمیر نو کے لیے تخریب ہی ضروری ہوتی ہے"

کسی نے وہ سوال کیا جو وہاں موجود تمام لوگوں کے ذہنوں میں کلبلاتا رہا تھا، کیا یہ گرجا دوبارہ تعمیر کیا جا سکتا ہے؟ "ہاں- مگر اس صورت میں یہ کچھ اور لگے گا-" گورڈن اسٹل وے نے کہا- وہ پھر بیس منٹ کے نقشے پر جھک گیا اور چند حماقتوں کی نشاندہی کرنے لگا-

بالینی اپنی ٹھوڑی کھجاتے ہوئے سن رہا تھا- اچانک اس نے مداخلت کی- "مسٹر اسٹل وے، اگر ہم کوئی نو دس ٹن وزنی بکتر بند گاڑی گرجا کے مرکزی دروازے سے ٹکرا دیں تو کیا آپ کے خیال میں......"

گورڈن سیدھا ہو کر بیٹھ گیا- "کیا بات کر رہے ہو- جانتے ہو، یہ دروازے نوادرات میں سے ہیں.."

"یہ بتائیں کہ یہ دروازے اتنا دباؤ جھیل سکیں گے؟"

گورڈن چند لمحے خود پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا، پھر اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا- "اگر تم ایسی کوئی پاگل پن کی ..... تباہ کن حرکت کرو گے تو ...... ہاں، میرے خیال میں دروازہ یہ وزن جھیل جائے گا- لیکن بہر حال یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا-"

"ٹھیک ہے- ایک بات اور یہ فینیان کہتے ہیں کہ گرجا کو آگ لگا دیں گے- ہمارا خیال ہے کہ اثاری میں آگ لگے گی- تو کیا یہ ممکن ہے؟"

"کیوں نہیں"-

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی، یہ گرجا ایسا تو نہیں، ٹھوس عمارت ہے اس کی-"

"لکڑی بہت استعمال کی گئی ہے اس کی تعمیر میں، گورڈن اٹھ کھڑا ہوا- "میری طبعیت کچھ

ٹھیک نہیں ہے- اس لیے آپ کی منصوبہ بندی میں شریک نہیں ہوسکوں گا- لیکن اگر آپ کو میری ضرورت پڑے تو میں برابر والے کمرے میں موجود ہوں،، یہ کہہ کر وہ کمرے سے چلا گیا-

اب کمرے میں دو ٹولیاں الگ الگ اپنا اپنا لائحہ عمل ترتیب دے رہی تھیں- ایک طرف حملہ کرنے والے تھے تو دوسری طرف بم ڈسپوزل والے- بالینی انھیں غور سے دیکھ رہا تھا- ان کے چہرے ہمیشہ بے تاثر ہوتے تھے اور آنکھوں میں خالی پن ہوتا تھا، شاید اس لیے کہ ان کا کام ہی موت سے کھیلنا تھا- اس نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا- سوا پانچ بجے تھے- ابھی اسے اٹیک پلان کو فائنل کرنے میں پندرہ سے بیس منٹ لگتے، ویسے اب اس کے ذہن میں جو منصوبہ تشکیل پا رہا تھا، وہ واضح تھا- اور اب اس کے آدمیوں کی جانیں نسبتاً زیادہ محفوظ تھیں-

وہ لینگلے اور پیٹرک کی طرف بڑھ گیا- ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد اس نے کہا- ''گورڈن اسٹل وے کو لانے پر میں تمھارا شکر گزار ہوں- گڈ ورک-''

''ہم تمھاری ضرورت کے لیے ہمہ وقت حاضر ہیں جو، ہم سب کچھ فراہم کر سکتے ہیں- آپ صرف ایک فون کر کے ہم سے آرکیٹیکٹ، وکیل، پیشہ ور قاتل، پزا...... کچھ بھی طلب کر سکتے ہیں، لینگلے نے مسخرے پن سے کہا- اب تم کچھ بہتر محسوس کر رہے ہو؟'' پیٹرک نے پوچھا- اب ہمارے لیے جان نقصان کا امتحان کم ہے- گرجا کے بچنے کا امکان ففٹی ففٹی ہے- لیکن یرغمالی کوئی نہیں بچ سکے گا- بالینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا- لینگلے نے نفی میں سر ہلایا- ''گورنر ڈوائل اپنا شوق پورا کر کے رہے گا- اسے تم یوں سمجھو کہ اس کے نزدیک یہ انتخابی مہم ہے جو ٹرکوں پر ڈھول تاشوں کے ساتھ چلائی جانے والی ہے-

بالینی نے سگار کا ٹوٹا جلایا اور پھر گھڑی میں وقت دیکھا- ''فلائن کو تو یہ معلوم ہے کہ ہم سوا پانچ بجے کے بعد کس وقت حملہ کریں گے، اس وقت وہ حملے کے انتظار میں پسینے میں نہا رہا ہوگا، یہ اور بھی اچھا ہے، ایک ایک لمحہ اسے ایک گھنٹے جتنا لگ رہا ہوگا-''

لینگلے نے کہا- ''ایک گھنٹے بعد اس کا اور برا حال ہوگا-''

'ہاں' کاش اس کے پیٹ میں گولی لگے اور وہ تڑپ تڑپ کر مرے، بالینی نے اپنے مخصوص انداز میں جگہ جگہ گالیاں ٹانکتے ہوئے کہا- ''خدا کرے، وہ خون کے ساتھ صغرا بھی تھوکے- یہاں تک کہ وہ......''

''پلیز، اب بس بھی کرو- میری طبیعت بگڑنے لگی ہے- لینگلے نے کہا، تم کام مردوں والا کرتے ہو اور زبان عورتوں والی بولتے ہو-''

بالینی نے برا مانے بغیر پیٹرک سے کہا- ''مجھے امید ہے کہ شریڈر نے اسے......''

''میں نے اسے نہ تو یہ بتایا کہ میں نے گورڈن اسٹل وے کو تلاش کر لیا ہے، اور نہ ہی یہ بتایا کہ حملے کا پلان تبدیل ہو گیا ہے- اور تم جانتے ہی ہو کہ کیپٹن شریڈر جسمانی طور پر ڈھیر ہو چکا ہے'' پیٹرک نے اس کی بات کاٹ دی- بالینی ہنس دیا- ''ہاں، اسے تو ڈھیر ہونا ہی تھا، میں نے منہ پر مارا تھا خبیث کو- تو ڈھیر ہونے کے بجائے کیا ناچتا وہ؟'' بالینی کے چہرے پر سختی اور نفرت چھا گئی- ''اس مردود نے مجھے میرے آدمیوں سمیت فروخت کر ڈالا تھا- کم سے کم سو آدمی مارے جاتے-''

''شریڈر کو بھول جاؤ-''

''اچھا، یہ بتاؤ کہ اب جبکہ حملہ مختلف پلان سے ہوگا تو شریڈر کی بیٹی کا کیا حشر ہوگا-''

لینگلے نے جیب سے ڈان مورگن کا ایک فائل فوٹو اور ییری اونیل کی ایک تصویر نکال کر میز پر رکھ دی، جو اسے شریڈر کے پرس سے ملی تھی- ''اب یہ شخص اس لڑکی کو قتل کر دے گا-''

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، بالینی فون کو دیکھتا رہا، پھر بولا- ''یہ میرے یار مرے کلائن کا فون ہے، جو تمھارے لیے ہز آنر ہے''- اس نے فون اٹھا کر ماؤتھ پیس میں کہا- ''گستاپو میڈکوارٹرز، جنرل جو بالینی اسپیکنگ''

دوسری طرف چند لمحے صرف ہکلاہٹ سنائی دی- پھر بڑی آواز ابھری- ''جو...... تم حملہ کب کر رہے ہو؟'' بالینی کے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی- ''جی...... وہ آرکیٹیکٹ بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے......''

''گڈ، ویری گڈ- مگر میں تم سے حملے کا وقت پوچھ رہا ہوں-''

''۵ بج کر ۳۵ منٹ- ایک دو منٹ آگے پیچھے سمجھ لیں-''

''اس سے پہلے ممکن نہیں؟''

''جی نہیں! بالینی کا انداز ضدی بچوں کا سا تھا-''

''میں نے تمھیں بتایا تھا نا کہ کچھ لوگ اس کیو آپریشن کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں-''

''میں خود کو سیاست میں ملوث نہیں کرتا جناب-''

دوسری طرف سے میٹر کی بجائے رابرٹا اسپیگل کی آواز ابھری-''سیاست دانوں کو جہنم میں جھونکو- بموں کی بات کرو بالینی ......''

''تم مجھے جو کچھ کہہ کر پکار سکتی ہو-''

''دیکھو، ہم ڈسپوزل والوں کو بم تلاش کرنے ہیں، پھر انھیں ناکارہ بنانا ہے-تم انھیں اس کے لیے مناسب وقت نہیں دے رہے ہو'کیپٹن'

''کیپٹن نہیں، انسپکٹر'' بالینی نے پھر تصیح کی-

''بات سنو......''

''تم میری بات سنو مس اسپیگل - کیوں نہ تم کتوں کے ساتھ اندر جاؤ اور سونگھ سونگھ کو بموں کی طرف ان کی رہنمائی کرو-'' اس نے سر گھما کر پیٹرک اور لینگلے کو دیکھا اور فاتحانہ انداز میں آنکھ ماری ،جیسے کہہ رہا ہو...دیکھیے میرے کمالات !لینگلے نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں-

دوسری طرف رابرٹا ابھی پہلے حملے سے ہی نہیں سنبھلی تھی کہ بالینی نے مزید پیش قدمی کی- اب وہ شہید ہو گیا تھا''تمھارے محدود بجٹ کی وجہ سے ان بے چاروں کے پاس کتوں کی کمی واقع ہو گئی ہے-تم ان کی مدد کرو نا-تمھاری ناک ویسے بھی بہت تیز ہے-''

لائن پر چند لمحے خاموش رہی- پھر رابرٹا نے قہقہہ لگایا-ٹھیک ہے تم بڑے ......ہو- اس وقت تم کچھ بھی کہہ سکتے ہو-مگر بعد میں .....''

''بعد کی تم جانو- ہم جب کسی مہم پر نکلتے ہیں تو بعد کا کچھ پتا نہیں ہوتا ہمیں- اور سنو، ہم ۵ بج کو ۲۵ منٹ پر ہی حملہ کریں گے- اس پر بات نہیں ہو سکتی.......

انسپکٹر لسنگلیے موجود ہے''؟

''ہولڈ کرو- بالینی نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے لسنگلیے سے کہا-''لیڈی ڈریگن سے بات کرنا چاہتے ہو''؟

لسنگلیے کا چہرہ دہک اٹھا- تاہم اس نے بالینی سے ریسیور لے لیا- ''ہاں''؟

''تمھیں معلوم ہے کہ شریڈر کہاں ہے''؟

''وہ پوری طرح ہوش میں نہیں ہے-''

''کیا مطلب؟''

''بس وہ گرا اور بے ہوش ہو گیا''

''اسے ہوش میں لاؤ- اسے فوری طور پر راک فیلر سینٹر میں اسٹیٹ آفس میں پہنچنا ہے- کیونکہ ایک گھنٹے بعد اسے میڈیا کے سامنے ہیرو کا رول پلے کرنا ہو گا-''

''میں تو سمجھ رہا تھا کہ سارے نقصانات اس پر لادے جائیں گے .....تمام بلاؤں کے ساتھ''-

''نہیں، تم غلط سمجھے- بعد میں ہم نے اس مسئلے پر غور کیا تو پتا چلا کہ وہ تو ہر حال میں ہیرو ہے- اس کے میڈیا میں بڑے رابطے ہیں، تو پھندا کس کے گلے میں پڑے گا''؟

''دیکھو، اب معاملہ فتح یا شکست کا نہیں ہے- یہ تعلقاتِ عامہ کے مسائل ہیں، جو تم نہیں سمجھ سکتے - بہر حال تم بھی یہاں سے سرخرو ہی نکلو گے، بے فکر رہو، لسنگلیے نے جواب نہیں دیا-

''سنو فلپ، میرا خیال ہے کہ حملے کے دوران تمھیں یہاں موجود رہنا چاہیے-''

لینگلے کو اس بے تکلفی سے پہلے نام سے پکارے جانے پر حیرت ہوئی - اور رابرٹا کی آواز میں کھنک بھی آ گئی تھی- ''یہ کیا کہہ رہی ہو رابرٹا'' اس نے بھی میٹھے لہجے میں کہا-

''کیسا حملہ! یہ تو رس کیو آپریشن ہے-'' اس نے پیٹرک کو آنکھ ماری-''

'کچھ بھی کہو، ہم بہر حال تمھیں یہاں دیکھنا چاہتے ہیں- رابرٹا نے تیز لہجے میں کہا-

''مگر میں یہیں رہنا چاہتا ہوں''

''پانچ منٹ میں ہمارے پاس پہنچ جاؤ''

لسینگلے نے کن انکھیوں سے پیٹرک کو دیکھا- ''ٹھیک ہے- اس نے ماؤتھ پیس میں کہا اور ریسیور رکھ دیا- پھر اس نے پیٹرک سے کہا- یہ عجیب معاملات کی ڈراؤنی رات ہے-''

''فل ٹون جو ہے'' پیٹرک بولا-

''تم بالینی کے ساتھ شریک ہو گے؟''

پیٹرک نے سگریٹ جلایا- ''میرا خیال ہے، ہاں- مجھے کچھ اہم کڑیاں ملانی ہیں- اگر فیینان گروپ نے کچھ نوٹس چھوڑے تو انھیں اپنی تحویل میں لینا ہو گا، اور مارٹن نے کہا تھا کہ گرجا کے اندر ایسے کئی اسرار ہیں، جو ہم پر اب تک نہیں کھلے ہیں- مجھے ان کو سمجھنا اور جاننا ہے ...گرجے کے

انہدام سے پہلے ....اور بالینی کے قتل عام سے پہلے۔''جو ضروری سمجھتے ہو، کرو۔'' لسنگلیبے زبردستی مسکرایا۔''چاہو تو مجھ سے جگہ بدل لو اور جا کر رابرٹا کا ہاتھ تھام لو''

''نہیں بھئی، بہت شکریہ''

لسنگلیبے نے نروس انداز میں گھڑی پر نظر ڈالی''او کے۔ اور سنو، بالینی سے کہنا کہ شریڈر کو کمرے میں بند رکھے۔طلوع آفتاب کے بعد ہم آئیں گے اور شریڈر کو ہیرو بنا کر کیمرے کے سامنے لے جائیں گے۔شریڈر ان، لسنگلیبے آؤٹ''۔

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی، پھر بولا۔''وہ گھڑ سوار پولیس والی.....بنی فوسٹر.....خدا کی پناہ! برسوں پرانی بات لگتی ہے۔ بہر حال خیال رکھنا کہ اسے بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ملنا چاہیے۔ اور اگر مجھے اس کا شکریہ ادا کرنے کا موقع نہ ملے تو تم میری طرف سے......''

''ایسی باتیں نہ کرو۔لسنگلیبے نے اس سے ہاتھ ملایا۔''ویسے ہی یہ ایک ڈراؤنی بات ہے'' پھر پیٹرک کے چہرے کے تاثر کو دیکھ کر اس نے جلدی سے کہا۔''تم فکر نہ کرو۔ میں اس کا خیال رکھوں گا، کہ اسے اس کا حق ملے۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ پھر اچانک پلٹا۔'ہاں'...ایک اور معما تمھارے لیے۔ جس گلاس کو جان بکے نے استعمال کیا تھا، ہم نے اس پر سے فنگر پرنٹس اٹھائے ہیں۔ وہ کچھ دھندلے تھے۔لیکن البانی والے اور ایف بی آئی والے کہتے ہیں کہ ۹۰ فی صد امکان اس بات کا ہے کہ وہ بکے ہی کی انگلیوں کے نشان ہیں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے اسے ٹی وی پر دیکھا، ان میں سے بعض جاننے والوں نے تصدیق کی کہ وہ......''

''چلو یہ معاملہ تو صاف ہوا۔''

''اتنی جلدی فیصلہ نہ کرو۔ جرسی میں بکے کی قبر کھودی گئی اور میڈیکل ایگزامنر نے لاش کی باقیات کا معائنہ کیا۔ دانتوں کے چیک اپ سے یہ بات واضح ہوتی.....ڈراؤنی بات.....بے حد ڈراؤنی بات...''

''صاف صاف کہو لسنگلیبے'' پیٹرک نے چڑ کر کہا۔

لینگلیبے ہنس دیا۔''میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا۔ تابوت میں قبر اور کوڑا کرکٹ کے علاوہ بکے کا تحریر کردہ ایک نوٹ ملا۔ اس میں لکھا تھا، یہ میں تمھیں بعد میں بتاؤں گا۔'' اس نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا۔'بنی فوسٹر ہی نام ہے نا اس لڑکی کا۔ٹھیک ہے پیٹ، پھر ملیں گے، اور وہ چلا گیا۔

پیٹرک نے کمرے کا جائزہ لیا۔ سیاہ لباس پہنے ہوئے بارہ چودہ کمانڈو کانفرنس ٹیبل کے گرد جمع تھے۔ پھر وہ سیدھے ہوئے اندر ایک قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔ بالینی اب بھی کچھ جزئیات میں الجھا ہوا تھا۔

پیٹرک نے میز پر رکھا ہوا سیاہ سویٹر پہنا اور اس کے اوپر بلٹ پروف فلیک جیکٹ پہن لی، پھر اس نے نقشے پر جھکتے ہوئے بالینی سے کہا۔''حملے کے دوران میرے لیے محفوظ ترین مقام کون سا ہوگا''؟

بالینی ایک لمحہ سوچتا رہا، پھر بولا۔''کابل''۔

برائن فلائن منبر پر کھڑا تھا، جو مین فلور سے ایک منزل اوپر تھا۔ اس نے پورے گرجا کا جائزہ لیا اور مائیکروفون پر کہا۔''لائٹس''

ایک ایک کر کے لائٹس آف ہونے لگیں۔ صدر چبوترہ، مسقف راہ داری، پھر حجرہ مریم۔ ان کے سوئچ بکے نے آف کیے تھے۔ اوپر غلام گردشوں کی لائٹ کے سوئچ جارج سلیوان نے آف کیے۔ پھر ارغنون گاہ کی روشنیاں گل ہو گئیں اور سب سے آخر میں چھت سے جھولتے ہوئے فانوس۔

برائن نے دیکھا۔ چند چھوٹی لائٹس اب بھی روشن تھیں۔ شاید ان کے سوئچ گرجا کے اندر نہیں تھے۔ پھر جہاں ان کی پہنچ تھی، بکے اور اس کے ساتھیوں نے وہ بلب ہی توڑ دیے۔

برائن نے طمانیت سے سر ہلایا۔ اب جو روشنیاں باقی تھیں، وہ اس وقت بجھتیں، جب پولیس مین سوئچ آف کرتی۔ یہ ایک طرح سے ان کے لیے اشارہ ہوتا کہ حملے کا آغاز ہو چکا ہے۔

پولیس اس توقع کے ساتھ گرجا میں گھسے گی کہ وہاں مکمل اندھیرا ہوگا اور انھیں اپنے انفرا ریڈ اسکوپس کی وجہ سے اندر والوں پر فوقیت حاصل ہوگی۔ لیکن برائن انھیں یہ موقع کیوں دیتا۔ الماریوں سے ہزاروں منتی موم بتیاں نکال لی گئی تھیں اور اب جلائی جا رہی تھیں۔ ایک طرح سے وہ قربانی کا ماحول تھا.....انسانی جانوں کی قربانی کا۔ اور یہ وہ روشنی تھی جو پولیس نہیں بجھا سکتی تھی۔ اس روشنی میں پولیس کے انفریڈ اسکوپ سفید ہو جائیں گے۔

یہ بالینی کے لیے ایک ناخوش گوار حیرت ہوگی۔ برائن نے سوچا۔

برائن مائیکروفون ہاتھ میں تھامے پلکیں جھپکا رہا تھا۔ ابھی اس کی نگاہ اس مدھم روشنی سے ہم آہنگ نہیں ہوئی تھی۔ دیواروں اور ستونوں پر سائے سے تھرتھراتے نظر آ رہے تھے۔ لیکن چھت کی

طرف دیکھ کر تو یہ لگتا تھا کہ سر پر چھت ہے ہی نہیں غلام گردشوں کے اوپر والی گیلریاں بھی نظر نہیں آ رہی تھیں- ارغنون گاہ میں بھی تاریکی تھی- ایسا لگتا تھا کہ ریلنگ کے اوپر کوئی سیاہ پردہ کھینچ دیا گیا ہے- اس کے باوجود برائن فلائن وہاں دو ایسے جسموں کو محسوس کرتا تھا، جن کے باطن میں اس ظاہری ماحول سے کہیں گہری تاریکی تھی-

برائن نے گہری سانس لی- گرجا کے اندر جو مخصوص بو رچی تھی، مدھم ہو گئی تھی- اس پر جلتے ہوئے فاسفورس کی بو غالب آ گئی تھی- اس نے نظریں جھکائیں اور روشن موم بتیوں کو دیکھا، اب وہ روشنی اچھی نہیں لگ رہی تھی... بلکہ اسے اس میں بھوت ناچتے نظر آ رہے تھے-

اس قدرتی نخول میں سب سے عجیب کھڑکیاں لگ رہی تھیں- ایک تو انھیں دیکھ کر لگتا تھا کہ کسی نے انھیں تاریک خلا میں لٹکا دیا ہے دوسرے وہ اپنے اصل سائز سے کہیں بڑی لگ رہی تھیں- اور اوپر ارغنون گاہ جیسے خلا میں معلق تھی، جہاں ارغنون کے سینکڑوں پیتل کے پائپ سانپوں کی طرح رینگتے نظر آ رہے تھے- اندھیرے کا ایک یہ بھی کمال ہے- سکوت میں تحرک کا جلوہ نظر آتا ہے-

برائن نے مائیکروفون کو ایڈجسٹ کیا اور بولنا شروع کیا- وہ جانتا تھا کہ اس کی آواز موت کے اس سحر کو نہیں توڑ سکے گی، جو ماحول پر چھا چکا ہے "خواتین وحضرات .... بھائیو اور بہنو..... اس نے گھڑی میں وقت دیکھا.... ۵ بج کر ۴۴ منٹ- "جیسا کہ آپ جانتے ہیں، وقت آ پہنچا ہے- سوچو کفار ہیں- آپ لوگوں کا قائد ہونا میرے لیے ایک بڑا اعزاز ہے- میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پھر ملیں گے.... ڈبلن میں نہیں تو مغربی سمندر کے پار روشن سرزمین پر ملیں گے، جس کا نام مجھے معلوم نہیں، کیونکہ ہم نے جس خلوص سے اپنے لوگوں کے لیے بہتری سوچی اور عملی اقدامات کیے، خدا انھیں نظر انداز کر کے ہمیں جدا نہیں کرے گا- بس آپ خوف زدہ نہ ہوئیے گا- اس نے مائیکروفون بند کر دیا-

تمام نگاہیں اس کی طرف سے ہٹ کر دروازے پر مرکوز ہو گئیں- راکٹ اور رائفلیں تیار تھیں- گیس ماسک سینوں پر لٹکے ہوئے تھے، جن میں موجود دل زور زور سے دھڑک رہے تھے- وہ گیس ماسک ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں چہرے پر چڑھائے جا سکتے تھے-

جان ہکے منبر کے نیچے کھڑا تھا- اس نے برائن کو راکٹ ٹیوب، رائفل اور گیس ماسک تھما دیا- پھر اس نے بلند اور نڈر آواز میں پکارا- "برائن، میرا خیال ہے، وداع کا وقت آ پہنچا ہے- یہ بڑا

خوشی کا موقع ہے- مجھے یقین ہے کہ ہم پھر ملیں گے- اور جہاں ہم ملیں گے، وہاں صرف روشنی ہی نہیں ہوگی، حرارت بھی ہوگی-" یہ کہتے ہوئے اس نے قہقہہ لگایا اور صدر چبوترے کی طرف بڑھا-

برائن نے رائفل سینے سے لگائی اور راکٹ کی سیل توڑ دی- اس کی ٹیوب کا رخ اس نے مرکزی پیش دہلیز کی طرف کر دیا-

شاید جلتے ہوئے فاسفورس کی وجہ سے اس کی نگاہ دھندلا گئی تھی- راکٹ کی سائٹ شمعوں کی روشنی میں رنگوں کے منشور جیسی لگ رہی تھی جیسے، دور کہیں آتش بازی چھوٹ رہی ہو- وہاں ہر طرف خاموشی تھی- اس کی وجہ سے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی ٹک ٹک اسے بہت بلند آہنگ محسوس ہو رہی تھی-

اس نے تصور میں لوگوں کو.... چہروں کو دیکھنے کی کوشش کی... ماضی کے لوگ اس کے والدین، قرابت دار، دوست اور دشمن- لیکن کوئی چہرہ بھی اس کے تصور میں ایک سیکنڈ سے زیادہ نہیں پڑا- لیکن ایک منظر جیسے تصور سے چپک کر رہ گیا- وہ وائٹ ہارن گرجا کا بیس منٹ تھا، فادر ڈونیلی گاڑھی آواز میں باتیں کر رہا تھا- مورین چائے پی رہی تھی- اور وہ انگوٹھی کا معائنہ کر رہا تھا- وہ سب بول رہے تھے- لیکن اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی- اور ان کی حرکات اتنی آہستہ تھی، جیسے ان کے پاس وقت کی ذرا کمی نہ ہو- اس نے پہچان لیا.... سمجھ لیا، وہ اس کی زندگی کا وہ آخری لمحہ تھا، جس میں وہ خوش اور مطمئن تھا-

جان ہکے کارڈینل کی مسند کے سامنے کھڑا تھا- "تقدس مآب، اس وقت ایک خواہش نے مجھے ہلکان کر رکھا ہے-" اس نے پرسکون لہجے میں کہا- "میں آپ کی سفید گردن کو ایک کان سے دوسرے کان تک کاٹ ڈالنا چاہتا ہوں- پھر میں پیچھے ہٹ کر آپ کے خون کو آپ کے سرخ چولے پر بہتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں-"

کارڈینل نے اچانک ہاتھ بڑھایا اور اس کے رخسار کو چھو لیا-

ہکے تیزی سے پیچھے ہٹا- اس کے حلق سے چیخ سی نکلی- پھر اس نے خود کو سنبھالا اور ہاتھ بڑھا کر کارڈینل کو مسند سے گھسیٹ لیا- یونہی اسے گھسیٹتا ہوا وہ مقدس اشیاء کے حجرے کی سیڑھیوں کی طرف چلا- وہ سیڑھیوں سے اترے، لینڈنگ پر ہکے رکا، جہاں فرینک گیلا گھر زمین دوز کوٹھری میں گھٹنوں کے بل فائرنگ کے لیے تیار بیٹھا تھا- "لو فرینک، تمھاری تنہائی دور ہو گئی-" ہکے نے کارڈ

نیل کو اس کی طرف دھکیل دیا- اس نے کارڈنیل کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈالی اور ہتھکڑی کو گیٹ کی سلاخ سے منسلک کر دیا-

یہ آپ کے گرجا کا نیا لوگو ہے تقدس مآب- جب تک کوئی نیا لوگو نہیں سوچا جاتا، انھیں اسی سے کام چلانا ہوگا-'' یہ کہتے ہوئے بکے نے کارڈنیل کے دوسرے ہاتھ کو بھی ہتھکڑی کے ذریعے ایک اور سلاخ سے منسلک کر دیا-

کارڈنیل نے سر گھما کر اسے دیکھا- ''تم جیسے ہزاروں نے کوشش کی کہ مذہب کو، چرچ کو ختم کر دیں- لیکن نہیں کر سکے- دو ہزار سال ہو گئے- بلکہ ہماری مضبوطی بڑھتی جاتی ہے- اسی لیے کہ ہمارے درمیان تم جیسے لوگ موجود ہیں-''

''بک بک مت کرو'' بکے نے کہا- اسے احساس ہوا کہ اس کے پیچھے فرینک آ کھڑا ہوا ہے- اس نے پلٹ کر فرینک کو زمین دوز کوٹھری کی طرف دھکیلا- ''تم یہیں رہو- نہ اس سے بات کرنا- نہ اس کی سننا''

فرینک نگاہیں نیچی کیے سیڑھیوں کو تکتا رہا- کارڈنیل کے دونوں طرف پھیلے ہوئے بازوؤں اور اس کے چوغے نے آدھی گرل کو گھیر رکھا تھا- فرینک کے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی- اس نے بکے کو دیکھا- لیکن اس سے نظریں نہیں ملا سکا-

بکے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا اور مورین اور بیکسٹر کی طرف بڑھا- وہ قریب آیا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے-

بکے نے نشست پر پڑے گیس ماسکس کی طرف اشارہ کیا- ''گیس کی پہلی علامت سامنے آتے ہی گیس ماسک پہن لینا- الٹی کرتی ہوئی عورتیں مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتیں-

مورین اور بیکسٹر خاموش رہے-

''تم دونوں کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ ہم پر حملے کا پلان ہمیں بہت معمولی قیمت پر فروخت کر دیا گیا- اور یہ جان کر تمھیں افسوس ہوگا کہ اس پلان میں نہ تو تم لوگوں کو بچانے کا کوئی تذکرہ ہے اور نہ ہی گرجا کی تباہی کو روکنے کا-''

''تم سب لوگوں کی موت یقینی ہے تو میں اسے اچھا پلان قرار دوں گا-'' بیکسٹر نے کہا-

بکے بیکسٹر کی طرف مڑا- ''تم بہت منتظم مزاج آدمی ہو- تمھارے بس میں ہو تو تم پیڈر

فٹز جیرالڈ کی طرح ہر آئرش کا گلا کچل دو- تمھیں بڑی لذت محسوس ہوئی ہوگی نا اس میں بہت لطف آیا ہوگا-''

''میں نے تم جیسی کچلی ہوئی ذہنیت کا شیطان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا-'' بیکسٹر کی آواز غصے سے لرز رہی تھی- بکے نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا- ''خوب بولتے ہو تم'' پھر وہ مورین کی طرف مڑا- 'لڑکی' تم ان نشستوں کے درمیان فرش پر لیٹ جاؤ-

میگان اور لیری تمھیں نشانہ بنانا چاہیں گے- بالکل ساکت پڑی رہنا میری جان- گولیاں تمھیں اپنے سامنے سے گزرتی ہوئی نظر آئیں گی- اور ہاں، چھت پر نظر جمائے رکھنا- چھ بج کر تین منٹ پر تمھیں ایک آواز سنائی دے گی اور فرش اوپر اٹھتا دکھائی دے گا، یہ ستون ہلنے لگیں گے-

چھ بج کر چار منٹ پر تمھیں چھت کے بعض حصے گرتے دکھائی دیں گے- اب دیکھنا یہ ہے کہ ملبے میں دب کر مرتے ہوئے آخری لمحوں میں تم کس کے بارے میں سوچتی ہو.....

برائن کے یا ہیری کے- خیر مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا'' اور وہ ہنستا ہوا کانسی کی پلیٹ کی طرف بڑھا اور اسے اٹھانے لگا-

''میرے ذہن میں آخری خیال یہ ہوگا کہ خدا ہم سب کی روحوں پر رحم فرمائے.....' مورین نے پکار کر کہا-'' اور تمھاری روح کو بالآخر ابدی سکون میسر آجائے- بکے نے اس کی طرف ہاتھوں سے ایک بوسا اچھالا اور سیڑھی سے اترنے لگا- کانسی کی پلیٹ کو اس نے کھینچ کر برابر کر دیا-

مورین نشست پر بیٹھ گئی- بیکسٹر چند لمحے کھڑا رہا- پھر وہ مورین کی طرف بڑھا- مورین نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا- بیکسٹر نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا- ان کے جسم ایک دوسرے کو چھو رہے تھے-

''میں نے بارہا تصور کرنے کی کوشش کی کہ یہ ڈراما کس انداز میں ختم ہوگا- مگر ذہن سادہ رہتا تھا- اور اب.... '' توقع کے مطابق دنیا میں کچھ بھی نہیں ہوتا-'' مورین بولی-'' مثلاً مجھے توقع بھی نہیں تھی کہ تم....

بیکسٹر نے اسے لپٹا لیا- ''میں خوف زدہ ہوں-''

''میں بھی'' مورین ایک لمحہ کچھ سوچتی رہی- پھر مسکرا دی- 'لیکن پتا ہے، ہم کامیاب رہے- ہم نے ایک لمحے کے لیے بھی ان لوگوں کو خوش ہونے اور اپنے اوپر ہنسنے کا موقع نہیں دیا-''

بیکسٹر مسکرادیا- ''ہاں- تم ٹھیک کہہ رہی ہو-''

برائن نے تاریکی میں داہنی سمت دیکھا- مسند خالی پڑی تھی- اس نے چھوٹے ارغن کی طرف دیکھا- اس کے کنسول پر ایک موم بتی روشن تھی- ایک لمحے کو اسے ایسا لگا کہ جان یکے وہاں بیٹھا ہے- مگر پھر اس کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی- آرگن پر پیڈ رفنز جیرالڈ بیٹھا تھا!

پیڈر کی انگلیاں ارغن کے بٹنوں پر تھیں- جسم پیچھے کی طرف جھکا ہوا تھا- چہرہ چھت کی طرف اس انداز میں اٹھا ہوا تھا، جیسے وہ کوئی گانا شروع کرنے والا ہو- برائن کو اس کے منہ سے نکلی ہوئی ٹیوب اور اس کی مردہ جلد کی سفیدی صاف دکھائی دے رہی تھی- لیکن کھلی آنکھوں میں ناچتی شمعوں کی لو کی وجہ سے وہ زندہ لگ رہا تھا- ''یکے.... غلیظ آدمی.... وہ بڑبڑایا- پھر اس نے ارغنوں گاہ کی طرف دیکھا- لیکن وہاں میگان نظر نہیں آئی- اس نے اپنی توجہ دوبارہ صدر دروازے پر مرکوز کرلی- پانچ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے-

پھر پانچ منٹ اور گزر گئے!

برائن نے اپنے عقب میں ستون کی جانب دیکھا- وہاں مورین اور بیکسٹر ایک دوسرے سے لپٹے بیٹھے تھے- اس نے ایک لمحہ انھیں دیکھا، اور پھر پلٹ کر دوبارہ پیش دہلیز کو دیکھنے لگا-

ساڑھے پانچ بج گئے!

اب گرجا کے اندر کی فضا میں واضح طور پر کشیدگی محسوس کی جاسکتی تھی-

۵ بج کر ۳۵ منٹ پر ہر شخص یہ سوچ رہا تھا- کہ اب اتنے کم وقت میں حملے سے پولیس مطلوبہ نتائج حاصل کر ہی نہیں سکتی-

جنوب مغربی غلام گردش میں جارج سلیوان نے رائفل رکھی اور بیگ پائپ اٹھالیا- اس نے بیگ بازو کے نیچے دبایا، تین ڈرون پائپ اپنے کندھے پر رکھے- اور بلو پائپ منہ سے لگالیا- اگلے ہی لمحے وہ بجا رہا تھا.... تمام احکامات کو اور معقولیت کو بالائے طاق رکھ کر-

موسیقی فضا میں گونجی، کشیدگی میں خفیف سی کمی ہوئی- چوکسی میں تھوڑے سے سکون کی آمیزش ہوگئی- تنے ہوئے! اعصاب کچھ ڈھیلے پڑ گئے!

☆☆☆

بالینی آرچ بشپ کے مقدس اشیا کے حجرے کے نیچے والے بیس منٹ میں چھوٹی سی لفٹ

کے کھلے دروازے پر کھڑا تھا- ایک کمانڈو لفٹ کی چھت پر کھڑا ہاتھ میں اسپاٹ لائٹ پکڑے لفٹ کے راستے کو دیکھ رہا تھا- یہ راستہ اینٹوں سے بنا ہوا تھا- لیکن بالائی لیول پر اس کی دیوار چوبی تھی- اور اسی طرح سے اوپر جا رہی تھی- اسٹل وے نے بتایا تھا کہ وہ دیوار غلام گردش کی اٹاری تک چلی گئی تھی-

''کیسا دکھتا ہے؟'' بالینی نے دھیمی آواز میں پکارا-

کمانڈو نے کہا- ''ابھی دیکھتے ہیں' اس نے اپنی ہتھیلی سے ایک برقناطیسی چٹکی اور اسے کولہوں کی بلندی پر لفٹ کے کیبل پر مضبوطی سے کس دیا- پھر اس نے اس کے اوپر چڑھ کر اس کی مضبوطی کو جانچا- اس کے بعد اس نے اوپر ایک اور چٹکی لگائی- اس طرح چٹکیوں کی مدد سے قدم بہ قدم چڑھتا- وہ آٹھویں منزل پر غلام گردش کی سطح تک پہنچ گیا- لفٹ کے خلا کی دیوار وہاں بھی چوبی تھے-

بالینی نے اپنے عقب میں خمیدہ راہ داری کی جانب دیکھا- حملہ کرنے والا پہلا کمانڈو اسکواڈ اپنے آلات اور اسلحے کے ساتھ تیار کھڑا تھا- ان کے ساتھ انفراریڈ سکوپ لگی رائفلیں اور سائیلنسر لگے پستول تھے-

لفٹ کے باہر فرش پر کمیونیکیشن کا ایک آدمی فیلڈ فون کا چھوٹا سا سوئچ بورڈ سامنے رکھے بیٹھا تھا- اس کے ذریعے حملہ کرنے والے تمام اسکواڈ کا باہمی رابطہ تھا- اور اس کے علاوہ راک فیلر سینٹر میں قائم کردہ اسٹیٹ آفس بھی اس سے منسلک تھا-

''کام شروع ہوتے ہی میئر اور گورنر کو صاف کر دینا-'' بالینی نے کمیونی کیشن مین سے کہا- ''صرف ہمارے اسکواڈ آپس میں رابطے میں رہیں- میں کسی بڑے کی طرف سے مداخلت نہیں کرنا چاہتا- ان کے منہ سے میں صرف ایک بات سننا چاہوں گا..... حملہ ختم کر کے باہر آجاؤ ......بس''

کمیونی کیشن مین نے سر کو تفہیمی جنبش دی- وہ آپریشن کے دوران ڈسٹرب کرنے کی خوف ناکی کو سمجھتا تھا-

راہ داری میں پیٹرک برک آتا نظر آیا- اس کے چہرے پر گریس پینٹ لپا ہوا تھا اور وہ آٹو میٹک پستول کی نالی پر سائیلنسر فٹ کر رہا تھا-

یہ کابل تو نہیں لگتا برک.....کیا خیال ہے؟ بالینی نے چھیڑا۔

پیٹرک نے پستول بیلٹ میں اڑستے ہوئے کہا۔ ''آؤ جو.....اب چل دیں۔''

بالینی نے کندھے جھٹک دیے۔ پھر اس نے چٹکیوں سے بنی ہوئی اوپر جانے والی سیڑھی پر پہلا قدم رکھا۔ پیٹرک برک اس کے پیچھا تھا۔

لفٹ کا خلا خاصا تنگ تھا۔ بالینی نے فلیش لائٹ روشن کر لی تھی۔ بیس فٹ اوپر لفٹ کا وہ دروازہ تھا، جو مقدس اشیا کے حجرے کی لینڈنگ کی طرف کھلتا تھا۔ ''جو آدمی اس دروازے پر پہرہ دے رہا ہے، اگر وہ ہماری آوازیں سن لے اور دروازہ کھول کر اپنی مشین گن سے فائرنگ شروع کر دے تو یہاں سے نیچے تک خون کا آبشار گرے گا اور لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے نیچے'' بالینی نے سرگوشی میں پیٹرک سے کہا۔

پیٹرک نے سر اٹھا کر آگے جانے والے کو دیکھا۔ وہ سو فٹ کا فاصلہ طے کر چکا تھا۔ ''کچھ پتا نہیں، اوپر وہ ہمارے منتظر ہوں'' وہ بولا۔

''ہاں! منصوبے کاغذ پر بہت آسان لگتے ہیں'' بالینی نے تلخ لہجے میں کہا۔ تمھارے پاس ابھی مہلت ہے۔ چاہو تو واپس چلے جاؤ۔

''میں واپس جانے کے لیے نہیں آیا ہوں۔'' وہ دونوں لفٹ کی چھت پر بیٹھے تھے۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ ناممکن تو نہیں کہ انھوں نے ہر دروازے پر بارودی سرنگیں بچھا رکھی ہوں'' بالینی کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ اب وہ نروس ہے' پہلی گولی چلنے کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے کا وقت بہت خوف ناک ہوتا ہے۔ ویسے فلائن نے مجھ پر زبردست نفسیاتی دباؤ ڈالا ہوا ہے۔ بلکہ میں سوچتا ہوں کہ وہ مجھ سے کہیں بڑا پاگل ہے۔''

''ممکن ہے، شریڈر نے اسے بتایا ہو کہ تم اس سے بڑے پاگل ہو۔ اور ممکن ہے کہ فلائن خود تم سے خوف زدہ ہو۔'' بالینی ہنسنے لگا۔ پھر اس کے چہرے پر سختی چھا گئی۔ ''ایک بات بتاؤں، کبھی کبھی میرا دل قتل کرنے کو ایسے چاہتا ہے، جیسے سگریٹ کی طلب ہوتی ہے آدمی کو تم سمجھ رہے ہو نا میری بات؟''

پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ''بہر حال ہم لوگوں کو اوور ٹائم نہیں کرنا ہوگا۔ چھ بج کر تین منٹ پر کھیل ختم۔'' بالینی نے بھی گھڑی دیکھی۔ ''ٹھیک کہتے ہو۔ دو منٹ کا وارننگ ٹائم، پھر

دھماکہ اور اس کے بعد میدان ہی غائب'' وہ پھر ہنسا۔

سب سے آگے جانے والا اب خلا کے اختتام تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے شہتیر کی چرخی سے نائیلون کی مضبوط ڈوری سے بنی ہوئی ایک سیڑھی باندھ کر نیچے لٹکا دی۔ بالینی نے اسے لفٹ کی چھت سے ٹکرانے نہیں دیا۔ کمیونی کیشن والے نے فیلڈ فون کا ایک رُیسیور اس کی طرف اچھالا۔ بالینی نے اسے لے کر اپنے کندھے سے کلپ کر دیا۔ پھر وہ پیٹرک کی طرف مڑا۔ ''سنو برک، اس سیڑھی پر چڑھنا مشکل نہیں۔ لیکن واپسی آسان نہیں ہوگی۔ چاہو تو اب بھی پلٹ جاؤ۔'' یہ کہہ کر اس نے سیڑھی تھامی اور چڑھنے لگا۔

پیٹرک نے کچھ نہیں کہا۔ ذرا سے فاصلے سے وہ بھی بالینی کے پیچھے چڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے اسکواڈ کے دسوں کمانڈو بھی چڑھنے لگے۔ بالینی حجرے والے دروازے پر کان لگا کر سن گن لینے کی کوشش کی، اسے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ بت بن کر رہ گیا۔ پھر دروازے کی نچلی جھری سے نظر آنے والی روشنی گل ہوگئی۔ وہ مزید چند لمحے رائفل کا رخ دروازے کی طرف کر کے انتظار کرتا رہا۔ اس کا دل سینے میں دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ جاتے ہوئے قدموں کی چاپ سن کر اس نے سکون کا سانس لیا۔

اسی وقت اس کے فون پر کلاک کی آواز ابھری۔ ''یس''؟ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

''باہر موجود ہمارے لوگوں نے اطلاع دی ہے کہ اندر لائٹس آف کر دی گئی ہیں۔'' آپریٹر نے اسے بتایا، لیکن بہت مدھم روشنی ...... لیکن بہت مدھم روشنی .... شاید موم بتیوں کی روشنی موجود ہے۔ اور شاید کھڑکیوں کے باہر بھڑکنے والی روشنی ہو رہی ہے۔''

بالینی کے منہ سے گالی نکلی۔ وہ جانتا تھا کہ بھڑکنے والی روشنی سفید فاسفورس کی ہوگی۔ یہ مردود فلائن ابتدا ہی سے تیز آدمی ثابت ہو رہا تھا۔

وہ پھر سے جھولتی ہوئی سیڑھی پر چڑھنے لگا۔

سیڑھی پھینکنے والا کمانڈو اب شہتیر پر چڑھا ہوا انھیں فلیش لائٹ کی روشنی سے راستہ دکھا رہا تھا۔ جہاں لفٹ کا خلا ختم ہوا تھا، وہاں بالینی کو غلام گردش کی ستواں چھت سے ذرا دور ایک خلا نظر آ رہا تھا ''چلو...کوئی اچھی صورت تو نظر آئی۔'' بالینی بڑبڑایا۔

اس نے ایک بار پھر اوپر دیکھا' سیڑھی پھینکنے والا کمانڈر اوپر ہی تھا۔ اس نے سیڑھی اُٹھانے

والے کی طرف ہاتھ بڑھایا- جنوبی دیوار کے اوپری حصے کو ایک ہاتھ سے تھام کر وہ اچھلا اور اپنا سر اور کندھے اس خلا میں گھسائے- سائیلنسر لگا پستول اس کے دوسرے ہاتھ میں تھا- اس تاریکی میں وہ ہر لمحے یہی توقع کر رہا تھا کہ اسے شوٹ کر دیا جائے گا-

چند لمحوں کے انتظار کے بعد اس نے فلیش لائٹ آن کی اور پستول کا سیفٹی کیچ بھی ہٹا دیا- لیکن وہاں نہ کوئی آہٹ تھی اور نہ نقل و حرکت کے آثار- وہ پھسلتا ہوا ایک اور شہتیر پر اترا- اس نے کوشش کی تھی کہ کوئی آہٹ نہ ہو- پھر برک کا سر اور کندھے خلا میں نمودار ہوئے- بالینی نے اسے کندھوں سے تھام کر اس طرف کھینچ لیا- یوں ایک ایک کر کے اسکواڈ کے تمام افراد غلام گردش کی نصف اٹاری میں اتر آئے-

بالینی سینے کے بل رینگتا رہا- گھٹنوں تک اونچی چوبی دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھا' یہاں تک کہ وہ اس چھوٹے دروازے تک پہنچا، جس کا نقشہ گورڈن اسٹل وے نے کھینچا تھا- اس دروازے کے دوسری طرف جنوبی غلام گردش تھی- اور اسے یقین تھا کہ اس غلام گردش میں فیبیان کے ایک یا ایک سے زیادہ گن مین موجود ہیں- اس نے دروازے میں آواز کو بڑھانے والا آلہ لگایا اور کان لگا کر سننے لگا- دوسری طرف نہ کوئی چاپ تھی نہ آواز مگر کہیں دور کوئی بیگ پائپ بجا رہا تھا- ''نفسیاتی مریض.... پاگل'' وہ بڑبڑایا-

وہ بڑی احتیاط سے دیوار سے دور اس نیچی اور تنگ جگہ کی طرف ہٹا، جہاں ستواں چھت باہر کی سنگی دیوار سے مل رہی تھی- اس نے اپنے کندھے سے فیلڈ فون کو علیحدہ کر کے سرگوشی میں سوئچ بورڈ آپریٹر سے کہا- ''تمام اسٹیشنوں کو رپورٹ کر دو- پہلا اسکواڈ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے- ابھی تک دشمن کا سامنا نہیں ہوا-''

کمانڈو کا دوسرا اسکواڈ چمنی کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا- ان کی پشت سے فائر مینوں والی کلہاڑیاں لٹکی ہوئی تھیں- وہ اینٹوں میں چنے گئے اسٹیل کے دروازے سے گزرے- مگر رکے بغیر چمنی کی طرف چڑھتے گئے-

اسکواڈ لیڈر نے خاکی رنگ کی نائیلون کی ڈوری کے سرے سے بندھے ہک کو آخری سیڑھی میں پھنسا کر کھینچا اور ڈوری کا لچھا اپنی مٹھی میں بھینچ لیا- رات کی سرد ہوا چمنی کے خلا سے ٹکرا کر گزرتے ہوئے سیٹی جیسی آواز نکال رہی تھی- اسکوڈ لیڈر نے جیب سے ہیری اسکوپ نکال کر

آنکھوں سے لگایا اور چمنی پاٹ سے باہر دونوں میناروں کا جائزہ لیا- مگر اس زاویے سے اسے کوئی فیبیان نظر نہیں آیا- اس نے ہیری اسکوپ کا رخ صلیبی شکل کی چھت کی طرف کیا ڈھالو چھت میں دو جگہ عمودی رخ پر کھلنے والی کھڑکیاں اسے نظر آئیں- دونوں کھڑکیوں کے چاروں پٹ کھلے ہوئے تھے-

''شٹ'' وہ غرایا- پھر اس نے فیلڈ فون پر رپورٹ دی- ''کیپٹن، سکینڈ اسکواڈ ان پوزیشن- کھڑکیوں کے پٹ کھلے ہوئے ہیں- اگر ان کھڑکیوں میں گن مین موجود ہیں تو اس چھت کو کراس کرنا آسان نہیں ہوگا-''

''وہیں رکے رہو- اشارہ ملنے پر آگے بڑھنا'' دوسری طرف سے بالینی نے بے حد دھیمی آواز میں کہا-

تیسرا اسکواڈ بھی دوسرے اسکواڈ کے پیچھے چمن کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا- لیکن وہ اسٹیل کے دروازے پر رک گیا تھا- اسکواڈ لیڈر نے دروازے پر پوزیشن سنبھال لی- اس کی فلیش لائٹ کی روشنی دروازے کی کنڈی پر پڑ رہی تھی- اس نے ایک میکانیکی چٹکی بڑھا کر کنڈی کو چھوا، اور فوراً ہی واپس کھینچ لیا- پھر اس نے فیلڈ فون پر بالینی سے رابطہ کیا- ''کیپٹن، تھرڈ اسکواڈ ان پوزیشن- یہ کہنا مشکل ہے کہ دروازے سے بارودی سرنگ یا کوئی الارم منسلک ہے یا نہیں-''

''او کے- دوسرا اسکواڈ جیسے ہی چمنی سے باہر نکلے، تمھیں دروازہ کھول کر چیک کرنا ہوگا-''

''ٹھیک ہے سر-''

۵ بج کر ۳۵ منٹ پر راک فیلر سینٹر میں اسنائپر اسکواڈ کے لیڈر نے دسویں منزل پر آفس میں میز پر رکھے فیلڈ فون کا ریسیور اٹھایا..... دوسری طرف جو بالینی تھا- اس نے کوڈ ورڈ میں کہا- ''ٹیل رن.... ساٹھ سکینڈ..''

''او کے'' اسنائپر اسکواڈ کے لیڈر نے کہا اور ریسیور رکھ دیا- پھر اس نے آفس کے انٹر کام بزر سے یہ سگنل آگے بڑھا دیا- ۱۴ اسنائپر تیزی سے سات کھڑکیوں کی طرف بڑھے جو گرجا کے میناروں کے عین سامنے تھیں- انھوں نے کھڑکیوں کے نیچے بیٹھے ہوئے پوزیشن سنبھال لی- انٹر کام کا بزر دوبارہ بجا تو انھوں نے پردے ہٹائے اور رائفلوں کو کھڑکیوں کی چوکھٹوں پر رکھ کر شست باندھ لی-

اسکواڈ لیڈر نے حتمی اشارہ دیا اور فائرنگ شروع ہو گئی- آفس میں قالین پر پیتل کے خالی کارتوسوں کا ڈھیر لگنے لگا...... برائن فلائن نے منبر کے فرش پر رکھے ٹی وی کی طرف دیکھا- اسکرین پر بیل ٹاور کا کلوز شاٹ دکھایا جا رہا تھا، ڈون ملنز کا نیلگوں سایہ ٹوٹی ہوئی چمنیوں سے باہر جھانکتا دکھائی دے رہا تھا- پھر ڈون نے مگ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا......

اب ٹی وی پر جنوبی مینار کا کلوز شاٹ نظر آیا- وہاں روری ڈیوین تھا، جس کے چہرے پر بے زاری کا تاثر تھا- وہ ٹیلسکوپک شاٹ تھا- ٹی وی کا آڈیو تقریباً بند تھا- اس کے باوجود مبصر بہت دھیمی آواز سنائی دے رہی تھی- وہ وقت بتا رہا تھا-

اس وقت تک سب کچھ نارمل تھا- مگر پھر کیمرے نے پین بیک کیا اور اسے بڑی کھڑکی نظر آئی، جس کے عقب میں... یعنی گرجا میں روشنی نظر آ رہی تھی پہلی بار برائن کو احساس ہوا کہ یہ پرانی ریکارڈنگ دکھائی جا رہی ہے... لائیو نشریات کہہ کر!

اس نے جلدی سے فیلڈ فون کی طرف ہاتھ بڑھایا......

فینیان کے ایک درجن جاسوس اردگرد کی عمارت میں موجود تھے اور دوربینوں کی مدد سے گرجا پر نظر رکھے ہوئے تھے- ان میں سے ایک نے چمنی کے منہ پر واضح نقل و حرکت کے آثار دیکھے- دوسرے نے راک فیلر سینٹر کی کھڑکیوں کو اچانک کھلتے دیکھا-

انھوں نے میناروں میں موجود فینیان کو جلتی بجھتی روشنیوں کے ذریعے سگنل دیے.....

روری ڈیوین کھڑکی کے پیچھے جھکا اپنے ٹھٹھرے ہوئے ہاتھوں کو پھونکوں سے گرم کر رہا تھا- رائفل اس کے بازو میں دبی تھی- اچانک اسے جلتی بجھتی روشنی نظر آئی- اس وقت اسے راک فیلر سینٹر کی کھڑکیوں سے جھانکتی نالیں نظر آئیں- ادھر فیلڈ فون کی گھنٹی بجنے لگی- وہ فون کی طرف جھپٹا ہی تھا- کہ فائرنگ ہونے لگی- گولیوں سے ٹوٹنے والے پتھروں کے چند ٹکڑے اس کے چہرے سے ٹکرائے- مینار کا تاریک کمرا آوازوں سے بھر گیا- گولیاں تانبے کی چمنی سے ٹکرا کر زبردست آواز پیدا کر رہی تھیں-

ایک گولی روری کی فلیک جیکٹ میں گھسی- وہ جھٹکے سے پیچھے کی طرف گرا- ایک اور گولی کو اس نے اپنے حلق میں گھستا محسوس کیا، مگر پیشانی کو چھو کر گزرنے والی گولی کی اذیت وہ محسوس ہی نہیں کر سکا-

ڈون ملنز بیل روم کے مشرقی حصے میں کھڑا لانگ آئی لینڈ کی طرف دیکھ رہا تھا- وہ سویرے کا منتظر تھا- اب اسے پچاس فی صد یقین ہو چکا تھا کہ حملہ نہیں ہوگا- فیلڈ فون کی گھنٹی بجی تو اس نے سوچا کہ برائن ابھی فون پر بتانے والا ہے کہ فینیان جیت گئے ہیں-

والڈورف آسٹوریا کی ایک کھڑکی میں روشنی بجھی، جلی، پھر بجھی اور پھر جلی- ایک لمحے کو اس کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا- پھر اس کے عقب میں ایک گھنٹی تیز آواز میں بجی- اس نے پلٹ کر دیکھا- اسی لمحے مسلسل ہونے والی فائرنگ نے اسے احساس دلایا کہ گھنٹی سے کوئی گولی ٹکرائی ہو گی ایونیو پر سامنے والی بلڈنگ سے فائرنگ ہو رہی تھی-

مگر اس نے اس فائرنگ کو سنجیدگی سے نہیں لیا- اسی لمحے کئی گولیاں اس کی فلیک جیکٹ میں گھس گئیں- اس کی سانس رک گئی- قدم اکھڑ گئے، اور وہ پیچھے کی طرف گرا-

اس نے خود کو بہت تیزی سے سنبھالا اور جھکے جھکے فیلڈ فون کی طرف جھپٹا، جس کی گھنٹی اب بھی بجے جا رہی تھی- مگر ایک گولی اس کی کہنی سے ٹکرائی اور دوسری اس کے ہاتھ سے گزر گئی- اس کی رائفل فرش پر گر گئی- آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا- اسی لمحے ایک گولی اس کے کان کے پیچھے لگی اور سر کا ایک حصہ اڑا لے گئی- وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا اور لٹکی ہوئی گھنٹیوں سے ٹکرایا گیا- پھر اس نے خود کو گرتا محسوس کیا.....

فادر مرفی بیل ٹاور لوہے کی سرد سیڑھی سے بندھا سمٹا ہوا کھڑا تھا- تھکن اور سردی نے اسے نیم بے ہوش کر دیا تھا- اس نے گھنٹیوں کی دھیمی آواز سنی تو سر اٹھا کر دیکھا- اسے ڈون ملنز اپنی طرف گرتا نظر آیا- جبلی طور پر اس نے اسے خلا میں گرنے سے پہلے ہی دبوچ لیا-

ڈون ملنز فرش پر گر گیا- اذیت سے وہ چیخ رہا تھا- پھر وہ اٹھا تو ادھر اُدھر ٹکرانے لگا- اس کے ہاتھ اپنے چہرے پر تھے اور انگلیوں کے درمیان سے خون بہہ رہا تھا- وہ احساس توازن سے محروم ہو چکا تھا- وہ اندھا دھند مینار کی مشرقی دیوار کی ایک طرف دوڑا- شیشہ ٹوٹا اور وہ تین منزل نیچے شمال مغربی غلام گردش کی چھت پر جا گرا- فادر مرفی نے دھندلائی ہوئی نظروں سے وہ ڈراؤنا منظر دیکھا، اس نے کئی بار! پلکیں جھپکا کر ٹوٹے ہوئے شیشے کو دیکھا، جو ثابت کر رہا تھا کہ جو کچھ اس نے دیکھا وہ کوئی ڈراؤنا خواب نہیں تھا- حقیقت تھی-

ابھی بولینڈ کو لگا کہ اس نے عقبی غلام گردش کی چھت پر کوئی آواز سنی ہے- وہ اپنی جگہ ساکت

کھڑی ہوگئی- اب وہ ہمہ تن سماعت تھی-

لیری کو لگا کہ مینار کی طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی ہے- وہ سماعت پر زور دیتا رہا- مگر گھنٹی دوبارہ نہیں بجی......

برائن فلائن فیلڈ فون پر چیخ رہا تھا..... جنوبی مینار..... شمالی مینار، جواب دو- جواب کیوں نہیں دیتے؟

چمنی میں دونوں اسکواڈ کے لیڈروں کو بالینی کا پیغام ملا- ''دونوں مینار کلیر ہو گئے ہیں- اب تم آگے بڑھ سکتے ہو-''

دوسرے اسکواڈ لیڈر نے سرد ہوا میں باہر قدم رکھا- گرجا کے باہر کی وہ فلڈ لائٹس اب بھی آن تھیں، جن کی وجہ سے گرجا کا بیرونی حصہ نیلگوں روشنی میں نہایا ہوا تھا- اور اس روشنی کی وجہ سے ان کو خطرہ تھا- ایک طرح سے یہ انھوں نے جوا کھیلا تھا- لیکن اگر وہ لائٹس بجھا دی جائیں تو فینیان خبردار ہو جائے-

وہ چمنی کے پہلو سے گزرتے ہوئے شمال مشرقی غلام گردش کی تاریک چھت پر پہنچے- مسقف راہ داری کی دونوں بڑی کھڑکیوں کے درمیان ایک ابھرا ہوا پتلا اور بڑا پتھر تھا- وہیں لوہے کی وہ سیڑھیاں تھیں، جن کے بارے میں گورڈن اسٹل وے نے نشاندہی کی تھی- وہ ان سیڑھیوں پر چڑھ کر نسبتاً اونچی چھت پر پہنچے- وہاں بارش کے پانی کے لیے بنائی ہوئی نالی تھی- وہ اس نالی میں رینگتے ہوئے قریب ترین عمودی کھڑکی کی طرف بڑھنے لگے-

اسکواڈ لیڈر سب سے آگے تھا- اس کی نظریں عمودی کھڑکی پر جمی تھیں- کھڑکی کے قریب پہنچتے پہنچتے اسے احساس ہوا کہ کوئی چیز کھڑکی سے باہر نکلی ہوئی تھی...... پتلی اور لمبی کوئی چیز، جیسے کسی رائفل کی نالی!

تیسرے اسکواڈ نے چمنی پاٹ سے آخری ہیولے کو بھی باہر نکلتے دیکھا- اس نے کنڈی سے چپکی ہوئی چٹکی کو تھاما اور دل میں خدا سے عافیت کی دعا کی- پھر اس نے آہستہ سے دروازے کو دھکیلا- اسے لگ رہا تھا کہ کسی بھی ثانیے دروازہ دھماکے سے اڑ جائے گا..... اور اس کے ساتھ وہ بھی چمنی سے دھوئیں کی طرح چپکا ہوا ہوگا-

جین کیرنی اور آرتھر نلٹی چھت کی عمودی کھڑکی کے کھلے پٹ کے سامنے کھڑے آسمان کو دیکھ

رہے تھے- انھیں ہیلی کاپٹرز سے خبردار رہنے کو کہا گیا تھا- آرتھر ڈھلوانی چھت کے شمالی حصے کی طرف تھا'' اسے ایسا لگا، جیسے اس نے کوئی آواز سنی ہے- اس نے نیچے غلام گردش کی چھت کی طرف دیکھا- لیکن اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہیں آیا- پھر اسے داہنی سمت سے آہٹ سنائی دی- اس نے سر گھما کر دیکھا- وہاں اسے تاریک ہیولوں کی ایک قطار نظر آئی، جیسے سیاہ چیونٹے چلے آ رہے ہوں- ایک لمحے کے بعد اس کی سمجھ میں آیا کہ وہ سیاہ پوش کمانڈو ہیں- اور وہ بارش کی نکاسی کی نالی میں سینے کے بل رینگتے ہوئے اسی کی طرف بڑھ رہے تھے-

یہ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ یہاں پہنچے کیسے.....بہرحال اس نے رائفل سیدھی کی اور اگلے آدمی کا نشانہ لیا، جو اس سے بہ مشکل بیس فٹ دور تھا-

ان میں سے ایک آدمی چلایا، اور وہ سب ایک گھٹنے پر کھڑے ہو گئے- ان کی رائفلیں فائرنگ کی پوزیشن میں آ گئیں- آرتھر نے ٹریگر دبایا- سب سے آگے والے آدمی نے اپنی فلیک جیکٹ پر ہاتھ رکھا، اس کا توازن بگڑا اور وہ نالی میں پھسلتا ہوا تین منزل نیچے جا گرا-

جین کیرنی نے آرتھر کے فائر کی آواز سن کر پلٹ کر دیکھا- ''آرتھر، کیا بات......؟''

اس لمحے جس عمودی کھڑکی میں آرتھر کھڑا تھا، اس کے پرخچے اُڑ گئے اور آرتھر اٹاری میں آ گرا- وہ بہت تیزی سے اٹھا اور جین کی طرف دو قدم بڑھا اس کے دونوں ہاتھ یوں لہرا رہے تھے، جیسے وہ کچھ پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو- پھر وہ کیٹ واک سے گرا اور لڑھکتا ہوا پلاسٹر کی منڈیر پر جا گرا-

جین چند لمحے اس کے بے حس و حرکت جسم کو دیکھتی رہی- پھر اس نے عمودی کھڑکی کے خلا کی طرف دیکھا- ایک آدمی اس خلا میں جھکا ہوا نظر آیا- جین نے رائفل سیدھی کی اور فائر کیا- مگر وہ شخص اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا- اب وہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا-

جین کیٹ واک پر دوڑی- پھر اس نے لکڑی کے تختوں پر چھلانگ لگائی اور ایک جلتے ہوئے لیمپ کی طرف ہاتھ بڑھایا- اس نے لیمپ کو تھاما، اس کے ہاتھ نے قوسی حرکت کی اور اسے کٹی ہوئی لکڑیوں کے ڈھیر کی طرف اچھال دیا- پھر وہ لڑھکتی ہوئی چند فٹ آگے گئی اور اس نے فیلڈ فون کی طرف ہاتھ بڑھایا، جس کی گھنٹی بج رہی تھی-

اب کھڑکی کے کھلے خلا سے لوگ اندر کود رہے تھے- کیٹ واک پر دوڑتے ہوئے وہ

سائیلنسر لگی رائفلوں سے اندھا دھند فائرنگ کر رہے تھے- جین کے چاروں طرف ادھر اُدھر گولیاں ٹکرا رہی تھیں-

جین نے فائر کیا اس فائر نے اندھا دھند فائرنگ کرنے والوں کو ہدف فراہم کر دیا- ایک درجن رائفلیں گرجیں اور جین کو لگا کہ اس کی ران میں کوئی دہکتا ہوا انگارہ اتر گیا ہے- اس کے حلق سے چیخ نکلی اور ہاتھ سے رائفل چھوٹ گئی- اس نے زخم کو چھو کر دیکھا اور دوسرا ہاتھ بجتے ہوئے فون کی طرف بڑھایا-

لکڑیوں نے اب آگ پکڑ لی تھی، شعلوں کی روشنی میں اسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے ہیولے نظر آ رہے تھے- وہ جلتی ہوئی لکڑیوں میں آگ بجھانے والی گیس سے بھرے ہوئے ڈبے اچھال رہے تھے- لیکن آگ کی شدت اور بڑھ رہی تھی- وہ پھیل بھی رہی تھی-

اس نے اپنی رائفل اٹھائی اور دہکتی ہوئی آگ کی طرف کیا- کوئی چلایا، جوابی گولی اس کے بالوں کو چھوتی ہوئی گزری- وہ گھسٹتی ہوئی بیل ٹاور کی راہ داری کی طرف بڑھی- گرد آلود فرش پر وہ اپنے پیچھے خون کی لکیر چھوڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی- آگے اسے اور ایک لیمپ ملا- اس نے اس لیمپ کو لکڑیوں کے ایک اور ڈھیر کی طرف اچھال دیا، جو اس کے اور بیل ٹاور کے درمیان حائل تھا- وہاں بھی آگ بھڑک اٹھی- لیکن اس نے اپنے فرار کی راہ خود ہی مسدود کر لی تھی-

وہ اوندھی لیٹ گئی اور آگ کی طرف فائرنگ کرنے لگی- چند لمحے بعد ایک اور چیخ سنائی دی- اس کے قریب سے کئی گولیاں گزریں- عقب میں ایک شیشہ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی- آگ اب چھت تک پہنچ رہی تھی- پگھلے ہوئے موم کی بو نے فضا بوجھل کر دی تھی- اس کے سرد ہوتے جسم کو حرارت مل رہی تھی-

شمالی مشرقی غلام گردش میں ایمون فیرل نے عقبی اٹاری کی چھت پر واضح آواز سنی وہ پہلے ہی اعصاب زدہ ہو رہا تھا- اس نے سانس بھی روک لی اور نیچے برائن فلائن کو دیکھا جو منبر پر رکھے فون پر بار بار ہاتھ مار رہا تھا- سامنے ابی لینڈ اور جارج سلیوان تشویش زدہ سے منڈیر پر جھکے ہوئے تھے- ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے- ایمون کے خیال میں کوئی وجہ نہیں تھی کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انتظار کیا جائے-

وہ آہستگی سے ریلنگ سے پلٹا، اپنی رائفل رکھی اور اپنے عقب میں نصف دیوار میں نصب

چھوٹے دروازے کو کھولا- پھر وہ جھک کر تاریک اٹاری میں داخل ہوا- اس نے اپنی فلیش لائٹ کی روشنی چمنی میں اسٹیل کے دروازے پر ڈالی- اسے یقین تھا کہ خدا نے اپنی خاص عنایت سے اسے فرار ہونے کا راستہ عطا کیا ہے- اسی لیے اس کے خیال میں اسے برائن سے یہ راز چھپانے کا حق بھی حاصل تھا- اور اسے استعمال کرنے کا بھی-

بہت محتاط انداز میں وہ دروازے کی طرف بڑھا- فلیش لائٹ اس نے جیب میں رکھ لی- اس نے خود کو خلا میں گزارا اور پاؤں سے لوہے کی سیڑھی کو ٹٹولا- بالآخر اس کا پاؤں قدمچے پر ٹک گیا- اس نے دروازہ بند کیا- اندر گہری تاریکی تھی- اس نے نچلے قدمچے پر پاؤں رکھا- اسی وقت کوئی چیز اس کے کندھے سے مس ہوئی اور اس کی چیخ نکل گئی- اس نے ہاتھ بڑھا کر چھوا- وہ تنی ہوئی ڈوری تھی.... نائیلون کی مضبوط ڈوری-

اس نے سر اٹھا کر دیکھا- چمنی کے منہ سے تاروں بھرا آسمان نظر آ رہا تھا- پھر ایک متحرک ہیولے کے درمیان میں آنے کی وجہ سے وہ منظر جزوی طور پر اوجھل ہو گیا- اس کے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی- کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ یہاں تنہا نہیں ہے-

اسے کسی کی سانسوں کی آواز آئی- پھر قریب ہی لوگوں کی موجودگی کا احساس ہوا- رسی کی سیڑھی کی مدد سے چڑھتے ہوئے لوگ بہت قریب تھے، بلکہ آگے والا تو شاید اس سے صرف چند انچ کے فاصلے پر تھا- اس نے کھنکھار کر گلا صاف کرتے ہوئے کہا- ”کیا...... کک...... کون....؟“

”یہ سانتا کلاز تو نہیں ہو سکتا؟ ہے نا دوست؟“ کسی نے کہا-

سرد سی کوئی دھاتی چیز اس کے رخسار سے آ لگی- اس نے چیخ کر کہا- ”میں ہتھیار ڈال رہا ہوں“

لیکن اس کی چیخ سن کر کمانڈو بوکھلا گیا- تاریکی میں ایک خاموش شعلہ سا لپکا- ایمون پہلے قدموں کے بل گرا، پھر قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے جا گرا- اس کا جسم خون میں نہا گیا تھا-

تیسرے اسکواڈ کے لیڈر نے کہا- ”سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کہاں جا رہا تھا-“

اسکواڈ کے لوگوں نے دروازہ کھولا اور چمنی میں سے گزر کر اس تاریک اٹاری میں داخل ہو گئے، جس کے عین نیچے حجرہ مریم تھا-

برائن فلائن نے ٹی وی بند کر دیا- پھر اس نے مائیکروفون پر کہا- ”حملہ شروع ہو گیا ہے-“

چوکنے رہو اور حوصلہ رکھو- توجہ دروازوں اور کھڑکیوں پر، اور راکٹ تیار'' - نصف دیوار کے دروازے پر کھڑے بالینی نے پبلک ایڈریس سسٹم پر برائن فلائن کی آواز سنی- ہاں حرامیو، تم دروازوں اور کھڑکیوں پر نظر رکھو، وہ بڑبڑایا-

پہلا اسکواڈ دروازے کے اطراف میں رائفلیں اٹھائے گھٹنوں کے بل جھکا ہوا تھا- بالینی نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا، گھمایا اور اسے کھینچا- کھینچنے سے کچھ نہیں ہوا تو اس نے دروازے کو دھکیلا- دروازہ کھل گیا- وہ غلام گردش میں داخل ہوا- پیچھے اس کے جوان تھے- ان سبھوں نے سرد فرش پر چھلانگیں لگائیں- ان کے ہتھیار پوزیشن میں تھے-

غلام گردش خالی تھی- مگر وہاں فرش پر ایک سیاہ مارننگ کوٹ، ایک ٹاپ ہیٹ اور ایک سیاہ رنگ پٹکا تھا، جس پر پریڈ مارشل لکھا تھا-

اسکواڈ کے آدھے افراد تھوڑے تھوڑے سے فاصلے پر منڈیر کے ساتھ ساتھ سینے کے بل رینگنے لگے- باقی آدھے اس طرف بڑھنے لگے، جہاں غلام گردش ۹۰ درجے کے زاویے پر جنوبی ضلعے کی طرف مڑ رہی تھی-

بالینی نے ۹۰ درجے کے موڑ کے گوشے میں کھڑے ہو کر اپنا انفرا ریڈ پیری اسکوپ سنبھالا-

پورے گرجے میں فاسفورس کے شعلوں اور شمعوں کے سوا کوئی روشنی نہیں تھی، جلتے ہوئے فاسفورس کی وجہ سے دُوربین میں نظر آنے والے اِنچ ایک تانبے میں سفید ہو کر فوراً ہی معدوم ہو جاتے تھے- اس نے ہیری اسکوپ جھکا لیا اسی لمحے کسی نے اس کی طرف عام دوربین بڑھادی- اس کی مدد سے بالینی نے جنوبی ضلعے کی طویل غلام گردش کا جائزہ لیا- نیچے سے آنے والی ٹمٹاتی روشنی میں اسے ایک دراز قد آدمی منڈیر سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا- وہ بیگ پائپر کا کوٹ پہنے ہوئے تھا- اس کی رائفل کا رخ گرجا کے سفینے کی طرف تھا-

بالینی نے ارغنون گاہ کی طرف دوربین کا رخ کر کے جائزہ لیا- مگر وہاں اسے کوئی نظر نہیں آیا- اس نے دوربین کو داہنی سمت گھمایا تو اسے گرجا کے سفینے کے اس طرف ایک عورت کی جھلک دکھائی دی- وہ اوور آل پہنے ہوئے تھی بالینی نے فوکس درست کر کے اس کے چہرے کو دیکھا- وہ خوف زدہ نظر آ رہی تھی- وہ مسکرایا- پھر اس نے دوربین کا رخ تبدیل کرتے ہوئے صدر چبوترے کے قریب والی مختصر غلام گردش کا جائزہ لیا- وہاں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا- یہ برائن فلائن کتنے تھوڑے

لوگوں کے ساتھ گرجا پر قابض ہوا ہے..... بے وقوف کہیں کا! اس نے سوچا- پیٹرک برک پیچھے سے اس کے پاس آیا- بالینی نے سرگوشی میں اس سے کہا- ''صورتِ حال اتنی خراب نہیں ہے-'' اسی وقت اس کے فیلڈ فون نے کلک کیا-

تیسرے اسکواڈ نے رپورٹ دی کہ اس نے پوزیشن سنبھال لی ہے- چمنی میں ایک فینیان ملا تھا، جسے راستے سے ہٹادیا گیا-

اس وقت فیلڈ فون پر دوسرے اسکواڈ لیڈر کی ہیجانی آواز ابھری- اٹاری میں آگ بھڑک اٹھی ہے- ہم آگ بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں- تین فینیان مارے جاچکے ہیں- ایک ابھی فائرنگ کر رہا ہے- آگ بجھانے والے ہیلی کاپٹر اس وقت تک اٹاری پر نہیں اتر سکتے، جب تک فائرنگ ہو رہی ہے-

''وہیں رکو اور آگ بجھانے کی کوشش کرو- اور فائرنگ کرنے والے فینیان کو ختم کرو- تا کہ ہیلی کاپٹرز آسکیں- اور اس آگ کو ایسے ہرگز نہیں چھوڑنا ہے- اسے پیشاب کر کے بجھاؤ، اسے تھوک کر بجھاؤ- مگر ہر حال میں بجھاؤ-'' بالینی جذباتی ہوتا تھا تو ایسی ہی گفتگو کرنے لگتا تھا-

''ٹھیک ہے''

بالینی نے فون رکھا اور پیٹرک سے کہا- ''اٹاری جل رہی ہے-''

پیٹرک نے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی- اوپر..... چار منزل اوپر چھت کے کناروں پر ہلکی سی روشنی نظر آ رہی تھی اور تپش کا احساس بھی ہو رہا تھا- لیکن جہاں وہ لوگ تھے، وہاں سردی اور اندھیرا تھا- وہ جانتا تھا کہ نیچے کہیں اتنا آتش گیر مادہ نصب ہے کہ گرجا کا پورا مشرقی حصہ زمیں بوس ہو سکتا ہے- اس نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا- ''ہم اس آگ کو بجھا دیں گے-''

بالینی نے غصے سے اسے دیکھا- ''تمھاری حسِ مزاح کافی بدبودار ہے-''

برائن فلائن منبر پر کھڑا تھا- اپنی نااہلی کا احساس اس کے وجود میں ڈھیرے ڈھیرے سرایت کر رہا تھا- یہ وہ اختتام تھا، جو اس کے لیے خلافِ توقع تھا- نہ کوئی گولی کی آواز، نہ کوئی دھماکہ، نہ چیخ نہ سسکی- اسے تو ایسا کچھ سنائی نہیں دیا تھا- اسے یقین ہو گیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح پولیس گورڈن اسٹل وے کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے- اور اس میں یقیناً میجر مارٹن کا ہاتھ ہوگا- اسی لیے اب پولیس دروازوں اور کھڑکیوں سے اندر نہیں آئے گی- شریڈر نے یا تو جھوٹ بولا تھا، یا پولیس

نے اسے استعمال کیا تھا، بہر حال پولیس خاموشی سے گرجا میں داخل ہو رہی تھی- اور وہ بغیر ایک گولی چلائے گرجا کو فتح کر لیں گے- اس نے گھڑی میں وقت دیکھا.... ۵ بج کو ۳۷ منٹ! اسے امید تھی کہ نیچے بکے ابھی زندہ ہوگا اور اندھیرے میں دبکا بم ڈسپوزل اسکواڈ والوں کی آمد کا منتظر ہوگا- اس کے دل کو اطمینان ہوا- کچھ اور ہو نہ ہو، کم از کم بکے اپنا مشن ضرور مکمل کر لے گا-

برائن نے مائیکروفون میں کہا- ''وہ دونوں میناروں پر قابض ہو چکے ہیں- جارج، ایمون، فرینک، ایبی، لیری اور میگان..... چوکنے رہو- انھوں نے اندر داخل ہونے کا کوئی اور راستہ تلاش کر لیا ہے- فرینک زمین دوز کوٹھری میں اپنے عقب پر بھی نظر رکھو، سب لوگ غور سے سن لیں، عین ممکن ہے کہ فرش کے کچھ بلاک حرکت کرنے والے ہوں- ہر حرکت پر نظر رکھنی ہوگی- صدر چبوترے پر کانسی کی پلیٹ پر بھی- کان آوازوں پر لگائے رکھو اور نظر تحرک پر..... اس نے اچانک سر اٹھا کر شمالی مشرقی غلام گردش کی طرف دیکھا- وہاں اُسے تحرک کا احساس ہوا تھا- ''ایمون'' -اس نے پکارا-

کوئی جواب نہیں ملا-

اس کی نگاہیں اوپر اندھیرے کو ٹٹول رہی تھیں- ''ایمون'' اس نے جھنجلا کر پکارا- پھر وہ دوبارہ فیلڈ فون کو کھڑ کھڑانے لگا-

بالینی برائن کی آواز کی بازگشت تھمنے کا منتظر تھا- ''اب ہمیں حرکت میں آ جانا چاہیے-'' اس کے ساتھ کھڑے اسکواڈ لیڈر نے کہا-

''نہیں، اس معاملہ میں ٹائمنگ کی بڑی اہمیت ہے'' اسی لمحے فون پر کلک کی آواز ابھری- بالینی تیسرے اسکواڈ لیڈر کی رپورٹ چند لمحے سنتا رہا- پھر اسکواڈ لیڈر نے پوچھا-

''کیپٹن'' اس غلام گردش میں تمھیں کوئی نظر آ رہا ہے''؟

''میرے خیال میں وہاں بس ایمون نامی ایک آدمی ہی تھا- تم لوگ اندر گھس جاؤ-'' بالینی نے کہا- پھر آپریٹر سے رابطہ کر کے کہا- چوتھے اسکواڈ سے بات کراؤ..... چوتھا اسکواڈ لیڈر اس وقت ڈکٹ میں رینگ رہا تھا- ''ہمیں تاخیر ہو گئی کیپٹن- ڈکٹس میں خاصی بھول بھلیاں ہیں- ہم بھٹک گئے تھے- اب میرا خیال ہے کہ ہم بنیاد سے گزر چکے ہیں......''

''خیال ہے! ارے تمھارے ساتھ مسئلہ کیا ہے- اب بھی تم اظہار خیال ہی کر رہے ہو-'' بالینی جھنجلا گیا-

''سوری سر......''

بالینی اپنی کنپٹیاں مسل رہا تھا- اس نے اپنی آواز پر کنٹرول رکھتے ہوئے کہا- ''چلو.. صورتِ حال کے تحت تمھاری باہر نکلنے کی مہلت میں پانچ منٹ کا اضافہ کر رہا ہوں- اب تم چھ بجے تک باہر نکل جانا- ٹھیک ہے... مناسب ہے''؟

ایک لمحے کے توقف کے بعد اسکواڈ لیڈر نے کہا- ''جی..... ٹھیک ہے-''

''گڈ.. اب تم وہاں کوئی ایسی جگہ تلاش کرو، جہاں رینگ کر ہی سہی، آگے بڑھا جا سکے- پھر میں بم ڈسپوزل والوں کو بھیجتا ہوں-'' بالینی نے ریسیور رکھا اور پیٹر کی طرف مڑا- ''مجھے خوشی ہے کہ تم ہمارے ساتھ آئے،

''ویل کم''

فلائن فیلڈ فون پر پکار رہا تھا- اٹاری.....

بالآخر فون پر جین کیرنی کی آواز ابھری-

''وہ میناروں پر قبضہ کر چکے ہیں-' برائن جلدی جلدی کہنے لگا- ''اب وہ عمودی کھڑکیوں سے نیچے آئیں گے- مجھے ہیلی کاپٹروں کی آواز بھی سنائی دے رہی ہے- اب انتظار بے سود ہے جین.. تم آگ لگاؤ اور بیل ٹاور میں گھس جاؤ-

''ٹھیک ہے'' جین نے کہا، وہ کیٹ واک کی ریلنگ سے ٹیک لگائے کھڑی تھی- دو کمانڈوز نے اسے سہارا دیا ہوا تھا- ایک کا آٹومیٹک پستول اس کے سینے پر رکھا تھا- اس نے اچانک چیخ کر کہا- ''برائن..'' مگر اسی لمحے کمانڈو نے فون اس کے ہاتھ سے چھین لیا-

جین نے ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر خود کو سنبھالا- زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اسے کمزوری بھی ہو رہی تھی، اور جی بھی متلا رہا تھا، وہ جھکی اور اس نے فرش پر الٹی کر دی، پھر اس نے سر اٹھایا اور دونوں کمانڈوز کو جھٹک کر اپنے زور پر تن کر کھڑے ہونے کی کوشش کی، اوپر منڈلاتے ہوئے ہیلی کاپٹرز سے بڑے بڑے پائپ لٹکا دیے گئے تھے اور ان سے بھڑکتے ہوئے شعلوں پر سفید فوم سا برسایا جا رہا تھا- جین احساسِ شکست سے نڈھال تھی- لیکن اسے یہ اطمینان بھی تھا، کہ بالآخر معاملہ نمٹ گیا- اس نے آرتھر کے بارے میں سوچنے کی کوشش کی- لیکن اس کی ران میں اتنی شدید

تکلیف ہو رہی تھی کہ سوچنا بھی محال تھا- وہ تو بس اس وقت یہ سوچ سکتی تھی کہ کسی طرح اس کا درد تھم جائے اور متلی رک جائے-

''تم پر لعنت ہو، مجھے ایک پریشر بینڈ تیج دو''- اس نے اسکواڈ لیڈر سے کہا-

اسکواڈ لیڈر نے اسے نظر انداز کر دیا اور عمودی کھڑکی سے نیچے اترنے والے فائرمینوں کو دیکھتا رہا، جو اس کے آدمیوں سے پائپ لے رہے تھے- پھر اس نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا- ''تم لوگوں کو اب بیل ٹاور میں داخل ہونا ہے-''

پھر اسکواڈ لیڈر نے جین کو اور اس کے بعد دہکتی ہوئی آگ کو دیکھا- ''کیا تم پاگل ہو''؟

جین نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا- ''نہیں... ہم وفادار ہیں..''

کمانڈوز کیٹ واک پر بھاگتے ہوئے مینار کی راہ داری کی طرف بڑھ رہے تھے- اس نے فرسٹ ایڈکٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا- اس کی نظریں فائرمینوں پر جمی تھیں، جو لمبے پائپ لیے نیچے اتر رہے تھے-

جین کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا- اس نے اسکواڈ لیڈر کا ریوالور جھپٹا اور نال اپنے سینے کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا- لڑکھڑاتے ہوئے وہ دو قدم پیچھے ہٹی اور کیٹ واک کی ریلنگ سے ٹکرا کر ڈھیر ہو گئی-

اسکواڈ لیڈر سکتے کی سی کیفیت میں اسے دیکھتا رہا- پھر اس نے جھک کر اپنا ریوالور اس کے ہاتھ سے لے لیا- ''پاگل..... پاگل.....'' وہ بڑبڑایا- اسے احساس تھا، کہ وہ اسے بھی شوٹ کر سکتی تھی- لیکن اس نے خود کو شوٹ کر لیا-

اسی لمحے کیمکل کے سفید جھاگ جین کے جسم پر پھیل گئے، پھر ان میں خون کی سرخی جھلکنے لگی-

برائن فلائن نے فیلڈ فون پر ارغنون گاہ سے رابطہ کیا- میگان نے فون ریسیو کیا- ''میرا خیال ہے، وہ اٹاری پر قابض ہو چکے ہیں-'' وہ فون پر جلدی جلدی بول رہا تھا- ہو سکتا ہے، وہ بغلی دروازوں سے ارغنون گاہ میں گھسنے کی کوشش کریں- دروازوں کو کور کیے رکھو- تاکہ لیری فائرنگ کر سکے-''

میگان کی آواز میں ہسٹیریا کی کیفیت تھی اور لہجے میں برہمی- ''وہ اٹاری پر کیسے قابض ہو گئے؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے برائن.... کیا گڑبڑ گھٹالا ہے''؟

برائن نے گہری سانس لی- ''میگان، تم کم از کم پچاس مہمات میں حصہ لے چکی ہو- جانتی ہو کہ ایسے سوال نہیں پوچھے جاتے- تمھیں صرف لڑنا ہے اور مرجانا ہے.... سوال نہیں کرنا ہے- سنو، لیری سے کہو کہ ایمون کے مورچے کا جائزہ لے- میرا خیال ہے، وہ وہاں بھی قابض ہو چکے ہیں-''

''کس گدھے نے کہا تھا کہ تم ملٹری جینئس ہو''؟

''انگریزوں نے دراصل اس طرح وہ اپنی اہمیت بڑھانا چاہ رہے تھے-''

وہ ہچکچائی، پھر شکایتی لہجے میں بولی- ''تم نے ہکے کو موقع کیوں دیا کہ وہ میرے بھائی کو مرجانے دے-

برائن نے ارغن پر بیٹھی ہوئی پیڈر کی لاش کو دیکھا- ''مسٹر ہکے بھی مسٹر لیری کی طرح تمھارا دوست ہے، میرا نہیں- اب ہکے سے ملاقات ہو تو یہ بات اسی سے پوچھ لینا- اور ہاں، لیری سے کہو کہ دوربین کی مدد سے فرنیک گیلاگھر کے مورچے کو بھی.....''

میگان نے ہذیانی لہجے میں کہا- ''برائن.... سنو.... سنو....''

برائن اس لہجے کو پہچانتا تھا- وہ جب کسی چیز سے متنفر ہوتی تھی، تو اسی لہجے میں بچوں کی طرح بات کرتی تھی- اور وہ یہ سننا نہیں چاہتا تھا- اس نے ریسیور رکھ دیا-

بالینی پیری اسکوپ سے تمام پوائنٹس کا جائزہ لیتے ہوئے فیلڈ فون پر رپورٹ دے رہا تھا- ''ہاں.... اب وہ لوگ بار بار اپنے کندھوں کے پیچھے دیکھتے ہیں- ارغن پر بیٹھا ہوا آدمی..... مگر وہ تو مجھے مردہ لگ رہا ہے- ہکے بہرحال نظر نہیں آرہا ہے- مجھے لگتا ہے کہ وہ نیچے ہوگا- دو یرغمالی مورین اور بیکسٹر.... مرفی ابھی تک نظر نہیں آیا ہے..... اور کارڈینل بھی.....''

مقدس اشیا کے حجرے کے پہلو میں واقع ہشت پہلو کمرے میں موجود پانچویں اسکواڈ کے لیڈر نے اس کی بات کاٹ دی- ''کیپٹن، میں ہیری اسکوپ سے مقدس اشیا کے حجرے کے گیٹ کو دیکھ رہا ہوں زاویہ تو اچھا نہیں ہے- صاف نظر نہیں آرہا ہے- بہرحال انھوں نے کسی کو ہتھکڑیاں لگا کر گیٹ سے باندھا ہوا ہے- اور میرے خیال میں وہ کارڈینل ہے- اب آپ حکم کریں-''

بالینی نے زیر لب تصدیق کرتے ہوئے کہا- ''اس بات کی تصدیق کرو اور پھر احکامات کا انتظار کرو'' پھر وہ پیٹر کی طرف مڑا- ''یہ حرام زادے حرامی پن سے باز نہیں آتے- انھوں نے کارڈینل کو گیٹ سے باندھ رکھا ہے' اس نے دوربین کا رخ منبر کی طرف کرتے ہوئے برائن فلائن کو

فوکس کیا۔

''اسمارٹ آدمی ہے۔بس یہ میرا شکار ہے۔البتہ نشانہ لینا آسان نہیں۔اس کے آگے چھتری ہے اور عقب میں ماربل کی دیوار''۔

''اگر اناری محفوظ ہے اور بم تمھارے قبضے میں ہیں تو تمھیں خون بہانے کی بجائے مذاکرات کرنے چاہئیں۔'' پیٹرک نے ناصحانہ لہجے میں کہا۔''جس وقت برائن دیکھے گا کہ وہ بیس رائفلوں کی زد میں ہے تو وہ بات چیت پر رضامند ہو جائے گا۔وہ بہت کچھ ہوسکتا ہے۔مگر بے وقوف ہرگز نہیں ہے۔''

''مجھے ہتھیار ڈالنے کی پیش کش کے لیے نہیں کہا گیا ہے۔'' بالینی نے اڑیل سیل کی طرح پیٹرک کی ناک سے ناک ملاتے ہوئے کہا۔''تم مجھے حکم دینے کی کوشش نہ کرو.....خدا کی قسم، میں تمھیں بھی ٹھکانے لگا دوں گا۔میں بہت کامیاب جا رہا ہوں۔یہ میری زندگی کا اہم ترین مشن ہے۔یہ میرے لیے سنہری وقت ہے۔تم بھی جہنم میں جاؤ اور تمھارا رافلائن بھی۔ان سب کو تڑپ تڑپ کر مرنا ہے۔''

پانچویں اسکواڈ کے لیڈر نے بالینی کو اطلاع دی۔''کیپٹن، ہم وہاں پہنچ چکے ہیں، جہاں سیدھے ہو کر چلنا ممکن نہیں ہے۔''

''گڈ۔اب میں ڈکٹس کے راستے بم ڈسپوزل والوں کو بھیج رہا ہوں۔آگے آگے ان کے کتے ہوں گے۔وہ پہنچ جائیں تو تم باہر نکل آنا۔اور ہاں، خبردار رہنا۔وہاں بکے کی... بلکہ اس کے ساتھیوں کی موجودگی کا بھی امکان ہے۔ذرا خیال سے......'' پھر اس نے وینڈی پیٹرسن سے رابطہ کیا۔''اب تم لوگ جاسکتے ہو۔ڈکٹ میں اتر جاؤ۔راستہ دکھانے والے تار کے پیچھے پیچھے چلتے رہنا۔اب بھٹک مت جانا۔''

''ہم پہلے ہی آگے بڑھ رہے ہیں کیپٹن۔''

بالینی نے گھڑی میں وقت دیکھا۔۵ بج کر ۴۵ منٹ، اس نے کہا''دیکھو، ۵ بج کو ۵۵ منٹ پر میرے آدمی باہر آئیں گے۔تم اس وقت تک بم تلاش کر پاؤ گے یا نہیں، میرا مشورہ ہے کہ چھ بجنے کے بعد تم بھی وہاں نہ رکنا۔''

''کوشش تو یہی ہوگی''

''بہتر بھی یہی ہوگا، بالینی فون بند کر کے پیٹرک کی طرف مڑا۔'میرا خیال ہے، وقت آگیا ہے۔اسے پہلے کہ قسمت رخ بدلے....'' پیٹرک نے کچھ نہیں کہا۔

بالینی ٹھوری کھجا رہا تھا۔چند لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد اس نے راک فیلر سینٹر کے نیچے گیراج کا نمبر ملایا۔''او کے کرنل....کوڈ ورڈ ہے بُل رَن۔ریڈی''؟

کرنل لوگان نے کہا۔''ہم تو پہلے سے تیار ہیں۔تم نے خاصی دیر کر دی''

''جتنی دیر ہوگی، تمھیں میڈل ملنے کا امکان اتنا ہی زیادہ ہو جائے گا۔'' بالینی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

کرنل لوگان نے ریسیور پٹخا اور بکتر بند گاڑی کے ڈرائیور سے کہا۔''گو''۔

بیس ہزار وزنی گاڑی زیر زمین گیراج کے ستواں راستے پر دوڑنے لگی۔دروازے سے نکل کر وہ ۴۹ ویں اسٹریٹ پر پہنچی۔وہاں سے دائیں جانب مڑ کر وہ ففتھ ایونیو پر پہنچی۔اس کی رفتار ۲۵ میل گھنٹہ تھی۔لوگان اس کی اوپر کھلنے والی کھڑکی میں کھڑا تھا۔اس کے ہاتھ میں M16 رائفل تھی۔

صدر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے نظر اٹھا کر گرجا کے میناروں اور چھت کی طرف دیکھا۔وہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔اوپر ہیلی کاپٹر منڈلاتے ہوئے چھت پر کیمیکل برسا رہے تھے۔''گڈ لارڈ...کرنل نے کراہتے ہوئے خود کلامی کی، اس کے دماغ میں خیالات کی رفتار گاڑی کی رفتار سے زیادہ تھی۔

گاڑی گرجا کی طرف مڑی۔ڈرائیور نے رفتار اور بڑھا دی۔اس سے سیڑھیوں پر چڑھنے میں آسانی ہوگی۔مگر جھٹکوں کا کوئی حساب نہیں تھا۔کانسی کا صدر دروازہ تیزی سے قریب آتا لگ رہا تھا۔

لوگان نے سینے پر کراس کا نشان بنایا اور اندر بیٹھ کر کھڑکی کا پٹ گرایا اور چٹخنی لگا دی۔گاڑی کے آگے ٹرک کے ٹائر لگا دیے گئے تھے۔وہ دروازے سے ٹکرائے۔قبضے ٹوٹ گئے۔اور دروازے کے دونوں پٹ اندر کی طرف گئے۔الارم کی آواز گونجی اور اس کے ساتھ دھماکہ ہوا۔گاڑی کے اطراف میں ٹوٹی ہوئی لکڑی کے ٹکڑے اڑنے لگے۔گاڑی پیش دہلیز سے گزری اور ماربل کے فرش پر پھسلنے لگی۔پھر وہ ارغنون گاہ کے نیچے ٹھہر گئی۔

ہیرالڈ بیکسٹر نے مورین کا ہاتھ پکڑا اور اسے نشستوں کے درمیان فرش پر کھینچ لیا۔

منبر پر کھڑے برائن فلائن نے راکٹ لانچر کو بلند کرتے ہوئے نشانہ لیا۔

گاڑی کا عقبی حصہ کھلا اور اس میں سے ۶۹ ویں رجمنٹ کے پندرہ جوان میجر کول کی قیادت میں باہر آئے اور تیزی سے ارغنون گاہ کے نیچے پھیلنے لگے۔

جس وقت صدر دروازہ دھماکے سے ٹوٹا، فرینک گیلا گھر کارڈینل سے بات کر رہا تھا۔ ایک لمحے کو اس نے سوچا کہ فرش کے نیچے عمارت کی بنیاد میں نصب کوئی بم پھٹا ہے۔ مگر فوراً ہی وہ اس آواز کو پہچان گیا۔ اس پر ایسا لرزہ چڑھا کہ رائفل بھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس کے اعصاب جواب دینے لگے۔ اسی لمحے رائفلوں کے گرجنے کی مسلسل آواز بھی آنے لگی۔ اس نے ایک چیخ ماری، اور گیٹ کی طرف لپکا۔ کارڈینل کے سامنے اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے سرخ چوغے کے دامن کو تھام لیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ زاروقطار روتے ہوئے وہ کبھی خدا کو پکار رہا تھا اور کبھی تقدس مآب کو۔

کارڈینل نے اسے سر جھکا کر دیکھا۔ گھبراؤ مت۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے اسے تسلی دی۔

کرنل لوگان تیزی سے اٹھا۔ اس نے کھڑکی کھول کر اس کا پٹ اوپر اٹھایا۔ کھڑکی کے کنارے پر جہاں مشین گن لے لیے جگہ بنی تھی، وہاں اس نے اپنی رائفل رکھی اور ٹیلسکوپک سائٹ سے اندھیرے کو ٹٹولنے لگا۔ منبر پر اسے تحرک کا احساس ہوا، اس نے اسی سمت شست باندھ لی

....

حملہ کرنے والا پہلا اسکواڈ، جس میں پیٹرک اور بالینی بھی تھے، وہ منڈیر کے عقب سے اٹھے ،ان کی رائفلیں کندھوں پر جا ٹکیں۔

ایبی بولینڈ نے چھجے پر تاریک سائے نمودار ہوتے دیکھے.... ڈراؤنے ہیولے۔ پھر اس نے ننھے منے شعلے لپکتے دیکھے اور سائیلنسر سی کھانسی جیسی آوازیں سنی۔ اس نے چیخ کر پکارا۔ ”جارج......“

جارج سلیوان کی پوری توجہ ضلعی دروازے پر تھی۔ لیکن ایبی کی پکار سن کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ حملہ کرنے والا تیسرا اسکواڈ اٹاری سے نکلا اور ایمون فیول کے مورچے پر قابض ہو گیا وہ منڈیر کے ساتھ قطار میں کھڑے اندھیرے میں ممکنہ اہداف کو تلاش کر رہے تھے برائن فلائن نے

راکٹ رانچر کو سیدھا کیا۔

اسی وقت کرنل لوگان کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے عقب میں ستون سے ٹکرائیں۔ اس کا ۷۲m راکٹ ٹیوب سے نکلا اور اپنے پیچھے سرخ شعلہ لیے نشستوں کے اوپر سے اڑتا ہوا بکتر گاڑی کے سامنے والے حصے سے ٹکرایا۔

بکتر بند گاڑی سے پہلے دھواں اٹھا، پھر شعلے ہوئے۔ ڈرائیور تو فوراً ہی ختم ہو گیا۔ کرنل لوگان کاک پٹ سے یوں اڑا، جیسے اسے توپ میں رکھ کر توپ کو چلا دیا گیا ہو۔ وہ تقریباً ارغنون گاہ کی چھت سے ٹکرایا۔ اس کے کپڑے جل رہے تھے۔ وہ نیچے جلتی ہوئی بکتر بند گاڑی میں آ گرا، جو اس وقت تک نارنجی رنگ کے دہکتے ہوئے گولے میں تبدیل ہو چکی تھی۔

غلام گردشوں میں موجود پہلے اور تیسرے اسکواڈ کے جوان فائرنگ کر رہے تھے۔ فرش پر چلے ہوئے کارتوسوں کے خولوں کا ڈھیر لگ رہا تھا۔

ایبی بولینڈ اپنی چیخ کے رکتے ہی ساکت ہو گئی تھی، جیسے کوئی سنگی بت ہو۔ اس نے ایک فائر بھی کیا۔ مگر پھر رائفل اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اور رائفل کا دستہ اس کے چہرے سے ٹکرایا۔ وہ نیچے گر گئی۔ لیکن اس نے فوراً ہی راکٹ اٹھایا اور دوبارہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

جارج نے ایمون کے مورچے کی طرف ایک برسٹ مارا۔ ایک چیخ سنائی دی۔ پھر اس نے گن کا رخ اوپر کی طرف کرتے ہوئے اس غلام گردش میں فائر کیا، جہاں پیڈر کی زندگی میں فرینک گیلا گھر ڈیوٹی دیتا رہا تھا۔ اسی لمحے ایک گولی اس کے سینے میں لگی۔ وہ اپنے بیگ پائپ پر گرا۔ بیگ پائپ سے ایک اداس چیخ نکلی اور گرجا کی خاموش فضا کا سینہ چیر گئی۔

ایبی نے اسے گرتے دیکھا تو راکٹ فائر کر دیا۔

بالینی نے سرخ شعلے کے آگے آگے آتے راکٹ کو دیکھا، جو اسی کی طرف آ رہا تھا۔ اس کی آواز کسی جھپٹتی ہوئی تیز رفتار گاڑی کی سی تھی۔ اس نے چیخ کر کہا۔ ”جھک جاؤ“

راکٹ اوپر کی طرف گیا اور غلام گردش کی چھت سے کچھ نیچے پھٹ گیا۔ اس کے نتیجے میں سینکڑوں رنگین شیشے ٹوٹے اور ان کے بڑے بڑے ٹکڑے نیچے گرنے لگے۔ ان میں کچھ صدر ہوترے پر اور منبر کے قریب بھی گرے تھے۔

بالینی کا اسکواڈ جلدی سے اٹھا اور اس طرف فائرنگ کرنے لگا، جہاں سے راکٹ فائر کیا گیا

تھا-

ایبی بولینڈ دونوں ہاتھوں میں پستول لیے فائر کر رہی تھی- اس کے اردگرد رنگین شیشوں کے ٹکڑوں کی برسات ہو رہی تھی- پھر ایک راکٹ لانچر کی آواز سنائی دی اور اوپر جنگلے کو سہارا دینے والے آرائشی ڈنڈے ٹوٹ کر گرنے لگے- اگلے ہی لمحے اس کے اپنے قدم اکھڑ گئے- لیکن اس سے پہلے ہی اس کا چہرہ خون میں نہا چکا تھا-

پیڈرفر جیرالڈ کی لاش کو چھ سات گولیاں لگیں- وہ آگے پیچھے ہوئی اور بالآخر کی بورڈ پر گر گئی- فضا ایک مسلسل بے ہنگم موسیقی کی آواز سے گونجنے لگی- لوگوں کی چیخوں اور فائرنگ سے ہم آہنگ ہو کر وہ فضا کی خوف ناکی میں اضافہ کر رہی تھی-

برائن فلائن منبر پر گھٹنوں کے بل جھکا ہوا تھا- اس نے ایمون والی غلام گردش کی طرف ایک طویل برسٹ مارا- پھر پہلو بدلتے ہوئے فائرنگ کا رخ صدر دروازے کی پیش دہلیز کی طرف کر دیا- وہاں ۶۹ ویں رجمنٹ کے جوان جلتی ہوئی بکتر بند گاڑی سے پیچھے ہٹ رہے تھے- اچانک بکتر بند گاڑی کی ٹنکی ایک دھماکے سے پھٹ گئی- اس کے شعلے ارغنون گاہ تک پہنچے- رجمنٹ کے جوان پسپا ہوتے ہوئے دروازے سے گزر کر گرجا کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے-

بالینی نے غلام گردش کی ریلنگ سے آگے جھکتے ہوئے منبر چھتری کو دیکھا اور اس سے ذرا نیچے کا نشانہ لیتے ہوئے مسلسل تین فائر کیے-

برائن کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا وہ گرا اور منبر کے فرش پر لڑھکنے لگا- لیکن وہ لڑھکنا اختیاری تھا- بالینی کو وہ چکر دار زینے پر لٹکا ہوا نظر آیا- وہ اس کا نشانہ لینے لگا- اسی لمحے پیٹرک نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا- بالینی نے غرا کر اسے دیکھا- ''نہیں..... اسے چھوڑ دو'' - پیٹرک نے کہا-

بالینی ایک لمحہ دانت نکوستا رہا- پھر ارغنون گاہ کی طرف متوجہ ہو گیا- وہاں اسے فائر کی چمک بہت مدھم نظر آ رہی تھی، جیسے رائفل سے سائیلنسر کے علاوہ فلیم کمپریسر بھی لگایا گیا ہو- وہاں روشنی پھر چمکی- لیکن اب پچھلے مقام سے کئی گز دور- بالینی کو اندازہ ہو گیا کہ وہاں جو کوئی بھی ہے، ماہر فن بھی ہے اور جنگی حکمتِ عملی کے نکتہ نظر سے اسے بہت زبردست مورچہ بھی میسر ہے- ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ غلام گردش کی سمت اسے ایک چیخ سنائی دی اور اس کا ایک آدمی گرتا دکھائی دیا- اور اسی لمحے مخالف غلام گردش سے ایک سسکی سنائی دی- پھر اتنے تسلسل سے فائرنگ شروع ہوئی کہ تمام لوگوں

کو فرش پر سینے کے بل لیٹ جانا پڑا-

پیٹرک نے دیوار سے ٹیک لگا کر سگریٹ جلالی- اسی لمحے اس کے سر کے اوپر لکڑی کی دیوار چیخ گئی- اس نے بیٹھے بیٹھے بائیں جانب پھسلتے ہوئے کہا- ''یہ شخص زبردست نشانچی ہے-''

بالینی نے اثبات میں سر ہلایا اور سینے کے بل رینگتا ہوا آگے بڑھا- ''اور اس کی پوزیشن بھی سب سے اچھی ہے-'' ''یہ ہمارے لیے بڑا مسئلہ بنے گا-'' اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- کرنل لوگان کی بکتر بند گاڑی کے دروازے سے ٹکرانے کے بعد سے اس وقت تک صرف دو منٹ گزرے تھے- مگر اب..... اتنی سی دیر میں لوگان مر چکا تھا اور اس کے تمام آدمی پسپا ہو چکے تھے- اور خود بالینی بھی اپنے کئی جوانوں سے محروم ہو چکا تھا- اور یہ تو اس وقت تھا، جب انھیں گرجا میں داخل ہونے کا خفیہ راستہ گورڈن اسٹل وے کی مہربانی سے مل گیا تھا اور وہ دشمنوں کی بے خبری میں گرجا میں گھس آئے تھے- اگر وہ اپنے پہلے منصوبے پر عمل کرتے تو حملہ کرنے والوں کے جانی نقصان پر کم از کم گرجا میں تو کوئی رونے والا نہ بچتا- یہ سوچ کر بالینی پر لرزہ چڑھ گیا-

پھر اسے یرغمالیوں کا خیال آیا- قوی امکان تھا کہ وہ مر چکے ہوں گے- دوسری طرف جو لوگ تہ خانے میں اترے تھے، انھوں نے بھی ابھی تک کوئی رابطہ نہیں کیا تھا- اور ارغنون گاہ میں جو کوئی بھی تھا، اس کے مزے آئے ہوئے تھے-

بالینی نے فیلڈ فون اٹھایا اور مقدس اشیا کے حجرے کے پاس موجود پانچویں اسکواڈ سے رابطہ کیا- ''ان میں سے دو تین ارغنون گاہ میں موجود ہیں- باقی سب مارے جا چکے ہیں-'' اس نے کہا- ''اب تمھیں کارڈنیل کے پاس جانا ہے اور صدر چبوترے کی نشستوں پر موجود یرغمالیوں کو بچانا ہے-''

''ہم گیٹ پر کیسے دھاوا بولیں- وہاں تو کارڈنیل لٹکا ہوا ہے-'' پانچویں اسکواڈ کے لیڈر نے کہا-

''بہت احتیاط سے آگے بڑھو-'' بالینی نے کہا- فیلڈ فون بند کر کے وہ پیٹرک کی طرف مڑا، ''یہ ارغنون گاہ والا اسنائپر بہت بھاری ثابت ہو گا-''

حملہ کرنے والے پانچویں اسکواڈ کے جوان ہشت پہلو کمروں سے نکل کر مقدس اشیا کے حجرے کے گیٹ کی جانب دونوں اطراف سے بڑھے- دیواروں کے ساتھ پھسلتے ہوئے وہ کارڈ

نیل سے جا ملے۔

اسکواڈ لیڈر نے دیوار سے پیٹھ لگاتے ہوئے محتاط انداز میں خلا سے جھانکا۔ اس کی اور کارڈ نیل کی نظریں ملیں اور دونوں چونک گئے۔ پھر اسکواڈ لیڈر کو ایک شخص کارڈ نیل کے قدموں میں جھکا نظر آیا، گیلا گھر نے زبردست چیخ ماری۔ چیخ اسکواڈ لیڈر نے بھی ماری۔ مگر ساتھ ہی دو فائر بھی کر دیے۔

گیلا گھر ایک لمحے کو بیٹھا رہ گیا۔ پھر وہ آگے کی سمت گرا، اس کا چہرہ سلاخوں سے ٹکرایا اور پھر وہ ایک جانب لڑھک گیا۔

کارڈ نیل اپنے قدموں میں پڑے فرینک گیلا گھر کو دیکھتا رہا۔ اس کے سر سے بہنے والا خون سیڑھیوں پر گر رہا تھا۔ پھر اس نے اسکواڈ لیڈر کو دیکھا، جو فرینک گیلا گھر کو دیکھ رہا تھا۔ اسکواڈ لیڈر نے اوپر لینڈنگ کی طرف دیکھا۔ وہاں اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ چنانچہ اس نے اپنے آدمیوں کو سگنل دے دیا۔ بولٹ کٹر اٹھائے ہوئے چند جوان گیٹ کی طرف بڑھے اور گیٹ سے لپٹی ہوئی زنجیروں کو کاٹنے لگے۔ ایک کارڈ نیل کی ہتھ کڑیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ ایک اور جوان چابی سے گیٹ کا تالا کھول رہا تھا۔ ابھی تک کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔

گیٹ کھول دیا گیا اور دس جوان سیڑھیوں کی طرف لپکے، جو زمین دوز کوٹھری کے دروازے کی طرف جا رہی تھیں۔

کارڈ نیل جھک کر فرینک گیلا گھر کے جسم کو دیکھ رہا تھا کہ بغلی راہ داری سے میڈیکل ٹیم کا ایک آدمی لپک کر آیا اور اس نے کارڈ نیل کا بازو تھام لیا ''آپ ٹھیک تو ہیں نا؟''

کارڈ نیل نے اثبات میں سر ہلایا۔

میڈیکل ٹیم کے آدمی نے فرینک کے چہرے کو دیکھا اور بولا۔ ''اس کی حالت تو اچھی نہیں لگتی۔ بہر حال آپ تو چلیے تقدس مآب'' اس نے کارڈ نیل کا ہاتھ تھاما۔ ایک باوردی پولیس مین کارڈ نیل کو سہارا دے رہا تھا۔ وہ اسے اس کی اقامت گاہ کی طرف لے جا رہے تھے۔

کمانڈو یونٹ کے ایک جوان نے زمین دوز کوٹھری کے دروازے کے ایک جانب کھڑے ہو کر گیس کا ایک چھوٹا کنستر زمین دوز کوٹھری میں اچھال دیا۔ ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ پھر گیس ماسک لگائے ہوئے دو جوان زمین دوز کوٹھری میں داخل ہو گئے۔ چند لمحے بعد ان میں سے

ایک نے چلا کر کہا۔ ''یہاں کوئی نہیں ہے۔''

اسکواڈ لیڈر نے فیلڈ فون سنبھالا اور کیپٹن بالینی کو رپورٹ دی۔ ''کیپٹن، مقدس اشیا کے حجرے کا گیٹ کھول دیا گیا ہے اور زمین دوز کوٹھری پر اب ہمارا قبضہ ہے۔ ہمارا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ایک زخمی فینیان پکڑا گیا۔ کارڈ نیل کو آزاد کرا لیا گیا۔ سب کچھ نہایت آسانی سے ہو گیا۔''

''اب ان سیڑھیوں پر پہنچ کر مجھے رپورٹ دو'' دوسری طرف سے بالینی نے کہا۔ یہاں ارغنون گاہ میں ایک ایسا ظالم نشانہ باز موجود ہے، جو دو شاٹس میں تمھارے بالوں کے درمیان دو لکیریں بنا سکتا ہے.... خون نکالے بغیر۔''

اسکواڈ لیڈر نے رابطہ منقطع ہونے کی آواز سنی اور اپنے آدمیوں سے کہا۔ ''او کے۔ یرغمالی عبادت والی بنچوں کے نیچے ہیں۔ اب وہی ہماری منزل ہے۔ بس اب چل دو۔''

پانچواں اسکواڈ دو گروپس میں تقسیم ہو گیا۔ ہر گروپ ایک سائیڈ کے زینے پر پیش قدمی کر رہا تھا۔

مورین اور بیکسٹر بنچوں کے خلا میں ساکت وصامت پڑے تھے۔ مورین چرچ میں گولیوں کی بازگشت کو بڑے غور سے سن رہی تھی۔ اس نے بیکسٹر کے کان سے منہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''لیری .....اور ممکن ہے میگان بھی......ابھی ارغنون گاہ میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ میں یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ اور کون فائرنگ کر رہا ہے۔'' بیکسٹر نے اس کا بازو مضبوطی سے تھام لیا۔ ''جب تک لیری موجود ہے، کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

اس نے اس کی کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔ ''۵ بج کر ۳۶ منٹ ٹھیک ۶ بجے ہم نکلنے کی کوشش کریں گے۔''

مورین کے لبوں پر کمزور سی مسکراہٹ مچلی۔ ''ہیری، جان کے نا قابل اعتبار آدمی ہے۔ وہ کسی کو بھی صحیح وقت بتانے والا نہیں۔ کون جانے، اس کے حساب سے اس وقت ۶ بج کر ۳ منٹ ہوئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ میری گھڑی غلط ہو۔ لیکن یہ بالکل ممکن ہے کہ بموں کے لیے یہی وقت سیٹ کیا گیا ہو۔ جان کے فیئر پلے کا قائل نہیں ہے، نہ میرے ساتھ، نہ ہی برائن فلائن کے ساتھ''۔

"میں اتنا بے وقوف اور ناسمجھ کیوں ہوں۔" بیکسٹر جھنجلا گیا۔

"ایسے نہ سوچو۔تم نارمل آدمی ہو۔لیکن جان بکے، برائن فلائن اور میں...... ہم پر فریب لوگ ہیں۔فریب دینا ہمارے لیے سانس لینے کے برابر ہے۔"

بیکسٹر نے اسے غور سے دیکھا۔"تو اب ہمیں بھاگنا چاہیے۔"

"کہاں؟ کیسے؟ چرچ کے اس پورے حصے کو ڈھیر ہو جانا ہے۔دروازوں پر بارودی سرنگیں ہیں۔ارغنون گاہ میں لیری موجود ہے۔مقدس اشیا کے حجرے کے گیٹ پر فرینک گیلاگھر پہرہ دے رہا ہے۔"

وہ چند لمحے سوچتا رہا۔"فرینک گیلاگھر تمھارا احسان مند ہے۔"

"میں خود کو ان میں سے کسی کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔اور ویسے بھی ہم ان سیڑھیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔مجھے لیری جیسے خبیث اور میگان جیسی جانور کے ہاتھوں شوٹ ہونا گوارا نہیں۔میں یہیں رکوں گی۔"

"اور یوں جان بکے تمھیں اُڑا دے گا۔"

مورین نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔پھر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔"سنو، صدر چبوترے کی پشت کی طرف قربان گاہ اور ارغنون گاہ کو درمیان میں رکھتے ہوئے ہم اگر حجرہ مریم میں داخل ہو جائیں۔وہاں کی کھڑکیاں فرش سے پندرہ فٹ اوپر ہیں۔حجرہ مریم کی قربان گاہ پر چڑھ کر ہم میں سے ایک، دوسرے کو سہارا دے کر اوپر چڑھائے تو...... ہم بہت دور تو نہیں جا سکیں گے۔لیکن......"

"لیکن ہم صحیح سمت میں بڑھ رہے ہوں گے۔"

مورین نے اثبات میں سر ہلایا اور بنچوں کے درمیان حرکت میں آ گئی......

پانچویں اسکواڈ کے جوان مرکزی قربان گاہ کی عقبی سیڑھیوں پر جھکتے ہوئے چڑھ رہے تھے۔اسکواڈ لیڈر نے قربان گاہ کی جنوبی سمت میں جھانکا۔وہاں اسے کانسی کی وہ پلیٹ نظر آئی۔وہ دائیں جانب مڑا۔اپنا چہرہ اس نے فرش سے چپکا لیا تھا اور یرغمالیوں کو تلاش کر رہا تھا، لیکن روشنی بہت ناکافی تھی، اور جس زاویے سے وہ دیکھ رہا تھا، وہ بھی اچھا نہیں تھا۔اسے کہیں کوئی نظر نہیں آیا۔اس نے اپنی رائفل اٹھائی اور دھیمی آواز میں پکارا۔"بیکسٹر...... مورین؟"

وہ دونوں اس وقت صدر چبوترے کے عقب میں چھلانگ لگانے ہی والے تھے۔مگر آواز سن کر اپنی جگہ دبک گئے۔پھر بیکسٹر نے سرگوشی میں جواب دیا۔"ہاں...... کیا بات ہے؟"

اسکواڈ لیڈر نے کہا۔"زینہ صاف ہے۔کارڈینل محفوظ ہے۔فادر مرفی کہاں ہے؟"

مورین نے جھانک کر دیکھا۔زینہ کوئی تیس فٹ دور تھا۔"میرا خیال ہے، فادر مرفی کسی مینار میں ہے۔"

اس نے جواب دیا۔پھر ایک لمحے کے توقف کے بعد پوچھا۔"اور فرینک گیلاگھر...... وہ آدمی جو زمین دوز......" اسکواڈ لیڈر نے اس کی بات کاٹ دی۔"ابھی تک بموں کا پتا نہیں چل سکا ہے۔تم دونوں کو فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔"

"وقت کیا ہوا ہے؟" بیکسٹر نے پوچھا۔

اسکواڈ لیڈر نے اپنی ڈیجیٹل واچ کو دیکھا اور بولا۔"۵ بج کر ۴۶ منٹ"

مورین نے اپنی گھڑی کو چیک کیا۔وہ دس منٹ پیچھے تھی۔اس نے وقت درست کرتے ہوئے بیکسٹر سے کہا۔میں نے کہا تھا کہ جان بکے بہت خبیث ہے۔پھر اس نے اسکواڈ لیڈر سے کہا۔"جب تک ارغنون گاہ میں موجود اسنائپر کو قابو نہیں کیا جاتا، ہم نہیں نکل سکتے۔"

اسکواڈ لیڈر نے سر اٹھایا اور ارغنون گاہ کی طرف دیکھا، جو شمعوں کی روشنی میں دھندلا سا لگ رہا تھا "وہ ہم سے بہت دور ہے۔نہ تو ہم اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی وہ تمھیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔"

بیکسٹر نے غصے سے چیخ کر کہا۔"اگر یہ بات ہوتی تو ہم یہاں دبکے ہوئے نہ ہوتے۔نکل چکے ہوتے۔اس کا نشانہ خوفناک حد تک سچا ہے۔"

"دیکھیں، ہم اس وقت بموں پر بیٹھے ہیں، اور وہ کسی بھی وقت پھٹ سکتے ہیں۔"

"سنو...... بم نصب کرنے کے لیے دو آدمی نیچے گئے تھے، ان کے پاس دو سوٹ کیس تھے اور وہ بیس منٹ نیچے رہے تھے۔"

"ٹھیک ہے۔میں یہ معلومات آگے بڑھاتا ہوں۔لیکن آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔بم ڈسپوزل والے ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔آپ کو نکل جانا چاہیے۔"

"نہیں۔ہم انتظار کریں گے۔"

''ٹھیک ہے- لیکن ہم انتظار نہیں کر سکتے-'' اسکواڈ لیڈر نے غلام گردش کی طرف دیکھا، جہاں بالینی موجود تھا، لیکن وہاں اسے کوئی نظر نہیں آیا- مجبوراً اسے فیلڈ فون پر رابطہ کرنا پڑا- ''کیپٹن: بیکسٹر اور میلون خریت سے ہیں اور نشستوں کے درمیان دبکے ہوئے ہیں پھر اس نے اسے بموں کے متعلق مورین کو فراہم کی کھوئی معلومات منتقل کیں-'' اور وہ دونوں صدر چبوترہ پار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں-''

''اس میں ان کا کوئی قصور نہیں، دوسری طرف سے بالینی نے کہا- ''ابھی تیس سیکنڈ کے بعد ہم سب ارغنون گاہ پر مسلسل فائرنگ کریں گے- ان سے کہو، اس دوران نکلنے کی کوشش کریں-''

''او کے کیپٹن'' اسکواڈ لیڈر نے بالینی کا پیغام مورین اور بیکسٹر تک پہنچا دیا-

''دیکھتے ہیں'' مورین نے پکارا- ''تم ہی محتاط رہنا-

اسکواڈ لیڈر نے چیخ کر اپنے آدمیوں کو حکم دیا- ''ارغنون گاہ کی سمت ہیوی فائر''-

تمام جوان سیڑھیاں چڑھ کر فرش پر پہنچے اور جھک کر پوزیشن سنبھال لی- اگلے ہی لمحے فائرنگ شروع ہوگئی- دونوں غلام گردشوں سے بھی زبردست فائرنگ ہو رہی تھی- اسکواڈ لیڈر نے چیخ کر کہا- ''بھاگو.... اس کا رخ مورین اور بیکسٹر کی طرف تھا-

اچانک ارغنون گاہ سے دو رائفلیں گرجنے لگیں- وہاں نشانے کی درستی کمال کی تھی- پانچویں اسکواڈ کے جوانوں کو پسپا ہو کر سیڑھیوں کی اوٹ میں جانا پڑا- ساتھ میں وہ اپنے زخمی آدمیوں کو بھی گھسیٹ رہے تھے- سفید ماربل کے فرش پر خون کی لکیریں نظر آنے لگیں-

اب اسکواڈ لیڈر کی سمجھ میں بیکسٹر کی بات آئی- اس نے پکارا- ''ٹھیک ہے- ابھی نہیں نکلنا-'' پھر اس نے ارغنون گاہ کی طرف دیکھا- وہاں سے شعلے اگلتی نال دکھائی دی- اسی لمحے اس کے عین سامنے فرش سے ماربل کے ٹکڑے ٹوٹ کر اڑتے دکھائی دیے، اور اس کے چہرے سے ٹکرائے- اس کے حلق سے چیخ نکلی- کسی نے اس کو ٹخنوں سے تھام کر نیچے سیڑھیوں پر کھینچ لیا-

مقدس اشیا کے حجرے کی سمت سے میڈیکل ٹیم والے تیزی سے اوپر آئے اور زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرنے لگے- کمیونی کیشن والے نے فیلڈ فون پر بالینی سے رابطہ کیا- ''یرغمالی قربان گاہ میں پھنس گئے ہیں- ہم زبردست فائرنگ کی زد میں ہیں، ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے-''

چوتھا اسکواڈ لیڈر چرچ کی عمارت کے نیچے اس جگہ موجود تھا، جہاں سیدھا کھڑا ہونا ناممکن

تھا- اسکواڈ لیڈر سینے کے بل لیٹا انفرا ریڈ اسکوپ آنکھوں سے لگائے گرد و پیش کا جائزہ لے رہا تھا- دو کتے اور ان کے رکھوالے اس کے ساتھ تھے- ان کے پیچھے وینڈی پیٹرسن اور بم ڈسپوزل اسکواڈ کے چار آدمی تھے-

ہر چند گز آگے بڑھنے کے بعد کتے زنجیر پر زور لگاتے- اور بم ڈسپوزل والوں کو پلاسٹک ایکسپلوزیو کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا نظر آتا- لیکن ابھی تک کوئی ٹائمر یا ڈیٹونیٹر نہیں ملا تھا- البتہ پلاسٹک ایک ایکسپلوزیو کے ٹکڑے جا بہ جا بکھرے ہوئے تھے- ہر ستون پر پلاسٹک چپکا ہوا تھا- کتوں کے ایک رکھوالے نے کہا- ''یہ تو ہر ٹکڑے پر لپکیں گے- میں انھیں نہیں روک سکتا-''

وینڈی پیٹرسن اسکواڈ لیڈر کے پاس پہنچی- ''ان کتوں کا پیچھا میرے آدمی کریں گے-'' اس نے کہا- میں تمھارے اسکواڈ کے ساتھ دوسری سمت چلوں گی- اور ہمیں تیزی سے کام کرنا ہوگا-''

اسکواڈ لیڈر نے رینگنا موقوف کیا اور انفرا ریڈ اسکوپ سے جائزہ لیا- پھر اس نے سر گھما کر وینڈی کو دیکھا- ''رینگتے ہوئے تیز رفتاری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا- چاہو تو تم کوشش کرلو-''

بم ڈسپوزل والے تیزی سے آگے آئے- ان میں سے ایک نے پکارا- ''لیفٹن.....

''میں یہاں ہوں-''

وہ رینگتا ہوا آگے آیا- ''راہ داری میں اوپر رخ پر کھلنے والی کھڑکی کی بارودی سرنگ کو ناکارہ بنا دیا گیا ہے- اب اگر ہمیں تیزی سے نکلنا ہو تو ہم اس راستے سے نکل سکتے ہیں- اس بارودی سرنگ سے ایک تار منسلک تھا- اس کا پیچھا کرتے ہوئے ہم مرکزی ستون تک پہنچے- اس ستون پر ایک ایکسپلوزیو فٹ تھا-'' وہ سانس لینے کے لیے رکا-'' اسے ہم نے ناکارہ بنا دیا- وہ بیس کلو پلاسٹک تھا- رنگ پتھر جیسا تھا- تاکہ ڈھونڈنا آسان نہ ہو- اس میں سیدھا سادھا کلاک میکنزم تھا- وقت سیٹ تھا ۶ بج کر ۳ منٹ کا، اس نے کینوس کا ایک بیگ وینڈی کی طرف بڑھایا- ''یہ سنبھالو-''

وینڈی نے بیگ میں موجود چیزوں کو زمین پر پلٹا اور سرخ فلٹر والی فلیش لائٹ کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا- الارم کلاک، بیٹری پیک، وائر اور علیحدہ کیے ہوئے چار برقی ڈیٹونیٹر- اس نے کلاک کو پلٹ کر دیکھا- اس کی ٹک ٹک بلند آہنگ تھی- اس نے اسے بند کر دیا- ''ترکیب بازی تو نہیں''؟ اس نے پوچھا-

''جی نہیں- ہم نے بڑی احتیاط سے منقطع کیا تھا- نہ کوئی بوبی ٹریپ، نہ مداخلت کو روکنے

والی کوئی ڈیوائس- جو تیکنیک استعمال کی گئی، بہت پرانی، لیکن قابلِ اعتماد اور آزمودہ ہے- پلاسٹک ٹاپ کلاس ہے- بُو سے نیا c5 لگتا ہے-‘‘

وینڈی نے پلاسٹک کے ایک ٹکڑے کو اٹھا کر سونگھا، پھر اسے اپنے انگوٹھے اور انگلیوں کے درمیان مسل کر سونگھا- اسکواڈ لیڈر سرخ فلٹر والی روشنی میں اسے بغور دیکھ رہا تھا- اسے یاد آیا کہ اس کی ماں بسکٹ بناتے وقت ایسے ہی کرتی تھی- لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ معاملہ تو سنگین ہے-

وینڈی نے ستائشی لہجے میں کہا- ’’شاندار میٹیریل ہے-‘‘ پھر وہ اسکواڈ لیڈر کی طرف مڑی- ’’اگر دوسری طرف بھی اسی طرح کا سسٹم ہے تو اسے ڈی فیوز کرنے میں مجھے پانچ منٹ لگیں گے-‘‘ اس نے لائٹ آف کر دی- ’’گڈ- اب تمھیں صرف دوسرا بم تلاش کرنا ہے، اسکواڈ لیڈر نے کہا- اور مجھے یہاں سے نکلنے کے لیے آٹھ منٹ درکار ہوں گے- یعنی صورتِ حال کچھ بھی ہو، میں 5 بج کر 55 منٹ پر یہاں سے چل دوں گا-‘‘

’’ٹھیک ہے- آؤ اب چلیں-‘‘

اسکواڈ لیڈر ہلا بھی نہیں- ’’مجھے یہ خوش خبری کیپٹن کو دینی ہے-‘‘ اس نے فیلڈ فون اٹھا کر رابطہ کیا- ’’کیپٹن...... شمالی حصے کو بم سے پاک کر دیا گیا ہے-‘‘

’’او کے- ویری گڈ-‘‘ بالینی نے کہا- پھر مورین سے حاصل ہونے والی معلومات دہرانے کے بعد کہا- ’’زمین دوز کوٹھری کے اس طرف جاتے ہوئے محتاط رہنا- وہاں یکے.....‘‘

’’جی ہاں- لیکن ہم اسے الجھا نہیں سکتے- ہاں ہم اوپر کھلنے والی کھڑکی کی جانب جا سکتے ہیں- لیکن اگر آپ کانسی کی پلیٹ والے راستے سے پھندا لگانے والے بم نیچے گروائیں تو پھر ہم آسانی سے بڑھ سکیں......

بالینی نے اس کی بات کاٹ دی- ’’پانچواں اسکواڈ ابھی تک حجرے کی سیڑھیوں سے آگے نہیں بڑھ سکا ہے- جانی نقصان بھی ہوا ہے- صدر چبوترے تک ابھی ہماری رسائی نہیں ہوئی ہے- ارغنون گاہ والا اسنائپر......

’’خیر.... دفع کرو اسے- ہم کچھ کرتے ہیں-‘‘

’’ہاں اور صورتِ حال بہتر ہوتے ہی میں تم سے رابطہ کروں گا-‘‘

اسکواڈ لیڈر ہچکچایا- ’’تو پھر.... کچھ بھی نہ کرنا- میری تجویز کو بھول جاؤ- کہیں اس سے ہمیں ہی

نقصان...‘‘

’’یہ اسنائپر مجھے لگتا ہے کہ مشکل ثابت ہوگا- بہت ٹائم لے گا- اور میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یکے واقعی نیچے پہنچا ہوا ہے- تمھیں بہرحال دوسرے ستون تک پہنچنے کی کوشش کرنی ہے-‘‘

اسکواڈ لیڈر نے رابطہ منقطع کیا اور کتوں کے ہینڈلر کی طرف مڑا- ’’چلو..... اور دوسری طرف پہنچنے سے پہلے نہ رکنا-‘‘ پھر اس نے اپنے آدمیوں کو پکارا-

’’چلو بھئی، آگے بڑھو‘‘-

تینوں ٹیمیں یعنی کتے اور ان کے ہینڈلر، پانچواں اسکواڈ اور بم ڈسپوزل اسکواڈ، یہ سب بیس افراد تھے- انھوں نے آگے بڑھنا شروع کیا- وہ زمین دوز کوٹھری کی عقبی دیوار سے بائیں جانب مڑے- وہاں ستونوں کی قطار تھی جو مقدس اشیا کے حجرے کی سیڑھیوں کی طرف جا رہے تھے- ان لوگوں کو امید تھی کہ دوسرا بم وہیں ملے گا-

اب گھٹنوں کے بل چلنے کی بھی گنجائش نہیں تھی اور وہ سینے کے بل رینگ رہے تھے- ان کی رائفلیں آگے کی سمت پھیلی ہوئی تھیں- اسکواڈ لیڈر انفرا ریڈ اسکوپ سے آگے کا جائزہ لے رہا تھا-

وینڈی نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا... 5 بج کر 47 منٹ- بس دوسری طرف والا میکنزم پیچیدہ نہیں ہونا چاہیے- اگر وہاں بارودی سرنگیں نہ ہوئیں، دوسرے بم کے علاوہ کوئی بم نہ ہوا اور ان پر فائرنگ نہیں کی گئی تو اس بات کا قوی امکان تھا کہ وہ گرجا کو تباہی سے بچا لے گی- لیکن اتنے اگر!

آگے بڑھتے ہوئے وہ کسی بم کو ڈیٹونیٹ کرنے کے جدید طریقوں کے بارے میں سوچ رہی تھی- دھویں کے بموں کی آواز بھی ایسے بموں کو ٹریگر کر سکتی ہے-

فلیش لائٹ فوٹو ٹریگر بن سکتی ہے- وہ جانتی تھی کہ بم کے لیے پھٹنے کے بہانے بے شمار ہیں-

جان یکے مرکزی ستون کے پاس گھٹنوں کے بل جھکا ہوا تھا- ایک پلوزیو اس نے حجرے کی سیڑھیوں کے بیرونی قدمچے اور بیڈ لاک کے درمیان فٹ کیا تھا- اس کا جی چاہا کہ وہ کلاک کو آگے کر دے- یوں تباہی کا لمحہ فوراً ہی آ جاتا- لیکن اسے ڈر تھا کہ اندھیرے میں یہ کام کرنے کے دوران بیٹری کا کنکشن بھی علیحدہ ہو سکتا ہے-

اور کسی ڈیٹونیٹر کا تار بھی نکل سکتا ہے- اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- 5 بج کر 47 منٹ بم پھٹنے میں ابھی 16 منٹ باقی تھے اتنی دیر میں تو وہ انھیں یہاں پہنچنے سے روک سکتا ہے- یہ سوچ کر وہ مسکرایا-

اس نے خود کو اس تنگ جگہ میں مزید دھکیلا- پھر اس نے سر نکال کر اس طرف جھانکا، جہاں کانسی کی پلیٹ کے نیچے سیڑھیاں تھیں- ابھی تک اس طرف سے کسی نے آنے کی کوشش نہیں کی تھی- فائرنگ کی آواز سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ لیری اور میگان ابھی زندہ ہیں- ان کے ہوتے ہوئے کوئی اس پلیٹ تک پہنچ کر اسے اٹھانے کی جرات نہیں کرے گا- اسی وقت پلیٹ سے ایک گولی ٹکرائی اور اس کی سنسناہٹ اندھیرے میں گونج گئی- پھر لگاتار چار اور گولیاں پلیٹ سے ٹکرائیں- بکے مسکرایا-'' شاباش لیری، تم بہت اچھے جا رہے ہو-''

اسی لمحے اس کی سماعت میں روتی ہوئی سی آواز آئی- اس نے کان لگا کر سنا وہ کتے تھے، پھر اسے لوگوں کی سانسوں کی آوازیں سنائی دیں- اس نے اپنی رائفل کے سوئچ کو آٹومیٹک پر سیٹ کر دیا- اور آگے کی طرف جھک گیا- رینگنے کی آہٹیں قریب آ رہی تھیں- کتوں نے ایکسپلوزیو کی خوشبو پالی تھی.... اور شاید اس کی بھی- اس نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے آواز نکالی.... شش..... شش!

اچانک ہر طرف خاموشی چھا گئی-

بکے نے پھر آواز نکالی اور ایک پتھر اٹھا کر ایک طرف اچھال دیا-

اسکواڈ لیڈر نے اپنے انفراریڈ اسکوپ سے دیکھا- کہیں کوئی روشنی، کوئی تحرک نہیں تھا-

''یہ میں ہوں- شوٹ نہ کرنا'' بکے نے کہا-

چند لمحے خاموشی رہی- پھر اسکواڈ لیڈر نے ہیجانی لہجے میں کہا-'' دونوں ہاتھ اوپر اٹھالو اور آگے آؤ''-

بکے نے اپنی رائفل زمین سے چند انچ اوپر رکھی اور اسے افقی سمت میں رکھا-''شوٹ نہ کرنا لڑکو.... پلیز کیونکہ اگر تم شوٹ کرو گے تو یہاں سے تمھارے جسموں کے ٹکڑے سیدھے جہنم تک پہنچیں گے-'' یہ کہہ کر اس نے قہقہہ لگایا اور پھر بولا-'' لیکن میں شوٹ کر سکتا ہوں'' یہ کہہ کر اس نے ٹریگر دبایا اور سامنے کی سمت بیس ریورٹ چلا دیے- پھر اس نے پھرتی سے رائفل میں ایک اور میگزین ڈالا- فائرنگ کی گونج ختم ہوئی تو اسے چیخیں اور سسکیاں سنائی دیں- اس نے تین لمبے

برسٹ مار کر ایک اور میگزین خالی کر دیا- اس بار ایک کتے کی، اور شاید ایک آدمی کی چیخ سنائی دی- اس نے کتے کی روتی ہوئی آواز کی نقل اتاری اور رائفل کو پھر لوڈ کر کے ٹریگر دبا دیا....

دونوں غلام گردشوں میں موجود اسنائپر نیچے ارغنون گاہ کی طرف فائرنگ کر رہے تھے- مگر وہاں موجود ان کے دونوں ہدف اندھیرے میں بہت تیزی سے اپنی پوزیشن تبدیل کرتے ہوئے فائرنگ کیے جا رہے تھے- کمانڈو یونٹ کے جوان گرنے لگے- کچھ مرے، کچھ زخمی ہوئے- بالینی کے برابر بیٹھا ہوا ایک جوان اٹھا اور ارغنون گاہ پر گولیاں برسانے لگا- وہ روشنی کرنے والی گولیاں تھیں- گولیاں ارغن سے ٹکرائیں تو چنگاریاں اُڑیں-

''جھک جاؤ- فاصلہ بہت زیادہ ہے-'' بالینی نے چیخ کر اس سے کہا-

مگر اسی لمحے اس جوان کے ہاتھ سے رائفل چھوٹی- اس کا ہاتھ اپنے چہرے پر گیا اور وہ تقریباً ناچتا ہوا ریلنگ پر لٹکا، اور وہاں سے نیچے جا گرا-

m79 گرینیڈ لانچر والے کمانڈو فائر کیا- گرینیڈ لکڑی کے ایک لاکر سے ٹکرایا- لاکر میں رکھے ہوئے لبادے دھڑا دھڑ جلنے لگے- بالینی نے اپنا بھونپو اٹھا کر اس میں پکارا-'' گرینیڈ مت استعمال کرو-''

آگ چند لمحے بھڑکی- پھر خود ہی بجھ گئی-

بالینی نے بھونپو منہ سے لگاتے ہوئے پھر پکارا-'' پہلے اور تیسرے اسکواڈ والے متوجہ ہوں- میرے حکم پر دو فل میگزین میں آٹومیٹک پر چلانے ہیں''

اس نے اپنی رائفل سنبھالی اور بھونپو میں کہا'' او کے..... فائر''-

دونوں غلام گردشوں میں موجود جوانوں نے ایک ساتھ اٹھتے ہوئے فائر کیے- وہ بہرا کر دینے والی آواز تھی- میگزین ختم ہوتے ہی انھوں نے رائفلوں کو دوبارہ لوڈ کر کے فائرنگ کی اور پھر فوراً ہی جھک گئے-

ارغنون گاہ میں مکمل خاموشی تھی- بالینی اپنا بھونپو لیے ہوئے اٹھا- اس نے خود کو ایک ستون کی آڑ میں رکھا تھا- اس نے بھونپو کا رخ ارغنون گاہ کی طرف کر کے پکارا.....'' لائٹس آن کرو اور دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر باہر آ جاؤ- ورنہ ہم پھر فائر کریں گے-'' اس نے اپنے پہلو میں زمین پر بیٹھے ہوئے پیٹرک کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا-'' اسے کہتے ہیں مزاکرات کرنا، یہ کہہ کر اس نے

بھونپو دوبارہ منہ سے لگا لیا۔

لیری ارغنون گاہ کے شمالی گوشے میں گھٹنوں کے بل جھکا اپنے اسنائپر اسکوپ سے جائزہ لے رہا تھا۔ جیسے ہی بھونپو ستون کی آڑ سے باہر آیا، اس نے رائفل کو سیدھا کیا۔ وہ اک بے حد مشکل زاویہ تھا، جیسے اسنوکر کا کوئی ناممکن شاٹ۔ بہر حال اسے اسنائپر اسکوپ میں بالینی کی پیشانی کی ایک جھلک نظر آئی اس نے فائر کیا اور فائر کرتے ہی فرش پر سینے کے بل لیٹ گیا۔

بھونپو سے ایک عجیب سی خوف ناک آواز نکلی اور بالینی کی پیشانی کے چیتھڑے اُڑ گئے۔ وہ سیدھا پیٹرک کے اوپر گرا۔ پیٹرک نے اسے ہٹایا۔ اس کی پیشانی سے خون ابل رہا تھا۔ پیٹرک نے اضطراری طور پر سگریٹ کا کش لیا۔ وہ اب بھی فرش پر بیٹھا تھا۔

اب گرجا میں خاموشی تھی۔ پہلے اسکواڈ کے بچے کھچے جوان سناٹے میں تھے۔ میڈیکل ٹیم کے افراد زخمیوں کو طبی امداد فراہم کر رہے تھے۔ کچھ زخمیوں کو وہ اٹاری میں لے گئے تھے۔ پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا..۵ بج کر ۴۸ منٹ!

فادر مرفی کو نیچے سے اوپر آتے ہوئے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ اس کے ذہن میں پہلا خیال تو یہ آیا کہ پولیس آگئی ہے۔ پھر اسے فلائن کی بات یاد آئی۔ اسے احساس ہوا کہ شاید لیری یا میگان میں سے کوئی اسے ختم کرنے کے لیے آرہا ہے۔ اس نے فرش پر سے پستول اٹھالیا۔ لیکن اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ کون ہے" کون ہے یہاں"؟ اس نے پکارا۔

دوسرے اسکواڈ کا لیڈر ردولیول نیچے اپنی ٹیم کو لے جا رہا تھا۔ اس نے اپنی رائفل اٹھائی اور گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ "یہ میں ہوں...... نیچے آجاؤ، اوپر اٹاری میں آگ لگی ہوئی ہے۔"

فادر مرفی نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور سرگوشی میں بولا۔ "اٹاری...... آگ...... ارے ...اوگاڈ" پھر اس نے پکارا۔ "فلنی...... یہ تم ہو"؟

"ہاں"......

مرفی ہچکچایا۔ "کیا تمھارے ساتھ لیری ہے؟ اور میگان کہاں ہے"؟

اسکواڈ لیڈر نے اپنے آدمیوں کو دیکھا، جو متوحش ہو گئے تھے۔ وہ یہاں ہیں۔ تم نیچے آجاؤ۔"

فادر مرفی نے اپنے خیالات کو مربوط کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تھکن سے اس کا برا حال تھا۔ وہ خالی خالی نظروں سے تاریک خلا میں دیکھتا رہا۔

"نیچے آجاؤ۔ ورنہ ہمیں اوپر آنا پڑے گا تمھارے لیے، اسکواڈ لیڈر نے پکارا۔

فادر مرفی اپنی کلائی کی گنجائش کی حد تک خلا سے دور ہٹ گیا۔ "میرے پاس گن ہے۔" اس نے گویا دھمکی دی۔

اسکواڈ لیڈر نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا کہ وہ خلا میں گیس کا کنستر فائر کرے۔ کنستر اوپر گیا اور سیڑھیوں پر، فادر مرفی کے سر کے عین قریب پھٹ گیا۔ اس کا ایک ٹکڑا فادر کے چہرے پر لگا اور اس کے پھیپھڑے گیس سے بھر گئے۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا اور پھر آگے آیا اور خلا میں گرنے لگا۔ لیکن ہتھکڑی نے اسے گرنے سے بچا لیا۔ اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آوازیں نکل رہی تھیں۔

ایک کمانڈو نے اسے لٹکے دیکھا تو سب مشین گن سے اس پر فائر کر دیا۔ فادر کا جسم جھٹکے سے اوپر گیا اور سیڑھیوں سے لگ کر ساکت ہو گیا۔

اسکواڈ کے جوان محتاط انداز میں اوپر چڑھنے لگے۔

اوپر، ٹاور روم میں ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے شہر کی روشنیاں اندر آرہی تھیں۔ اس روشنی میں کمانڈو نے لاش کو دیکھا اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "ارے..... یہ تو کوئی پادری ہے۔"

اسکواڈ لیڈر کو یاد آیا کہ ایک یرغمالی کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ مگر..... "ممکن ہے، یہ پادری کے بھیس میں دہشت گرد ہو۔ سمجھے"؟ اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

فائر کرنے والے نے کہا۔ "اس نے کہا تھا کہ اس کے پاس گن ہے۔ اور میں نے گن کے گرنے کی آواز بھی سنی تھی، یہیں کہیں گری تھی۔" وہ فرش پر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ بالآخر اسے پستول نظر آگیا۔ "اور وہ ان لوگوں کے نام بھی لے رہا تھا۔" اس نے مزید کہا۔

"لیکن اس کے ہتھکڑی لگی ہے"۔ گرینیڈ چلانے والے نے کہا۔

اسکواڈ لیڈر اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔ "ہو گئی ناگڑ بڑ۔ ہم سے غلطی ہو گئی۔ اوہ نو..... اوہ نو......"

دوسرے اسکواڈ کے باقی لوگ تاریک بیل ٹاور سے گزرے اور اس غلام گردش میں داخل ہوئے۔ جہاں ابھی بولینڈ تھی۔ وہ اندھیرے میں سینے کے بل رینگتے ہوئے گیلری کی طرف بڑھے۔ کچھ دیر بعد انھوں نے فیلڈ فون پر رپورٹ دی۔ "کیپٹن، شمالی مغربی غلام گردش اب محفوظ ہے۔ یہاں ہمارے سوا کوئی نہیں ہے۔

دوسری طرف سے جواب ملا۔ میں پیٹرک برک بول رہا ہوں۔ بالینی مر چکا ہے۔ سنو، اپنے

کچھ آدمیوں کو ارغنون گاہ کے لیول پر بھیجو اور باقی لوگ وہیں رک کر ارغنون گاہ کی طرف فائرنگ کرتے رہیں۔ ارغنون گاہ میں دو اسنائپرز ہیں۔ ان میں سے ایک نشانہ زبردست ہے۔ وہ چوکتا ہی نہیں"۔

"او کے" اسکواڈ لیڈر نے رابطہ منقطع کیا اور اپنے آدمیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ "کیپٹن، مارا گیا۔ اب تم دونوں یہیں رک کر ارغنون گاہ پر گولیاں برساتے رہو۔ اور تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔"

"یہ کہہ کر وہ بیل ٹاور میں گھسا اور چکردار زینے سے اتر کر ارغنون گاہ والے لیول پر آ گیا۔

غلام گردش میں موجود دو آدمیوں سے ایک نے ریلنگ سے نیچے جھکتے ہوئے ارغنون گاہ کی طرف دیکھا۔ اسنائپر اسکوپ میں اسے بنچ کے درمیان ایک جوان لڑکی کا ساکت جسم نظر آیا۔ "خدا کی پناہ...." اس نے ایک فائر کیا۔ اضطراری طور پر۔ جواب میں ارغنون گاہ کی طرف سے ایک گولی آئی اور اس کی فلیک جیکٹ پر لگی۔ اس کے ہاتھ سے رائفل چھوٹ گئی۔ "گڈ گاڈ...... جیزز کرائسٹ۔"

اس کا ساتھی ابھی تک گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔ "یہ اتفاق تھا ٹونی۔ وہ ایسا فائر دوبارہ نہیں کر سکتا۔"

پہلے والے نے اپنی فلیک جیکٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر ٹٹولا تو اسے سینے پر انڈے جتنا بڑا گولڑ محسوس ہوا۔ "خدا کی پناہ.... بال بال بچا ہوں میں"۔ اس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ "اب تمھاری باری ہے۔"

اس کے ساتھی نے اپنی سیاہ کیپ سر سے اتاری اور رائفل کی نال پر اسے رکھ کر رائفل کو ریلنگ کے اوپر کھڑا کیا۔ اگلے ہی لمحے ارغنون گاہ کی طرف سے کھانسی کی سی آواز سنائی دی، اور ٹوپی اڑ گئی۔ رائفل اس کے ہاتھ سے چھوٹی اور وہ فرش پر لیٹ گیا۔ "واقعی..... غضب کا نشانچی ہے۔" اس کی آواز لرز رہی تھی۔

جواب میں ارغنون گاہ سے کسی کی ہنسی سنائی دی۔

پیٹرک کے برابر بیٹھے ہوئے کمانڈو نے بالینی کا بھونپو اٹھایا اور اسے بلند کرنے لگا۔ پھر اچانک اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اس نے جھکے جھکے پکارا۔

"اے ارغنون گاہ والے، تمھارا کھیل ختم ہو چکا ہے۔ اب تمھارے سوا کوئی نہیں بچا ہے۔

اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ اور ریلنگ کے پاس آ جاؤ۔ تمھیں امان دی جاتی ہے۔" بھونپو منہ سے ہٹا کر اس نے گالی دیتے ہوئے کہا، بس تمھارے برگر بنائے جائیں گے...... ہیم برگر۔"

چند لمحے خاموشی رہی، پھر ارغنون گاہ کی جانب سے کسی نے پکارا۔ "تم کبھی ہمیں زیر نہیں کر سکتے۔" ساتھ ہی پستول کے دو فائر ہوئے اور خاموشی چھا گئی۔

کمانڈو نے پیٹرک کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ "کیا دونوں نے خودکشی کر لی"؟

"ہاں۔ کیوں نہیں"۔ پیٹرک نے جواب دیا۔

کمانڈو چند لمحے سوچتا رہا۔ "یہ یقین کیسے کیا جائے"؟

پیٹرک نے بالینی کی لاش کی طرف اشارہ کیا۔

کمانڈو چند لمحے ہچکچایا۔ پھر اس نے رومال سے بالینی کی پیشانی کو صاف کیا اور پیٹرک کی مدد سے اس کی لاش کو کھڑا کر دیا۔ اسی لمحے بھنبھناہٹ سی سنائی دی، بالینی کی لاش کو جھٹکا لگا اور وہ ان کی گرفت سے چھوٹ کر فرش پر گر گئی۔ ارغنون گاہ کی طرف سے کسی نے پکار کر کہا۔ "مُردوں کی نہیں، مجھے زندوں کی بھینٹ چاہیے۔"

حملہ شروع ہونے کے بعد وہ پہلا موقع تھا کہ پیٹرک کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔ کمانڈو کا چہرہ بھی پیلا پڑ گیا تھا۔ "او مائی گاڈ......" وہ بڑبڑایا۔

دوسرے اسکواڈ کا لیڈر اپنے دو آدمیوں کے ساتھ ارغنون گاہ کے پریکٹس روم میں پہنچ گیا تھا۔ انھوں نے اندھیرے میں بڑی احتیاط سے کمرے کی تلاشی لی۔ پھر انھیں وہ دروازہ مل گیا، جو ارغنون گاہ میں کھلتا تھا۔ لیڈر نے دروازے کے لٹو پر ہاتھ رکھا اور اسے گھمایا۔ اسے ایک بات کا اطمینان ہو گیا۔ دروازے سے نہ کوئی بارودی سرنگ منسلک تھی اور نہ ہی کوئی الارم، وہ تینوں دروازے کے پہلو میں دیوار سے چپکے کھڑے رہے۔ پھر لیڈر نے دروازہ کھولا اور وہ تینوں جھک کر چلتے ہوئے دروازے میں داخل ہو گئے۔

اندھیرے میں ایک شاٹ گن یکے بعد دیگرے پانچ بار گرجی، اور وہ تینوں اسی دروازے سے باہر جا پڑے، جس سے داخل ہوئے تھے، ان کے چہروں، بازوؤں اور ٹانگوں پر زخم ہی زخم تھے۔

میگان تیزی سے کمرے میں آئی اور اس نے ٹارچ کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا۔ ان میں

سے ایک نے سر اٹھا کر سیاہ لبادہ پہنے میگان کو دیکھا، جس کے ہونٹوں پر بے حد زہریلی مسکراہٹ تھی- میگان نے ریوالور بلند کیا اور تینوں زخمیوں کے سروں پر ایک ایک فائر کیا- تڑپتے ہوئے جسم ساکت ہو گئے- پھر اس نے دروازے کو دوبارہ بند کیا اور بے آواز روشنی کے الارم کو دوبارہ سیٹ کر دیا- کوئی دروازہ کھولتا تو وہ سرخ روشنی جل جاتی - اس کام سے نمٹ کر وہ دوبارہ ارغنون گاہ میں داخل ہوئی اور لیری کو پکارا- لیری تیزی سے ادھر سے ادھر حرکت کرتے ہوئے فائرنگ کیے جا رہا تھا- ''مورین اور بیکسٹر کو نکلنے نہ دینا-'' وہ بولی- ''انھیں پھنسائے رکھو، یہاں تک کہ بم پھٹنے کا وقت ہو جائے-''

''اس طرف سے بے فکر رہو-' لیری نے چیخ کر کہا، بس تم بغلی دروازوں پر نظر رکھو-''

شمالی مغربی غلام گردش کی طرف سرخ ٹریسر فائر کیے جا رہے تھے- آخری ٹریسر نال سے نکلتے ہی لیری نے اس رائفل کا نشانہ لے کر فائر کر دیا، چیخ سنائی دی اور فائرنگ فوراً ہی تھم گئی-

لیری ارغن کے پائپوں کی طرف گیا اور وہاں اندھیرے میں کھڑے ہو کر اس نے گرجا کا جائزہ لیا- وہ جانتا تھا کہ اس کی پوزیشن بہت اچھی ہے- ارغنون گاہ کا رقبہ تیرہ سو مربع فٹ تھا اور فائرنگ کرنے والے کمانڈو صرف بیس تھے- سب سے بڑی بات یہ کہ وہ سب بلندی پر تھے، جس کی وجہ سے ان کی فائرنگ رینج بہت محدود تھی اور زاویہ غیر معاون تھا- دوسری طرف اس نے اور میگان نے سیاہ لبادوں کے نیچے فلیک جیکٹس پہن رکھی تھیں- اور اس کی رائفل پر سائیلنسر لگا تھا، جس کی وجہ سے آواز اور شعلہ دونوں چیزیں دب جاتی تھیں- اور وہ دونوں مستقل طور پر حرکت میں رہتے تھے- ادھر فاسفورس کی شمعوں کی روشنی کی وجہ سے حملہ آوروں کے نائٹ اسکوپ غیر موثر تھے- وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے تھے- جبکہ وہ جس حصے میں فائر کر رہے تھے، وہ روشن تھا- اسے کم از کم کمانڈوز کے ہیولے تو نظر آ رہے تھے- صورتِ حال ان کے حق میں تھی- خوش قسمتی کا، اور خدا کی مدد کا وہ قائل ہی نہیں تھا-

''وقت کیا ہوا ہے''؟ اس نے میگان سے پوچھا-

میگان نے گھڑی پر وقت دیکھا- ''۵ بج کر ۴۹ منٹ- ابھی ۱۴ منٹ باقی ہیں-''

لیری نے آپ ہی آپ سر ہلایا- چودہ منٹ...... کوئی مسئلہ نہیں! اس نے سوچا-

پیٹرک برک نے فیلڈ فون پر کلک کی آواز سنی- اس نے فرش سے ریسیور اٹھایا- ''برک''

دوسری طرف میسرَ کلائن بول رہا تھا- ''کیپٹن، میں تمھارے کمانڈ نیٹ ورک میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا- لیکن میں تمھاری تمام ٹرانسمشن کو مانیٹر کر رہا ہوں- سچوئشین کو میں دیکھ تو نہیں سکتا- میرے خیال میں بالینی کی قیادت بہتر تھی- مگر اب جبکہ وہ......''

''آپ کی مہربانی جناب......''

''مجھے صورتِ حال کے بارے میں بتاؤ-'' میسرَ نے کہا- ''اب تم انچارج ہو''-

''شکریہ سر- میں ذرا دیر بعد آپ کو کال کرتا ہوں-''

''ٹھیک ہے''-

کلک کی آواز آئی اور رابطہ منقطع ہو گیا- پیٹرک نے پولیس آپریٹر کا نمبر ملایا- ''اب اس احمق کا مجھ سے رابطہ نہ ہونے دینا-'' اس نے آپریٹر سے جھنجھلا کر کہا اور ریسیور کو فرش پر گرا دیا-

چھٹے اسکواڈ کے ممبر پولیس ہیلی کاپٹرز سے اترے اور عمودی پٹوں والی کھڑکیوں سے اتر کر اٹاری میں پہنچے- وہ کیٹ واکس پر چلتے ہوئے جنوبی مینار کی طرف بڑھے اور وہاں تقسیم ہو گئے- ایک ٹیم اس طرف چل دی، جہاں روری ڈیوین کی پوزیشن تھی- دوسری ارغنون کے لیول والی غلام گردشوں کی طرف چل دی-

مینار میں جانے والی ٹیم نے پہلے گرینیڈ فائر کیے- یوں میدان صاف کرتے ہوئے وہ اس کمرے میں پہنچے، جہاں مرنے سے پہلے روری ڈیوین ڈیوٹی دیتا رہا تھا- کمرے میں دھواں بھرا ہوا تھا- ایک طرف گیس ماسک رکھا تھا، جسے استعمال نہیں کیا گیا تھا-

''اب یہاں سے ہم گیس کے ساتھ جائیں گے-'' اسکواڈ لیڈر نے کہا-

ان سب نے گیس ماسک چڑھا لیے- اگلے لیول پر گیس کے کنستر فائر کر کے انھوں نے سیڑھیوں پر قدم رکھا- ایک ایک فلور کر کے، گیس چھوڑتے وہ اوپر چڑھتے گئے- یہاں تک کہ تنگ چکردار زینے پر پہنچ گئے- اوپر سے انھیں ایک آدمی کے مسلسل کھانسنے کی آواز آ رہی تھی- انداز سے لگتا تھا کہ اسے کسی بھی لمحے الٹی ہو جائے گی- پھر انھیں زنگ آلود سیڑھیوں پر خون کی لکیر نظر آئی- اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ ہشت پہلو کمرے میں پہنچ گئے، جو زمین کی سطح سے کم از کم پندرہ منزل اوپر تھی- خون کی لکیر سیڑھیوں پر ختم ہو گئی تھی- آگے فرش الٹی سے لتھڑا نظر آ رہا تھا-

اسکواڈ لیڈر نے اپنا ماسک ہٹایا اور اپنے کندھے خلا سے اوپر لے جا کر دیکھا- اوپر لوہے کی

کئی سیڑھیاں تھیں، جو سو فٹ اوپر ٹاپ پر نصب تانبے کی صلیب تک جارہی تھیں- اسے ایک آدمی ایک سیڑھی پر اوپر چڑھتا دکھائی دیا- وہ آدھا فاصلہ طے کر چکا تھا- ایک بار اس کا پاؤں پھسلا- مگر اس نے خود کو سنبھال لیا.....

اسکواڈ لیڈر اوپر چڑھ گیا- اس نے رائفل کندھے سے اتار کر اس میں میگزین لوڈ کیا اور پھر پوزیشن سنبھال لی- ''اس مردود نے ہمارے بہت سے ساتھیوں کو ختم کیا ہے- جانتے ہونا-'' اس نے اپنے آدمیوں سے کہا،

''راک فیلر سینٹر میں اتنے گواہوں کی موجودگی میں اسے یوں ختم کرنا حماقت ہوگی-'' اس کے ایک ماتحت نے کہا-

اسکواڈ لیڈر نے سر اٹھا کر دیکھا- واقعی، اردگرد کی عمارتوں کی کھڑکیوں میں سینکڑوں افراد کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے- کچھ چھت پر بھی تھے- اور وہ سب اس فیبیان کو اوپر چڑھتے دیکھ رہے تھے- ان میں سے کچھ چیخ کر اسے حوصلہ دے رہے تھے اور کچھ حوصلہ بڑھانے والے اشارے کر رہے تھے-

فیبیان پھر پھسلا اور گرتے گرتے بچا- پھر اس نے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا...... اور لوگ تالیاں بجانے لگے- ''احمق کہیں کے'' اسکواڈ لیڈر غرایا- مگر اس نے رائفل بہر حال جھکالی- ''اے کنگ کانگ'' اس نے اوپر چڑھنے والے فیبیان کو پکارا- ''بس بہت ہوگئی- اب شرافت سے نیچے اتر آؤ-''

اوپر چڑھنے والے نے ایک نظر نیچے دیکھا- لیکن بدستور سیڑھیاں چڑھتا رہا-

''تم مجھے رسی دو''- اسکواڈ لیڈر نے اپنے ایک آدمی سے کہا- پھر وہ نائیلون کی ڈوری اپنی کمر میں باندھنے لگا- میں اوپر جارہا ہوں تفتیش کرنے والے مستقبل میں ایک بات پر غور کریں گے ......وہ خود گرا تھا؟ یا اسے دھکا دیا گیا تھا''؟

چھٹے اسکواڈ کا دوسرا حصہ جنوبی مینار سے اترا اور گورڈن اسٹل وے کی ہدایات کی روشنی میں آگے بڑھتا رہا- بالآخر وہ جنوب مغربی غلام گردش کے دروازے تک پہنچ گئے- ان میں سے ایک نے لات مار کر دروازے کو کھولا اور چار آدمی اندر جھپٹے، اندر انھیں اپنے ایک آدمی کی لاش نظر آئی- اسی لمحے کسی نے بھونپو پر پکارا- ''جھک جاؤ.....ارغنون گاہ کی طرف سے خبردار!''

وہ سب ایک ساتھ پلٹے اور انھوں نے ارغنون گاہ کی طرف دیکھا- وہ ان سے تیس فٹ نیچے تھی... تقریباً ۹۰ درجے کے زاویے پر، اسی لمحے ایک نال سے دوبار روشنی چمکی اور پانچ میں سے دو آدمی ڈھیر ہوگئے- باقی تین نے پھرتی سے فرش پر غوطہ لگایا-

''یہ.....یہ کیا......کیا ہوا''؟ ٹیم لیڈر نے گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھا، جیسے غلام گردش مسلح بدمعاشوں سے بھری ہوئی ہے- یہ فائرنگ کہاں سے ہوئی تھی؟ ارغنون گاہ سے!'' اس نے اپنے ساتھیوں کی لاشوں کو دیکھا- ان دونوں کی پیشانی کے عین درمیان گولی لگی تھی، مجھے تو کچھ نظر ہی نہیں آیا! میں نے تو کوئی آواز بھی نہیں سنی......'' وہ بے بسی سے ہاتھ مل رہا تھا-

''یہ دونوں بول سکتے ہوتے تو یہ بھی یہی کہتے''- اس کا ایک ساتھی بولا-

بکتر بند گاڑی کی آگ بجھ گئی تو ۶۹ ویں رجمنٹ کے پندرہ آدمی دوبارہ گرجا میں داخل ہوئے اور ارغنون گاہ کی چھت کے نیچے فرش پر سینے کے بل لیٹ گئے- اپنی رائفل پر نصب دوربینوں کی مدد سے وہ صدر چبوترے کی طرف جانے والے پانچوں راستوں کو ٹٹولتے رہے- پھر میجر کول ایک گھٹنے کے بل اٹھا اور دوربین کی مدد سے نشستوں کے درمیان دیکھنے لگا- پھر اس نے چاروں غلام گردشوں کا جائزہ لیا- مگر گرجا میں کہیں تحرک نہیں تھا- صرف ارغنون گاہ میں موجود فیبیان اسنائپر کی فائرنگ کی آواز سنائی دے رہی تھی- اس نے بکتر بند گاڑی کو دیکھا، جس سے دھواں اٹھ رہا تھا- اس سے پٹرول کی اور جلتے ہوئے گوشت کی بو بھی اٹھ رہی تھی- میجر کول کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی-

ایک سارجنٹ کھسکتا ہوا اس کے پاس آگیا- ''ہمیں کچھ کرنا ہوگا میجر-''

میجر کے پیٹ کی اینٹھن اور بڑھ گئی- ''ہمیں کسی بھی طرح پولیس کے کام میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں ہے- ورنہ کوئی غلط فہمی.....کوئی حادثہ بھی ہوسکتا ہے-

اسی وقت ایک قاصد اندر آیا- اس نے جھکے جھکے پیش دہلیز عبور کی اور میجر کے پاس آگیا- ''یہ گورنر کی طرف سے ہے جناب''-

میجر کول نے بڑی بے دلی سے وہ تحریری رپورٹ لی اور اسے آخر تک پڑھا- ''فادر مرفی کا ابھی تک پتا نہیں چلا ہے- اسے تلاش کرو، اور اسے اور دیگر دونوں یرغمالیوں کو جو صدر چبوترے پر عبادتی نشستوں کے درمیان چھپے ہیں، بہ حفاظت باہر لانے کا بندوبست کرو......میجر کول نے سر

اٹھا کر سارجنٹ کو دیکھا۔

''اگر میں کسی طرح ارغنون گاہ میں پہنچ کر اس اسنائپر پر قابو پالوں تو تم صدر چبوترے پر پہنچ کر نشستوں کے درمیان دبکے ہوئے یرغمالیوں کو نکال سکتے ہو....'' یہ کہہ کر سارجنٹ مسکرایا۔''مگر تمھیں پھرتی دکھانی ہوگی۔ کیونکہ پولیس والے بھی یہ کام کرنا چاہیں گے' سارجنٹ نے میجر کول کے زرد چہرے کو بہ غور دیکھتے ہوئے کہا۔

میجر کول نے بھاری آواز میں کہا۔''ٹھیک ہے۔ دس جوان لے کر ارغنون گاہ میں چلے جاؤ'

'پھر وہ قاصد کی طرف مڑا۔''گورنر سے کہو کہ پولیس سے رابطہ کر کے غلام گردشوں سے پولیس کی فائرنگ رکوائیں ..... پانچ منٹ کے لیے' ' قاصد سلیوٹ کر کے واپس چل دیا۔ میجر کول نے سارجنٹ سے کہا۔''اپنے آدمیوں کا خیال رکھنا۔ اچھا یہی ہے کہ کوئی زخمی بھی نہ ہو۔''

سارجنٹ پلٹا اور دس جوانوں کو ساتھ لے کر جنوبی پیش دہلیز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو چکر دار زینہ نظر آیا۔ تمام سپاہی تیز رفتاری سے زینہ چڑھ کر اوپر جانے لگے۔ دیوار میں ایک بڑا چوبی دروازہ دیکھ کر وہ رکے۔ سارجنٹ احتیاط سے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے سے کان لگا کر سن گن لینے لگا مگر دروازے کے دوسری طرف خاموشی تھی پھر اس نے دروازے کے لٹو پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا اور دروازے کو ذرا سا کھولا۔ اس کے سامنے مکمل تاریکی تھی۔ پہلے تو اسے ایسا لگا کہ وہ ارغنون گاہ نہیں ہے۔ لیکن پھر موم بتیوں کی لرزتی روشنی میں اسے اوپر لمبی شمالی غلام گردش کی دیوار نظر آئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور رائفل تان کر جھکتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے آدمی مناسب فاصلے سے اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ وہ عبادتی نشستوں کے درمیانی راستے پر چل رہے تھے۔

چلتے چلتے سارجنٹ کا کندھا کسی خلا سے ٹکرایا۔ اس نے گھوم کر دیکھا۔ وہ چوڑا درمیانی راستہ تھا، جس کے دونوں طرف نشستیں تھیں۔ ارغنون گاہ سے یہاں تک وہ ڈھلوانی راستہ تھا۔ وہاں کہیں کوئی آہٹ، کوئی آواز نہیں تھی۔ وہاں گہرا اندھیرا تھا۔ مگر بہت بڑی روز ونڈو راک فیلر سینٹر کی روشنی کی وجہ سے اندھیرے میں نمایاں نظر آرہی تھی۔ وہ ایک قدم چڑھائی پر آگے بڑھا۔ اسی وقت اسے آگے نشستوں کی طرف سے کپڑے کی سرسراہٹ سی سنائی دی۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ سامنے چند فٹ دور نشستوں کے درمیان ایک عورت کھڑی نظر

آئی۔ وہ سبز آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔ سارجنٹ نے ایک لمحے کے توقف کے بعد اپنی رائفل بلند کی۔

میگان وحشت کے عالم میں چلائی اور اس نے شاٹ گن سے فائر کیا۔ پھر اس نے ایک بنچ پر چھلانگ لگائی اور درمیانی راستے کی طرف مسلسل فائر کرنے لگی۔ سپاہیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ بک شاٹ کے چھرے ان کے خودوں سے اور فلیک جیکٹس سے ٹکرا رہے تھے۔ وہ پسپا ہو کر مینار میں واپس جانے پر مجبور ہو گئے۔

''ان کو ادھر نہ آنے دو میگان۔ انھیں دور رکھو۔'' لیری نے چیخ کر کہا۔''میں ایسی فائرنگ کر رہا ہوں کہ پہلے کبھی نہیں کی تھی۔ مجھے مہلت چاہیے میگان۔'' میگان نے رائفل اٹھالی اور دروازے کی طرف رخ کر کے فل برسٹ مارا اسی لمحے لیری کو جنوب مشرقی غلام گردش کی منڈیر کے اوپر سے ایک ہیری اسکوپ جھانکتی نظر آئی۔

اس نے ایک ہی شاٹ میں اسے اڑا دیا۔''میں زبردست جا رہا ہوں۔ خدا کی قسم، آج میرا کوئی جوڑ نہیں۔'' وہ چلایا۔

پیٹرک نے ارغنون گاہ کی طرف سے شاٹ گن کے بلاسٹ کی آواز سنی اور اس کے بعد m16 کے برسٹ کی آواز۔ پھر اس کے سر کے عین اوپر اسنائپر رائفل کی گولیاں برسیں۔

''لگتا ہے کہ کمانڈو! ارغنون گاہ پر قابض نہیں ہو سکے ہیں۔'' اس کے برابر بیٹھے ہوئے کمانڈو نے کہا۔

پیٹرک نے فیلڈ فون پر باقی تینوں غلام گردشوں سے رابطہ کیا۔''میرا حکم ملتے ہی جو کچھ بھی تمھارے پاس ہے، ارغنون گاہ میں اچھال دو۔ ہمیں ہر حال میں ارغنون گاہ میں گھسنا ہے۔'' پھر اس نے مقدس اشیا کے حجرے کی سیڑھیوں پر رابطہ کیا۔ مورین اور بیکسٹر سے کہو کہ ہم ایک بار پھر ارغنون گاہ پر پریشر فائر کر رہے ہیں۔ اگر اس دوران وہ نکلنے کی کوشش کر سکیں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد شاید موقع نہیں ملے گا۔''

اس نے ۶۹ ویں رجمنٹ کے جوانوں کو پانچ منٹ کی مہلت دی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اب وہ رغنون گاہ میں گھسنے کی ہمت نہیں کریں گے۔ پھر اس نے فیلڈ فون کا ریسیور اٹھایا اور کہا۔''فائر'' .....

چاروں غلام گردشوں سے ۲۵ کمانڈو ایک ساتھ اٹھے اور انھوں نے آٹو میٹک رائفلوں اور
گرینیڈ لانچرز سے فائرنگ شروع کر دی- ارغنون گاہ کی طرف سے بھی گولیوں کی بوچھار ہونے
لگی- لانچرز والے اب ہر طرح کا بوجھ ہلکا کر رہے تھے- ان میں لمبی سوئیوں والے بم بھی تھے، بک
شاٹ بھی، دھماکہ خیز مادہ بھی، روشنی کرنے والے بم، گیس کے بم اور آگ بجھانے والے بم بھی-
ارغنون گاہ دھماکوں سے گونجنے لگی- وہاں سے دھویں اور زرد رنگ کی گیس کے مرغولے
اٹھنے لگے- میگان اور لیری نے گیس ماسک پہن لیے تھے- لیری تیزی سے ادھر اُدھر حرکت کرتے
ہوئے غلام گردشوں کی طرف فائرنگ کیے جا رہا تھا- جبکہ میگان بغیر کے صدر چبوترے پر فائرنگ
کیے جا رہی تھی- وہ بھی تیزی سے جگہیں تبدیل کر رہی تھی-
پیٹرک غور سے سن رہا تھا- بموں کے دھماکوں کے درمیان کبھی کسی کی چیخ بھی سنائی دے
جاتی تھی- اس نے اٹھ کر جنگلے کے پار ارغنون گاہ کی طرف دیکھا- دھویں کے درمیان سے شعلے بھی
لپکتے نظر آ رہے تھے- ارغنون گاہ سے فائرنگ جاری تھی- فیلڈ فون پر ہیجانی آوازیں سنائی دے رہی
تھیں- شاید ہر غلام گردش سے میڈیکل یونٹ کو پکارا جا رہا تھا- پیٹرک نے ایک کمانڈو سے اس
کی m16 لی اور بغیر کسی توقف کے پورا میگزین خالی کر دیا- پھر اس نے رائفل کو دوبارہ لوڈ کر کے
فائرنگ کی یہاں تک کہ رائفل گرم ہو گئی- اس نے رائفل کو نیچے پھینکا اور فیلڈ فون میں چلایا-
''آگ بجھانے والے تمام کنستر فائر کر دو اور پھر فرش پر لیٹ جاؤ-''
اس کی ہدایت پر عمل کیا گیا- اس نے دیکھا کہ آگ بجھنے لگی ہے- اضطراری طور پر اس نے
بھونپو اٹھایا اور اس کا رخ ارغنون گاہ کی طرف کرتے ہوئے پکارا- ''میں تمھاری خبر لینے آ رہا ہوں
کمینو..... میں آ رہا ہوں.....'' کسی نے اس کی ٹانگ کھینچی اور وہ فرش پر گرا- ارغنون گاہ کی طرف سے
چلائی گئی گولی عین اس جگہ سے گزری، جہاں ایک لمحہ پہلے وہ کھڑا تھا-
برابر بیٹھے ہوئے کمانڈو نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا- ''خود پر قابو رکھو کیپٹن- ان
کے اور ہمارے درمیان کوئی ذاتی دشمنی نہیں کہ اتنا جذباتی ہوا جائے- میری بات سمجھ رہے ہو نا''؟
ایک اور کمانڈو نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا- ''وہ اپنی طرف سے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں
اور کمی ہم نے بھی نہیں چھوڑی- بس ان کا مورچہ زبردست ہے- دراصل تمھیں اس بات کا افسوس
ہے کہ یہ سب کچھ ایک چرچ میں ہو رہا ہے- مگر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے......''

پیٹرک نے اس سے سگریٹ لی اور ایک گہرا کش لیا- وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا
تھا- ''او کے.....او کے.....کوئی آئیڈیا''؟
ایک شخص نے جو اپنے رخسار سے خون پونچھ رہا تھا، کہا- ''ہاں.....میری جاب اسے دے
دو-''

تیسرے نے کہا- ''کسی نہ کسی کو کسی نہ کسی طرح ارغنون گاہ میں داخل ہونا ہوگا- اس کے بغیر
بات نہیں بنے گی-''
پیٹرک نے اس کی گھڑی میں وقت دیکھا اور فون پر سیڑھیوں پر موجود ٹیم سے رابطہ کیا- ''یرغمالی نکل
آئے''؟

''ان میں سے ایک تمھارے آدمیوں پر فائرنگ کر رہا تھا اور دوسرا صدر چبوترے پر گولیاں
برسا رہا تھا- وہ ان دونوں کو نکلنے نہیں دینا چاہتا...... کسی بھی قیمت پر'' دوسری طرف سے جواب ملا-
''مجھے امید ہے کہ یہ ذاتی دشمنی کا معاملہ نہیں ہے''- پیٹرک نے ریسیور رکھ دیا-
''یہ دونوں اتنی جی داری کیوں دکھا رہے ہیں- سیاسی وابستگی میں آدمی مرنے جینے سے بے
پرواہ تو نہیں ہو جاتا-'' ایک کمانڈو نے کہا-
پیٹرک نے سگریٹ کو فرش پر بجھایا اور بالینی کے بارے میں سوچنے لگا- اس وقت وہ زندہ
ہوتا تو کوئی نہ کوئی ترکیب سوچ لیتا- اس پر بے بسی طاری ہونے لگی-
وہ بالینی کے آدمیوں میں پھیلی ہوئی بے دلی کو کیسے دور کرے- دوسرے وہ بوجھل بھی ہو رہا
تھا- اس کے حکم کے نتیجے میں اگر ایک کمانڈو بھی مارا گیا تھا، تو اس کا ذمہ دار وہ تھا- اب اس کی سمجھ
میں بالینی کا رویہ آ رہا تھا-

رات بھر وہ اسی لیے تو پریشان رہا تھا- اسے اپنے آدمیوں کی جانوں کی فکر تھی-
اس نے سوچا کہ اب وہ خود ارغنون گاہ میں گھسے گا، اور اس معاملے کو انجام تک پہنچائے گا-
فائرنگ سرد پڑ گئی تھی- بیکسٹر نے کہا- ''مورین، شاید یہ ہمارے لیے نکلنے کا آخری موقع
تھا-''

مورین کو منبر کی جانب سے فائرنگ کے دوران بھی عجیب سی آواز سنائی دیتی رہی تھی- اب
سے لگا کہ وہ کسی کی سسکیاں ہیں- ''میرا خیال ہے، ابھی ہمیں ایک موقع اور ملے گا-'' یہ کہہ کر وہ

نشستوں کے درمیان نیچے ہی نیچے لڑھکتی ہوئی وہاں پہنچی، جہاں نشستیں ختم ہو رہی تھیں اور جہاں منبر کی چکر دار سیڑھیاں تھیں آگے چند منٹ کی کھلی جگہ تھی۔ اس نے چھلانگ لگائی اور منبر کی سیڑھیوں پر گری۔ وہ اس ستون سے لپٹ گئی، جس کے گرد چکر دار سیڑھیاں تھیں وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ اوپر کی سیڑھیوں پر اسے خون کے دھبے نظر آئے۔ پھر اس نے منبر میں دیکھا۔ برائن گھسٹتا رہا تھا اور اب ماربل کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اندر چلی گئی۔ ''برائن''۔ اس نے آہستہ سے پکارا۔

''برائن نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا''۔

مورین نے اس کی طرف جھکتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ ''دیکھا برائن، تم نے کیا کیا ہے۔ وہ سب مر چکے ہیں برائن۔ تمہارے محسن، تمہارے دوست ..... ان میں سے کوئی نہیں بچا۔ صرف شیطان بچے ہوئے ہیں ..... لیری، میگان اور ہکے!''

برائن نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ مگر اس کی گرفت کمزور تھی ..... تو ..... تو تم خیریت سے ہو؟ ..... اور بیکسٹر .....؟''

مورین نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔ گولی اس کے کندھے میں اوپر سے پیوست ہوئی تھی۔ وہ اس کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ یہاں تک کہ اسے پتا چل گیا، گولی دوسری طرف کے کولہے سے باہر نکلی تھی۔ وہاں کئی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ٹکڑے بھی تھے اور گودا بھی۔ ''او مائی گاڈ'' اس نے گھبرا کر کہا۔ اتنا کچھ اور لاحاصل''۔ وہ بڑبڑائی۔

برائن کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''بس مورین، زیادہ سرزنش کی ضرورت نہیں۔''

مورین نے نرمی سے اس کے رخسار کو چھوا۔ ''فادر مرفی کو تم نے کیوں .....؟''

برائن نے آنکھیں موند لیں اور نفی میں سر ہلایا۔ ''بچپن کے خوف کبھی نہیں مٹتے۔ مجھے ہمیشہ سے پادریوں سے ..... گرجاؤں سے ..... خوف آتا تھا ..... اور ..... آدمی کی فطرت ..... ہی ..... ہمیشہ اپنے خوف پر حملہ کرتا ..... ہے ..... یہ جبلت ..... صدیوں سے .....''

مورین نے گھڑی میں وقت دیکھا اور برائن کو کندھے سے تھام کر نرمی سے ہلایا۔ ''تم لیری اور میگان کو روک سکتے ہو کسی طرح''؟ اس نے منبر کے مائیکروفون کی طرف دیکھا۔ ''چلو ..... میں تمھیں سہارا دیتی ہوں۔ کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔''

لیکن برائن حرکت بھی نہ کر سکا۔

مورین نے پھر اسے ہلایا۔ ''کھیل ختم ہو چکا ہے برائن۔ اب یہ خون خرابہ رک جانا چاہیے''۔

برائن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں انھیں نہیں روک سکتا ..... تم ..... تم بھی جانتی ہو .....'' اچھا برائن بموں کے بارے میں بتاؤ۔ کتنے بم فٹ کیے گئے ہیں۔ کہاں فٹ کیے گئے ہیں کہاں فٹ کیے گئے ہیں اور کب پھٹیں گے۔ مجھے نہیں ..... معلوم ..... اگر مجھے پتا ہوتا ..... چھ بج کر تین منٹ ..... دو بم ..... ہکے سے پوچھو .....

اس بار مورین نے اسے جھنجوڑ دیا۔ ''تم بے وقوف ہو برائن ..... اور تم مر رہے ہو۔''

''مجھے سکون سے مرنے دو'' برائن آگے کی طرف جھکا اور مورین کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔ اس بار اس کی گرفت حیرت انگیز طور پر مضبوط تھی''۔ اور اس کے جسم کو جھٹکے لگ رہے تھے۔ ''او گاڈ ..... گاڈ ..... یہ اتنا آہستہ کیوں .....'' اس کو خون اپنے گردوں سے اچھل کر منہ سے نکلتا محسوس ہوا۔

مورین کو قریب ہی اس کا پستول پڑا نظر آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر پستول اٹھا لیا۔

برائن نے اسے پستول دونوں ہاتھوں میں تھامتے دیکھا۔ وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔ ''نہیں مورین، پچھلے پچھتاوے ہی کم نہیں ہیں۔ اپنا بوجھ اور مت بڑھاؤ ..... اور وہ بھی ..... مجھ جیسے ناکارہ آدمی کے لیے .....''

مورین نے گھوڑا چڑھا لیا۔ ''یہ تمھارے لیے نہیں، میرے لیے ہے''۔

برائن نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بازو جھٹک دیا۔ ''میں قطرہ قطرہ مرنا چاہتا ہوں ... آہستہ آہستہ .....''

مورین نے سیفٹی کیچ پھر چڑھایا اور پستول کو فرش پر لڑھکا دیا۔ ''تمھاری مرضی'' اس نے ادھر ادھر دیکھا تو فرسٹ ایڈ باکس مل گیا۔ اس نے اس میں سے دو پریشر بینڈیجز نکالیں۔ ''چلی جاؤ ..... اس معاملہ کو طول ... مت دو .....'' برائن کراہا۔ ''یہ تم میری ..... مدد نہیں ..... کر رہی ہو۔''

''تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ قطرہ قطرہ .....'' مورین نے دونوں زخموں پر پٹیاں چپکائیں۔ پھر کٹ میں سے مورفین کی سرنج نکالی۔

برائن نے اسے پرے دھکیلا۔ مگر انداز میں نقاہت تھی۔ ''خدا کے لیے مورین، مجھے ایسے مرنے دو

،جیسے میں چاہتا ہوں- میں چاہتا ہوں کہ میرا دماغ صاف رہے- میں سوچنا چاہتا ہوں....'' وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا-

مورین نے مورفین اس کے بازو میں اتار دی- ''دماغ سے کیا سوچو گے تم- دماغ تو صاف ہی ہے تمھارا-''

''مجھے سردی ....لگ رہی ہے .....'' وہ منبر کی دیوار سے ٹک گیا- ....میرا بہت ....برا حال.....ہے''-

''ہاں- ذرا مورفین کو کام کرنے دو- آنکھیں بند کرلو....شاباش''-

''مورین، کتنے ....لوگ میری وجہ.....سے مر گئے .....اتنے برسوں میں کیا کرتا....رہا میں ....''؟

مورین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں- ''او برائن ....تم ہمیشہ دیر سے سوچتے ہو.....ہمیشہ دیر کر دیتے ہو....''

روری ڈیوین کو اپنے ادھڑے ہوئے حلق میں خون کا ذائقہ محسوس ہو رہا تھا- اس نے تھوکنے کی کوشش کی- لیکن اس نتیجے میں اس کے حلق کے سوراخ سے خون نکلنے لگا- اس نے پلکیں جھپکا کر آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسو گرائے اور اوپر چڑھنے لگا- اس کے ہاتھ یوں سن ہو رہے تھے کہ اسے یہ دیکھنے کی ضرورت پڑتی تھی کہ سیڑھی کے آہنی ڈنڈے پر اس کی گرفت ہے بھی یا نہیں-

جیسے جیسے وہ اوپر جا رہا تھا، سر کے چکر بڑھتے جا رہے تھے- درد ایسا شدید تھا کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا- کئی بار اس کا جی چاہا کہ گرفت ختم کر دے اور خود کو گر جانے دے- لیکن اوپر موجود صلیب اسے بلا رہی تھی، اسے جانا تھا-

وہ چکر دار سنگی زینے کے ٹاپ پر پہنچ گیا- تانبے کے کلس کے آخری سرے پر وہ صلیب آویزاں تھی- لوہے کی بڑی بڑی کیلیں کلس میں گڑی ہوئی تھیں، وہ کیلیں ایسی تھیں، جیسے قدمچے- وہ ان پر پاؤں ٹکا کر چڑھنے لگا- پھر وہ صلیب کے نچلے سرے سے لپٹ گیا- اس نے سرد دھات پر سر ٹکایا اور بچوں کی طرح رونے لگا- کچھ دیر بعد اس نے سر ہٹایا اور مزید اوپر چڑھنے لگا- پھر اس نے دونوں بانہیں کراس کے ساتھ حمائل کیں اور اس سے لپٹ کر کھڑا ہو گیا- اس وقت وہ ۲۸ منزل اوپر تھا-

روری ڈیوین نے دھیرے دھیرے سر اٹھا کر سامنے کی سمت دیکھا- ایونیو کے اس پار راک فیلر کی بلند و بالا عمارت ایستادہ تھی- اس کی آدھی سے زیادہ کھڑکیاں کھلی ہوئی اور روشن تھیں- بائیں جانب ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ تھی- اس نے اپنے جسم کو ایک طرف ہٹایا اور پیچھے کی طرف دیکھا- دونوں اونچی عمارتوں کے درمیان دور افق تک لانگ آئی لینڈ کا قطعہ پھیلا نظر آ رہا تھا- جہاں زمین اور آسمان مل رہے تھے، وہاں ہلکا سا سنہری اجالا چمک رہا تھا- 'صبح کا سویرا'- وہ بڑبڑایا-

پیٹرک غلام گردش کے خون آلود فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا سوچ رہا تھا- زخمیوں کو لفٹ والے خلا کے راستے باہر بھیج دیا گیا تھا- جو مر چکے تھے، انھیں اٹاری میں لٹا دیا گیا تھا- ان میں بالینی بھی تھا- پہلے اسکواڈ صرف چار آدمی بچے تھے- وہ حفاظتی منڈیر کی اوٹ میں سمٹے ہوئے بیٹھے تھے- ارغنون گاہ والا اسنائپر رخ بدل بدل کر گولیاں برسا رہا تھا- مگر چاروں غلام گردشوں میں موجود کسی کمانڈو میں سر اٹھا کر فائر کرنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی پیٹرک نے فیلڈ فون اٹھا کر سامنے والی غلام گردش سے رابطہ کیا- ''کیا صورتِ حال ہے''؟

''اسکواڈ لیڈر زخمی ہو کے جا چکا ہے- تازہ دم جوان بھیجے جا رہے ہیں- راک فیلر سینٹر سے رابطہ کریں- بہت دیر ہو چکی ہے-'' دوسری طرف سے جواب ملا-

پیٹرک نے راک فیلر سینٹر کی صورتِ حال کا تصور کیا- میئر کلائن کا چہرہ ستا ہوا ہوگا- کمشنر رورک الٹیاں کر رہا ہوگا- مارٹن مطمئن ہوگا- وہ ایسے مشورے دے رہا ہوگا، جن کے نتیجے میں چرچ کے اندر موجود لوگوں سمیت تباہی یقینی ہو- اس نے گھڑی میں وقت دیکھا- چمنی کے راستے نیچے جانا تیزی سے ممکن نہیں- اس نے فون میں کہا- ''گرجا سے نکل جاؤ-''

''میں نے سن لیا ہے-''

پیٹرک نے سوئچ بورڈ کو سگنل دیا- ''تمھارا میناروں سے یا اٹاری سے رابطہ ہوا''؟

''اٹاری انڈر کنٹرول ہے- میناروں کے بالائی حصے محفوظ ہیں- لیکن ایک مسخر جنوبی مینار میں چڑھ رہا ہے- لیکن ارغنون گاہ کے لیول پر شدید گڑبڑ ہے، وہاں ایک عورت ہے جو مینار کے دروازے پر اور چبوترے پر دیوانہ وار فائرنگ کر رہی ہے- اس محاذ پر، ہمارا بڑا جانی نقصان ہوا ہے- آرمی والوں نے بھی گھسنے کی کوشش کی تھی- وہ ابھی مینار میں ہی ہیں- ان سے بات کراؤں آپ کی

"......یا انھیں پھر ارغنون گاہ میں گھسنے کو کہوں“؟

”نہیں- ان سے کہو کہ وہیں رکے رہیں- میری نیچے والوں سے بات کراؤ-“

”ان سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے-“ آپریٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا- ’چند فٹ پہلے تو انھوں نے خیریت کی اطلاع دی تھی- پھر رابطہ منقطع ہو گیا- ٹائم چیک کریں-“

”مجھے معلوم ہے، سب کو معلوم ہے کہ وقت کیا ہے- تم نیچے والوں کو ٹرائی کرتے رہو اور پانچویں اسکواڈ سے میری بات کراؤ-“

سیڑھیوں پر موجود ایک کمانڈو سے رابطہ ہوا- پیٹرک نے اس سے پچویشن دریافت کی-

”میرے پیچھے مقدس اشیا کے حجرے میں تازہ دم جوان موجود ہیں- لیکن قربان گاہ کے عقب سے ایک وقت میں صرف دو آدمی فائر کر سکتے ہیں کانسی کی پلیٹ تک پہنچنا ہمارے لیے ناممکن ہے- اور نہ ہم یرغمالیوں تک پہنچ سکتے ہیں، نہ ان کا یہاں آنا ممکن ہے- ارغنون گاہ والے دونوں اسنائپر بہت خطرناک نشانچی ہیں“- اس نے گہری سانس لی- پھر بولا-”کیا ہونے والا ہے آخر“؟

”ہونا یہ ہے کہ چرچ کا یہ حصہ دس منٹ بعد زمیں بوس ہو جائے گا- اس لیے تمام لوگوں کو ریکٹری کے بیس منٹ میں واپس بھیج دو- بس یہاں دو تین آدمی موجود رہیں...... یرغمالیوں سے رابطہ کے لیے-“

”بہت بہتر“

اسی وقت لائن پر لینگلے کی آواز ابھری-”برک......وہاں سے نکل آؤ...... فوراً..“

پیٹرک نے جواب دینے کے بجائے کہا-”مزید کمانڈو اور بم ڈسپوزل والوں کو نیچے بھیجو- میرا خیال ہے، ہکے نے پہلے والوں کو الجھا لیا ہے- کم از کم ایک بم ابھی ایسا ہے، جو ناکارہ نہیں بنایا گیا- اور میرا خیال ہے، ہکے وہاں رکھوالی کے کتے کی حیثیت سے موجود ہے“

لینگلے نے کہا-”بم اب کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے- ہم مزید آدمی اندر نہیں بھیج سکتے....“

اس وقت میئر کلائن نے مداخلت کی- انداز ایسا تھا، جیسے ٹیپ کرا رہا ہو-”کیپٹن، تمھارے مشورے پر میں مزید کمک روانہ کر رہا ہوں- لیکن تم جانتے ہو کہ ان کے بچنے کا امکان......“

پیٹرک نے فون کا تار کھینچ کر اسے ناکارہ کر دیا- پھر وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کمانڈو کی طرف مڑا-”تم سب جوانوں کو اکٹھا کر کے لفٹ کے خلا کے راستے نیچے جاؤ، اور کارڈینل کی

اقامت گاہ پہنچنے سے پہلے ہرگز نہ رکنا-“

کمانڈو نے اپنی رائفل کندھے سے لٹکا لی-”تم بھی چل رہے ہو“؟

پیٹرک پلٹا اور بغیر کچھ کہے جنوبی ضلع کی چھوٹی غلام گردش کی طرف چل دیا- وہ جگہ صلیب کی شکل میں ہونے کی وجہ سے ارغنون گاہ کی فائرنگ سے محفوظ تھی- وہاں کھڑے ہو کر وہ ارغنون گاہ کا جائزہ لینے لگا- کمانڈو بھی اس کے پاس آ کھڑا ہوا تھا-

ارغنون گاہ وہاں سے تین منزل نیچے تھی- یہاں سے اسے اس کی وسعت بھی نظر آ رہی تھی اور تاریکی بھی، جبکہ پولیس کے مورچے شمعوں کی روشنی کی وجہ سے پوری طرح واضح تھے- وہ ہیری اسکوپ سے دیکھتا رہا- محفوظ ہونے کے باوجود اسے حیرت تھی کہ اتنی شدید فائرنگ اور بمباری میں وہ دونوں کیسے محفوظ رہے- اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

اس نے ہیری اسکوپ جھکایا اور دائیں جانب بڑھا- اب وہ اونچی جگہ پر تھا- اس نے ہیری اسکوپ آنکھوں سے لگا کر نچلی منزل کا جائزہ لیا- ٹوٹی پھوٹی بکتر بند گاڑی کا اگلا حصہ ارغنون گاہ کے نیچے تھا- وہاں اسے ایک جسم لٹکا نظر آیا- وہ لوگان تھا- میجر کول اور چند ساتھی گاڑی کے پاس گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے تھے-

ارغنون گاہ کی طرف سے فائر کی آواز سنائی دی- ہیری اسکوپ پیٹرک کے ہاتھ سے چھوٹ گیا- اس نے جلدی سے قلابازی کھائی اور فرش پر گر گیا-

کمانڈو نے بڑھ کر اسے سہارا دیا-”تمھیں اتنی دیر نہیں دیکھنا چاہیے تھا کیپٹن، جانتے ہو، یہ ہمارا آخری ہیری اسکوپ تھا-

پیٹرک نے سر اٹھا کر دیکھا- اس کا چہرہ اسے دھندلا نظر آ رہا تھا- اسی وقت دو فائر اور ہوئے-

”تم بال بال بچے ہو کیپٹن“-

”کوئی آئیڈیا“؟ پیٹرک نے پوچھا-

”ان ارغنون گاہ والوں کو گرائے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا- ہم یرغمالیوں کو بھی نہیں بچا سکتے- اس میں کامیاب ہو گئے تو ہم کانسی کی پلیٹ ہٹا کر دھویں کے بم نیچے گرا سکتے ہیں- یوں ہکے بھی قابو میں آ جائے گا-“

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی- کمانڈو ٹھیک کہہ رہا تھا- تمام مسائل کا یہی ایک حل تھا- ''انھیں ارغنون گاہ سے کیسے نکالا جائے''؟

کمانڈو انگلی سے اپنے جبڑے کو سہلانے لگا- ''ترکیبیں تو بہت ہیں- غلام گردشوں میں پاور فل سرچ لائٹس لائی جائیں- ہیلی کاپٹرز سے روزونڈو پر مشین گن کی فائرنگ...... ارغنون گاہ کے اوپر اٹاری سے چھت توڑنا- مگر ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے-''

''ٹھیک کہتے ہو-''

''لیکن سب سے اچھا یہ ہے کہ کوئی کسی مینار سے چپکے سے ارغنون گاہ میں گھسے- مگر اس کے لیے اسے انھی کی سی ترکیب استعمال کرنا ہوگی- جانتے ہو، وہ نظر کیوں نہیں آتے؟ وہ سیاہ لبادہ پہنے ہوئے ہیں.... سرتاپا-''

پیٹرک نے سر کو تفہیمی جنبش دی- وہ ایک متبادل صورت پر غور کر رہا تھا- کیوں نہ پہلے نیچے کا معاملہ نمٹایا جائے- چھ بج کر تین منٹ کی ڈیڈ لائن کو غیر موثر کر لیا جائے- پھر اطمینان اور بے فکری سے اسنائپرز سے نمٹا جائے- اس نے فیلڈ فون اٹھایا اور آپریٹر سے بات کی- ''نیچے والوں سے رابطہ ہوا''؟

''نیا اسکواڈ نیچے گیا ہے- پہلے والے زخمیوں کو واپس لا رہے ہیں- کتے اور ان کے ہینڈلرز مر چکے ہیں- وینڈی پیٹرسن زخمی ہوئی ہے- لیکن ناکارہ نہیں ہوئی- باقی بم ڈسپوزل والے خیریت سے ہیں- نیچے کوئی دیوانہ ہے، جس کے پاس خودکار رائفل ہے- نیچے والوں کا کہنا ہے کہ بموں تک پہنچنے کی کانسی کی پلیٹ والے راستے کے علاوہ کوئی صورت نہیں-'' آپریٹر ہچکچایا- پھر بولا- ''وینڈی کا کہنا ہے کہ نیچے موجود وہ آدمی جب چاہے، دھماکہ کر سکتا ہے- اس لیے میں تو یہاں سے نکل رہا ہوں- کیونکہ میں تو عین بموں پر بیٹھا ہوں- اس لیے رابطہ منقطع رہے گا، جب تک میں کسی اور جگہ یہ سیٹ اپ قائم نہیں کر لیتا- سوری کیپٹن، او کے''

فون ڈیڈ ہو گیا- پیٹرک نے قریب پڑا ریڈیو اٹھا لیا- وہاں کھڑکھڑاہٹ کے سوا کچھ نہیں تھا- اس نے اسے بند کر دیا-

کمانڈو نے کہا- ''لو چھٹی ہوئی- اب ہم کوئی حملہ ترتیب نہیں دے سکتے- رابطے ہی منقطع ہو گئے''-

پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا- ۵ بج کر ۵۴ منٹ- ''میں بھی رکوں گا اور تم بھی-'' یہ کہہ کر وہ جنوبی مینار میں داخل ہوا اور ارغنون گاہ کی سطح پر پہنچنے کے لیے نیچے اترنے لگا-

مورین نے گھڑی میں وقت دیکھا اور برائن سے کہا- ''میں واپس جا رہی ہوں-''

''ہاں جا...... نہیں...... مت جاؤ-'' اب اس کی آواز اور کمزور ہو گئی تھی-

''سوری برائن...... میں یہاں نہیں رک سکتی''-

برائن نے اقرار میں سر ہلایا-

''تمھیں بہت تکلیف ہو رہی ہے برائن''؟

برائن نے نفی میں سر ہلایا- مگر اس کے جسم میں واضح تناؤ تھا-

مورین نے مورفین کا ایک اور ڈوز اس کے جسم میں انجکٹ کر دیا- وہ جانتی تھی کہ برائن کا خون خطرناک حد تک ضائع ہوا ہے- اس کی وجہ سے وہ مر بھی سکتا ہے- مگر مورفین کم از کم اسے اذیت سے بچا لے گی- وہ اس پر جھکی اور اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے- پھر وہ مورفین کی سرنج کو اس کے سینے کی طرف، دل کے پاس لے گئی- اسی لمحے اسے برائن کے ہونٹ حرکت کرتے محسوس ہوئے- ''نہیں.... اسے ہٹا لو'' وہ کہہ رہا تھا- مورین نے سرنج ہٹا لی اور پیچھے ہٹ کر اسے دیکھنے لگی...... پچھلے کئی منٹ سے برائن نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں- پھر اسے کیسے پتا چل گیا کہ وہ ...... اسے یاد آیا کہ وہ پہلے بھی بغیر کچھ کہے ایک دوسرے کی بات سمجھ لیتے تھے- اس نے برائن کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا- اسے محسوس ہوا کہ وہ بہت بڑی انگوٹھی پھسل کر اس کی ہتھیلی پر آ گری ہے- ''برائن.... میں یہ لے لوں''؟ اس نے پوچھا، اگر میں یہاں سے زندہ نکلی تو اسے وہاں پہنچانا چاہوں گی، جہاں کی یہ ہے-''

''نہیں''-

''ٹھیک ہے- اس صورت میں یہ پولیس کو مل جائے گی''-

''نہیں کوئی اسے لینے آئے گا-''

مورین نے سر جھکا کر اس کے ہونٹوں کو دوبارہ چوما- پھر وہ وہاں سے نکلی اور دوبارہ نشستوں کے درمیان رینگ گئی-

''مورین''- اس نے پکارا- ''سنو.... لیری...... میں نے اس سے کہا...... تمھیں شوٹ نہ

کرے... وہ حکم کی تعمیل کرتا.... جب میگان مینار کے..... دروازے پر فائر..... اس وقت تم..... بھاگ سکتی..... ہو....''

''اور بیکسٹر''؟ مورین نے پلٹ کر پوچھا۔

''اسے مردہ..... ہی سمجھو۔ ہاں تم...... نکل سکتی ہو''۔

''برائن، تمھیں مجھ کو یہ بات نہیں بتانی چاہیے تھی۔''

''ہاں..... واقعی..... میں ہمیشہ ہی..... غلطی کرتا ہوں..... تم پلیز..... نکل جاؤ''۔

چند لمحے بعد مورین بیکسٹر کے پاس پہنچ گئی۔ ''میں تمھارے پیچھے آنا چاہتا تھا۔'' بیکسٹر نے کہا۔ ''لیکن پھر میں نے سوچا کہ شاید.....''

مورین نے اس کا ہاتھ تھام کر دبایا۔

''کیا وہ مر چکا ہے''؟

''نہیں.....''

وہ دونوں نشستوں کے درمیان دبکے رہے۔ ۵ بج کر ۵۵ منٹ پر بیکسٹر نے پوچھا۔

''تمھارے خیال میں وہ لیری اور میگان کو روک سکتا ہے''؟

''میں نے اس سے پوچھا نہیں۔''

''خیر..... اب تم بھاگنے کے لیے تیار ہو''؟

''مجھے نہیں لگتا کہ میں بھاگنا چاہتی ہوں۔''

''تو پھر تم یہاں واپس کیوں آئیں''؟

مورین نے کوئی جواب نہیں دیا۔

بیکسٹر نے ایک گہری سانس لی اور بولا۔ ''تو میں جا رہا ہوں.....''

مورین نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ میگان کے مینار کے دروازے پر فائر کرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لیکن لیری نے فائر روکا ہوا تھا۔ ''لیری ہمارے نکلنے کا انتظار کر رہا ہے۔''

''تو اسے زیادہ انتظار نہ کراؤ''۔ بیکسٹر نشستوں کے درمیان دوسرے سرے کی طرف بڑھنے لگا۔

مورین نے اسے کھینچ لیا۔ ''نہیں.....''

مقدس اشیا کے حجرے کی طرف سے ایک پولیس مین نے پکارا۔ ''سنو..... تمھاری وجہ سے ہم دو آدمی یہاں رکے ہوئے ہیں۔ میں اس انداز میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ مگر ہم بھی یہاں سے نکل جانا ہی چاہتے تھے۔ اب بتاؤ، تم لوگ آ رہے ہو یا نہیں۔'' اس کا خیال تھا کہ اس نے صرف اتنی بلند آواز میں بات کی ہے کہ ان دونوں تک پہنچ جائے۔ مگر ارغنون گاہ کی طرف سے ہونے والے دو فائروں نے اس کی خوش فہمی دور کر دی۔

مورین نے بیکسٹر کا چہرہ اپنی طرف کر لیا۔ ''تم یہیں، میرے پاس رہو۔''

بیکسٹر نے اسے لپٹا لیا۔ پھر زینے کی طرف رخ کرتے ہوئے پکارا۔ ''تم لوگ چلے جاؤ۔ ہمارا انتظار کرنا بے کار ہے۔''

دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ وہ ایک دوسرے سے اور قریب ہو گئے۔ اب وہ بس انجام کے منتظر تھے۔

وینڈی پیٹرسن زمین دوز کوٹھری کی عقبی دیوار سے چپکی ہوئی تھی۔ میڈیکل کا ایک آدمی اس کی داہنی کلائی پر پٹی باندھ رہا تھا۔ وینڈی کو محسوس ہوا کہ اس کی انگلیاں سن ہو رہی ہیں۔ ''لعنت ہو''۔ وہ غرائی۔

''تمھیں واپس چلے جانا چاہیے''۔ طبی امداد دینے والے نے کہا۔

''ناممکن'' وینڈی اپنی انگلیوں کو حرکت دینے کی کوشش کرتی رہی۔

کمانڈوز کے نئے لیڈر نے اپنے آدمیوں کو زمین دوز کوٹھری کے کارنر پر جمع کر لیا تھا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا اور بولا ''آٹھ منٹ رہ گئے ہیں''۔ پھر وہ جھکے جھکے وینڈی کی طرف بڑھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ لیکن یہ طے ہے کہ اس منحوس کو یہاں سے نکالنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور اسے نکالے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ہم صرف لاشیں ہی سمیٹ سکتے ہیں۔''

''تمھیں پورا یقین ہے''؟

نئے لیڈر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''دیکھو نا، میں فائر کر سکتا''۔ اس نے کہا۔ ''اور اس کے پاس گیس ماسک ہے، چنانچہ گیس اور دھوئیں کے بم بھی بے کار ہیں۔ ہمارے پاس بموں کو ناکارہ بنانے کے لیے وقت بھی نہیں ہے۔ اور ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ بم کتنے ہیں۔ کتنے بھی مر چکے ہیں،

اور متبادل کتے بھی میسر ....."

"ٹھیک ہے۔ مگر لعنت ہو..... ہم کامیابی کے بہت قریب تھے......"

نئے لیڈر نے کارنر سے سر نکالا اور چیخ کر بولا۔ "اگر تم اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سامنے آ جاؤ تو ہم ....."

جواب میں دوسری طرف سے برسٹ مارا گیا۔ تنگ جگہ میں دیر تک گولیوں کی بازگشت گونجتی رہی۔ پھر بکے نے چیخ کر پوچھا۔ "تم لوگوں میں کوئی بم اسکواڈ کا لیڈر بھی ہے؟ جواب دو"۔

وینڈی نے بھی سر باہر نکالا۔ "ہاں پاپا..... میں ہوں"

اے..... تم پاپا کسے کہہ رہی ہو۔ خیر چھوڑو، میری بات سنو۔ ہم بہت حساس ہوتے ہیں۔ بہت معمولی سی چیزیں بھی انھیں ایکٹی ویٹ کر دیتی ہیں۔ اب میں تمھیں بتاؤں، میرے پاس ہر طرح کے ٹریگر موجود ہیں۔ فوٹو سینسٹید، آڈیو..... ہر طرح کے ٹریگر۔ تمھیں یقین ہے اس پر"؟

"تمھارے پاس شیٹ کے سوا کچھ نہیں ہے"۔

بکے نے قہقہہ لگایا۔ "تو پھر سب کو واپس بھیج دو اور میری طرف گیس کا بم اچھالو۔ اگر اس سے بم نہیں پھٹا تو تم آگے آ کر اسے ڈی فیوز کر دینا۔"

وینڈی نے نئے لیڈر سے کہا۔ "تم مجھے ایک دھویں کا بم دو، اور سب لوگوں کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ۔"

"تم جانتی ہو کہ اتنی تنگ جگہوں میں ہم ایسی چیزیں ساتھ نہیں رکھتے۔"

وینڈی نے اپنا تار کاٹنے والا لمبا چاقو میان سے نکالا اور زمین دوز کوٹھری کے کارنر سے مڑ کر آگے بڑھنے لگی۔

لیڈر نے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔ "کہاں جا رہی ہو؟ سنو، یہ میں نے بھی سوچا تھا۔ وہ شخص ہم سے ساٹھ فٹ دور ہے۔ اتنا فاصلہ بغیر کسی آہٹ کے طے نہیں کیا جا سکتا۔ اور آہٹ سنتے ہی وہ تمھیں اُڑا دے گا"۔

"تو آہٹ کے معاملے میں تم مجھے کور فراہم کرو۔"

"بھول جاؤ"

بکے نے پکارا۔ "اب کیا ارادہ ہے۔ پھر وہ بولا میں بیس فٹ کے فاصلے سے بالینی کی آواز

محسوس کر لیتا ہوں۔ اور پولیس والے کی بو تو مجھے ساٹھ فٹ کے فاصلے سے بھی آ جاتی ہے۔ اب میری بات غور سے سنو..... تم لوگوں کے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ تم مجھے غصہ دلا رہے ہو۔ ان آخری چند منٹوں میں مجھے بہت کچھ سوچنا ہے۔ بلکہ میرا گانے کو بھی دل چاہ رہا ہے......" اس نے بھری آواز میں گانا شروع کر دیا۔

وینڈی نے چاقو دوبارہ میان میں رکھ لیا۔ "اب واپس چلنا چاہیے۔"

وہ جلوس کی صورت میں واپس چل دیے۔ جان بکے تنگ جگہ سے نکلا اور ستون سے ٹیک لگا کر پاؤں پھیلا لیے۔ اس نے پائپ میں تمباکو بھرا اور اسے سلگانے لگا۔ ایک کش لے کر اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ۵ بج کر ۵۶ منٹ ہوئے تھے۔ اُف اتنی دیر ہو گئی۔ وہ بڑبڑایا۔ پھر دوبارہ گانے لگا۔

چھٹے اسکواڈ کا لیڈر اپنی کمر سے نائیلون کی ڈوری باندھے لوہے کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا۔ اوپر روری ڈیوین کراس کے افقی بازوؤں سے بدستور چمٹا ہوا تھا۔ پانچ منٹ کا فاصلہ رہ گیا تو اس نے پستول نکال لیا۔ "اے ہلنا مت، ورنہ میں تمھیں اُڑا دوں گا۔"

روری نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"تم مسلح ہو"؟ اسکواڈ لیڈر نے پستول لہراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

روری نے نفی میں سر ہلایا۔

باہر کی روشنیوں میں اسکواڈ لیڈر کو اس کے زخم نظر آئے۔ "تمھارا تو بہت برا حال ہے۔"

روری نے اقرار میں سر ہلایا۔

"نیچے اتر آؤ..... آرام آرام سے"۔

روری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "میرے لیے ناممکن ہے"۔

"اے جب اوپر چڑھ گیا ہے تو اتر کیوں نہیں سکتا۔ میں یہاں تیری خاطر دن بھر لٹکا تو نہیں رہوں گا۔"

"مجھ سے ہلا بھی نہیں جائے گا۔"

اسکواڈ لیڈر کو احساس تھا کہ اس وقت آدھی سے زیادہ دنیا ٹی وی پر اسے دیکھ رہی ہے۔ چنانچہ اس نے چہرے پر فکر مندی کا تعلق سجایا اور روری کو خوش دلی سے مسکرا کر دیکھا۔ "ابے..... یہ دو

سینٹ کی گولی میں تیری دونوں ٹانگوں کے بیچ میں گھسا دوں گا۔" اس نے ایسے نرم لہجے میں کہا، جیسے اسے تسلی دے رہا ہو۔ پھر اس نے راک فیلر سینٹر کی طرف دیکھا۔ وہاں اسے ٹیلسکوپک کیمرے بھی نظر آئے اور آنکھوں سے لگی دوربینیں بھی۔ وہ اک قدم اور اوپر چڑھا۔ "سنو بیٹے، میں رسی لے کر آیا ہوں۔ کوئی گڑبڑ کی تو سیدھے نیچے جا کر گرو گے۔"

روری نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "تم لوگ عجیب باتیں کرتے ہو۔"

اسکواڈ لیڈر ہنسا اور پھر کلس پر چڑھنے لگا۔ "تم کم عمر بھی ہو اور بے وقوف بھی۔ بہر حال ہلنا مت۔" وہ اور اوپر ہوا۔ پھر اس نے روری کے گلے میں ڈوری باندھ دی۔ "وہ روشنیاں تم نے فائر کی تھیں"؟

روری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"زبردست پرفارمر ہو تم۔" اسکواڈ لیڈر نے رسی کے سرے کو صلیب کے عمودی حصے سے گزارا۔ رسی کھینچ گئی۔ "اب تمھیں تھوڑا سا خود اترنا ہوگا۔ میں تمھاری مدد کروں گا۔"

روری ڈیوین کا دماغ سن ہو رہا تھا۔ مگر اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ ۴۸ منزل اوپر لٹکنا ...دنیا کے سب سے ترقی یافتہ شہر کے قلب میں، اور اس پر اترنے کی فرمائش! تم ہیلی کاپٹر منگواؤ میرے لیے" وہ بولا۔

اسکواڈ لیڈر نے تیز نظروں سے اسے دیکھا۔

روری ڈیوین نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم مجھے ختم کرنا چاہتے ہو.... ہے نا"؟

"کہاں کی ہانک رہے ہو؟ ارے میں نے تمھاری خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالی ہے۔" اسکواڈ لیڈر نے راک فیلر سینٹر کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالی۔ "چلو.....نیچے اترو۔"

"نہیں"۔

اسی وقت اسکواڈ لیڈر نے اوپر ایک آواز سنی۔ سر اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک ہیلی کاپٹر تھا۔ وہ نیچی پرواز کرتا اسی طرف آ رہا تھا۔ پھر اسکواڈ لیڈر کو ہیلی کاپٹر کے بغلی دروازے میں ایک آدمی کھڑا نظر آیا، جس کے ہاتھوں میں ایک کرسی تھی۔ اسکواڈ لیڈر نے صلیب کا بازو تھاما اور روری کو کھینچ کر اپنے سامنے لے آیا۔ پہلی بار اس نے روری کو قریب سے دیکھا۔ اس کا چہرہ نیلا ہو رہا تھا اور سرخ بالوں

میں خون چمک رہا تھا۔ اسکواڈ لیڈر نے اس کے حلق کے زخم کا جائزہ لیا۔ "تمھیں تو اب تک مر جانا چاہیے تھا۔"

"مگر میں اب زندہ رہوں گا۔"

"جانتے ہو، نیچے اس وقت میرے کئی دوستوں کی لاشوں کو بیگ میں ٹھونسا جا رہا ہے" اسکواڈ لیڈر کے لہجے میں تلخی تھی۔

"میں نے تو ایک گولی بھی نہیں چلائی"۔

"خیر، آؤ...... میں تمھیں اس کرسی پر بیٹھا دوں۔"

"تم یہاں.... سب کے سامنے مجھے قتل کر دو گے!"

اسکواڈ لیڈر نے گہری سانس لے کر خارج کی جو ان دونوں کے درمیان فوراً ہی دھند بن گئی۔

فائر ریسکیو والا اب ان سے بیس فٹ اوپر جھول رہا تھا۔ پھر اس نے کرسی کو چھوڑ دیا۔ رسی سے بندھی ہوئی کرسی ان دونوں سے چند فٹ کے فاصلے پر آ کر ہٹ گئی۔ اسکواڈ لیڈر نے اپنے دونوں ہاتھ روری کے کندھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔ "سرخ بالوں والے، مجھ پر بھروسہ کرو۔" اس نے ہاتھ بڑھایا اور کرسی کو روری ڈیوین کے عین نیچے لے آیا۔ پھر اس نے اسے کرسی پر بیٹھا کر کرسی کے اسٹریپ کس دیے۔ اس کے بعد اس نے اپنی ڈوری کا پھندا کھول دیا۔ "نیچے مت دیکھنا" اس نے روری سے کہا اور ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

ہیلی کاپٹر بلند ہونے لگا۔ روری ڈیوین چکر دار زینے سے دور جا رہا تھا۔ اسکواڈ لیڈر اسے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اسکواڈ لیڈر نے سر گھما کر راک فیلر سینٹر کی طرف دیکھا۔ کھڑکیوں میں کھڑے ہوئے لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔ وہ صلیب سے نیچے اترنے لگا۔ دل ہی دل میں وہ سوچ رہا تھا کہ ایک لمحے نے اسے ولن کے بجائے ہیرو بنا دیا ہے۔

برک جنوبی مینار کی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ ارغنون گاہ کی سطح پر اسے کچھ فوجی اور پولیس والے نظر آئے۔ "کیا پچویشن ہے"؟ اس نے پوچھا۔

فوری طور پر تو کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر ایک کمانڈو نے کہا۔ "اندھیرے میں ہم آپس میں ہی بھڑ گئے تھے۔" اس نے دیوار کے ساتھ رکھی چھ لاشوں کی طرف اشارہ کیا۔

''کرائسٹ'' پیٹرک نے بے ساختہ کہا- سامنے اسے وہ چھلنی دروازہ نظر آیا جو اب محض قبضوں پر جھول رہا تھا-

''اس دروازے کے قریب بھی نہ جانا'' ایک اور کمانڈو نے اس سے کہا-

''یہ تو میں نے فوراً ہی سمجھ لیا تھا''

اسی لمحے چھوٹا سا برسٹ دروازے سے ٹکرایا- سب لوگوں نے ادھر اُدھر غوطے لگائے- ایک کمانڈو نے اندر کی طرف فل برسٹ چلا دیا-

کمرے میں اسنائپر کی سائیلنسر سے گھٹی گھٹی فائرنگ کی آواز گونجتی رہی- پیٹرک کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب گولیاں چلانے کو رہ کیا گیا ہے- اس نے کمرے کا ایک چکر لگایا اور دیوار کے ساتھ چپکے چپکے دروازے کی طرف بڑھا-

وینڈی پیٹرسن قربان گاہ کے عقب میں مقدس اشیا کے حجرے کی آخری سیڑھی پر دوڑتے ہوئے چڑھی- اس کی سانس پھول رہی تھی اور ایڑی کے زخم سے خون بہہ رہا تھا- وہ زمین دوز کوٹھری کی لینڈنگ پر پہنچی، جہاں کمانڈو یونٹ کے دو افراد موجود تھے- ''مجھے اعصابی گیس کے بم دو-''

ان میں سے ایک نے کندھے جھٹکتے ہوئے ایک چھوٹا سا کنستر اس کی طرف بڑھا دیا-

وینڈی نے آگے بڑھتے ہوئے اپنے دائیں جانب جھانکا- سیڑھی سے نشستوں کا فاصلہ، جہاں یرغمالی دبکے ہوئے تھے، تیس فٹ تھا- بائیں جانب صدر چبوترے کا عقبی حصہ تھا- پانچ فٹ کے فاصلے پر کانسی کی پلیٹ تھی، جس پر کئی گولیوں کے نشان تھے- وہ اس پلیٹ کے بارے میں سوچنے لگی- یہ پلیٹ کتنی بھاری ہے؟ اور کس طرف کھلتی ہے؟ اس کے قبضے کس طرف ہیں؟ اور ہینڈل کہاں ہے؟

وہ کمانڈوز کی طرف پلٹی- ''یرغمالی کہاں ہیں''؟

''ہم ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے-'' ان میں سے ایک نے کہا- ''انھیں کب نکلنا ہے، یہ فیصلہ ان کا ہے- ہم یہاں اس لیے موجود ہیں کہ اگر وہ نکلنے کی کوشش کریں اور زخمی ہوں تو ان کی مدد کر سکیں- لیکن اب تو لگتا ہے کہ وہ نکل نہیں سکیں گے- اور اگر ہم مزید چند منٹ رکے تو ہم بھی کبھی نہیں نکل سکیں گے- اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا-

''ارے...... چھ بجنے میں صرف تین منٹ ہیں- کیا یہ بم مقررہ وقت سے پہلے بھی پھٹ سکتے ہیں''؟

وینڈی نے کانسی کی پلیٹ کی طرف اشارہ کیا- ''وہاں میرے امکانات کتنے ہیں''؟

کمانڈو نے خون آلود سیڑھیوں کو دیکھا اور بے اختیار کان کو ہاتھ لگایا، جس کو کم روشنی کے باوجود سو گز سے بھی زیادہ فاصلے سے چلائی ہوئی گولی چھوتی ہوئی گزر رہی تھی- ''تمھارے اس پلیٹ تک پہنچنے کا چانس ففٹی ففٹی ہے- تمھارا اسے کھولنے، یہ گرینیڈ نیچے گرانے اور اس کے پھٹنے کا انتظار کرنے اور پھر نیچے اترنے میں کامیابی کا امکان صفر فی صد سے تھوڑا سا کم ہے''-

''یعنی ہم گرجا کوز میں بوس ہونے دیں''؟

''دیکھو، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے کوشش نہیں کی-'' کمانڈو نے کہا- ''چلو...... اب نکل چلیں-''

وینڈی نے نفی میں سر ہلایا- ''نہیں...... میں رکوں گی- کیا پتا، کوئی صورت نکل آئے-''

''میں جانتا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے- جو ہوگا، اس کے بعد یہ جگہ پہچانی نہیں جا سکے گی-''

''دو گولیاں کانسی کی پلیٹ سے ٹکرائیں اور اچٹ کر حجرہ مریم کی طرف گئیں- ایک اور گولی نے کوئی دس منزل اوپر دیوار کا پلاستر اکھاڑ دیا-

وینڈی اور دونوں کمانڈو اوپر سے اکھڑے ہوئے اس پلاستر کے ٹکڑوں کو نیچے گرتا دیکھتے رہے- ایک لمحے بعد کارڈنیل کا ایک ہیٹ جو زمین دوز کوٹھری کے اوپر کہیں اٹکا ہوا تھا، ایک کمانڈو کے قدموں میں آگرا- کمانڈو نے اسے اٹھایا اور اس کا معائنہ کرنے لگا-

اوپر سے لیری چلایا- ''دیکھو، میں نے ایک کارڈنیل کو مار گرایا- او گاڈ...... آج تو میرا نشانہ چوکے گا ہی نہیں کمانڈو نے ہیٹ فرش پر گرا دیا- ''جانتی ہو، وہ سچ کہہ رہا ہے-''

''تم لوگ چلے جاؤ- میں یرغمالیوں سے بات کروں گی-'' وینڈی نے کہا-

ان میں سے ایک سیڑھیاں اتر کر حجرے کی طرف گیا- دوسرا سیڑھیاں چڑھ کر وینڈی کے پاس آیا- ''لیفٹن......'' اس نے وینڈی کے خون آلود پاؤں کو غور سے دیکھا- ''یہاں سے ریکٹری کے بیس منٹ تک کا فاصلہ تقریباً ساٹھ سیکنڈ کا ہے......''

''اوکے''

وہ ہچکچایا، ایک لمحے کے بعد پلٹا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔

وینڈی نے اوپری سیڑھی پر بیٹھ کر مورین اور بیکسٹر کو پکارا۔ ''تم لوگوں کا کیا حال ہے''؟

''تم واپس چلی جاؤ'' ۔ مورین نے کہا۔

وینڈی نے سگریٹ جلایا۔ ''ابھی خاصا وقت پڑا ہے۔ جب بھی تم مناسب سمجھو..... سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لینا... میری بات پر غور کرو.....'' وہ نرم لہجے میں کہتی رہی۔ سیکنڈ گزرتے رہے۔

لیری نے باری باری ہر غلام گردش پر ایک راؤنڈ فائر کیا، پھر اس نے پوزیشن تبدیل کی اور سینٹ پیٹرک کے مجسمے پر فائر کیا، مجسمہ چیخ گیا۔ اس کے بعد اس نے چار فائر نشستوں کی طرف کیے اور دو گولیاں مسقف راہ داری میں مشرق کے رخ کھلنے والی بڑی کھڑکی پر چلائیں جو اس وقت بند تھی۔ ٹوٹے ہوئے شیشے سے طلوع ہونے والی صبح کا نیلگوں اجالا گرجا میں اتر آیا۔

اب لیری کی پوری توجہ صدر چبوترے، اس کی سیڑھیوں اور کانسی کی پلیٹ پر تھی۔ اس نے اپنے بازو کو ہلایا، جس پر اکھڑے ہوئے پلاسٹر کا خاصا بڑا ٹکڑا لگا تھا، پھر اس نے رخسار کو سہلایا، جہاں ایک بک شاٹ کا چھرا لگا تھا۔ اور ایک گولی اس کی فلیک جیکٹ سے ٹکرائی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی کم از کم دو پسلیاں ٹوٹ چکی ہیں۔

میگان باری باری دونوں میناروں میں کھلنے والے دروازں پر فائرنگ کر رہی تھی۔ وہ نشستوں کے درمیانی راستے پر لیری کی نسبت چند فٹ نیچے کھڑی تھی۔ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں پر بے شمار چھوٹے چھوٹے زخم تھے۔ کچھ اڑنے والے لکڑی اور پلاستر کے ٹکڑوں کے تھے اور کچھ بک شاٹ کی عنایت تھی۔

اس کے دائیں کندھے پر گولی لگی تھی، جس کی وجہ سے وہ سن ہو رہا تھا، اس کا جی متلا رہا تھا اور جسم میں لرزش تھی۔ چند لمحے وہ ایک نشست سے ٹک کر کھڑی ہوگئی۔ پھر وہ سیدھی ہوئی اور اس نے لیری کو پکارا۔ ''یہ لوگ تو اب کوشش بھی نہیں کر رہے ہیں'' ۔ اس کے انداز میں بے زاری تھی۔

''میں تو بور ہو گیا ہوں'' لیری نے کہا۔

میگان ہنسی.... مگر اس میں نقاہت جھلا..... رہی تھی۔ ''اب میں یہ تمام نشستیں اڑا دوں گی انھیں باہر نکالنے کے لیے۔ پھر تم انھیں شکار کر لینا۔''

''ابھی صرف چھ منٹ بعد گرجا کا پورا ملبہ ان پر آن گرے گا۔ اور اگر وہ بھاگنے کی کوشش

کریں گے تو میں انھیں اڑا دوں گا۔ کھیل خراب مت کرو میگان، صبر سے کام لو۔''

وہ درمیانی راستے پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور رائفل تان لی۔ ''اور اگر پولیس نے بم تلاش کر لیے تو''؟

''مجھے یقین ہے کہ وہ بکے کو شکار نہیں کر سکتے۔ بہر حال مجھ سے جو کہا گیا تھا، میں وہ کر رہا ہوں۔ میں اس پلیٹ کو بھی کور کر رہا ہوں، اور ان دونوں کو فرار ہونے سے بھی روک رہا ہوں۔''

''میں مرنے سے پہلے اسے مرتے دیکھنا چاہتی ہوں'' میگان کے لہجے میں وحشت تھی۔ مجھے ان کو باہر نکالنا ہے۔ تم انھیں شکار کر لینا۔ ریڈی''؟

لیری نے میگان کی طرف دیکھا۔ ملگجی روشنی میں وہ محض ایک ہیولا لگ رہی تھی۔ ''سب لوگ مر چکے ہیں میگان'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''سوائے مورین، بیکسٹر اور میرے خیال میں بکے کے... اور دھاکے میں سب کو ختم ہو جانا ہے۔ بچے تم اور میں... بس''۔

میگان نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا، جہاں سے اس کی آواز آئی تھی۔

''تم سمجھ رہی ہو نا، میں ایک پروفیشنل آدمی ہوں'' وہ بولا۔ ''جیسا کہ میں نے پہلے کیا، میں وہی کرتا ہوں جو مجھ سے کہا جاتا ہے۔ نہ اس سے کم، نہ اس سے زیادہ۔ برائن نے مجھ سے صرف تمھارا اور بکے کا خیال رکھنے کو کہا تھا۔''

میگان نے نفی میں سر ہلایا۔ ''نہیں جیک، تم ایسا نہیں کر سکتے.... خاص طور پر اس قربت کے بعد جو ہمارے درمیان رہی ہے۔'' اس نے قہقہہ لگایا۔

''بے شک برائن بھی جانتا تھا کہ میں گرفتار نہیں ہونا چاہتی۔ ہاں.... ٹھیک ہے'' وہ پھر ہنسی۔ ''یہ برائن نے محبت کا ثبوت دیا ہے۔ اچھا چلو..... مجھے ختم کر دو..... لیکن بہت تیزی سے.... ایک سیکنڈ میں''۔

لیری نے پستول اٹھایا اور لگاتار دو گولیاں اس کے سر میں اتار دیں۔ میگان کا جسم پیچھے کی طرف گرا اور وہ پھسلواں درمیانی راستے پر لڑھکتی ہوئی اس سارجنٹ کی لاش کے پاس جا کر رکی، جسے اس نے شوٹ کیا تھا۔

پیٹرک دروازے کے اندر کی طرف دیوار سے پیٹھ لگائے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گرینیڈ لانچر تھا۔ ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے اندر آنے والی روشنی سے بچنے کے لیے اس نے آنکھیں بند کر لیں

اور گہری سانسیں لے کر اپنی سانس ہموار کرنے لگا- مینار کے کمرے میں موجود لوگ سانسیں روکے اسے دیکھ رہے تھے-

پیٹرک کو کچھ فاصلے سے ایک مرد اور عورت کے بات کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں- پھر اسے پستول کے دو فائر سنائی دیے- وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ ساتھ نشستوں کی سائیڈ والے راستے کی طرف لپکا- وہاں پہنچتے ہی اس نے خود کو پھسلواں راستے پر سینے کے بل گرا لیا-

اسی پوزیشن میں چلتے ہوئے اس نے ارغنون گاہ تک کا آدھا فاصلہ طے کر لیا، ارغنون گاہ کے آخری حصے سے، جہاں ارغن کے پائپ تھے، کسی کی سانسوں کی آواز آ رہی تھی- پھر وہ آواز رک گئی- اور ایک آدمی نے کہا- ''میں جانتا ہوں کہ تم یہاں موجود ہو-''

پیٹرک بالکل ساکت ہو گیا-

''میں اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا ہوں- میں وہ بھی سونگھ لیتا ہوں، جو تم نہیں سونگھ سکتے- اور میری سماعت بھی غیر معمولی ہے- سب کچھ سن لیتا ہوں میں، تم خود کو مردہ ہی سمجھو''-

پیٹرک جانتا تھا کہ وہ اسے پریشانی میں مبتلا کر کے غلطی پر اکسانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ اچھی کوشش ہے- وہ جھکے جھکے پیچھے کی طرف گیا اور اس نے ریلنگ سے سر اٹھا کر گرجا میں جھانکا- جس کیبل سے ارغنون گاہ کا سب سے نزدیکی فانوس لٹکا ہوا تھا، اسے اٹاری میں موجود چرخی کی مدد سے اٹھایا جا رہا تھا-

جب وہ ارغنون گاہ کی سطح پر آ گیا تو اسے فانوس پر بیٹھا ہوا کمانڈو نظر آیا- اس کی رائفل کا رخ ارغنون گاہ کی طرف تھا- پیٹرک کو وہ اس لمحے زندہ چارہ لگا..... پیٹرک کے عضلات تن گئے-

لیری نے فائر کیا اور کمانڈو کے جسم کو جھٹکا لگا- اسی وقت پیٹرک اچھل کر کھڑا ہوا اور اس نے گرینیڈ لانچر کا رخ آواز کی طرف کرتے ہوئے اس میں موجود واحد بی ہائیو گرینیڈ فائر کر دیا-

ارغنون گاہ کی خاموشی میں سینکڑوں ڈارٹس مکھیوں کی طرح بھنبھناتے ہوئے چاروں طرف کھیلنے لگیں- اسی لیے تو اسے شہد کی مکھیوں سے بھرے بم کا نام دیا گیا تھا-

فوراً ہی ایک تیز چیخ سنائی دی، اور ساتھ ہی فائر کی آواز- پیٹرک نے فرش کی طرف غوطہ لگایا- اس کی فلیک جیکٹ کو عقب سے دھچکا لگا اور وہ سر کی جانب سے دیوار سے ٹکرایا- وہ لڑکھڑاتے ہوئے، نشستوں کے پہلو والے راستے پر ڈھیر ہو گیا- دوسری گولی اس کے سر سے محض چند انچ اوپر

سے گزری تھی-

پیٹرک ساکت پڑا رہا- اسے احساس تھا کہ ریڑھ کی ہڈی سے اٹھنے والی درد کی لہر اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کی طرف پھیل رہی ہے- اس دوران کئی گولیاں اس کے دائیں بائیں گزریں- پھر اندر سے ہونے والی فائرنگ کا رخ دروازے کی طرف ہو گیا- پیٹرک نے سینے کے بل گھسٹ کر خود کو پوزیشن میں لانے کی کوشش کی-

لیکن اس کے لیے حرکت کرنا بھی ممکن نہیں تھا- اس نے بیلٹ میں اڑسے ہوئے پستول کی طرف ہاتھ بڑھایا- لیکن اس کا ہاتھ بہت آہستہ اور جھٹکے کے ساتھ حرکت کر رہا تھا-

فائرنگ کا رخ دوبارہ اس کی طرف ہو گیا- ایک گولی اس کے ہاتھ کو چھوتی ہوئی گزری- دیوار سے ٹکرانے کے بعد سے اس کی پیشانی سے بھی خون بہہ رہا تھا اور سر اور آنکھوں میں شدید درد ہو رہا تھا- اس کا ذہن آہستہ آہستہ بے ہوشی کی طرف بڑھ رہا تھا- مگر اسے رائفل ری لوڈ کیے جانے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی- پھر اسی مردانہ آواز نے پکارا- ''تم مر چکے ہو یا خواہش کر رہے ہو کہ کاش مر گئے ہوتے-''

لیری نے رائفل اٹھائی- لیکن داہنی ٹانگ میں اٹھنے والی شدید ٹیسوں نے اسے رائفل جھکانے پر مجبور کر دیا- وہ راستے کے درمیان بیٹھ گیا اور پینٹ کا پائینچا اوپر چڑھا کر اس نے ٹخنے کے پاس اس جگہ کو چھوا، جہاں سے ڈارٹ اندر گھسی تھی- مگر اوپر پنڈلی پر، گھٹنے کے نیچے وہ شگاف زیادہ بڑا تھا، جہاں سے وہ باہر نکلی تھی اور وہاں گوشت کو پھاڑ کر ہڈی باہر نکل آئی تھی- ''آہ..... آہ..... شٹ..... وہ'' کراہا- پھر اس نے گھٹنے کے زور پر اٹھتے ہوئے رائفل کو دروازے کی طرف رخ کرتے ہوئے خالی کر دیا- پھر اس نے پہلے اپنا ربر ماسک، اور پھر گیس ماسک اتارا اور اپنا سیاہ لبادہ اتار کر اپنی اسنائپر رائفل کو اس کی مدد سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اچھی طرح سے صاف کر دیا- پھر وہ درمیانی راستے پر سینے کے بل چلتا آگے بڑھنے لگا- اپنی رائفل اس نے میگان کے مردہ ہاتھ میں تھما دی جو ابھی تک گرم تھا- اگلی نشست سے ایک اور رائفل اٹھاتے ہوئے اس نے پکارا-

''مارٹن..... تم موجود ہو نا''؟

چند لمحے خاموشی رہی- پھر ارغنون گاہ کے پریکٹس روم سے جواب آیا- ''ہاں جیک- تم یہاں اکیلے ہو''؟

"بالکل"

"تو پولیس سے کہو کہ تم ہتھیار ڈال رہے ہو"۔

"ٹھیک ہے۔تو تم یہاں آؤ.....اکیلے"۔

مارٹن ارغنون گاہ میں داخل ہوا، اس نے فلیش لائٹ آن کی اور درمیانی راستے پر بڑھنے لگا۔ میگان کی لاش کو پھلانگنے کے بعد اس نے کہا۔"ہیلو جیک۔"

ہاں: یہ مجھے دے دو" "شاباش" اس نے اس سے رائفل لے لی۔"اب یہ غیر مسلح ہے" اس نے بلند آواز میں پکارا، اس نے لیری کا پستول بھی لے لیا تھا۔

دونوں میناروں سے کمانڈوز محتاط انداز میں ارغنون گاہ میں داخل ہونے لگے۔ مارٹن نے انھیں پکارا۔"ڈرنے کی کوئی بات نہیں، یہ میرا ایجنٹ ہے"۔

پھر وہ لیری کی طرف مڑا۔"تم نے کچھ جلدی نہیں کی ہے کیا"؟ اس کے لہجے میں سختی اور بدمزگی تھی۔

لیری نے دانت بھینچ کر کہا۔"میں ہرٹ ہوا ہوں"۔

"واقعی؟ مجھے تو تم ٹھیک ٹھاک لگ رہے ہو"۔

"میگان مسئلہ بن رہی تھی۔ اس لیے ضروری تھا کہ موقع ملتے ہی میں اس سے جان چھڑا لوں۔ پھر موقع پا کر کوئی یہاں گھس آیا۔ میری پنڈلی میں ڈارٹ لگی ہے"۔

"اور وہ.....بہت تکلیف دہ۔لیکن مجھے تو یہاں کوئی نظر نہیں آ رہا ہے۔ میرے خیال میں تمھیں مزید کچھ دیر انتظار کرنا چاہیے تھا"۔

"لعنت ہو تم پر"

مارٹن نے فلیش کی روشنی میں اس کی پنڈلی کا جائزہ لیا۔ اس کا تجربہ تھا کہ شوقین قاتلوں سے اپنی تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔"خیر.....تکلیف تو تمھیں یقیناً ہو رہی ہوگی"۔ اس نے اس کے زخم کو چھوتے ہوئے کہا۔

لیری کی چیخ نکل گئی۔"او گاڈ.....مجھے لگ رہا ہے کہ اندر اب بھی سوئی موجود ہے"۔

"ہو سکتا ہے.....مارٹن نے کہا۔ پھر صدر چبوترے کی طرف دیکھا۔"مورین اور بیکسٹر....."

ایک پولیس مین نے نشستوں کی سائیڈ کی جانب سے چیخ کر کہا۔"کھڑے ہو جاؤ"

لیری نے دونوں ہاتھ بنچ پر لٹکائے اور اٹھ کھڑا ہوا۔"وہ دونوں صدر چبوترے پر ہی ہیں...."

اسی وقت کسی نے لائٹس آن کر دیں ارغنون گاہ جگمگا اٹھی.....مگر اس کا حال تباہ ہو رہا تھا۔ ادھڑی ہوئی دیواریں، جلے ہوئے راکھ.....لیری نے وہ منظر دیکھا اور چہک کر بولا۔"واہ.....مجھے تو لگ رہا ہے کہ شدید بارش میں گھوم پھر کر بھی میں سوکھے کا سوکھا ہوں"

مارٹن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔"میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ مورین اور بیکسٹر تو مر چکے ہیں نا"۔

پولیس والے رائفلیں اور پستول تانے لاشیں پھلانگتے محتاط انداز میں اندر آ رہے تھے۔

لیری نے خودکار انداز میں دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیے۔"برائن نے مجھ سے کہا تھا کہ مورین کو نہیں مارنا ہے۔ اب میں نشستوں کے درمیان بیکسٹر کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتا تو مورین بھی تو مر سکتی تھی نا"۔

"برائن؟ تم میرے لیے کام کر رہے ہو جیک۔ برائن اس میں کہاں سے آ گیا"۔

لیری نے مارٹن کو ایک طرف ہٹایا اور لنگڑاتا ہوا آگے بڑھا۔"تم بھی حکم دیتے ہو۔ برائن بھی حکم دیتا ہے۔ میں تو وہی کرتا ہوں، جو مجھ سے کہا جاتا ہے۔ جس کا مجھے معاوضہ دیا جاتا ہے....."

"لیکن جیک، برائن کی طرف سے معاوضہ بھی تو میں نے ہی دیا تھا"۔

لیری رکا اور اسے گھورنے لگا۔"برائن فلائن نے مجھے کبھی بے وقوف نہیں بنایا۔ اس نے مجھ سے کہا... یہ ارغنون گاہ جہنم ثابت ہوگی۔ اور وہی ہوا جبکہ تم نے کہا تھا کہ اس کام میں کوئی خطرہ نہیں۔ تم جانتے تھے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے بے وقوف بنا رہے ہو"۔

"بہر حال تم نے معاہدے پر پوری طرح عمل درآمد نہیں کیا"۔ مارٹن کے لہجے میں عیاری تھی۔"

اب آخری ادائیگی کے لیے مجھے سوچنا پڑے گا"۔

"بے اصول حرامی....." لیری غرایا۔ مگر اس دوران پولیس والے فاصلہ طے کر چکے تھے۔ انھوں نے لیری کے ہتھکڑی لگائی اور اسے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ وہ زور لگا رہا تھا۔ انھوں نے اسے فرش پر گرا دیا۔ اب وہ اس کی تلاشی لے رہے تھے۔

"اگر کے مارا گیا ہے تو پولیس کو بم بھی مل جائیں گے" لیری نے دہاڑتے ہوئے، مارٹن

سے کہا۔''اور اگر وہ زندہ ہے تو تمھارا پسندیدہ دھماکہ ضرور ہوگا''

اس لمحے مارٹن نے پیٹرک کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ دو کمانڈو اسے سہارا دیے ہوئے تھے۔ مارٹن نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔''آل رائٹ جیک، اتنا کافی ہے۔ اب اپنا منہ بند رکھو''۔

لیکن اب لیری بری طرح مشتعل ہو چکا تھا۔''میں نے اپنا وعدہ پورا کیا مارٹن۔ دیکھ لو..... چھ بج چکے ہیں....''

''شٹ اپ''۔

کمانڈو نے لیری کو اٹھا کر کھڑا کیا۔''میری ٹانگ میں عجیب سی تکلیف ہو رہی ہے۔ بہت درد ہے''لیری نے کہا۔''جیسے اندر آگ لگی ہو''۔

مارٹن خاموش رہا۔

لیری اسے گھور رہا تھا۔''کہیں تم نے.....اوہ نو..ارے.....''

مارٹن نے اسے آنکھ ماری اور پلٹ کر دوسری طرف چل دیا۔

ایک کمانڈو نے بھونپو اٹھا کر منہ سے لگایا اور اعلان کرنے لگا۔''پولیس نے ارغنون گاہ کی صفائی کر دی ہے۔ مسٹر بیکسٹر اور مس میلون فوراً یہاں پہنچیں.....جلدی کریں..''

بیکسٹر نے سر اٹھا کر مورین کو دیکھا۔''کیا یہ لیری تھا''؟

وہ مسکرائی۔''اب تم تیز ہو گئے ہو''پھر اس نے سر اٹھا کر اعلان کو غور سے سنا۔''میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔''اس نے اپنا چہرہ بیکسٹر کے چہرے سے لگا دیا۔

وینڈی پیٹرسن نے سر اٹھا کر ارغنون گاہ کو دیکھا۔ وہ جگمگا رہی تھی، اور نشستوں کے درمیان پولیس والے چل پھر رہے تھے۔ گھڑی دیکھے بغیر بھی وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس بہ مشکل تین منٹ کی مہلت ہے۔ بشرطیکہ بم کا وقت ۶ بج کر ۳ منٹ ہی ہو۔

وہ کانسی کی پلیٹ کی طرف دوڑی۔ اس دوران اس نے اعصابی گیس کے بم کی پن کھینچ لی تھی۔ اس دوران اس نے نشستوں کی طرف رخ کر کے پکارا۔

''بھاگو.....بھاگو''اس نے جھکتے ہوئے ایک ہاتھ سے پلیٹ کو کھینچا!.....

مورین اٹھی، اس نے وینڈی پیٹرسن کو دیکھا اور پھر سر اٹھا کر ارغنون گاہ کو دیکھا، جو جگمگا رہی

تھی۔ بیکسٹر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

بھونپو پر پھر کسی نے پکارا۔''دوڑو.....یہاں آجاؤ۔''

وہ دونوں دوڑے، مگر پھر مورین نے اچانک رخ بدلا اور منبر کی طرف چھلانگ لگائی۔ وہاں سے اس نے برائن کا ہاتھ تھاما اور اسے کھینچنے لگی۔ بیکسٹر بھی اس کے پاس آ گیا تھا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ رہا تھا۔ مورین نے ملتجیانہ نظروں سے اسے دیکھا۔''یہ زندہ ہے۔ پلیز......''

بیکسٹر چند لمحے ہچکچایا۔ پھر اس نے برائن کو کندھے پر ڈالا اور ریلنگ کی طرف دوڑنے لگا۔

وینڈی انھیں دیکھ رہی تھی۔ وہ درمیانی راستے پر پہنچ گئے تو اس نے سکون کی سانس لی۔ اب اگر بم پھٹ بھی جاتا تو وہ محفوظ رہتے۔ اس نے بم نیچے خلا میں اس طرف اچھال دیا، جہاں جان کے موجود ہوگا۔ پھر وہ دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر چند فٹ دور ہو کر کھڑی ہو گئی۔

گرینیڈ پھٹا اور کانسی کی پلیٹ اکھڑ کر فضا میں بلند ہوئی۔ چند لمحوں کے لیے تو پورا گرجا ہل کر رہ گیا۔ صدر چبوترے کے نیچے کی زمین ہل رہی تھی۔ وہ دوسرے دھماکے کی منتظر تھی۔ لیکن وہ نہیں ہوا۔ البتہ اس کے کان جھنجھنا رہے تھے۔ مزید چند لمحوں کے انتظار کے بعد وہ سیڑھی کے راستے خلا میں اترنے لگی۔

پیٹرک برک اسی لمحے مارٹن کی طرف بڑھ رہا تھا۔''ریل کیپٹن.....تمھیں دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔''مارٹن کہہ رہا تھا۔''میرا خیال تھا کہ تم.....خیر، کہیں اور سہی، ویسے تمھارا بہت برا حال ہے۔ اور تم عجیب طرح سے چل رہے ہو۔ جوتے کہاں ہیں تمھارے''؟ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔''دو منٹ رہ گئے ہیں.....نہیں، اور کم۔ میرا خیال ہے، یہاں سے زبردست منظر دکھائی دے گا۔ تم نے کیمرے نہیں لگوائے۔ ایسا منظر پھر نہیں ملے گا دیکھنے کو۔ اس نے پیٹرک کے کندھے کے اوپر سے صدر چبوترے کی جانب دیکھا۔''یہ ماربل کا زبردست کام، یہ نقش و نگار.....تین منٹ بعد یہ محض ملبہ ہوگا۔''وہ پھر پیٹرک کی طرف مڑا۔ مگر اسی لمحے اس نے وینڈی کو پلیٹ والے خلا میں اترتے دیکھا۔''ارے.....یہ پاگل عورت کیا کر رہی ہے۔ ذرا پلٹ کر دیکھو برک۔ یہ مس نہ کرنا۔''

مارٹن نے پیٹرک کو ایک طرف ہٹایا اور حفاظتی ریلنگ کی طرف لپکا۔ اس نے دیکھا کہ بیکسٹر اور مورین میجر کول اور چار کمانڈوز کے ساتھ آرہے ہیں۔ دو کمانڈو ایک اسٹریچر اٹھائے ہوئے

تھے- اسٹریچر پر برائن فلائن کا بے جان جسم تھا- ''گورنر ڈوائل اپنے جوانوں کی کارکردگی پر خوش ہوگا-'' اس نے پیٹرک سے کہا- لیکن میسز کلائن کو تم پر بہت غصہ آئے گا کیپٹن'' - پھر اس نے نیچے کی طرف رخ کرتے ہوئے بیکسٹر کو پکارا-

''ہیری..... اولڈ مین، میں یہاں ہوں- بھئی تم دونوں بہت اچھے رہے-''

مارٹن نے پلٹ کر لیری کو دیکھا، جو تقریباً بے ہوش ہو چکا تھا- اسے پریکٹس روم کی طرف لے جایا جا رہا تھا- وہ پیٹرک کی طرف مڑا- ''جو رائفل میں نے لیری سے لی ہے، اس کے چیک اَپ سے ثابت ہو جائے گا کہ اس سے کوئی ایسا فائر نہیں کیا گیا، جس نے کسی کی جان لی ہو-'' اس نے کہا، البتہ اس نے اس عورت کو ضرور مارا ہے، جس نے پولیس کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا تھا- اسے تم کیا کہو گے .....؟ بندر کی بلا طویلے کے سر! کم از کم ثابت تو یہی ہوگا، خواہ حقیقت برعکس ہو- چنانچہ مقدمہ چلایا بھی گیا تو لیری بری ہو جائے گا-'' مارٹن نے پلٹ کر لیری کو دیکھا- ''گڈ بائی جیک- اب تم سے اسپتال میں ملاقات ہوگی-'' پھر اس نے کمانڈوز کے ایک اسکواڈ لیڈر سے کہا- ''اس کے ساتھ نرمی برتنا- یہ میرا آدمی ہے-'' لیری کو لے جانے والے پریکٹس روم میں داخل ہو کر نظروں سے اوجھل ہو گئے تو وہ دوبارہ پیٹرک کی طرف متوجہ ہوا- ''تمھارے لوگوں کے موڈ بہت خراب ہیں- کیونکہ اب اسرار کھل رہے ہیں- تم میری بات سن رہے ہو نا برک- دراصل تم لوگوں کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ فائرنگ کے معاملے میں تم ڈسپلن سے محروم ہو گولی پہلے چلاتے ہو اور سوال بعد میں کرتے ہو- اس کی مثال فادر مرفی ہے، جو سیڑھیوں سے جھول رہا ہے-

اوہ........ تمھیں معلوم ہی نہیں'' .... اس نے کہنی ریلنگ پر ٹکائی اور سامنے دیکھنے لگا- مورین اور بیکسٹر کی اس وقت اس کی طرف پیٹھ تھی- برائن فلائن فرش پر دراز تھا اور میڈیکل یونٹ کا ایک آدمی اس پر جھکا ہوا تھا- اس نے بدمزگی سے دیکھا- بیکسٹر کا ہاتھ مورین کے کندھے پر تھا اور مورین کا سر بیکسٹر کے سینے پر-

''ذرا قریب آ کر یہ منظر دیکھو برک، ان کے درمیان دوستی ہو گئی ہے-'' اس نے پیٹرک سے کہا- پھر ڈیکسٹر کو پکارا- ''ہیری..... مس میلون کو لے کر یہاں سے نکلو- جلد ہی یہاں ملبہ برسنے والا ہے-'' پھر وہ پیٹرک سے مخاطب ہوا- ''اس پورے معاملے میں ایک گڑبڑ ہو گئی- میں نے خاص طور پر بیکسٹر کو چرچ کی سیڑھیوں پر مورین میلون کے ساتھ کھڑے ہونے پر اصرار کیا تھا- اگر مجھے

گڑبڑ کا اندازہ ہوتا تو میں اتنا بڑا خطرہ کبھی مول نہ لیتا....''

پیٹرک نے مارٹن کے قریب ہوئے ریلنگ کو تھاما- اس کے ہاتھ پیروں کی طاقت اب واپس آ رہی تھی- اس نے صدر چبوترے کی طرف دیکھا- عبادتی نشستوں پر ایک کمانڈو کی لاش پڑی تھی- ماربل کے سفید فرش پر منقش شیشوں کے ہزاروں ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے- ایک سوراخ سے گاڑھا سیاہ دھواں اٹھ رہا تھا- ادھر اُدھر ہر طرف گولیوں کے سینکڑوں نشانات تھے- اتنی دور سے بھی اونچی قربان گاہ پر اسے خون کے متعدد دھبے نظر آ رہے تھے- اٹاری اور میناروں سے پولیس والے ارغنون گاہ میں چلے آئے تھے اور ریلنگ کی طرف بڑھ رہے تھے- بہت سے نیچے ٹوٹے ہوئے دروازے سے باہر جا رہے تھے- پیٹرک نے گھڑی میں وقت دیکھا- چھ بج کر دو منٹ ہوئے تھے......

وینڈی پیٹرسن نے جان ہکے کے چہرے پر روشنی ڈالی، پھر اس کے چہرے کو اپنے خنجر سے تھپ تھپایا- لیکن وہ مر چکا تھا- لیکن اس کے منہ، ناک یا کان سے خون جاری نہیں ہوا تھا- نہ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی- ایسی کوئی علامت نظر نہیں آئی، جس سے ثابت ہوتا کہ وہ اعصابی گیس کا شکار ہوا ہے- بلکہ اس کے ہونٹوں پر منجمد مسکراہٹ پرسکون موت کی گواہی دے رہی تھی، جیسے وہ سوتے میں مرا ہو-

اس نے روشنی کا رخ ستون کی جڑ کی طرف کیا اور اس پر جھک گئی- ٹریگر والی بات جھوٹ ثابت ہوئی تھی- مگر اب اس کے سامنے ایک نازک مرحلہ تھا- وہ مٹی کو ٹٹول رہی تھی، جہاں بم کا میکنزم موجود ہو سکتا تھا- پلاسٹک ایکسپلوزیو بھی پتھر کا ہم رنگ تھا- اس نے اپنی گھڑی بند کر دی- اس کے پاس زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ منٹ کا وقت تھا..... اپنے لیے نہیں.... گرجا کے لیے- کیونکہ خود تو اب وہ صرف اسی صورت میں بچ سکتی تھی کہ بم کے میکنزم کو ناکارہ کر دے- وہ کیچڑ جیسے پلاسٹک کو ٹٹولتی رہی- اسے اندازہ تھا کہ تیس سیکنڈ اور کم ہو چکے ہیں- اس نے پلاسٹک سے کان لگایا اور سننے لگی- مگر.... وہاں کوئی آواز نہیں تھی-

اس نے پلاسٹک کو ہٹایا اور ستون اور زمین کے درمیانی خلا پر کان لگایا- اب ٹک ٹک کی آواز واضح تھی- اس نے ہاتھ بڑھایا اور کلاک کو باہر نکال لیا- اس سے بے شمار تار منسلک تھے- کلاک کی سوئی چھ بج کر دو منٹ پر تھی- اس کا جی چاہا کہ اندھا دھند تمام تاروں کو نوچ کر نکال دے.... یا الارم

کے ڈائل کو آگے بڑھا دے- مگر وہ جانتی تھی کہ اس میں بم پھٹ جانے کا خطرہ موجود ہے- وہ بڑی احتیاط سے تاروں پر جھک گئی اسے ان میں سے دو تاروں کو کاٹنا تھا- غلطی مہلک ثابت ہو سکتی تھی- اُدھر سیکنڈز اُڑے جا رہے تھے-

اب وہ الارم کو بند کرنے والا سوئچ تلاش کر رہی تھی- وہ کلاک کے عقبی حصے کو ٹٹول رہی تھی- سوئچ آف کر دیا تو تاروں کے جھنجٹ سے بھی نجات مل جائے گی- چھ بج کر تین منٹ ہو رہے تھے- پھر اسے سوئچ مل گیا- مگر اسی وقت الارم بجنے لگا- وینڈی کا ہاتھ بھی حرکت میں تھا اور وہ بڑی توجہ سے اس آواز کو سن رہی تھی- وہ اسے سنائی دینے والی آخری آواز بھی ہو سکتی تھی-

گرجا میں گہری خاموشی چھا گئی تھی- مارٹن دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھے صدر چبوترے کو گھور رہا تھا- اس نے اپنی گھڑی کو انگلی سے تھپ تھپایا- "کیا وقت ہوا ہے برک؟ کچھ زیادہ دیر نہیں ہو گئی؟ مسئلہ کیا ہے آخر؟"

ریکڑی میں اور کارڈینل کی رہائش گاہ میں کھڑکیوں پر ٹیپ چپکا دیے گئے تھے- اس کے باوجود لوگ کھڑکیوں سے دور ہٹ گئے- گرجا کے اردگرد کی عمارتوں کی چھتوں پر پولیس والے اور صحافی سانس روکے گرجا کی طرف دیکھ رہے تھے- شہر کے بار، رات بھر کھلے رہے تھے- وہاں .....اور گھروں میں لوگ ٹی وی پر گرجا کی عمارت کا ساکت فضائی شاٹ دیکھ رہے تھے، جس پر کاؤنٹ ڈاؤن سپرامپوز رہا تھا- عبادت گاہوں میں رات بھر خصوصی دعائیں کی گئی تھیں- مگر اب لوگ نتائج کے منتظر تھے-

لوگوں نے اپنی گھڑیوں میں وقت دیکھا.....۶ بج کر ۴ منٹ!

وینڈی پیٹرسن سیڑھیاں چڑھ کر اس خلا میں نمودار ہوئی، جہاں کبھی کانسی کی پلیٹ ہوتی تھی- تہہ خانے اندھیرے کے بعد روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیا گئیں- وہ پلکیں جھپکانے لگی- اس نے دونوں ہاتھوں میں کوئی چیز تھامی ہوئی تھی، اور اسے گھور رہی تھی- پھر اس نے دھیرے دھیرے سر اٹھایا اور پہلے سامنے والی غلام گردش اور پھر ارغنون گاہ کی طرف دیکھا- اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور آواز میں لرزش تھی- لیکن اس کے الفاظ گرجا میں گونج رہے تھے- "یہ ہے ڈیٹونیٹنگ ڈیوائس....." اس نے دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا وہ کلاک سر سے اوپر اٹھا کر دکھایا- کلاک سے چار تار نکلے ہوئے تھے، جو ایک بیٹری پیک سے منسلک تھے- اور بیٹری پیک سے بھی

چار تار باہر نکلے ہوئے تھے- اس کے دوسرے ہاتھ میں سلنڈر کی شکل کے چار ڈیٹونیٹر تھے، جنھیں اس نے تاروں سے علیحدہ کر دیا تھا- سفید پلاسٹک اب بھی اپنے میکنزم سے چمٹا ہوا تھا" کلاک کی ٹک ٹک کی آواز گرجا کی خاموش فضا میں بے حد بلند آہنگ لگ رہی تھی- وینڈی نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا- "آل کلیئر"-

کسی نے داد نہیں دی، کسی نے تالیاں نہیں بجائیں- لیکن اس خاموشی میں سکون کی سانس کی اجتماعی آواز بے حد واضح تھی- پھر کوئی دھیمی آواز میں رونے لگا-

پھر اس خاموشی کو لرزتی ہوئی آواز کی ایک طویل چیخ نے توڑا- وہ ارغنون گاہ سے سر کے بل نیچے گرنے والے کی چیخ تھی- گرنے والے کا جسم تباہ شدہ بکتر بند گاڑی کے عین سامنے فرش پر دھماکے سے ٹکرایا-

مورین اور بیکسٹر نے سر گھما کر فرش پر بکھرے ہوئے اس جسم کو دیکھا- اس کے سر کے گرد خون اور بھیجے کا تالاب سا بن گیا تھا- بیکسٹر نے بلند آہنگ سرگوشی میں کہا- "میجر مارٹن"!

پیٹرک برک ارغنون گاہ کے نیچے رک رک کر چل رہا تھا- کمر کا درد کم تو ہوا تھا- لیکن اب جیسے مستقل ہو گیا تھا- اس نے اپنے پاس سے لے جائے جانے والے اسٹریچر کو دیکھا- اسے برائن فلائن کے چہرے کی ایک جھلک دکھائی دی- وہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے- وہ آگے بڑھتا رہا- پھر میجر مارٹن کی لاش کے پاس پہنچ کر وہ رکا- مارٹن کی گردن ٹوٹ گئی تھی- باہر نکلی ہوئی زبان دانتوں کے درمیان آ کر بُری طرح کٹ گئی تھی- مگر مرنے والوں کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی کب پروا ہوتی ہے- اس نے سگریٹ جلائی اور جلتی ہوئی تیلی کو مارٹن کے چہرے پر گرا دیا- اس نے پلٹ کر تباہ شدہ بکتر گاڑی اور اس کے اندر موجود سوختہ جسموں کو دیکھا- پھر لوگوں کو دیکھا، جو اپنے کام کرتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے- اس نے مورین اور بیکسٹر کی تلاش میں نظر دوڑائی- مگر وہ جا چکے تھے- اسے احساس ہوا کہ اس لمحے وہ آزاد ہے... اب اسے کچھ نہیں کرنا ہے- اس نے سکون کی سانس لی-

یونہی وہ درمیانی راستے کی طرف بڑھا- وہاں وینڈی اکیلی کھڑی شاید اپنی ناقابلِ یقین کارکردگی پر غور کر رہی تھی- ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے نرم دھوپ اندر آ رہی تھی- اس نے وینڈی کے پاس سے گزرتے ہوئے ستائشی لہجے میں کہا- "ویل ڈن"-

وینڈی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''برک''

برک رک گیا۔ وینڈی اسے ڈیٹونیٹر دکھا رہی تھی۔ ''یہ دیکھو، کلاک اب بھی چل رہا ہے۔ اور بیٹریاں بھی ناکارہ نہیں تھیں۔ تار بھی درست جوڑے گئے تھے۔ ڈیٹونیٹر چار تھے۔ اس کے باوجود دھماکہ نہیں ہوا۔ میں نے کچھ نہیں کیا..... میں کچھ کر ہی نہیں سکی۔ اتنا وقت ہی نہیں تھا۔ پھر کیسے..... میں تو معجزوں پر یقین نہیں رکھتی۔ مگر.....''

اس کے چہرے پر ایسا تعجب تھا کہ پیٹرک نے پہلے کسی چہرے پر نہیں دیکھا تھا۔

''کچھ بھی کہو۔ تم نے جرات اور بہادری کی نئی داستان......''

وینڈی نے نفی میں سر ہلایا۔ ''نہیں، میں یہی تو بتا رہی ہوں۔ میں دو سیکنڈ لیٹ تھی۔ الارم بجا تھا..... میں نے خود اس کی آواز سنی..... یقین کرو.. پھر مجھے عجیب سا احساس ہوا..... کسی کی موجودگی کا۔ میں نے سمجھا کہ میں مرچکی ہوں۔ تمھیں پتا ہے، ہمارے اس پیشے میں کہا جاتا ہے کہ بم ناکارہ کرنے والوں کے کندھوں پر ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ میرے خدا..... مجھے لگتا ہے کہ میرے کندھوں پر فرشتوں کی پوری فوج موجود تھی۔''

۱۸ مارچ صبح

دروازے سے باہر نکل کر پیٹرک برک نے سردی کی نرم دھوپ میں پلکیں جھپکائیں۔ رات کی گری ہوئی برف نرم ہو کر چھتوں سے پھسل کر گرجا کی سیڑھیوں پر گر رہی تھی، اور پگھل کر سڑکوں پر بہہ رہی تھی۔ نچلی سیڑھی پر اسے گتے کی اس سائن کا آدھا حصہ نظر آیا، جو فینیان گروپ نے گرجا کے دروازے پر لگائی تھی..... ہاتھ سے لکھی ہوئی سائن۔ پھر مردہ گھوڑے کے خون کی لکیر تھی، جو ایونیو تک چلی گئی تھی۔ جس نے وہ منظر دیکھا نہیں تھا، وہ اب یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ خون ہے۔

جنوب کی طرف سے نرم ہوا چلی، جس نے ٹنڈ منڈ درختوں پر جمی ہوئی برف کو ہلایا۔ دور کسی چرچ کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ سڑک پر دھوپ میں چمکتے پانی کے چھوٹے چھوٹے تالابوں کے درمیان ایمبولینس گاڑیاں اور پولیس کی گاڑیاں چھینٹے اُڑاتی گزر رہی تھیں۔ سڑکوں پر ایمرجنسی پولیس اور نیشنل گارڈز کے جوان مارچ کر رہے تھے۔ گھڑسوار پولیس کے لوگ اپنے گھوڑوں کی پیٹھ پر نیم بیداری نیم خواب کیفیت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انداز سے لگتا تھا کہ وہ بے مقصد گشت

کر رہے ہیں۔ پولیس کے اور شہری انتظامیہ کے بیشتر افراد نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ ایونیو پر بیشتر جھنڈے نیم سرنگوں تھے، جیسے لوگوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ انھیں سوگ منانا ہے۔

پیٹرک کو شمالی ٹیرس کی طرف سے آواز سنائی دی۔ وہاں پادریوں کا جلوس تھا، جو کارڈ نیل کی قیادت میں گرجا کی دیواروں کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ پھر وہ لوگ صدر دروازے کے پاس آ گئے۔ دروازے کی طرف رخ کر کے کارڈ نیل نے دھیمی آواز میں دعا کی۔ ''مجھے خالص کر دے خداوندا ایمان میں اور مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔ مجھے دھو دے۔ مجھے تازہ گری ہوئی برف سے زیادہ سفید کر دے۔''

پیٹرک کچھ فاصلے پر کھڑا دعائیں سنتا رہا۔ اسے پتا بھی نہیں چلا کہ اس کے گرد لوگ اکٹھا ہو گئے ہیں۔ کارڈ نیل گرجا کی دیواروں پر متبرک پانی چھڑکنے لگا۔ اس نے سوچا، اتنی جلدی یہ لوگ کیسے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ پھر اسے خیال آیا کہ کارڈ نیل سمیت ان لوگوں نے ذہنی طور پر رات بھر اس کیا ریہرسل کی ہوگی، جیسے پولیس والے اور انتظامیہ کے لوگ رات کے اندھیرے میں اپنے اپنے کردار کے بارے میں سوچتے رہے تھے۔ لیکن خود اس نے ۶ بج کر ۳ منٹ تک کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔

اور شاید یہی وجہ تھی کہ نہ تو وہ شہر کا میئر تھا، نہ نیویارک کا آرچ بشپ۔

پادریوں کی ٹیم اب دروازے سے گرجا میں داخل ہو گئی تھی۔ پیٹرک نے اپنی فلیک جیکٹ اتاری اور اسے اپنے قدموں میں گرا دیا۔ پھر وہ سیڑھیوں پر چلتا ۵۰ ویں اسٹریٹ کے کارنر کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں دھوپ میں بیٹھ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھے ہوئے گھٹنوں پر باندھ لیے اور ان پر سر ٹکا کر اونگھنے لگا۔

گرجا میں گرجا کے اسٹاف کی خصوصی عبادت جاری تھی۔ ولیوں کی مناجاتیں پڑھی جا رہی تھیں۔ وہ سب اس وقت صدر چبوترے پر جمع تھے۔ اسقف ڈاؤنز وہاں پہلے سے موجود تھا۔ صفائی کی تیاریوں کے لیے قربان گاہ سے تمام مقدس چیزیں ہٹالی گئی تھیں۔ رپورٹرز اور فوٹو گرافرز اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ پھر سر گرجا کی چھت کی طرف اٹھے۔ نقصان کا جائزہ لینے والی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اس جذباتی ماحول میں اچانک کارڈنیل کی آواز گونجی۔''اس کے لیے وقت کی کمی نہیں ہمارے پاس۔مگر یہ بعد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔'' وہ دونوں پادریوں کی طرف متوجہ ہوا۔''آپ کو پولیس اور آرمی والوں کو ان جگہوں پر لے جانا ہے، جہاں لوگ مرے ہیں۔ اور ہاں، فادر مرفی کی لاش کو ریکٹری میں لانا ہوگا۔''

دونوں پادری چلے گئے تو کارڈنیل باقی لوگوں سے مخاطب ہوا۔''پولیس کا کام ختم کرتے ہی آپ لوگوں کو جلد سے جلد گرجا کو صاف کر کے سروس کے قابل بنانا ہوگا۔ آج ہی خصوصی دعا ہوگی۔ سبز کارنیشن کی کلیوں کا خاص اہتمام کرنا۔'' پھر وہ اسقف ڈاؤنز کی طرف مڑا۔ وہ پہلا موقع تھا کہ وہ اس سے بات کر رہا تھا۔''تمھاری دعاؤں کا، اور اس ابتدا کے دوران تم نے جو جدوجہد کی، میں اس پر تمھارا شکر گزار ہوں۔''

اسقف نے سر جھکا لیا اور دھیمی آواز میں بولا۔''انھوں نے آپ کو بچانے کے نام پر.... مجھ سے اس حملے کی منظوری لی تھی۔''

''میں یہ سب جانتا ہوں'' کارڈنیل مسکرایا۔''اس رات میں کتنی ہی بار میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ ان ......'' وہ کہتے کہتے رک گیا، جیسے کوئی متبادل لفظ تلاش کر رہا ہو۔..''سوالوں کا سامنا مجھے نہیں کرنا پڑا۔'' فتح صرف خدا کے لیے ہے۔ اس کے دشمن تتر بتر ہو گئے۔ اس سے نفرت کرنے والے بھاگ گئے....''

کیپٹن برٹ شریڈر لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے سینٹ پیٹرک کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اس کے بائیں جبڑے پر پٹی چپکی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ایک میڈیکل یونٹ کا آدمی اور کئی پولیس آفیسر تھے۔

میئر کلائن ہاتھ بڑھا کر اس کی طرف لپکا۔''برٹ.... آؤ، یہاں آؤ۔ لاؤ بھئی، برٹ کو یہاں لاؤ''

رپورٹرز کو رسی باندھ کر اس کے پیچھے رکھا گیا تھا۔ شریڈر کو دیکھتے ہی ان کے درمیان دھکم پیل شروع ہو گئی۔ کیمرے حرکت میں آ گئے۔ مائیکروفون اس کی طرف بڑھائے جانے لگے۔ میئر کلائن نے گرم جوشی سے اس کا ہاتھ دبایا۔ پھر اسے لپٹا لیا۔ پھر موقع پا کر اس نے دانت پر دانت جما کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔''مسکراؤ پاگل آدمی.... اور ہیرو نظر آنے کی کوشش

کرو۔''

لیکن شریڈر بجھا بجھا تھا۔ وہ ادھر اُدھر دیکھتا رہا۔ لوگ ہیجانی لہجے میں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔ اچانک اسے احساس ہوا کہ اسے کانفرنس کرنی ہے۔

''کیپٹن.... کیا یہ سچ ہے کہ اس حملے کی سفارش آپ نے کی تھی''؟ ایک رپورٹر پوچھ رہا تھا۔

شریڈر نے جواب نہیں دیا۔ میئر نے جلدی سے کہا۔''ہاں، اس ریسکیو آپریشن کی سفارش کیپٹن شریڈر نے کی تھی۔ اور اس کی منظوری ایک کمیٹی نے دی تھی، جس میں میرے اور گورنر کے علاوہ اسقف ڈاؤنز، انسپکٹر لینگلے اور آنجہانی کیپٹن بالینی شامل تھے۔ یہ آپریشن نہ کیا جاتا تو دہشت گرد تمام یرغمالیوں کو ختم کر کے گرجا کو تباہ کر دیتے۔ جیسا کہ پولیس فائلوں سے ظاہر ہے، دہشت گردوں میں بیشتر لوگ ذہنی طور پر غیر متوازن تھے۔ ہمارے سامنے کوئی متبادل راستہ نہیں تھا۔''

''یہ میجر مارٹن درحقیقت کون تھا؟ اور کیسے مارا گیا''؟ ایک اور رپورٹر نے پوچھا۔

میئر کا منہ لٹک گیا۔''اس معاملے میں ابھی تفتیش جاری ہے۔''

بے شمار سوالات ایسے تھے، جنھیں میئر کلائن نے نظر انداز کر دیا۔ اس نے شریڈر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔''کیپٹن شریڈر نے دہشت گردوں کو نفسیاتی طور پر تیار نہیں ہونے دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ جبکہ کیپٹن بالینی نے گرجا کے معمار گورڈن اسٹل وے کے تعاون سے ریسکیو آپریشن کی منصوبہ بندی کی۔''اس نے اسٹل وے کی طرف اشارہ کیا، جو ایک طرف کھڑا اپنی نوٹ بک میں کچھ لکھ رہا تھا۔''یہاں زیادہ بڑا..... بہت بڑا المیہ رونما ہو سکتا تھا۔ ہم کارروائی نہ کرتے تو اس وقت یہاں گرجا موجود نہ ہوتا۔ اب آپ دیکھ لیں، کارڈنیل، سر ہیرالڈ بیکسٹر اور مورین میلون بھی زندہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ریسکیو آپریشن کو پوری دنیا سراہے گی اور اسے ایک رہنما مثال کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔''

ایک رپورٹر نے براہ راست کیپٹن شریڈر کو مخاطب کیا۔''کیپٹن..... یہ برائن فلائن اور جان ہکے... کیا مذاکرات کے اعتبار سے یہ آپ کے کیریئر کے مشکل ترین حریفوں میں سے تھے''؟

شریڈر نے سر اٹھایا۔''مشکل.....''؟

میئر کلائن نے اسے جھنجوڑ ڈالا۔ ''برٹ''؟

شریڈر نے گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھا۔ ''اوہ ہاں ..... ہاں.....نہیں.....اتنے مشکل بھی ....ایکسیوزمی.....میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آئی ایم سوری.....ایکسکوزمی.....'' اس نے خود کو میئر کی گرفت سے چھڑایا اور رپورٹرز کو نظر انداز کرتا ہوا جانے لگا۔

رپورٹرز اسے جاتا دیکھتے رہے۔ پھر وہ میئر کلائن سے دونوں طرف کے جانی نقصان کے بارے میں پوچھنے لگے...وہ کہہ رہے تھے کہ دونوں طرف تمھارا جانی نقصان ہوا ہے۔ میئر کلائن پہلو بچاتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔ ''ارے، وہ دیکھو.....گورنر سڑک پار کر رہا ہے''۔ اس نے گورنر کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔

''گورنر ڈوائل، میں یہاں ہوں''۔

ڈان مورگن کھڑکی کے قریب کھڑا تھا۔ اس کی نظریں ٹی وی پر جمی تھیں، جہاں گرجا کی سیڑھیوں کا منظر دکھایا جارہا تھا، وہاں پولیس والے، پریس والے اور شہری حکومت کے لوگ موجود تھے۔ ٹیری اونیل بیڈ پر آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی۔ دونوں خاموش اور ساکت تھے۔

پھر کیمرے نے میئر کلائن اور کیپٹن شریڈر کو فوکس کیا۔ ایک رپورٹر کیمرے سے دور رہ کر کیپٹن شریڈر کے مضروب جبڑے پر تبصرہ کر رہا تھا۔

بالآخر ڈان مورگن نے زبان کھولی۔ ''لگتا ہے، جو اس سے کہا گیا تھا، اس نے نہیں کیا۔''

''گڈ'' ٹیری نے کہا۔

ڈان نے سرد آہ بھری اور بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ ''گڈ کیسے کہا جاسکتا ہے۔ میرے سارے دوست مر گئے۔ اس میں اچھائی کیا ہے۔''

ٹیری ٹی وی دیکھتی رہی۔ پھر اس نے سرگوشی میں کہا۔ ''کیا اب تم مجھے قتل.....''

ڈان نے بیلٹ سے پستول کھینچ لیا۔ ''نہیں.....تم آزاد ہو'' اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور سائیلنسر کا رخ اس کے سر کی طرف کیا۔

ٹیری نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپایا اور رونے لگی۔

''میں تمھارے لیے کوٹ لاتا ہوں.....''

ٹیری نے ہاتھ ہٹائے اور سر اٹھا کر دیکھا۔ اسے احساس ہوا کہ وہ پستول کی نال میں دیکھ

رہی ہے۔ ''اوہ.....نو.....''

ڈان کا ہاتھ لرز رہا تھا۔ اس نے اسے دیکھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ سائیلنسر نال شیری کے رخسار کو چھو رہی تھی۔ پھر ڈان نے جھٹکے سے پستول ہٹایا اور اسے اپنی بیلٹ میں اڑس لیا۔

''بس آج کے دن کے لیے اتنی اموات کافی ہیں''، اس نے کہا۔ پھر وہ پلٹا اور بیڈروم سے نکل گیا۔ چند لمحے بعد ٹیری کو مرکزی دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

اس نے سگریٹ سلگائی اور کش لیتے ہوئے ٹی وی کی طرف دیکھا۔ ''بے چارے ڈیڈی' وہ بڑبڑائی۔

پیٹرک کی آنکھ کچھ تو پیٹھ کے درد اور کچھ ارد گرد کے شور کی وجہ سے کھلی۔ اس نے آنکھیں ملیں۔ اسے احساس ہوا کہ زخمی آنکھ میں پھر دھندلاہٹ اتر رہی ہے۔ جسم کے جن حصوں میں دکھن تھی، انھیں چھوڑ کر اس کا پورا جسم سن ہو رہا تھا۔ دماغ کی کیفیت بھی کچھ عجیب تھی۔ دُھندلاہٹ سی اسے گھیرے ہوئے تھی۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔ سیڑھیوں پر اتنے ہجوم کو دیکھ کر اس نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ برٹ شریڈر اور میئر کلائن نے وہاں دربار لگایا ہوا تھا۔ وہ منظر اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔ لیکن نہیں، ایک فرق تھا۔ شریڈر بجھا بجھا تھا۔ وہ سوالوں کے جواب بھی نہیں دے رہا تھا۔ پھر وہ وہاں سے نکل بھاگا۔

''شریڈر'' پیٹرک نے اسے پکارا۔

شریڈر نے جیسے سنا ہی نہیں۔ وہ جنوبی پیش دہلیز کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پیٹرک نے عقب سے جا کر اس کا بازو تھام لیا ''رک جاؤ''۔

برٹ نے جھٹکے سے خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن پیٹرک نے اسے دیوار سے چپکا دیا۔

''سنو برٹ.....مجھے معلوم ہے.....ٹیری کے بارے.....''

شریڈر نے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''مارٹن مر چکا ہے۔ فینیان بھی سب مر چکے ہیں یا مر رہے ہیں۔ مجھے بالینی کو بتانا تھا۔ مگر وہ بھی مر چکا ہے۔ لینگلے جانتا ہے۔ لیکن لینگلے کو راز رکھنا آتا ہے۔ وہ بعد میں کبھی اس کی قیمت وصول کرنے کا قائل ہے۔ سمجھ گئے۔ لہٰذا اپنا منہ بند رکھو اور خود پر قابو رکھو۔''

پیٹرک نے کہا اور اس کا بازو چھوڑ دیا۔

شریڈر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ''برک .... اوہ خدایا... جانتے ہو، میں نے کیا .....''

''ہاں ہاں، میں جانتا بھی ہوں اور سمجھتا بھی ہوں۔ تمھیں بیس سال کی سزا ہو سکتی ہے۔ مگر اس سے کیا فائدہ، نہ اس سے محکمے کو فائدہ ہوگا، نہ مجھے، بلکہ تمھاری بیوی اور بیٹی کو بھی کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اور سنو.... خود کو شوٹ مت کرنا۔ یہ گناہ ہے۔ اس جاب میں پھنسے رہو تو کوئی اور تمھارے حصے کا یہ کام کر دے گا.....''

''نہیں میں ریٹائرمنٹ ..... بلکہ استعفا دے دوں گا۔ میں پبلک میں اعتراف کروں گا......''

''میں کہہ رہا ہوں نا کہ اپنا منہ بند رکھو۔ کسی اعتراف کی ضرورت نہیں۔ تم پہلے ہی بڑے مسائل کھڑے کر چکے ہو۔ اب ٹھنڈے ہو جاؤ''۔

شریڈر نے سر جھکا لیا۔ ''برک..... پیٹ..... تمھارا شکریہ''۔

''جانتے ہو، اس پیش دہلیز میں کیا ہے''؟ پیٹرک نے پوچھا۔

شریڈر نے نفی میں سر ہلایا۔

''لاشیں ..... بہت ساری لاشیں، تم اندر جاؤ گے تو تمھیں ان سے بات کرنی پڑے گی۔ بالینی کو دلاسہ دینا۔ اور ہاں، چرچ میں جا کر اعتراف کرنا.... یاد دعا کرنا کہ تمھیں تلافی کے لیے کوئی اچھا کام نصیب ہو جائے۔'' یہ کہہ کر اس نے دروازہ کھولا، شریڈر کو اندر دھکیلا اور دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ پھر وہ سامنے فٹ پاتھ کو گھورتا رہا۔ یہاں تک کہ کسی نے اسے پکارا۔ اس نے دیکھا تو لینگلے اسے اپنی طرف آتا نظر آیا۔

''کیپٹن...... تمھیں اندازہ ہے کہ تم دشواری میں پڑ گئے ہو۔'' لینگلے نے قریب آ کر کہا۔

پیٹرک نے سگریٹ سلگاتے ہوئے بڑی معصومیت سے پوچھا۔ ''کیوں''؟

''کیوں''؟ لینگلے اس کی طرف جھکا۔ ''تم نے برطانوی قونصلیٹ کے ایک رکن کو .....ایک سفارت کار کو ارغنون گاہ سے دھکا دے کر گرایا اور وہ مر گیا۔ کیا یہ کافی نہیں۔'' ''وہ خود گرا تھا''۔

''گرا تو تھا، مگر تمھارے دھکے کی وجہ سے۔ گرتا نہیں تو اور کیا کرتا، اُڑنا تو اسے آتا نہیں تھا۔'' لینگلے نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ پیٹرک نے دیکھا کہ وہ اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ''یہ ویسے احمقانہ حرکت تھی۔ کیا تم مجھ سے متفق ہو''؟

پیٹرک نے کندھے جھٹک دیے۔

اسی وقت رابرٹا اسپگل چپکے سے چلی آئی اور لینگلے کے پاس کھڑی ہو گئی۔ اس نے ان دونوں کو دیکھا۔ پھر برک سے بولی۔ ''خدا کی پناہ، تم نے چالیس افراد کے سامنے اتنی خطرناک حرکت کی۔ تم پاگل ہو گیا''؟

لینگلے نے کہا۔ ''میں تو اس سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا یہ احمق ہے۔ مگر تمھارا سوال زیادہ اچھا ہے''۔ وہ پیٹرک کی طرف مڑا۔ ''کیا تم پاگل ہو''؟

پیٹرک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ اپنی جماہیوں کو نہیں روک پا رہا تھا۔

''وہ تمھیں قتل کے الزام میں گرفتار کریں گے۔'' رابرٹا نے بڑے پیار سے کہا۔ ''حیرت ہے کہ اب تک ایسا کیوں نہیں ہوا۔''

پیٹرک نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''اس لیے کہ تم نے انھیں منع کر دیا''۔ اس نے لینگلے کو غور سے دیکھا۔ ''اب میں کھیل کا انداز سمجھ رہا ہوں۔ میجر مارٹ مارٹن کے بارے میں بھی نفسیاتی فائل تیار کر لی گئی ہوگی۔ وہ بلندی کے خوف کا مریض تھا۔ اور ممکن ہے کہ بیس پولیس والوں نے حلفیہ بیان دیا ہو کہ مارٹن مکھی پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا کہ توازن کھو بیٹھا۔ نہیں..... ایک صورت اور بھی......''

''وہ ایک قونصل خانے کا سفارت کار تھا۔'' رابرٹا نے اس کی بات کاٹ دی۔

''بے کار بات.....''

''یہ معاملہ ایسے نمٹایا نہیں جا سکتا۔''

پیٹرک نے ایک اور جماہی لی۔ ''خاتون، تم اس شہر میں ٹیڑھے معاملات نمٹانے کی اسپیشلسٹ ہو۔ بلکہ تم چاہو تو میری تنخواہ اور عہدے، دونوں میں اضافہ ہو جائے۔ اور تعریفی سند بونس میں۔ اور سنو، یہ کام کل تک ہو جانے چاہئیں۔''

رابرٹا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ''تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔'' اس نے اسے گھورا۔ مگر فوراً ہی

نظریں جھکالیں۔ ''تم اگر ہماری میٹنگ کی تفصیل بتاؤ گے تو کون اس پر یقین کرے گا۔''

پیٹرک نے سگریٹ بجھاتے ہوئے کہا۔ ''اس پورے معاملے کا ہیرو..... برٹ شریڈر
..... میں کچھ بھی کہوں، وہ اس کی تائید کرے گا۔''

رابرٹا نے قہقہہ لگایا۔ ''ناقابلِ یقین''

لینگلے نے کھنکھار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ ''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ ایک لمبی کہانی
ہے۔ میرا خیال ہے، کیپٹن برک جو کچھ طلب کر رہا ہے، یہ اس کا مستحق بھی ہے''۔

رابرٹا نے لینگلے کو بہت غور سے دیکھا۔ پھر پیٹرک کو گھورنے لگی۔ تم لوگوں کے پاس
شریڈر کا کوئی راز ہے؟ چلو ٹھیک ہے، میں جاننا بھی نہیں چاہتی۔ اور برک، میں تمھیں لٹکوانا بھی
نہیں چاہتی۔ میں جو کچھ تمھارے لیے کر سکی، ضرور......''

''آرٹ فورجری اسکواڈ'' پیٹرک نے جلدی سے کہا۔ ''کل اگر اس وقت میں پیرس میں
ہوا تو مزہ ہی آجائے گا۔''

رابرٹا ہنسنے لگی۔ ''آرٹ فورجری! آرٹ کے بارے میں کچھ جانتے بھی ہو''؟

''جو مجھے اچھا لگے، وہی آرٹ ہے۔''

''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے'' لینگلے نے رابرٹا سے کہا۔ پھر پیٹرک کی طرف مڑا۔ ''تم نے رات
جو کارکردگی دکھائی ہے، ڈویژن کو اس پر فخر ہے''۔

پیٹرک نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے سہارے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ''شکریہ چیف انسپکٹر۔
تم نے میرے گناہ دھوڈالے اور اب میں برف سے زیادہ سفید ہوں۔''

''اوہاں...... تمھیں تعریفی سند بھی ضرور ملے گی۔''

''میں بھی کہاں پولیس والوں اور سیاست دانوں کے درمیان پھنس گئی۔'' رابرٹا نے ادھر
اُدھر دیکھا۔ یہ شریڈر کہاں ہے؟ کیمرے تو اتنے سارے نظر آرہے ہیں، مگر شریڈر کا مسکراتا ہوا
چہرہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس وقت وہ کسی چینل کے اسٹوڈیو میں بیٹھا
ہو۔''

''وہ گرجا میں ہے اور مرنے والوں کے لیے دعا کر رہا ہے'' پیٹرک نے کہا۔

رابرٹا مسکرائی۔ ''یہ اور اچھی خبر بنے گی۔ یہاں لوگ آن ایر جا رہے ہیں اور وہ اندر دعا کر

رہا ہے۔
واہ..... اب تو شاید وہ الیکشن بھی لڑ سکتا ہے۔''

اب اندر سے اسٹریچرز کا جلوس برآمد ہو رہا تھا۔ لاشیں لے جائی جا رہی تھیں۔ فوجیوں
اور کمانڈوز کی لاشوں کے پیچھے فوجی تھے، اور ان کے پیچھے فیبیان گروپ والوں کی لاشیں۔
سیڑھیوں پر خاموشی چھا گئی تھی۔

پیٹرک آگے بڑھا اسے بالینی کی لاش کی تلاش تھی۔ اس نے چادر ہٹا کر لاش کے سفید
چہرے کو دیکھا۔ پھر وہ پیچھے ہٹ آیا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔ چرچ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ وہ
ایک سوگوار دھن تھی۔ گورنر ڈوائل ہیٹ ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ اسکے برابر میجر کول کھڑا اسلیوٹ
کر رہا تھا۔ گورنر نے اس کی طرف جھک کر پوچھا۔ ''۶۹ ویں رجمنٹ اپنے کتنے جوانوں سے
محروم ہوئی ہے میجر''؟

میجر کو احساس ہوا کہ گورنر کی آواز توقعات سے بوجھل ہے'' کرنل لوگان سمیت پانچ آدمی
مارے گئے جناب، اور تین زخمی ہیں''

''کتنے میں سے''؟

ڈائریکٹ حملے میں اٹھارہ آدمی شریک تھے جناب'' میجر نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

''حملہ نہیں، ریسکیو آپریشن'' گورنر نے جلدی سے تصحیح کی۔ ''بے حد خوف ناک۔
ہمارے پچاس فی صد آدمی مارے گئے''۔

''جی نہیں سر، پچاس نہیں......''

''اور بہر حال تم نے دو یرغمالیوں کو بچالیا۔'' گورنر نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''درحقیقت ان دونوں نے خود کو بچایا......''

''یہ نہ بھولو میجر کہ اب ۶۹ ویں رجمنٹ کو نیا کمانڈو درکار ہے۔''

''یس سر'' بات میجر کول کی سمجھ میں آگئی۔

اُدھر ایک انٹیلی جینس آفیسر لینگلے کی طرف بڑھا اور کچھ کاغذات اس کی طرف
بڑھائے۔ ''ان میں سے ہر ایک کے پاس اپنے بارے میں ایک لفظی خاکہ موجود تھا جناب۔
اور اس میں ان میں ہر ایک کے بارے میں ابتدائی رپورٹ ہے۔ اور جناب، ہمیں گرجا کے

اندر سے یہ اٹیک پلان بھی ملا ہے.....سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ وہاں کیسے پہنچا.....''

''ان کاغذات کا تذکرہ اپنی رپورٹ میں مت کرنا''۔لینگلے نے کہا۔

''یس سر''۔

لینگلے پیٹرک اور رابرٹا کی طرف چلا گیا۔ پیٹرک پھر بیٹھ گیا تھا۔''مورین اور بیکسٹر کہاں ہیں''؟ پیٹرک نے پوچھا۔

''وہ ابھی گرجا میں ہی ہیں۔'' رابرٹا نے کہا۔ کیونکہ باہر ان کے لیے خطرہ بھی ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے، باہر کوئی اسنائپر کہیں ان کی گھات میں بیٹھا ہو۔''

''اور فلائن کی لاش کہاں ہے''؟

چند لمحے خاموش رہی۔ پھر رابرٹا ہی نے جواب دیا۔''وہ ابھی زندہ ہے اور گرجا کے بک اسٹور میں موجود ہے''۔

''تو اسے اسپتال کیوں نہیں لے جایا گیا''؟

رابرٹا چند لمحے ہچکچائی، پھر بولی۔''ڈاکٹر نے کہا کہ وہ بہ مشکل چند منٹ زندہ رہے گا۔ اس لیے ہم نے سوچا.....کہ اسے زحمت کیوں دیں''۔

''مجھے بہلانے کی کوشش مت کرو۔ تم لوگ مختلف طریقے سے اسے قتل کر رہے ہو''۔ پیٹرک غرایا۔

رابرٹا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔''مارٹن کو تو صرف چند افراد مردہ دیکھنا چاہتے تھے۔ برائن فلائن کو ساری دنیا مردہ دیکھنا چاہتی ہے۔ اس لیے برک تم مجھے اخلاقیات پڑھانے کی کوشش مت کرو......''

''اسے اسپتال پہنچاؤ۔'' پیٹرک نے سرد لہجے میں کہا۔

لینگلے نے تیز نظروں سے اسے دیکھا۔''اب ہم یہ نہیں کرسکتے پیٹ۔ اور یاد رکھو، وہ بہت کچھ جانتا ہے.....شریڈر کے بارے میں بھی.....اور بھی بہت کچھ...وہ خطرناک ہے ہمیں سب کی آسانی کا خیال رکھنا ہے''۔

''میں اس سے ملنا چاہتا ہوں''۔

''تو چلو'' رابرٹا نے کہا۔....

وہ گرجا میں داخل ہوئے اور جنوبی پیش دہلیز سے اندر گئے۔ مین ہال میں عبادت شروع ہونے والی تھی۔ ارگن پر ابتدائی گیت گایا جا رہا تھا۔ ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے دھوپ اندر آرہی تھی۔ روشنی کی وجہ سے اندر کا منظر اب ڈراؤنا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ دائیں جانب بک اسٹور کی طرف مڑ گئی۔ دروازے پر دو کمانڈو پہرہ دے رہے تھے۔ رابرٹا کو دیکھ کر وہ ایک طرف ہٹ گئے۔ وہ تینوں اندر داخل ہوگئے۔ رابرٹا نے کاؤنٹر پر جھکتے ہوئے دوسری طرف دیکھا۔ برائن فلائن وہاں تنگ سی جگہ میں پڑا تھا۔ اس کا سینہ دھیرے دھیرے پھول پچک رہا تھا۔''یہ آسانی سے جانے والا نہیں''۔ وہ بولی۔''مگر یہ کتنا خوب رو ہے۔ اور یہ بے حد پرکشش رہا ہوگا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ کہیں اور کسی مختلف ماحول میں پیدا ہوا ہوتا تو کوئی بڑا آدمی بنتا۔ افسوس.....ضائع ہوگیا بے چارہ۔''

پیٹرک گھوم کر دوسری طرف گیا اور برائن کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا۔ اس نے اس کی نبض دیکھی۔ پھر سر اٹھایا۔''دل ڈوب رہا ہے۔ مگر وقت لگے گا''........

''میں اسٹریچر منگواتی ہوں'' رابرٹا نے کہا۔

برائن کے ہونٹ ہلے۔ برک نے کان ہونٹوں سے لگا دیے۔ چند لمحے وہ سنتا رہا، پھر بولا۔''ٹھیک ہے'' پھر اس نے رابرٹا سے کہا''اسٹریچر کو رہنے دو۔ یہ مورین سے بات کرنا چاہتا ہے۔''

مورین حجرہ عروس میں بیٹھی تھی۔ پولیس کی چار عورتیں اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ رابرٹا نے دروازہ کھولا، چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔''میرے ساتھ آؤ۔''

مورین نے جیسے سنا ہی نہیں۔ وہ ساکت بیٹھی رہی۔

''وہ تم سے ملنا چاہتا ہے''۔

مورین نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ پھر وہ اٹھی اور اس کے پیچھے چل دی۔ وہ تیز قدموں سے بک اسٹور کی طرف جا رہی تھیں۔ وہ اندر داخل ہوئیں۔ لینگلے نے مورین کو تولنے والی نظروں سے دیکھا۔ پیٹرک نے اسے سر کے اشارے سے سلام کیا۔ پھر وہ دونوں کمرے سے چلے گئے.....وہ ادھر لیٹا ہے۔ تم اس سے بات کرلو۔ وقت کی پرواہ نہ کرنا۔'' رابرٹا

نے کہا اور باہر نکل گئی۔

مورین برائن کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے ہاتھ تھام لیے۔ لیکن اس نے کہا کچھ نہیں۔ پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ وہاں اور کوئی نہیں ہے۔ اس نے برائن کو دیکھا۔ اسے افسوس ہونے لگا۔ اسے برائن پر ترس آ رہا تھا۔ ''اوہ برائن..... تم کتنے اکیلے ہو..... ساری عمر تم اکیلے رہے .....''

برائن نے آنکھیں کھول دیں۔

مورین اس پر جھک گئی۔ اس کی سانسیں اسے چھو رہی تھیں۔ ''میں یہاں ہوں ..... تمھارے پاس''۔

اس کی آنکھوں سے لگا کہ وہ اسے پہچان گیا ہے۔

''تمھیں پادری کی ضرورت ہے''؟

برائن نے نفی میں سر ہلایا۔

مورین نے اپنے ہاتھوں پر اس کے ہاتھوں کا دباؤ محسوس ہوا۔ جواباً اس نے بھی محبت سے اس کے ہاتھوں کو دبایا۔ ''تم مر رہے ہو برائن۔ تم جانتے ہو یہ بات ..... ہے نا؟ انھوں نے تمھیں یہاں مرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ تو تم پادری سے کیوں نہیں ملتے''؟

برائن نے بولنے کی کوشش کی۔ مگر کوئی آواز نہیں نکلی۔ مورین نے سوچا، شاید وہ جانتی ہے کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ اس نے اسے ککے، میگان اور تمام فینیان کے بارے میں بتایا کہ وہ مر چکے ہیں۔ اس نے اسے فادر مرفی کے بارے میں بھی بتایا..... اور بتایا کہ کارڈینل اور سر ہیرالڈ بیکسٹر بچ گئے ہیں۔ اور ردری ڈیوین بھی بچ گیا ہے۔ اس نے اسے بتایا کہ بم نہیں پھٹا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے جذباتی ردِ عمل ظاہر کرتا رہا۔

''اور سنو، میجر مارٹن مر گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کیپٹن برک نے اسے دھکا دے کر ارغنون گا سے گرا دیا تھا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ لیری درحقیقت مارٹن کا آدمی تھا۔ تم سن رہے ہونا''؟

برائن نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تمھیں مرنے کا غم نہیں..... لیکن برائن مجھے ہے.. اور بہت زیادہ ہے۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ تم برائن، میری خاطر..... میرے لیے پادری کو بلا لو..... برائن''؟

اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ مورین نے اس کے لبوں سے کان ملا دیے۔ ''... پادری... وہ کہہ رہا تھا۔

''ہاں.... میں بلواتی ہوں پادری کو''۔

برائن نے اس کا ہاتھ دبایا اور نفی میں سر ہلانے لگا۔ وہ پھر اس پر جھکی۔ اس بار واضح طور پر آواز سنائی دی۔ ''..... پادری..... فادر ڈونیلی..... یہاں.....'' ''کیا.....''؟

''یہاں آیا.....'' برائن نے سیدھا ہاتھ اٹھا کر دکھایا۔ ''..... انگوٹھی لے..... گیا.....''

وہ حیرت سے اس کے ہاتھ کو دیکھتی رہی۔ اس کی انگلی میں انگوٹھی واقعی نہیں تھی۔ اس نے برائن کے چہرے کو دیکھا تو پہلی بار احساس ہوا کہ اس پر عجیب سا سکون چھایا ہوا ہے۔ وہ وحشت غائب ہو چکی تھی اور وہ بے چینی جو ساری عمر اِس کے ساتھ رہی تھی۔

برائن نے آنکھیں کھولیں اور ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھتا رہا۔ اس نے پھر مورین کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ مورین نے سر کو تفہیمی جنبش دی..... ہاں..... نہیں..... نہیں۔ میں کہاں دیکھ سکتی ہوں۔ مجھے تو کبھی نظر نہیں آیا۔ لیکن کیا تمھیں بہت یقین رہا برائن.....''

اسے احساس ہوا کہ برائن کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہو گئی ہے۔ اس نے اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ مر چکا تھا۔ اس نے اس کی آنکھیں بند کیں، اسے پیار کیا اور ایک گہری سانس لے کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

پیٹرک، رابرٹا اور لینگلے ففتھ ایونیو اور ۵۰ ویں اسٹریٹ کے درمیانی فٹ پاتھ پر کھڑے تھے۔ گرجا سے ٹوٹے ہوئے شیشوں اور ادھڑے ہوئے پلاسٹر پر مشتمل کچرا باہر نکالا جا رہا تھا۔ پولیس نے ڈوری باندھ کر دور دور تک بلاک کو منقطع کر دیا تھا۔ اب ٹریفک کا رش ٹائم شروع ہو گیا تھا۔ بلاک سڑکوں کا ٹرک ریلی سڑکوں پر منتقل ہو گیا تھا۔

وہ تینوں کچھ دیر خاموش رہے۔ رابرٹا چند لمحے چرچ کو دیکھتی رہی، پھر بولی۔ ''اب نیو یارک میں سینٹ پیٹرک ڈے کبھی پہلے جیسا نہیں ہوگا۔''

پیٹرک نے لینگلے کو دیکھا۔ ''میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے تو آرٹ سے کوئی دل چسپی ہی نہیں۔ اگر کوئی کسی فن پارے کی نقل تیار کر کے فورجری کرے تو مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے''۔

لینگلے مسکرایا۔ ''تم نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ ککے کے تابوت سے جو رقعہ برآمد ہوا،

اس میں کیا لکھا تھا۔'' اس نے رقعہ اس کی طرف بڑھایا۔

پیٹرک نے رقعہ لے کر پڑھا.... اگر تم یہ رقعہ پڑھ رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو، میں قبر میں نہیں ہوں۔ میں اپنی زندگی کے آخری ایام تنہائی میں سکون سے گزارنا چاہتا تھا .... تلوار میان میں رکھ کر، لیکن اگر حالات مجھے پھر اس طرف لے گئے تو وقت آنے پر تم مجھے یہاں دفن نہ کرنا۔ مجھے کلولے کیلی کی مٹی میں میرے ماں باپ کے پہلو میں دفن کرنا، شکریہ۔

ان کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ وہ کسی اور موضوع کی تلاش میں ادھر اُدھر دیکھنے لگے۔ لینگلے کی نظر ایک پی پی اے ٹرک کینٹین پر پڑی، جو تباہ شدہ موبائل ہیڈ کوارٹر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا اور رابرٹا سے بولا۔ ''چلو، تمھیں کافی پلا دوں''۔

''کیوں نہیں'' رابرٹا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''اور، مجھے ایک سگریٹ بھی دو''۔

پیٹرک انھیں کینٹین کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔ وہ اکیلا کھڑا سوچ رہا تھا کہ چرچ میں جا کر عبادت کے آخری لمحوں میں ہی شریک ہو جائے۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ اسے نئے موبائل ہیڈ کوارٹر پہنچ کر رپورٹ کرنی چاہیے۔ اس خیال سے وہ سڑک پار کرنے کے لیے بڑھا۔ مگر عقب سے عجیب سی آواز سن کر ٹھٹک گیا۔

وہ ایک گھوڑے کی ہنہناہٹ تھی، جس کے نتھنوں سے بھاپ نکل رہی تھی۔ بینی فوسٹر نے کہا۔ ''میرا خیال تھا کہ تم خیریت سے ہو گے''

پیٹرک ایک طرف ہٹ گیا۔ ''سچ کہہ رہی ہو''؟

''ہاں۔ ویسے میں دیکھ رہی ہوں کہ میسٹر کی وجہ سے تم نروس ہو رہے ہو''۔

''وہ احمق کلائن ..... پیٹرک کہتے کہتے رک گیا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا۔ ''اوہ، یہ گھوڑا... تمھیں گھوڑوں کے ایسے نام کہاں سے مل جاتے ہیں''؟

وہ ہنسنے لگی۔ ''لفٹ چاہیے تمھیں''؟

''نہیں، ابھی تو یہاں کچھ کام ہے''؟

وہ نیچے کی طرف جھکی۔ ''کیوں؟ سب کچھ نمٹ چکا۔ اب یہاں رکے رہنے کی کیا ضرورت ہے''؟

پیٹرک نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کی آنکھیں سرخ بھی ہو رہی تھیں اور متورم بھی۔ مگر

ان میں ایک طرح کی ضد بھی تھی، جو شاید پاگل کر دینے والی گزشتہ رات کا ردِعمل تھا۔ اس نے سمجھ لیا کہ وہ آسانی سے ٹلنے والی نہیں۔ ''ٹھیک ہے۔ مجھے لفٹ چاہیے'' وہ بولا۔

اس نے اپنا پاؤں رکاب سے نکالا اور جھک کر اسے پیچھے بیٹھنے میں مدد دی۔ ''کہاں جانا ہے''؟

پیٹرک نے اس کی کمر کو تھامتے ہوئے کہا۔ ''عام طور پر تم کہاں جاتی ہو''؟

وہ پھر ہنسی۔ ''میری بات چھوڑو۔ تم حکم کرو، میں تعمیل کروں گی۔''

''چلو.... ہم پیرس چلیں گے''۔

''ٹھیک ہے'' بینی فوسٹر نے کہا اور گھوڑے کو ایڑھ لگائی۔ ''چلو میسٹر .... شاباش''۔

مورین میلون شمالی پیش دہلیز سے ایف بی آئی والوں کی حفاظت میں باہر آئی تو دھوپ کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ وہ آنکھیں ملنے لگی۔ ایف بی آئی والوں میں ڈگلس ہوگن بھی تھا۔ اس نے کارنر پر کھڑی کیڈیلاک لیموزین کی طرف اشارہ کیا۔

ہیرالڈ بیکسٹر جنوبی پیش دہلیز سے کونسلیٹ کے سیکورٹی عملے کے جلو میں باہر نکلا۔ اسی وقت ایک سلور گرے بنٹلیے اس کے قریب آ کر رکی۔

مورین سیڑھیاں اتر کر کیڈیلاک کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اس کی نظر بیکسٹر پر پڑی۔ مگر اس وقت تک وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ بنٹلیے سیکورٹی والے موٹر سائیکل سواروں کے درمیان روانہ ہو گئی۔

وہ کار کی عقبی نشست پر بیٹھی۔ دروازہ بند کر دیا گیا۔ ہوگن نے کہا۔ ''ہم تمھیں ایک پرائیویٹ ہاسپٹل لے جا رہے ہیں''

مورین نے جواب نہیں دیا۔ کار روانہ ہو گئی۔ وہ اپنے ہاتھوں کو گھورتی رہی، جن پر برائن کے خون کے دھبے تھے۔ وہ آخری لمحوں میں اس کا ہاتھ جو تھامے رہا۔ گاڑی پر ہجوم ایونیو پر آگے بڑھ رہی تھی۔ مورین نے پلٹ کر گرجا کو دیکھا اسے یقین تھا کہ وہ اسے آخری بار دیکھ رہی ہے۔

گاڑی کی رفتار کم تھی۔ اچانک ایک شخص گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگا۔ وہ کوئی چیز لہرا رہا تھا۔ ہوگن نے گاڑی کا شیشہ چند انچ نیچے اتارا۔ اس شخص نے برطانوی لہجے میں کہا۔

''مس میلون یہاں ہیں.....'' اس نے سبز کارنیشن کی کلی دکھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ سر ہیرالڈ بیکسٹر کی طرف سے ہے.....نیک تمناؤں کے ساتھ۔''

مورین نے وہ سبز کلی لے لی۔ اس شخص نے اسے سیلوٹ کیا۔ پھر گاڑی آگے بڑھ گئی۔

لیموزین پچاسویں اسٹریٹ پر مڑی تو گرجا کا بغلی حصہ نظر آیا اور پھر کارڈنیل کی اقامت گاہ، حجرہ مریم اور ریکٹری۔ گاڑی میڈیسن ایونیو کی طرف جا رہی تھی۔ سامنے اسے وہ گرے بنٹلیے ایک لمحے کو نظر آئی اور فوراً ہی پرہجوم ٹریفک میں گم ہو گئی۔

''کھڑکی کا شیشہ نیچے کر دو'' ۔ مورین نے کہا۔

کسی نے اس کے قریب والی کھڑکی کا شیشہ اتارا۔ اسے دُور سے چرچ کی گھنٹیوں کی آواز آنے لگی۔ گھنٹیاں ڈینی بوائے کی دھن بجا رہی تھیں۔ وہ وطن واپسی کے سفر کے بارے میں سوچنے لگی۔ اسے شیلا اور برائن کا خیال آیا۔ اس نے سوچا، ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی کی تو بات ہے کہ اس کے تمام جاننے والے زندہ تھے۔ اس کے والدین، اس کی سہیلیاں، اس کے دوست، رشتہ دار اور پڑوسی۔ مگر اب تو زندگی مردوں سے بھر گئی تھی۔ مرنے والوں سے، کھو جانے والوں سے اور زخمیوں سے اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائے گی۔ اس نے اپنے اور اپنے وطن کے مستقبل کا تصور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن نہیں کر سکی۔ تاہم وہ خوف زدہ نہیں تھی۔ اس کا ارادہ تھا کہ اپنے انداز میں فینیان کے مقصد کے حصول کے لیے کام کرے گی۔ اسے السٹر کی جیلیں خالی کرانا ہیں۔

گھنٹیوں کی آواز پیچھے رہ گئی۔ اس نے اپنی گود میں پڑی سبز کلی کو دیکھا۔ پھر اس نے اسے اٹھایا اور اپنی ٹویڈ جیکٹ کے کاج میں اُڑس لیا...کیا.....اس کے اور اس کے وطن کے مستقبل کے لیے نوید ثابت ہو سکتی ہے؟